اور کسکو یہ طاقت ہے جینے قرآن کو کھولا سورہ مائدہ نکلی اوسمین جو نظر کیا دیکھا تو ناطق ہو فانا ہی نکلتا ہے
تو تحلیل حرام کی پہر استثنا بعد استثنا کیا پہر اپنی قدرت و حکمت کی خبر دی یہ سب کلام دو سطر مین کیا بہلا کوا
نقل اوسکی لا سکتا ہے مراد عقود سے وہ احکام ہین جو اللہ نے بندون پر لازم کیے ہین یا وہ معاملہ
و امانات و نحوہا جو باہم بندون کے ہوتے ہین اولی یہ ہے کہ آیت دونون کو شامل ہے کوئی وجہ تخصیص
ساتہ کسی ایک قسم کے نہین ہے مگر عقد جیسے زنا و ربا کے وہ عقد ہوتا ہے جو کہ موافق کتاب اللہ و سنت
معتبرہ کے ہو اگر مخالف ان دونون کے ہے تو مردود ہے مثلاً عقد زنا کرنا اوسکا وجوب حلال نہین ہے ظاہر
ہے کہ خطاب اہل ایمان کو ہے ابن جریج نے کہا اہل کتاب کو ہے یعنی جو عہد تم سے حقمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے لیا گیا ہے اوسکو پورا کرو مگر یہ قول بعید تر ہے ف الحسن و قتادہ و غیر واحد نے کہا کہ بہیمۃ الانعام
اونٹ گائو بکری ہین ابن جریر نے کہا نزدیک عرب کے بہی یون ہی ہے ابن عمر و ابن عباس و غیر واحد نے
اس آیت کو دلیل ٹہرایا ہے اباحت جنین پر جبکہ ماں کے پیٹ مین بعد ذبح مردہ ملے اس باب مین حدیث
بہی آئی ہے ابو سعید کہتے ہین ہم نے پوچہا اے رسول خدا اونٹ کو نحر کرتے ہین گائو بکری کو ذبح کرتے ہین اسکا
پیٹ مین بچہ ہوتا ہے اوسکو ہم پہینکدین یا کہائین فرمایا تہا اگر جی چاہے تو کہا لو اوسکا ذبح کرنا ذبح
اوسکی ماں کا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے ابو داؤد کا لفظ جابر بن عبد اللہ سے یون ہے ذَكَاةُ الْجَنِينِ
ذَكَاةُ أُمِّهِ تفرد به أبو داود فتح البیان مین کہا ہے بہیمہ کہتے ہین ہر چوپایہ جانور کو لیکن عرف مین مخصوص ہے
ساتہ ... درندہ و وحوش کے زجاج نے کہا ہر جاندار بے تمیز ہے وہ بہیمہ ہے انعام سے مراد اہل بقر غنم ہین
کبہی کہا سراین نیل گاؤ خر وحشی وغیرہ بہی اس مین داخل ہین اسکو ابن جریر نے بہی ایک قوم سے حکایت کیا
ہے ... ربیع و قتادہ و ضحاک سے یون منقول ہے ابن عطیہ نے کہا یہ قول حسن ہے اسلیے کہ انعام وہی تو ہین اور
تمام ہین باقی حیوانات جو مشہور ہین عرف انکا انکو انعام جو بعد کہتے ہین سب بہاڑنیوالے جانور جیسے شیر
چیتا بہیڑیا وغیرہ خارج ہین حد انعام سے اسی طرح کہر اسکے جانور قول بعید اہل لغت مین داخل انعام نہین
ہین سو بہیمۃ الانعام وہ چوپائے ہین جو چرتے ہین یا وہ جو شکار نہین ہے اسلیے کہ صید کو وحشی کہتے ہین یا
بہیمہ یا جنین جو وقت ذبح پیٹ سے نکلتے ہین اور بغیر ذکاۃ کہائے جاتے ہین اسیطرح جو شی حلال کہ خارج ہو
حد انعام سے مگر کسی نص مین وارد ہے وہ ملحق ہے ساتہ انکے جیسے قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا
الآية و قوله صلے اللہ علیہ وسلم حرم كل ذي ناب من السبع و مخلب من الطير کیونکہ اوس سے سمجہا جاتا ہے

کہ ماسوا انکے حلال ہے ایسے ہی سارے نصوص خاصہ بالنوع جنکا بیان کتب سنت مطہرہ مین آیا ہے مگر وہ جسکی تحریم قرآن مین مذکور ہی گئی کہ وہ حلال نہین ہے مثلاً وہ ہے جسکی تحریم پر اللہ نے نص کی ہے وہ دس چیزین ہین پہلی مردار پھر بلی وہ جو کسی تہان پر ذبح کیجاوے قال تعالی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ یہ سب اگرچہ انعام مین داخل ہین لیکن بسبب ان عوارض کے حرام ہین اسی لیے فرمایا إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ یعنی یہ مذبوح حرام ہے اسکا استدراک و لحوق ممکن نہین اسی لیے کہا إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ یعنے تحریم بعض بہیمۃ الانعام کی بعض احوال مین ابن عباسؓ نے کہا یہ تو وہ ہے جسکو اللہ نے بہیمۃ الانعام مین سے حرام کیا ہے اس سے ملحق وہ ہے جسکو سنت نے کہ ذکر حرام کہدیا ہے یا استثنا سے یا تو مراد اوس سے زمانہ حال ہے یا استقبال اگر استقبال ہوگا تو دلیل ہے تاخیر بیان پر بوقت حاجت یا احتمال مراد ہے پھر صید کرنے سے حالت احرام مین استثنا کیا یہی کہا پہلا استثنا بہیمۃ الانعام سے ہوا کیونکہ اس مین لئے جیسے اہل بقر غنم وحشی ہیں جیسے بقر حمر سے اور غنم سے وحشی کو انسی سے مستثنی کیا پھر یہ دوسرا استثنا صید کا حال احرام مین وحشی سے کیا یا یہ مراد ہے کہ انعام سارے اون مین تمکو حلال ہین سوتم صید بحال احرام مین حرام جانو کیونکہ اللہ نے اوسکو حرام کیا ہے یہ امر و نہی مین حکمت والا ہے اسی لیے فرمایا سبحان إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ **ف** ابن عباسؓ نے کہا مراد شعائر اللہ سے مناسک حج ہین مجاہد نے کہا صفا و مروہ ہدی بدن سب شعائر سے ہین کسی نے کہا مراد شعائر سے محارم ہین یعنے جن چیزون کو اللہ نے حرام کیا ہے تم اون کو حلال نہ کرو اسی لیے فرمایا وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ مراد تحریم شہر سے یعنی اوس کی تعظیم کا اقرار کرو اوس مین ابتدا قتال نہ کرو اجتناب محارم کی تاکید ہے کما قال تعالی يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وقال تعالی إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا صحیح بخاری مین ابی بکرہ سے آیا ہے کہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع مین فرمایا إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ یہ دلیل ہے استمرار تحریم پر آخر وقت تک جیسے طرح کہ ایک گروہ سلف کا مذہب ہے ابن عباسؓ نے کہا وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ سے یہ مراد ہے کہ اوس مین قتال کو حرام جانو حلال نہ سمجھو یہی قول ہے مقاتل بن حیان و عبدالکریم جزری کا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے جمہور کہتے ہین کہ یہ منسوخ ہے ابتدا قتال شہر حرم مین جائز ہے بدلیل قولہ تعالی فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ

اور کو یہ طاقت ہے جنے قرآن کو کہولا سورہ مائدہ نکلی اوسمین غور کیا دیکہا تو ناطق ہونا ہی نکث ہی ہے
تو تحلیل عام کی پہر استثنا بعد استثنا کیا پہر اپنی قدرت و حکمت کی خبر دی یہ سب کلام دو سطر مین کیا بہلا کوا
مثل اوسکے لاسکتا ہے مراد عقود سے وہ احکام ہین جو اللہ نے بندون پر لازم کیے ہین یا وہ معاملہ
و امانات وغیرہا جو باہم بندون کے ہوتے ہین اولی یہ ہے کہ آیت دونون کو شامل ہے کوئی وجہ تخصیص
ساتہہ کسی ایک قسم کے نہین ہے مگر عقد جسکا وفا کرنا واجب ہے وہ عقد ہوتا ہے جو کہ موافق کتاب خدا اور سنت
مشہورہ کے ہو اگر مخالف ان دونون کے ہے تو مردود ہے ہرگز وفا کرنا اوسکا واجب حلال نہین ہے ظاہر
ہے کہ خطاب اہل ایمان کو ہے ابن جریج نے کہا اہل کتاب کو ہے کہ جو عہد تم سے حق مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے لیا گیا ہے اوسکو پورا کرو مگر یہ قول بعید تر ہے **ف** ابو الحسن و قتادہ وغیر واحد نے کہا کہ بہیمۃ الانعام
اونٹ گاؤ بکری ہین ابن جریر نے کہا نزدیک عرب کے بہی یون ہی ہے ابن عمر و ابن عباس وغیر واحد نے
اس آیت کو دلیل ٹہیرایا ہے اباحت جنین پر جبکہ مان کے پیٹ مین بعد ذبح مردہ ملے اس باب مین حدیث
بہی آئی ہے ابو سعید کہا ہمنے پوچہا اے رسول خدا اونٹ کو نحر کرتے ہین گاؤ و بکری کو ذبح کرتے ہین انکے
پیٹ مین بچہ ہوتا ہے اوسکو ہم پہینکدین یا کہا لین فرمایا تمہارا جی چاہے تو کہاؤ اوسکا ذبح کرنا وہی ذبح کرنا
اوسکی مان کا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے ابو داؤد کا لفظ جابر بن عبد اللہ سے یون ہے ذَکَاۃُ الْجَنِیْنِ
ذَکَاۃُ اُمِّہٖ تفرد بہ ابو داؤد فتح البیان مین کہا ہے بہیمہ کہتے ہین چوپایہ جانور کو لکہا عرف مین مخصوص ہے
ساتہہ ... درندہ و وحوش کے زجاج نے کہا جو جاندار بے تمیز ہے وہ بہیمہ ہے انعام سے مراد اہل بقر غنم ہین
کلبی نے کہا سوا ان نیل گاؤ خر وحشی وغیرہا بہی اس آیت مین داخل ہین اسکو ابن جریر نے بہی ایک قوم سے حکایت کیا
ہے ... ربیع و قتادہ ضحاک سے بہی منقول ہے ابن عطیہ نے کہا یہ قول حسن ہے اسلیے کہ انعام وہی ازواج
ثمانیہ ہین باقی حیوانات جو منسوب ہین طرف انکے انکو انعام مجموعہ کہتے ہین سب پہاڑنیوالے جانور جیسے شیر
چیتا ہر ذی ناب خارج ہین حد انعام سے اسی طرح کہر والے جانور بقول جمیع اہل لغت مین داخل انعام نہین
ہین سو بہیمۃ الانعام وہ چوپائے ہین جو چرتے ہین یا وہ جو شکار نہین ہے اسلیے کہ صید کو وحشی کہتے ہین
بہیمہ یا جنین جو وقت ذبح پیٹ سے نکلتے ہین اور بغیر ذکاۃ کہائے جاتے ہین اسیطرح جو وحشی حلال کہ خارج ہو
بہیمۃ الانعام سے مگر کسی نص مین وارد ہے وہ ملحق ہے ساتہہ انکے جیسے قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا
الآیۃ و قولہ صلے اللہ علیہ وسلم حُرِّمَ کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَمِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ کیونکہ اس سے سمجہا جاتا ہے

کہ ماسوا انکے حلال ہے ایسے ہی سارے نصوص خاصہ بالتنویع جنکا بیان کتب سنت مطہرہ مین آیا ہے مگر وہ جسکی تحریم
قرآن مین مذکور ہی گئی کہ وہ حلال نہین ہے سو وہ ہے جسکی تحریم پر اللہ نے نص کی ہے وہ دس چیزین ہین
پہلی مردار دوسری وہ جو کسی تہان پر ذبح کیجاوے قال تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ
وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ یہ سب اگرچہ انعام مین داخل
ہین لیکن بسبب ان عوارض کے حرام ہین اسی لیے فرمایا إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ یعنی یہ مذبوح حرام
ہے اسکا تدارک دلحوق ممکن نہین اسی لیے کہا إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ یعنے تحریم بعض بہیمۃ الانعام کی بعض
احوال مین ابن عباسؓ نے کہا یہ تو وہ ہے جو اللہ نے بہیمۃ الانعام مین سے حرام کیا ہے اس سے ملحق وہ ہے جسکو سنت
نے کہولکر حرام کہدیا ہے یہ استثنا سو یا تو مراد اس سے زمانہ حال ہے یا استقبال اگر استقبال ہوگا تو دلیل ہے
تاخیر بیان پر وقت حاجت سے یا محتمل ہر دو امر ہے پہر صید کرنے سے حالت احرام مین استثنا کیا کسی نے کہا
پہلا استثنا بہیمۃ الانعام سے ہے کیونکہ اس مین اسنے جیسے ابل بقر غنم وحشی جیسے ظبا بقر حمر سب داخل تھے وحشی کو
انسی سے مستثنی کیا پہر یہ دوسرا استثنا صید کا حال احرام مین وحشی سے کیا یا یہ مراد ہے کہ انعام سارے احوال
مین تمکو حلال ہین سو تم صید کو حال احرام مین حرام جانو کیونکہ اللہ نے اسکو حرام کیا ہے اور امر و نہی مین حکمت
والا ہے اسی لیے فرمایا ہے إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ **ف** ابن عباسؓ نے کہا مراد شعائر اللہ سے مناسک حج
ہین مجاہد نے کہا صفا مروہ ہدی بدن سب شعائر کے ہین کسی نے کہا مراد شعائر سے محارم ہین یعنے جن چیزون
کو اللہ نے حرام کیا ہے تم انکو حلال نہ کرو اسی لیے فرمایا وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ مراد تحریم شہر ہے یعنی اوس کی
تعظیم کا اقرار کرو اوس مین ابتدا بقتال نہ کرو اجتناب محارم کی تاکید ہے کما قال تعالیٰ يَسْأَلُونَكَ عَنِ
الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وقال تعالیٰ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
صحیح بخاری مین ابی بکرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ
يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ یہ دلیل ہے استمرار تحریم پر آخر وقت تک جسطرح کہ
ایک گروہ سلف کا مذہب ہے ابن عباسؓ نے کہا وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ سے یہ مراد ہے کہ اوسمین قتال کو حرام جانو حلال نہ
سمجھو یہی قول ہے مقاتل بن حیان وعبدالکریم جزری کا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے جمہور کہتے ہین کہ یہ
منسوخ ہے ابتدا بقتال شہر حرم مین جائز ہے بدلیل قولہ تعالیٰ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ

جگہ یعنی حُرُم مراد چار ماہ سے مہینوں میں کسی شہر حرام کو غیر حرام سے مستثنیٰ نہیں کیا امام ابوجعفر نے حلت قتال اہل شرک
پر شہر حرم وغیرہ شہور سال تمام پر حکایت اجماع کی ہے پھر کہا کہ اسی طرح اس بات پر بھی اجماع ہے کہ اگر کوئی مشرک
اپنے گلے بازو پر سارے اشجار حرم کی چھال کا ہار ڈالے تب بھی یہ کام اوسکے لیے امان قتل سے نہ ہوگا جبتک کہ پہلے سے
عقد ذمہ یا امان مسلمانوں سے نہ کر لیا ہو ابن کثیر کہتے ہیں اس مسئلے کے لیے ایک اور بحث ہے اوس بحث کے
لیے اور جگہ ہے اس سے بھی زیادہ تر مبسوط **ف** پھر فرمایا کہ نہ ہدی اور نہ قلائد یعنے تم ہدی بھیجنا طرف بیت الحرام
کی موقوف نکرو کہ اس میں تعظیم ہے شعائر الٰہی کی اور نہ انکے گلوں میں قلادے کا ڈالنا ترک کرو کیونکہ اس
میں وہ اور انعام سے ممتاز ہوتے ہیں جب معلوم ہوگا کہ یہ ہدی کعبے کو جاتی ہے تو جسکا ارادہ ہدی کرنیکا
ہے وہ اس سے بچیگا اور دیکھنے والے کو حوصلہ ہوگا کہ وہ بھی اسطرح کی ہدی بھیجے کیونکہ جو کوئی کسی کو طرف
ہدایت کی بلاتا ہے اوسکو بھی اجر برابر متبع کے ملتا ہے اور متبع کے اجر میں سے کچھ کم نہیں ہوتا اسی لیے جب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا رات کو ذی الحلیفہ میں رہے جسکو وادی عقیق کہتے ہیں صبحکو سارے بیبیوں
پر طواف کیا وہ نو عدد تھیں پھر نہائے خوشبو ملی دو رکعت نماز پڑھی پھر اشعار ہدی کیا قلادہ ڈالا اہلال
حج وعمرہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی بہت سے اونٹ تھے ساٹھ سے زیادہ نہایت خوش شکل خوشتر
لون کما قال تعالیٰ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ بعض سلف نے کہا ہے تعظیم
ہدی یہ ہے کہ ہدی خوبصورت و فربہ ہو علی بن ابی طالب نے کہا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم آنکھ
کان دیکھیں رواہ اہل السنن مقاتل بن حیان نے کہا ولا القلائد کا یہ معنے ہے کہ تم اوسکو حلال نہ سمجھو اہل
جاہلیت جب اپنے گھروں سے غیر اشہر حرم میں نکلتے اپنے گلوں میں شعر و وبر کا پٹہ ڈالتے مشرکین حرم درختوں
کی چھال کا قلادہ لگاتے اسطرح پر امن میں رہتے رواہ ابن ابی حاتم ابن عباس نے کہا اس سورت میں دو آیتیں منسوخ
ہیں ایک آیت قلائد دوسری فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ابن عون نے حسن سے پوچھا مائدہ میں کوئی شی منسوخ
ہے کہا نہیں عطا نے کہا شجر حرم کا قلادہ ڈالتے امن پاتے اللہ نے قطع شجر حرم سے منع کر دیا یہی قول مطرف
بن عبداللہ کا ہے **ف** پھر فرمایا حلال نہ سمجھو قتال قاصدین بیت الحرام کا کیونکہ جو کوئی حرم میں آیا وہ امن میں ہوا
جس نے اوسکا قصد کیا اسلیے کہ طالب فضل و راغب رضوان الٰہی ہوا اوسکا روکنا منع کرنا ہیجان میں لانا نہ چاہیے
عطا وابو العالیہ ومطرف ابن عبداللہ وربیع ومقاتل بن حیان وقتادہ نے کہا مراد فضل سے تجارت ہے کقولہ تعالیٰ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ابن عباس نے کہا رضوان سے یہ مراد ہے کہ حج کرکے اللہ کو راضی کرو

امین تک پہونچ سدی و ابن جریر نے کہا آیت حق مین حطیم بن ہند بکری کے اوتری ہے اور اسنے صلح مدینہ پر غارتگری کی تہی سال آئندہ مین عمرہ کیا بعض صحابہ نے چاہا کہ راہ کعبہ مین اس سے تعرض کرین اسپر یہ آیت اتری وَلَا آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ ابن جریر نے کہا اسپر اجماع ہے کہ جب مشرک کے لیے امان نہو تو اوسکا قتل کرنا جائز ہے اگرچہ قاصد بیت الحرام یا بیت المقدس ہو کیونکہ یہ حکم انکے حق مین منسوخ ہے واللہ اعلم ابن عباس قصد سے آوے کہ وہان کچہ الحاد کرے یا شرک یا کفر تو اوسکو روکا جاوے ابن عباس نے کہا مومن و مشرک سب حج کرتے تہے اللہ سبحانہ نے منع کیا کہ تم کسی مومن و کافر کو نہ روکو پہر بعد اوسکے یہ آیت بہیجی اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِہِمْ ھٰذَا اور فرمایا مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللہِ پہر فرمایا اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ غرضکہ مسجد حرام سے مشرکون کو نکالا قتادہ نے کہا یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اُقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ ابن جریر کا مختار یہ ہے کہ مراد وَلَا الْقَلَآئِدَ سے یہ ہے کہ جو کوئی قلادہ حرم ڈالے اوسکو امن دو **ف** پہر فرمایا کہ جب تم احرام سے فارغ ہو کر حلال ہو جاؤ تو شکار جو بحالت احرام مین حرام تہا تم کو مباح ہے یہ امر ہے بعد حظر کے صحیح بطور سبر یہ ہے کہ وہ حکم طرف ماقبل نہی کے ہوتا ہے اگر واجب تہا تو وہ بہی واجب ہوگا اور جو مستحب یا مباح تہا تو مستحب یا مباح ہوگا اور جو کوئی یہ کہتا ہے کہ واجب ہی ہوگا تو اوسپر بہت سی آیتون سے نقض آتا ہے اور جسنے کہا کہ مباح ہوگا اوسپر اور آیات وارد ہوتی ہین اور وہ بات جس سے سب دلیلین منتظم ہو جاوین یہی بات ہے جو ہمنے ذکر کی ہے اسی کو بعض علمار اصول نے اختیار کیا ہے **ف** پہر فرمایا باعث نہ ہو تم کو دشمنی ایک قوم کی زیادتی کرنے پر یعنے سال حدیبیہ مین تمکو مسجد حرام مین آنے سے روکدیا تہا اب تم عوض اسکا اونسے نہ لو ظلم و عدوان سے بلکہ جس عدل کا حکم حق مین ہر ایک کے اللہ نے تمکو دیا ہے اسی کو مضبوط پکڑے رہو یہ آیت مثل اوس آیت کے ہے وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنی بغض اقوام کا ترک عدل پر حامل نہ ہو کیونکہ عدل ہر کسی کو خواہ کیسی ہی کے واجب ہے گو دشمن ہی کیون نہو زمین و آسمان کا قیام اسی عدل سے ہے بعض سلف نے کہا ہے مَا عَامَلْتَ مَنْ عَصَی اللہَ فِیْکَ بِمِثْلِ اَنْ تُطِیْعَ اللہَ فِیْہِ زید بن اسلم نے کہا حضرت و اصحاب حدیبیہ مین تہے جبکہ انکو مشرکون نے روکا تہا یہ بات صحابہ پر سخت ناگوار گذری کچہ لوگ مشرکین اہل مشرق سے بارادہ عمرہ آتے تہے اونہون نے چاہا کہ جس طرح انہون نے ہم کو روکا ہے ہم انکو روکین اسپر اللہ نے یہ آیت اوتاری ع مرد آن باشد بجا دا گر مروی با حسن الی من اساء شنان تحریک سے یعنی بغض سے بعض نے بتحریک بہی پڑہا ہے ع وَمَا الْعَیْشُ اِلَّا مَا تُحِبُّ وَتَشْتَہِیْ وَاِنْ لَامَ فِیْہِ ذُو الشَّنَانِ وَفَنَّدَا **ف**

پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم کیا کہ فعل خیرات پر جسکو بر کہتے ہیں ترک منکرات پر جسکو تقوی کہتے ہیں ایک دوسرے کو مدد و معاونت
کرو اور باطل پر یعنی معاصی یعنی اثم و محارم پر تعاون نہ کرو ابن جریر نے کہا اثم یہ ہے کہ جس کام کا اللہ نے حکم دیا ہے اوسکو ترک کر دے
عدوان یہ ہے کہ دین کے کام میں اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جاوے جو بات اللہ نے اوسپر یا اوسکے غیر پر فرض کی ہے اوس سے
تجاوز کرے حدیث انس بن مالک میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا
مظلوم کہا مظلوم کی نصرت تو ظاہر ہے ظالم کی مدد کسطرح کیجاوے فرمایا اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مدد ہے
اَخْرَجَاہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ ایک صحابی کا لفظ مرفوع یوں ہے وہ مومن جو ملتا ہے لوگوں سے اور صبر کرتا
ہے اُنکی ایذا پر اوسکا اجر عظیم تر ہے اوس مومن سے جو نہیں ملتا لوگوں سے اور نہ صبر کرتا ہے اُنکی ایذا پر رواہ احمد
ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ یہ مومن بہتر ہے اوس مومن سے وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اَیْضًا حدیث عبد اللہ میں مرفوعًا آیا ہے اَلدَّالُّ
عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ رَوَاہُ الْبَزَّارُ وَقَالَ لَا نَعْلَمُہٗ یُرْوٰی اِلَّا بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ابن کثیر نے کہا قُلْتُ وَلَہٗ شَاھِدٌ فِی
الصَّحِیْحِ مَنْ دَعَا اِلَی الْھُدٰی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ الخ نمران بن صخر نے مرفوعًا
کہا ہے جو چلا ساتھ ظالم کے تاکہ اوسکی اعانت کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو نکل گیا اسلام سے رواہ الطبرانی
ف فتح البیان میں ہے کہ مراد حرم سے محرم حج یا عمرہ یا ہر دو ہے محرم کو محرم اسلیے کہتے ہیں کہ اوسپر شکار خوشبو
عورتیں حرام ہوتی ہیں یہی وجہ تسمیہ حرم کی بجرم احرام کی یا حرام ہے لفظ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ میں رد ہے معتزلہ پر
اسلیے کہ وہ قائل مراعات مصالح ہیں اور آیت دلیل ہے اسپر کہ کوئی مخلوق معقب حکم خدا نہیں ہے نہ کوئی اعتراض
اللہ پر ہو سکتا ہے اشعار ہدی یہ ہے کہ لوہے سے کوہان شتر کو کونچ دیں اوس سے خون بہے یہ علامت ہے اس بات
کی کہ یہ جانور ہدی ہے اشعار کا کرنا سنت ہے اونٹ گاؤ میں نہ بکری میں احادیث صحیحہ اسپر دلیل ہیں جس نے
اشعار کو مکروہ یا بدعت کہا اگر اوسکو حدیث نہیں پہنچی تو وہ معذور ہے یا مراد شعائر سے فرائض یا محارم یا شرائع
دین و معالم شرع ہیں بلکہ حمل آیت کا ان سب معانی پر ہو سکتا ہے کوئی مانع نہیں اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے
نہ خصوص سبب کا شہر حرام سے مراد جنس ہے سو سب اشہر حرم اسمیں داخل ہیں وہ چار ماہ ہیں ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم
رجب یہی وہ ہدی جسکو طرف بیت اللہ کے ہدیہ کریں اونٹ ہو یا گاو یا بکری سو کسی کی ہدی کو جو کہ مکے جاتی ہو نہ ستوئیں
نہ لوٹیں قلادہ کہتے ہیں لٹکن کو جو ہدی کی گردن میں لٹکاتے ہیں جوتا ہو یا اور کچھ مطلب یہ کہ ہدی یا اصحاب ہدی
یا قلائد کو حلال نہ کرو بلکہ اُنکی عزت حرمت کرو جو کوئی مکے کو جاوے حج یا عمرے کے لیے یا رہنے کو اوسکو مت روکو یا اگر
سے نہ ڈرو اکثر مفسرین نے اس آیت کو بآیہ قتال منسوخ کہا ہے حدیث میں بھی آیا ہے کہ لَا یَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ ایک

جماعت نے کہا یہ آیت محکم ہے مائدہ میں کوئی شے منسوخ نہیں بعض نے کہا مگر قلائد کہ جاہلیت میں درخت حرم کی چھال
لیکر لٹکاتے تھے ظاہر یہی ہے کہ آیت منسوخ ہے اسپر جمہور ہیں کیونکہ اجماع ہے علما کا حالت قتال اہل شرک پر شہر
حرم وغیرہ میں فضل سے مراد رزق ہے یا نفع تجارت یعنی تلاش روزی کے ساتھ رضامندی خدا بھی چاہتے ہیں بعض
نے کہا کوئی حج تجارت کے لیے کرتا تھا کوئی رضوان کے لیے آیت اگرچہ مشرکین کے حق میں ہے تو طلب رضوان مطابق انکے
اعتقاد وظن کے ہے بعض نے کہا مراد فضل سے ثواب آخرت ہے بیع تجارت سے فرمایا کہ جب احرام سے باہر نکلو تو شکار
کرو یہ امر واسطے اباحت کے ہے اسلیے کہ محرم پر صید کرنا بعد احلال کے کچھ واجب نہیں ہے کہ امر اس جگہہ وجوب کے لیے
سمجھا جاوے **ف** یہ نہی لا یجرمنکم محل تامل ہے کیونکہ جو لوگ مانع تھے دخول مکہ سے وہ کفار حربی تھے اور انسے تعرض
کرنے اور انکے مقاتلے سے کیونکر نہی فرمائی ظاہر یہ ہے کہ یہ نہی منسوخ ہو یا یہ نہی بحیثیت عقد صلح حدیبیہ ہو کہ سبب
اوس صلح کے مؤمنین ہوگئے تو اب انسے تعرض کرنا نہ چاہیے لیکن اسپر کسی مفسر نے تنبیہ نہیں کی واللہ اعلم لا یجرمنکم
کے معنے میں لا یحملنکم یا لا یکسبنکم مراد اعتداء سے قتل و اخذ مال ہے ابن عباس نے کہا بر سے مراد امر ہے تقوے
سے مراد نہی ہے ماوردی نے کہا بر میں لوگ خوش ہوتے ہیں تقوے سے اللہ خوش ہوتا ہے جسنے دونوں کو جمع کیا اوسکی
سعادت تمام ہے ابن عطیہ نے کہا بر شامل واجب و مندوب دونوں کو ہے تقوے مختص بواجب ہے ٹھیک بات یہی کہ جس امر
پر لفظ بر بولا جاتا ہے وہ صادق آتا ہے تقوے پر وہ سب اسمین داخل ہے بعض نے کہا دونوں لفظ کا ایک معنی ہیں تکرار واسطے تاکید
کے ہے اثم ہر وہ قول و فعل ہے جسکا قائل فاعل آثم ٹھہرے عدوان زیادتی کرنا ہے لوگوں پر ظلم سے غرضکہ کوئی سی
بھی نوع موجبات اثم و عدوان سے ہو وہ نیچے اس نہی کے داخل ہے یہی اولی ہے تخصیص نوع کی کچھ ضرورت نہیں
حدیث وابصہ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بر وہ ہے جسپر قلب و نفس مطمئن ہو اثم وہ ہے جو دل میں کھٹکے
سینے میں تردد کرے گو لوگ تجھکو اوسکا فتوی دین رواہ احمد وعبد بن حمید والبخاری فی تاریخہ نواس
بن سمعان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بر و اثم کیا ہے فرمایا بر حسن خلق ہے اثم وہ ہے جو جی میں کھٹکے تجھکو
لوگوں کا اسپر مطلع ہونا ناپسند ہو اخرجہ احمد والبخاری فی الادب ومسلم والترمذی والحاکم والبیہقی ابو امامہ
کا لفظ یہ ہے ایک آدمی نے پوچھا اثم کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما حاک فی نفسک فدعہ کہا ایمان کیا
ہے فرمایا من ساءتہ سیئتہ وسرتہ حسنتہ فھو مؤمن یعنی جو اپنی بدی سے ناخوش اپنی نیکی سے خوش ہو وہ ایماندار
ہے اس کہنے میں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے تہدید عظیم و وعید شدید ہے حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما

ما اہل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی

الْمُنْصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ
مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ حرام ہوا تم پر مردہ اور لہو اور گوشت سور کا اور جس چیز پر نام پکارا اللہ کے سوا
کا اور جو مر گیا گھٹ کر یا چوٹ سے یا گر کر یا سینگ مارے سے اور جسکو کھایا پھاڑنیوالے نے مگر جو تم نے ذبح کر لیا اور جو ذبح
ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ بانٹا کرو پانسے ڈالکر یہ گناہ کا کام ہے آج نا امید ہوگئے کافر تمہارے دین سے سو ان سے مت ڈرو مجھسے ڈرو
آج میں پورا دے چکا تم کو دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے دین مسلمانی پھر جو کوئی
ناچار ہوگیا بھوک میں کچھ گناہ پر نہیں ڈھلتا تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان **ف** سو یہی ہیں یہ چیزیں حرام فرمائیں سور
اور ہر چیز کا لہو اور مردار اور جو مر گیا کسیطرح بغیر ذبح کے اور جو خدا کے سوا کسی کے نام پر ذبح کیا اور جو کسی مکان کی تعظیم پر
ذبح کیا سوائے خانہ خدا کے مگر یہ چیزیں مضطر کو معاف ہیں اور بانٹنا پانسوں سے یہ کافروں کا ایک جوا تھا کہ شرط بدکر
ایک جانور دس شخص نے خریدا اور ذبح کیا اور دس پانسے تھے کسی پر لکھا آدھا کسی پر پاؤ کم زیادہ کوئی خالی پھر بانٹنے لگے
تو ہر ایک کے نام پر جو پانسا آیا وہی حصہ اسکو ملا یا خالی نکل گیا شرط بدنی تمام حرام ہے یہ بھی اسمیں داخل ہے۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ غیر خدا کے نام پر جانور ذبح ہوا یا غیر خدا کی تعظیم پر وہ مردار ہے **ف** یہ جو فرمایا کہ آج پورا دین
تمہارا دے چکا یہ آیت آخر کو اتری ہے کہ سب احکام اللہ کے نازل ہو چکے تھے اسکے بعد تین مہینے حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم زندہ رہے ہیں انتہی **ف** اللہ تعالے نے اس آیت شریف میں نہی فرمائی ہے ان محرمات کی تعاطی سے میتہ وہ جانور ہے
جو خود مر گیا بغیر ذبح و شکار کے ایسا جانور دین و بدن کو بسبب احتقان خون کے مضر ہوتا ہے اسلیے اللہ نے اوسکو حرام کیا
ہاں میتہ سے مچھلی مستثنی ہے وہ حلال ہے خواہ تذکیہ سے مرے یا بغیر اوسکے بدلیل حدیث ابو ہریرہ مرفوعا کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے حکم آب دریا کا پوچھا فرمایا هُوَ الطَّهُوْرُ مَاۤؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاَهْلُ
السُّنَنِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ اسیطرح ٹیڑی بھی مستثنی ہے خون سے مراد خون بہتا ہے لقوله اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا یہی قول
ہے ابن عباس و سعید بن جبیر کا عکرمہ نے کہا ابن عباس سے پوچھا کہ طحال یعنے تلی کا کیا حکم ہے کہا حلال ہے کہا کہا وہ
تو خون ہے کہا حرام تم پر خون مسفوح ہے رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ اسیطرح عائشہ نے کہا ہے کہ نہی نہیں ہے مگر دم مسفوح سے حدیث ابن
عمر میں مرفوعا آیا ہے حلال ہیں ہمارے واسطے دو مردے دو خون دو مردے مچھلی و ٹیڑی دو خون کلیجی و تلی رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ مگر اوسکی سند میں تین راوی ضعیف ہیں ابو زرعہ نے کہا اصح یہ ہے کہ موقوف ہے
ف گوشت خنک شامل ہے سارے اجزا سے خوک کو حتی کہ اوسکی چربی کو بھی خواہ وہ سور دیسی ہو یا جنگلی ابن کثیر

کہتے ہیں یہاں حاجت اوس تعلق کی نہیں ہے جسپر ظاہر یہ نے جمود کیا ہے اور احتجاج میں تعسف کیا ہے بقولہ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ
اَوۡ فِسۡقًا مراد وہ آیت ہے اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِيۡرٍ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ ضمیر کو موافق اپنی فہم کے
طرف خنزیر کے پھیرا ہے تاکہ سارے اجزا کو عام ہو حالانکہ لغت کی راہ سے یہ بات بعید ہے اسلیے کہ ضمیر طرف مضاف کے
پھرا کرتی ہے نہ طرف مضاف الیہ کے اظہر یہ ہے کہ لحم عام ہے جمیع اجزا کو جس طرح کہ لغت عرب اور عرف عام سے سمجھا جاتا
ہے مسلم میں بریدہ اسلمی سے مرفوعاً آیا ہے جس نے لعب کیا نردشیر سے اوس نے گویا اپنا ہاتھ گوشت و خون خوک میں رنگا
سو جب یہ تقذیر مجرد لمس میں ہے تو پھر اوس تہدید کا کیا ذکر ہے جو اکل و تغذی میں آئی ہے اس میں دلیل ہے اس بات
پر کہ لفظ لحم شامل ہے جمیع اجزا کو شحم وغیرہ کو جو کچھ ہو اتنے میں کہتا ہوں ظاہر یہ پر یہ اعتراض کہ عود ضمیر
طرف مضاف کے ہوتا ہے نہ طرف مضاف الیہ کے کچھ ٹھیک نہیں ہے اسلیے کہ خود یہ محاورہ کتاب اللہ میں آیا ہے
کَمَثَلِ الۡحِمَارِ يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا پھر ابن کثیر نے کہا صحیحین میں مرفوعاً آیا ہے کہ حرام کیا اللہ نے بیع خمر و مردار و خوک و صنام
کو کہا اے رسول خدا شحوم میتہ کا کیا حکم ہے اوس سے تو کشتیوں کو طلا چمڑوں کو مرغن کرتے ہیں لوگ چراغ جلاتے
ہیں فرمایا نہیں مردار کی چربی حرام ہے بخاری میں آیا ہے کہ ابو سفیان نے ہرقل سے کہا منع کیا ہے اونہوں
نے ہمکو مردار و خون سے **ف** اہلال لغیر اللہ کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت نام غیر اللہ کا لیا وہ حرام ہوا اسلیے
کہ اللہ نے یہ بات واجب کی ہے کہ اوسکی مخلوقات اوسی کے نام عظیم پر ذبح کیجاوے سو جب اس سے عدول کیا اور کسی غیر کا
نام لیا صنم ہو یا طاغوت یا وثن یا اور کچھ باقی مخلوقات سے تو وہ ذبیحہ بالاجماع حرام ہے علما کا اختلاف متروک
التسمیہ میں ہے عمداً ہو یا نسیاناً اسکا بیان سورہ انعام میں آویگا ابو الطفیل نے کہا آدم علیہ السلام چار چیزوں
کی تحریم لیکر اوترے مردار و خون و گوشت خوک و ما اہل لغیر اللہ سو یہ چاروں شئ کبھی حلال نہ ہوئے ہمیشہ حرام رہے
جب سے کہ اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا جب بنی اسرائیل ہوئے اللہ نے اونپر طیبات حلال کو بسبب اونکے گناہوں
کے حرام کر دیا پھر جب عیسی علیہ السلام آئے تو وہی امر اول لائے جو آدم لائے تھے سوا اشیا اربعہ مذکورہ کے سب کو حلال
کر دیا لوگوں نے اونکو جھٹلایا اونکا کہنا نہ مانا رواہ ابن ابی حاتم و ہذا اثر غریب بنی رباح میں ایک آدمی ابن وثیل نام
تہا وہ شاعر بہی تہا اوس سے اور حبد فرزدق سے کچھ منافرت ہو گئی اوس بات پر جو پشت کوفہ میں تہا یہ ٹہیری کہ اگر اوسکے
اونٹ اوس پانی پر آویں تو وہ سو اونٹ عقر کرے وہ پانی پر آئے یہ دونو تلوار کہینچکر کشف عرقوب کرکے سامنے
ہوئے لوگ گدہوں خچروں پر سوار ہو کر گوشت لینے کو نکلے علی رضی اللہ عنہ کوفے میں تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے خچر پر سوار ہو کر باہر آئے پکار کر کہا کہ اے لوگو مت کہاو گوشت اونکا کہ انپر نام غیر اللہ کا پکارا گیا ہے رواہ

ابن ابی حاتم ابن کثیر نے کہا یہ اثر غریب ہے مگر روایت ابوداؤد وابن عباس شاہد صحت ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن معاقرۃ الاعراب و سر لفظ عکرمہ سے یون ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہی عن طعام
المتباریین ان یؤکل انتہی مین کہتا ہون اہلال کے معنے ہین رفع صوت یعنی جس جیز پر نام غیر اللہ کا پکارا گیا اور وہ
جیز واسطے غیر اللہ کے ٹھیرائی گئی تو مجرد اس پکار سے جبتک کہ اس نیت و ارادے سے توبہ نہ کرے کہانا اسکا حرام ہو جاتا
ہے خواہ وقت ذبح ایسے جانور کے نام غیر اللہ کا لیوے یا نہ لیوے یا اللہ پاک ہی کا نام کیون نہ لیوے اسلیے کہ حرف ما نزدیک
علماء اصول و فقہ کے سب صیغ عموم مین عام تر ہے شامل ہے ہر ذبیحہ وغیر ذبیحہ کو پہر کسی کتاب لغت مین قید ذبح کی معنے
اہلال مین ماخوذ نہین ہے جمہور مفسرین نے جو اس آیت کی تفسیر مین قید ذکر نام غیر اللہ کی وقت ذبح کے لگائی ہے اوسکا
سبب یہی تہا کہ اہل جاہلیت وقت ذبح کے بہی نام کسی صنم یا وثن یا طاغوت کا لیتے تہے جسکے لیے اس جانور کو بطور نذر
و نیاز اپنی نیت مین ٹھیراتے تہے اوسی کا نام وقت ذبح کے بہی لیتے تہے اسلیے شان نزول و سبب ورود پر اکثر مفسرین
نے قید ذبح کی تفسیر اہلال مین لگا دی یہ قید طرف سے مخلوق کے تہی نہ طرف سے خالق کے اسی لیے اللہ نے ایسا لفظ و جملہ
فرمایا جو شامل جمیع اشیا ہے بلا قید ذبح وغیرہ بلکہ مطلق اعتبار نفس رفع صوت کا رکہا کہ جب کسی شی کو یہ کہین
کہ یہ شے واسطے فلان کے ہے اور فلان کے نام کی ہے اور وہ فلان غیر اللہ ہے تو وہ شے نری اس شہرت و پکار کی
وجہ سے کہ منسوب ہوئی غیر اللہ کی بطور تعظیم اوس غیر کے خلاف دستور شرع ہے حرام ہو جاویگی گو وقت ذبح یا وقت
اکل وغیرہ اوس پر نام اللہ ہی کا لین جسطرح کہ ذبح خوک وغیرہ بہائم محرمہ نام خدا لینے سے حلال نہین ہو جاتے نتیجہ
سدو کا بکرا زین خان کا مرغا سید احمد کبیر کی گاے مثلاً جو اون کے نام سے پکارے گئے ہین اوسکو اگر بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر ذبح کرینگے اور نیت مین وہ جانور انکی نیاز کا ہے تو کہانا اوسکے گوشت کا حرام ہوگا نہ حلال دیکہو اثر
و خبر مرتضوی و مصطفوی جو اوپر گذری اس بات پر دلیل ہے کیونکہ ابن نائل نے کچہ ان اونٹون کو نام غیر اللہ
پر ذبح نہین کیا تہا کہ اوسپر علی مرتضی نے منع کیا بلکہ مجرد اہلال یعنی رفع صوت پر حکم تحریم کا لگا دیا سو یہی
بابت اس مسئلے مین موافق قرآن و حدیث و لغت و اصول فقہ و تحقیقات علماء راسخین کی ہے شاہ عبد العزیز
دہلوی نے اپنی تفسیر فارسی مین تقریر اس مسئلے کی زیر تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ بہت خوب لکہی ہے جسنے خلاف انکے
معنے آیت مذکور کے لکہے ہین اور قیل وقال اہل رائے مجرد و احتمال و بحث سے معارضہ کیا ہے وہ صواب پر
نہین اور جسنے گاو سید احمد کبیر و بز شیخ سدو وغیرہ کو اس بنیاد پر حلال کیا ہے کہ وقت ذبح کے اللہ پاک
کے نام پر اوسکا گلا کاٹا خون بہایا گیا ہے وہ شخص مدارک شرع و مظان شرک سے بالکل آگاہ نہین ہے نہ سمجہ

شخص کو مخاطب صحیح سمجھتی ہین جسصورت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل طعام تبار یین سے نہی کرین اور نہی مفید
تحریم ہوتی ہے حالانکہ اوس طعام پر نام غیر اللہ مذکور نہین ہوا ہے نہ وہ طعام کوئی ذبیحہ ہے تو پھر وہ شے یا وہ جانور
جو نامزد غیر اللہ ہوا اور سب لوگون نے مع صاحب نیاز جان لیا کہ فلان و بہمان کے لیے ہی تو وہ باوجود اس نیت و
شہرت کے کسطرح حلال الاکل ہو سکتا ہے باوجودیکہ اعتبار اعمال کا نیات سے ہوتا ہے جب نیت مین شرک ہوا تو اب
بسم اللہ وقت ذبح کیا فائدہ دیگی پھر اگر باسم فلان ذبح کیا ہے تو وہ بالاجماع حرام ہے اوسکی حرمت مین تو کسی عالم
معتمد کا خلاف نہین ہے **ف** منخنقہ وہ جانور ہے جو گلا گھوٹنے سے مر گیا ہے خواہ قصدا ہو یا اتفاقا مثلا رسی
وغیرہ مین پہنس کر دم نکلگیا ایسا جانور حرام ہے مرغ ہو یا بکری یا گاو یا شتر موقوذہ وہ جانور ہے جو ضرب سے کسی شے
ثقیل غیر محدد کے مر گیا ہے ابن عباس وغیر واحد نے کہا ہی یہ وہ ہی جسکو لکڑی سے مارا اور وہ چوٹ کہا کر مر گیا قتادہ نے
کہا جاہلیت والے لاٹہی سے مارتے جب مرجاتا تو اوسکو کہاتے صحیح مین آیا ہے کہ عدی بن حاتم نے کہا ای رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین معراض سے صید کرتا ہون وہ شکار ہوتا ہے فرمایا جب معراض پہاڑ سے تو کہا اور اگر اوسکی
عرض سے مرے تو وہ وقید ہے یعنی موقوذہ اوسکو نہ کہا غرضکہ جس تیر نے چیرا پہاڑا ہے اپنی تیزی سے اوسکو حلال
فرمایا اور جو فقط عرض کے صدمے سے مرا ہے اوس سے منع کیا دونو مین فرق ٹہیرایا ابن کثیر نے کہا یہ نزدیک فقہا کی
مجمع علیہ ہے اختلاف اس صورت مین ہے کہ جارحہ صید کو صدمے سے قتل کرے اور زخمی نہ کرے اسمین شافعی کے دو قول
ہین ایک یہ کہ حلال نہین جسطرح کہ تیر عرض مین لگے کیونکہ دونو میت ہین بغیر جرح تو وہ وقید ہوا دوسرا قول یہ ہے
کہ حلال ہے اس لیے کہ شکار سگ کو مباح کیا ہے بغیر تفصیل اس سے اباحت اوسکی ثابت ہوتی ہے کیونکہ داخل ہے
عموم مین ابن کثیر نے کہا مین نے اس مسئلے کے لیے ایک فصل مقرر کی ہے وہ اسجگہہ لکہی جاتی ہے انتہی جو کہ اوس فصل
مین مسئلہ فقہیہ متعلق شکار سگ وغیرہ مع اختلاف فقہا تحقیق کیا ہے کچہ ضرورت اوسکی ترجمے کی اسجگہہ معلوم نہ ہوئی
ف متردیہ وہ جانور ہے جو کسی پہاڑ یا ٹیکری یا کسی اونچی جگہہ سے گر کر مر گیا ہے سو وہ حلال نہین ابن عباس نے کہا
متردیہ وہ ہی جو پہاڑ پر سے گرا قتادہ نے کہا وہ ہی جو کنوئین مین گرا نطیحہ وہ ہے جسکو غیر کے سینگ نے مارا ہے سو وہ
حرام ہے اگرچہ زخم قرن نے خون اوسکے گلے سے بہایا ہو مراد سبع سے شیر چیتا بہیڑیا کتا وغیرہ درندے مین جنہون
نے کسی جانور کو کہایا اور وہ مر گیا کہ وہ بہی حرام ہے اگرچہ خون اوسکے گلے سے بہا ہو اوسکی عدم حلت پر اجماع ہے
اہل جاہلیت ایسے جانور کو جسے کسی درندے نے کہا کر چہوڑ دیا ہے کہاتے تہے بکری ہو خواہ اونٹ خواہ گاؤ یا مثل
اوسکے اللہ نے ان اشیاء کو مومنون پر حرام کیا پہر ان مین سے اوسکو مستثنے کیا جسکو زندہ پاکر ذبح کر لیا ہے کہ اسکا

کہانا بعد ذکوۃ کے جائز ہے کیونکہ بسبب روح و استقرار حیات کے تدارک اوسکا تذکیہ سے ہو گیا یہی قول ہے سعید بن جبیر
و حسن و قتادہ کا علی مرتضی نے کہا اگر دم ہلائی یا پاؤن ہلائی یا آنکھہ پھیرے تو پھر کہا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب تو موقوذہ
یا متردیہ یا نطیحہ کو پایا اور وہ ہاتھہ یا پاؤن ہلاتا ہے تو اوسکو کہا طاؤس و حسن و قتادہ و عبید بن عمیر و ضحاک وغیرہم نے
کہا ہی کہ تذکاہ جب کوئی ایسی حرکت کرے جو دلیل ہو بقای حیات پر بعد ذبح کے تو وہ حلال ہے یہی مذہب ہے جمہور
فقہا کا اسی کے قائل ہین ابوحنیفہ و شافعی و احمد امام مالک نے اون صورتون کو مستثنی کیا ہے جنمین حالت حیوان
ایسی ہو کہ بعد اوسکے نہ جیے مگر آیت عام ہے تو حاجت دلیل مخصص کی ہو گی صحیحین مین رافع بن خدیج سے آیا
کہ مین نے کہا ای رسول خدا ہم کل دشمن سے ملینگے ہمارے پاس چھری جاقو کچھہ نہین کیا ہم نرکل سے ذبح کرین فرمایا جو چیز
خون بہاوے اللہ کا نام اوسپر لیا جاوے اوسکو کہاؤ سوائے دانت اور ناخن کے مین تم کو سبب اسکا بتاتا ہون دانت
تو ہڈی ہے ناخن چھری ہے حبشیون کی ابی العشراء دارمی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ مین نے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا ذکاۃ لبہ و حلق ہی مین ہوتی ہے فرمایا اگر تو ران مین زخم لگا دے تو بہی تجھکو کافی ہے
رواہ احمد و اہل السنن ابن کثیر نے کہا یہ حدیث صحیح ہے لکن محمول ہے اوس حیوان پر جس کے ذبح پر حلق و لبہ مین
قدرت نہ ہو ف مجاہد و ابن جریج نے کہا نصب کچھہ پتہر تھے گرد کعبے کے تین سو ساٹھہ تہان جنکے پاس عرب جاہلیت
مین جانور ذبح کرتے اور انکا خون سامنے بیت کے چھڑکتے اور گوشت ان پتہرون پر ڈالتے اسی طرح اور بہت لوگون نے
کہا ہے اللہ تعالے نے مومنون کو اس کام کرنے سے منع کیا اور انپر کہانا ان ذبائح کا حرام فرمایا یہانتک کہ اگر اللہ کا نام
بہی ذبح مین پاس اون نصب کے ذکر کرین تب بہی وہ ذبائح حرام ہین بسبب شرک کے جسکو اللہ و رسول نے حرام کیا ہے
حمل کرنا اس آیت کا اسی معنی پر چاہیے اس لیے کہ تحریم ما اہل بہ لغیر اللہ اوپر گذر چکی ف ازلام جمع زلم کی
کبہی بفتح زای بہی کہتے ہین عرب جاہلیت مین یہ کام کرتے تہے ازلام تین قداح یعنے پانسے تہے ایک پر
لکہا تہا افعل یعنے یہ کام کر دوسرے پر لاتفعل یعنے نکر تیسرے پر کچھہ نہ ہوتا خالی ہوتا بعض نے کہا ایک پر لکہا تہا امرنی
ربی دوسرے پر تہا نہانی ربی تیسرا بیکار تہا اوسپر کچھہ لکہا نہ ہوتا جب یہ پانسے ڈالتے تو اگر وہ سہم نکلتا جس مین
امر تہا تو اوس کام کو کرتے اور اگر نہی نکلتی تو ترک کر دیتے اور اگر خالی نکلتا تو پہر ڈال لیتے استقسام کے معنی ہین
حصہ بانٹنا پانسے ڈالکر اپنی بانٹی قسمت کا لیتے ابن جریر نے سیبات کو مقرر کہا ہے ابن عباس نے کہا ازلام قداح
تہے جن سے تقسیم امور کرتے تہے یہی قول ہے مجاہد و نخعی و حسن و مقاتل بن حیان کا محمد بن اسحاق نے کہا اعظم اصنام
قریش وہ صنم تہا جسکو ہبل کہتے تہے جو کنوان و اخل کعبہ تہا اوسکو مونہہ پر اوس بت کو رکہا تہا اوس مین ہدایا

واسوال کعبہ پر کہی جاتے تہے اوسکے نزدیک سات عدد ازلام تہے اونپر وہ بات لکہی تہی جسکا حکم چاہتے تہے جب انہیں کچہہ مشکل آتی جو کچہہ اون پانسون سے نکلتا اوسکو مانتے عدول نکرتے صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبے مین داخل ہوے ابراہیم و سمعیل علیہما السلام کی تصویرین پائین اونکے ہاتہون مین پانسے تہے فرمایا اللہ انکو قتل کرے خوب جانتے ہین کہ ابراہیم و سمعیل علیہما السلام نے کبہی استقسام نہین کیا یہی صحیح مین آیا ہے کہ سراقہ بن مالک جب طلب حضرت و ابو بکر مین نکلے اور وہ مدینے کو ہجرت کیے ہوئے جاتے تہے تو سراقہ نے پانسے سے استقسام کیا کہ انکو ضرر پہونچاؤنگا یا نہین ایسا پانسا نکلا جو مکروہ تہا سراقہ کہتے ہین آخر مینے پانسے کا نکلنا نمانا پیچہے لگے گیا پہر دو بارہ سہ بارہ پانسے ڈالے ہر بار وہی مکروہ نکلا کہ لا تضرہم پہر اسیطرح ہوا سراقہ اوسوقت اسلام نہ لائی تہے بعدہ مسلمان ہوگئے حدیث ابو الدرداء مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَنْ یَلِجَ الدَّرَجَاتِ مَنْ تَکَهَّنَ اَوِ اسْتَقْسَمَ اَوْ رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ طَائِرًا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ مجاہد نے کہا ازلام کہتے ہین سہام عرب کعاب فارس و روم کو قمار بازی کرتے تہے ساتہ انکے ابن کثیر نے کہا مجاہد کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانسے جوا کہیلنے کے لیتے سہین نظر ہے ہان مگر یون کہین کہ کبہی اونکو استخارے مین اور کبہی قمار مین استعمال کرتے تہے کیونکہ اللہ تعالی نے درمیان ازلام و قمار کے فرق کیا ہے قمار کو میسر کہا ہے پانسون کو ازلام فرمایا ہے آخر سورت مین ارشاد کیا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ الی قوله مُّنْتَهُوْنَ اسیطرح اسجگہہ فرمایا وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِکُمْ فِسْقٌ یعنے برتاؤ ازلام کا فسق و غی و ضلالت جہالت و شرک ہے اللہ نے مومنون کو حکم دیا ہے کہ جب اپنے امور مین متردد ہون تو استخارہ و عبادت کرین پہر اوسے اوس کام مین جسکا ارادہ رکہتے ہین خیر مانگین حدیث جابر بن عبد اللہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سب امور مین استخارہ سکہاتے تہے جسطرح کہ کوئی سورت قرآن کی تعلیم فرماتے تہے کہتے جب کوئی تم مین ارادہ کسی امر کا کرے تو دو رکعت نماز سوائے فرض کے پڑہے پہر یون کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ وَیُسَمِّیْهِ بِاسْمِهٖ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ

رواہ احمد وھذا لفظہ والبخاری واھل السنن وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابن ابی الموکل **ف** آج نا امید ہو گئے کافر تمہارے دین سے ابن عباس نے کہا یعنی یئسوا ان یراجعوا دینھم یعنی قول ہے عطا بن ابی رباح وسدی ومقاتل بن حیان کا اسی معنے پر یہ حدیث صحیح وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا شیطان مایوس ہو گیا ہے اس بات سے کہ پوجین اوسکو نمازی جزیرہ عرب مین ولکن شر کا نا درمیان اونکے یا یہ مراد ہے کہ وہ نا امید ہین مشابہت مسلمین سے کیونکہ مسلمان لوگ بسبب ان صفات مخالف شرک کی اون سے ممیز و ممتاز ہین اسیلیے اللہ نے اپنے مومن بندونکو حکم دیا ہے کہ صبر و ثبات رکھین مخالفت کفار مین اور سوا اللہ کے کسی سے نہ ڈرین فرمایا فلا تخشوھم واخشون یعنے تم اپنی مخالفت مین ان سے مت ڈرو مجہہ سے ڈرو مین تمہاری مدد کرونگا اونپر اور انکو ہلاک کرونگا اور ظفر مند کرونگا تم کو اونپر اور تمہارے دلون کو تشفی دونگا اون سے اور تم کو دنیا و آخرت مین اونپر فوق رکھونگا **ف** یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے اللہ کی اس امت پر کہ ان کا دین کامل کر دیا اب وہ کسی دین کیطرف محتاج نہ رہے نہ سوا اپنے کسی نبی کے حاجتمند ہین اسی لیے اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا کیا جن والنس کیطرف مبعوث فرمایا اب نہین کچہ حلال مگر وہی جسکو رسول نے حلال کیا اور نہین حرام مگر وہی جسکو حضرت نے حرام بتایا اور نہین کوئی دین مگر وہی جسکو حضرت نے شرع ٹہیرایا غرضکہ جس چیز کی خبر دی ہے حق و صدق ہے اوسمین کچہ کذب و خلف نہین ہے کما قال تعالے وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا یعنے صدق اخبار مین عدل اوامر و نواہی مین سو جب دین کو انکے لیے کامل کر دیا تو نعمت اونپر تمام ہو گئی اسی لیے فرمایا کہ آج کے دن مینے تمہارے لیے دین کو کامل نعمت کو تمام کیا اسلام کو تمہارے لیے دین پسند کیا اب تم بہی اس دین کو اپنے لیے پسند کرلو کیونکہ یہ وہ دین ہے جسکو اللہ دوست رکھتا ہے افضل رسل کرام کو وہ دین دیکر بہیجا ہے اشرف کتب کو اوسپر اوتارا ہے ابن عباس نے کہا مراد دین سے اسجگہہ اسلام ہے اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنون کو خبر دی کہ لو تمہارا دین ہمنے کامل کر دیا اب کبہی تم محتاج طرف زیادت کے نہ ہوگے اللہ کا پورا کیا ہوا کبہی ناقص نہین ہوتا ہے جسکو اللہ نے پسند کیا ہے کبہی اوسپر خفا نہ ہوگا سدی نے کہا یہ آیت دن عرفے کے نازل ہوئی اسکے بعد کوئی حلال حرام نہین اوترا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر کر انتقال اسما بنت عمیس کہتی ہین مینے حج کیا ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم چلے جاتے تہے کہ ناگہان جبریل علیہ السلام ظاہر ہوئے حضرت سواری پر جہکے سواری بوجہ سے قرآن کے بیطاقت ہو گئی مینے اوتر کر چادر تانی ابن جریر وغیرہ نے کہا انتقال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد یوم عرفے کے اکاسی دن بعد

اور نہیں ایسی کسی
بات سچی بیان کی ہیچ
ہے اور انصاف

رواهما ابن جریر عنترہ نے کہا جب آیۃ دن حج اکبر کے اوتری تو عمر رضی اللہ عنہ روئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
کیون روتے ہو کہا اسلیے روتا ہون کہ ہم زیادتی مین تہے اپنے دین سے سو جب دین کامل ہو گیا تو کامل نہین ہوئی ہے
کوئی چیز مگر گہٹ جاتی ہے فرمایا سچ کہتے ہو رواہ ابن جریر حدیث اِنَّ الاِسلَامَ بَدَأَ غَرِیبًا وَسَیَعُودُ غَرِیبًا فَطُوبیٰ لِلغُرَبَاءِ
اسی مطلب کی شاہد ہے طارق بن شہاب نے کہا ایک یہودی پاس عمر بن خطاب کے آیا کہا ای امیر المومنین تم یہ آیت
اپنی کتاب مین پڑہتے ہو اگر ہم پر یہ آیت اوترتی تو ہم اوسدن کو عید ٹہیراتے کہا کون آیت کہا اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم
دِینَکُم الخ عمر نے کہا واللہ مین جانتا ہون اوسدن کو جس مین یہ آیت حضرت پر اوتری اور اُس گہڑی کو جس مین وہ
نازل ہوئی سہ پہر عرفے کو دن جمعہ کے رَوَاهُ اَحمَدُ وَالشَّیخَانِ وَالتِّرمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ بخاری مین اتنا اور ہے کہ مین
اوس عرفے مین تہا سفیان نے کہا مجہے شک ہے کہ دن جمعہ کا بہی کہا یا نہین ابن کثیر کہتے ہین یہ شک اگر روایت
مین ہے تو تورع ہے کہ شیخ نے اس بات کی خبر دی یا نہین اور اگر وقوف مین ہے کہ دن حجۃ الوداع کے جمعہ تہا یا
نہین تو مین خیال کرتا ہون کہ ثوری سے ایسی بات صادر نہ ہوگی اسلیے کہ یہ ایک امر یقینی قطعی ہے کسی شخص نے
اصحاب مغازی و سیر سے یا فقہا مین سے اوس مین اختلاف نہین کیا اس باب مین احادیث متواترہ آئی ہین جنکی
صحت مین شک نہین ہے واللہ اعلم یہ روایت عمر سے کئی طرح پر آئی ہے کعب نے کہا اگر غیر اس امت پر یہ آیت
اوترتی تو وہ ضرور نظر کرتے اوسدن مین جس مین نازل ہوئی اور اسکو عید ٹہیراتے عمر نے کہا کون سی آیت ای
کعب نے کہا اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم عمر نے کہا مین جانتا ہون جسدن مین اوتری اور جس جگہہ اوتری جمعہ کے
دن عرفے مین اوتری یہ دونو دن بحمد اللہ ہماری عید ہین رَوَاهُ ابنُ جَرِیر عمار مولی بنی ہاشم نے کہا ابن عباس نے
اس آیت کو پڑہا ایک یہودی نے کہا یہ آیت اگر ہم پر اوترتی تو ہم اوسدن کو عید ٹہیراتے ابن عباس نے کہا وہ تو دو
عیدون کے دن اوتری ہے ایک عید عرفہ دوسرے روز جمعہ رَوَاهُ ابنُ جَرِیر علی مرتضے نے کہا اوتری یہ آیت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ کہڑے تہے سہ پہر عرفہ کو رَوَاهُ ابنُ مَردَوَیه معاویہ بن ابی سفیان نے اس آیت
کو منبر پر پڑہا پہر کہا نَزَلَت فِی یَومِ عَرَفَةَ فِی یَومِ جُمُعَةٍ رَوَاهُ ابنُ جَرِیر سمرہ نے کہا اوتری یہ آیت دن عرفے
کے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم موقف مین کہڑے تہے رَوَاهُ ابنُ مَردَوَیه یہ اثر ابن عباس کے کہ پیدا ہوئے
نبی تمہارے روز دوشنبہ کو اور نکلے مکے سے روز دوشنبہ کو اور داخل ہوئے مدینہ مین روز دوشنبہ اثر غریب ہے اسکو
ابن جریر و ابن مردویہ و طبرانی نے طریق ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے اوسکی اسناد ضعیف ہے احمد کا لفظ
ابن عباس سے یہ ہے کہ پیدا ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دن دوشنبہ کے نبی ہوئے دن دوشنبہ کے

ہجرت کی مکے سے مدینے کو دن دوشنبہ کے پہونچے مدینے مین دن دوشنبہ کو وفات کی دن دوشنبہ کے اگرچہ اوس دن دوشنبہ کے مگر یہ
ذکر نہین کیا کہ سورۃ مائدہ بہی دن دوشنبے کے اوتری واللہ اعلم شاید مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ نزول اس
آیت کا دن دو عیدون کے ہوا ہے جس طرح اور یہ گذر اراوی کو اشتباہ ہوا ابن جریر نے کہا وہ دن لوگون کو
معلوم نہین ابن عباس کا لفظ یہ ہے لَيْسَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ مَعْلُوْمٍ عِنْدَ النَّاسِ کسینے کہا حجۃ الوداع مین راہ
چلتے اوتری ابو سعید خدری نے کہا دن غدیر خم کے اوترے جب حضرت علی سے کہا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ
رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اٹھارویں دن ذی الحجہ کے اوتری یعنے وقت پہرنے کے حجۃ الوداع
سے مگر یہ روایت اور وہ روایت دونون صحیح نہین ہین ٹہیک بات جس مین کسیطرح کا شک و شبہ نہ ہو وہی بات
ہے کہ دن عرفے کے روز جمعہ نازل ہوئی جس طرح کہ عمر و علی و اول ملوک اسلام معاویہ و ترجمان قرآن ابن عباس
و سمرہ بن جندب نے کہا ہے اور شعبی و قتادہ و شہر بن حوشب وغیرہ ائمہ و علما نے ذکر کیا ہے یہی قول مختار ابن جریر
و طبری ہے انتہی ابن کثیر سے تعجب ہے کہ تفسیر مین اس آیت کی بابت زمان نزول کو طول دیا مگر استنباط میں
کچہ طول نہ کیا **ف** پہر اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی کسی شے کے تناول کریگا ان محرمات مین سے محتاج ہو اور سبب
بہوکہہ کے مضطر ہو تو اللہ تعالے اوس سے تجاوز و عفو کریگا یہ قصور اسکا بخشدیگا مسند احمد و صحیح ابن حبان
مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخْصَتُهٗ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهٗ یہ لفظ
ابن حبان کا ہے احمد کا لفظ یون ہے مَنْ لَّمْ يَقْبَلْ رُخْصَةَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ جِبَالِ عَرَفَةَ اسی
لیے فقہا نے کہا ہے کہ تناول میتہ بعض احیان مین واجب ہوتا ہے جبکہ جان پر ڈر ہے اور سوا مردار کے کچہ
نہ پاوے اور کبہی مندوب ہوتا ہے اور کبہی مباح بحسب احوال کے پہر اختلاف ہے کہ بقدر سد رمق کے کہاوے
یا پیٹ بہر کر اور کچہ لیکر رکہہ چہوڑے یہ اقوال مین کتاب الاحکام مین لکہے گئے ہین اسیطرح اختلاف ہوا ہے
مین کہ مردار پاوے اور طعام غیر اور صید حالت احرام مین تو مردار کہاوے یا وہ صید اور جبکہ اوسکی لازم آتی ہے
یا وہ طعام اور اوسکے بدل کا ضامن ہوتا ہے شافعی کے دو قول ہین تناول میتہ مین یہ شرط نہین ہے کہ
تین دن تک طعام نہ پاوے تین فاقون کے بعد کہاوے جسطرح عوام وغیرہم توہم کرتے ہین بلکہ جب
اضطرار ہو جائز ہے ابو واقد لیثی نے کہا اِنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ تُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ
فَمَتٰى تَحِلُّ لَنَا بِهَا الْمَيْتَةُ فَقَالَ اِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا وَلَمْ تَغْتَبِقُوْا وَلَمْ تَحْتَفِئُوْا بَقْلًا فَشَاْنُكُمْ بِهَا یعنے
جب صبح شام کا کہانا پاس نہ ہو اور ساگ بہاجی بہی نہ ملے تو پہر تم جانو تفرد بہ احمد من ہذا الوجہ

وهو اسناد صحيح على شرط الصحيحين ورواه ابن جرير ايضا ابن عون نے کہا میرے پاس حسن کی کتاب سمرہ پائی
اوسکو پڑہا اوس میں یہ لکہا تہا ويجزي من الاضطرار غبوق او صبوح رواه ابن جرير حسن نے کہا ایک آدمی نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا متى يحل الحرام فرمایا الى متى يروى اهلك من اللبن او تجيء ميرتهم رواه ابن
جرير عروہ بن زبیر نے اپنی جدہ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد اعراب میں سے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا
فتوی چاہتا تہا اوس چیز میں جو اللہ نے اوسپر حرام کی تہی اور حلال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تجھکو طیبات
حلال ہیں تجھپر خبائث حرام ہیں مگر یہ کہ محتاج ہو تو طرف طعام کے تو کہا اوس سے اتنا کہ مستغنی ہو تو اوس نے
کہا وہ کیا فقر ہے جو مجھکو حلال ہے اور وہ کیا غنا ہے جو مجھکو اوس طعام سے غنی کرے فرمایا جب تو نے اپنے
اہل کو غبوق سے سیراب کیا تو اب اوس طعام سے جو اللہ نے تجھپر حرام کیا ہے بچ کہ وہ سب سیر ہیں اوس میں
کچہ حرام نہیں ہے رواه ابن جرير فجیع عامری نے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر کہا ہم کو مردار کتنا حلال ہے
فرمایا تمہارا کہانا کیا ہے کہا صبح وشام ایک پیالہ پینا فرمایا ذاك وابي الجوع پہر اون کے لیے مردار کو اس حال
میں حلال کردیا رواه ابو داود گویا وہ صبح وشام اتنا پاتے تہے کہ کافی نہ تہا اسلیے انکی کفایت کیواسطے
مردار کو حلال کردیا جو شخص مردار کا پیٹ بہر کہانا جائز کہتا ہے اور بقید لسد رمق نہیں کرتا یہ حدیث اوسکی
حجت ہے سمرہ نے کہا ایک آدمی مع اہل وولد حرہ میں اگرا اوترا یعنے مدینے کی پتہاری پر اوس سے ایک مرد نے
کہا میری اونٹنی کہو گئی ہے اگر تجھکو ملے پکڑ رکہنا وہ اوسکو ملی مگر مالک نہ ملا وہ اونٹنی بیمار پڑی اوسکی عورت نے
کہا اوسکو نحر کر اوس نے نمانا وہ مرگئی کہا اوسکی کہال اودہیڑ ہم چربی لینگے گوشت کہاوینگے اوس نے کہا نہیں میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہ لوں آکر پوچہا فرمایا تیرے پاس کچہ لائق گذران ہے کہا نہیں فرمایا کہاؤ اوسکا
مالک آیا اوس سے یہ حال کہا اوس نے کہا تو نے کیوں ذبح نہ کیا کہا تجہ سے شرمایا تفرد به ابو داود یہ حدیث حجت اوس
شخص کی ہے جو اکل وشبع وتزود کو زمانہ حاجت تک جائز کہتا ہے واللہ اعلم پہر یہ فرمایا کہ اکل میتہ میں متعاطی
بمعصیت خدا نہ ہو اسلیے کہ اللہ نے اوسکو اوسکے لیے مباح کیا اور دوسرے امر سے سکوت فرمایا کما قال تعالی فی سورة
البقرة فمن اضطر غير باغ ولا عاد فلا اثم عليه یہ آیت دلیل ہے اوس شخص کی جو کہتا ہے کہ عاصی اپنے سفر
میں ترخص برخص سفر نہیں ہے اسلیے کہ نیل رخص معاصی سے نہیں ہوتا ہے انتہی ف فتح البیان میں تفسیر آیات باب
کی یوں لکہی ہے کہ حرمت عليكم اشارہ ہے تفصیل محرمات میں جسکو اجمالا الا ما يتلى عليكم میں لکہا تہا حاصل
ان سب کا گیارہ چیزیں ہیں جو قبیل مطعوم سے ہیں مگر اخیر چیز پانسے ڈالنا ہے فالمیتة وہ بہیمہ ہے جو خود بخود مرجاے جسکا

اور خون بہتا اور سوّر کا کہانا حرام ہے خوک سراپا نجس ہے تخصیص گوشت کی اس لیے ہے کہ بڑا مطلب یہی اکل ہے ما اہل وہ ہے
کہ ذبح کرتے پر یا وقت ذبح کے غیر اللہ کا نام لیا جاوے اہلال کہتے ہیں غیر خدا کے نام پر پکارنیکو جیسے باسماء اللات و
العزیٰ ونحو ذلک اوسکو اللہ نے اس آیت میں حرام کردیا وبقولہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ شیخ الاسلام
ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کتاب اقتضاء الصراط المستقیم میں جب اس آیت پر کلام کیا تو کہا ظاہر آیت یہ ہے کہ جو چیز واسطے
غیر اللہ کے ذبح کی گئی خواہ اوسپر نام غیر اللہ کا لیا یا نہ لیا اور وہ لفظ کہا یا نہ کہا وہ حرام ہے اوسکی تحریم اوس
ذبیحہ کی بہی تحریم سے ظاہر تر ہے جسپر وقت ذبح نام مسیح ونحوہ کا لیا گیا ہے پہر کہا کہ جو ذبح لغیر اللہ تقرب کے واسطے
کیا ہے وہ حرام ہے گو اوسپر نام اللہ کا لیا جاوے جسطرح منافق اس امت کے کرتے ہیں منخنقہ وہ ہے جو حبس نفس
سے مر جاوے خواہ اپنے فعل سے یا کسی آدمی وغیرہ کے فعل سے فرق درمیان میتہ ومنخنقہ کے یہ ہے کہ میتہ بلا سبب کسی کے
مرا ہے اور منخنقہ بسبب حبس نفس کے موقوذہ وہ ہے جو پتہر یا لاٹہی وغیرہ کی چوٹ سے مرجاوے بغیر ذبح کے وقذ کہتے
ہیں شدت ضرب کو جس سے اعضاء ڈہیلے ہو کر موت آجاوے ابن عبد البر نے کہا اگلے پچھلے علما کا اختلاف ہے صید
بندق وحجر ومعراض میں مراد بندق سے گولہ ہے جو کمان میں رکہکر چہوڑتے ہیں معراض وہ تیر ہے جس میں
پر نہیں یا وہ عصا جس کے سر پر لوہا نہیں جس نے اوسکو وقیذ کہا وہ بغیر تذکیہ کے اوسکو جائز نہیں کہتا ابن عمر و
مالک وابوحنیفہ وثوری وشافعی سے اسیطرح مروی ہے اہل شام اس میں مخالف ہیں ابو الدرداء وفضالہ ابن عبید
ومکحول اوزاعی صید معراض کو لا باس کہتے تہے خواہ خرق ہو یا نہ ہو اصل اس باب میں حدیث عدی ابن حاتم
ہے جو پہلے گذر چکی اوسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرق وعدم خرق کا اعتبار کیا ہے سو حق یہی ہے کہ حلال
نہیں مگر وہی جو زخم سے مرا نہ وہ جو صدمے سے مرا اوسکا تذکیہ قبل موت کے ضرور ہے ورنہ وقیذ ٹہیریگا شوکانی
نے فرمایا ہے یہ بندوقیں لوہے کی جنمیں بارود وصاص بہر کر چلاتے ہیں انپر اہل علم نے بسبب تاخر حدوث کے
کچہ کلام نہیں کیا انکا رواج دنیا میں دسویں صدی میں ہوا ایک جماعت اہل علم نے مجہہ سے پوچہا کہ
بندوق کا مارا ہوا جبکہ شکاری نے اوسکو حالت حیات میں ذبح نہیں کیا ہو حلال ہے یا نہیں میں نے کہا مجہکو تو یہ
بات ظاہر ہوتی ہے کہ حلال ہے اسلیے کہ گولی چہرا بندوق کا چیر پہاڑ کر ایک جانب سے دوسری جانب کو نکل جاتا ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث عدی میں فرمایا ہے اِذَا رَمَیْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَکُلْہُ سو تحلیل صید میں
خرق کا اعتبار کیا ہے بندوق کا خرق سہم ورمح وسیف کی خرق سے بہی زائد ہوتا ہے بلکہ اوسکا عمل ہر آلہ
کے عمل پر فائق ہے تو پہر کوئی وجہ اسکی نہیں ہے کہ شکار بندوق کو صدمہ سے مرا ہوا کہیں نہ عقل میں نہ نقل میں بلکہ حد

۵ اور جس پر پکارا گیا نام سوا اللہ کا

عدی میں نزدیک احمد کے آیا ہے وَلَاتَاکُلْ مِنَ الْبُنْدُقَةِ اِلَّا مَاذَکَّیْتَ مراد بندقہ سے اسجگہہ گلولہ کمان کلہے جو
خشک مٹی کا ہوتا ہے بخاری میں ابن عمر سے آیا ہے کہ وہ مقتول بندقہ کو موقوذہ کہتے تھے سالم وقاسم ومجاہد و
ابراہیم وعطا وحسن نے بہی اوسکو مکروہ کہا ہے اسیطرح جسکو خذف سے صید کریں وہ بہی درست نہیں ہے صحیحین میں
عبد اللہ بن مغفل سے آیا ہے نَهٰی عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصِیْدُ صَیْدًا الخ اسیطرح جو پتہر غیر محدد سے مقتول
ہوا ہے اور خرق نہیں کیا وہ وقیذ ہے ہان اگر خرق ہوا ہے تو حلال ہے متردیہ وہ ہے جو کسی بلندی سے گرکر مرا ہے
سطح یا کوہ یا کسی گڑہے یا دفن یا چاہ میں گرکر مرا ہے مَا اَکَلَ السَّبُعُ سے یہ مراد ہے کہ کسی درندے نے مثل اسد ونمر
وذئب وفہد وضبع ونحوہا کے کچہ اوسمیں سے کہا لیا ہو درندہ وہ جانور ہے جسکے دانت ہون آدمی پر چوٹ کرے
ودواب پر دوڑے دانت سے چیر پہاڑ ڈالے ہان جسکو ان محرمات میں زندہ پایا اور ذبح کرلیا ہے وہ حلال ہے اور
اگر مرچکا ہے تو حرام ہے ذکاۃ کہتے ہین ذبح کرنیکو تذکیہ کہتے ہین خون بہانیکو مذبوح میں ذبح منحور میں نحر
غیر مقدور میں عقر ہوتا ہے جبکہ مقرون بذکر نام خدا وقصد تقرب الی اللہ ہو وہ آلہ جس سے ذکاۃ کیجاوے
نزدیک جمہور کے ایسا چاہیے جو رگہائے گردن کو چیر پہاڑ کر خون بہاوے سوا دانت وہڈی کے مَا ذُبِحَ عَلَی
النُّصُبِ سے مراد یہ ہے کہ مقصود اوسکے ذبح سے کوئی تہان وجگہہ ہو گو وقت ذبح اسکا نام نہ لین بلکہ تعظیم مراد
ہو عَلٰی اسجگہہ بمعنی لام ہے یہ جملہ مکرر نہیں ہے اسلیے کہ جملہ سابق سے مراد ذکر نام صنم وقت ذبح تہا اور اس سے مقصود تعظیم صنم کی بغیر ذکر نام صنم ازلام
سے مراد قداح میسر ہین تین زلم تہے ایک تہیلی میں بہر کر اوسکے اندر ہاتہہ ڈالتے جو پانسا نکلتا کہ کر یا نہ کر اس
طرح کرتے مہمل نکلتا تو پہر کیے جاتے یہانتک کہ امر یا نہی نکلے اس فعل کو استقسام اسلیے کہتے تہے کہ رزق
وفعل کو اون سے تقسیم کرتے استقسام یہی گویا طلب قسم ٹہیرا جس طرح استسقا طلب سقیا ہے حکم قداح کا تہا سب قداح
میسر دس عدد ہوتے تہے اونہیں سے قمار بازی بہی کرتے کسی نے کہا مراد نرد ہے کسی نے کہا شطرنج ہے اللہ نے
استقسام بالازلام کو حرام کیا اسلیے کہ اسکام میں تعرض ہے ساتہہ دعوے علم غیب کے اور ایک طرح کی کہانت ہے
زجاج نے کہا اسمین اور قول منجم میں کچہ فرق نہیں ہے جو یہ کہتا ہے کہ تو بسبب فلان ستارے کے باہر نہ جا اور
فلان ستارے سے جا شرح تاویلات میں اسکا انکار کیا ہے مگر بیفائدہ ہے انتہی رمال بہی پانسے ڈالکر حکم سعادت
ونحوست وامر ونہی نکالتے ہین وہ بہی داخل ہے اسی استقسام بالازلام میں مگر مفسر نے اسکا ذکر اس جگہہ نہیں
کیا اسلیے کہ خود ظاہر ہے ذٰلِکُمْ کا اشارہ یا تو طرف استقسام بالازلام کے ہے یا طرف سارے محرمات مذکورہ
کے کچہ ہو اس کام کو فسق فرمایا اسلیے کہ اگرچہ مشابہ قرعہ ہے لکن دخل ہے غیب میں اور وہ حرام ہے لقولہ تعالے

وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا اور قال تعالیٰ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ اس آیت
شریف مین وعید سخت وتہدید کرخت ہی کیونکہ فسق اشد کفر ہے یہان وہ فسق مراد نہین ہے جو باصطلاح قوم ہے
کہ ایمان وکفر کے بیچ مین ایک درجہ ہی یہ آیت اَلْيَوْمَ يَئِسَ الخ دن فتح مکے کے ہشتم رمضان سنہ نو مین اوتری یا سنہ
اٹھہ مین یا دن عرفے کے یا مراد یوم حاضر ہے نہ کوئی یوم معین یعنی اب کفار ابطال امر دین تمہارے سے مایوس و
نامراد ہوگئے آنکو یہ توقع باقی نہین رہی کہ وہ تم کو اپنے دین کیطرف پھیر لین جسطرح پہلے گمان کرتے تھے
سو تم کچہ خوف اونکی غلبہ یا ابطال دین کا نکرو وہ خوف زائل ہوگیا دین ظاہر ہوگیا تم ڈرو تو مجہہ سے ڈرو کہ مین ہر شئے
پر قادر ہون اگر تمکو فتحیاب کرونگا تو پہر تم پر کوئی بہی غالب نہین ہو سکتا ہے اور اگر مین تمکو بے مدد چہوڑ دونگا تو
سوا میرے کوئی تمہارا امددگار نہین ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ سے مراد روز جمعہ دن عرفہ بعد عصر سال حجۃ
الوداع ہے صحیحین مین عمر بن خطاب سے اسی طرح ثابت ہوا ہے اکمال سے مراد یہ ہے کہ ہمنے اس دین کو کامل کردیا
یہ محتاج اکمال کا نہین ہے سارے ادیان پر ظاہر ہے اسکی احکام حلال و حرام و مشتبہ و فرائض و سنن وحدود و
آداب سب محکم ہین جنپر کتاب و سنت متضمن و شامل ہین فائدہ تقدیم لفظ لکم کا مخفی نہین ہے جمہور نے کہا مراد
اکمال سے اسجگہہ ملتظم فرائض وتحلیل وتحریم ہے اوسکی بعد بہت قرآن اوترا جیسے آیت ربا و آیت کلالہ ونحو ہما بعض
نے کہا نہ حلال اوترا نہ فرائض سعید بن جبیر وقتادہ نے کہا اکمال کے یہ معنی ہین کہ تمہارے ساتھ کسی مشرک نے حج
نہ کیا حضرت اور سب مسلمانون کو موسم خالی ملا بعضے کہا اکمال یہ ہے کہ یہ دین نہ کبھی زائل ہوگا نہ منسوخ بلکہ
آخر دہر تک باقی رہیگا کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ تم ہر نبی و ہر کتاب پر ایمان لائے یہ بات سوا اس امت کے کسی کو
حاصل نہ ہوئی ابن انباری نے کہا یعنے آج کے دن ہمنے شرائع اسلام کو کامل کردیا بغیر نقصان کے جو پہلے اس
سے تہا شوکانی نے فرمایا ہے یہ سب اقوال ضعیف ہین نہین معنے اکمال کے مگر وافی کافی ہونا نصوص کا واسطے
شرع محتاج الیہ کے یا بطور نص کے ہر ہر فرد پر یا بطور مندرج ہونے ہر محتاج الیہ کے نیچے عمومات شاملہ کے کریمہ مَا
فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ وآیہ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ اسی کی موید ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ثابت ہوا ہے کہ آپنے فرمایا تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا کتاب عزیز کی آیتین نص ہین اکمال دین پر اور
مفید ہین اسی مطلب کو اور اسی دلالت کی تصحیح کرتی ہین اسی برہان کے موید ہین یہ آیت کافی ہے واسطے دفع رائے
کے اور اس بات کے کہ رائے دین نہین ہے کیونکہ جب اللہ نے اپنا دین قبل قبض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
کامل کردیا تو یہ رائے جسکو اہل رائے نے نکالا ہے بعد اکمال دین کے کیا چیز ہوگی اسلیے کہ اگر یہ رائے دین مین ہے

مطابق اعتقاد اہل رائے تو دین ہنوز غیر کامل ہے جبتک کہ ان کی رائے اس مین شامل نہ ہو اور یہ رد ہے قرآن کا اور اگر
دین مین سے نہین ہے تو پہر اوس مین مشغول ہونے سے کیا فائدہ ہے کیون کہ جو امر
دین مین سے نہین ہے وہ مردود ہے بنص سنت مطہرہ جس طرح صحیح مین ثابت
ہو چکا ہے یہ وہ حجت قاہرہ و دلیل روشن ہے جسکو اہل رائے کسیطرح اٹھا نہین سکتے اس آیت کریمہ سے حجج وجوہ
اہل رائے کو سست کر دینا چاہیے اللہ نے ہم کو اپنی کتاب محکم مین خبر دی ہے کہ ہم نے دین کو کامل کر دیا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات نہین پائی مگر بعد اس خبر کے جو اللہ نے ہمکو دی ہے سو اب اگر کوئی شخص اپنے
جی سے کچھ لا کر کہیگا کہ یہ دین ہے تو ہم اوس سے یہ بات کہینگے کہ اللہ تعالی تجھسے زیادہ سچا ہے وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا تو جا ہمکو تیری رائے کی کچھ حاجت نہین ہے افسوس ہے کہ مقلدین نے اس آیت کو اچھی طرح نہ سمجھا
بوجھا اگر سمجھ لیتے تو خود بھی راحت پاتے ہمکو بھی راحت دیتے ہمکو کتاب محکم مین یہ خبر بھی دی ہے کہ قرآن شریف
محیط ہر شئی ہے مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ وقال تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً پہر یہ حکم دیا کہ سب بندے
حکم کتاب پر چلین فرمایا وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ وقال لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ وقال اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ وقال وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ
اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ دوسری آیت مین هُمُ الظّٰلِمُوْنَ تیسری آیت مین هُمُ الْفٰسِقُوْنَ فرمایا ہے پہر
اوسی کتاب محکم مین یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ جو چیز رسول لائے ہین اوسکی پیروی ہو مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا
نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یہ آیت شریفہ اعم آیات قرآن اور ابین نصوص فرقان ہے مقدسہ اخذ سنت مطہرہ
کے وقال تعالی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ یہ آیت قرآن پاک مین کئی جگہہ آئی ہے وقال اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وقال لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ بہت سا استدلال وجوب طاعت خدا و رسول پر اس جگہہ کچھ ضرور نہین کیونکہ کوئی
مسلمان اس بات مین مخالف نہین ہے اگر کوئی اس امر کا منکر ہوگا تو پہر وہ گروہ اہل اسلام سے خارج ہے
ان آیات بینات کا اس جگہہ لانا اسی مطلب سے ہوا ہے کہ مقلدون کے دل جو پتہر ہو گئے ہین نرم پڑین اسلیے
کہ وجوب اس طاعت کا اگرچہ ہر مسلمان کو معلوم ہے لکن کبھی انسان کو قوارع فرقانیہ و زواجر محمدیہ سے
ذہول ہو جاتا ہے پہر وہ بات کسی کے یاد دلانے سے یاد آجاتی ہے خصوصًا وہ شخص جسکا نشو و نما تقلید پر
ہوا ہے اور اوس نے اپنے اسلاف کو اسی حالت پر ثابت قدم پایا ہے اوسکے دل مین یہی بات پڑی

نہین ہے مالک سے کہا ہیجنا مٹی کا جسکو لوگ کہاتے ہین کیا ہی کہا لَیْسَ ھُوَ مِنَ الطَّیِّبَاتِ پہر اللہ نے سدہائی ہوئی کتے
وباز کا شکار حلال کیا یہی مذہب ہے جمہور صحابہ وتابعین وائمہ دین کا علی بن ابی طلحہ بہی اسی کے قائل ہین ابن عباس
کہتے ہین مراد جوارح مکلبین سے سگ معلم وبازی وہر طائر شکار آموختہ ہے حسن نے کہا باز وصقر جوارح مین سے ہین
اسیطرح علی بن حسین سے بہی مروی ہے مگر مجاہد وسعید بن جبیر وضحاک وسدی نے صید طیر کو مکروہ کہا ہے
بدلیل لفظ جوارح مکلبین جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جیسے شکار سگ معلم حلال ہے اسیطرح شکار پرندہ کیونکہ طیر اپنے
پنجون سے زخمی کرتا ہے دونون مین کچہ فرق نہین ہے یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ وغیرہم کا اسی کو ابن جریر نے اختیار
کیا ہے بدلیل حدیث عدی بن حاتم کہ مینے حضرت سے صید بازی کو پوچہا فرمایا مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَکُلْ امام احمد نے
صید سگ سیاہ کو مستثنی کیا ہے اسلیے کہ قتل کرنا اوسکا نزدیک اونکے واجب ہے پالنا اوسکا حلال نہین مسلم مین
ابی ہریرہ سے مرفوعا آیا ہے کہ کالا کتا شیطان ہے دوسری حدیث کا لفظ یون ہے اُقْتُلُوْا مِنْھَا کُلَّ اَسْوَدَ بَھِیْمٍ شکاری
حیوانات کا نام جوارح اسلیے رکہا ہے کہ جرح کہتے ہین کسب کو عرب کا محاورہ ہے فُلَانٌ جَرَحَ اَھْلَہٗ خَیْرًا
اَیْ کَسَبَھُمْ خَیْرًا وَفُلَانٌ لَا جَارِحَ لَہٗ اَیْ لَا کَاسِبَ قال تعالی وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّھَارِ اَیْ مَا کَسَبْتُمْ
(اور جانتا ہے جو کما چکے ہیں اون کو ١٢)
مِنْ خَیْرٍ وَّشَرٍّ ابورافع مولی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت نے حکم دیا قتل کلاب کا کتے مارے
گئے لوگون نے آکر کہا ہم کو اس امت مین سے کیا حلال ہے حضرت نے سکوت فرمایا اوسپر یہ آیت
اوتری حضرت نے فرمایا اِذَا اَرْسَلَ الرَّجُلُ کَلْبَہٗ وَسَمّٰی فَاَمْسَکَ عَلَیْہِ فَلْیَاْکُلْ مَا لَمْ یَاْکُلْ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ
ابن جریر کا لفظ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام آئے اذن چاہا حضرت نے اذن دیا وہ اندر نہ آئے کہا ہم اوس گہر مین
نہین جاتے جس مین کتا ہوتا ہے پہر ابورافع کو حکم دیا کہ جتنے کتے مدینے مین ہین سب کو مار ڈالو چنانچہ مار ڈالا
پہر لوگون نے حضرت سے پوچہا مَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الَّتِیْ اَمَرْتَ بِقَتْلِھَا حضرت خاموش رہے اوسپر یہ آیت
آئی وَرَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عکرمہ نے کہا حضرت نے ابورافع کو بہیجا کہ کتون کو قتل کرو جب عوالی تک پہونچے
عاصم بن عدی وسعید بن خثیمہ وعویمر بن ساعدہ نے آکر کہا مَاذَا اُحِلَّ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ یعنی یہ تو حرام ہوئے اب ہمارے
لیے حلال کیا ہے اوسوقت یہ آیت اوتری رَوَاہُ الْحَاکِمُ محمد بن قرظی نے کہا کہ یہ آیت قتل کلاب مین نازل ہوئی
ہے لفظ جوارح دلیل ہے اسبات پر کہ جب صید صدمہ یا چنگل یا ناخن سے مقتول ہو تو حلال نہین یہی قول ہے
شافعی وایک گروہ علما کا اسی لیے یہ فرمایا کہ تم سکہاتے ہو اون کو جو اللہ نے تم کو سکہایا ہے یعنی جب اسکو
ارسال کرین تو مرسل ہو جب اوسکو رد کرین تو وہ رک جاوے جب شکار پکڑے تو روک رکہے آپ نہ کہاوے

سو جب جارح معلم ہوگا اور شکار کو واسطے صیاد کے روک رکھیگا اور وقت ارسال کے اللہ کا نام اوسپر لیا جائیگا تو وہ
حلال ہے گو صید کو قتل کرے بالاجماع سنت صحیحہ مین بھی مطابق آیت باب کے آیا ہے صحیحین مین عدی بن حاتم سے
مروی ہی کہ مین نے کہا ای رسول خدا مین کلاب معلمہ کو چھوڑتا ہون اللہ کا نام لیکر فرمایا جب تو اس طرح چھوڑے تو اون کے
روکے ہوے کو کہا مین نے کہا اگرچہ وہ اوس صید کو قتل کرین فرمایا ہان جبتک کہ کوئی اور کتا شریک ہو اس لیے کہ تو نے
نام اللہ کا اپنے کتے پر لیا ہے نہ غیر کے کتے پر الحدیث یہی حدیث دلیل ہے جمہور کی مذہب صحیح شافعی بھی یہی ہے ایک
گروہ سلف نے کہا کہ مطلقاً حرام نہیں اس باب مین ابن کثیر نے آثار نقل کیے ہین سلمان سعد بن ابی وقاص ابو ہریرہ
وابن عمر وغیرہم سے زہری ومالک کا بھی یہی قول ہے کہ جسکو روکا خواہ کہایا یا نہ کہایا وہ حلال ہے بلکہ ابوداؤد کی
نزدیک حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور حدیث ابی ثعلبہ مین باسناد جید آیا ہے فَکُلْ وَاِنْ اَکَلَ مِنْہُ
عدی کا لفظ یہ ہے قُلْتُ وَاِنْ اَکَلَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ یہ آثار و اخبار دلیل ہین اس بات پر کہ گو کتا شکار
مین سے کچھ کہا لی تب بھی کہانا اوسکا مغتفر ہے یہی آثار حجت ہین اوس شخص کے جو قائل عدم تحریم صید باکل کلب ہے
ایک گروہ نے توسط اختیار کیا کہا اگر بعد امساک کہایا ہے تو حرام ہے بدلیل حدیث عدی بن حاتم فَاِنْ اَکَلَ فَلَا
تَاْکُلْ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّکُوْنَ اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ اور اگر بعد امساک منتظر صاحب رہا اور اوسکو دیر لگی اور کتے نے
بسبب بھوک کے کچھ کہا لیا تو موثر تحریم مین نہین ہے حدیث ابو ثعلبہ کو اوسپر محمول کیا ہے ابن کثیر کہتے ہین ہٰذَا
تَفْرِیْقٌ حَسَنٌ وَّجَمْعٌ بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحٌ استاذ ابوالمعالی جوینی نے کتاب نہایہ مین تمنا کی ہے کہ کوئی مفصل
اس تفصیل کو ادا کرتا سو وہ تمنا انکی اللہ نے محقق کردی ایک طائفہ نے اس تفریق کو مانا ہے جو تہا قول تفرقہ
ہے درمیان اکل کلب کے بدلیل حدیث عدی اور درمیان اکل صقور کے کہ وہ حرام نہین اسلیے کہ قابل تعلیم نہین
ہے مگر ساتہہ اکل کے کیونکہ حدیث طویل عدی بن حاتم مین یہ شرط آئی ہے کہ کتا نہ کہاوے اور بازون مین یہ
شرط مذکور نہین ہوئی یہ دلیل ہے تفرقہ پر واللہ اعلم **ف** پہر فرمایا کہاؤ اوس مین سے جو رکہہ چھوڑین واسطے
تمہارے اور نام لو اللہ کا اوسپر یعنے وقت ارسال کے جسطرح حضرت نے عدی سے کہا تہا اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ الْمُعَلَّمَ
وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ اور حدیث ابی ثعلبہ مین آیا ہے اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَ
اِذَا رَمَیْتَ بِسَہْمِکَ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ اسیلیے امام احمد وغیرہ ائمہ نے تسمیہ کو وقت ارسال کلب رمی سہم شرط
کیا ہے بدلیل آیت باب و حدیث مذکور مشہور نزدیک جمہور کے یہ ہے کہ مراد اس آیت سے امر بتسمیہ ہے وقت
ارسال کے جسطرح سدی وغیرہ نے کہا ہے ابن عباس نے کہا جب تو اپنے جارح کو چھوڑے تو بسم اللہ کہہ اور

اگر تو بہول گیا ہے تو کچہ حرج نہین ہے بعض نے کہا مراد تسمیہ سے وقت اکل کے ہے جسطرح صحیحین مین عمر بن ابی سلمہ سے آیا ہے
کہ سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک بخاری مین عائشہ سے مروی ہے کہ صحابہ نے کہا ای رسول خدا ایک قوم تازہ
عہد بکفر ہمارے پاس گوشت لاتی ہے ہم نہین جانتے کہ اوسپر نام اللہ کا لیا ہے یا نہین فرمایا تم اللہ کا نام لو
اور کہاؤ حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے مرفوعا آیا ہے اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنْ نَسِیَ
اسْمَ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ بِاسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن
صحیح ہے اس باب مین اور بہت حدیثین آئی ہین ف فتح البیان مین نیچے آیت باب کے لکہا ہے کہ طیبات وہ
ہین جنکا کہانا لذیذ معلوم ہوا صحاب طبائع سلیمہ اوسکو پاکیزہ جانین خواہ اوس جنس سے ہو جسکو اللہ نے حلال کیا
ہے خواہ اوس جنس سے ہو جس مین کوئی نص کتاب وسنت یا اجماع وقیاس کی نہین آئی ہے یا مراد حلال
چیز ہے یا وہ ذبائح جنپر نام خدا لیا گیا ہے لکن یہ تخصیص عام بغیر مخصص ہے سبب نزول وسیاق عبارت دونو
صالح اس مراد کے نہین ہین اعتبار استطابت واستلذاذ مین اہل مروت واخلاق جمیلہ عرب کا ہے کیونکہ
اعراب سارے حیوانات کا کہانا پسند کرتے ہین سو انکا اعتبار نہین بدلیل وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ خبیث ہرگز
مستطاب نہین ہوتا یہ آیت کریمہ نص ہے بمقدمہ حلت وحرمت اطعمہ کے لکلبیہ کہتے ہین تعلیم کو جلالین مین جو معنی
ارسال کہا ہے اوسکی مستند دیکہنا چاہیے قید مکلبین واسطے مبالغے کے ہے اس لیے کہ سکلب وسی
کلب کو کہین گے جو اپنے علم مین نحریر وماہر کبیر ہوگا جمع بین الحدیثین جو اوپر گذری ہے بہتر ہے مگر اکثر اہل
علم طرف ترجیح کے گئے ہین اسلیے کہ جمع مذکور مین ایک طرح کا بعد ہے شوکانی نے اس بحث کو شرح
منتقے مین اچہی طرح پر لکہا ہے اسیطرح مراد تسمیہ سے تسمیہ وقت اکل کے بعید ہے بلکہ مراد تسمیہ وقت
ارسال کے ہے اگرچہ قرطبی نے قول اول کو اظہر کہا ہے مگر بات یہ ہے کہ تسمیہ وقت ارسال کلب ومی سہم کے
ایک مسئلہ ہے اور مشروعیت تسمیہ کی وقت اکل کے دوسرا حکم ہے پہر کسی نے تسمیے کو شرط کہا ہے کسی نے سنت
بتایا ہے کسی نے کہا ذاکر پر شرط ہے نہ ناسی پر یہی قول ارجح واقوی ہے اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ط وَطَعَامُ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ ص وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ ز وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ط
وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ ز وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ع آج حلال ہوئین تم کو سب چیزین
ستہری اور کتاب والون کا کہانا تمکو حلال ہے اور تمہارا کہانا انکو حلال ہے اور قید والی عورتین مسلمان

اور قید والی عورتین پہلے کتاب والون کی جب دو انکو مہر اونکے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو اور نہ چہپی آشنائی
کرنیکو اور جو کوئی منکر ہوا ایمان سے اوسکی محنت ضائع ہوئی آخرت مین وہ ہارنیوالون مین ہے **ف** فرمایا آج تم کو ستہری
چیزین حلال ہوئین یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کیوقت مین یہ سب حلال تہین جب توریت نازل ہوئی تو یہود
کی سزا مین اکثر چیزین منع ہوئین اور انجیل مین حلال و حرام بیان نہ ہوا اب قرآن مین وہی دین ابراہیم کے موافق
سب حلال ہوئین اور فرمایا کہ کتاب والون کا کہانا حلال ہے یعنی انکا ذبح اور جو ذبح کی شرط فرمائی کہ اللہ کا
نام ذکر ہو اور غیر کی تعظیم نہ ہو بیان اور شروط ذکر فرمائی کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب یعنی یہود
و نصاری اور کسی دین و مذہب والی کا ذبح حلال نہین اگرچہ نام اللہ کا لے اوسکا لینا معتبر نہین اور فرمادیا کہ اسی
طرح مسلمان کو عورت نکاح کرنی انکی حلال ہے اور رون کی نہین سو جن شرطون سے آپس مین نکاح درست
ہے اوسیطرح انکا درست ہے پہر اہل کتاب کو کفار سے دو حکم مین مخصوص کیا یہ فقط دنیا مین ہے آخرت مین ہر
کافر خراب ہے اگر عمل نیک بہی کرے تو قبول نہین انتہے **ف** اللہ پاک نے پہلے ذکر خبائث محرمات کا کیا پہر طیبات
حلال کا اب ذکر ذبائح اہل کتابین کا فرمایا ابن عباس ابوامامہ مجاہد سعید بن جبیر عکرمہ عطا حسن مکحول ابراہیم نخعی
سدی مقاتل بن حیان نے کہا مراد طعام سے اس جگہہ ذبائح یہود و نصاری ہین یہ امر درمیان علما کے
مجمع علیہ ہے کہ ذبائح اہل کتابین واسطے مسلمین کے حلال ہین اسلیے کہ وہ معتقد تحریم ذبح لغیر اللہ ہین اپنے ذبائح
پر نام نہین لیتے مگر اللہ کا اگرچہ حق مین اللہ کے ایسا اعتقاد رکہتے ہین جس سے اللہ پاک و منزہ ہے صحیح مین عبداللہ
بن مغفل سے آیا ہے کہ اونہون نے دن خیبر کے ایک جراب شحم بغل مین دابکر کہا یہ مین کسیکو نہ دونگا پہر کر دیکہا تو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تہے فقہانے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ تناول کرنا اطعمہ
محتاج الیہا و نحوہا کا مال غنیمت سے قبل قسمت کے جائز ہے سو یہ استدلال بہی ظاہر ہے اسکے سوا یہ استدلال بہی
فقہا حنفیہ و شافعیہ و حنابلہ نے اصحاب مالک پر کیا ہے کہ تم کس طرح کہانے سے اوس چیز کے منع کرتے ہو
جسکو یہود اپنے ذبائح مین سے حرام اعتقاد کرتے ہین جیسے چربی وغیرہ جو اونپر حرام تہی کیونکہ مالکیہ کہانا اوسکا مسلمانون
کو جائز نہین کہتے لقولہ تعالی وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ اسوجہ سے کہ یہ کچہہ انکا طعام نہین ہے
جمہور کی دلیل اونپر یہی حدیث ہے مگر اوس مین نظر ہے اس لیے کہ قضیہ عین ہے احتمال ہے کہ وہ شحم ہو جسکو وہ
حلال جانتے ہین جیسے شحم ظہر و حوایا و نحوہما واللہ اعلم مگر اس سے زیادہ اجود دلالت مین وہ حدیث ہے جو صحیح
مین آئی ہے کہ اہل خیبر نے ایک گوسفند بریان حضرت ص کو تحفے مین بہیجی اوسکا دست زہر آلود تہا حضرت

کو گوشت گوسپند تھا اوس میں سے کچھ نوچ کر کھایا تھا کہ ذراع یعنی دست گوسفند نے خبر دی کہ میں مسموم ہوں اوس کو
پھینکدیا اوس زہر کا اثر آپ کے ثنایا و ابہر مین باقی رہا حضرت کے ہمراہ اوسکو بشر بن براء نے بھی کھایا تھا وہ مر گئے
وہ یہودیہ جس نے زہر ملایا تھا ماری گئی اوسکا نام زینب تھا وجہ دلالت یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت
کے کھانے کا قصد کیا تھا مع ہمراہیوں کے یہ نہ پوچھا کہ جو چیزیں تمہارے اعتقاد مین حرام ہے جیسے شحم وہ تم نے
اوس مین سے جدا کر لی ہے یا نہین دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک یہودی نے حضرت صلعم کی ضیافت کی جو کی
روٹی اور بسا ہوا گوشت کھلایا مکحول نے کہا اللہ نے یہ آیت اتاری وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
(اور جسمین سے نہ کھاؤ جسپر نام نہ لیا اللہ کا ۱۲)
پیر اللہ نے مسلمانوں پر رحم فرما کر یہ حکم منسوخ کیا آیت باب اوسکی ناسخ ہے طعام اہل کتاب کو حلال کر دیا اس
قول مکحول مین نظر ہے اس لیے کہ اباحت طعام اہل کتاب سے اباحت اکل مالم یذکر اسم اللہ علیہ لازم نہین آتی
ہے کیونکہ وہ تو اپنے ذبائح پر اللہ کا نام لیا کرتے تھے بخلاف سامرہ و صابیہ و متمسکین دین ابراہیم و شیث
وغیرہ انبیا علیہم السلام کے ایک قول اہل علم پر اور نصاری عرب کے جیسے بنی تغلب و تنوخ و بہرا و جذام و
لخم و عاملہ و نحوہم کے کہ انکے ذبائح نزدیک جمہور کے ماکول نہین ہین علی مرتضے نے کہا ذبائح بنی تغلب نہ
کھاؤ انکا تمسک ساتھ نصرانیت کے اسیقدر ہے کہ یہ شراب پیتے ہین یہی قول ہے بہت سے سلف و خلف
کا سعید بن مسیب و حسن نے کہا ذبیحہ بنی تغلب کا کھانا لا باس ہے رہے مجوس سو اگرچہ اونسے بطور تبعیت الحاق
اہل کتاب جزیہ لیا جاتا ہے لیکن اونکے ذبائح ماکول انکی عورتین منکوح نہین ہین بخلاف ابی ثور و ابراہیم
بن خالد کلبی شافعی کے جب یہ بات ابو ثور سے مشتہر ہوئی تو فقہا نے انکار کیا یہانتک کہ امام احمد نے فرمایا
اَبُو ثَوْرٍ كَاسْمِهٖ یعنے اس مسئلہ مین وہ گاؤدم مین گویا تمسک اون کا عموم حدیث مرسل سے ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ لیکن یہ حدیث اس لفظ سے ثابت نہین ہوئی بخاری کا لفظ عبد الرحمن
بن عوف سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا ہے مجوس ہجر سے اور اگر مان لین کہ یہ حدیث صحیح ہے
تو بھی یہ عموم مخصوص ٹھہریگا ساتھ مفہوم اس آیہ کے وَطَعَامُ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ کیونکہ مفہوم
مخالف اس آیت شریف کا یہ ہے کہ طعام غیر اہل کتاب حلال نہین کسی دین کے کیون نہ ہون پھر فرمایا کہ تمہارا
طعام انکو حلال ہے مراد طعام سے ذبائح ہین یعنے اگر تم انکو اپنا ذبیحہ کھلاؤ تو درست ہے یہ کچھ خبر اوس حکم کی
نہین ہے جو انکے پاس ہے مگر یہ خبر ہو اس بات سے کہ انکو حکم ہے کھانے ہر طعام کا جسپر اللہ کا نام
لیا گیا ہے خواہ اون کے ملت کے ہون یا غیر ملت کے لیکن قول اول اظہر ہے معنی مین یعنے تم چاہو

تو ان کو اپنا ذبیحہ کہلاؤ جس طرح تم اُن کا ذبیحہ کہاتے ہو یہ بات ایک طرح کی مکافات و مجازات ہے جس طرح کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا عبداللہ بن ابی ابن سلول کو وقت موت و دفن مرحمت فرمایا اسلیے کہ اوس نے
کپڑا اپنا عباس کو وقت قدوم مدینہ کے دیا تہا حضرت نے اوسکا عوض اُسوقت دیا فاتک یہ ایک رہی حدیث
لا یاکل طعامک الا تقی سو محمول ہے ندب و استحباب پر واللہ اعلم **ف** محصنات اہل کتاب سے مراد زنان آزاد
ہین نہ کنیز مجاہد کا لفظ یون ہی ہے یا حرہ سے مراد عفیفہ ہو جس طرح دوسرا لفظ اُنکا ہے یہی قول ہے جمہور کا
اور یہی اشبہ ہے تاکہ یہ بات نہو کہ ذمیہ ہو کر غیر عفیفہ بہی ہو تو بالکل بات خراب ہوئی اور شوہر کی وہ مثل ٹہیری
کہ حشفا و سوء کیلة ظاہر آیت سے یہی ہے کہ مراد محصنات سے عفائف ہین جس طرح دوسری آیت مین فرمایا ہے
مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ پہر مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ لفظ محصنات عام ہے
ہر کتابیہ عفیفہ کو حرہ ہو یا کنیز یا نہین ایک گروہ سلف کا جو محصنہ کے معنے عفیفہ کہتا ہے اسطرف گیا ہے
کہ عام ہے مذہب شافعی کا یہ ہے کہ مراد اہل کتاب سے اسجگہہ اسرائیلیات ہین کسینے کہا مراد ذمیات ہین حربیات
نہ ہون لقولہ تعالی قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ عبداللہ بن عمر نصرانیہ سے نکاح کرنیکو اچہا نہ
جانتے تہے کہتے تہے اس سے بڑہکر اور کیا شرک ہوگا کہ وہ کہتی ہے رب اسکا عیسے ہے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ الآیة ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اوتری لوگ رُک گئے پہر یہ آیت آئی والمحصنات
الخ اُسوقت لوگون نے نسا اہل کتاب سے نکاح کرنا شروع کیا ایک جماعت صحابہ نے نساء نصاری سے تزوج کیا اور
کچہ ڈر نہ مانا بدلیل اسی آیت باب کے اور اس آیت کو مخصص ٹہیرایا آیت سورہ بقرہ کا یہ جب ہے کہ کتابیات کو داخل
عموم آیت کہین ورنہ درمیان دونون آیتون کے کوئی معارضہ نہین ہے اسلیے کہ ذکر اہل کتاب کا مشرکین
سے کئی جگہہ علیحدہ آیا ہے کقولہ تعالی لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى
تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ وکقولہ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا الآیة
ف اجور سے مراد مہور ہین یعنی جس طرح وہ محصنات عفائف ہین اسیطرح تم بہی اونکے مہر بخوشی خاطر
دو جابر بن عبداللہ و عامر و شعبی و ابراہیم نخعی و حسن بصری نے فتوی دیا ہے اس بات کا کہ جب کوئی مرد کسی
عورت سے نکاح کرے اور وہ قبل دخول کے زنا کرے تو درمیان دونون کے تفریق کرا دی جاوے اور مہر جو دیا
ہو پہیر دلا دیا جاوے رواہ ابن جریر پہر اللہ پاک نے جس طرح احصان یعنی عفت زنا سے عورتون مین شرط
کی تہی اوسیطرح مردون مین بہی شرط کی ہے یعنی یہ چاہیے کہ مرد محصن عفیف ہو اسی لیے یہ فرمایا کہ

تم کو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر مین یا ایک شخص تم مین آیا ہے جا ضرور سے یا لگو ہو عورتون
سے پہر نہ پاؤ پانی تو قصد کرو زمین پاک کا اور ملو اپنے منہ اور ہاتہہ وہان سے اللہ نہین چاہتا کہ تمپر کچہ مشکل رکہے لیکن
چاہتا ہے کہ تمکو پاک کرے اور اپنا احسان پورا کیا چاہے تمپر کہ شاید تم احسان مانو ف بہت سے مفسرون نے
کہا ہے کہ مراد اوٹہنے سے طرف نماز کے یہ ہے کہ تم بے وضو ہو اور بعضون نے کہا نیند سے اوٹہو دونو معنے قریب ہین
بعضون نے کہا بلکہ معنے آیت کے عام ہین آیت حکم کرتی ہے وضو کرنیکا وقت قیام الی الصلوٰۃ کے لیکن یہ وضو حق مین
محدث کو واجب ہے اور حق مین متطہر کے سنت و مستحب ہے بعضے کہا حکم وجوب وضو کا واسطے ہر نماز کے ابتدائے اسلام
مین تہا پہر منسوخ ہو گیا حدیث بریدہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تہے واسطے ہر نماز کے جب دن
فتح مکہ کا آیا وضو کرکے دونون موزون پر مسح کیا ایک ہی وضو سے کئی نمازین پڑہین عمر نے کہا ای رسول خدا تم نے وہ
کام کیا جو کبہی نہ کرتے تہے فرمایا مینے عمدًا یہ کام کیا رواہ احمد ومسلم واہل السنن ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن
صحیح ہے فضل بن مبشر کہتے ہین مین نے جابر بن عبداللہ کو دیکہا کہ کئی نمازین ایک وضو سے پڑہتے تہے جب بول
کرتے یا حدث تو وضو کرتے اور بچے ہوئے پانی سے موزون پر مسح کرتے مین نے کہا تم یہ کام اپنی راے سے کرتے ہو کہا
نہین بلکہ حضرت کو مین نے دیکہا کہ اسی طرح کرتے تہے رواہ ابن جریر وابن ماجہ ابن عمر ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتے
مرتے دم تک انکو اس بات پر قوت تہی ابن عمر کے اس فعل و اتباع مین دلیل ہے استحباب پر یہی مذہب جمہور کا ہے
ابن سیرین نے کہا خلفا ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے تہے علی مرتضے آیت باب کو پڑہتے تہے علی وعمر نے ایک
ملکا وضو کیا پہر کہا یہ وضو اسکا ہے جو محدث نہین اسکی سند صحیح ہے یہ قول ابن مسیب کا کہ وضو بغیر حدث عدا
ہے قول غریب ہے محمول ہے اس بات پر کہ کوئی معتقد اسکے وجوب کا ہو ورنہ مشروعیت استحباب سے حدیث دلیل
ہے اوسپر انس بن مالک نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتے عمرو بن عامر انصاری
نے کہا مین نے پوچہا تم کیا کرتے تہے کہا ہم ساری نمازین ایک وضو سے پڑہتے تہے جبتک حدث نہ ہوتا رواہ
احمد والبخاری واہل السنن ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جس نے وضو کیا طہر پر لکہی گئین اوسکے لیے دس
نیکیان رواہ ابن جریر وابوداود وابن ماجہ ترمذی نے کہا اسکی اسناد ضعیف ہے ابن جریر نے
کہا ایک قوم کا یہ قول ہے کہ یہ آیت طرف سے اللہ کے واسطے اعلام اسبابت کے اوتری ہے کہ وضو واجب نہین
ہے مگر وقت قیام الی الصلوٰۃ کے نہ واسطے اور اعمال کے کیونکہ حضرت کو جب حدث ہوتا ساری اعمال سے
رک جاتے یہانتک کہ وضو کرتے علقمہ بن وقاص نے کہا حضرت جب ارادہ بول کا کرتے ہم اون سے بات

کہتے وہ ہم سے بات نہ کرتے ہم سلام کرتے وہ ہمکو جواب نہ دیتے یہانتک کہ یہ آیت اوتری رواہ ابن ابی حاتم وہو حدیث
غریب جداً اوسکی سند مین جابر بن یزید جعفی ضعیف ہے ابن عباس نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جای ضرور سے
آئے آپکے سامنے کہانا رکہا ہمنے کہا وضو کا پانی لائین فرمایا انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ
رواہ ابوداود و ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے مسلم کا لفظ ابن عباس سے یون ہے کہ ہم پاس حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے تہے خلا کو جا کر آئے کہانا لایا گیا کہا ای رسول خدا آپ وضو نہین کرتے فرمایا لم اصلی فاتوضأ **ف**
ایک گروہ اہل علم نے لفظ فاغسلوا وجوہکم سے استدلال کیا ہے وجوب نیت پر وضو مین صحیحین مین آیا ہے
الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی سونہہ دہونے سے پہلے اللہ کا نام لینا مستحب ہے ایک جماعت صحابہ سے
مرفوعاً آیا ہے لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ برتن مین ہاتہہ ڈالنے سے پہلے دونون کف دست کا دہونا
مستحب ہے اور جب خواب سے اوٹہے تو متاکد تر ہے صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے جب کوئی تم مین نیند
سے جاگے تو برتن مین ہاتہہ نڈالے قبل غسل کے تم مین کسی کو کیا معلوم ہے کہ اوسکا ہاتہہ کہان سویا سونہہ
کی حد نزدیک فقہا کے مابین منابت موی سر ہے صلع وغمم کا اعتبار نہین انتہا طولاً لحیین و ذقن تک
ہے اور عرضاً کان سے کان تک نزعتین و تحدیف مین خلاف ہے کہ سر مین داخل ہے یا وجہ مین اور وہ داڑہی
جو محل فرض سے مسترسل ہے اوس مین دو قول ہین ایک یہ کہ پہنچانا پانی کا اوسپر واجب ہے اس لیے کہ روبرو
ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلاً مغطیاً لحیتہ فقال اکشفہا
فان اللحیۃ من الوجہ یعنے حضرت نے ایک آدمی کو دیکہا کہ داڑہی چہپائے ہوئے ہے فرمایا اوسکو کہولدے کہ
داڑہی سونہہ مین سے ہے مجاہد نے کہا ہی من الوجہ بچے کی جب داڑہی نکلتی ہے عرب کہتے ہین طلع
وجہہ متوضی کو خلال کرنا لحیہ کا مستحب ہے جب کہ کثیف ہو یعنی گہنی عامر بن شقیق نے دیکہا کہ عثمان
رضی اللہ عنہ نے اپنی داڑہی مین تین بار خلال کیا پہر کہا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فعل الذی رأیتمونی فعلت رواہ احمد وابن ماجۃ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے بخاری
نے بہی اوسکو حسن کہا ہے انس بن مالک کا لفظ یہ ہے حضرت جب وضو کرتے ایک چلو پانی لیکر نیچے ٹہوڑی
کے داخل کرکے خلال لحیہ کرتے اور فرماتے ہکذا امرنی ربی عز وجل تفرد بہ ابوداود یہ روایت انس
سے کئی طرح پر آئی ہے بیہقی نے کہا تخلیل لحیہ مین عمار و عائشہ و ام سلمہ علی وغیرہ سے روایات آئی ہین حضرت
ترک مین ابن عمر حسن بن علی نخعی و ایک جماعت تابعین سے مروی ہے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح

پر صحاح وغیرہ مین ثابت ہوا ہے کہ وضو مین مضمضہ واستنشاق کرتے تھے ائمہ کا اختلاف ہے کہ یہ دونو امر وضو وغسل
مین واجب ہین یا مستحب امام احمد قائل وجوب ہین مالک وشافعی قائل استحباب مین بدلیل حدیث رفاعہ زرقی کہ حضرت
نے اسی سے کہا توضأ کما امرک اللہ رواہ اہل السنن وصححہ ابن خزیمۃ پھر اس مین اختلاف ہے کہ غسل میت
واجب ہین نہ وضو مین مذہب ابو حنیفہ یہی ہے یا فقط استنشاق واجب ہے نہ مضمضہ یہ ایک روایت ہے امام احمد سے دلیل کہ
صحیحین مین مرفوعا آیا ہے من توضأ فلیستنثر دوسرا لفظ یون ہے کہ اذا توضأ احدکم فلیجعل فی منخریہ
من الماء ثم لینتثر انتثار کہتے ہین مبالغہ کرنیکو استنشاق مین ابن عباس وضو کرنے کو بیٹھے سو منہ دھویا ایک
چلو لیکر کلی کی پھر ناک مین پانی ڈالا پھر ایک چلو لیکر سیدھا ہاتھ دھویا پھر ایک چلو سے دست چپ دھویا پھر سر
پر مسح کیا پھر ایک چلو لیکر سیدہا پاؤن پر چھڑکا اوسکو دھویا پھر ایک چلو لیکر بایان پاؤن دھویا پھر کہا ہکذا
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یتوضأ رواہ احمد والبخاری **ف** یہ جو فرمایا کہ ہاتھون کو
کہنیون تک دھو ڈالو اسکا مطلب یہ ہے کہ کہنی کو بھی اوسکے ساتھ دھوؤ کما قال تعالی ولا تأکلوا اموالہم
الی اموالکم یعنی حرف الی بمعنے مع ہے حدیث جابر بن عبداللہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
وضو کرتے تو کہنیون پر پانی بہاتے رواہ الدارقطنی والبیہقی مگر قاسم اس حدیث مین متروک ہے دادا اوسکا
ضعیف ہے واللہ اعلم ہان دھونا عضد کا سر و ذراع مستحب ہے بدلیل حدیث ابی ہریرہ کہ حضرت نے فرمایا
پکارے جاوینگی امت میری دن قیامت کو چمکتا چہرہ سفید ہاتھ پاؤن جس کسی سے بن پڑے وہ اپنے چمک کو بڑھاوے
رواہ البخاری ومسلم دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے پہونچیگا زیور مومن کا وہان تک جہان تک کہ وضو پہونچیگا
ہے رواہ مسلم **ف** حرف با مین جو قولہ وامسحوا برؤسکم مین ہے اختلاف ہے کہ الصاق کیلیے ہے اور یہی
اظہر ہے یا تبعیض کے لیے اور راس مین نظر ہے دو قول پر بعض اہل اصول نے کہا ہے یہ مجمل ہے اسکا بیان
سنت سے معلوم کرنا چاہیے صحیحین مین عبداللہ بن زید سے آیا ہے کہ ثم مسح رأسہ بیدیہ فاقبل بہما
وادبر بدأ بمقدم رأسہ ثم ذہب بہما الی قفاہ ثم ردہما حتی رجع الی المکان الذی بدأ
منہ الخ یہی بات حدیث علی مین صفت وضو حضرت مین آئی ہے اسی کو ابوداؤد نے معاویہ ومقداد سے صفت
وضو نبوی مین روایت کیا ہے یہ حدیثین دلیل مین اوس شخص کی جو قائل ہے اسبات کا کہ تکمیل مسح جمیع سر کی
واجب ہے مالک واحمد اسیطرف گئے ہین خصوصا قول پر اوس شخص کے جسکا زعم یہ ہے کہ یہ حدیث واسطے بیان
اجمال قرآن کے آئی ہے حنفیہ کہتے ہین واجب مسح چوتہائی سر کا ہے وہو مقدار الناصیۃ شافعیہ

کہتے ہیں وجوب مقدار جس پر اطلاق اسم مسح کا آتا ہے مقدر بحد نہیں ہے اگر بعض مو سے سر پر ہاتھ پھیر لیا کافی ہو
حجت فریقین کی حدیث مغیرہ بن شعبہ ہے جس میں یوں آیا ہے وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفَّيْهِ
الحدیث رواہ مسلم اصحاب احمد نے کہا اقتصار مسح ناصیہ پر اس لیے کیا کہ باقی مسح سر عمامہ پر پورا کیا ابن کثیر
کہتے ہیں ہم بھی اسی کے قائل ہیں اور یہ بات موقع کی ہے کیونکہ بہت سی حدیثیں ایسا بیان آئی ہیں کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ و خفین پر مسح کرتے تھے تو یہی بات اولی ٹھہری تمہارے لیے کوئی دلیل اس میں نہیں ہے کہ
اقتصار کرنا مسح ناصیہ یا بعض سر پر بغیر تکمیل کے عمامہ پر جائز ہے واللہ اعلم پھر اختلاف ہے اس میں کہ تکرار مسح سر
یا مستحب ہے جس طرح کہ مذہب مشہور شافعی ہے یا ایک بار جس طرح کہ مذہب احمد ہے یہ دو قول ہوئے حدیث حمران بن
ابان میں بذیل حکایت وضوء عثمان رضی اللہ عنہ آیا ہے ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا الْحَدِيثَ رَوَاهُ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِي نَحْوَ هٰذَا
ابوداؤد کا لفظ عثمان سے صفت وضوء میں یوں آیا ہے وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً اسی کے مثل علی سے بھی مروی
ہے جس نے کہا کہ تکرار مسح مستحب ہے اوسکی دلیل عموم حدیث مسلم ہے عثمان سے بلفظ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حمران نے کہا عثمان نے وضو کیا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا الی قوله رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا اِنْفَرَدَ بِهِ اَبُوْدَاؤد پھر ابوداؤد نے کہا احادیث عثمان صحاح میں دلیل ہیں
ایک بار کے مسح پر **ف** ابن عباس نے لفظ وارجلکم کو نصب سے پڑھ کر کہا رَجَعَتْ اِلَى الْغَسْلِ اسی طرح ابن
مسعود عروہ عطا عکرمہ حسن مجاہد ابراہیم ضحاک سدی مقاتل بن حیان و زہری و ابراہیم تیمی سے بھی مروی ہے
یہ قراءت وجوب غسل میں ظاہر ظہور ہے یہی قول سلف کا ہے اسی جگہ سے بعض اہل علم طرف وجوب ترتیب
وضو کے گئے ہیں جس طرح کہ مذہب جمہور کا ہے بخلاف ابو حنیفہ رح کہ وہ ترتیب کو شرط نہیں کرتے ہیں اگر پہلے
پاؤں دھوئے پھر مسح سر کرے پھر ہاتھ دھوئے پھر مونہہ تو انکے نزدیک کافی ہے اس لیے کہ آیت دلیل ہے
غسل پر ان اعضا کے اور واو دلیل ترتیب پر نہیں ہے بلکہ مطلق جمع کے لیے ہے جمہور نے اسکا جواب
کئی راہ سے دیا ہے ایک یہ کہ آیت دلیل ہے وجوب غسل وجہ پر ابتداءً وقت قیام کی طرف نماز کے اس
لیے کہ وہ مامور بہ ہے بفاء تعقیب اور یہ فا مقتضی ترتیب ہے حالانکہ کسی نے یہ نہیں کہا ہے کہ غسل وجہ اولاً
واجب ہے پھر بعد اوسکے ترتیب غیر واجب ہے بلکہ قائل دو ہیں ایک ترتیب کو واجب کہتا ہے جس طرح کہ
آیت میں واقع ہوا ہے دوسرا مطلقاً غیر واجب کہتا ہے آیت اوسی پر دلیل ہے کہ غسل وجہ ابتداءً واجب ہے

تو ترتیب بالبعدیت واجب ہوئی دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم نہیں مانتے کہ واو دلیل نہیں ہے ترتیب پر نہیں بلکہ دلیل
ہے اوسیطرح کہ مذہب ایک گروہ نحاۃ و اہل لغت و بعض فقہا کا ہے پھر اگر مان بھی لین کہ دلیل نہیں ہے
ترتیب لغوی پر تو شرعًا تو ترتیب پر دلیل ہے حق مین ایسی شے کے جسکی شان سے یہ ہے کہ مرتب ہو دلیل اس
حدیث کی جس مین یون آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف بیت کرکے باب صفا سے باہر نکلے یہ آیت
پڑھتے ہوئے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پھر فرمایا اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ یہ لفظ مسلم کا ہے لفظ نسائی
کا یہ ہے اِبْدَءُوْا بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ بصیغہ امر کا ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے یہ حدیث دلیل ہے وجوب آغاز
پر جس سے خدا نے آغاز کیا یہی معنے ہین اس بات کے کہ وہ دلیل ہے ترتیب پر شرعًا تیسرا جواب یہ ہے کہ جب اللہ
پاک نے اس آیت مین یہ صفت اس ترتیب پر ذکر کی اور نظیر سے قطع نظر فرما کر ممسوح کو درمیان دو مغسول
کے داخل کیا تو یہ دلیل ہے ارادہ ترتیب پر چوتھا جواب یہ ہے کہ ابو داود نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو کرکے فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز
کو مگر اس وضو سے سو یہ وضو اگر مرتب تھا تو ترتیب واجب ہوئی یا غیر مرتب تھا تو عدم ترتیب واجب ٹھیرے گی
اسکا کوئی قائل نہین ہے تو پھر ترتیب ہی واجب ہوئی **ف** دوسری قراءت اَرْجُلِكُمْ بکسر لام ہے یہ
قراءت حجت ہے شیعہ کی جو مسح پیر دو پاکو واجب کہتے ہین اُنکے نزدیک عطف اس لفظ کا مسح راس پر ہے
ایک گروہ سلف سے بھی ایسی روایت آئی ہے جو موہم قول مسح ہے ابو جریر نے کہا انس جب دونو پاؤن کا
مسح کرتے تو انکو تر کر لیتے یہ اسناد صحیح ہے انس کا لفظ یہ ہے کہ قرآن نازل ہوا ہے ساتھ مسح کے اور
سنت ساتھ غسل کے یہ اسناد بھی صحیح ہے ابن عباس نے کہا وضو دو غسل دو مسح ہین یہی قول ہے قتادہ
کا دوسرا لفظ یہ ہے کہ ارجلکم پڑھکر کہا ہُوَ الْمَسْحُ اسی طرح ابن عمر و علقمہ و محمد بن علی و حسن و جابر بن زید
و مجاہد سے بھی مروی ہے ابو جریر نے کہا مینے عکرمہ کو دیکھا دونون پاؤن پر مسح کرتے تھے شعبی نے کہا جبریل
مسح ہی لیکر اُترے مین پھر کہا تو نہین دیکھتا کہ تیمم سے مسح کرتا ہے اور جس چیز کا حد ہوئی جاتی ہے اور جو
شے ممسوح ہے وہ ملغی ہوتی ہے اسمعیل نے عامر سے کہا لوگ کہتے ہین اِنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ بِغَسْلِ
الرِّجْلَيْنِ کہا اِنْ نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْمَسْحِ یہ آثار نہایت غریب ہین محمول ہین اس بات پر کہ مراد مسح سے
غسل خفیف ہے یہ قراءت خفض یا تو بنیاد محاورت و تناسب کلام پر آئی ہے جیسے یہ قول عرب جُحْرُ
ضَبٍّ خَرِبٍ وکقولہ تعالے عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٍ یہ محاورہ لغت عرب مین دائم

شائع سائغ ہے بعض نے کہا محمول ہے مسح قدمین پر جبکہ او پر خفین ہون قالہ الشافعی بعض نے کہا آیۃ دلیل ہے مسح رجلین پر لیکن مراد اوس سے غسل خفیف ہے جسطرح سنت مین آیا ہے بہر حال ہر تقدیر پر غسل رجلین واجب ہے ہر شخص پر یہ فرض لابدی ہے بدلیل آیت وحدیث احسن استدلال اس بات پر کہ اطلاق مسح کا غسل خفیف پر آتا ہے حدیث علی ہے کہ وہ نماز ظہر پڑہکر لوگون کے کام کے لیے صحن کوفہ مین بیٹہے وقت نماز عصر کا آیا کوزہ آب لائے ایک چلو پانی لیکر سونہہ ہاتہہ سر پاؤن کا مسح کیا رَوَاہُ البیہقی وَرَوَی البُخَارِیُّ بَعْضَ مَعْنَاہُ ہان جو کوئی شیعہ مین سے مسح رجلین مثل مسح خف محبوب رکہتا ہے وہ ضال ومضل ہے اسی طرح وہ شخص جو مسح وغسل دونو کو جائز رکہتا ہے مخطی ہے اور جس نے ابن جریر سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ غسل کو بدلیل احادیث وجب کہتے ہین اور مسح کو بدلیل آیت وجب تلاتے ہین اوس نے مذہب ابن جریر کو تحقیق نہین کیا کیونکہ انکا کلام تفسیر مین دال اس بات پر ہے کہ دلک رجلین وجب ہے نہ دلک سائر اعضاے وضو اسلیے کہ پاؤن اکثر زمین ومٹی سے لگے رہتے ہین سو انکا ملنا دلنا وجب ہے تاکہ جو کچہ اُن مین لگا ہو وہ دہل جاوے لیکن اونہون نے تعبیر دلک کی مسح سے کی ہے اس لیے جس نے اون کے کلام مین تامل نہین کیا وہ یہ سمجہا کہ مراد اونکی وجوب جمع درمیان غسل ومسح ہے پہر اوسیکو لوگون نے حکایت کیا اسی لیے بہت سے فقہا نے اون کے کلام کو مشکل ٹہرایا سو وہ معذور ہین اس لیے کہ جمع بین المسح والغسل کے کچہ معنے نہین ہوتے خواہ مسح مقدم ہو غسل پر یا متاخر ہو غسل سے اس لیے کہ وہ تو اوس کے اندر مندرج ہے مراد ابن جریر کی وہی ہے جو ہم نے ذکر کی واللہ اعلم پہر دوبارہ اُنکے کلام مین تامل کیا تو معلوم ہوا کہ انکا قصد جمع کرنا ہے درمیان دونو قراءت کے خفض دلیل ہے مسح یعنے دلک پر نصب غسل پر اسلیے اونہون نے دونون کو وجب کہا اَخْذًا بِالْجَمْعِ بَیْنَ ھٰذِہٖ وَھٰذِہٖ **ف** غسل رجلین مین جو حدیثین آئی ہین انکا ذکر کرنا اس جگہہ ضرور ہے حدیث عثمان وعلی ومعاویہ وابن زید ومقداد اور بہتیرون سے صحیحین مین آیا ہے کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَسَلَ الرِّجْلَیْنِ فِیْ وُضُوْئِہٖ اِمَّا مَرَّۃً وَّاِمَّا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ یہ ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَیْہِ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا اُوْضُوْءٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ اِلَّا بِہٖ صحیحین مین یوسف بن ماہک سے آیا ہے کہ پیچہے رہگئے ہمسے حضرت ایک سفر مین نماز عصر کا وقت آیا ہم وضو مین پاؤن پر

مسح کرنے لگے تھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگئے چلا کر فرمایا اسبغوا الوضوء ویل للاعقاب من النار
اسیطرح صحیحین میں ابو ہریرہ سے بھی آیا ہے یہی لفظ عائشہ کا بھی مسلم میں ہے عبد اللہ بن الحارث نے مرفوعًا کہا ہے
ویل للاعقاب وبطون الاقدام من النار رواہ البیہقی والحاکم وھذا اسناد صحیح جابر بن عبد اللہ کا
لفظ مرفوع یہ ہے ویل للعراقیب من النار رواہ احمد دوسرا لفظ انکا یوں ہے کہ دیکھا حضرت نے پاؤں میں
ایک مرد کے برابر درہم کے جسکو دھویا نہ تھا فرمایا ویل للاعقاب من النار روی ابن ماجۃ نحوہ وابن
جریر مثلہ یہی لفظ حدیث معیقیب میں بھی مرفوعًا آیا ہے تفرد بہ احمد ابو امامہ نے کہا جب حضرت نے یہ
لفظ دوبار کہا تو کوئی شریف و وضیع مسجد میں باقی نہ رہا مگر میں نے اسکو دیکھا کہ اپنے پاؤں پھیر کر دیکھتا
تھا یعنی سوکھا تو نہیں رہا رواہ ابن جریر دوسرا لفظ ابو امامہ کا یہ ہے حضرت نے ایک قوم کو دیکھا نماز پڑھتے
ہوئے اُن میں کسی ایک کے عقب یا کعب میں برابر ایک درہم یا ایک ناخن کے پانی نہیں لگا تھا فرمایا ویل
للاعقاب من النار تب سے جب کوئی آدمی اپنی اڑی خشک دیکھتا کہ اوسکو پانی نہیں لگا ہے تو پھر وضو
کرتا رواہ ابن جریر وجہ دلالت کی ان حدیثوں سے ظاہر ہے اگر فرض رجلین مسح ہوتا یا مسح جائز ہوتا تو ترک
غسل پر ایسی وعید سخت نہ آتی کیونکہ مسح مستوعب ساری پاؤں کا نہیں ہوتا ہے بلکہ مسح خف کیطرح ہوتا ہے
وھکذا وجہ الدلالۃ علی الشیعۃ ابن جریر نے عمر بن خطاب سے کہا ایک آدمی نے وضو کیا ایک ناخن
برابر قدم اسکا سوکھا رہگیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھکر فرمایا ارجع فاحسن وضوءک رواہ
مسلم یہی لفظ انس بن مالک نے بھی مرفوعًا کہا ہے رواہ البیہقی وابوداود وابن ماجۃ بعض ازواج حضرت
نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا نماز پڑھتا ہے اوسکی پشت قدم میں برابر درہم کے ایک
لمعہ ہے جسکو پانی نہیں پہنچا فرمایا پھر وضو کر رواہ احمد ابوداود نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ نماز کو بھی پھیر
ھذا اسناد جید قوی صحیح واللہ اعلم حدیث عثمان میں صفت وضوی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا
ہے کہ درمیان اصابع پای کے خلال کیا وقیط بن صبرہ کہتے ہیں میں نے کہا ای رسول اللہ وضو بتا و فرمایا اسبغ
الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواہ اھل السنن لفظ عمرو بن
عبسہ کا حدیث طویل وضو میں مرفوعًا یوں ہے ثم یغسل قدمیہ الی الکعبین کما امرہ اللہ رواہ احمد
مسلم کا لفظ یوں ہے ثم یغسل قدمیہ کما امرہ اللہ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ قرآن نے حکم غسل کا دیا
ہے حارث نے علی بن ابی طالب سے بھی اسیطرح نقل کیا ہے کہ کہا اغسلوا القدمین الی الکعبین کما

امر محمدی یہان سی مطلب اوس روایت کا بہی کہل گیا جس مین یہ آیا ہے کہ علی نے اپنے دونو قدم پر پانی چہڑکا اور وہ جوتا
پہنے تہی پیراون کو ملا کہ مراد اوس چہڑکنے سے غسل خفیف ہے اندر نعلین کے کیونکہ کوئی مانع نہین ہے ایجاد غسل
سے درحالیکہ پاؤن مین جوتا ہو مراد جوتے سے اس جگہہ چپل ہے اوس کے اندر غسل قدم ہو سکتا ہے اس
روایت مین رد ہے متعمقین متنطعین موسوسین پر یہی حال روایت حذیفہ کا ہے جس مین یون آیا ہے کہ
آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گہورے پر ایک قوم کے پہر پیشاب کیا کہڑے ہو کر پہر پانی منگا کر وضو کیا
نعلین پر مسح کیا یہ حدیث صحیح ہے ابن جریر نے کہا روایت ثقات مَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ ہے جمع ممکن ہے اس
طرح پر کہ پاؤن مین خف ہون خفین پر نعلین ہون اوس بن اوس کا لفظ یہ ہے تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْہِ
ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ ابوداود کا لفظ یہ ہے اَتٰی سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ وَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْہِ
وَقَدَمَیْہِ وَرَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَقَالَ ھٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ تَوَضَّأَ کَانَ الخ وَھُوَ غَیْرُ مُحْدِثٍ کیونکہ
یہ جائز نہین ہے کہ اللہ کے فرائض اور رسول اللہ کے سنن تنافی و متعارض ہون حضرت سے امر بعموم غسل قدمین
وضو مین پانی سے بفعل مستفیض ثابت ہو چکا ہے وہ قاطع عذر ہے واسطے اوس شخص کے جسکو وہ امر پہونچ
چکا بعض ساغی نے جب دیکہا کہ قرآن مین امر بغسل رجلین کیا ہے جس طرح کہ قراءت نصب سے اور یہی واجب
ہے کہ قراءت خفض کو اوسپر محمول کرین تو یہ توہم کیا کہ یہ آیت ناسخ رخصت مسح علی الخفین ہے اسکو علی
مرتضے سے روایت کیا ہے مگر اسناد اوسکی صحیح نہین ہے اون سے خلاف اسکے ثابت ہوا ہے یہ زعم
صحیح نہین کیونکہ حضرت سے مسح علی الخفین بعد نزول اس آیت کے ثابت ہوا ہے جریر بن عبد اللہ نے کہا مین
اسلام لایا بعد نزول مائدہ کے اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ مسح کرتے تہے بعد میرے
مسلمان ہونے کے تفرد بہ احمد دوسرا لفظ جریر کا یون ہے رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
اٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ ابراہیم نے کہا کَانَ یُعْجِبُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثُ لِاَنَّ اِسْلَامَ
جَرِیْرٍ کَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَۃِ ھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ غرضکہ مشروعیت مسح کی خفین پر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے قولاً و فعلاً بتواتر ثابت ہوئی ہے ابن کثیر نے کہا روافض نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے بلا
مستند بلکہ بجہل و ضلال حالانکہ صحیح مسلم مین خود روایت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے ثابت ہوا ہے
جسطرح کہ صحیحین مین حضرت سے نہی نکاح متعہ سے آئی ہے مگر روافض اسکو مباح کہتے ہین اسی طرح
یہ آیت کریمہ دلیل ہے وجوب غسل رجلین پر اور حضرت صلعم سے فعل غسل موافق مدلول آیت بتواتر

ثابت ہوچکا ہے مگر رافضی مخالف ہوگئے ہیں حالانکہ انکے پاس کوئی دلیل صحیح نفس الامر میں نہیں ہے ولله الحمد اسی
طرح وہ مخالف آیت وسلف ہیں کعبین میں جو قدمین میں ہوتے ہیں اونکے نزدیک کعبین ظہر قدم میں ہیں
ہر پاؤن میں ایک کعب ہے جمہور کے نزدیک کعبین وہ دو استخوان ہیں جو نزدیک مفصل ساق و قدم کے
ابھرے ہوئے ہیں شافعی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص مخالف ہو کعبین میں جنکو اللہ نے ذکر کیا ہے ہر
قدم میں جس طرح کہ لوگون میں معروف ہے اور سنت دلیل ہے اور صحیحین میں عثمان سے آیا ہے انّهٗ تَوَضَّأَ
فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ نعمان بن بشیر نے کہا حضرت نے
ہماری طرف مونہہ کرکے فرمایا تم صفون کو برابر کرو تین بار فرمایا واللہ تم سیدھا کرو صفون کو نہیں
تو اللہ تمہارے دلون میں خلاف کردیگا میں نے دیکھا کہ مرد اپنے کعب کو کعب سے اپنے صاحب کے
اور اپنے گھٹنے کو اپنے صاحب کے گھٹنے سے اور اپنے دوش کو اپنے صاحب کے دوش سے چپکاتا ہے
رواه البخاري تعليقًا مجزومًا به وابوداود وهذا لفظ ابن خزيمة الزاق کعب بکعب صاحب خود
ممکن نہیں مگر یہ کہ مراد اوس سے وہی استخوان ہو جو ساق میں ابھرا ہوا ہے یہانتک کہ دوسرے کی کعب
سے ملے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ کعبین وہی دو استخوان ہیں جو متصل ساق کے نزدیک ابھرے
نظر آتے ہیں جس طرح کہ مذہب اہل سنت کا ہے یحیے بن حارث تیمی نے کہا میں نے مقتولین اصحاب زید
میں نظر کی دیکھا تو کعب کو فوق اثبت قدم پایا یہ ایک عقوبت تھی جو شیعہ کو بعد قتل کے ہوئی یہ نکال
مخالفت حق کا ہے جو انکو ملا **ف** بقیہ آیت باب میں حکم تیمم کا فرمایا ہے کلام اس آیت پر سورہ
نساء میں گذر چکا سبب نزول بھی مذکور ہو چکا مگر بخاری نے لکھا ہے ایک حدیث خاص متعلق اس آیہ
کریمہ کے روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ عائشہؓ نے کہا میرا قلادہ گر گیا بیدا میں اور ہم مدینہ کو آتے تھے حضرتؐ
نے اونٹ بٹھا کر سواری سے اوترکر اپنا سر میری گود میں رکھکر آرام فرمایا سو گئے ابو بکرؓ نے آکر مجھکو ایک سخت
ٹھونسا مارا اور کہا تو نے لوگون کو پیچھے ایک قلادہ کے روک رکھا ہے میں نے اسوقت موت کی تمنا
کی بسبب مکان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ مجھے ابو بکرؓ نے تکلیف پہونچائی پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جاگے صبح کا وقت ہوا پانی ڈھونڈا نہ ملا اوسپر یہ آیت اوتری اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الخ
اسید بن حضیر نے کہا بَارَكَ اللّٰهُ لِلنَّاسِ فِيْكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَرَكَةٌ لَّهُمْ **ف** یہ جو
فرمایا اللہ نہیں چاہتا کہ تمپر کچھ مشکل رکھے اس کا یہ مطلب ہوا کہ اللہ نے تمپر دین میں سہولت

وآسانی کی ہے نہ دشواری وسختی اسی لیے تیمم کو وقت بیماری اور وقت نہ ملنے پانی کے براہ توسع
ورحمت مباح کردیا خاک پاک کو قائم مقام پانی ٹہیرادیا اللہ کا ارادہ تو یہ ہے کہ تم کو ستھرا کرے
شاید تم اوسکی توسع ورافت ورحمت وتسہیل ومسامحت کا کچہ شکر ادا کرو احسان مانو حدیث شریف
مین رغبت دی ہے دعا کرنے پر بعد وضو کے کہ اللہ اسکو متطہرین مین سے کرے منجملہ ممتثلین آیہ
کریمہ ٹہیرادے عقبہ بن عامر کہتے ہین میرے ذمے اونٹ چرانا تہا میری نوبت آئی عشا کی وقت
مین اون کو چہوڑکر آیا دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے لوگون سے بات کرتے ہین
اتنی بات مین نے بہی سنی کہ آپنے فرمایا جو مسلمان اچہی طرح وضو کرکے کہڑے ہوکر دو رکعت نماز
دل سے اور مونہہ سے متوجہ ہوکر پڑہتا ہے جنت واسطے اوس کے وجب ہوجاتی ہے مین نے کہا مَا اَجْوَدَ
هٰذَا یعنے یہ کیا خوب بات ہے ایک کہنے والے نے میرے روبرو کہا اَلَّتِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ مِنْهَا یعنے
جو بات اس سے پہلی فرمائی تہی وہ اس سے بہتر ہے مین نے دیکہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تہے
مجہ سے کہا تو ابہی آیا ہے حضرت نے اس سے پہلے یہ کہا تہا نہین پورا وضو کرتا کوئی تم مین پہر
کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مگر کہلجاتے ہین واسطے اسکے
اٹہون دروازے جنت کے جس دروازے سے چاہے اندر چلاجاے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَهْلُ
السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ وضو کرنے سے ہاتہہ پاؤن مونہہ وغیرہ
کی خطائین قطرات کے ساتہہ نکل کر متوضی گناہون سے پاک صاف ہوجاتا ہے حدیث ابو مالک
اشعری مین طہور کو نصف ایمان فرمایا ہے رَوَاهُ مُسْلِمٌ قرآن پاک مین نماز کو ایمان کہا ہے ابن عمر
کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے کہ قبول نہین ہوتی نماز بغیر وضو کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ دوسری حدیث مین ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ صَلٰوةً مِّنْ غَیْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ
النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ **ف** فتح البیان کا بیان فاتح تفسیر آیت باب مین اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ
سے تا آخر یون ہے کہ حق یہ ہے کہ واجب نہین ہے وضو مگر محدث پر جمہور اہل علم اسی کے
قائل ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن خندق کے چار نمازین ایک وضو سے پڑہین اس
مین اختلاف ہے کہ معتبر غسل مین ولک ہاتہہ سے ہے یا فقط پانی بہانا کافی ہے مرجع اوسکی
تحقیق کا لغت ہے اگر لغت مین یہ بات ثابت ہو کہ دلک داخل ہے مسمّاے غسل مین تو معتبر ہوگا

والا فلا شمس العلوم مین کہا ہے غَسَلَ الشَّیْءَ غَسْلًا اِذَا اَجْرٰی عَلَیْہِ الْمَاءَ وَ دَلَکَہٗ انتہی رہا
مضمضہ و استنشاق سو اگر لفظ وجہ شامل باطن فم و انف نہین ہے تو ثبوت ان دونون کا سنت
صحیحہ سے ہے وجوب و عدم وجوب مین خلاف ہے اول راجح ہے غرضکہ بنص اس آیت کے وضو
مین چار فرض ہین ایک دہونا مونہہ کا دوسرے دہونا دونون ہاتہون کا کہنی تک تیسرے مسح سر
کا چوتہے دہونا پاؤن کا ارجلکم مین دو قراءت ہین حق یہ ہے کہ دلیل قرآنی دال ہے جواز غسل و
مسح پر اس لیے کہ دونون قراءت بخوبی ثابت ہین قائلین غسل نے جر جر کو جوار پر حمل کیا ہے یہہ
اون کا تعسف ہے اسیطرح قائلین مسح جو حمل نصب کا بطور عطف محل جار مجرور پر بتلاتے ہین یہہ
بہی تعسف ہی بلکہ دلیل قرآنی اسپر ہے کہ غسل و مسح دونو جدا جدا مشروع ہین نہ بطور جمع قول بجمع
ضعیف ہے اس لیے کہ شریعت مین جمع بین الامرین کسی جگہہ نہین آیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم نے جو بات امت کو بتائی وہ یہی ہے کہ دونون پاؤن دہوئین نہ یہ کہ اون پر مسح کرین صحابہ نے
جس جگہہ وضوء حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکایت کیا ہے سب مین صراحت غسل کی آئی ہے
کسی ایک جگہہ بہی ذکر مسح کا نہین آیا مگر خفین مین وہ احادیث متواتر ہین سو اگر آیت شریف کو بہ طور
مجمل بہی کہین اسلیے کہ محتمل غسل و مسح ہر دو ہے تو بہی غسل ہی واجب ٹہیرے گا کیونکہ حضرت
صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے اوس اجمال کا بیان کر دیا اور ساری عمر غسل پر ہی استمرار فرمایا
مسح اگر کافی ہوتا تو وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ نہ فرماتے حکم تخلیل اصابع بہی مستلزم امر غسل ہے اس
لیے کہ مسح مین تخلیل نہین ہوتی ہے غرضکہ حق اس امر مین مذہب جمہور ہے یعنی وجوب غسل و عدم
کفایت مسح عبد الرحمن بن ابی لیلے نے کہا اصحاب حضرت کا اجماع ہے غسل قدمین پر رہا مسح علی
الخفین سو باحادیث متواترہ ثابت ہے اور وہ بدل ہے غسل کا نہ مسح کا فرائض وضو مین ایک نیت
و تسمیہ ہے جسکا ذکر اس آیت مین نہین ہوا لکن حدیث مین ذکر اون کا آیا ہے جنابت سے مراد اسجگہہ
دخول حشفہ یا نزول منی ہے حقیقت شرعیہ جنابت کی یہی ہے معلوم نہین کہ اس حقیقت کو شامل
حیض و نفاس کیون نہین رکہا حالانکہ یہ مفید تر تہا عائشہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
جب غسل جنابت کرتے تو پہلے دونون ہاتہہ دہوتے پہر سیدہے ہاتہہ سے بائین ہاتہہ پر پانی ڈالتے
پہر شرمگاہ دہوتے پہر وضو کرتے نماز کا سا وضو پہر انگلیان پانی مین ڈالکر بالون کی جڑ دن

مین خلال کرتے پہر سر پر تین لپ ڈالتے دونون ہاتہہ سی پہر سارے بدن پر پانی بہاتے اخرجہ الشیخان
مسئلہ تیمم کو مکرر اس لیے ذکر کیا کہ انواع طہارت کا استیفا رکلام ہو جاوے اس مین دلیل ہے اسپر
کہ مسح وجہ و یدین مٹی سے واجب ہے اللہ کا ارادہ اس امر طہارت سی پانی یا مٹی سے یہ نہین ہے کہ تمپر
دین مین تنگی کرے ومنہ قولہ تعالے وما جعل علیکم فی الدین من حرج (اور نہین رکہی تمپر دین مین کچہ مشکل) بلکہ یہ ارادہ ہی کہ تم کو
ذنوب وخطایا سے پاک کرے اتمام نعمت یہ ہے کہ تم کو رخصت تیمم دی تا دخول جنت اس آیت مین
سات امر فرمائے ہین سب مثنی ہین دو طہارتین ایک اصل دوسرے بدل اصل دو ہین مستوعب وغیر
مستوعب غیر مستوعب باعتبار فعل کے غسل ومسح ہے اور باعتبار محل کے محدود وغیر محدود پہر آلات انکی
مائع وجامد ہین اور موجب اونکے حدث اصغر یا اکبر ہین ابو السعود وبیضاوی نے یون ہی کہا ہے

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهٖ لا إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا
وَأَطَعْنَا ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا
قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ز وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰى أَلَّا تَعْدِلُوا ط اعْدِلُوا
هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيٰتِنَا
أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ۝ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ
قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ ع یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر اور عہد اوس کا جو تم سے ٹہیرایا

ع ٢ ٦

جب تم نے کہا کہ ہمنے سنا اور مانا اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ جانتا ہے جیون کی بات اے
ایمان والو کہڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور ایک قوم کی دشمنی
کے باعث عدل نہ چہوڑو عدل کرو یہی بات لگتی ہے تقوے سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ کو خبر
ہے جو کرتے ہو وعدہ دیا اللہ نے ایمان والون کو جو نیک عمل کرتے ہین کہ اون کو بخشنا ہے اور
بڑا ثواب ہے اور جو لوگ منکر ہوئے اور جہٹلائین ہماری آیتین وہ ہین دوزخ والے اے
ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب قصد کیا لوگون نے کہ تمپر ہاتہہ چلاوین پہر روک
لیے تم سے اون کے ہاتہہ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ پر چاہیے بہروسا ایمان والون کو ف

اللہ تعالی اہل کتاب کو یاد دلایا کرتا ہے کہ میرے عہد پر قائم رہو اسیطرح ہم کو تقید فرمایا کہ عہد یاد
رکھو وہ عہد یہ ہے کہ جب لوگ مسلمان ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے یعنے ہاتھ
پکڑ کر قول دیتے بہت چیزین کرنے کا جیسے پانچ نمازین روزہ رمضان کا زکوۃ حج خیر خواہی ہر مسلمان
کی اور بہت چیزین چھوڑنے پر جیسے خون اور زنا اور چوری اور تہمت لگانی بے گناہ کو اور سردار
سے مخالفت کرنی اسی عہد پر فرمایا کہ قائم رہو **ف** اکثر کافرون نے مسلمانون سے بڑی دشمنی کی
تھی پیچھے مسلمان ہوئے تو فرمایا کہ اون سے وہ دشمنی نہ نکالو ہر جگہہ یہی حکم ہے عقبات مین دوست اور
دشمن برابر ہے انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ اپنے مومن بندون کو یاد دلاتا ہے کہ ہم نے جو یہ دین عظیم
تمہارے لیے مشروع کیا اور اس رسول کریم کو تمہاری طرف بھیجا اور تم سے اوس کی متابعت
مین عہد و پیمان و متابعت و مناصرت و موازرت و قیام کا ساتھہ دین کے اور ابلاغ دین کا اور
قبول دین کا لیا یہ ہمارا احسان ہے تم پر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا سے مراد وہی بیعت ہے جو وقت اسلام
لانے کے کرتے تھے جسطرح صحابہ نے کہا ہے بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی
السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِیْ مَنْشَطِنَا وَمَکْرَھِنَا وَاَثَرَۃٍ عَلَیْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ وَقَالَ
تعالی وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّکُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَکُمْ اِنْ
کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ بعض نے کہا یہ تذکرہ یہود کے میثاق و عہود کا ہے جو بابت متابعت محمد صلے اللہ علیہ
وسلم اور انقیاد شرع محمدی کے اون سے لیا تھا قَالَہٗ اِبْنُ عَبَّاسٍ بعض نے کہا یہ تذکار ہے اوس عہد
کا جو اللہ نے ذریت آدم علیہ السلام سے لیا تھا جبکہ اون کو پشت آدم سے نکالکر اون کی جانون
کو اس بات کا گواہ ٹھیرایا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ اونہون نے کہا بَلٰی شَھِدْنَا یہ قول مجاہد و مقاتل بن حیان
کا ہے قول اول اظہر ہے محکی ہے ابن عباس و سدی سے اوسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا
ہے پھر فرمایا اللہ سے ڈرو یہ تاکید و تحریص ہے مواظبت تقوی پر ہر حال مین پھر یہ جتلا دیا کہ جو کچہ تمہارے
جی مین اسرار و خواطر گذرتے لتے جاتے ہین اللہ اون سب کو جانتا ہے پھر فرمایا کہ تم اللہ کے
لیے سچی گواہی دو عدل سے نہ لوگون کے دکھانے سنانے اور پاس خاطر کے لیے حبد سے صحیحین مین
نعمان بن بشیر سے آیا ہے کہ میرے باپ نے کچہ مجہہ کو عطا کیا میری مان عمرہ بنت رواحہ نے کہا مین
رضی نہین جبتک کہ تم اس عطا پر حضرت کو گواہ نہ کرو وہ پاس حضرت کے آئے تا گواہ ہون اونکے میرے صدقے پر

لا یحب اللہ

فرمایا کیا تو نے سب اولاد کو اسیطرح دیا ہے کہا نہین کہا اِتَّقُوا اللہَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ پہر
کہا وَاِنِّی لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ پہر میرے باپ پہر کرآئے وہ صدقہ پہیر لیا پہر اللہ نے کہا تم کو بعض قوم کا بغض
کہین باعث ترک عدل پر نہ ہو بلکہ تم استعمال عدل و انصاف کا حق مین ہر شخص کے کرو دوست ہو یا
دشمن کیونکہ عدل قریب ہے تقوی سے استعمال صیغہ افعل التفضیل کا اس جگہہ ایسے محل مین ہوا ہے کہ
اوسکی دوسری جانب مین کوئی شے نہین ہے کما فی قولہ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ
مَقِيْلًا یا جیسے قول بعض صحابیات کا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پہر فرمایا اللہ تعالی کو خبر ہے تمہارے کام کی یعنے وہ تم کو جزا تمہارے افعال
کی دیگا اچہے فعل کی اچہی برے فعل کی بری جزا اسی لیے بعد اسکے یون کہا کہ ایمان و عمل صالح کی جزا
مغفرت ذنوب اجر عظیم یعنے جنت ہے جنت اللہ کی ایک رحمت ہے جسکو بندے اپنے اعمال سے نہین حاصل
کر سکتے بلکہ اوسکے فضل و کرم سے گو سبب وصول رحمت کا طرف اوسکے وہی اونکے اعمال کیون
نہ ہون اللہ نے اعمال حسنہ و افعال صالحہ کو سبب نیل رحمت و فضل و عفو و رضوان و غفران کا ٹہیرایا ہے
فَلَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ پہر فرمایا کہ کفار مکذبین کے لیے جہنم ہے وہ لوگ دوزخ والے ہین یہ اللہ کا عدل
و حکم و حکمت ہے اون کے حق مین **ف** جابر نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل مین اوترے لوگ
متفرق ہو گئے درختون کے سایے مین حضرت نے اپنی تلوار ایک درخت سے لٹکا دی ایک اعرابی نے
آکر تلوار کو میان سے کہینچکر مونہہ طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا کہا مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ اب
تجہکو مجہہ سے کون بچاویگا فرمایا اللہ عزوجل اعرابی نے یہ بات دو یا تین بار کہی ہر بار حضرت نے یہی فرمایا
اللہ اعرابی نے تلوار ڈالدی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو بلا کر یہ حال کہا اور وہ اعرابی ایک
طرف بیٹہا تہا اوسکو کچہہ سزا نہین دی رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ معمر نے کہا قتادہ بہی اسیطرح کا ذکر کرتے تہے
بعض نے کہا ہے کہ ایک قوم عرب نے چاہا کہ حضرت کو مار ڈالین اسلیے اعرابی کو بہیجا تہا اوس اعرابی کا نام غورث
بن حارث ہے یہ قصہ صحیح مین بہی آیا ہے جب تلوار ہاتہہ سے اعرابی کے گر پڑی حضرت نے لیکر فرمایا مَنْ
يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ اوس نے کہا کُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ پہر اوس نے کلمہ شہادت پڑہا ابن عباس نے کہا کہ ایک قوم یہود نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کے لیے کہانا طیار کیا تاکہ اون کو قتل کرین اللہ نے اس
حال کی وحی کی وہ کہانا نہ آیا ابو مالک نے کہا یہ آیت حق مین کعب بن اشرف اور اوس کے

یارون سے کے اوتری ہے اونہون نے چاہا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب حضرت کے ساتہ گہر مین کعب
کے دغا کرین محمد بن اسحاق ومجاہد وعکرمہ وغیرہم کا قول یہ ہے کہ حق مین بنی النضیر کے اوتری ہے اونہون
نے چاہا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر ایک پتہر چکی کا ڈالین جب کہ حضرت پاس اونکے
دیت عامریین مین اعانت لینے کو گئے تہے عمرو بن جحاش سے کہا کہ جب حضرت یہان آکر نیچے دیوار کے
بیٹہین اور ہم سب اون کے پاس جمع ہون تو تو اوپر سے چکی اونکے سر پر چہوڑ دینا اللہ نے حضرت کو اس
ارادے پر مطلع کر دیا مدینے کو مع اصحاب پہر آئے اوسپر یہ آیت اوتری جو کوئی اللہ پر بہروسا کرتا ہے
اللہ اوسکو شر مردم سے اور ہموم وغموم سے محفوظ ومعصوم رکہتا ہے پہر حضرت نے یہ حکم دیا کہ صبح جا کر
اونکا محاصرہ کرو یہان تک کہ اون کو وہان سے نکال دیا **ف** فتح البیان مین ہے کہ مراد میثاق سے نزدیک
جمہور مفسرین کے کیا سلف وکیا خلف وہ عہد بیعت ہے جو لیلۃ العقبہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تہا
خطاب لا یجرمنکم کا نزدیک بعض کے مختص بقریش ہے لکن قاضی وکشاف کہتے ہین کہ عام ہے یہی
حق ہے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اعدلوا صیغہ امر کا ہے اس مین تصریح
ہے وجوب عدل کی حق مین قریب وبعید صدیق وعدو کی نہی ترک عدل سے التزاماً معلوم ہے لفظ
اصحاب الجحیم نص قاطع ہے اس بات پر کہ نہین ہے خلود نار مگر واسطے کفار کے کیونکہ مصاحبت
مقتضی ملازمت ہوتی ہے وَلَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ج وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ
نَقِيبًا ط وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّي مَعَكُمْ ط لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَ
عَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ج فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ
مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ج يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ لا وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا
ذُكِّرُوا بِهِ ج وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ط إِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا
بِهِ ص فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ط وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ
لیچکا ہے اللہ عہد بنی اسرائیل کا اور اوٹہائے ہمنے اون مین بارہ سردار اور کہا اللہ نے مین تمہارے ساتہ ہون
تم اگر کہڑی رکہو نماز اور دیتے رہو گے زکوۃ اور یقین لاؤ گے میرے رسولون پر اور اونکو مدد کرو گے اور قرض دو گے

اللہ کو اچھی طرح کا قرض تو مین اوتاروں گا تم سے برائیان تمہاری اور داخل کرونگا تم کو باغون مین کہ بہتی ہین
نیچے اونکے نہرین پہر جو کوئی منکر ہوا تم مین اسکے بعد وہ بیشک بہولا سیدہی راہ سو اونکے عہد توڑنے
پر ہمنے انکو لعنت کی اور کر دیے اونکے دل سیاہ بدلتے ہین کلام کو اپنے ٹہکانے سے اور بہول گئے ایک
فائدہ لینا اوس نصیحت سے جو اون کو کی تہی اور ہمیشہ تو خبر پاتا ہے اونکی ایک دغا کی مگر تہوڑے لوگ اون مین
سو معاف کر اور درگذر اون سے اللہ چاہتا ہے نیکی والون کو اور وہ جو کہتے ہین آپ کو نصاری اون سے
بہی لیا تہا ہم نے عہد انکا پہر بہول گئے ایک فائدہ لینا اوس نصیحت سے جو انکو کی تہی پہر ہمنے لگا دی آپس
مین دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک اور آخر جتاویگا انکو اللہ جو کچہ کرتے تہے **ف** یہ بیان فرمایا بنی اسرائل
سے عہد لینا حضرت موسی کی آخر عمر مین یہ اقرار لیے ہین یہ سورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر عمر مین نازل ہوئی
شاید ہم کو سنایا اسی واسطے کہ ہم کو بہی یہی تقید ہے ایک عہد اس امت سے تہا کہ رسول جو بعد پیدا ہون
اون کی مدد کرو اوسکی بدل ہمسے یہ ہے کہ خلفا کی اطاعت کرو یہ مذکور بارہ سردارون کا بیان فرمایا
اسی اشارہ کو کہ حضرت نے بتایا ہے میری امت مین بارہ خلیفے ہونگے قوم قریش سے اور فرمایا کہ جو خرابی
ہوئی پہلی امت مین سو ہوگی تم مین سے جیسے وہ خراب ہوے پیغمبرون کی مخالفت سے یہ امت خراب ہوی خلیفہ
پر خروج کرنے سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب اللہ کے کلام سے اثر پڑتا اور حکم شرع پر محبت سے
قائم رہنا چہوٹ جاوے اور فقط مذہب کا جہگڑا اور حمیت رہجاوے تو راہ سے بہکے انتہے ابن کثیر کہتے ہین
جب اللہ پاک نے مومنین کو حکم وفاے عہد قیام بحق شہادت عدل کا دیا اپنی نعمتین ظاہرہ و باطنہ یاد دلائین
تو اب کیفیت اخذ عہود و میثاق اہل کتاب کی جو ان سے پہلے تہی بیان فرمائی اور یہ کہا کہ ہمنے انکو
نقض عہد و پیمان مذکور پر لعنت کی اپنے باب وجناب سے انکو مطرود و مردود کر دیا وصواب سے طرف ہدایت
و دین حق کے اونکے دلون پر پردہ ڈالدیا علم نافع عمل صالح سے محروم ہو گئے نقبا سے مراد عرفا ہین یعنی
چودہری قبائل واقوام کے جنکے ذریعہ سے مبایعت و سمع وطاعت خدا اور رسول وکتاب اللہ کا بندوبست
کیا جاتا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حضرت موسے علیہ السلام جبابرہ سے لڑنے کو
گئے تو ہر سبط پر ایک نقیب مقرر کر گئے محمد بن اسحاق نے نقباے اسباط کا ذکر نام بنام کیا ہے
مین نے سفر چہارم توریت مین تعداد نقبا کی اسباط بنی اسرائیل پر مخالف اسماے ذکر کردہ ابن
اسحاق پایے اسماے اسباط کتاب ہدایۃ القدما و ہدایۃ الحکما ترجمہ تاریخ یونان مین بہی لکہے ہین

لکن خالی تحریف و تبدیل سے نہین ہین نسخ و اصول صحیحہ سے دیکھکر لکھنا چاہیے بلکہ کچہ حاجت دریافت اسماء
کے نہین ہے علم اجمالی قرآنی کہ بارہ نقیب تھے بارہ سبط پر بس کرتا ہے نام معلوم ہوئے تو کیا نہ معلوم ہوئے
تو کیا بحث حضرت صلعم نے لیلۃ العقبہ مین صحابہ سے بیعت لی جو اُن مین بارہ نقیب تھے تین قبیلہ اوس سے نو خزرج
سے کعب بن مالک نے اون کے نام اپنے شعر مین ذکر کیے ہین مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ اوس ات کو حسب الحکم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے عرفا تھے اونہون نے اپنی قوم کی طرف سے عقد و بیعت سمع و طاعت
پر کی مسروق نے کہا ہم پاس ابن مسعودؓ کے بیٹھے تھے وہ قرآن پڑہ رہے تھے ایک آدمی نے اُن سے
کہا ابو عبد الرحمن تمنے حضرت سے یہ بہی پوچہا تہا کہ اس امت مین کتنے خلیفہ ہونگے کہا جب سے مین عراق مین آیا ہون
تجہ سے پہلے کسی نے یہ بات نہین پوچہی پہر کہا ہان مینے حضرت صلعم سے یہ سوال کیا تہا فرمایا بارہ خلیفہ ہونگے
مثل شمار نقبائے بنی اسرائیل رَوَاہُ اَحْمَدُ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے اصل اس حدیث کی صحیحین مین جابر
بن سمرہ سے آئی ہے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے لَا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا مَّا وَلِیَھُمْ اِثْنَا عَشَرَ
رَجُلًا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات کہی جو مجہپر مخفی رہی مینے پوچہا وہ کیا ہے کہا فرمایا کُلُّھُمْ
مِنْ قُرَیْشٍ ھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ بارہ خلیفہ صالح کے ہونے کی خبر دی ہے یعنی بشارت
وہ خلفا حق کو قائم کرینگے امت مین عدل فرماوینگے لکن یہ کچہ لازم نہین ہے کہ برابر ہون اونکا
زمانہ لگاتار ہو بلکہ اون مین سے چار خلیفہ تو ایک نسق پر ہوئے یعنی خلفاء اربعہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی
اللہ عنہم اور منجملہ انکے ایک عمر بن عبد العزیز تہے بلا شک نزدیک ائمہ کے اور بعض بنی عباس قیامت
نہ آویگی یہانتک کہ اونکی ولایت نہ ہو جاوے لا محالہ ظاہر یہ ہے کہ اونہین بارہ مین سے ایک مہدی
مبشر بہی ہونگے جنکا ذکر حدیثون مین آیا ہے کہ اُنکا نام موافق نام حضرت اور اُنکے باپ کا نام موافق نام
پدر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا وہ زمین کو عدل و قسط یعنے انصاف و داد سے بہر دینگے جس طرح
کہ وہ جور و ظلم سے بہر گئی ہوگی یہ وہ شخص منتظر نہین ہین جنکے وجود کا توہم رافضہ کرتے ہین اور سرداب
سامرہ سے اُنکا ظاہر ہونا بتاتے ہین کیونکہ اس بات کی کچہ حقیقت و ہستی بالکل نہین ہے نری ایک
ہوس عقول سخیفہ و توہم خیالات ضعیفہ ہے اور نہ مراد ان بارہ خلفاء سے دوازدہ امام اہل بیت علیہم
السلام ہین جن کو رفضہ بسبب اپنے جہل و قلت عقل کے اعتقاد کرتے ہین توریت مین جہان بشارت
اسمعیل علیہ السلام دی ہے وہان یہ بہی آیا ہے کہ انکی پشت سے بارہ سردار قائم ہونگے وہ بہی بارہ

گئے ہیں بعض جہلہ ان یہود مین سے جو اسلام لائے ہیں جو حدیث ابن مسعود و جابر میں آئے ہیں

سردار قائم ہونگے وہ یہی بارہ خلفا ہیں جو حدیث ابن مسعود و جابر مین آئے ہیں بعض جہلہ ان یہود مین سے جو اسلام

لائے ہیں جب ان سے بعض شیعہ ملتے ہیں تو اونکے وہم مین یہ بات ڈالتے ہین کہ وہ بارہ نقبا یہی ائمہ

اثناعشر ہین پہر یہ بات بسبب جہل و سفہ و قلت علم و اتقان کے ساتہہ سنن صحیحہ نبویہ کے شائع ذائع ہوجاتی

ہے **ف** پہر اللہ نے فرمایا کہ مین تمہارے ساتہہ ہون تمہاری حفاظت و نصرت کو لیے اگر تم اقامت نماز

ایتای زکوۃ ایمان رسل و نصرت حق اقراض حسن کروگے تم کو اس عہد کے پورا کرنے پر کفارہ سیئات محو

ذنوب ستر خطایا دخول جنت حاصل ہوگا اور جو کوئی بعد اس عہد کے خلاف کریگا تو پہر اوسکو گمراہ سمجہو

اسی لیے اللہ نے بعد اسکے عقوبت نقض عہد کا ذکر کیا کہ دیکہو جب تم سے اگلون نے اپنا قول و قرار قائم نہ رکہا

عقد و میثاق و عہد باندہکر توڑ ڈالا تو انکو یہ سزا ملی کہ وہ حق سے بعید ہدی سے مطرود ہوگئے اون کے

دل ایسے سخت پڑگئے کہ کسی موعظت سے متنبہ نہین ہوتے غلظت و قساوت قلب و فساد فہم و سوء تصرف

سے نوبت یہانتک پہونچی کہ آیات اللہ کے اور ہی کچہ معنے کہنے لگے جو مراد خدا نہ تہے لفظون کو بدلنے

لگے تاویل خلاف تنزیل کرنے لگے جو بات اللہ نے نہین کہی ہے وہ اللہ پر باندہ دی عِيَاذًا بِاللهِ جو

نصیحت اُن کو کی تہی اوس سے فائدہ لینا بہول گئے عمل کرنا بے رغبت ہوکر ترک کردیا حسن نے کہا دین

کی رسی ہاتہہ سے چہوڑ دی اللہ کے وظائف جن بغیر کوئی عمل قبول نہین ہوتا ترک کر دیے بعض نے

کہا عمل چہوڑ کر ایک حالت ردی پر ہوگئے نہ قلوب سلیمہ رہے نہ فطر مستقیمہ نہ اعمال قویمہ خائنہ سے

مراد یہ ہے کہ وہ تجہہ سے اور تیرے اصحاب کے ساتہہ مکر و غدر کرتے ہین مجاہد نے کہا بلکہ تجہہ کو قتل کرنا

چاہتے ہین سو تو اون سے معاف کر اور درگذر فرما کہ یہ موجب نصر و ظفر ہے جس طرح عمر رضی اللہ

عنہ نے فرمایا ہے مَا عَامَلْتَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِمِثْلِ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ یعنے اس سے بہتر کوئی معاملہ

نہین کہ جس نے تیرے حق مین اللہ کی نافرمانی کی ہے تو اوس کے حق مین اللہ کی اطاعت کر یعنی بدی کے

بدلے نیکی کر اس ترکیب سے تالیف او رجمع علی الحق حاصل ہوگی شاید اللہ انکو ہدایت کرے اللہ محسنین

کو جو عوض بدی کے نیکی کرتے ہین دوست رکہتا ہے قتادہ نے کہا یہ آیت عفو و صفح منسوخ ہے آیۃ

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ سے پہر اللہ نے کہا جو لوگ مدعی نصرانیت و متابعت

لڑو ان لوگون سے جو یقین نہین رکہتے اللہ پر اور نہ پچہلے دن پر

مسیح ہین اور حقیقت مین وہ نصاریٰ نہین ہین ہم نے اون سے یہ عہد و اثق لیا تہا کہ تم متابعت

محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی نصرت کرنا اونکی راہ پر چلنا اور ہر نبی پر جسکو ہم نے زمین پر

بہیجا ہے ایمان لانا سو انہون نے بہی یہود کی طرح کام کیا کہ عہد توڑ ڈالا آخر اس قصور کی سزا ہم نے انکو
یہ دی کہ باہم اونکے قیامت تک دشمنی پڑگئی اسی طرح حال طوائف نصاریٰ کا ہے کہ مختلف الاجناس ہین
ایک گروہ دوسرے گروہ کو کافر کہتا ہے بعض بعض پر لعنت کرتے ہین باہم بغض و عداوت رکہتے ہین ایک
فرقہ دوسرے فرقے کو اپنے گرجا مین گہسنے نہین دیتا فرقہ ملکیہ تکفیر یعقوبیہ کرتا ہے اسی طرح نسطوریہ اریوسیہ
تکفیر دیگر فرق ہین یہ تکفیر ایک طائفہ کی دوسرے کو اس دنیا مین ہے رہی قیامت سو وہان تو ہر فرقے
کو اپنا کرتوت معلوم ہو جاویگا اللہ انکو خبردار کر دیگا کہ تم یہ کام کرتے تہے ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت　　که با که باختۂ عشق در شب دیجور

اس آیت شریف مین تہدید شدید و وعید اکید ہے نصاریٰ کو ارتکاب کذب پر جو اللہ و رسول پر انہون نے
باندہا ہے اور جورو اولاد کی نسبت طرف اوس وحدہ لاشریک لہ کے کی ہے تَعَالیٰ وَتَقَدَّسَ عَنْ قَولِہِمُ
الْکَذِبَ عُلُوًّا کَبِیْرًا **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ مراد بہیجنے سے نقباء کے یہ ہے کہ موسیٰ
علیہ السلام نے بارہ سردار بہیجے کہ وہ قوت و طاقت جبارین کا اندازہ کرین اونہون نے جا کر دیکہا تو
معلوم کیا کہ بڑی قوت و شوکت رکہتے ہین سمجہے کہ ہم انکا مقابلہ نہین کر سکتے باہم یہ عہد و عقد کیا کہ
بنی اسرائیل سے اس بات کو مخفی رکہین گے فقط موسیٰ علیہ السلام سے کہدینگے جب پہر کر آئے تو
دس آدمیون نے خیانت کی راہ سے اپنے رشتہ دارون سے سارا حال کہدیا وہ خبر پہیل گئی کام لڑائی
کا باطل ہو گیا کہنے لگے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ بعض نے کہا ان نقباء
(تو جا اور تیرا رب لڑو ہم یہان ہی بیٹہے ہین)
مین سے ہر ایک شخص اس بات کا کفیل ہوا تہا کہ ہمارا سبط ایمان لائیگا اللہ سے ڈریگا کسی نے کہا
جب نقباء واسطے تجسس احوال جبارین کے گئے تو ان کو عوج بن عنق ملا وہ ایسا اور ویسا تہا اس
قصے کو بہت مفسرین نے ذکر کیا ہے محققین اہل حدیث کہتے ہین کہ یہ قصہ بے اصل محض ہے نہ کوئی عوج
اور نہ کوئی عنق نقیب کہتے ہین ضامن کو قالہ ابن عباس قتادہ نے کہا گواہ قوم کو کسی نے کہا امین کو
کسی نے کہا کفیل کو کسی نے کہا وہ جو بحث کرتا ہے احوال قوم سے یہ سب معانی قریب یکدیگر ہین قرض
حسن سے مراد وہ قرض ہے جو جی سے خوش ہو کر دے یا جس سے اللہ مقصود ہو یا حلال ابن عباس نے
کہا اللہ نے اہل توبہ سے عہد لیا اونہون نے اوسکو توڑ ڈالا خدا نے ان پر لعنت کی اپنی رحمت سے
دور پہینکدیا انکے دل سخت کر دیے کوئی اچہی بات انکی عقل مین نہین آتی غلیظ یابس ہو گئے ہین

دنہ نام کو نرمی اون مین باقی نہین رہی کیونکہ قسوت خلاف رقت ہی کسینے کہا مطلب یہ ہے کہ اون کا ایمان
خالص نہین کفر و نفاق سے ملا ہوا ہے السمرِ اِنَّا نَصَارٰی کہا مِنَ النَّصَارٰی نہ فرمایا اس مین اعلام کیا
ہے اس بات کا کہ وہ دعوی نصرانیت مین اور اس کہنے مین کہ ہم انصار اللہ ہین جہوٹے مین یہ نام خود
اونہون نے ابتداع و ایجاد و احداث کیا ہے کچہ اللہ نے یہ نام اونکا نہین رکہا ہے یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ
جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۗ قَدْ جَآءَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اے کتاب والو آیا ہے تمہارے
پاس رسول ہمارا کہولتا ہے تم پر بہت چیزین جو تم چہپاتے تہے کتاب کی
. . . . . اور در گذر کرتا ہے بہت چیزسے تمہارے پاس آئی ہے اللہ کی طرف
سے روشنی اور کتاب بیان کرنی جس سے اللہ راہ پہ لاتا ہے جو کوئی تابع ہوا وسکی رضا کا بچاؤ کی راہ پہ
اور انکو نکالتا ہے اندہیرون سے روشنی مین اپنے حکم سے اور انکو چلاتا ہے سیدہی راہ **ف** اللہ
پاک نے اپنے نفس کریمہ سے خبر دی کہ ہمنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدی و دین حق دیکر طرف سارے
اہل ارض کے کیا عرب و کیا عجم کیا امی کیا کاتب کے بہیجا اون کو مبعوث بہ بینات کیا وہ فارق ہین درمیان
حق و باطل کے اونہون نے حال تبدیل و تحریف و افترا باندہنے کا اللہ پر کہولدیا اور بہت سی تغییر کے
بیان کرنے سے سکوت کیا کہ اوسکے بیان مین کچہ فائدہ نہین ہے ابن عباس نے کہا جس نے انکار کیا
رجم کا اوس نے انکار کیا قرآن کا جسکا گمان بہی نہ تہا رجم منجملہ اونہین چیزون کے ہے جسکو اونہون نے
مخفی رکہا تہا رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ پہر اللہ نے قرآن عظیم سے خبر دی کہ ہمنے اوسکو
اپنی نبی پر اوتارا وہ طریق نجات و سلامت و منہج استقامت ہی اندہیرے سے طرف اوجالے کے
نکالتا ہے سیدہے رستے پر لگاتا ہے مہالک سے بچاتا ہے مسالک مبین کو واضح کرتا ہے محذور سے
پہیرتا ہے احسن امور کو حاصل کراتا ہے ضلالت کو نفی کرتا ہے اقوم حالت کی طرف ارشاد فرماتا ہے
ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ سے آیت رجم و قصہ اصحاب سبت ہے جو بندر ہوگئے
تہے کتاب سے مراد توریت انجیل ہے زجاج نے کہا مراد نور سے حضرت ہین یا اسلام یا قرآن سُبُلَ السَّلٰمِ
سے مراد طریق سلامت ہی عذاب سے یا اسلام ظلمات سی مراد کفر ہے نور سے مراد اسلام ہے لَقَدْ كَفَرَ

الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ
الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ أَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ
أَحِبّٰٓؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ○ بیشک کافر ہوئے جنہون

نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا تو کہہ پھر کس کا کچھ چلتا ہے اللہ سے اگر وہ چاہے کہ کھپا دے مسیح
مریم کے بیٹے کو اور اُس کی مان کو اور جتنے لوگ ہین زمین مین سارے اللہ کو ہے سلطنت آسمان
و زمین کی اور جو دونون کے بیچ ہے بناتا ہے جو چاہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور کہتے ہین یہود و
نصاری ہم بیٹے ہین اللہ کے اور اسکے پیارے تو کہہ پھر کیون عذاب کرتا ہے تم کو تمہارے گناہون
پر کوئی نہین تم بھی ایک انسان ہو اوسکی پیدایش مین بخشے جسکو چاہے اور عذاب کرے جسکو
چاہے اللہ کو ہے سلطنت آسمان و زمین کی اور جو دونون کے بیچ ہے اور اُسی کیطرف ہے رجوع
ف اللہ تعالی کسی جگہہ نبیون کے حق مین ایسی بات فرماتا ہے تا اون کی امت اُنکو بندگی کی حد
سے زیادہ نہ چڑہاوے والا نبی اس لائق کا ہے کو ہین انتہے ابن کثیر نے کہا کہ اللہ پاک نے اس آیت
مین کفر نصاری سے خبر دی ہے کہ وہ حق مین مسیح بن مریم کے جو ایک بندے ہین منجملہ بندگان خدا کے
اور ایک مخلوق ہین اوسکی یہ دعوی کرتے ہین کہ مسیح خدا ہین تعالی اللہ عن قولهم علوا کبیرا پھر اپنی
قدرت کاملہ سے اشیا پر خبر دی کہ سارے اشیا زیر قہر و سلطان الہی ہین جمیع موجودات و کائنات
اوسکی ملک و خلق ہین وہ سب پر قادر ہے جو چاہے سو کرے کس کا مجال ہے کہ دم مار سکے یا جو کام
وہ اپنی قدرت و سلطنت و عدل و عظمت سے کرتا ہے اوسکا سوال اُس سے کر سکے وھذا رد علی النصاری
علیہم لعائن اللہ المتتابعة الی یوم القیامة پھر یہود و نصاری پر رد کیا کہ وہ بڑے کذاب و مفتری
ہین یہ کہتے ہین ہم خدا کے فرزند و یار ہین یعنی انتساب ہمارا انبیا سے ہے ہم اون پیغمبرون کی اولاد
ہین اللہ کی اون پر عنایت تھی اسلیے ہم بھی اللہ کے دوست ٹہیرے بمنزلہ فرزند کے ہوئے اپنی کتاب
ست نقل کیا ہے کہ اللہ نے اپنے بندہ اسرائیل سے کہا انت ابنی بکری اس عبارت کو غیر تاویل مجہول
کیا تحریف کر ڈالا جو عقلائے اہل کتاب مسلمان ہو گئے اونہون نے اس کا رد کیا ہے اور کہا ہے

کہ اس لفظ کا اطلاق نزدیک اون کے بطور تشریف و اکرام ہوتا تہا جس طرح نصاریٰ نے اپنی کتابون
سے نقل کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی اَبِیْ وَاَبِیْکُمْ یعنی رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ یعنے
یہ بات معلوم ہے کہ وہ اپنے لیے مدعی نبوت نہ تہے جس طرح کہ حق مین عیسیٰ علیہ السلام کے تہے
بلکہ مراد اون کی اس عبارت سے ہونا اپنی عزت و آبرو کا نزدیک عیسیٰ کے ہے اسی لیے یہ کہا کہ ہم اللہ
کے فرزند و حبیب ہین اللہ نے اون پر رد کیا فرمایا کہ اگر یہ سچ ہے تو پہر اللہ اس کفر و کذب پر تم کو کیون
عذاب کرتا ہے **ف** بعض شیوخ صوفیہ نے بعض فقہا سے کہا قرآن مین یہ مضمون کس جگہہ
ہے کہ اِنَّ الْحَبِیْبَ لَا یُعَذِّبُ حَبِیْبَهٗ اوس نے کچہ جواب نہ دیا صوفی نے یہ آیت پڑہی قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ
بِذُنُوْبِکُمْ یہ بات جو اوس صوفی نے کہی ہے اچہی بات ہے اسکا شاہد مسند احمد مین انس سے موجود ہے
کہا حضرت مع چند نفر اصحاب کے چلے جاتے تہے راہ مین ایک بچا تہا اوس کی مان نے دیکہا کہ قوم آتی ہے
اوسکو اپنے بچے پر ڈر ہوا کہ کہین کچل نہ جاوے دوڑ کر ابنی ابنی کہکر اوسکو اوٹہا لیا قوم نے کہا اے
رسول خدا یہ اپنے بچے کو بہلا کب آگ مین ڈالے گی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو چپ کرکے فرمایا لا
وَاللّٰهِ مَا یُلْقِیْ حَبِیْبَهٗ فِی النَّارِ تفرد بہ احمد پہر اللہ نے فرمایا کہ تم ویسے ہی بشر ہو جیسے اور بنی آدم ہین
تم مین کیا سرخاب کا پر لگا ہے جو تم ایسی باتین بڑہ بڑہکر کرتے ہو اللہ حاکم ہے سارے بندون کا جسے
چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے اوس کے حکم کو بہلا کون پیچہے ڈال سکتا وہ تو جلد حساب لیگا
جو کچہ آسمانون اور زمین مین ہے آخر وہ سب اوسی کی ملک ہے سب اوسی کی زیر قہر و سلطنت ہین سب کا
ٹہکانا مرجع وہی ہے جو چاہے حکم دے اوس کے عدل مین جور نہین ابن عباس نے کہا نعمان بن آصا
بحر بن عمر شاش بن عدی پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے باہم بات چیت ہوئی حضرت نے ان کو
طرف اللہ کے بلایا نقمت الٰہی سے ڈرایا اونہون نے کہا تم ہم کو کیا ڈراتے ہو ہم تو خدا کے بیٹے اور اوس
کے پیارے ہین اوسپر یہ آیت اوتری رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر سدی نے کہا یہود کہتے ہین اللہ
نے اسرائیل کو سندیسا بہیجا کہ اِنَّ وَلَدَكَ بِكْرِیْ مِنَ الْوَلَدِ فَیُدْخِلُهُمُ النَّارَ فَیَکُوْنُوْنَ فِیْهَا اَرْبَعِیْنَ
لَیْلَةً حَتّٰی تُطَهِّرَهُمْ وَتَاْکُلَ خَطَایَاهُمْ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ اَنْ اَخْرِجُوْا کُلَّ مَخْتُوْنٍ مِنْ
وُلْدِ اِسْرَائِیْلَ فَاَخْرَجُوْهُمْ یہ مطلب ہے اون کے قول کا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَیَّامًا مَعْدُوْدَةً
اس کو سدی نے تفسیر آیت باب کے نیچے ذکر کیا ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ بعض طوائف

نصاری نے کہا تہا کہ مسیح اللہ ہین ابن عباس نے کہا مراد نصاری نجران ہین یہی مذہب یعقوبیہ و ملکانیہ
کا ہے بعض نے کہا یہ قول کسیکا نہین ہے لکن اون کے قول سے یہ بات لازم آتی ہے کہ اللہ وہی مسیح
ہے نہ اور کوئی آخر سورہ لنا مین اوسکا بیان گذر چکا ہے سو جب اللہ ہلاک مسیح و مریم پر قادر ہے اور کسی
کا مقدور نہین کہ اللہ کو اس ارادے سے اگر وہ چاہے روک سکے تو معلوم ہوا کہ اللہ کوئی اور ہے نہ
مسیح اگر مطابق زعم نصاری مسیح اللہ ہوتے تو کچہ اختیار رکہتے اور زیادہ نہین تو اپنی جان ہی سے
دفع ہلاک کر سکتے پس جبکہ اپنی جان سے موت کو دور نہین کر سکتے ہین تو دوسرے سے دفع کرنے مین
زیادہ تر عاجز ہونگے یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ خالق خلق ہے بحسب مشیت خود اوسپر بابت
کسی خلق کے اعتراض نہین پہونچتا آدم کو بے ماں باپ کے پیدا کیا حوا کو بے ماں کے بنایا عیسے کو بے
باپ پیدا کیا باقی خلق کو ماں باپ سے تکوین کیا یہ سب چار صورتین ہوئین ہر صورت دلیل قدرت کاملہ ہے ایسے
کوئی شے دشوار نہین یہود نے جسطرح عزیر کو نصاری نے جسطرح مسیح کو ابن اللہ کہا تہا اوسی طرح اپنے آپ
کو بہی اللہ کا بیٹا اللہ کا حبیب ٹہیرایا یہ نرے دعوی باطلہ امانی عاطلہ ہین اللہ نے جواب دیا کہ بہلا اگر تم
ایسے ہوتے تو اللہ تمکو تمہارے گناہون پر دنیا مین قتل و مسخ سے اور آخرت مین نار سے کیون عذاب
کرتا جسطرح تم خود اقرار کرتے ہو کہ ہم کو چند روز آگ چہوے گی بیٹا تو جنس باپ سے ہوتا ہے جو بات باپ پر
محال ہے وہ کس طرح بیٹے سے صادر ہو سکتی ہے حالانکہ تم سے گناہ صادر ہوتے ہین اور دوست اپنے
دوست کو دکہ نہین دیتا حالانکہ تم کو عذاب کیا جاتا ہے تو دلیل ہے اس بات پر کہ تم اس دعوی مین دروغ
گو ہو اس برہان کو نزدیک اہل جدل کے برہان خلف کہتے ہین حسن نے مرفوعًا کہا ہے لَا وَاللّٰہِ لَا یُعَذِّبُ
اللّٰہُ حَبِیْبَہٗ وَلٰکِنْ قَدْ یَبْتَلِیْہِ فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ اَحْمَدُ فِی الزُّھْدِ پہر فرمایا کہ تم تو آدمی ہو تمہارا حساب
خیر و شر لیا جاویگا ہر عامل کو اوس کے عمل کی جزا سزا ملے گی پہر جب ملک آسمان و زمین و ما بینہما اللہ کا ٹہیرا
تو یہ دلیل ہے اسپر کہ اللہ کا کوئی بیٹا نہین ہے کیونکہ محال ہے کہ اوسکے خلق و ملک مین کوئی شبیہ اوسکے
لیے ہو بازگشت تمہارا وقت انتقال کے دنیا سے طرف آخرت کے اوسکے طرف ہی یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ

جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِیْرٍ وَّلَا
نَذِیْرٍ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَشِیْرٌ وَّ نَذِیْرٌ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اے کتاب والو آیا ہے تمہارے
پاس رسول ہمارا تو ڑا پڑے پیچہے رسولون کا کبہی تم کہو کہ ہمارے پاس نہ آیا کوئی خوشی یا ڈر سنانیوالا

سو آچکا تمہارے پاس خوشی اور ڈر سنانیوالا اللہ ہر چیز پر قادر ہے **ف** حضرت عیسیٰ کے بعد کوئی رسول نہ آیا تھا سو فرمایا کہ تم افسوس کرتے تھے کہ ہم رسولون کے وقت مین نہ ہوئے کہ تربیت اون کی پاتے اب بعد مدت تم کو رسول کی صحبت میسر ہوئی غنیمت جانو اللہ قادر ہے اگر تم نہ قبول کروگے اور خلق کہڑی کر دیگا تم سے بہتر جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ جہاد کرنا قبول نہ کیا اون کی قوم نے اللہ نے انکو محروم کر دیا اور وں کے ہاتھ ملک شام فتح کروا دیا انتہی اللہ پاک نے اس آیت مین یہود و نصاریٰ کو خطاب کیا ہے کہ ہمنے تمہاری طرف خاتم النبیین کو بھیجا جس کے بعد اب کوئی نبی و رسول نہ آوے گا ملک سب کے بعد بھی آئے مین اسی لیے یہ لفظ فرمایا علیٰ فترة یعنے بعد مدت دراز کے جو درمیان عیسیٰ و محمد علیہما السلام گے گذری اس مدت فترت مین اختلاف ہی ابو عثمان نہدی و قتادہ نے کہا ہے چھہ سو برس ہین اوسکو بخاری نے سلمان فارسی سے بھی روایت کیا ہے دوسرا لفظ قتادہ کا پانسو ساٹھہ برس ہے معمر نے نقل کیا ہی کہ پانسو چالیس برس ہین ضحاک نے کہا کچہ اوپر چار سو تیس سال ہین شعبی نے کہا رفع مسیح سے ہجرت حضرت تک نوسو تینتیس سال گذرے تھے مشہور وہی قول اول ہے یعنے چھہ سو سال بہر کسینے چھہ سو بیس بھی کہے ہین اس مین کچہ منافات نہین ہے چھہ سو سال سے سال شمسی مراد ہے دوسرے قول سے سال قمری ہر تین سو برس شمسی و قمری مین قریب ہشت سال کے تفاوت پڑتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قصہ اہل کہف مین فرمایا ہے کہ وہ اپنے کہف مین تین سو برس رہے نو برس زیادہ یعنے حساب قمری سے تاکہ تین سو سال شمسی جو اہل کتاب کو معلوم تھے پورے ہوجاوین پہر فترت درمیان مسیح آخر انبیاء بنی اسرائیل اور درمیان ہمارے حضرت صلعم کے آدم علیہ السلام سے علی الاطلاق ہے صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَہٗ نَبِیٌّ اس حدیث مین رد ہے اوس شخص پر جو یہ بات کہتا ہے کہ بعد عیسیٰ کے ایک نبی آئے تھے خالد بن سنان نام جس طرح کہ قضاعی وغیرہ نے حکایت کیا ہے مقصود یہ ہے کہ اللہ نے حضرت کو بھیجا اوس حالت مین کہ رسولون کا آنا بند تھا رستے مٹ گئے تھے ادیان بدل گئے تھے کثرت سے بت پرستی ہوتی تھی آگ و صلیب پوجے جاتے تھے یہ آنا ایک پوری نعمت تھی اس آنے کی حاجت علم طور پر پیش آتی تھی کیونکہ فساد نے جہان بھر کو گھیر رکھا تھا طغیان و جہل کا زور شور تھا دنیا ظلمت کفر سے بھر گئی تھی جسکو دیکھو بد رویہ بد چال بد دین تھا مگر معدودے چند ازحد ادارے جو

متمسک تھے ساتھ بقایاے دین انبیاے اقدمین علیہم السلام کے بعض احبار یہود و عباد نصاریٰ و صابئین سے
جس طرح حدیث طویل عیاض میں مرفوعاً آیا ہے ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ نَظَرَ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَھُمْ
عَرَبِیَّھُمْ وَعَجَمِیَّھُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَلْحَدِیْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ مسلم کا لفظ یہ ہے مِنْ
اَھْلِ الْکِتٰبِ وَکَانَ الدِّیْنُ قَدِ الْتَبَسَ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ کُلِّھِمْ حَتّٰی بَعَثَ اللّٰہُ مُحَمَّدًا
فَھَدٰی بِہِ الْخَلَائِقَ وَاَخْرَجَھُمُ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اِلَخ بشیر و نذیر سے مراد حضرت ہین انکا
آنا واسطے اتمام حجت کے ہوا ابن جریر نے کہا مراد قدرت سے ہر شے پر یہ ہے کہ جسکو چاہون عصاۃ مین
سے عذاب کرون جس کو چاہون مطیعون مین سے ثواب دون فتح البیان مین ہے کہ فترت کے معنے
مین سکون و انقطاع کے بعثت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک مدت دراز سے آناجانا
پیغمبرون کا منقطع ہوگیا تہا ابن عباس نے کہا مابین موسی و عیسی علیہما السلام ایک ہزار نو سو
برس گذرے اس مین فترت نہ تہی ایک ہزار نبی خاص بنی اسرائیل مین آئے سوا اون کے جو
غیر بنی اسرائیل سے گذرے عیسے و حضرت کے بیچ مین پانچسو اونہتر برس ہوے اوس کے شروع مین
تین نبی آئے کما قال تعالے اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْھُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ مراد
ثالث سے شمعون ہین یہ حوارین مین سے تہے وہ فترت جس مین کوئی رسول نہ اوٹھا چارسو چونتیس
برس ہے رازی نے کہا فائدہ بعثت حضرت کا وقت فترت رسل کے یہ ہے کہ تحریف و تغییر سارے
شرائع متقدمہ مین بسبب تقادم عہد و طول ازمان کے گہس گئی تہی حق باطل سے کذب صدق سے
خلط ملط ہوگیا تہا یہ واسطے اون کے ایک عذر ظاہر تہا ترک عبادات مین وہ کہہ سکتے تہے کہ
اے اللہ ہمارے تیری عبادت تو بیشک ضرور تہی لکن ہمنے نہ جانا کہ کس طرح عبادت کرین اس
لیے اوس وقت اللہ پاک نے محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو واسطے دور کردینے اس عذر کے بہیجا
تاکہ اون کی حجت ختم ہوجاوے یہ نہ کہین کہ ہمارے پاس کوئی خوشی سنانیوالا ڈرانے والا
نہین آیا اب جو اللہ نے بشیر و نذیر کو بہیجدیا اور اسکی شریعت کو تا قیامت برقرار رکہا اور حفظ
کتاب کا خود ذمہ لیا اور سنت کو ہمراہ قرآن کے حکم وحی مین قائم کیا تو اب سارے عذر جاتے
رہے اب جو کوئی برخلاف کتاب و سنت کے کوئی عبادت یا کام کرے گا تو وہ معذور نہ ہوگا

بلکہ مقہور شہیرے گا نعوذ باللہ من غضب اللہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا

دٰخِلُوْنَ ○ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ

نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ○ قَالَ رَبِّ

اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ○ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ

عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ○ ع جب کہا موسے
نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کیے تم مین نبی اور کر دیا تم کو بادشاہ
اور دیا تم کو وہ جو نہین دیا کسی کو جہان مین اے قوم داخل ہو زمین پاک مین جو لکہدی ہے اللہ نے
تم کو اور اُلٹے نہ جاؤ اپنی پیٹہہ پر پہر جا پڑوگے نقصان مین بولے اے موسے وہان ایک لوگ ہین
زبردست اور ہم ہرگز وہان نہ جاوینگے جب تک وہ نکل چکین وہان سے پہر اگر وہ نکلین وہان سے
تو ہم داخل ہون کہا دو مردون نے ڈر والون مین سے خدا کی نوازش تہی اون دو پر پیٹہہ جاؤ اُنپر حملہ کرکے
دروازے مین پہر جب تم اوس سے پیٹہو تو تم غالب ہو اللہ پر بہروسا کرو اگر یقین رکہتے ہو بولے اے
موسی ہم ہرگز نہ جاوین ساری عمر جب تک وہ رہینگے اوس مین سو تو جا اور تیرا رب دونون لڑو ہم یہان
ہی بیٹہے ہین موسے نے کہا اے رب میرے اختیار مین نہین مگر میری جان اور میرا بہائی سو فرق کر تو ہم
مین اور بیحکم قوم مین اللہ نے فرمایا تو وہ اُن سے بند ہوئی چالیس برس سر مارتے پہرینگے ملک مین سو
تو افسوس نہ کر بے حکمون پر ف حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کا وطن چہوڑ نکلے اللہ کی راہ مین اور
ملک شام مین آکر ٹہیرے مدت تک اون کے اولاد نہ ہوئی تب اللہ نے انکو بشارت فرمائی کہ تیری اولاد
بہت پہیلاؤنگا اور زمین شام اون کو دونگا اور نبوت اور دین اور کتاب اور سلطنت اُن مین رکہونگا
پہر حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین وہ وعدہ پورا کیا بنی اسرائیل کو فرعون کی بیگار سے
خلاص کیا اوسکو غرق کیا اون کو فرمایا کہ تم جہاد کرو عمالقہ سے ملک شام چہین لو پہر ہمیشہ وہ ملک
شام تمہارا ہی حضرت موسی نے بارہ شخص بارہ قبیلہ بنی اسرائیل پر سردار کیے تہے انکو بہیجا کہ ادہر

ملک کی خبر لاوین وہ خبر لائے تو ملک شام کی خوبیان بہت بیان کین وہان مسلط تہے عمالقہ اون کی قوت
وطاقت بہی بیان کی حضرت موسے نے کہا تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کرو اور قوت دشمن مت کہو
انہین دو شخص اوس حکم پر رہے دس نرہے قوم نے سنا نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پہر اولٹے مصر مین
جاوین اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اسقدر مدت جنگلون مین پہرتے رہے جب اس قرن
کے لوگ مر چکے مگر وہ دو شخص کہ وہی حضرت موسی کے بعد خلیفہ ہوئے اون کے ہاتہہ سے فتح ہوئی اہل کتاب
کو یہ قصہ سنایا اسپر کہ اگر تم رفاقت نہ کروگے پیغمبر کی تو یہ نعمت اورون کے نصیب ہوگی آگے اسپر قصہ سنایا
قابیل ہابیل کا کہ حسد مت کرو حسد والا مردود ہے انتہے **ف** اللہ نے اس جگہہ یہ خبر دی ہے کہ ہمارے
بندے ورسول وکلیم موسی بن عمران نے اپنی قوم کو یاد دلایا کہ دیکہو اللہ نے تمپر کیسا کچہ انعام کیا دنیا و
آخرت کی بہتری بہلائی تمہارے لیے جمع کردی اب تو تم سیدہی راہ چلو تم مین جب ایک نبی مرا تو دوسرا
نبی بہیجا ابراہیم کے وقت سے اوسوقت تک یہی دستور رہا کہ ہمیشہ ایک کے بعد دوسرا پیغمبر آتا رہا
جو اللہ کیطرف ملاتا تہا نقمت خدا سے ڈراتا تہا یہانتک کہ عیسے علیہ السلام پر توڑ ہوگیا انبیا بنی اسرائیل
ختم ہوگئے پہر اللہ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو علے الاطلاق خاتم انبیا ورسل ہین نسل اسمعیل بن
ابراہیم علیہما السلام سے اور جملہ انبیائے متقدمین سے اشرف واکرم واعلے ہین وحی بہیجی ابن عباس
نے کہا مراد ملوک سے زن وخادم وگہر ہے بنی اسرائیل مین جسکے پاس خادم وعورت ہوتے وہ بادشاہ
کہلاتا ابن عمرو سے ایک شخص نے کہا کیا مین فقراء مہاجرین مین سے نہین ہون کہا تیرے پاس عورت ہے
جسکے پاس تو رات بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرے پاس گہر ہے جس مین تو رہتا بستا ہی کہا ہان کہا تو
غنی ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بہی ہے کہا فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ یعنی اب تو بادشاہ ہے رواہ
ابن جریر حسن بصری نے کہا ملک یہی مرکب وخادم وخانہ ہے اسیطرح حکم ومجاہد ومنصور وثوری سے
بہی مروی ہے ابن شوذب کہتے ہین بنی اسرائیل مین جسکے پاس گہر اور خدمتگار ہوتا اور اوسکے اذن
چاہتے تو وہ بادشاہ کہلاتا قتادہ نے کہا سب سے پہلے اونہین نے خادم مقرر کیے سدی نے کہا مراد
انکو جان ومال واہل کا مالک ہونا ہے یہ معنی ہین ملوک ہونے کے ابن مسعود نے مرفوعًا کہا ہے بنی اسرائیل
مین جس کے پاس خادم وسواری وعورت ہوتی وہ بادشاہ لکہا جاتا رواہ ابن ابی حاتم زید بن اسلم
نے کہا مین نہین جانتا مگر اتنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ كَانَ لَهٗ بَيْتٌ وَخَادِمٌ

فهو ملك وهذا امر سهل غريب رواه ابن جرير حديث مین آیا ہے من اصبح منكم معافى فى جسده آمنا فى سربه عنده قوت يومه فكانما حيزت له الدنيا بحذافيرها **ف** مراد عالمین سے اوسوقت کے اہل عالم ہین اسلیے کہ یونان و قبط و سائر اصناف بنی آدم مین یہی زیادہ تر شریف تہی کما قال تعالے ولقد آتينا بنى اسرائيل الكتاب والحكم والنبوة ورزقناهم من الطيبات وفضلناهم على العالمين وقال تعالے اغير الله ابغيكم الها وهو فضلكم على العالمين غرضکہ بنی اسرائیل اپنے زمانے مین سب اہل زمان سے افضل تہے ورنہ یہ امت اشرف و افضل ہے نزدیک اللہ کے اکمل ہے شریعت مین اقوم ہے منہاج مین زیادہ تر ہے ارزاق مین اکثر ہے اموال و اولاد مین اوسع ہے مملکت مین ادوم ہے عزت مین قال تعالے كنتم خير امة اخرجت للناس وقال تعالے وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ابن عباس و ابو مالک و سعید بن جبیر نے کہا کہ خطاب آتاکم الخ اس امت کو ہے مگر جمہور کہتے ہین کہ قوم موسے کو ہے مراد نزول من و سلوے و سایہ ابر وغیرہ ہی اور وہ خوارق جو مخصوص تہے ساتہہ اونکے پہر اللہ نے موسی کی تحریض کا بنی اسرائیل کو جہاد پر ذکر کیا کہ اونہون نے کہا تم بیت المقدس مین داخل ہو یہ جگہہ زمان یعقوب علیہ السلام مین انہین کے ہاتہہ مین تہی مگر جب وہ مع اپنے فرزندون و گہروالون کے ایام یوسف علیہ السلام مین بلاد مصر کو چلے آئے تو وہان عمالقہ نے اپنا قبضہ کر لیا مالک بن بیٹہے اوسپر حضرت موسی نے کہا کہ تم اون سے لڑو فتحیاب ہو گے ظفر تمہین کو ہوگی مگر وہ ہمت ہار گئے کہنا نہ مانا کہا وہ نکلین تو ہم گہسین اس قصور پر یہ عقاب ہوا کہ جنگل و صحرا و دشت مین مارے مارے پہرین حیران پریشان سرگردان تہے کچہ نہ جانتے کہ کدہر جائین کیا کرین کس طرح مقصد پائین چالیس برس تک لگاتار یہی گت رہی یہ عقوبت ہر اوس تفریط کی جو اونہون نے اللہ کے حکم مین کی مقدس کہتے ہین مطہر کو ابن عباس نے کہا مراد طور اور اوسکا اردگرد ہے یہی قول ہے مجاہد وغیرہ کا دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ اریحا مراد ہے بہت سے مفسرین نے یون ہی کہا ہے مگر اس مین نظر ہے اسلیے کہ مقصود فتح سے کچہ اریحا نہ تہا اور نہ وہ اونکی راہ مین طرف بیت المقدس کے پڑتا تہا وہ تو بلاد مصر سے بعد ہلاک فرعون چلا آتا تہا مگر یہ کہ مراد اریحا سے وہ شہر معروف ہو جو طرف طور کے جانب شرق بیت المقدس کے واقع ہے قوم کو جبار کہا یعنی اونکی اخلاق ہولناک اور اونکی قوی سخت ترین ہمکو قدرت اونکی مقاومت و مصاولت کی نہین ہے جب تک وہ اس شہر مین

ہین ہم داخل نہین ہو سکتے ہان اگر وہ باہر نکل جاوین تو ہم وہان جاوین ورنہ ہمین طاقت اون کے ساتھ
لڑنے کی نہین ہے انس بن مالک نے اپنی لاٹھی کو ناپا معلوم نہین کے گز نکلی پہر اوس لاٹھی سی پچاس
پچپن تک زمین ناپی پہر کہا طول عمالیق کا اتنا تہا بہت سی مفسرین نے اس جگہہ اخبار وضع بنی
اسرائیل سے عظمت خلق جبارین مین ذکر کیے ہین کہا اون مین سے ایک عوج بن عنق بنت آدم علیہ
السلام تہا طول اسکا تین ہزار تین سو تینتیس گز تہائی ذراع تہا از روے حساب یہہ ایسی شے ہے
جسکے ذکر کرنے سے شرم آتی ہے علاوہ اسکے مخالف حدیث صحیحین ہے جس مین مرفوعًا یون آیا ہے
ان اللہ خلق آدم وطولہ ستون ذراعا ثم لم یزل الخلق ینقص حتی الآن یہہ بہی ہے کہ وہ شخص کافر
ولد الزنا سفینہ نوح علیہ السلام مین سوار نہ ہوا طوفان اوسکے گہٹنون تک نہ پہنچا یہ سب نقل قافیہ
ہے اسلیے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نوح نے یہ دعا کی تہی رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا وقال
تعالی فانجیناہ ومن معہ فی الفلک المشحون ثم اغرقنا بعد الباقین وقال تعالی لا عاصم الیوم من
امر اللہ الا من رحم جب خاص نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر ڈوب گیا عوج بن عنق کیونکر بچا باوجود
کافر ولد الزنا ہونے کے یہ بات نہ عقل مین ٹہیک بیٹہتی ہے نہ شرع مین بلکہ وجود بہی ایسے شخص
جسکو عوج بن عنق کہتے ہین نظر ہے ایسی کہانیان اول جلول کہلاتی ہین شیخ جنہون کی بنائی
ہوئی معلوم ہوتی ہین واللہ اعلم بارہ نقیب مین دو آدمی ایسے نکلے جنہون نے تحریض قتال پر کی ابن
عباس نے کہا وہ یوشع بن نون وکالب بن یوقنا تہے یہی قول ہے مجاہد وعکرمہ وعطیہ وسدی وربیع وبہت
سے سلف وخلف کا مگر بنی اسرائیل نے ہمت ہار دی جہاد پر راضی نہ ہوے رسول کی مخالفت کی
مقاتلہ اعدا سے ڈر کر مصر کا ارادہ کیا موسی وہارون علیہما السلام نے سامنے بنی اسرائیل کے سجدہ
کیا خوف سے اون کے انکار کے یوشع وکالب نے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے قوم کو ملامت کی کہتے ہین
تو دیکہے ان دونون کو تہرا رسے ایک امر عظیم خطر جلیل پیش آیا ایک قوم کا تو یہہ جواب تہا ایک جواب
صحابہ کا تہا دن بدر کے حضرت نے قتال نفیر مکہ جو واسطے منع قافلے کے ہمراہ ابو سفیان آئے تہے
مشورہ چاہا وہ نو سو سے ہزار تک تہے گنتی مین ابو بکر ومہاجرین نے اچہا جواب دیا حضرت یہی کہتے تہے
کہ اے مسلمانو مجہکو مشورہ دو صلاح بتاؤ انصار کا استمزاج کرتے تہے اسلیے کہ جمہور ناس انہین کے تہے
سعد بن معاذ نے کہا شاید آپ ہم سے تعریض فرماتے ہین واللہ جس نے تم کو سچ بہیجا ہے اگر تم اس دریا

گہسو گے ہم تمہارے ساتھہ کود پڑین گے ہم مین سے ایک بہی تم سے پیچہے نرہیگا ہم منا دشمن سے گلا
کو ہمراہ تمہارے نا پسند نہین کرتے ہین ہم تو لڑائی مین صابر لقائی عدو مین صادق ہین شاید اللہ
کو ہم سے ایسی بات دکہلائے جس سے تمہاری آنکھہ ٹہنڈی ہو لے چلو ہم کو اللہ کی برکت پر حضرت
اس بات سے سعد کی نہایت درجہ خوش ہوئے مقداد نے دن بدر کے حضرت سے کہا ای رسول خدا
ہم تم سے وہ بات نہ کہین گے جو بنی اسرائیل نے موسی سے کہی تہی اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا ہٰہُنَا و
لکن ہم کہتے ہین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ یہ
ابن مسعود نے کہا حاضر ہوا مین مقداد سے ایسی جگہہ کہ اگر مین اوسکا صاحب ہوتا تو دوست تر تہا مجہکو وہ
پاس حضرت کے آئے حضرت مشرکین پر بددعا کر رہے تہے کہا ای رسول خدا ہم وہ بات نہ کہینگے جو بنی اسرائیل
نے موسی سے کہی تہی کہ جا تو اور تیرا رب لڑو ہم یہان بیٹہے ہین ولکن ہم لڑین گے داہنے بائین سامنے
پیچہے تمہارے مین نے دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بشاش بشاش ہو گیا رَوَاہُ اَحْمَدُ بُخَارِی
کا لفظ یہ ہے کہ مقداد نے حضرت سے کہا لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لِمُوْسٰى اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ
[illegible] وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَاَنَّهٗ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ایک روایت مین یون
ہے کہ یہ بات مقداد نے دن حدیبیہ کے کہی تہی جب کافرون نے حضرت کو ہدی مناسک سے روکدیا
تہا سو اگر یہ روایت محفوظ ہے تو اس دن اور دن بدر کے دونون بار کہا ہو اس کہنے مین کمال دلاوری
اور بہادری فضیلت مقداد کی ثابت ہوئی غرضکہ جب بنی اسرائیل نے قتال جبارہ سے انکار کیا حضرت
موسی نے غضب مین آکر اونپر بددعا کی کہا اے رب مین اور میرا بہائی حاضر ہے ہمارے اور اس قوم
فاسق کے بیچ مین فرق کر ابن عباس نے کہا یعنے حکم دے درمیان ہمارے اور انکے دوسرا لفظ یہ ہے
کہ جدائی ڈال باہم ہمارے اور انکے یعنے افرق کے معنے ہین اقض یا افصل کما قال الشاعر

یَا رَبِّ فَافْرُقْ بَيْنَهٗ وَبَيْنِيْ   اَشَدَّ مَا فَرَّقْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ

پہر اللہ نے نکول بنی اسرائیل پر جہاد جبارین سے یہ حکم دیا کہ وہ چالیس سال تک اس شہر مین نہ جاوین
تیہ مین پڑے ماری پہرین کوئی رستہ نکلنے کا اوس بیابان سے نہ پاوین وہان امور عجیبہ خوارق کثیرہ
پیش آئے جیسے سایہ کرنا ابر کا اوترنا من وسلوی کا جاری ہونا پانی کا ٹہوس پتہر سے اوس کے
سوا اور بہت معجزات ظاہر ہوئے وہین توریت بہی اوتری احکام مشروع ہوئے قبۂ عہد جس کو قبۂ [illegible]

کہتے ہین وہین بنایا گیا ابن عباس نے کہا چالیس سال تک ہر صبح چلتے قرار نہ تہا مگر رستہ نہ پاتے وہین ہارون علیہ السلام کا انتقال ہوا پہر تین برس بعد اونکے موسی علیہ السلام نے وفات کی اونکے بعد اونکی جگہہ یوشع بن نون کو خلیفہ کیا وہ نبی تہے اس مدت مین اکثر بنی اسرائیل مر گئے کہتے ہین کہ سوا یوشع وکالب کے کوئی باقی نہ رہا جب مدت چہل سالہ گذر گئی یوشع علیہ السلام باقی بچے کہچون اور سارے بنی اسرائیل کو لیکر جبل ثانی سے چلکر بیت المقدس کو آئے شہر کا محاصرہ کیا دن جمعہ کے بعد عصر فتحیاب ہوئے سورج ڈوبنے پر تہا خوف ہوا کہ کہین روز شنبہ نہ آجاوے یوشع نے کہا اِنَّكِ مَامُورَةٌ وَاَنَا مَامُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ اللہ نے آفتاب کو روک لیا یہانتک کہ شہر کو فتح کر لیا پہر اللہ نے یوشع کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل سے کہدو کہ بیت المقدس مین سجدہ کرتے ہوئے حِطَّةٌ کہتے ہوئے داخل ہون یعنے ہمارے گناہ جہڑ گئے اونہون نے اللہ کے حکم کو بدلڈالا چوتڑ کے بل گہسٹتے ہوئے حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ کہتے ہوئے داخل ہوئے یہ قصہ سورۂ بقرہ مین گذرچکا ہے اللہ رے جہالت وضلالت اوس قوم کی کہ بعد عقوبت چہل سالہ وحصول نعمت فتح بہی اوسی جاہلیت وحماقت وتمرد پر جمے رہے اللہ کے احسانون کا کچہ شکر نہ مانا ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ سرگردان رہے چالیس سال موسی وہارون وہین تیہ مین مرے جنکی عمر چالیس سال سے زیادہ تہی وہ بہی وہین مرا جب یہ مدت گذر گئی یوشع بن نون جو بجائے موسی علیہ السلام قائم بالامر تہے رہی سہون کو لیکر نکلے اونہین نے قدس کو فتح کیا اون سے کہا کہ آج دن جمعے کا ہے اونہون نے قصد افتتاح کا کیا سورج قریب غروب آیا وہ ڈرے کہ کہین شب شنبہ نہ آجاوے کہ یہ لوگ روز شنبہ کو مانین آفتاب سے پکار کر کہا تو مامور ہے اور مین بہی مامور ہون وہ ٹہیر گیا اونہون نے شہر فتح کر لیا اتنا مال پایا کہ اوسکی برابر کبہی دیکہا نہ گیا تہا جمع کر کے رکہا آگ نہ آئی کہا تم مین کسینے خیانت کی ہے رؤس اسباط کو بلایا وہ بارہ شخص تہے اون سے بیعت لی ایک شخص کا ہاتہہ اونکی ہاتہہ سے چپک گیا کہا خیانت تیرے پاس ہے نکال اوس نے ایک سر گاؤ سونے کا نکالا جسکی دو آنکہین یاقوت کی اور دانت موتی کے تہے جب اوسکو مال قربان کے ساتہہ رکہا آگ آکر کہا گئی اس سیاق کے لیے شاہد ہے صحیح مین ابن جریر نے کہا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ کے یہی معنے ہین کہ وہ چالیس سال تک جنگل مین پڑے رہے منزل مقصود نہ پاتے تہے پہر ہمراہ موسی علیہ السلام کے نکل کر فتح کیا پہر اوسپر یہ حجت بیان کی ہے کہ باجماع علماے اولین اخبار اقدمین قاتل عوج بن عنق موسے علیہ السلام ہین سو اگر یہ قتل کرنا اون کا عوج کو پہلے تیہ سے ہوتا تو کبہی بنی اسرائیل عمالقہ کے مقابلے اور مقاتلے سے

سست نہ پڑتے اس سے معلوم ہوا کہ قتل اوسکا بعد تیہ کے تہا اُسپر بہی اجماع ہے کہ بلعام ابن باعورا نے جبارین
کی اعانت کی موسی علیہ السلام پر بددعا کی سو یہہ بہی بعد تیہ کے ہوا اسلیے کہ جبابرہ قبل تیہ کے موسی و
قوم موسی سے ڈرتے نہ تہے یہ تو بطور استدلال کہا ہے پہر ابن عباس سے یون روایت کیا ہے کہ عصا
موسی کا دس گز تہا اور وہ خود بہی دس گز کے تہے اور دس گز اوچہل کر مارا تو عوج کی ایڑی کو لگا وہ
مقتول ہوا ایک سال تک دریای نیل کا پل رہا تہے لکن خدا جانے کہ یہ کیسی کہانی ہے پہر اللہ نے
موسی علیہ السلام کو تسلی دی کہ یہ فاسق اسی سزا کے مستحق تہے جو اُن کو ملی تم اُنپر کچہ افسوس و رنج نکرو
ف یہ قصہ پُر غصہ متضمن ہے تقریع وبیان فضائح ومخالفت یہود پر ساتہہ خدا اور رسول کے کہ جب اللہ
ورسول نے اُن کو حکم جہاد کا دیا دم دبا گئے مصابرت اعدا سے جان چرا گئے اون کے مجادلہ و
مقابلہ سے ہمت ہار بیٹہے حالانکہ درمیان اونکے اللہ کا رسول کلیم صفی خلق اوس زمان کا موجود تہا
اور اُسنے اون سے وعدہ نصر وظفر کا کیا تہا اللہ کا عذاب و نکال بغرق ساتہہ فرعون و لشکر فرعون کے
دیکہہ چکے تہے معہذا امقابلہ اہل بلد سے جو بنسبت دیار مصر کے عشر معشار تہے نامردی کرنے لگے آخر
قبائح شنیع اُنکے خاص وعام پر کہل گئے ایسے رسوا ہوے کہ جسکو نہ لیل چہپاوے نہ ذیل اپنے جہل مین اپنی
اپنی گمراہی مین متردد رہے اللہ کے دشمن ٹہیر گئے اس پر یہ دعوی ہے کہ ہم اللہ کے ابنا و احبا ہین اللہ
نے اُنکو سور بندر کر دیا لعنت کر کے مستحق جہنم ٹہیرادیا ف فتح البیان مین ہے کہ جتنے انبیا بنی اسرائیل
مین ہوئے اتنے پیغمبر عالی شان کسی امت مین نہین ہوے پیغمبرون کے سوا بادشاہ بہی ہوئے پہلے ملوک
فرعون تہے اب مالک زمین ہوئے یا مراد ملوک سے منازل ہین کہ بے اذن کوئی اون پر داخل نہ ہوتا ضحاک
نے کہا اون کے گہرون مین نہرین جاری تہین بڑے بڑے محل وسیع تہے جسکے گہر مین پانی کی نہر بہتی وہ ملک
ہوتا ظاہر یہ ہے کہ مراد ملک حقیقی ہے یعنی سچ مچ بادشاہ وقت تہے اگر اور کچہ معنے ہوتے جیسے گہر خادم
مرکب تو کچہ امتنان نہ تہا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اور اقوام مین بہی ملوک ہوئے ہو مگر نہ اس قدر جتنے کہ بنی اسرائیل
مین ہوئے ارض مقدسہ سے مراد زمین پاک وخاک مبارک ہے کلبی نے کہا ابرہیم علیہ السلام جبل لبنان
پر چڑہے اون سے کہا گیا نظر کرو جہانتک تمہاری نگاہ جاوے گی وہ مقدس ہے تمہاری ذریت
کی میراث ہے قتادہ نے کہا سارا شام ارض مقدس ہے مجاہد نے کہا طور ماحول طور ہے معاذ بن
جبل نے کہا عریش سے فرات تک ہے سدی وابن عباس وغیرہما نے کہا اریحا ہے زجاج نے کہا

اسکو مارنے لگو اوسکو رخصت ہے کہ ظالم کو مارے اور اگر صبر کرے تو شہادت کا درجہ ہے یہ جو کہا کہ تو میرا
اور اپنا گناہ حاصل کرے یعنی تیرے گناہ عمر بھر کے تجہپر ثابت رہین اور میرے خون کا گناہ چڑہا اور میرے عمر
بھر کے گناہ اوترین **ف** اوس سے پہلے کوئی انسان مرا نہ تہا کہ معلوم ہو مردے کا بدن کیا کریے
قابیل ہابیل کو مار کر ڈرا کہ اس کا بدن پڑا رہیگا تو لوگ دیکہکر مجہہ کو پکڑین گے اوسکو پوٹ باندہکر
لیے پہرا کئی روز آخر اللہ نے ایک کوا بہیجا اوس نے زمین کو کریدا اوسکو دیکہکر یہ سمجہا کہ اوسکے بدن کو
دفن کرنا چاہیے اور نقل مین یون آیا ہے کہ ایک کوے نے زمین کرید کر دوسرے کوے مردے کو دفن کیا
اوسنے دفن بہی دیکہا اور بہائی کی خیر خواہی دوسرے بہائی کے حق مین دیکہی اور اپنے فعل سے پشیمان
ہوا انتہے **ف** اس آیت مین اللہ پاک نے بد انجام بغی و حسد و ظلم کا خبر ہر دو پسر آدم مین جو خاص
صلب آدم سے پیدا ہوئے تہے قول جمہور مین اور انکا نام قابیل و ہابیل تہا بیان کیا کہ دیکہو ایک
نے دوسرے پر کس طرح حسد کر کے زیادتی و دست درازی کی یہ حسد اوس پر کیا کہ اللہ نے اوس کو نعمت دی
اوسکی نیاز قبول فرمائی وہ بوجہ اخلاص نیت کے تہی واسطے اللہ کے مقتول بسبب ور ہونے گناہون
کے فائز ہو کر داخل جنت ہوا اور قاتل خائب و خاسر ہوا دونون جہان مین اللہ نے حضرت سے کہا ان باغیون
حاسدون اخوان خوک و بندر یعنے یہود اور انکے امثال و اشباہ کو خبر ابنی آدم کی سناؤ بہت سے
سلف و خلف نے یہی کہا ہے کہ مراد قابیل ہابیل ہین یہ خبر سچی و ٹہیک ہے اوس مین کسی طرح کا شک
و شبہہ ہو کا وہم کذب تبدیل یا زیادت نقصان نہین اسی لیے لفظ بالحق فرمایا کقولہ تعالی اِنَّ هٰذَا
لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وقولہ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ وقال ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ
الْحَقِّ اکثر سلف و خلف نے کہا ہے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو یہ بات مشروع کی تہی کہ وہ اپنی بیٹیان
اپنے بیٹون سے بیاہ دیا کرین بسبب ضرورت حال کے ہر بطن مین ایک نر ایک مادہ پیدا ہوتا اس
بطن کے بیٹے کو دوسرے بطن کی بیٹی سے بیاہ دیتے ہابیل کی بہن بدصورت تہی قابیل کی بہن
خوبصورت تہی قابیل نے چاہا کہ وہ مجہہ کو ملے بہائی کو نہ ملے آدم نے کہا تم دونو نیاز کرو جسکی نیاز
قبول ہو وہ اوسکو ملے ہابیل کی نیاز قبول ہوئی قابیل کی قبول نہ ہوئی آخر اس حسد مین بہائی کو
مار ڈالا انجام وہ ہوا جو اللہ نے قرآن مین فرمایا ایک جماعت صحابہ نے کہا آدم کے دو بیٹے
پیدا ہوئے قابیل صاحب زرع تہا ہابیل صاحب ضرع یعنے ایک کہیتی کرتا دوسرا دودہ والے

جانور رکہتا قابیل بڑا تہا اوسکی بہن ہابیل کی بہن سے احسن تر تہی ہابیل نے چاہا کہ اوس سے نکاح کرے قابیل نے
کہا وہ میری بہن ہی میرے ساتہہ پیدا ہوئی ہے اور تیری بہن سے بہتر ہے مین زیادہ تر حقدار ہون کہ اوس سے
نکاح کرون باپنے کہا کہ تو اوسکا بیاہ ہابیل سے کردی نہ مانا دونون نے نیاز کی کہ دیکہین کون زیادہ تر
مستحق جارہے ہے آدم علیہ السلام اوسوقت غائب تہے مکے کو گئے تہے اللہ نے اون سے کہا تہا تو جانتا ہے
کہ میرا گہر زمین مین کہان ہے کہا مین نہین جانتا فرمایا میرا گہر مکے مین ہے تو وہان جا دہ اوس گہر کو دیکہنے
گئے تہے آسمان سی کہہ گئے تہے کہ میری اولاد کو بامانت محفوظ رکہنا اوسنے انکار کیا زمین سے کہا
اوس نے بہی انکار کیا پہاڑون سے کہا اونہون نے بہی انکار کیا قابیل سے کہا اوسنے کہا ہان تم
جاؤ ہو آؤ اپنے اہل کو خوشی آکر پاؤ گے جب آدم علیہ السلام چلے گئے دونون نے نیاز مانی قابیل کو یہ
فخر تہا کہ مین احق ہون اپنی بہن کا تجہہ سے بڑا ہون باپ کا وصی ہون ہابیل نے ایک موٹی بکری
نیاز کی قابیل نے ایک گٹھے سنبل کا نیاز کیا اوسمین ایک بڑا سنبلہ تہا اوسکو چہیل کر کہا یا آگ آئی وہ
قربان ہابیل کو کہا گئی قربان قابیل کو چہوڑ گئی قابیل نے غصے مین آکر کہا کہ مین تجہکو مار ڈالون گا تاکہ
تو میری بہن سی بیاہ نہ کر سکے ہابیل نے کہا سنو بہائی اللہ اوسکی نیاز قبول کرتا ہے جو پرہیزگار ہوتا
ہے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ یہ قصہ کئی طریق وکئی لفظ سو آیا ہے بعض روایت مین فقط ذکر قربان کا ہے وہ
مقتضی ہے اس بات کو کہ تقریب قربان کسی سبب سے یا عورت کی وجہ سو نہ تہی ایک جماعت اسطرف
گئی ہے ظاہر قرآن بہی یہی ہے کہ دونون بہائیون نے نیاز کی تہی ایک کی پذیرا دوسرے کی رد ہوئی
جس کی رد ہوئی اوس نے دوسرے کو جسکی قبول ہوئی مار ڈالا سیاق آیت کا اقتضا یہ ہے کہ غضب
وقتل فقط اسی بات پر ہوا کہ نیاز قابیل کی قبول نہ ہوئی ہابیل کی پذیرا ہوئی پہر مشہور نزدیک جمہور
کے یہ ہے کہ جس نے نیاز مین بکری دی وہ ہابیل تہا جس نے طعام دیا وہ قابیل تہا ہابیل کی بکری قبول
ہوئی یہانتک کہ ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے کہ جو بکری فدیہ ذبیح مین آئی تہی اور حضرت ابرہیم نے
اوسکو ذبح کیا یہ وہی بکری ہے جو نیاز ہابیل تہی یہ مناسب ہے واللہ اعلم بہت سے سلف وخلف نے
اسی پر نص کی ہے یہی قول مجاہد سے بہی مشہور ہے لکن ابن جریر نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ جس نے
نیاز زرع کی وہ قابیل تہا اوسکی نیاز مقبول ہوئی ولکن یہ نقل خلاف مشہور ہے شاید محفوظ نہ ہو واللہ
اعلم اللہ نے قرآن پاک مین نام دونون کا نہین لیا مطلب دریافت حال سے ہے نہ نام سے اگرچہ

جمہور اہل علم وسیر یہی کہتے ہین کہ قاتل کا نام قابیل تہا مقتول کا نام ہابیل تہا **ف** اللہ اوسکی نذر نیاز پذیرا کرتا ہے جو اپنے فعل مین اللہ سے ڈرتا ہے معاذ بن جبل نے کہا لوگ ایک میدان مین روکے جاوینگے ایک منادی ندا کریگا متقی کہان ہین اہل تقوے کنف رحمن مین اوٹہہ کہڑے ہونگے اللہ اونسے پردہ نہ کریگا نہ چہپیگا ابو عفیف نے کہا مین نے پوچہا متقی کون لوگ ہین کہا وہ قوم ہے جو شرک وبت پرستی سے بچتی ہے عبادت خالص کرتی ہے وہ جنت کیطرف آویگی رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ قرآن وحدیث مملو ہے فضیلت وتحریض سے تقوی پر دین اسلام مین کسیکا رتبہ متقی سے بڑہکر نہین ہے متقی کی تہوڑی عبادت اورون کی زیادہ عبادت سے قبولیت مین بسبب اخلاص وحسن نیت وصلاح عمل کے بڑہجاتی ہے اللہ کو جسقدر اہل تقوی عزیز ہین اور کوئی عزیز نہین اصل تقوے یہ ہے کہ بعد صحت اعتقاد ودرستی توحید کے مجتنب ہو معاصی سے اسلیے کہ دفع مضرت مقدم ہوتی ہے جلب منفعت پر جو لوگ ہمراہ عمل صالح کے عمل سیئہ کرتے ہین وہ متقی نہین ہین گو لائق عفو وصفح سمجہے جاوین آیت باب اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ گویا نص ہے مقدمہ عدم قبول عمل کے غیر متقین سے یہ آیہ جسطرح مبشر بقبول طاعت اہل تقوی ہے اسیطرح حق مین غیر متقین کے ایک وعید شدید ہے کہ انکا عمل بسبب ابتلائی معاصی وعدم تفاوت کر اللہ کے یہان قبول نہین ہوتا ہے

ف ہابیل نے قابیل سے کہا مین تیرے صنیع فاسد کا مقابلہ تجہہ سے نہ کرونگا یعنے تو اگر مجہے مار یگا تو مین تجہہ کو نہ مارونگا کیونکہ پہر مین اور تو دونون خطا مین برابر ہوجاوینگے مین اپنے رب سے ڈرتا ہون کہ تیرے ساتہہ وہ کام کرون جو تو مجہسے کرنا چاہتا ہے بلکہ صبر واحتساب کرونگا ابن عمر نے کہا واللہ ہابیل قابیل سے زیادہ تر شدید وقوی تہا لکن ورع وتحرج نے اوسکو روکدیا اسی لیے صحیحین مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار لیکر سامنے ہوتے ہین تو قاتل ومقتول دونون آگ مین جاوینگے کہا اے رسول خدا بہلا قاتل تو گیا سو گیا مقتول کیون جاویگا فرمایا وہ حریص تہا قتل پر اپنے ساتہی کے سعد بن ابی وقاص نے فتنہ عثمان مین کہا مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قریب ہے کہ فتنے ہونگے بیٹہا شخص اون مین بہتر ہوگا کہڑے سے کہڑا بہتر ہوگا چلنے والے سے چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے کہا بہلا اگر میرے گہر مین گہسکر مجہپر ہاتہہ چلاوے قتل کرنا چاہے فرمایا تو مثل ابن آدم کے ہو جا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

اس حدیث کو ایک جماعت صحابہ نے روایت کیا ہے ایوب سختیانی نے کہا سب سے پہلے جس نے اس آیت
کو اس امت میں سے اخذ کیا لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَیَّ الآیۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں رَوَاہُ ابْنُ اَبِی
حَاتِمٍ ابن عباس ومجاہد وضحاک وقتادہ وسدی نے کہا میں چاہتا ہون کہ حاصل کرے تو گناہ میرا
اور اپنا یعنے ایک گناہ میرے قتل کا دوسرا وہ گناہ جو قبل اسکے تجھپر ہوا اور ون نے کہا مراد یہ ہے
کہ حاصل کرے تو میرے گناہ کو اوسکا وبال تجھپر پڑے اور اپنے گناہ کو جو میرے قتل کرنے سے تجھپر
ہوگا اس قول کو مجاہد سے پایا ہے مگر ڈر ہے کہ غلط ہوا اسلیے کہ روایت صحیح اون سے خلاف اوسکے
ہے یعنے مراد تیرے گناہ سے وہ ہے جو قبل اوس قتل کے تہا یہ حدیث کہ مَاتَرَكَ الْقَاتِلُ عَلَی الْمَقْتُولِ
مِنْ ذَنْبٍ لا اصل لہ ہے بزار نے مشابہ اسکے عائشہ سے مرفوعا یون روایت کیا ہے قَتْلُ الصَّبْرِ لَا
یَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاہُ انتہی وَھٰذَا بِھٰذَا لَا یَصِحُّ یہ حدیث اگر صحیح ہو تو یہ معنے ہون گے اللہ مقتول
سے عوض الم قتل کے کفارہ اوسکے ذنوب کا کرتا ہے نہ یہ کہ اوسکے سارے گناہ قاتل پر لاد دیتا ہے
لکن بعض اشخاص میں ایسا بہی اتفاق ہو جاتا ہے اور یہی غالب بہی ہے کیونکہ جب مقتول عرصات
حشر میں قاتل سے مطالبہ کریگا تو بقدر مظلمہ اوسکی حسنات اوسکو ملینگے پہر اگر اوسکے لیے
حسنات نہیں ہین اور اوسکا حق بہی پورا انہیں ملا ہے تو مقتول کی سیئات لیکر قاتل پر ڈالے
جاوین گے اوسوقت کوئی خطا مقتول کی باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ قاتل پر ڈالدی جاویگی یہ بات
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حق مین سارے مظالم کے بخوبی ثابت ہو چکی ہے اور قتل اعظم واشد
مظالم ہے واللہ اعلم ابن جریر نے کہا ٹہیک بات یون ہے کہ مطلب آیت کا یہ ہے کہ مین چاہتا ہون
کہ تو اپنا گناہ میرے قتل کرنے مین لیکر پہرے جسطرح اور اعمال مین سوا اسکے اللہ کی معصیت
ہے اس مطلب کو ہم نے صواب اسلیے کہا ہے کہ سارے اہل تاویل کا اسپر اجماع ہے اور اللہ نے ہم کو
خبر دی ہے کہ ہر عامل کے عمل کی جزا اوسکے لیے ہے اور اسپر ہے سو جب حکم اللہ کا اوسکی خلق مین یہہ
ٹہیرا تو یہ بات جائز نہ ہوگی کہ گناہان مقتول پر قاتل پکڑا جاوے مواخذہ قاتل کا اگر ہوگا تو گناہ
قتل محرم پر اور سائر آثام معاصی پر جسکو خود اوس نے کیا ہے ہوگا نہ مقتول کے گناہو نپر یہ لفظ ابن
جریر کا ہے پہر یہ سوال وارد کیا ہے کہ ہابیل نے یہ بات کیونکر کہی کہ اوسکے بہائی قابیل پر اثم اسکے
قتل کا اور خود اثم اسکا ہے حالانکہ قتل کرنا قابیل کا ہابیل کو حرام تہا حاصل جواب یہ ہے

کہ ہابیل نے اپنے نفس سے یہ خبر دی کہ وہ بہائی کو نہ مارےگا گو بہائی اوسکو مارے بلکہ اپنا ہاتہہ اوس سے روک لیگا اگرچہ وہ قتل کیون نہ کرے تاکہ وہ قتل طرف سے اوس کے بہائی کے ہو نہ طرف سے اوس کے یہ کلام متضمن عظت ہے اگر کوئی متعظ ہو شتمل ہے زجر پر اگر کوئی منزجر ہو اسی لیے یہ کہا کہ اِنِّیٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ الی قولہ الظّٰلِمِیْنَ ابن عباس نے کہا اوسکو آگ سے ڈرایا وہ باز نہ آیا نہ منزجر ہوا **ف** اللہ پاک نے کہا اسکو جی نے اوس کام کو اوس کے لیے اچہا کر کے دکہایا قتل برادر یہ بہادر بنا یا ایک لو ہے سے اوسکو قتل کیا ایک جماعت صحابہ نے کہا بلکہ پتہر سے اوسکا سر کچلدیا وہ مرگیا اوسکو دشت مین چہوڑ دیا پہلا قول امام باقر علیہ السلام کا تہا ابن جریر نے بعض اہل کتاب سے نقل کیا ہے کہ گلا گہونٹ کر دابکر مار ڈالا جس طرح درندے چیر پہاڑ ڈالتے ہین ابن جریر نے کہا جبکہ قتل کرنا چاہا گردن مروڑنا شروع کیا ابلیس نے ایک جاندار کا سر ایک پتہر پر رکہکر دوسرا پتہر اوٹہا کر مارا یہانتک کہ وہ کچل کر مرگیا قابیل اس حال کو دیکہتا تہا اوس نے بہی اپنے بہائی کے ساتہہ ایسا ہی کیا رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ غرضکہ طریق قتل کو ابلیس سے طرز دفن کو غراب سے سیکہا زید بن اسلم نے کہا سر پکڑ کر قتل کرنا چاہا اوٹہا کر زمین پر گرادیا سر و استخوان کا دبانا شروع کیا قتل کرنا نہ آتا تہا ابلیس نے آکر کہا کیا تو اسکو قتل کرنا چاہتا ہے کہا ہان کہا اس پتہر کو اوٹہا کر اوسکے سر پر دے مار ایسا ہی کیا سر پہٹ گیا ابلیس جلد پاس حوا کے آیا کہا اے حوا قابیل نے ہابیل کو قتل کر ڈالا اونہون نے کہا کمبخت قتل کیا ہوتا ہے کہا پہر نہ کہائیگا نہ پئیگا نہ ہلے نہ ڈلے کہا یہ تو موت ہے کہا ہان وہ چلانے لگین آدم آئے کہا تمہین کیا ہوا ہے کچہ بات نہ کی دوبار آئے یہی پوچہا کچہ جواب نہ دیا کہا تجہپر اور تیرے بیٹیون پر یہہ چلانا چیخنا لازم ہے مین اور میرے بیٹے اس سے بری ہین رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ خسران سے مراد خسران دنیا و آخرت ہے اس سے بڑہکر اور کیا خسارت ہوگی ابن مسعود نے مرفوعًا کہا ہے قتل نہین کیا جاتا کوئی نفس ظلم سے مگر ہوتا ہے ابن آدم اول پر ایک حصہ اوسکے خون کا اسلیے کہ سب سے پہلے قتل کرنا اسی نے نکالا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْجَمَاعَۃُ سِوٰی اَبِیْ دَاوٗدَ ابن عمر نے کہا ہمنے ابن آدم قاتل کو پایا کہ تقسیم اہل نار کی بقسمت صحیحہ کرتا ہے عذاب مین جتنا اون سب کو عذاب ہے اوسکا نصف عذاب اوس کے لیے ہے دوسرا لفظ انکا یون ہے کہ بڑا شقی اہل نار مین ابن آدم ہے جس نے اپنے بہائی کو قتل کیا نہین گرایا جاتا کوئی خون زمین مین اوسدن سے قیامت تک مگر ایک شر اوسکو بہی لگتا ہے اسلیے کہ سب سے پہلے راہ خون ریزی کی اوسی نے نکالی ہے ابرہیم نخعی نے کہا مقتول نہین ہوتا کوئی

شخص بگر ہوتا ہے ابن آدم اول اور شیطان ہر ایک حصہ اوس قتل کا ف سدی نے کہا لڑکا جب گر گیا اسکو
صحرا مین چہوڑ و یا دفن کرنا نہ جانا اللہ تعالی نے دو کوے بہیجے وہ آپس مین لڑے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا
پہر گڑہا کہود کر دفن کیا مٹی مین داب دیا اوسکو قابیل نے دیکہا اسی کے لگ بہگ علی و ابن عباس نے
بہی کہا ہے غرضکہ سارے مفسرین کا اتفاق اسی بات پر ہے کہ وہ دونون ولد صلبی آدم علیہ السلام تہے
ظاہر قرآن و حدیث بہی یہی ہے لقولہ الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمہا لانہ اول من سن
القتل یہ ظاہر جلی ہے لیکن ابن جریر نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ وہ دونون بنی اسرائیل مین سے
تہے پسر صلبی آدم علیہ السلام نہ تہے قربان کی رسم بنی اسرائیل مین تہی سب سے پہلے آدم مرے یہ قول
سخت غریب ہے اوسکی اسناد مین نظر ہے حسن نے مرفوعا کہا ہے ان ابنی آدم ضربا لہذہ الامۃ مثلا
فخذوا بالخیر منہما رواہ عبد الرزاق دوسرا لفظ یہ ہے ان اللہ ضرب لکم ابنی آدم مثلا فخذوا
من خیرہم ودعوا شرہم رواہ ابن المبارک اسکو بکر مزنی نے مرسلا روایت کیا ہے سالم بن ابی
الجعد نے کہا جب ہابیل مارے گئے تو آدم سو برس تک غمگین رہے ہنسنا چہوڑ دیا آخر اون سے یون کہا گیا
حیاک اللہ وبیاک ای اضحکک رواہ ابن جریر علی بن ابی طالب نے کہا آدم نے رو کر یون کہا ؎
تغیرت البلاد ومن علیہا الخ لیکن صحت سند مین نظر ہے ظاہر یہ ہے کہ قابیل کو عقوبت عاجلہ
ہوئی ابن مجاہد و ابن جبیر نے کہا ہے کہ دن قتل کے ساق قابیل فخذ قابیل سے معلق ہو گئی اوسنے منہ
اوسکا طرف سورج کے کر دیا جدہر سورج پہرتا اودہر اسکا موہنہ رہتا یہ ایک عقاب و نکال تہا واسطے اوسکے
حدیث مین آیا ہے کوئی گناہ نہین جو اس لائق ہو کہ اللہ اوسکی عقوبت جلد دنیا مین دے علاوہ اسکے
جو آخرت مین واسطے اوسکے صاحب کے رکہی ہے بغی و قطیعت رحم سے قابیل کے فعل مین یہ دونو
گناہ جمع ہو گئے فانا للہ وانا الیہ راجعون ف فتح البیان مین کہا ہے کہ ربط اس قصے کا ماقبل
سے یہ ہے کہ اللہ نے تنبیہ کی اس بات پر کہ ظلم و عہد شکنی یہود کی مثل ظلم ابن آدم ہے ساتھ اپنے بہائی
کے سو یہ بیماری قدیم پشت اصیل ہے جمہور کا مذہب یہی ہے کہ وہ دونو حقیقی بیٹے آدم کے تہے
ضحاک نے کہا بنی اسرائیل مین سے تہے عطیہ نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اون کو طریقہ دفن کا معلوم
نہ ہوا ایک غراب کے پہیر و بنین قربان کہتے ہین اوس صدقہ و ذبیحہ و نسک وغیرہ کو جس سے تقرب خدا
کا چاہین ہابیل نے عمدہ سے عمدہ بکری نیاز کی تہی قابیل نے ایک گٹہہ سنبل کا نیاز کیا تہا

نہایت روی وخراب اوس مین ایک لہپا دانہ تہا وہ بہی لگا لگر کہا لیا آخر ہابیل کی نیاز قبول ہوئی اوس کی
نہ ہوئی اس حسد سے اوس نے اپنے بہائی کو قتل کیا اوس نے پہلے ہی کہدیا تہا کہ قبول اعمال مین تقوے شرط ہے
تو مجہکو مار لیگا تو مین تجہکو نہ مارون گا اپنی جان کو واسطے قتل کے سونپ دیا حدیث مین آیا ہے کہ جب فتنہ
ہو تو ابن آدم کیطرح ہو جا یعنے مقتول بن نہ قاتل ابن جریج ومجاہد نے کہا فرض اُن پر اوسوقت یہی تہا
کہ کوئی تلوار نہ کہینچے اور قاتل کو منع نہ کرے قرطبی نے کہا اگرچہ ورود تعبد ساتہ اسکے جائز ہے لکن ہمارے
شرع مین دفع قاتل بالاجماع جائز ہے بلکہ اصح یہ ہے کہ واجب ہے انتہے لکن حدیث ابو ذر خلاف اسکے
ہے حضرت نے کہا اے ابا ذر بہلا اگر بعض لوگ بعض کو قتل کرین تو پہر تو کیا کرے گا کہا اللہ ورسول جانیں
فرمایا بیٹہہ رہ اپنے گہر مین بند کر دروازہ اپنا کہا اگر مجہکو نہ چہوڑین فرمایا جس مین کا تو ہے اونکے پاس چلا جا اور
مین رہ کہا مین اپنا ہتیار نہ اٹہاؤن فرمایا اب تو اُنکے کام مین شریک ہوگا لکن اگر تجہکو تلوار کی چمک
کا ڈر ہو تو ایک گوشہ اپنی چادر کا مونہہ پر ڈال لے تاکہ وہ قاتل اپنا اور تیرا گناہ حاصل کرے اس مقدمہ
مین احادیث ایک جماعت صحابہ سے آئی ہین ظاہر یہ ہے کہ حالت فتنہ مین ابتدا القتال نہ کرے بلکہ مقتول
بنے دفع قتل حالت غیر فتنہ مین ہے واللہ تعالی اعلم موضع قتل مین اختلاف ہے ابن عباس نے کہا جبل
ثور پر یہ جبل سراندیپ مین ہے زمین ہند سے کسی نے کہا عقبہ حرا پر کسینے کہا بصرے مین نزدیک مسجد اعظم
کے ہابیل کی عمر دن قتل کے بیس برس کی تہی خسران دنیا یہ ہوا کہ ماں باپ کو غصہ دلایا رنج پہنچایا بے
برادر رہگیا آخرت کا نقصان یہ ہوا کہ اللہ پاک کو غضب مین لایا نار جہنم مین گیا ندامت توبہ کی نہ تہی فقدان
طریق دفن وغیرہ پر تہی قابیل سفید رنگ تہا جب بہائی کو مارا سارا بدن کسیاہ ہوگیا سودان اوسی کی
اولاد مین اسی لیے مثل غرابیب سود کے ہوتے ہین آدم علیہ السلام اوسدن مکے مین تہے درخت خاردار
ہوگئے طعام کا مزہ بدلگیا فواکہ بدذائقہ ہوگئے آدم علیہ السلام نے کہا زمین مین کوئی حادثہ ہوا ہے
ہندوستان مین آئے دیکہا قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا ہے زمخشری نے کہا کہتے ہین کہ شعر مرثیہ جو مشہور ہے
یہ محض کذب ہے شعر ایک ملعون شئے ہے انبیا علیہم السلام شعر خوانی وشعر گوئی سے معصوم ہین۔
رازی نے کہا صاحب کشاف سچ کہتے ہین کیونکہ وہ شعر جو طرف حضرت آدم علیہ السلام کے منسوب
ہین نہایت رکیک ہین لائق نہین مگر حمقا متعلمین کے اونکی نسبت طرف اوس شخص کے جس کے علم کو
اللہ نے ملائکہ پر حجت ٹہیرایا کس طرح ہو سکتی ہے ابن کثیر سے بڑا تعجب ہے کہ اونہون نے علی مرتضی سے

روایت شعر آدم کرکے سکوت کیا کچھ کلام صحت وسقم سند اثر مذکور پر نہ فرمایا بعض نے کہا ہے مرثیہ آدم
نثر تہا اوسکو یعرب بن قحطان نے نظم کیا یہ بہی سہی لکن رکاکت عبارت وضاعت اشارت کا کیا جواب
ہے کیا یعرب کی عربی زبان ایسی خراب خستہ تہی جیسے ترکیب الفاظ ابیات مذکورہ کی ہے بلکہ
اس سے بہتر تو اسوقت کے عربی دان نظم کرسکتے ہین زمانہ جاہلیت کی بلاغت وفصاحت تو
مستند ہے اوسوقت کی زبان کس طرح ایسی بے طور ہوسکتی ہے شاعرون نے جو نسبت اول
نظم کی طرف آدم علیہ السلام کے کی ہے یہ اُنکی نری خیال بندی ہے مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَ
مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ
يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُـقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ
اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِلَّا
الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اسی سبب
سے لکہا ہمنے بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی مار ڈالے ایک جان سوائے بدلے جان کے یا فساد کرنے
پر ملک مین تو گویا مار ڈالا سب لوگون کو اور جس نے جلایا ایک جان کو تو گویا جلایا سب لوگون کو لا چکے
ہین اون کے پاس رسول ہمارے صاف حکم پہر بہت لوگ اون مین اسپر بہی ملک مین دست
درازی کرتے ہین یہی سزا ہے اُنکی جو لڑائی کرتے ہین اللہ سے اور اُس کے رسول سے اور دوڑتے
ہین ملک مین فساد کرنے کو کہ اون کو قتل کیجیے یا سولی چڑہایے یا کاٹیے اُنکے ہاتہہ اور پاون مقابل
کا یا دور کریے اوس ملک سے یہ اُنکو رسوائی ہے دنیا مین اور اُنکو آخرت مین بڑی مار ہے مگر جنہون
نے توبہ کی تمہارے ہاتہہ پڑنے سے پہلے تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف یعنی اول روئے
زمین مین بڑا گناہ یہی ہوا اس سے آگے رسم پڑی اسی سبب سے توریت مین اسطرح فرمایا کہ ایک کو مارا جیسے
سب کو مارا یعنے ایک کے کرنے سے اور دلیر ہوتے ہین تو سب کے گناہ مین وہ اول بہی شریک ہے
اور جیسا ایک کو جلایا سب کو جلایا یعنے ظالم کے ہاتہہ سے بچا دیا اول فرمایا کہ خون کرنا گناہ
ہے مگر بدلے مین یا فساد کی سزا مین اب اس کا بیان کیا کہ جو کوئی لڑائی کرے اللہ ورسول

٥ ع ٨ ٩

سے یعنے حاکم کے مخالف ہو کر ملک کو غارت کرے وہ ہاتھ لگے تو سولی پر چڑھا کر مار دیے یا قتل کریے یا
داہنا ہاتھ اور بایان پاوٗن کاٹیے یا قید مین ڈال رکھیے جیسی خطا ہو ویسی سزا اگر ایک شخص سر راہ
لوٹتا تھا اب اوس نے موقوف کیا اور اسباب اوس کام کا دور کیا تو اوسپر حد نہین آتی انتہے ف
اللہ نے فرمایا ابن آدم نے اپنے بھائی کو ظلم و زیادتی کی راہ سے قتل کیا اسلیے ہمنے بنی اسرائیل
کے لیے یہ شرع مقرر کی کہ جو کوئی کسی کے قتل کو بلا کسی سبب و جنایت کے حلال کریگا وہ گویا سارے
لوگون کا قاتل ہے کیونکہ درمیان ایک جان اور دوسری جان کے کچہ فرق نہین ہے اور جس نے قتل نفس کو
حرام جانا تو گویا سب لوگ اوسکے ہاتھ سے سلامت رہے اسی اعتبار سے ابو ہریرہ نے کہا مین یوم
دار کے پاس عثمان کے گیا مینے کہا مین تمہاری مدد کے لیے آیا ہون مارنا اچہا ہے کہا ای ابو ہریرہ
کیا تجھے یہ بات خوش آتی ہے کہ تو سب لوگون کو مار ڈالے اور انکے ساتھ مجھکو بھی مارے مینے
کہا نہین کہا بے شک تو اگر ایک آدمی کو ماریگا تو گویا تو نے سب لوگون کو مارا اب تو پہر جا
تجھکو اذن ہے ماجور غیر مازور ہو کر کہا مین پہر آیا مینے قتال نہ کیا ابن عباس نے کہا سب کا زندہ
کرنا یہ ہے کہ جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے تو اوس کو نہ مارے مجاہد نے کہا زندہ کرنا یہ
ہے کہ قتل سے باز رہے سعید بن جبیر نے کہا جس نے حلال رکہا خون ایک مسلمان کا
اوس نے گویا سب لوگون کا خون حلال کیا اور جس نے حرام جانا خون ایک مسلمان کا اوس نے گویا
سب کا خون حرام جانا یہ قول اظہر ہے ابن عباس نے کہا جس نے نبی کو یا امام عادل کو قتل کیا
گویا جمیع ناس کو قتل کیا اور جس نے نبی یا امام عادل کے بازو کو قوت دی اوس نے گویا سب کو
زندہ کیا مجاہد نے کہا جس نے ایک جان کو مارا اوس نے گویا سب کو مارا اسلیے کہ بدلا ایک جان کے
نار ہے اگر وہ سب کو مارتا تو بھی نار مین جاتا دوسرا لفظ یہ ہے جس نے ایک جان مومن کو مارا اوسکی
جزا جہنم ہے اللہ اوسپر غضب و لعنت کریگا اوسکے لیے عذاب عظیم تیار کر رکہا ہے اگر سب کو
مارتا تو بھی اس عذاب سے زیادہ نہ ہوتا جس نے کسی کو نہ مارا اوس نے گویا سب کو جلایا زید بن اسلم
نے کہا جس نے ایک کو مارا اوس نے گویا سب کو مارا اسلیے کہ اوسپر قصاص واجب ہوا واحد و جماعت
مین کچہ فرق نہین ہے جس نے قاتل کو معاف کیا اوس نے گویا سب کو جلایا مجاہد نے کہا جس نے ایک کو
جلایا یعنی جلنے یا ڈوبنے یا ہلاکت سے بچایا اوس نے گویا سب کو بچایا حسن و قتادہ نے کہا ھٰذا تعظیم لتعاطی

القتل عظیم و الله وزرها عظیم و الله اجرها سلیمان بن علی ربعی نے حسن سے پوچھا یہ آیت کیا ہمارے
لیے ہے جیسے بنی اسرائیل کے لیے تھی کہا اللہ قسم ہے اوسکی جسکے سوا خدا نہین جیسے بنی اسرائیل کے لیے
تھی ویسی ہی ہمارے لیے ہے بنی اسرائیل کے خون کچھ ہمارے خون سے زیادہ اکرم اللہ پر نہین ہین
حمزہ بن عبد المطلب نے حضرت سے کہا مجھکو ایسی شے پر مقرر کرو کہ مین زندگی بسر کرون فرمایا ای حمزہ
بہلا ایک جان کو تو جلاوے یہ تجھکو محبوب تر ہے یا اوسکو مارے کہا جلانا بہتر ہے فرمایا علیک بنفسک
بینات سے مراد حجج و براہین و دلائل واضحہ ہین مسرفین کہنے مین توبیخ و تقریع ہے ارتکاب محارم پر کہ
بعد علم کے بہ سبب کہ ہے ہوئے بنو قریظہ و نضیر وغیرہم جیسے بنی قینقاع وغیرہ یہود جو گرد مدینہ رہتے تھے اوس
و خزرج سے لڑتے جب جاہلیت مین درمیان اونکے باہم حرب ہوتی تو بعد ختم لڑائی کے اسیرون کا فدیہ
مقتولون کی دیت دیتے اللہ نے اوپر سورہ بقرہ مین انکار فرمایا کما قال تعالے وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ
لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ
عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُهُمْ
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ف
اصل معنے لفظ محاربہ کے مضادت و مخالفت ہین یہ بات کفر پر اور رہزنی اور خوف راہ پر اور فساد
کرنے پر زمین مین اور انواع شر پر صادق آتی ہے یہانتک کہ سعید بن مسیب اور بہت سے سلف نے کہا ہے
کہ قرض یعنے کاٹنا درہم و دنانیر کا منجملہ افساد فی الارض کے ہے وقد قال تعالی وَاِذَا تَوَلّٰی
سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَیُهْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ بعض نے کہا
آیت باب حق مین مشرکین کے اوتری ہے یہی قول ہے عکرمہ و حسن بصری کا یہ آیت مرد مسلمان کو حد
سے اگر قتل کرے یا زمین مین فساد ڈالے یا اللہ و رسول سے محاربہ کرے پہر کفار سے قبل قدرت
کے جاملے نہین بچاتی نہ اقامت حد سے منع کرتی ہے اسی کے لگ بھگ ابن عباس نے کہا ہے کہ
توبہ کرنا قبل قدرت کے مانع اقامت حد سے نہین ہے ابی نے کہا درمیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور ایک قوم اہل کتاب کے عہد و میثاق تہا اونہون نے عہد توڑ کر زمین مین فساد کرنا شروع کیا

اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا کہ جو سزا چاہو قتل یا قطع اعضا، وغیرہ دو رَوَاہُ اِبْنُ جَرِیْر یہ
سعد نے کہا آیت حق مین حروریہ کے آئی ہے رَوَاہُ اِبْنُ مَرْدَوَیہ صحیح یہ ہے کہ آیت عام ہے حق مین مشرکین
وغیرہم کے جو مرتکب اون افعال کے ہون جسطرح صحیحین مین انس بن مالک سے آیا ہے کہ کچہ لوگ عکل کے
آٹہہ نفر پاس حضرت کے آئے فرمایا تم ہمارے راعی کے ہمراہ ابل مین نہین جاتے کہ اونکا بول ولبن پیو
کہا ہان وہ گئے اور ابوال والبان پیکر تندرست ہوئی پہر راعی کو قتل کرکے اونٹ ہانک لے گئے یہ
خبر حضرتؐ کو پہونچی حضرتؐ نے اون کے پیچہے آدمی دوڑائے وہ اُن کو پکڑ لائے حکم دیا کہ اون کے ہاتہ
پاؤن کاٹ ڈالو اون کی آنکھون مین سلائی پہیرو پہر دہوپ مین ڈالدیے گئے یہانتک کہ مرگئے یہ لفظ
مسلم کا ہے دوسری روایت مین لفظ شیخین کا یہ ہے کہ عکل یا عرینہ سے تہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ
پتہار پر اون کو ڈالدیا وہ پانی مانگتے تہے اون کو پلایا نہ جاتا تہا مسلم کا ایک لفظ یہ ہے کہ انکا خون
قطع نہین کیا یعنے داغ دیکے بخاری کا لفظ یہ ہے ابو قلابہ نے کہا اونہون نے چوری کی قتل کیا کافر
ہوگئے بعد ایمان لانیکے اللہ و رسول سے محاربہ کیا یعنے جزاے مذکور بعوض ان جرائم کے دی گئی
وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ بِنَحْوِہٖ قتادہ کا لفظ یہ ہے کہ عکل و عرینہ کے تہے انس نے کہا حضرتؐ نے انکی آنکہون
مین اسلیے سلائی پہروائی کہ اونہون نے چرواہون کی آنکہون مین سلائی پہیری تہی رَوَاہُ
مُسْلِمٌ دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ کچہ لوگ عرینہ کے اسلام لائے بیعت کی مدینے مین موم یعنے مرض
برسام واقع ہوا پہر باقی حدیث ذکر کی اتنا زیادہ کیا کہ قریب بیس سوار کے انصار مین سے پیچہے اونکے بہیجے
ایک قائف بہی بہیجا جو نشان قدم بتادے یہ سب الفاظ مسلم کے ہین انس نے کہا کچہ لوگ عرینہ کے مدینے
مین آئے وہان کی آب و ہوا اُن کو ناموافق آئی حضرتؐ نے ابل صدقہ مین اون کو بہیجکر حکم دیا کہ ابوال
ابل پیین وہ بول پیکر تندرست ہوگئے اسلام سے پہرکر راعی کو قتل کیا اونٹ ہانک لیگئے حضرتؐ نے اون کے
پیچہے دوڑ بہیجی وہ اون کو پکڑ لائے پہر اُنکے ہاتہ پاؤن مقابل کے کاٹکر آنکہون مین سلائی پہیرکر پتہار پر
ڈالدیا مین نے ایک کو اون مین سے دیکہا کہ مارے پیاس کے زمین کو مونہہ سے چاٹتا تہا یہانتک کہ
وہ سب مرگئے یہ آیت اوتری رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ وَھٰذَا لَفْظُہٗ
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ایک روایت انس مین نزدیک ابن مردویہ کے یون آیا ہے کہ انس
نے کہا پشیمان نہوا مین کسی حدیث پر جیسا پشیمان ہوا اس حدیث پر حجاج نے مجہہ سے پوچہا کہ اشد

عقوبت جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو تباؤ مین نے کہا قوم عرینہ کی بحرین سے آئی حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ اپنے پیٹ کا کیا اون کے رنگ زرد ہو گئے تھے پیٹ لگ گئے
تھے فرمایا جاؤ صدقے کے اونٹون کا دودہ و پیشاب پیو جب اُنکے رنگ درست ہو گئے پیٹ بہر ے
اونہون نے راعی ابل کو قتل کیا اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اُنکے پیچھے دوڑ بہیجکر پکڑ دا یا سب کے
ہاتہہ پاؤن کاٹے آنکھون مین سلائی پہروائی دہوپ مین زمین گرم پر ڈالدیا وہ مر گئے حجاج جب منبر پر
چڑہتا کہتا حضرت نے ایک قوم کے ہاتہہ پاؤن کاٹ کر دہوپ مین ڈالدیا تہا وہ مر گئے اسحدیث سے لوگون پر
حجت قائم کرتا ابن جریر کا لفظ انس سے یون ہے کہ چار نفر عرینہ کے اور تین عکل کے تہے اون کے ہاتہہ
پاؤن کاٹے واغ نہین دیا وہ پتھار پر پتھر کو کہاتے تھے اُنکے حق مین اللہ نے یہ آیت اتاری ابن ابی
حاتم کا لفظ انس سے یہ ہے کہ ایک گروہ عرینہ کا پاس حضرت کے آیا وہ بہوکے تھے رنگ اون کے زرد
ہو گئے تھے پیٹ بڑہ گئے تھے اُنکو کہا کہ تم ابوال والبان ابل پیو جب اُنکے رنگ صاف ہوئے پیٹ ملکر
بڑے موٹے ہو گئے چرواہے کو قتل کر کے اونٹ ہانک لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طلب
مین لوگ بہیجے وہ اُنکو پکڑ لائے کسی کو قتل کیا کسی کی آنکھہ مین سلائی پہیری کسی کے ہاتہہ پاؤن کاٹے
اوسپہ یہ آیت اوتری عبد الملک بن مروان نے انس کو لکہا کہ اس آیت کا حال لکہو انس نے اُنکو
خبر دی کہ یہ آیت حق مین چند نفر عرنیین کے اوتری ہے وہ قبیلہ بجیلہ مین سے تھے اسلام سے
مرتد ہو کر راعی کو قتل کیا اونٹ ہانک لے گئے راہ کو خوفناک کر دیا فرج حرام کو پہونچے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیرٍ
ابو داود و نسائی کی روایت مین مرفوعًا آیا ہے کہ نزول اس آیت محاربہ کا قصہ عرنیین مین ہوا
ہے غرضکہ یہ قصہ ایک جماعت صحابہ سے مروی ہے جیسے جابر و عائشہ و ابو ہریرہ وغیرہم حافظ جلیل
ابن مردویہ نے طرق حدیث کو وجوہ کثیرہ سے جمع کیا ہے رحمہ اللہ تعالے اُن کو جو لوگ پکڑ لائے
تہے بیس سوار تہے انصار کے امیر اُن کے جریر بن عبد اللہ بجلی تہے ایک روایت انس مین آیا ہے
کہ بعد قتل کے اُنکو آگ مین جلا دیا بعض نے کہا وہ قبیلہ بنی سلیم سے تھے اور کچھ عرینہ کے اور کچھ
بجیلہ کے ائمہ کا اون مین اختلاف ہے کہ آیا یہ حکم اون کے حق مین منسوخ ہوا یا محکم ہے بعض نے کہا
آیت نازل ہوئے منسوخ ہو گیا ہے اس آیت مین حضرت پر عتاب ہے کما فی قولہٖ عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ
لَھُمْ بعض نے کہا منسوخ ہے بحدیث نہی از مثلہ مگر اس قول مین نظر ہے قائل کو چاہیے کہ تاخر

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عرنیین کو...

ناسخ بیان کرے کسی نے کہا یہ حکم قبل نزول حدود کے تہا یہی قول محمد بن سیرین کا ہے مگر اس مین بہی
نظر ہے روایت جریر بن عبد اللہ مین فے الجملہ دلیل ہے تاخر پر اسلیے کہ وہ بعد نزول مائدہ کے اسلام
لائے تہے کسینے کہا آنکہون مین سلائی نہین پہیری فقط ارادہ کیا تہا کہ اتنے مین قرآن اوترا حکم
محارب مین بیان کیا مگر اس قول مین بہی نظر ہے کیونکہ حدیث متفق علیہ مین آچکا ہے اِنَّہٗ سَمَلَ وَفِی رِوَایَۃٍ
سَمَرَ اَعْیُنَھُمْ محمد بن عجلان نے کہا یہ آیت بطور عتاب اوتری ہے حضرت کو طریق عقوبت بتایا ہے
کہ قتل یا قطع یا نفی ہے پہر بعد اسکے کسی کو آنکہون سے اندہا نہین کیا مگر اوزاعی نے انکار عتاب کیا
ہے یون کہا ہے کہ یہ خاص اُنکی عقوبت تہی پہر جو محارب اونکے سوا ہون اُنکی عقوبت وہ ہی جو آیت مین
مذکور ہے حکم سمل کا اون سے مرفوع ہے یہ آیت حجت ہے جمہور علما کی اس بات پر کہ محاربت امصار مین
اور سبلات مین یکسان ہے لقولہ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا یہی مذہب ہے مالک و اوزاعی و لیث
بن سعد و شافعی و احمد کا مالک نے یہانتک کہا ہے کہ جو شخص کسی کو فریب دیکر گہر مین گہس کر قتل کرکر
اوسکا مال لیتا ہے وہ بہی محارب ہے اوسکا خون ذمے سلطان کے ہے نہ ولی مقتول کے ابو حنیفہ نے
کہا محاربہ نہین ہوتا ہے مگر طرقات مین شہرون مین جو ہوتا ہے اوسکی فریادرسی ہوتی ہے وقت
استغاثے کے بخلاف راہ کے کہ بسبب دور ہونے مغیث و معین کے غوث نہین ہو سکتا ہے ابن
عباس نے کہا جس نے ہتیار کہینچا گروہ اسلام مین ڈرایا راہ کو پہر اوسپر ظفر و قدرت حاصل ہوئی
تو امام مسلمین کو اختیار ہے چاہے قتل کرے یا سولی چڑہاوے یا ہاتہ پاؤن کاٹے یہی قول ہے سعید
بن مسیب و مجاہد و عطا و حسن بصری و ابراہیم نخعی و ضحاک کا بہی رَوَی ذٰلِکَ کُلَّہٗ ابْنُ جَرِیْرٍ
انس رضی اللہ عنہ سے اسیطرح مروی ہے مستند اس قول کا ظاہر ہے تخییر کے نظائر قرآن مین ہین
کقولہ تعالی فی جزاء الصید فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ
ھَدْیًا بَالِغَ الْکَعْبَۃِ اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسَاکِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا وقولہ فی کفارۃ
الترفہ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِہٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ
اَوْ نُسُکٍ وکقولہ فی کفارۃ الیمین اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا
تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ یہ سب امور اختیار پر ہین اسیطرح
آیت باب ہے جمہور کہتے ہین یہ آیت احوال پر اوتری ہے شافعی نے ابن عباس سے حق میں

رانہوننے روایت کیا ہے کہ جب وہ جان سے مار کر مال لین تو مار سے جاوین سولی چڑہائے جاوین اور جو قتل کرین اور مال نہ لین تو قتل کیے جاوین سولی نہ ہو اور جو مال لین اور قتل نہ کرین تو ہاتہ پاؤن کاٹے جاوین اور جب راہ مین ڈراوین اور مال نہ لین تو زمین سے نکال دیے جاوین وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِنَحْوِهٖ اسی طرح ابو مجلز وسعید بن جبیر وابراہیم نخعی و حسن وقتادہ وسدی وعطا خراسانی سے مروی ہے غیر واحد نے سلف وائمہ مین سے اسیطرح کہا ہے پہر اختلاف ہے کہ زندہ مصلوب کرکے چہوڑ دین کہانے پینے سے روک دین یہانتک کہ مرجاوے یا رمح ونحوہ سے قتل کرین یا پہلے قتل کرکے پہر سولی پر چڑہا دین تاکہ اور مفسدون کے لیے تنکیل وتشدید حاصل ہو یا تین دن سولی پر چڑہا رکہین پہر اوتار لین یا چہوڑدین کہ زرد آب اوس کا بہے بیان اس خلاف کا اپنے موضع مین مرقوم ہے روایت انس کی نزدیک ابن جریر کے سوال عبد الملک بن مروان مین شاہد ہے اس تفصیل کی انس نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچہا کہ محارب کا کیا حکم ہے کہا جس نے چرایا مال راہ مین ڈرایا اوسکا ہاتہ عوض چوری کے پاؤن عوض ڈرانے راہ کے کاٹو جس نے قتل کیا ہے اُس کو قتل کرو جس نے قتل کیا راہ مین ڈرایا فرج حرام کو حلال کیا اوس کو سولی دو انتہے بعض نے کہا محارب کو طلب کرینگے اگر مل گیا تو اوس پر حد جاری کی جاوے گی یا دار الاسلام سے بہگایا جاوے گا یہ معنے ہین نفی کرنے کے زمین سے اس کو ابن جریر نے ابن عباس انس بن مالک سعید بن جبیر ضحاک ربیع زہری لیث مالک سے روایت کیا ہے اور ون نے کہا ایک شہر سے دوسرے شہر کو نکالدین یا سلطان یا نائب سلطان اوسکو اپنی عملداری سے خارج کردین بالکلیہ شعبی یہی کرتے تہے کہ اپنے عمل سے باہر نکالدیتے عطا خراسانی ایک لشکر سے دوسرے لشکر کی طرف سالہا سال تک نفی کردیتے دار اسلام سے باہر نہ کرتے بعض نے کہا مراد نفی سے اس جگہہ حبس ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اون کے یار اسیطرف گئے ہین لکن یہ تفسیر ظاہر لغت ونظم قرآن سے دور پڑتی ہے ابن جریر نے کہا مراد نفی سے یہان خارج کرنا ایک شہر سے دوسرے شہر کو ہے وہان قید رہے یہ کام اونکے لیے دنیا مین رسوائی کا ہے آخرت کا عذاب عظیم جدا ہوگا یہ آیت مؤید ہے اوس قول کی کہ نزول آیت باب کا حق مین مشرکین

کے ہے رہے اہل اسلام سو مسلم مین عبادہ بن صامت سے آیا ہے کہ عہد لیا ہم سے جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح کہ عورتون سے لیا کہ شریک نہ کرین ہم ساتہہ اللہ تعالی
کے کسی چیز کو اور چوری زنا قتل اولادہی نہ کرین بعض ہمارے نافرمان بعض کے نہ ہون پہر فرمایا
جو کوئی تم مین سے اس اقرار کو پورا کرے گا اوس کا اجر اللہ پہ ہے اور جو کوئی کچہ کر بیٹھیگا پہر
معاقب ہوگا تو وہ اوسکے لیے کفارہ ہے اور جسکا اللہ تعالے نے پردہ رکہا وہ جانے اور اللہ چاہے
اوس کو عذاب کرے چاہے معاف فرماوے علی مرتضے کا لفظ یہ ہے جس نے گناہ کیا دنیا مین
پہر اللہ تعالے نے اوسکا پردہ رکہا اور معاف فرمایا تو اللہ تعالی کریم تر ہے اس سے کہ عود کرے
اوسپر ایسی چیز مین جس کو معاف فرما دیا تہا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ ترمذی نے کہا یہ
حدیث حسن غریب ہے دارقطنی سے پوچہا یہ حدیث کیسی ہے کہا مرفوعًا موقوفًا دونون طرح پر آئی
ہے رفع صحیح ہے ابن جریر نے کہا خزی دنیا گرفتاری قید رہائی ذلت وعقوبت ہے دنیا مین
پہلے آخرت سے اور اُنکے لیے آخرت مین عذاب عظیم ہے اگر توبہ نہین کی ہے اپنے فعل سے اور مر گئے
رہے وہ لوگ جو قبل قدرت کے تائب ہوگئے ہین سو جس نے یہ کہا کہ آیت اہل شرک کے حق مین
ہے اوس کے قول پہ معنے آیت کے ظاہر ہین محاربین مسلمین جب قبل قابو پانے کے اون پر توبہ
کرینگے تو اون سے تحتم یعنے وجوب قتل وصلب وقطع رجل کا ساقط ہو جاوے گا قطع ید
مین علما کے دو قول ہین ظاہر آیت مقتضی سکوت جمیع ہے اسیپر صحابہ کا عمل تہا شعبی نے کہا
حارثہ بن بدر تیمی اہل بصرہ سے زمین مین فساد کرتا تہا محارب تہا اوس نے اپنے بارہ مین چند
قریش سے جیسے حسن بن علی ابن عباس عبد اللہ بن جعفر سے گفتگو کی اونہون نے علی سے کہا علی
نے اوسکو امن نہ دیا وہ پاس سعید بن قیس ہمدانی کے گیا وہ اُسکو اپنے گہر مین چہوڑ کر پاس مرتضی
کے آئے کہا اے امیر المؤمنین کیا کہتے ہو حق مین اوس شخص کے جس نے محاربہ کیا ہے اللہ و رسول
سے اور زمین مین فساد کے لیے دوڑا اونہون نے آیت پاب پڑہی جب اس لفظ پر پہونچے
اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ کہا اوسکے لیے امان لکہدو رَوَاہُ
ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَکَذَا ابْنُ جَرِیْرٍ مِّنْ غَیْرِ وَجْهٍ شعبی کہتے ہین ایک مرد قبیلۂ
مراد کا پاس ابو موسے کے آیا وہ حاکم تہے کوفے پر امارت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ

مین بعد اسکے کہ نماز فرض پڑھ چکے تہے کہا اے ابو موسے هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ
یعنے مین تم سے پناہ چاہتا ہون فلان بن فلان مرادی ہون مین نے اللہ و رسول سے محاربہ کیا
زمین مین فساد کے لیے دوڑا اب مین قبل تمہارے قابو پانے کے توبہ کرکے آیا ہون ابو موسے
نے کہڑے ہوکر کہا یہ شخص فلان بن فلان ہے جس نے اللہ و رسول سے محاربہ کیا زمین مین فساد
کرنے کو دوڑا اب اوس نے قبل ہماری قدرت کے اوس پر توبہ کرلی ہے کوئی سوا خیر کے
کچہ تعرض اُس سے نہ کرے وہ اگر سچا ہے تو سچی راہ پر رہیگا اور اگر دروغ گو ہے تو اوسکے گناہ
اوسکا تدارک کرین گے وہ چندے جبتک اللہ نے چاہا مقیم رہا پہر نکل گیا اللہ نے عوض اوسکے
گناہون کے اوسکو قتل کیا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ موسی مدنی نے کہا علی اسدی نے محاربہ کیا راہ
کو ڈرایا خون کیا مال لیا ائمہ و عامہ اوس کی طلب مین تہے وہ ہاتہ نہ آیا اوس نے ایک آدمی کو سنا
یہ آیت پڑہتا ہے قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ
اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ کہڑے ہوکر کہا اے بندہ خدا ذرا اس
آیت کو پہر پڑہ اوس نے پہر پڑہا اوس نے تلوار میان مین کی تائب ہوکر مدینے مین آیا صبح کو
غسل کرکے مسجد نبوی مین آکر نماز صبح پڑہی اصحاب ابو ہریرہ مین دبکر بیٹہا جب روشنی ہوئی
لوگون نے پہچانا پکڑنے کو کہڑے ہوئے کہا تمکو مجہپر کوئی راہ نہین پہونچتی مین تائب ہوکر
آیا ہون تمہارے قابو پانے سے پیشتر ابو ہریرہ نے کہا سچ کہتا ہے اوسکا ہاتہ پکڑکر پاس
مروان بن حکم کے لائے وہ امیر مدینہ تہے زمانہ معاویہ مین کہا یہ علی ہے تائب ہوکر آیا ہے اب
تمہارا کچہ زور اُسپر نہین ہے اور نہ قتل آخر وہ چہوڑ دیا گیا پہر وہ واسطے جہاد کے راہ خدا میں
دریا پر سوار ہوا روم سے لڑائی ہوئی دو کشتیان باہم ہوئین سفینہ روم پر حملہ کیا وہ اور جانب
کو بہاگے اُن کی کشتی جہک گئی یہ اور وہ سب کے سب غرق ہوگئے **ف** فتح البیان مین لکہا ہے
کہ سبب کتابت اس حکم کا بنی اسرائیل پر اور بنی آدم مین جمہور مفسرین نے یون ہی کہا ہے تخصیص
ذکر بنی اسرائیل کی اس لیے ہے کہ سیاق تعداد مین اونہین کی جنایت کی ہے اول امت جن پر
بابت قتل نفس کے وعید و تغلیظ شدید واقع ہوئی وہی ہین کیون کہ کثرت سے خونریزی و قتل
انبیا کرتے تہے لیکن یہ تقریر مشکل ہے اس لیے کہ کوئی مناسبت درمیان واقعہ قابیل و

ہابیل اور درمیان وجوب قصاص کے بنی اسرائیل پر نہین ہے بعض نے کہا لفظ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ تمام
کلام ماقبل ہے اس صورت مین کچہ اشکال نہوگا یعنے وہ نادم اس سبب سی ہوا کہ اوس نے اپنے بہائی
کو مار ڈالا لکن جمہور مفسرین و اصحاب معانی کا قول یہ ہے کہ لفظ مذکور ابتداے کلام ہے متعلق بلفظ
کَتَبْنَا اس لیے اوسپر وقف کرنا نہ چاہیے قتل نفس بغیر نفس سے قصاص خارج ہوگیا کیونکہ
وہ عوض نفس کے ہے نہ بے سبب فساد ارض سے مراد شرک و کفر ہے بعد ایمان کے یا رہزنی ظاہر
نظم قرآنی یہی ہے کہ جسپر فساد فی الارض صادق آوے وہ داخل ہے اس لفظ مین شرک فساد
ہے زمین مین راہزنی فساد فے الارض ہے خونریزی و ہتک حرمت و غارتگری اموال فساد ہے
زمین مین . . . . یعنی عباد اللہ پر ناحق فساد ہے زمین مین ہدم
بنیان قطع اشجار تغویر انہار قرض درہم و دینار فساد ہے زمین مین غرضکہ ان سب انواع پر لفظ
فساد فی الارض صادق آتی ہے اسیطرح فساد جسکا ذکر يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا مین آیا
ہے کہ وہ بہی شامل جملہ انواع فساد ہے بعض نے کہا آیت مین اہل شرک کے ہے بعض نے کہا حق مین اہل اسلام کے حق مین ہے
کہ آیت عام ہے مشرک وغیرہ کو قرطبی نے کہا حکم آیت کا مرتب ہے اہل اسلام محاربین پر گو حق مین
مرتدین یا یہود کے اوتری ہو سو جب آیت عام ٹہیری تو ہر محارب و ہر فساد پر صادق آوے گی
خواہ مسلم ہو یا کافر شہر مین ہو یا غیر شہر مین قلیل مین ہو یا کثیر مین جلیل مین ہو یا حقیر مین اللہ کا
حکم اس باب مین وہی ہے جو آیت مین آیا ہے قتل یا صلب یا قطع اعضا یا نفی زمین سے لکن
یہ حکم ہر فعل گناہ کا نہین ہے بلکہ اوس شخص کا ہے جس کا گناہ تعدی ہو دماء و اموال عباد پر سواے
اوسکے جس کا حکم کتاب و سنت مین جدا اس سے آچکا ہے جیسے قصر یا جس مین قصاص آیا ہے
اسلیے کہ ہمکو معلوم ہے کہ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ذنوب و معاصی واقع ہوتے تہے
اس آیت کا حکم اون پر جاری نہ کیا جاتا تہا مجاہد نے جو تفسیر محاربہ بزنا و سرقہ کی ہے وہ
ضعیف ہے اسلیے کہ حکم زنا و سرقہ کا حکم محاربہ سے جدا آیا ہے پہر علما نے مستحق اسم محاربہ مین
اختلاف کیا ہے تفاصیل ذکر کیے ہین جس طرح اوپر گذر چکا لکن کوئی دلیل اوس تفصیل پر
کتاب و سنت سی نہین ہے مگر روایت ابن جریر قصہ سوال عبد الملک مین انس سے سو اوس مین
نکارت شدید ہے حال اسکی صحت کا معلوم نہین صیغہ تفعیل کا يُقَتَّلُوْا واسطے تکثیر کے ہے

باعتبار متعلق یعنے ایک ایک کو بعد ایک ایک کی قتل کرین ظاہر لفظ یہ ہے کہ زندہ صلب کرین
یہانتک کہ مرجاوین اللہ نے اس عقوبت کو اپنی کتاب مین مشروع کیا ہے کچھ حاجت صلب کی
بعد قتل کے نہین ہے جس طرح بعض نے کہا ہے قطع ایدی وارجل مین خلاف معتبر ہے خواہ
سیدہا ہاتھہ بائین پاؤن کے ساتھہ ہو یا بایان ہاتھہ سیدہے پاؤن کے ہمراہ کاٹا جاوے مراد
نفی سے یہ ہے کہ جس جگہہ اوس سے محاربہ وقوع ہوا ہے وہان سے نکالدین قید کرنا ضرور نہین
ہے نہ یہان نہ وہان ظاہر آیت یہی ہے مکحول نے کہا سب سے پہلے اس امت مین جس نے سجن
مین محبوس کیا عمر بن خطاب ہین کہا مین قید کرون گا یہانتک کہ توبہ کرے دوسرے شہر
کیطرف نہین نکالون گا کہ وہان کے لوگون کو ایذا دے کرخی نے کہا نفی مسافت قصر تک
کافی ہے یا زیادہ اسلیے کہ مقصود نفی سے وحشت و بعد ہے اہل و وطن سے سو جب امام ایک
جہت مقرر کر دے تو منفی کو طلب کرنا دوسری جہت کا نہین پہونچتا نہ حبس متعین ہوتا ہے
وعید خزی و عذاب واسطے کافر کے ہے مسلمان پر جب حد قائم ہوئی عقوبت آخرت ساقط
ہوجاتی ہے پھر اللہ نے تائبین کو قبل قدرت کے مستثنے فرمایا ظاہر قرآن عدم فرق ہے درمیان
دماء و اموال کے اور درمیان دیگر ذنوب موجبہ عقاب معینہ محدودہ کے تائب قبل قدرت کے
کسی شے کا مطالب ہوگا صحابہ کا عمل اسیپر تہا بعض اہل علم کہتے ہین کہ قصاص و سائر حقوق
عباد توبہ سے قبل قدرت کے ساقط نہین ہوتے ہین حق وہی پہلی بات ہے ہان توبہ بعد قدرت
کے عقوبت مذکورہ آیت کو ساقط نہین کرتی ہے قید مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ اسیپر دلیل ہے
اہل علم نے اجماع کیا ہے اس بات پر کہ سلطان ولی محارب ہے اگر محارب نے کسی کی بہائی یا
باپ کو حالت محاربہ مین قتل کیا ہے . . . . توطالب دم کو امر
محاربہ مین کچہ اختیار نہین ہے نہ عفو ولی دم جائز ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ
الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ
مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ڈہونڈو اوس تک

وسیلہ اور لڑائی کرو اوس کی راہ مین شاید تمہارا بھلا ہو جو کافر ہین اگر اُنکے پاس ہو جبنا کچھ زمین مین ہے سارا اور اسکے ساتھ اوتنا اور کہ چھڑوائی مین وین اپنی قیامت کے عذاب سے وہ اون سے قبول نہ ہو اون کو دکھہ کی مار ہے چاہین گے کہ نکل جاوین آگ سے اور وہ نکلنے والے نہین اون کو عذاب دائم ہے **ف** یعنی رسول کی اطاعت مین جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اسکے عقل سے کرو سو قبول نہین انتہے اللہ پاک نے اس آیت مین لپنے عباد مومنین کو حکم دیا ہے تقوے کا یہ تقوے جب طاعت سے ملتا ہے تو مراد اوس سے باز رہنا محارم سے اور ترک کرنا منہیات کا ہوتا ہے اسکے بعد تلاش وسیلہ کا حکم دیا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مراد وسیلہ سے قربت ہے یہی قول ہے مجاہد ابو وائل حسن بن زید اور بہت سے لوگون کا قتادہ نے کہا یعنے تقرب حاصل کرو اللہ کا اطاعت کر کے اور عمل پسندیدہ بجا لا کے ابن زید نے یہ آیت پڑہی أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ اس قول ائمہ مین خلاف مفسرین کا نہین ہے ابن جریر نے یہ قول شاعر اس جگہہ پڑہا ہے

إِذَا غَفَلَ الْوَاشُونَ عُدْنَا لِوَصْلِهَا   وَعَادَ التَّصَافِي بَيْنَنَا وَالْوَسَائِلُ

وسیلہ وہ چیز ہے جس سے توسل طرف تحصیل مقصود کے کرتے ہین نیز وسیلہ نام ہے ایک اعلے منزلت کا جنت مین وہ منزلت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اون کا گہر ہے جنت مین وہ گہر سب مکانات جنت سے قریب تر عرش ہے بخاری مین جابر بن عبداللہ سے مرفوعًا آیا ہے جو کوئی اذان سُنکر یون کہتا ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَّهٗ اوس کے لیے شفاعت دن قیامت کے حلال ہو جاتی ہے مسلم مین ابن عمرو سے مرفوعًا آیا ہے جب تم اذان سُنو تو جو کچھ موذن کہتا ہے تم بہی ویسا ہی کہو پہر مجھپر درود بہیجو جو کوئی مجھپر درود بہیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بہیجتا ہے پہر اللہ تعالے سے میرے لیے وسیلہ مانگو کہ وہ ایک درجہ ہے جنت مین لائق نہین مگر ایک بندے کو بندگان خدا سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون جو کوئی مانگتا ہے میرے لیے وسیلہ اوسکے لیے شفاعت ہے مسند احمد مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے

وہ لوگ جنکو یہ پکارتے ہین ڈہونڈہتے ہین اپنے رب تک وسیلہ

کہ جب تم درود پڑہو تو میرے لیے وسیلہ مانگو کہا اے رسول اللہ وسیلہ کیا ہے فرمایا اعلے درجہ ہے
جنت مین نہ پاوے گا اوسکو مگر ایک مرد مین امید کرتا ہون کہ وہ مرد مین ہی ہون رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ غَرِیْبٌ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے درود بہیجو تم مجہپر پہر وسیلہ مانگو اللہ سے میرے لیے
پوچہا وہ کیا ہے خبر دی کہ ایک درجہ ہے جنت مین جسکو نہ پہونچے گا مگر ایک مرد امید ہے کہ وہ
مرد مین ہی ہون ابن عباس نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مانگو اللہ سے میرے
لیے وسیلہ نہین مانگتا اوس کو میرے لیے کوئی بندہ دنیا مین مگر مین ہوتا ہون اوسکے لیے
شفیع یا شہید دن قیامت کے رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ بِنَحْوِہٖ ابوسعید خدری کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ وسیلہ ایک درجہ ہے نزدیک اللہ کے اوسکے اوپر کوئی درجہ نہین ہے
سو تم اللہ سے مانگو کہ وہ وسیلہ خلق پر مجہہ کو ملے رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ علی مرتضے نے مرفوعًا
کہا ہے جنت مین ایک درجہ ہے جس کو وسیلہ کہتے ہین سو جب تم اللہ تعالے سے مانگو
تو وہ وسیلہ میرے لیے مانگو کہا اے رسول اللہ وہان آپکے ساتہہ کون رہے گا فرمایا
علی و فاطمہ و حسن و حسین رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ لکن یہ حدیث غریب منکر ہے اس وجہ سے علی
مرتضے نے منبر پر کہا کوفے مین اے لوگو جنت مین دو موتی ہین ایک سفید دوسرا زرد جو زرد
ہے وہ باطن عرش تک ہے مقام محمود سفید موتی کا ہے اوس مین ستر ہزار غرفے ہین ہر گہر
اوس کا تین میل ہے غرف و ابواب و سریر ہین گویا ایک ہی رگ سے بنے ہین اوسکا نام
وسیلہ ہے وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور واسطے اونکے اہل کے رَوَاہُ
ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ یہ اثر غریب ہے **ف** بعد امر ترک محارم و فعل طاعات کے امر
قتال اعدا کا فرمایا کہ کفار و مشرکین سے جو خارج ہین طریق مستقیم سے تارک ہین دین
قویم کے لڑو پہر رغبت دلائی اس کام مین اور کہا کہ ہمنے واسطے مجاہدون کے دن
قیامت کو فلاح و سعادت عظیمہ خالدہ مستمرہ جو نہ مٹے نہ بدلے نہ زائل ہو غرف عالیہ
رفیعہ مین طیار کی ہے وہ مناظر طیبہ ایسے مساکن ہین کہ جو کوئی اون مین رہیگا بسیگا
وہ ہمیشہ چین پائے گا کبہی تکلیف نہ اوٹہاوے گا زندہ رہے گا کبہی نہ مرے گا نہ کپڑا
پرانا ہو گا نہ جوانی فنا ہو گی پہر اللہ نے اوس عذاب و نکال کی خبر دی ہے جو واسطے کفار

کفار کے دن قیامت کے مہیا کیا ہے اور فرمایا کہ اگر ساری دنیا یا دو چند اوسکے فدیہ دیکر رہائی
چاہین گے تو بھی خلاص و محیص و مناص نصیب نہ ہوگا بلکہ عذاب مقیم رہے گا کما قال تعالے
کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِیْدُوْا فِیْهَا الآیۃ ہمیشہ یہ چاہین گے کہ کسی طرح
اوس عذاب و شدت و الم و بلا سے باہر نکلین مگر کوئی راہ ہاتھ نہ آوے گی جب لہب اوپر کو
پھینکیگا تو اعلے جہنم مین جا پڑین گے زبانیہ مقامع حدید سے مار مار کر اسفل جہنم مین گرا دینگے
مراد مقیم سے دائم مستمر ہے جس سے نہ نکلنا ہو نہ چھوٹنا حدیث انس بن مالک مین مرفوعًا آیا
ہے ایک آدمی کو اہل نار مین سے لائین گے اوس سے کہا جاوے گا اے ابن آدم تو نے
اپنی جگہہ بود و باش کو کیسا پایا وہ کہے گا بہت برا پایا کہین گے بھلا تو زمین بھر کر سونا فدیہ
مین دیگا وہ کہے گا ہان اے رب اللہ تعالے فرماوے گا تو جھوٹا ہے مین نے تجھ سے اس
سے بھی بہت کم مانگا تھا تو نے نہ دیا پھر حکم ہوگا اوس کو آگ مین لے جاؤ رواہ مسلم
اس کو شیخین نے دوسرے طریق سے بھی روایت کیا ہے امام احمد نے اور وجہ سے لسیاق
مبسوط تر اوس کو نقل کیا ہے **ف** فتح البیان مین لکھا ہے وسیلہ کہتے ہین اُس
قربت کو جو لائق طلب ہے اور نام ہے ایک درجے کا جو مختص ہے ساتھ رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے جنت مین عطف مفید اسبات کا ہے کہ وسیلہ سوا تقوے کے ہے بعض
نے کہا بلکہ وہی تقوے ہے اسلیے کہ تقوے گُر ہے سب امور خیر کا اس صورت مین یہہ
جملہ مفسر ہوگا جملہ اولے کا لکن ظاہر یہہ ہے کہ وسیلہ قربت ہے تقوے وغیرہ خصال خیر پر
جن سے عباد تقرب رب چاہتے ہین صادق آتا ہے کسی نے کہا مراد وسیلہ سے محبت
ہے پہلا قول اولے ہے معنے تقرب عام کے اس جگہہ زیادہ چسپان ہین اسلیے کہ
وہ وسیلہ جو خاص منزلت نبوی ہے اوس کا طلب کرنا ہر شخص کو نہین پہونچتا ہے بعض
جہلہ مشائخ نے لفظ وسیلہ کو اس جگہہ پیری مریدی پر اوتارا ہے یہ تفسیر حقیقت مین رای
مجرد ہے سلف مین کسی نے یہ معنے اس لفظ کے نہین کہے اور نہ کچھ اسکی حاجت ہے اسلیے
کہ حکم بیعت کا قرآن و حدیث مین جداگانہ آیا ہے مَا فِی الْاَرْضِ سے مراد اصناف اموال
و ذخائر و منافع ہین قاطبۃً یعنے اگر کافر دنیا بھر کا مالک ہو جاوے اور ایک دوسری دنیا

اور اوس کو مثل اس دنیا کے ملے اور چاہے کہ عوض عذاب کے اپنی جان کا فدیہ دیکر چھوٹ
جاوے تو یہ ممکن نہین ہے کیونکہ اوس کا عذاب دائم قائم ہے کوئی طریق رہائی کا اُس سے نہین
ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ ایک
بہت ہلکے پہلکے عذاب والے اہل نار سے کہیگا بہلا اگر تیرے پاس ساری دنیا ہو تو کیا تو
اس کو فدیے مین دے گا وہ کہے گا ہان اللہ تعالے فرماوے گا مین نے تجہ سے اس سے
بہی زیادہ آسان بات چاہی تہی جب کہ تو پشت آدم مین تہا کہ میرے ساتہہ شرک نہ کرنا
مین تجہکو آگ مین داخل نہ کرون گا بلکہ جنت مین لیجاؤن گا تو نے نہ مانا مگر وہی شرک کرنا
یہ لفظ مسلم کا ہے بخاری کا یہ لفظ ہے کہ لائین گے قیامت مین کافر کو اوس سے کہا جاویگا
کیون اگر تیرے پاس زمین بہر کر سونا ہو تو کیا تو فدیہ دے گا وہ کہے گا ہان اوس سے کہا
جاوے گا تجہ سے تو اس سے بہی زیادہ سہل بات کا سوال کیا گیا تہا کہ میرے ساتھ شرک
نہ کرنا جابر بن عبد اللہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک قوم نار سے نکلکر
داخل جنت ہوگی یزید فقیر نے جابر سے کہا اللہ تعالی تو یون فرماتا ہے مَاهُمْ بِخَارِجِيْنَ
مِنْهَا جابر نے کہا اول آیت پڑہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ یعنے وہ جو نار سے نہ نکلین گے وہ کفار
ہین اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ نافع بن ازرق
نے ابن عباس سے کہا تم کو یہ زعم ہے کہ ایک قوم آگ سے باہر آوے گی حالانکہ اللہ تعالے نے
کہا ہے کہ وہ آگ سے باہر نکلنے والے نہین ہین کہا وَيْحَكَ اِقْرَأْ مَا فَوْقَهَا هٰذِهٖ لِلْكُفَّارِ
کشاف مین کہا ہے کہ اوسکو مجبرہ نے گڑہا ہے انتہے یعنے اہل سنت وجماعت نے یہ بات بنائی
ہے کہ موحدین عصاۃ آگ سے نجات پاوین گے شوکانی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے بڑا تعجب ہی
اُس شخص سے کہ اوس کو کچہ تمیز درمیان اصح الصحیح اور اکذب الکذب کے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہین ہے معہذا جس امر کو جانتا پہچانتا نہین ہے اوس مین
کلام کرتا ہے حالانکہ احادیث متواترہ وارد ہین کہ عصاۃ موحدین نار سے خارج ہونگے
یہ احادیث عالم روایت پر جسکو ادنے تعلق علم موصوف سی ہے مخفی نہین ہین اسکا منکر
لائق مناظرہ نہین ہے کیونکہ وہ منکر ضروریات شریعت ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ

فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ○

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

رَّحِیْمٌ ○ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنْ

یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ جو کوئی چور ہو مرد یا عورت تو کاٹ ڈالو اون کے ہاتہہ سزا اون کی کمائی کی تنبیہ اللہ کی طرف سے اللہ زور آور ہے حکمت والا پہر جس نے توبہ کی اپنی تقصیر کے پیچھے اور سنوار پکڑی تو اللہ اوس کو معاف کرتا ہے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے تو نے معلوم نہین کیا کہ اللہ کو ہے سلطنت آسمان و زمین کی عذاب کرے جسکو چاہے بخشے جسکو چاہے اللہ سب چیز پر قادر ہے **ف** یہ اس پر فرمایا کہ کوئی تعجب نہ کرے کہ چور کو تہوڑی خطا پر بڑی سزا فرمائی انتہے شعبی نے کہا ابن مسعود کی قرارت اَیْمَانَهُمَا ہے بجائے اَیْدِیَهُمَا یہ قرارت شاذ ہے جمیع علما کے نزدیک حکم موافق اسکے ہے نہ ساتہہ اوسکے بلکہ وہ حکم دوسری دلیل سے مستفاد ہے قطع ید جاہلیت مین معمول بہ تہا اسلام مین مقرر رہا کچہ شروط زیادہ ہو گئے جس طرح کہ قسامت دیت قراض وغیرہ اشیا جن کو شرع نے مقرر رکہا ہے وہ سب اسیطرح ہین کچہ زیادات جو ہو گئے ہین وہ تمام مصالح ہین کہتے ہین سب سے پہلے جاہلیت مین ہاتہہ چور کا قریش نے کاٹا ایک شخص دویک نام سولے بنی ملیح بن عمر قوم خزاعہ کا تہا اوس نے خزانہ کعبہ چرایا تہا یا ایک قوم نے چرا کر اوسکے پاس رکہا تہا اوس کا ہاتہہ کاٹ ڈالا فقہائے اہل ظاہر کا مذہب یہ ہے کہ جب چور کچہ چرا دے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے خواہ تہوڑا ہو یا بہت اسلیے کہ آیت عام ہے اس مین اعتبار نصاب و حرز کا نہین کیا ہے بلکہ مجرد سرقہ کہا ہے ابن عباسؓ سے پوچہا تہا کہ یہ آیت خاص ہے یا عام کہا عام ہے دوسری دلیل اونکی حدیث ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ جمہور نے نصاب کا اعتبار کیا ہے اگرچہ درمیان اون کے مقدار نصاب مین خلاف ہے ائمہ اربعہ مین ہر امام نے ایک قول علیحدہ اختیار کیا ہے مالک کے

نزدیک نصاب تین درہم مضروب خالص ہین جب اون کو یا انکی ہم قیمت چیز کو چوری کرے گا قطع واجب ہوگا بدلیل حدیث مرفوع ابن عمرؓ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سپر قیمتی تین درہم مین ہاتھہ کاٹا رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا وَاَخْرَجَاہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مالک نے کہا عثمان نے ایک اترجہ مین جسکی قیمت تین درہم ٹھیری ہاتھہ کاٹ ڈالا وَھُوَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ وَھٰذَا الْاَثَرُ رَوَاہُ اَیْضًا مَالِکٌ اصحاب مالک کہتے ہین یہہ صنیع مشتہر ہوئی کسینے اوسپر انکار نہ کیا حکایت اجماع سکوتی اسیطرح پر ہوتی ہے اس مین دلیل ہے قطع پر ثمار مین خِلَافًا لِلْحَنَفِیَّۃِ رہا اعتبار تین درہم کا اس مین بہی حنفیہ مخالف ہین کہتے ہین دس درہم ہونا چاہیے شافعیہ ربع دینار کا اعتبار کرتے ہین واللہ اعلم شافعی نے کہا اعتبار قطع ید سارق مین ربع دینار کا ہے یا اوس کے ہم قیمت ہو اثمان یا عروض یعنے سامان مین سے یا زیادہ ہو ربع دینار سے حجت انکی حدیث عائشہؓ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کاٹا جاتا ہے ہاتہہ چور کا ربع دینار مین اور زیادہ مین رَوَاہُ الشَّیْخَانِ مسلم کا لفظ یون ہے کہ کاٹا نہ جاوے ہاتہہ چور کا مگر ربع دینار پس زیادہ مین ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ حدیث فاصل ہے مسئلہ مین اور نص ہے اعتبار

- -

ربع دینار مین نہ اوسکے مساوی مین حدیث ثمن سپر گو وہ تین درہم کی کیون نہ ہو کچہ منافی اسحدیث کے نہین ہے اسلیے کہ اوسوقت مین دینار بارہ درہم کا ہوتا تہا سو یہ تین درہم ربع دینار ہوئے اس طریق پر جمع ممکن ہے یہ مذہب مروی ہے عمر بن خطاب و عثمان بن عفان و علی بن ابی طالب سے عمر بن عبدالعزیز لیث بن سعد اوزاعی شافعی اصحاب شافعی ابو ثور داود بن علی ظاہری رحمہم اللہ سب اسکے قائل ہین احمد و ابن راہویہ نے کہا ہے ہر ایک ربع دینار اور تین درہم سے مرد شرعی ہے جس نے اون کو چرایا یا اون کے مساوی کو اوسکا ہاتہہ کاٹا جاویگا واسطے عمل کرنے کے حدیث ابن عمر و حدیث عائشہ پر ایک روایت عائشہ مین نزدیک احمد کے یون آیا ہے کہ کاٹو چوتہائی دینار مین اور نہ کاٹو کم مین اس سے ربع دینار اوس دن برابر تین درہم کے تہا دینار بارہ درہم کا تہا نسائی کا لفظ یہ ہے کاٹا نہین جاتا ہاتہہ چور کا کم مین قیمت سپر سے عائشہ سے پوچہا قیمت سپر کیا ہے کہا ربع دینار یہ سب نصوص دلیل ہین عدم اشتراط دس دراہم پر واللہ اعلم ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد و زفر و سفیان ثوری کا مذہب یہ ہے کہ نصاب سرقہ دس درہم مضروب غیر مغشوش ہین انکی دلیل یہ ہے کہ

جس قیمت سپر مین ہاتہہ چور کا عہد نبوت پر کاٹا گیا تہا اوسکی قیمت دس درہم تہی حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ کاٹا نہ جاوی ہاتہہ چور کا کم مین قیمت سپر سے قیمت سپر کی دس درہم تہی رَوَاہُ اَبُوْبَکْرِ
بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ابن عباس ابن عمر ثمن مجن مین مخالف ہین اسلیے احتیاط یہ ہے کہ اکثر کا اعتبار کرین کیونکہ
حدود شبہات سی دفع کر دیے جاتے ہین بعض سلف جیسی علی و ابن مسعود و ابراہیم نخعی و امام باقر اسیطرف گئی
ہین کہ دس درہم یا ایک دینار یا ان دونو کی ہم قیمت شے مین قطع چاہیے سعید بن جبیر نے کہا پانچ دینار یا
پچاس درہم مین قطع کیا جاویگا جمہور نے حدیث بیضہ و حبل کا ایک جواب یون دیا ہے کہ حدیث مذکور منسوخ
ہے بحدیث عائشہ مگر اس مین نظر ہے کیونکہ بیان کرنا تاریخ کا ضرور ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد بیضہ حدید و
حبل سفینہ ہے قَالَہُ الْاَعْمَشُ حَکَاہُ الْبُخَارِیُّ وَغَیْرُہٗ عَنْہُ تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ ایک وسیلہ
تدریج کا سرقے مین قلیل سے طرف کثیر کے جس مین ہاتہہ کاٹا جاتا ہے یا خبر دی ہے امر جاہلیت سی کہ قلیل
و کثیر مین ہاتہہ کاٹتے تہے اسلیے چور پر لعنت کی کہ خوار چیزون کے عوض مین قیمتی ہاتہہ اپنا دیتا ہے ٭

حکایت ابو العلاء معری بغداد مین آیا مشہور ہوا کہ اوسنے فقہاء پر بابت نصاب سرقہ بمقدار ربع
دینار اشکال وارد کیا ہے اس باب مین شعر نظم کیا جو دال ہے اوسکے جہل و قلت عقل پر ؎

یَدٌ بِخَمْسِ مِئِیْنَ عَسْجَدٍ وُّدِیَتْ — مَالَہَا قُطِعَتْ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٖ
تَنَاقُضٌ مَّا لَنَا اِلَّا السُّکُوْتُ لَہٗ — وَاَنْ نَّعُوْذَ بِمَوْلَانَا مِنَ النَّارِ

یعنے ہاتہہ کی دیت پانسو دینار ہون وہ ربع دینار مین کاٹا جاوے اس تناقض پر بجز سکوت و استعاذہ
کے نار سے اور کیا علاج ہے جب یہ اشعار مشتہر ہوئے فقہا نے اوسکو تلاش کیا وہ بہاگ گیا
لوگون نے اس اشکال کا جواب دیا قاضی عبد الوہاب مالکی نے کہا لَمَّا کَانَتْ اَمِیْنَۃً کَانَتْ ثَمِیْنَۃً
وَلَمَّا خَانَتْ ہَانَتْ یعنے جب تک وہ ہاتہہ امین تہا قیمتی تہا جب اوسنے خیانت کی خوار
ہوگیا بعض نے کہا یہ تو تمام حکمت و مصلحت و اسرار شریعت عظیمہ ہے باب جنایات مین یہی
مناسب ہے کہ قیمت ہاتہہ کی پانسو دینار ہون تاکہ جنایت نہ کرے باب سرقہ مین یہی مناسب ہے کہ
جس مقدار پر یہ ہاتہہ کاٹا جاوے وہ ربع دینار ہو تاکہ لوگ مال چورانے مین جلدی و شتابی
نہ کرین یہ حکم تو عین حکمت ہے نزدیک اہل عقل کے اسی لیے اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ سزا ہے اون کی
کمائی کی تنبیہ ہے طرف سے اللہ عز و جل کے پہر فرمایا کہ جو کوئی بعد چوری کے توبہ کرے گا الخ

کیطرف رجوع لاویگا تو اللہ اوسکی توبہ درمیان اپنے اور درمیان اوسکی قبول فرماوے گا رہی مال لوگون کے سو اوسکا رد کرنا یا بدلا دینا نزدیک جمہور کے ضرور ہی ابو حنیفہ رح نے کہا جب ہاتہ کٹ گیا تو مال اوسکے ہاتہ مین تلف ہو چکا تو اب بدل اُسکا نہ ہوگا حدیث ابو ہریرہؓ مین آیا ہے کہ ایک چور کو پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی اوسنے ایک شملہ چورایا تہا فرمایا مین نہین خیال کرتا ہون کہ اوسنے چرایا ہو چور نے کہا ہان اے رسول خدا مینے چورایا ہے فرمایا اسکو لیجاؤ ہاتہ کاٹو داغ دو پہر میرے پاس لاؤ غرضکہ ہاتہ کاٹ کر لائی فرمایا توبہ کر اللہ سی اوسنے کہا مینے توبہ کی طرف اللہ کے فرمایا قبول کی اللہ تعالے نے توبہ تیری رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ یہ حدیث مرسلاً بہی مروی ہے علی بن المدینی و ابن خزیمہ نے ارسال کو راجح کہا ہے عمر بن سمرہ نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اے رسول خدا مینے بنی فلان کا ایک اونٹ چورایا ہے مجہے پاک کرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے دریافت کیا اُنہون نے کہا ہمارا ایک اونٹ گم گیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ہاتہ کاٹو اوسکا ہاتہ کاٹا وہ کہتا تہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ طَهَّرَنِیْ مِنْكِ اَرَدْتِّ اَنْ تُدْخِلِیْ جَسَدِیَ النَّارَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ ابن عمرو نے کہا ایک عورت نے زیور چرایا جبکا وہ زیور تہا وہ پاس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے کہا اے رسول خدا اوس عورت نے ہماری چوری کی ہے فرمایا اوسکا دست راست کاٹو اوسنے کہا بہلا توبہ بہی ہے فرمایا آج کے دن تو اپنی خطا سے ایسی ہے جیسے آج تجہکو تیری مان نے جنا ہو اوسپر اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ الخ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ امام احمد نے اتنا زیادہ ذکر کیا ہے کہ اوس عورت کی قوم نے کہا ہم فدیہ دین فرمایا بلکہ ہاتہ کاٹو یہ عورت وہی مخزومیہ ہے جس کی حدیث صحیحین مین آئی ہے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ قریش کو شان زن سارقہ نے عہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غزوہ فتح مین غمگین کیا کہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون اوسکے بارے مین گفتگو کرنے ایسی جرأت اونپر کس کو ہے مگر اسامہ بن زید حب رسول اللہ حبب اوسکو پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے اسامہ نے گفتگو کی رنگ چہرہ مبارک کا بدل گیا فرمایا اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اسامہ نے کہا اِسْتَغْفِرْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جب تیسرا پہر ہوا کہڑے ہو کر خطبہ پڑہا اللہ کی ثنا کی جس لائق وہ تہا پہر فرمایا اما بعد ہلاک ہوئے وہ لوگ جو پہلے تہے تم سے مگر اسی سبب سے کہ جب اُمین کوئی

نہین اور وہ جو یہودی ہین جاسوسی کرتے ہین جہوٹ بولنے کو اور جاسوس ہین دوسری جماعت
کے جو تجہہ تک نہین آئے بے اسلوب کرتے ہین بات کو اوسکا ٹہکانا چہوڑ کر کہتے ہین اگر تم کو
یہ ملے تو لو اور اگر یہ نہ ملے تو بچتے رہو اور جس کو اللہ نے بچلانا چاہا سو تو اوسکا کچہ نہین کر سکتا
اللہ کے یہان وہی لوگ ہین جنکو اللہ تعالے نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے اون کو دنیا مین ذلت
ہے اور اون کو آخرت مین بڑی مار ہے بڑے جاسوس جہوٹہہ کہنے کو اور بڑے حرام کہانے والے
سو اگر آوین تجہہ پاس تو حکم کر دے ان مین یا تغافل کر اون سے اور اگر تو تغافل کریگا تو تیرا
کچہ نہ بگاڑینگے اور اگر حکم کرے تو حکم کر اون مین انصاف کا اللہ چاہتا ہے انصاف والون کو
اور کسطرح تجہکو منصف کرینگے اور اون کے پاس توریت ہے جسمین حکم اللہ کا پہر اوس پیچہے
پہرے جاتے ہین اور وہ ماننے والے نہین ہمنے اوتاری توریت اوسمین ہدایت اور روشنی
اوس پر حکم کرتے پیغمبر جو حکمبردار تہے یہود کو اور درویش اور عالم اسواسطے کہ نگہبان ٹہیرائے
تہے اللہ تعالے کی کتاب پر اور اوسکی خبرداری پر تہے سو تم نہ ڈرو لوگون سے اور مجہسی ڈرو
اور مت خرید کرو میری آیتون پر مول تہوڑا اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ تعالے کے اوتارے پر
سو وہی لوگ ہین منکر **ف** بعضے منافق تہے کہ دل مین یہود سے ملتے تہے اور بعضی یہود تہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آمد و رفت کرتے تہے اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ لوگ جاسوسی
کو آتے ہین کہ تمہارے دین مین کچہ عیب پکڑے جاوین اپنے سردارون کے پاس جو یہان نہین
آتے اور فی الحقیقت عیب کہان ہے لیکن بات کو غلط تقریر کر کے ہنر کو عیب کرتے ہین **ف**
یہود مین کئی قصے ہوئے کہ اپنے قضایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لاتے فیصلے کو
وہ سردار یہود آپ نہ آتے بیچ والون کے ہاتہ بہیجتے اور کہدیتے کہ ہمارے معمول کے موافق حکم
کرین تو قبول رکہو نہین تو نہ رکہو غرض یہ تہی کہ حکم توریت کی خلاف معمول باندہے تہے ایک نبی
اگر اوسکے موافق حکم کر دے تو ہمکو اللہ کے یہان سند ہوجاوے اور جانتے تہے کہ انکو توریت
کی خبر نہین جو ہمارا معمول سنینگے سو حکم کرینگے اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبردار کیا
سو موافق توریت ہی کے حکم فرمایا توریت سی ثابت کر کے انکو قائل کیا ایک قصہ رجم کا تہا کہ وہ منکر ہوئی
تہے پہر توریت سی قائل کیا ایک قصاص کا تہا کہ وہ اشراف و کم ذات کا فرق کرتے تہے توریت مین

فرق نہین رکہا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین تردد تہا کہ اونکے مقدمے مین نہ بولون
تو ناخوش ہون اور اگر اپنے دین پر فیصل کرون تو نا قبول رکہین اور اگر اون کا معمول جاری رکہون
تو عند اللہ غلط ہے حق تعالے نے فرمایا کہ اختیار ہے یا تغافل کرو تو اون کی ناخوشی کا خطرہ نہین
یا حکم کرو تو اپنے دین کے موافق کرو پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہی حکم فرمایا اون کو قائل
کرکے انتہے ابن کثیر کہتے ہین اوتری ہین یہ آیتین حق مین اون کے جو شتابی کرتے ہین کفر
مین خارج ہوتے ہین اللہ و رسول کی اطاعت سے اپنی راے و ہوی کو اللہ تعالی کی شریعتون
پر مقدم رکہتے ہین منہ سے کہتے ہین ہم ایمان لائے مگر دل اونکے ایمان نہین لائے وہ بالکل
خراب ایمان سے خالی ہین یہ لوگ منافق ہین پہر یہود مین سے اعدای اسلام و اہل اسلام ہین
وہ سب جہوٹی باتین سُنکر قبول کرتے ہین جو لوگ پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین آتے
ہین اون کو وہ باتین لیجا کر سُناتے ہین اُنکا کام یہ ہے کہ کلام کو بے ٹہکانے کرکے کچہ اور
ہی مطلب اوسکا ٹہیراتے ہین سمجہ بوجہکر یہ کارستانی تبدیل و تحریف کی کرتے ہین بعض نے کہا
یہ آیت حق مین ایک قوم یہود کے اوتری ہے ایک آدمی کو اونہون نے مارڈالا تہا پہر کہا چلو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکا حکم لین اگر دیت کا حکم دین تو مانو اور اگر قصاص کا حکم دین مت سُنو صحیح یہ
ہے کہ نزول اس کریمہ کا حق مین دو یہود کے ہوا ہے جنہون نے زنا کیا تہا یہود نے اللہ کی کتاب یعنی
توریت کو جو اون کے پاس تہی اور اوسمین حکم رجم کا تہا واسطے زانی محصن کے بدل ڈالا تہا آپس مین
یہ صلح کرلی تہی کہ سو کوڑے مارین مونہہ کالا کرکے گدہے پر سوار کرین مونہہ طرف دُم کے کردین جب
یہ واقعہ بعد ہجرت کے ہوا آپس مین کہا چلو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرائین اگر حکم کوڑے
مارنے منہ کالا کرنے کا دین تو تم مان لو اور اس حکم کو درمیان اپنے اور اللہ کے حجت ٹہیراؤ
کیونکہ ایک نبی نے ایسا حکم دیا ہے اور اگر دوسرا حکم دین تو نہ مانو اس مقدمے مین حدیثین آئی
ہین مالک نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ یہود پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے ذکر کیا ایک
مرد و عورت نے اون مین سے حرام کیا ہے فرمایا تم توریت مین شان رجم مین کیا لکہا ہوا پاتے ہو کہا ہم
اون کو فضیحت کرتے ہین تازیانے مارتے ہین عبد اللہ بن سلام نے کہا تم جہوٹے ہو توریت مین رجم
ہے بہلا توریت کو تو لاؤ وہ لائے اوسکو کہولا ایک شخص نے اُنمین سے اپنا ہاتہہ آیۃ رجم پر رکہدیا

ماقبل مابعد کو پڑہا عبد اللہ نے کہا ہاتہہ اوٹھا او سنے ہاتہہ اوٹھایا تو آیتہ رجم نکلی کہنے لگے محمد سچے ہین توریت مین آیت رجم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ رجم کرو وہ دونون رجم کیے گیے ابن عمر کہتے ہین مینے مرد کو دیکہا کہ وہ عورت پر جہکتا تہا پتہر کو اوس سے بچاتا تہا اَخْرَجَاهُ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ ایک لفظ مین یون آیا ہے کہ یہود سے کہا تم کیا کرتے ہو ساتہہ اون کے یعنے زانی زانیہ کے کہا ہم مونہہ کالا کر کے مارتے ہین فرمایا توریت لاؤ اگر تم سچے ہو وہ لائے اور ایک شخص اعور سے جو ان کے پسند کا تہا کہا پڑہ اوسنے پڑہا جب ایک جگہہ پر پہونچا وہان ہاتہہ رکہدیا فرمایا ہاتہہ اوٹہا ہاتہہ اوٹہایا تو اوسکے نیچے آیہ رجم لائح ہوئی کہنے لگے ای محمد اس مین آیہ رجم ہے لکن ہم اوس کو آپس مین پوشیدہ رکہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اون دونون کو رجم کیا گیا مسلم کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور یہودیہ لائی گئی اون دونون نے زنا کیا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہود کے گئے کہا تم توریت مین زانی پر کیا پاتے ہو کہا مونہہ کالا کر کر ہنڈاتے ہین فرمایا توریت لاکر پڑہو اگر تم سچے ہو لائی پڑہا جب آیتہ رجم پر گذر ہوا پڑہنے والے نے اپنا ہاتہہ اوسپر رکہدیا ادہر اودہر ہاتہہ کے پڑہا عبد اللہ بن سلام نے کہا آپ حکم دین کہ یہ اپنا ہاتہہ اوٹہا لے اوٹہایا تو نیچے اوسکے آیتہ رجم تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمدیا وہ دونون رجم کیے گیے ابن عمر کہتے ہین مین بہی اُنکے رجم مین شریک تہا مینے مرد کو دیکہا کہ وہ اوس عورت کو اپنی جان سامنے کر کے پتہر سے بچاتا تہا اس باب مین بہت احادیث بالفاظ وطرق متعددہ مسند احمد وسنن مین آئی ہین یہ سب حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمے مین موافق توریت کے حکم دیا ہے یہ کچہ اون کے لیے الزام مطابق انکے اعتقاد کے نہ تہا کیونکہ وہ مامور ہین ساتہہ اتباع شرع محمدی کے لامحالہ ولکن یہ حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وحی خاص سے تہا جو طرف سے اللہ کے اس باب مین آئی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اون سے پوچہنا بطور تقریر کتمان کے نہ تہا کہ وہ جو اس حکم کے کتمان پر باہم رضامند تہے اور ایک زمانہ دراز سے اوسپر عمل ترک کر دیا تہا سو انکو اوس کتمان و انکار پر مقرر رکہا ہو بلکہ جب اونہون نے اوسکا اقرار کیا اور عمل انکا خلاف اوسکے ہوا تو انکا زیغ وعناد وکذب ظاہر ہو گیا اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ جو کتاب انکے ہاتہہ مین تہی اور اسکو سچا اعتقاد کرتے تہے اوسکے مکذب ہین انکا عدول کرنا طرف تحکیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوای نفس و شہوت کی راہ سے تہا تا کہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا حکم موافق اُنکی رائے کے پڑجاوے نہ اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو وہ صحیح اعتقاد کرتے تھے
اسی لیے اونہوں نے یہ بات کہی کہ اگر جلد و تحمیم کا حکم دین تو تم مان لو اور اگر نہ دین تو تم اونکے قبول حکم و اتباع
سے بچو اللہ تعالی نے فرمایا وہ کذب یعنے باطل کو خوب سنتے ہین سحت یعنی مال حرام کو خوب پیٹ بہر کر کہاتے ہین
ابن مسعود نے کہا مراد سحت سے رشوت ہے یعنے جسکا یہ حال و وصف ہو بہلا اوسکو دل کو اللہ تعالی کیونکر پاک
کریگا اوسکی دعا کسطرح پذیرا ہوگی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اگر تم اونکا فیصلہ نہ کروگے تو تمپر
کچہ الزام نہین ہے اسلیے کہ مقصود اُنکا تمہاری تحاکم سے یہ نہین ہے کہ وہ اتباع حق کرین بلکہ یہ ہے کہ تمہارا حکم
موافق اُنکی رائے کے پڑے ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ و سدی و زید بن اسلم و عطا خراسانی و
حسن وغیرہ واحد نے کہا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے بقولہ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ قسط سے مراد حق و عدل ہے اگرچہ وہ لوگ ظالم خارج طریق عدل سے ہین مگر اللہ تعالی انصاف
والون کو چاہتا ہے پہر اللہ نے اُنکے آرا فاسدہ و مقاصد زائغہ پر کہ جس کتاب کو سچا جانتے ہین اوسکو
چہوڑ کر جسبات کو نفس الامر مین باطل اعتقاد کرتے ہین اوسپر عامل ہین انکار کرکے یہ فرمایا کہ وہ کیونکر تم سے
فیصلہ چاہتے ہین حالانکہ اونکے پاس توریت موجود ہے اوسمین اللہ کا حکم لکہا ہوا ہے وہ اس حکم سے پہر
گئے ہین اُنکو مومن نکہو پہر اللہ نے توریت کی مدح کی کہ دیکہو جو اللہ تعالی کے نبی ہین وہ اوسی کے موافق
حکم کرتے ہین تبدیل و تحریف روا نہین رکہتے یہی حال عباد و علما کا ہے کہ وہ اظہار احکام کتاب کرتے
ہین اوسپر عامل ہین تم لوگون سے کیون ڈرتے ہو ڈرو تو مجہہ سے ڈرو میری آیتون کو تہوڑے داموں پر بیچو
پہر اللہ تعالے نے کہا جو کوئی موافق کتاب اللہ کے حکم نہین کرتا ہے وہ کافر ہے ابن عباس نے کہا یہ آیات
حق مین دو گروہ یہود کے اوتری ہین ایک دوسرے پر غالب ہوا جاہلیت مین یہ صلاح ٹہیری کہ جسکو طائفہ
عزیزہ نے قتل کیا ہے اوسکی دیت پچاس وسق ہین اور جسکو طائفہ ذلیلہ نے قتل کیا ہے اوسکی دیت ایکسو
وسق ہین اسی دستور پر وہ قائم تہے یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے ذلیلہ نے ایک آدمی
عزیزہ کا مار ڈالا عزیزہ نے کہا ایکسو وسق دیت دو ذلیلہ نے کہا دونو قبیلہ کا دین ایک نسب ایک شہر
ایک ہے پہر کیا وجہ ہے کہ بعض کی دیت نصف بعض ہے ہمنے وہ دیت تمہارے ظلم کے سبب سے دی تہی تم سے
ڈر کر اب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہین تو ہم تم کو نہ دینگے قریب تہا کہ باہم جنگ ہو پڑے پہر یہہ
ٹہیری کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیچ مین ڈالین عزیزہ نے کہا واللہ محمد صلعم ہرگز تم کو دو چند

دیت بہ نسبت اوسکی جو اونکو تم سے دلواتے ہین ہرگز نہ لو اور نہ دین اور ذلیل سمجھے ہین کہ اونہون نے اتنی دیت ہم کو ہماری جور و قہر سے دی ہے چپکے سے کسی کو پاس محمد کے بھیجو کہ وہ خبر لاوے کہ اونکی کیا رائے ہے اگر تم کو موافق تمہارے دستور کے دین تو لو ورنہ بچو اون کو منصف بناؤ کچہ منافق لوگ خبر لگانے کو آئے اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبردار کردیا آیات باب سے قولہ الْفَاسِقُوْنَ اوتارین اس سبب نزول کو احمد و ابوداؤد نے روایت کیا ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ یہ آیتین بمقدمہ دیت بنی نضیر و بنی قریظہ کے آئی ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونو کی دیت برابر کردی تیسرا لفظ یہ ہے کہ نضیر اشرف ہین قریظہ سے چوتھا لفظ یہ ہے کہ بمقدمہ دو زانی یہود کے اوتری ہین جسطرح اوپر گذر چکا ہوسکتا ہے کہ یہ دونو سبب ایک وقت مین مجتمع ہوگئے ہون آیات دونو باب مین آئین واللہ اعلم اسی لیے بعد اوسکے یون فرمایا ہے وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ الی اٰخرھا یہ آیت اوسی کی مقتضی ہے کہ سبب نزول قصہ ہو براء بن عازب حذیفہ بن الیمان ابن عباس ابو مجلز ابو رجاء عکرمہ عبید اللہ بن عبد اللہ حسن بصری وغیرہم نے کہا ہے کہ نزول کریمہ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ کا حق مین اہل کتاب کے ہے پھر حسن نے کہا وَهِيَ عَلَيْنَا وَاجِبَةٌ ابراہیم نے کہا حق مین بنی اسرائیل کے اتری ہے وَرَضِيَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ بِهَا علقمہ و مسروق نے ابن مسعود سے حال رشوت کا پوچھا کہا سحت ہے کہا حکم مین کہا کفر ہے پھر یہ آیت پڑہی وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ الخ سدی نے کہا یعنے جس نے حکم نہ کیا ساتھ اوس کے جو ہم نے اوتارا ہے عمدا یا جور کیا دیدہ و دانستہ جان بوجھکر وہ کافرین مین سے ہے ابن عباس نے کہا جس نے انکار کیا ما انزل اللہ کا وہ کافر ہوا اور جس نے اقرار کیا مگر موافق اوسکے حکم نہ کیا وہ ظالم فاسق ہے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ مختار ابن جریر یہی کہ مراد اس آیت سے اہل کتاب ہین یا جو جاحد حکم منزل فی الکتاب ہے شعبی نے کہا یہ آیت واسطے مسلمانون کے ہے یعنے هُمُ الْكٰفِرُوْنَ اور هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حق مین یہود کے ہے اور هُمُ الْفٰسِقُوْنَ حق مین نصاری کے ابن عباس نے کہا مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ الخ هِيَ بِهٖ كُفْرٌ ابن طاوس نے کہا یہ ویسا کفر نہین ہے جیسے کوئی کافر اللہ و ملائکہ و کتب و رسل ہو عطا نے کہا كُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ وَّظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ وَفِسْقٌ دُوْنَ فِسْقٍ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ طاوس نے کہا لَيْسَ بِكُفْرٍ يَّنْقُلُ عَنِ الْمِلَّةِ ابن عباس نے کہا لَيْسَ بِالْكُفْرِ الَّذِيْ تَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ انتہے یہ اقوال محمول ہین اوس پر کہ حکم کا تو اقرار ہے انکار نہین مگر توفیق عمل ندارد اور اگر سرے سے حکم ہی کا انکار ہے تو پھر کفر مین کیا تامل ہے ایاز

سے کیا سرو کار ہی پہر عدم حکم بما انزل اللہ کبہی کفر ہوتا ہے کبہی ظلم کبہی فسق جیسا معاملہ ہوا اور جیسا اوس کا
درجہ شرع مین ہو ویسا لقب ملیگا واللہ اعلم یہ آیت واسطے اہل راے وصحاب راے کے جنکو احکام کتاب
وسنت کا علم حاصل ہے یا دوسرون نے اون کو اون احکام پر مطلع کر دیا ہے ایک تازیانہ پوست کند ہے اگر
ذرا بہی مفہوم آیت مین غور کرین منطوق قرآن پاک کو اپنے گلے اوتارین **ف** فتح البیان مین کہا ہی
یا ایہا الرسول خطاب تشریف وتکریم وتعظیم ہے قرآن شریف مین یا ایہا النبی کا خطاب بہت جگہہ آیا ہے
یا ایہا الرسول کا خطاب دو جگہہ ہے اون مین ایک جگہہ یہی ہے مراد مونہہ کے مسلمانون سے جنکا دل ایمان
نہین لایا ہے منافق ہین یہود کے دو وصف بیان کیے ایک یہ کہ اپنے علما سے جہوٹ سنکر عوام سے نقل
کرتے ہین دوسرے یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقبات سنکر اپنے علما سے جاکر کہدیتے ہین تاکہ وہ اُسکو
تحریف کر ڈالین اہل کتاب نے اکثر علما کے نزدیک تحریف لفظ ومعنی دونو کی ہین اسی لیے بعض اہل
علم نے اجماع نقل کیا ہے اسپر کہ اشتغال توریت وانجیل سے اور دیکہنا اون کا اور لکہنا جائز نہین ہی حدیث
جابر مین آیا ہے عمر نے ایک کتاب توریت عربی زبان مین لکہی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر
پڑہنے لگے چہرہ مبارک متغیر ہوگیا ایک انصاری نے کہا اے ابن خطاب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
چہرے کو نہین دیکہتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اہل کتاب سے کوئی چیز نہ پوچہو وہ تم کو ہدایت
نہ کرینگے خود گمراہ ہین اور تم یا تو تکذیب حق کروگے یا تصدیق باطل واللہ اگر موسے درمیان تمہارے
موجود ہوتے تو درست نہ ہوتا انکو مگر اتباع میرا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَاللَّفْظُ لَہٗ ابن حجر نے کہا ظاہر
یہ ہے کہ کراہت تنزیہ ہے نہ تحریم اولی اس مسئلے مین یہ ہے کہ راسخ فی العلم اگر وقت احتیاج بغرض
رد دیکہے تو جائز ہے غیر راسخ کا دیکہنا جائز نہین ہے ائمہ نے جو قدیمًا وحدیثًا توریت وانجیل سے نقل کیا
ہے اور تصدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی کتابون سے نکالکر بتائی ہے وہ اسی غرض کے لیے ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب فرمانے سے تحریم پر دلیل اسلیے نہین ہوسکتی ہے کہ کبہی فعل مکروہ پر بہی آپ غصہ
فرماتے تہے جس طرح طول قرات نماز سے معاذ پر غصہ کیا انتہے آیت مین کہ اللہ نے اُنکے
دلون کا پاک کرنا نہ چاہا دلیل ہے اسپر کہ اللہ نے کافر کے مسلمان
ہونیکا ارادہ نہ کیا اور اوسکے دل کو شک وشرک سے پاک نہ فرمایا اگر ایسا کرتا تو وہ ایمان لے آتا یہ آیت
قدریہ پر نہایت سخت ودشوار ہی سحت سے مراد مال حرام ہے اوسمین رشوت بہی مدخل اولی داخل ہے تفسیر سحت

بنوع خاص حرام جسطرح ایک جماعت اہل علم نے کی ہی حاجت نہین عموم اولی ہی حدیث ابوہریرہ مین ہی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ فِی الْحُکْمِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ
اَسْلَمُوْا مین دلیل ہے اس بات پر کہ انبیا بنی اسرائیل موصوف بہ یہودیت و نصرانیت نہ تھے بلکہ مسلمان
تھے مراد وہ انبیا ہین جو بعد موسی علیہ السلام آئے معلوم ہوا کہ شریعت ماقبل شرع ہے واسطے ہمارے جب تک کہ
منسوخ نہو یا مراد نبیین سے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین لفظ جمع واسطے تعظیم کے ہے مگر اول اولی
ہے ربانیین سے مراد علما و حکما اولاد ہارون ہین جو ملتزم طریقہ انبیا تھے دین یہود سے الگ تھلگ تھے حسن نے
کہا مراد فقہا ہین مجاہد نے کہا وہ فوق احبار ہین کسی نے کہا عباد و زہاد ہین ابن عباس نے کہا مؤمنین ہین
احبار قرا ہین انبیا نے اون کو حکم کیا تھا کہ وہ توریت کو تغییر و تبدیل سے محفوظ رکھین گویا وہ انبیا
کے خلفا و نواب تھے حرف مَن جملہ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ مین صیغہ عموم ہے مفید ہے اس بات کو کہ یہ حکم مختص ساتھ
کسی گروہ معین کے نہین ہے بلکہ ہر والی حکم کو شامل ہے اور یہی اولے بھی ہے سدی بھی اسی کے قائل
ہین بعض نے کہا یہ آیت مطلقاً حق مین کفار کے ہے اسلیے کہ مسلمان ارتکاب کبیرہ سے کافر نہین ہوتا
ہے براء بن عازب نے کہا یہ تینون آیتین عام ہین یہود مین اور اس امت مین جو کوئی رشوت لیکر بغیر حکم
اللہ حکم کرے گا وہ کافر ظالم فاسق ہوجاویگا یہی اولے ہے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب
کا ابو السعود نے کہا محمول ہین اسپر کہ تغییر ما انزل اللہ بطور استخفاف و استحلال یا جحد کے وقوع ہوا تھے ذکر
کفر کا اسجگہ مناسب ہے کیونکہ بعد وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا کے آیا ہے اور یہ کفر ہے حذیفہ کے
سامنے ذکر ان آیتون کا آیا ایک آدمی نے کہا یہ حق مین بنی اسرائیل کے ہین حذیفہ نے کہا نِعْمَ الْاِخْوَۃُ
لَکُمْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ اِنْ کَانَ لَکُمْ کُلُّ حُلْوَۃٍ وَّلَهُمْ کُلُّ مُرَّۃٍ وَّاللّٰہِ لَتَسْلُکُنَّ طَرِیْقَهُمْ قِدَّ
الشِّرَاكِ ابن عباس سے بھی اسی کے لگ بھگ مروی ہی حق یہ ہے کہ یہ آیات گو حق مین بنی اسرائیل
کے ہون لیکن کچھ خاص ساتھ اون کے نہین ہین کیونکہ معتبر عام ہونا لفظ کا ہے نہ خاص ہونا سبب کا کلمہ
مَنْ معرض شرط مین آیا ہے اسلیے عموم کے لیے ہے یہ آیت کریمہ متناول ہے ہر غیر حاکم بما انزل کو ما انزل
اللہ سے مراد کتاب و سنت ہے مقلد یہ دعوی نہین کرتا ہے اور نہ کرسکتا ہے کہ اوس نے موافق ما انزل اللہ کے
حکم دیا ہے بلکہ وہ مقر ہے اوسکا کہ مین نے موافق قول فلان امام یا عالم کے حکم دیا ہے اوسکو یہ بھی نہین معلوم
کہ وہ حکم نری رائے ہی کا ہے یا کسی دلیل کا بہرہ بھی نہین جانتا کہ اس استدلال مین صواب واقع ہوا ہے یا خطا اوس حکم کو دلیل قوی سے اخذ کیا ہے یا ضعیف سے اب جو

اے سکین دیکھہ کہ تونے اپنی جان کے ساتھہ کیا کیا یہ تیرا جہل کچہ فقط تیرے ہی اوپر مقصور نہیں ہے بلکہ یہ جہل عباد اللہ پر ہے کتنے خون اس حکم نے بہا دیے کتنی حدین قائم کین کتنی حرمتین ہتک کین خصوصًا جبکہ حاکم نے اوس حکم کو ایک شرع و دین اپنے لیے اور مسلمانون کے لیے ٹھیرا لیا ہے کہ وہ بیشک طاغوت ہی اگرچہ پردہ باریک سے اوسکو چھپایا ہے ہم تجہہ سے اے مقلد پوچھتے ہین کہ تم کس قسم کے قاضی ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یون فرمایا ہے کہ قاضی تین قسم کے ہوتے ہین ایک جنت مین دو دوزخ مین جنتی وہ ہے جس نے حق پہچانا حق حکم دیا دوسرا وہ ہے جس نے حق پہچانا مگر حکم مین جور کیا وہ دوزخ مین ہے تیسرا وہ ہی جس نے جاہلانہ حکم لوگونکو دیا وہ بھی آگ مین ہی رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ عن بریدۃ اب تمکو قسم ہے اپنے ایمان سے کہو کہ تمنے حق حکم دیا اور تم اوسکو حق جانتے ہو اگر کہوگے کہ ہان تو سارا اہل علم گواہی دینگے کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ تمکو خود اقرار ہے کہ ہم عالم حق نہیں ہین اس گواہی مین مجتہد مقلد سب برابر ہین اور جو تم یہ کہوگے کہ ہمنے حکم موافق قول امام کے دیا ہے اور ہمین معلوم نہین کہ وہ قول امام کا حق ہی یا باطل جسطرح کہ حال سارے مقلدین کا روے زمین کا ہے تو اب تم باقرار خود ایک قاضی ٹھیرے منجملہ دو قضاۃ نار کے مین گمان کرتا ہون کہ اس امر مین کسی اہل فہم کو کچہ تردد نہوگا دو سبب سے ایک یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی تین قسم کے بتلائے ہر قاضی کا وصف بیان کیا بیان بہی کیسا جسکو ہر مقصر و کامل عالم و جاہل یکسان سمجہ بوجہ سکتا ہے دوسرے یہ کہ مقلد اس بات کا مدعی نہین ہے کہ وہ کلام امام مین حق و باطل کو جان سکے بلکہ اوسکا اقرار تو یہ ہے کہ مین قول غیر کو بلا مطالبہ حجت قبول کرتا ہون اور حجت کو سمجہ نہین سکتا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اوس نے حکم ایسی شے کا دیا ہے جسکو وہ جانتا پہچانتا نہین ہے اگر وہ حکم اوسکا موافق حق پڑا تو بھی اوسکو معلوم نہین اور اگر موافق نہ پڑا تو وہ حکم بغیر حق ہوا اسی قسم کے دونون قاضی نار مین ہونگے غرضکہ قاضی و مفتی مقلد بہر حال تتقلب فے النار ہین ؎

خُذْ اَنطُقْنَ هٰذَا اَرْفَقْهَا فَاِنَّمَا ۔ کَلَاحَا بَنِی هٰذَا لَهُنَّ طَرِیْقُ

بڑا خائب و خاسر وہی شخص ہے جو کسی حال مین نار سے ناجی نہین ہو سکتا قاضی صاحب مفتی صاحب خدا تمکو اس ورطۂ ہلاکت سے نجات دے تم کس آفت و بلا مین پڑ گئے ہو یہ عجب عہدہ تمنے لیا ہے کہ ہر حال مین اوس نے تمکو اہل نار مین سے ٹھیرا دیا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہان اگر توبہ کروگے تو امید نجات کی ہے تمسے تو اہل معاصی و بطالت باوجود اختلاف انواع زیادہ تر امیدوار رضا اور خائف ہین کیونکہ

وہ عازم ہین توبہ و اقلاع پر اور اپنی جانون کو اپنی تفریط پر ملامت کرتے ہین بخلاف ان قاضی صاحب و مفتی
صاحب کے کہ خلوت مین بعد نماز پنجگانہ دعا کرتے ہین کہ اے اللہ ہمکو اس عہدے پر دائم قائم رکھ زائل نکر ہم اس
مرتبہ سے جدا نہ ہون کوئی ہمکو معزول نکر سکے بلکہ اس کام کے لیے نفائس اموال و رشاوی باطیل باطیل
صرف کرتے ہین اور جسکو اس کام مین دخل ہے اپنے استمرار عہدہ کے لیے اوسکو وہ مال دیتے ہین اس فعال
سے جامع درمیان خسران دنیا و آخرت کے ہوجاتے ہین اس عہدے کے ذریعہ سے نار حشر خرید کرتے ہین ایسے
لوگ بہت کم ہین جو ان اوصاف سے خارج ہون مراد قضا سے سمجھو وہ عہدہ ہے جسمین کام حکومت کا پڑتا
ہے جیسے دیوانی فوجداری مال یا فتوی لیا جاتا ہے اور وہ فتوی کسی امام یا عالم یا مجتہد کا قول ہوتا ہے نہ
ما انزل اللہ اسمین بادشاہ سے لیکر تا ادنی حاکم سب داخل ہین ہان وہ خدمات جنمین کام حکم و فتوی کا
نہین ہے وہ اس وعید سے بچے ہوئے ہین میر امارت میر آتش میر باغات میر کارخانجات امراء مصارف
مناصب و ظائف مساجد مدارس وغیرہم اونکا گناہ اگر ہوتا ہے تو وہ بہی خیانت یا رشوت یا تنافی غیر حکم
مین یا عدم خیر خواہی مالک وغیرہ ہے یہ امور اگرچہ کبائر ہین اور بعض بعض سے سخت تر لکن گناہ ان قاضی
صاحب و مفتی صاحب و نائب صاحب و مہتمم صاحب صیغہای مذکورہ سے فروتر ہین گو اس کارروائی مین ظالم
فاسق ٹہیرین مگر کفر سے بچے ہوئے ہین اگرچہ یہ معاصی بہی قاصد کفر ہوتے ہین خصوصًا اسوقت کہ طبیعت
انسان ہو جاوین استمرار و دوام کی وجہ سے نظر مین بلکہ عمل مین سبک ٹہیر جاوین حرمت احکام شرع
تعظیم شعائر اللہ ساقط ہو جاوے دین حق لہو و لعب ہو جاوے نام کی مسلمانی ہو نعماز بہی فریب بہی
دروغ گوئی حرام خواری نفاق ورزی شعار و دثار بنجاوے اللہم احفظنا جسطرح کہ آجکل حال مدعیان
اسلام کا ہے انا للہ آیات بینات احادیث کریمات اس باب مین بہت ہین اگر کوئی بہی زواجر نہ ہوتے
تو فقط ایک یہی آیت اور ایک حدیث جو اوپر گذری کافی تہی حاصل یہ ہے کہ مقلد کا قاضی حاکم مفتی
مہتمم ہونا صحیح نہین ہے قاضی وہ ہے جو مجتہد ہے اموال ناس سے متورع ہے قضا یا مین عادل ہے سب کے
حق مین یکسان حکم کرتا ہے اہل علم نے کہا ہے کہ حرص کرنا قضا پر اور طلب کرنا قضا کا حرام ہے حلال نہین
امام ایسے شخص کو جو حریص و طالب ہو ہرگز والی نہ کرے پہر جو شخص سچ مچ اہل قضا ہے اور لیاقت
اس کام کی رکہتا ہے وہ بہی خطر عظیم مین پڑا ہوا ہے اصابت پر دو اجر او خطا پر ایک اجر پاوے گا
اگر حدیث کہ گذشتہ بحث مین کی ہے اوسپر لینا رشوت و ہدیے کا جو بسبب اوسکے عہدے کے دیا جاتا ہے

حرام ہے حالت غضب مین حکم نہ کرے مدعی و مدعا علیہ مین برابری رکہے مگر اوسوقت کہ ایک کافر ہو قبل حکم قضا
کے دونون کی بات بخوبی سُنے جہانتک ہوسکے تسہیل حجاب کرے لوگون کے آنے جانے کو نہ روکے ہان تقرر
کرنا اعوان کا وقت حاجت کے اور شفاعت استیضاع وارشاد کرنا بطرف صلح کے جائز ہے قاضی وحاکم کا حکم
فقط ظاہر مین چلتا ہے اگر کسی کے لیے کسی شے کا حکم دیا تو وہ درست نہین ہو مگر اُسیوقت کہ وہ حکم موافق
واقع ومطابق ما انزل اللہ ہو یہ کلام تو خاص قاضی صاحب کے حق مین تہا رہے مفتی صاحب مقلد سو بیان شروط
افتاء واوصاف مفتی صاحب کا ارشاد الفحول نیل الاوطار اعلام الموقعین ذخر المحتی مین مبسوط طور پر مرقوم
ہے اسجگہہ حاجت طول کلام کی نہین ہے مفتی صاحب جب اہل سنت کو عمل بالسنۃ سے روکتے ہین اور تقلید مذہب
کو موجب ترقی عہدہ و ماہوار سمجہتے ہین گذارش ہماری اون سے اسیقدر ہے ؎

منعم مکن ز عشق تو لے مفتی زمان   معذور دار مست کہ تو آن را ندیدہ

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○

اور لکہدیا ہمنے اونپر اوس کتاب مین کہ جی کے بدلے جی اور آنکہہ کے بدلے آنکہہ اور
ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخمون کا بدلا برابر پہر جسنے بخشدیا
تو وہ اُس سے پاک ہوا اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ تعالے کے اوتارے پر سو وہی لوگ ہین بے انصاف **ف**
یہ بہی ایک خبر کی اور ڈانٹ ہے یہود کو کہ اون کے نزدیک نص توریت مین موجود ہے کہ جان کے عوض جان
ہے اور وہ عمداً وعناداً خلاف اس حکم کے کرتے ہین نضری کو بدلے قرظی کے قصاص کرتے ہین قرظی کا قصاص
بدلے نضری کے نہین کرتے بلکہ دیت دیتے ہین جسطرح مقدمہ رجم زانی محصن مین خلاف حکم توریت کے
عدول طرف تازیانہ وسیاہ روئی وتشہیر کی کرتے ہین اسی لیے آیت سابق مین کٰفِرُوْنَ فرمایا تہا کیونکہ جحد
حکم کا عمداً وعناداً وقصداً کیا تہا یہان ظٰلِمُوْنَ فرمایا اسلیے کہ مظلوم کا انصاف ظالم سے نہ کیا حالانکہ
اللہ تعالی کا حکم یہ تہا کہ عدل وبرابری کرو سب مین سو خلاف اوس حکم کے اونہون نے ظلم وتعدی شروع
کی بعض بعض کو ستانے لگا بہت سے اہل اصول وفقہا کہتے ہین کہ شرع ماقبل ہمارے لیے شرع ہے جبکہ
بطور تقریر محکی ہو اور منسوخ نہ ہو چکی ہو جمہور سے اسیطرح مشہور ہے جسطرح اوسکو اسفراینی نے نص شافعی و
اکثر اصحاب سے حکایت کیا ہے کیونکہ حکم نزدیک ہمارے جنایات مین موافق اسی آیت کے ہے سب ائمہ کے

نزدیک حسن بصری نے کہا ہِیَ عَلَیْھِمْ وَعَلَی النَّاسِ عَامَّۃً نووی نے اس مسئلہ مین تین وجوہ ذکر کیے
ہین تیسری وجہ یہ ہے کہ شرع ابراہیم حجت ہے نہ کسی اور کی شرع پہر عدم حجیت کو صحیح کہا ہے مگر بعض شافعیہ
ہے کہ حجت ہے جمہور اصحاب شافعی نے اسی کو راجح تبلایا ہے امام ابن الصباغ نے کتاب شامل مین لکہا ہے
کہ علماء کا اجتماع ہے احتجاج پر ساتہہ اس آیت کے مدلول آیت پر سب ائمہ نے احتجاج کیا ہے اس امر پر کہ مرد بدلے
عورت کے قتل کیا جاوے گا بدلیل عموم اس آیت کے اسیطرح مرفوع مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کتاب عمرو بن حزم مین لکہا تہا اِنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ دوسری حدیث مین آیا ہے
اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُھُمْ یہی قول ہے جمہور علما کا سوا علی وحسن وعثمان بستی واحمد کے ایک روایت
مین کہ مرد بدلے عورت کے مارا نہ جاویگا بلکہ دیت واجب ہو گی ابو حنیفہ رح نے عموم اس آیت سے استدلال کیا
ہے اس بات پر کہ مسلم بدلے کافر ذمی کے مقتول ہوگا اور آزاد عوض عبد کے مارا جاویگا جمہور ان دونون امر
مین مخالف ہین صحیحین مین علی مرتضے سے مرفوعًا آیا ہے لَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ رہا عبد سو سلف سے اس باب
مین آثار متعددہ آئے ہین کہ وہ قصاص عبد کا آزاد سے نہ لیتے تہے اور نہ حر کو عوض عبد کے قتل کرتے تہے
اس مقدمہ مین احادیث بہی آئی ہین مگر صحیح نہین شافعی نے خلاف قول ابی حنیفہ رح کے اجماع نقل کیا ہے
لکن اُس سے کچہ بطلان اُنکے قول کا لازم نہین آتا ہے مگر بدلیل مخصوص جو آیت کو خاص کر دے مؤید قول
ابن صباغ ہے حدیث انس کہ ربیع عمہ انس نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا تہا قوم سے معافی چاہی نہ دی
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے فرمایا قصاص کرو اُنکے بہائی انس بن نضر نے کہا ای رسول خدا
کیا فلانہ کے دانت توڑے جاوینگے فرمایا اے انس کتاب اللہ مین قصاص ہے کہا قسم ہے اوسکی جسنے بہیجا
آپ کو مبعوث کیا ہے اوسکے دانت نہ توڑے جاوینگے قوم راضی ہو گئی معاف کر دیا قصاص چہوڑ دیا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ یعنے اللہ کے بندون مین ایسے
بہی ہین کہ اگر اللہ کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہین تو اللہ اُنکو سچا کر دے رَوَاہُ اَحْمَدُ یہ حدیث صحیحین مین بہی ہے
دوسری حدیث مین یون ہے کہ ربیع بنت نضر عمہ انس بن مالک نے ایک جاریہ کے طمانچہ مارا اوسکے اگلے دانت
سامنے کے ٹوٹ گئے الخ عمران بن حصین نے کہا ایک شخص فقیرون کا غلام تہا اوسنے ایک امیرون کے غلام کا
کان کاٹ لیا وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہا ہم فقیر لوگ ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر
کچہ دیت نہ رکہی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَکَذَا النَّسَائِیُّ وَھٰذَا اِسْنَادٌ قَوِیٌّ رِجَالُہٗ کُلُّھُمْ ثِقَاتٌ

یہ حدیث مشکل ہے مگر یون کہین کہ جانی قبل بلوغ تہا اسلیے اوسپر قصاص نہوا اور شاید اونہے دیت نقصان
غلام اغنیار کا فقرا سے تحمل کیا یا معاف کرا لیا **ف** ابن عباس نے کہا جان بدلے جان کے قتل کیجاتی
ہے آنکھہ بدلے آنکہہ کے پہوڑی جاتی ہے ناک عوض ناک کے کاٹی جاتی ہے دانت عوض دانت کے اوکھاڑا
جاتا ہے زخم کا بدلا عوض زخم کے کیا جاتا ہے اس مین سارے آزاد مسلمان مرد عورت برابر ہین جبکہ نفس و
مادون نفس مین عمدًا ہو پہر سارے غلام کیا مرد عورت برابر ہین جبکہ عمدًا نفس و مادون نفس مین ہو رواہ
ابن جریر **قاعدہ مہمہ** زخم کبہی جوڑ مین ہوتا ہے اوسمین قصاص بالاجماع واجب ہے جیسے قطع کرنا ہاتہہ
پاؤن کف قدم ونحو ذالک کا اور اگر زخم مفصل مین نہو بلکہ ہڈی مین ہو تو نزدیک مالک کے قصاص ہے مگر ان
مین جو مشابہ فخذ ہے اسلیے کہ یہ جگہہ خوف خطرے کی ہے ابو حنیفہ و صاحبین نے کہا کسی شے مین استخوان سے
قصاص نہین مگر دانت مین شافعی نے کہا عظام مین مطلقًا قصاص نہین ہے یہی مروی ہے عمر و ابن عباس
سے عطا شعبی حسن بصری زہری نخعی عمر بن عبد العزیز ثوری لیث احمد سب اسکے قائل ہین امام ابو حنیفہ کی حجت
حدیث ربیع بنت نضر ہے کہ سوا دانت کے کسی ہڈی مین قصاص نہین مگر یہ حدیث حجت نہین ہے اسلیے کہ
بلفظ کسرت ثنیۃ جاریۃ آئی ہے ہوسکتا ہے کہ بغیر کسر ساقط ہو جاوین تب بہی قصاص واجب ہے باجماع
باوجود اسحالت کے اس دلالت کو یون تمام کیا ہے کہ جاریہ حنفی کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے
آدمی کے بازو پر تلوار ماری سوائے مفصل کے اوسکا بازو کٹ گیا اوس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد
کی حکم دیت کا دیا اوس نے کہا مین قصاص چاہتا ہون فرمایا خُذْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا اور حکم قصاص کا نہ دیا
رواہ ابن ماجۃ مگر اسکی سند سخت ضعیف ہے یہ بہی کہا ہے کہ قصاص جارحہ نکیا جاوے جبتک کہ جراحت
مجروح مندمل نہو جاوے اگر اندمال سے پہلے بدلا لے لیا پہر زخم بڑہ گیا تو اب کچہ نہین دلیل اسپر حدیث عمرو
بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے زانو مین ایک زخم سینگ کا مارا اوس نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا میرا بدلا لو اوسکا بدلا لیا اوس نے کہا مین تو لنگڑا ہو گیا فرمایا مینے تجھکو منع کیا
تہا تو نے میرا کہنا نہ مانا اللہ تجھکو دور ڈالے تیرا لنگڑا ہونا رائگان و باطل ہوا رواہ احمد پہر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ کسی زخم کا بدلا نہ لیا جاوے یہانتک کہ زخمی اچہا ہو تفرد بہ احمد
مسئلہ اگر مجنی علیہ نے جانی سے بدلا لیا اور وہ مر گیا تو اوسپر کچہ الزام نہین ہے یہی مذہب ہے مالک شافعی
احمد کا جمہور صحابہ و تابعین وغیرہم بہی اسیکے قائل ہین ابو حنیفہ کہتے ہین مال مقتص مین دیت واجب ہوگی

شعبی عطا طاؤس عمرو بن دینار حارث عکلی حارث بن ابی لیلے حماد بن ابی سلیمان زہری ثوری کا یہ قول ہے کہ وجوب دیت کا عاقلہ ستفضر پہ ہے ابن مسعود ونخعی وحکم بن عتیبہ عثمان بستی کہتے ہین کہ بقدر اوس جارحہ کے دیت ساقط ہے یعنے بقصص سے باقی اوسکے مال مین واجب ہے ف پہر اللہ تعالی نے فرمایا جس نے معاف کیا وہ صدقہ ویا وہ کفارہ ہے یعنی واسطے مطلوب کے اور اجر ہے واسطے طالب کے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہ نے کہا جس نے تصدق کیا وہ کفارہ ہو واسطے جارح کے اور اجر ہے واسطے مجروح کے اللہ عزوجل پر خیثمہ ومجاہد وابراہیم وشعبی وجابر بن زید کا بہی یہی قول ہے جابر بن عبد اللہ نے کہا کفارہ یعنے مجروح کے لیے حسن بصری نخعی ابو اسحاق ہمدانی بہی اسیطرف گئے ہین شعبی و قتادہ بہی اسیکے قائل ہین ابن عمر نے کہا بقدر تصدق گناہ منہدم ہوجاتے ہین شعبی نے ایک انصاری سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جسکا دانت ٹوٹا یا ہاتہہ کٹا یا اور کوئی شے یا بدن مین زخم لگا اور اوس نے معاف کر دیا تو اسیقدر اوسکے گناہ جہڑ جاتے ہین اگر ربع دیت ہو تو ربع خطایا اور جو تہائی ہے تو ثلث خطایا اور پوری دیت ہو تو ساری خطایا مٹ جاتے ہین رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ حدیث ابو الدردا مین آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ مِّنْ جَسَدِہٖ فَیَھَبُہٗ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَّحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ احمد کا لفظ بجائے فَیَھَبُہٗ کے فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ ہے وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اَیْضًا ایک صحابی نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ تَصَدَّقَ بِدَمٍ فَمَا دُوْنَہٗ فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ مِنْ یَّوْمِ وُلِدَ اِلٰی یَوْمِ یَمُوْتُ رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ عبادہ بن صامت کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین کوئی آدمی کہ زخم لگے اوسکے بدن مین وہ تصدق کرے ساتہہ اوسکی تکن کفارہ کرتا ہے اللہ مثل اوسکے تصدق کے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ ایک صحابی کا لفظ یہ ہے مَنْ اُصِیْبَ بِشَیْءٍ مِّنْ جَسَدِہٖ فَتَرَکَہٗ لِلّٰہِ کَانَ کَفَّارَۃً لَّہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ امام حسن علیہ السلام اور مرزا مظہر جان جان نے اپنا خون قاتل کو معاف کر دیا تہا اس آیت مین ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ فرمایا ہے پہلے قول طاؤس وعطا کا گذر چکا کہ کُفْرٌ دُوْنَ کُفْرٍ وَّ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ وَّفِسْقٌ دُوْنَ فِسْقٍ فتح البیان مین لکہا ہے اللہ تعالی نے اس آیت مین بیان کیا کہ ہمنے بنی اسرائیل پر قصاص نفس و اعضا فرض کیا تہا جمہور کہتے ہین شرع من قبلنا ہمپر لازم ہے اگر منسوخ نہ ہو یہی حق ہے ظاہر نظم قرآنی یہ ہے کہ جب آنکہہ ناک کان بالکل بیکار ہو جاوے تو جانی سے بدلا مثل اوسکے لیا جاوے اور اگر تہوڑا نقصان پہنچا ہے تو آیت مین دلیل قصاص پر نہین ہے

لفظ اَلسِّنَّ بِالسِّنِّ سے معلوم ہوتا ہے کہ سب دانت برابر ہیں ثنایا انیاب اضراس رباعیات بعض کو بعض پر کچھ فضل نہیں ہے اکثر اہل علم اسیطرف گئے ہیں کما قال ابن المنذر عمر بن خطاب مخالف اسکے ہین لاکن اتنا چاہیے کہ قصاص جانی مین مماثلت سن چاہیے لفظ جروح شامل اطراف ہے اگر قصاص ممکن ہے تو بہتر ورنہ حکومت عدل ہونا چاہیے یہ تعمیم ہے بعد تخصیص کے اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ جن جرح مین خوف تلف ہے اون مین قصاص نہین اور نہ اس زخم مین جسکا مقدار عمق وطول وعرض مین معلوم نہ ہو سکے پھر جس نے جانی پر تصدق کیا معاف کر دیا یہ اوسکے لیے کفارہ ہے جب یہود نے اس بات پر صلح کی کہ شریف عوض وضیع کے اور مرد عوض عورت کے مقتول نہ ہو تو آیہ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ اوتری ذکر ظلم کا اسجگہہ اسلیے مناسب ہوا کہ بعد ذکر قتل وجرح کے یہ ارشاد فرمایا ہے کیونکہ ظلم منافی قصاص وعدم تسویہ ہے یہ آیت دلیل ہے اختراط اجتہاد پر کیونکہ حکم بما انزل اللہ وہی شخص کر سکتا ہے جو عارف تنزیل وتاویل ہوگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے قاضی کر کے بھیجا بطور امتحان پوچھا تم کیونکر حکم کرو گے اگر کوئی قضیہ تمہارے سامنے آویگا کہا مین حکم کرونگا کتاب اللہ سے فرمایا اگر کتاب مین تو حکم نہ پاوے کہا تو سنت رسول اللہ ؐ سے حکم کرون گا فرمایا اگر سنت مین بھی نہ پاوے کہا اپنی رائے سے اجتہاد کرون گا اور کسی طرح کی کوتاہی روا نہ رکھونگا حضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے انکے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ یہ حدیث مشہور ہے شوکانی ؒ نے اسکے طرق بیان کیے ہین یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مقلد نہ کتاب کو پہچانتا ہے نہ سنت کو جانتا ہے نہ اوسکی کچھ رائے ہے بلکہ یہ بھی نہین جانتا کہ حکم اوس قضیے کا کتاب وسنت مین موجود ہے کہ موافق اوسکے حکم کرے یا موجود نہین ہے کہ اپنی رائے سے اجتہاد کرے جب وہ یہ دعوے کرے گا کہ اوس نے حکم اپنی رائے سے دیا ہے تو وہ اپنی جان پر دروغ بند ہے کیونکہ عدم معرفت کا معترف ہے اس حکم مین گویا مقر ہے کہ وہ حکم اوسکا طاغوت ہے شوکانی سے کسی نے پوچھا تھا کہ مقلد کا قاضی ہونا جائز ہے یا نہین جواب دیا کہ اوامر قرآنی مین تو یہی آیا ہے کہ حاکم حکم بعدل وحق اور بما انزل اللہ اور بما اراہ اللہ کرے پھر عارف یہ بات جانتا ہے کہ ان امور کا عارف وہی شخص ہو سکتا ہے جو مجتہد ہوگا مقلد تو قابل قول غیر بغیر حجت ہوتا ہے کسی شے کے حق یا عدل ہونیکا علم

وہی حجت و دلیل ہے مقلد حجت کو نہین سمجھتا پہر حجت سے احتجاج کسطرح پر کرے گا علاوہ اسکی اوسکے پاس علم ما انزل
اللہ نہین ہے اوسکا علم تو وہی قول ہے اس شخص کا جسکی وہ تقلید کرتا ہے اگر فرض کرین کہ وہ عالم ما انزل اللہ یا ماجاء
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو پہر مقلد نہ ٹہیریگا مجتہد ہوگا اسیطرح مقلد کے لیے نظر بہی نہین ہے وہ جب
کسی شے کا حکم کرے گا تو وہ حکم اوسکا بما اراہ اللہ نہ ہوگا بلکہ بما اراہ امامہ ہوگا وہ نہین جانتا کہ جو بات اوسکے
امام نے کہی ہے موافق حق ہے یا مخالف حق ہے غرضکہ قاضی دراصل وہ شخص ہوتا ہے جو موافق شارع حکم کرتا ہے جس
طرح حدیث معاذ مین گذرا یہ حدیث اگرچہ خالی مقال سے نہین ہے لکن حافظ ابن کثیر نے ایک جزو مین اوسکے سب
طرق جمع کیے ہین جس سے اوسکا حسن ہونا ثابت ہوتا ہے ائمہ اسلام نے قدیمًا وحدیثًا اوسپر اعتماد کیا ہے اور
اوسکو امام احمد و ابن عدی و طبرانی و بیہقی وغیرہم ہین حق یہ ہے کہ حدیث مذکور حسن لغیرہ ہے اسلام مین معمول
بہ ہے دلیل ہے اس بات پر کہ قاضی و حاکم وقت قضا و حکم کی کتاب اللہ کو مقدم کرے جب قرآن شریف مین نہ
پاوے تو حکم سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیوے پہر اگر سنت مین بہی نہ پاوے تو اپنی
راے سے اجتہاد کرے مقلد کو حکم بکتاب اللہ کا مقدور نہین اسلیے کہ وہ نہ استدلال کو پہچانتا ہے نہ
کیفیت استدلال کو اسیطرح حکم بسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی نہین کر سکتا ہے کیونکہ اوس کو تمیز
صحیح و موضوع و ضعیف و معلل کا اور شناخت اسباب جرح و تعدیل کی اور شعور متقدم و متاخر و عام و خاص و مطلق و
مقید و مجمل و مبین و ناسخ و منسوخ کا نہین ہے بلکہ ان الفاظ کے مفہومات کو بہی نہین جانتا نہ اونکے معانی
سمجھتا ہے پہر اوسکا کیا ذکر ہے کہ دلیل متصف ہونا ساتہہ کسی ایک شے کے ان اشیاء مین سے سمجھ سکے مقلد
اگر یون کہے گا کہ میرے نزدیک اس طرح پر ہے تو اوسکا نزدیک کیا در اگر یون کہیگا کہ شرع مین یون ہے
تو وہ بیچارہ شرع کو کیا جانے غایت درجہ یہ ہے کہ اسطرح کہے کہ یہ فلان شخص کا قول ہے حالانکہ وہ نہین
جانتا کہ قول مذکور صحیح ہے نفس الامر مین یا نہین سو وہ بلا ریب ایک قاضی ہے قضاۃ نار مین سے اسلیے کہ
اگر اوسکا حکم موافق حق کے پڑا ہے تو اوسے معلوم نہین ہے کہ وہ حق ہے اور اگر مطابق باطل واقع ہوا ہے
تو وہ اوسکا باطل ہونا نہین جانتا اور یہ دونو شخص نار مین ہونگے جسطرح حدیث سابق مین گذر چکا ہے رہا
قاضی جنت سو وہ شخص ہے جو حکم بحق کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ حکم حق ہے اسمین شک نہین کہ جسکو حق
معلوم ہے وہ مجتہد ہے نہ مقلد اس بات کو ہر عارف جانتا ہے اگر مقلد یون کہیگا کہ مین جانتا ہون کہ جس
قول امام پر مبنی حکم دیا ہے وہ حق ہے اسلیے کہ ہر مجتہد مصیب ہے تو اوسکا جواب یہ ہے کہ وہ اس مسئلہ مین مقلد

ہے یا مجتہد اگر مقلد ہے تو جو بات محل نزاع تھی وہ اسکی دلیل تھی یہ ایک مصادرہ باطلہ ہوا اسلیے کہ وہ کیا جانے
کہ وہ قول نفس الامر مین حق ہی یا نہین زیادہ جاننے کا تو کیا ذکر ہے اور اگر مجتہد ہے تو اسپر یہ بات کسطرح
مخفی رہے کہ مراد مصیب سے صواب ہے نہ اصابت چنانچہ قائلین تصویب مجتہدین اسکے مقر ہین سو جب مصیب ہونا
صواب سے ہوا نہ اصابت سے تو پھر وہ بات نہ ٹھہری جو اوسنے سمجھی تھی کہ مذہب اسکے امام کا حق ہے کیونکہ وہ
منافی خطا نہین اسی لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپنے فرمایا ہے جب حاکم نے حکم دیا اور
اجتہاد کیا اور صواب کو پہونچا تو اوسکو دو اجر ہین اور جب حکم دیا اور خطا کی تو اوسکو ایک اجر ہے اَخرجہُ
الشَّیخانِ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ وَابنِ عَمرٍو یہ بات ایسی ہے کہ سوا اندھے دھندے کے کسی پہ مخفی نہین
رہ سکتی ہے اور اگر فرق درمیان صواب و اصابت کی سمجھ مین نہین آتا ہے پھر خاموشی بہتر تھی حاجت
کلام کی مباحث علمیہ مین نہین ہے جسکو علم ہے اوسسے اس فرق کا سیکھنا چاہیے یہانتک کہ حلاوت علم
کی حاصل ہو یہ حاصل ہے اس مسئلہ کا اس جگہہ اگرچہ دامن اُسکا بہت دراز ہے اور خلاف کتب اصول و
فروع مین مدون ہے لیکن جو کہ سائل نے یہ سوال اقوال رجال سے نہین کیا تھا بلکہ تحقیق حق سے پوچھا تھا
اسلیے جو بات حق تھی وہ صاف صاف کہدی گئی ؎

من آنچہ شرط بلاغ ست با تو می گویم — تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

وَقَفَّینَا عَلٰۤی اٰثَارِھِم بِعِیسَی ابنِ مَریَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَینَ یَدَیہِ مِنَ التَّورٰىۃِ ص وَاٰتَینٰہُ الاِنجِیلَ
فِیہِ ھُدًی وَّنُورٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَینَ یَدَیہِ مِنَ التَّورٰىۃِ وَھُدًی وَّمَوعِظَۃً لِّلمُتَّقِینَ ۝ وَلیَحکُم
اَھلُ الاِنجِیلِ بِمَآ اَنزَلَ اللہُ فِیہِ ط وَمَن لَّم یَحکُم بِمَآ اَنزَلَ اللہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الفٰسِقُونَ ۝

پیچھے بھیجا ہمنے اونہین کے قدم بقدم عیسے مریم کا بیٹا سچ بتاتا توریت کو جو آگے سے تھی اور دی ہمنے اسکو
انجیل جسمین ہدایت اور روشنی ہے اور سچا کرتی اگلی توریت کو اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈرو والون کو اور چاہیے
کہ حکم کرین انجیل والے اسپر جو اللہ تعالی ہنے اوتارا اوسمین اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر
سو وہی لوگ ہین بے حکم **ف** اللہ نے فرمایا ہمنے انبیائے بنی اسرائیل کے بعد عیسی بن مریم کو بھیجا وہ
توریت پر ایمان لائے موافق اُسکے حکم کرتے تھے انجیل مین ہدایت ہے طرف حق کے اور نور ہے جس کی
چمک سے ازالہ شبہات حل مشکلات ہوتا ہے عیسی علیہ السلام مصدق توریت تھی مخالف اُسکی نتھے مگر
تھوڑے حکمون مین جنہین یہود نے اختلاف کر رکھا تھا اللہ نے مسیح سے خبر دی ہے کہ اونہون نے یہود سے کہا

ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم اسی جگہہ سے یہ قول علما کا مشہور ہے کہ انجیل ناسخ بعض
احکام توریت ہی پہر فرمایا کہ ہم نے انجیل کو ہدایت و موعظت کیا ہے یعنے وہ زاجر ہے ارتکاب محارم و مآثم
سے واسطے اہل تقوے کے جو اللہ کی وعید و عقاب سے ڈرتے ہین انجیل اسلیے دی تہی کہ انجیل والے اپنے زمانے
مین مطابق اوسکے حکم کرین یا یہ مطلب کہ جو کچہ انجیل مین ہے اوس سب پر ایمان لاکر اوسکے احکام کو قائم رکہین
کما قال تعالی قل یا اہل الکتاب لستم علی شیء حتی تقیموا التوریۃ والانجیل وما انزل
الیکم من ربکم وقال تعالی الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا
عندہم فی التوریۃ الی قولہ المفلحون اسلیے اسجگہہ اون لوگون کو جو خارج ہین طاعت سے مائل
ہین طرف باطل کے تارک ہین حق کے فاسق فرمایا ہے یہ آیت حق مین نصارے اوتری ہے جسطرح کہ ظاہر
سیاق ہی فتح البیان مین لکہا ہے کہ بعد ذکر توریت کے اسجگہہ ذکر نصاری کا کیا عیسے علیہ السلام کو انجیل
دی جس طرح موسی علیہ السلام کو توریت دی تہی نصارے کو یہ حکم دیا کہ تم مطابق انجیل کے حکم دو اس لیے
کہ قبل بعثت محمد ﷺ کے وہ کتاب حق تہی اور بعد بعثت کے بہت جگہہ یہ حکم فرمایا ہے کہ جو کتاب قرآن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر اوتری ہے اوسکے موافق عمل کرو اسلیے کہ قرآن ناسخ جمیع کتب منزلہ ہے پہر فرمایا
کہ جو کوئی مطابق ما انزل اللہ حکم نہین کرتا ہے وہ فاسق ہے مراد ما انزل اللہ سے کتاب عزیز و سنت مطہرہ
ہے لقولہ تعالی وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ولقولہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ رواہ ابوداود والدارمی وابن ماجۃ عن
المقدام بن معدیکرب فسق کہتے ہین طاعت سے باہر ہونے کو ذکر فسق کا اس جگہہ مناسب ہے اس
لیے کہ جو حکم اللہ نے دیا تہا جب اوس سے باہر ہو گئے تو فاسق ٹہیرے بے حکم ہوئے اس آیت مین اور دونون
آیتون سابق مین ایسے سخت وعید و تہدید ہے جسکا اندازہ نہین ہو سکتا یہ آیات اگرچہ حق مین اہل کتاب
کے اوتری ہین لکن کچہ مختص ساتہ انکے نہین ہین بلکہ عام ہین واسطے ہر حاکم نا عالم بنزل کے کیونکہ اعتبار
عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا سبب بہی اوسمین داخل ہے بدخول اولے اگر یہ عموم نہ ہو تو اکثر قرآن بغیر
عمل کے باقی رہجاوے حجیت سے گر جاوے یہ آیت دلیل ہے افتراط اجتہاد پر منبیہ ہے طرف ترک تقلید کے
اگر کسی شہر مین خصومت واقع ہو اور وہان مجتہد موجود نہ ہو مرافعہ طرف قاضی مقلد کے کرنا پڑے
تو جب تک کسی قاضی مجتہد تک پہونچنا ممکن ہے مقلد سے حکم نہ مانگے نہ اوس مقلد کو پہونچتا ہے کہ وہ

حکم کرے بلکہ قاضی مجتہد کا پتہ بتا وے کہ اوس کے پاس جا کر حکم طلب کرو تا کہ وہ مطابق ما انزل اللہ یا موافق
ما اراہ اللہ حکم دے پہر جب پہونچنا اوس مجتہد تک متعذر یا متعسر ہو تو مجبوری سخت سے قاضی مقلد متولی فصل
خصومت ہو سکتا ہے لکن اوسپر یہ بات واجب ہے کہ جس علم کو وہ نہین جانتا ہے اوسکا دعوی نہ کرے یہ
کہے کہ صحیح یا غیر صحیح شرعًا اس طرح پر ہے بلکہ اتنا کہہ کے خاموش رہے کہ قول اوسکے امام کا اس مسئلہ مین
یون ہی اور خصمین سے کہدے کہ مینے جو یہ حکم دیا ہے یہ فلان امام کا قول ہے نص شرعی نہین ہے کیونکہ
ایسا قاضی حقیقت مین محکم ہے نہ حاکم یعنے پنچ ہے نہ قاضی شرع اس شریعت حقہ مین تحکیم یعنے پنچایت
ثابت ہوئی ہے جسطرح قرآن کریم مین بیچ زوجین حکم تحکیم کا آیا ہے کہ ایک پنچ مرد کیطرف کا اور دوسرا
عورت کی طرف کا ہو وکما فی قولہ تعالے یحکم بہ ذوا عدل منکم (وہ ٹہیراوین اوسکو دو معتبر تمہارے) یا جسطرح زمانہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وصحابہ مین بہت قضایا مین پنچایت ہوئی ہے کیونکہ جسکو پانی نہ ملے وہ مٹی سے تیمم کرتا ہے کانا
ہونا اندہے ہونے سے بہتر ہے **ف** ایک طمع مقلدون کا یہ ہے کہ جس امام کی وہ تقلید کرتے
ہین اوسکے نشر فضائل مین سامنے عوام الناس کے اور تعظیم مناقب مین نہایت درجہ کا مبالغہ ظاہر
کرتے ہین اور جو شخص زمانہ مقلدین مین رتبہ اجتہاد کو پہونچ گیا ہے اوسکا موازنہ اپنے ائمہ سے
فرماتے ہین حالانکہ یہ بات محل نزاع سے بالکل خارج ہے اور ایک مغالطہ قبیحہ ہے جو افہام عامہ مین
جلد سرایت کر جاتا ہے اور دہوکے مین اوس زخارف کے آجاتے ہین کیونکہ قصور افہام عوام کا ادراک
حقائق سے ظاہر ہے اور حق نزدیک اونکی لوگون سے پہچانا جاتا ہے نہ لوگ حق سے اور اموات کی
جلالت وفخامت اون کے دلون مین بے نہایت ہوتی ہے طبائع مقلدین بہی قریب انہین کے طبائع
کے ہین اسی لیے کہ اقوال اموات کو جلد قبول کر لیتے ہین اقوال علماء مجتہدین معاصرین کو اوتنا قبول نہین
کرتے کیونکہ اون کے خیال مین مجتہدین عامہ مردم سے گویا ایک ایسے رفیع المنزلہ عالی درجہ مین کہ
ذہن اون مراتب کی تصور سے تنگی کرتا ہے مثلاً جب مقلد یون کہتا ہے کہ مین حکم بموجب مذہب
شافعی کرتا ہون اور وہ اس مجتہد ہم عصر میرے سے زیادہ تر عالم اور عارف تر بہی تہے تو عوام
جہٹ پٹ اس قول کی تصدیق کرنے لگتے ہین اور اس حکم کو مان لیتے ہین سیل منحدر سے بہی تیز
تر طرف اوسکے جاتے ہین اور تاثیر اس مقولے کی اون کے ذہن مین نہایت درجہ ہوتی ہے مجتہد
معاصر کا جواب مقلد کو اس جگہہ یہ ہے کہ محل نزاع موازنہ درمیان میرے اور تیرے ہے نہ درمیان

ہیرے اور شافعی کے کیونکہ مین عارف عدل وحق وما انزل اللہ ہون اور جب کتاب وسنت مین نص نہین
پاتا ہون تو اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہون اور تو کچہ بہی نہین جانتا پہچانتا نہ تجہکو قدرت اجتہاد کی ہے
نہ تیری کچہ رای وعقل ہے کیونکہ اجتہاد و رائے کے یہ معنی ہین کہ حکم کو طرف کتاب وسنت کی قیاس سے
یا کسی علاقہ مجوزہ اجتہاد سے پہیرے اور تو سرے ہی سے کتاب وسنت کو نہین جانتا ہے پہر کیفیت ارجاع
کا پہچانتا کہان اور وہ بہی بوجوہ مقبولہ یہ جواب مجتہد معاصر کا اگرچہ حق بحت صواب صرف انصاف خالص
عدل صادق ہے لکن فہم عامہ سے دور ہے وہ کب اس جواب کا اذعان کرین گے اور کیون مانین گے اسی
لیے اس زمانے مین جو ہمہ دوش ساعت وہمعنان قیامت ہے یہ بات دیکہی سُنی جاتی ہے کہ جس بات
کو مقلد لوگ اپنے ائمہ سے نقل کرتے ہین جو وقعت اوسکی نفوس عامہ مین ہوتی ہے وہ وقعت اوس بات
کی نہین ہوتی جسکو مجتہد معاصر کتاب عزیز وسنت مطہرہ سے نقل کرتا ہے اگرچہ سو دلیلین صریح اور نصوص
مرفوعہ کیون نہ لاوے کچہ شک نہین ہے کہ یہ حرکات بے برکات علامات قیامت آثار کبرے ساعت
سے ہین بلکہ یہ تماشا ہے کہ اکثر مقلدین اپنا حکم وفتوے دوسرے مقلد سے نقل کرتے ہین جو مثل اسی مقلد کے
تہا اور پہلے مرچکا ہے امام اوس سے بری ہین مگر یہ حاکم ومفتی جولان وصولت کرتے ہین اور بکمال
جرأت اوس حکم وفتوی کو طرف امام مذہب کی لگاتے ہین حالانکہ اوس امام کے فرشتون کو بہی حکم
اوس مسئلے سے خبر نہ تہی اور نہ اوسنے کوئی فتوے صریح اوس قضیے مین دیا تہا بلکہ یہ کارستانی اور
کے قواعد مرعیہ پر ہوکر نسبت اس حکم کی طرف اوس کے کی گئی ہے پہر جو شخص خلاف اوس مسئلے
وحکم کے کتاب وسنت سے نقل کرتا ہے یا دلیل لاتا ہے تو اوس غریب کو طرف ابتداع کے منسوب
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ شخص مخالف مذہب مباین اہل علم ہے حالانکہ اگر تہوڑا اسا بہی مرتبہ اس
مقلد کا اس پستی جہل وضلال سے مرتفع ہوجاوے تو صاف سمجہ لے کہ خود وہی مقلد مخالف اپنے امام
کا ہے نہ موافق اور جو شخص اس درجے مین ہوگا وہ صاحب جہل مرکب ہے لائق خطاب نہین بلکہ
ہر صاحب علم پر لازم ہے کہ اپنی جان کو ایسے شخص کے محاورے سے رفیع تر رکہے اور اپنی شان
کی حفاظت اوس کے مقاولے سے کرے مگر اس صورت مین کہ وہ شخص اس شخص سے طالب علم و
تعلیم ما علمہ اللہ ہو ؎

اِنِّی بُلِیتُ بِاَھلِ الجَھلِ فِی زَمَنٍ — قَامُوْا بِہٖ وَرِجَالُ العِلمِ قَدْ قَعَدُوْا

رد تقلید کا تماشا بہت بڑا ہے اور نہایت برا ہے کہاں تک کوئی اوس کے حال بد و مآل بد پر تنبیہ کرے جب قرآن و حدیث ہی مشحون ہے ذم تقلید رجال و اتباع قیل و قال سے تو کیا حاجت ہے اسکی کہ اقوال رجال بابت ذم مذکور نقل کیے جاویں اِذا جاء نهر الله بطل نهر معقل

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ط لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ط وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ط إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ط فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ط وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ط وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ ع

ع ٧ ١١

تجھ پر اوتاری ہمنے کتاب تحقیق سچا کرتی ہے اگلی کتابوں کو اور سب پر شامل ہے سو تو حکم کر اون میں جو اوتارا اللہ نے اور مت چل اون کی خوشی پر چھوڑ کر حق راہ جو تیرے پاس آئی ہر ایک کو تم میں دیا ہمنے ایک دستور اور راہ اللہ تعالے چاہتا تو تم کو ایک دین پر کرتا لیکن تمکو آزمایا چاہتا ہے اپنے دیے حکم میں سو تم بڑھکر لو خوبیاں اللہ تعالے کے پاس تم سب کو پہونچنا ہے پھر جتا دیگا جس بات میں تم کو اختلاف تھا اور یہ فرمایا کہ حکم کر اون میں جو اللہ تعالے نے اوتارا اور مت چل اون کی خوشی پر اور بچتا رہ اون سے کہ تجھکو بہکا دین کسی حکم سے جو اللہ تعالے نے اوتارا تجھ پر پھر اگر نمانیں تو جان لے کہ اللہ تعالے نے یہی چاہا ہے کہ پہونچاوے اون کو کچھ سزا اون کے گناہوں کی اور لوگوں میں بہت ہیں بے حکم اب کیا حکم چاہتے ہیں کفر کے وقت کا اللہ تعالی سے بہتر کون ہے حکم کرنے والا یقین رکھتے لوگوں کو **ف** اللہ پاک نے بعد ذکر توریت و انجیل کے اس آیت پاک میں ذکر قرآن عظیم کا کیا جسکو اپنے عبد مقبول رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتارا ہے حق سے مراد صدق ہے یعنے یہ کتاب سچی پکی ہے اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے بالیقین اللہ تعالے نے اوسکو بھیجا ہے وہ کتب متقدمہ منزلہ کی تصدیق کرتی ہے اون کتب میں ذکر و مدح قرآن شریف کی تھی یہ لکھا تھا کہ وہ کتاب عنقریب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوترنے والی ہے سو جیسی خبر تھی ویسی ہی اوتری جو لوگ بصیرت والے منقاد حکم خدا تابع شرائع خدا مصدق رسل

الہ مین اون کے نزدیک سچائی اس کتاب کی زیادہ ہو گئی کما قال تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا یعنے جو وعدہ اللہ تعالی نے ہمسے زبان رسل متقدمین پر بابت رونق بخشی و تقدم خیر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا تہا وہ لامحالہ و لابد وقوع مین آیا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ۔ مُھَیْمِنًا عَلَیْہِ کے معنے یہ ہین کہ مُؤْتَمِنًا عَلَیْہِ وہ ہر لفظ یہ ہے کہ مہیمن بمعنے امین ہے یعنے قرآن امین ہے ہر کتاب پر جو قبل اوسکے آئی ہے یہی قول ہی عکرمہ سعید بن جبیر مجاہد محمد بن کعب عطیہ حسن قتادہ عطا خراسانی سدی ابن زید کا مراد امانت سے اس جگہہ شمول ہے یعنے یہ پچہلی کتاب شامل ہے اگلی کتابون کو جو کچہ اون سب کتب مین تہا انواع علوم و ہدایت و ارشاد سے وہ سب اس مین بامانت و دیانت موجود ہے ابن جریج نے کہا قرآن امین ہی کتب متقدمہ پر جو پہلے اوس سے آتے تہے سو جو کچہ اون مین سے موافق قرآن کے ہے وہ حق ہے اور جو خلاف قرآن کے ہے وہ باطل ہے ایک قول ابن عباس کا یہ ہے کہ مہیمن بمعنے شہید ہے مجاہد و قتادہ و سدی نے بہی اسیطرح کہا ہے دوسرا قول اون کا یہ ہے کہ مہیمن یعنے حاکم ہے کتب ماقبل پر یہ سب اقوال قریب یکدیگر ہین کیونکہ اسم مہیمن متضمن کل معانی مذکورہ ہے اللہ تعالے نے اس کتاب مقدس عظیم القدر رفیع الشان کو سب کتابون کے بعد نازل کیا خاتمۃ الکتب بنایا سب کتب سے اعظم و احکم ٹہیرایا اسلیے کہ جامع محاسن ماقبل ہے اور سپر کمالات زائد بہی رکہتی ہے جو اور کتابون مین نہ تہے اسیوجہ سے اللہ تعالے نے اس کتاب کو شاہد و امین و حاکم سب کا ٹہیرایا اور بنفس کریمہ خود متکفل حفظ ہوا کما قال تعالے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ عکرمہ بن جبیر و مجاہد سے جو یہ محکی ہے کہ مہیمن سے مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ امین ہین قرآن پر سو اگرچہ یہ معنے صحیح ہین لیکن تفسیر ہونے مین اس معنی کے نظر ہے اور عربیت کی راہ سے بہی درست نہین ٹہیرتے بلکہ صحیح وہی معنے اول ہین ابن جریر نے کہا یہ تاویل مہیمن کی مفہوم کلام عرب سے بعید بلکہ خطا ہے اس لیے کہ مہیمن کا عطف مصدق پر ہے تو اوسی چیز کی صفت ہوگا جس کی صفت لفظ مصدق ہے اگر مجاہد کا قول ٹہیک ہوتا تو لفظ مہیمن کا بغیر عطف کے آتا پہر اللہ تعالے نے فرمایا اے پیغمبر تم حکم کرو درمیان لوگون کے کیا عرب و عجم کیا امی و کتابی مطابق قرآن کے اور موافق حکم اگلے انبیا کے جو تمہاری

شرع مین منسوخ نہین ہوئے ہین بلکہ مقرر ہین ابن جریر نے انہین معنے کو موجہ کہا ہے ابن عباس نے کہا پہلی
اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دیا تہا کہ حکم کرو اون مین یا نہ کرو اب یہ فرمایا کہ حکم دو اون
مین موافق ہماری کتاب کے اونکی خوشی کی جسپر انہون نے اصطلاح اپنی رکہی ہے اور ما انزل اللہ کو ترک کر
دیا ہے پیروی نہ کرو اسی لیے یہ فرمایا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ یعنے ان جہلہ اشقیا
کی اہوا سے حق امور سے تم منصرف نہ ہو ابن عباس نے کہا شرعۃ سے مراد سبیل ہے منہاج سے مراد سنت ہے
مجاہد وعکرمہ وحسن وقتادہ وضحاک وسدی وابو اسحق سبیعی بہی یہی کہتے یعنے سَبِیْلًا وَّسُنَّۃً عطا وغیرہ
نے بالعکس اسکے کہا ہے یعنے سُنَّۃً وَّسَبِیْلًا لیکن اول انسب ہے اس لیے کہ شرعہ وہ ہے جس مین کسی شے
کیطرف ابتدا کرین شَرَعَ فِیْ كَذَا کے معنے مین اِبْتَدَأَ فِیْهِ اسیطرح شریعت وہ ہے جس سے طرف پانی کے
رستہ نکالین منہاج کہتے ہین طریق واضح سہل کو سنن کہتے ہین طرائق کو سو تفسیر شرعہ ومنہاج کی سبیل
وسنت سے مناسبت مین ظاہر تر ہے عکس سے واللہ اعلم یہ خبر دی ہے اللہ تعالے نے امم مختلفۃ الادیان
سے باعتبار اون شرائع مختلفۃ الاحکام متفقۃ التوحید کے جن کو رسل کرام لائے تہے جسطرح کہ صحیح
بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ
اِخْوَۃٌ لِعَلَّاتٍ دِیْنُنَا وَاحِدٌ یعنے ہم سب پیغمبر برادر علاتی ہین ہمارا ایک دین ہے توحید جسکو ہر رسول لایا
ہے ہر کتاب مین اوترا ہے کما قال تعالے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ
اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ وقال تعالی وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ رہی شرائع سو انکا اختلاف اوامر ونواہی مین ہے کسی شریعت مین کوئی
شے حرام ہوتی ہے پہر دوسری شریعت مین حلال ہو جاتی ہے کبہی بالعکس اسکے ہوتا ہے کبہی ایک ملت
مین کوئی امر خفیف ہوتا ہے دوسری ملت مین جاکر شدید ہو جاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ یہ اللہ کی حکمت
بالغہ وحجت دامغہ ہے قتادہ نے کہا مراد شرعہ ومنہاج سے سبیل وسنت ہے سنن مختلف تورات مین شریعت
تہی انجیل مین بہی شریعت تہی قرآن مین بہی شریعت ہے اللہ جسے چاہے حلال کرے جسے چاہے حرام
کرے مطیع کا عاصی سے پہچاننا منظور ہے وہ دین کہ سوا اوسکے اللہ کو مقبول نہین ہے وہ یہی توحید واخلاص ہے
جسکو ساری رسول اللہ کے لائے ہین بعض نے کہا یہ خطاب اس امت کو ہے یعنے ہمنے قرآن کریم کو سب کے
لیے ایک شرعہ ومنہاج مقرر کر دیا ہے تم سب اوسکی اقتدا کرو وہ سبیل ہے طرف مقاصد صحیحہ کے

طریق و مسلک ہے واضح و روشن اس مضمون کو ابن جریر نے مجاہد سے نقل کیا ہے مگر صحیح قول اول ہے اس لیے
کہ یہ فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالی چاہتا تو تم سب کو ایک دین پر کرتا پس اگر یہ خطاب اس امت کو ہوتا تو اس طرح فرمانا
صحیح نہ ٹھہرتا بلکہ یہ خطاب ہے ساری امتوں کو اور اخبار ہے قدرت عظیمہ سے کہ اللہ تعالی اسبات پر قادر ہے کہ اگر
چاہے ساری آدمیوں کو ایک دین ایک شریعت پر کر ڈالے کوئی شے اوس میں سے منسوخ نہ ہو ولکن اوس نے
ہر رسول کے لیے ایک شریعت علیحدہ مقرر فرمائی پھر اوسکو دوسری رسالت سے جو بعد اوسکے بہیجی منسوخ کر دیا
یا بعض کا نسخ فرمایا یہانتک کہ اپنے بندے رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہیجکر جمیع شرائع کو منسوخ فرمادیا

یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست   کتب خانہ چند ملت بشست

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قاطبۃً طرف ساری اہل ارض کے مبعوث کیا خاتم انبیا آخر مرسلین ٹہیرایا ع

پیغام خدا نخست آدم آورد   انجام بشارت ابن مریم آورد
با جملہ رسل نامہ بے خاتم بود   احمد بر نامہ وخاتم آورد

اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ تشریع شرائع مختلفہ کی بغرض امتحان و آزمایش و اختبار کی ہے کہ دیکھیں کون ہماری
شرع پر قائم دائم رہتا ہے کہ ہم اوسکو ثواب طاعت کا دین اور کون عاصی ہوتا ہے کہ ہم اوسکو عقاب
کرین پھر بعد اوسکے اللہ پاک نے طرف مسارعت و مسابقت خیرات کے بلایا مراد خیرات سے طاعت خدا اتباع
شرع ہے جسکو ناسخ ماقبل کیا ہے تصدیق کتاب اللہ سے جو پچھلی کتاب خدا ہے کہ اب بعد اوسکے کوئی کتاب
نہ آویگی پھر یہ فرمایا کہ تم سب کا مرجع و معاد و مصیر دن قیامت کے میری طرف ہے جس حق مین آج تم باہم اختلاف
کرتے ہو مین اوسکی خبر تمکو دونگا جو لوگ سچے ہین انکو جزاے صدق ملیگی جو کافر جاحد مکذب حق عدول کرنے
والے حق سے طرف باطل کے بلا دلیل ہین بلکہ دشمن ہین براہین قاطعہ و حجج بالغہ وادلہ دامغہ کے اون کو
سزا اونکے افعال کی دیجاویگی ضحاک نے کہا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ سے مراد امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہے لیکن قول اول اظہر ہے پھر حضرت کو حکم دیا کہ تم حکم مطابق قرآن کے دو پیروی اونکی خواہشوں کی نہ کرو اس سے
بچتے رہو کہ کہین یہود تمکو دہوکا دیکر تیرے حق کو تدلیس نہ کر دین وہ تم کو طرح طرح کی باتین پہونچاتے ہین تم اونکو
فریب و دغا مین نہ آؤ وہ بڑے کاذب کافر خائن ہین اگر تمہارا حکم اپنے بارے مین نہ مانین خلاف اوسکے کرین
تو تم سمجھ لو کہ اللہ کو اونکا پہیرنا ہدایت سے منظور ہے بسبب اونکے اگلے گناہون کے جو مقتضی اضلال و
نکال ہین پھر یہ فرمایا کہ اکثر لوگ فاسق بے حکم ہین طاعت سے باہر حق سے جدا کما قال تعالی وَمَآ أَكْثَرُ

النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ وقال تعالى وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
پہر اللہ نے یہ فرمایا کہ کیا وہ حکم کفر کے وقت کا چاہتے ہیں جسکا نام جاہلیت ہے سو اللہ تعالی سے بڑہکر کس کا حکم ہوسکتا
ہے اس ارشاد میں انکار کیا ہے اون لوگوں پر جو حکم خدا سے خارج ہوگئے ہیں کوں حکم جو مشتمل ہے ہر چیز پر اور آتا
ہے ہر شر سے سو اوس حکم کو تو چھوڑا اور اہوا و اصطلاحات موضوعہ رجال سے جس کی کوئی سند شریعت
الٰہی سے نہیں ہے رشتہ جوڑا جسطرح زمانہ کفر و جاہلیت کے لوگ ضلالات وجہالات کے حکم جاری کرتے تہے جو
اونہوں نے اپنے آرا و اہوا سے ترشے تہے ابن کثیر کہتے ہیں یا جیسے وہ حکم سیاسات ملکیہ جو تتار جاری کرتے
ہیں چنگیز خان سے ماخوذ ہیں اوس نے انکے لیے ایک کتاب یاسق نام بنادی تہی وہ کتاب مجموعہ احکام تہی چند
شرائع سے اوسکو چن کر جمع کیا تہا کچہ یہودیت کچہ نصرانیت کچہ ملت اسلامیہ سے لیا تہا اوسکے سوا بہت سے
احکام ایسے تہے جو نری اپنی رائے و نظر سے اخذ کیے تہے وہ کتاب اوسکی اولاد میں ایک شرع متبع ٹہیری
تہی اوسکو کتاب و سنت پر مقدم رکہتے تہے سو جو کوئی اون میں سے ایسا کام کرے اوس سے لڑنا واجب ہے
یہانتک کہ طرف حکم خدا و رسول کے رجوع لائے اور سوا ما انزل اللہ کے کسی قلیل و کثیر میں کبہی حکم نہ دیوے
بہلا جو اللہ احکم الحاکمین ارحم الراحمین رب العالمین ہے اور اسکا رحم ماں کی رحمت سے بچے پر زیادہ ہے
اوسکا حکم حق میں لوگوں کے بہتر و عدل تر ہوگا یا کسی اور کا حکم جو ان اوصاف سے محروم و مہجور ہے اللہ
پاک عالم ہر شئے قادر بر ہر شئے عادل در ہر شئے ہے حسن نے کہا جس نے خلاف حکم خدا کوئی حکم دیا وہ حکم جاہلیت
کا حکم ہے طاؤس سے جب کوئی کہتا کیا میں اپنی اولاد میں عطایا میں زیادتی کروں یعنے کسی کو کم کسی کو زیادہ
دوں تو وہ یہ آیت پڑہتے أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَبْتَغِي فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَطَالِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُرِيقَ دَمَهُ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ بِزِيَادَةٍ **ف** فتح البیان کا بیان و منح یوں ہے کہ آیت باب میں خطاب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے کتاب سے مراد قرآن ہے یہ کتاب مصدق کتب سابقہ ہے اس لیے کہ جس
طرح اگلی کتابیں مشتمل تہیں امر بخیر نہی عن الشر پر اسیطرح یہ کتاب بہی مشتمل ہے دعوت الی اللہ و امر و
نہی پر باقی رہی مخالفت بعض جزئیات احکام متغیرہ میں بسبب تغیر اعصار کے سو یہ درحقیقت کچہ
مخالفت نہیں ہے بلکہ موافقت ہے اسطرح پر کہ وہ سب احکام جزئیہ بہ نسبت اوس عصر کے حق ہیں متضمن حکمت
تہی جنپر وار مدار شریعت ہے متقدم میں دلالت ابدیت احکام منسوخہ پر نہیں ہے کہ مخالف ناسخ متاخر

سمجھا جاوے بلکہ دلالت مطلق مشروعیت پر بغیر تعرض بقا وزوال ہے بلکہ ناطق بزوال ہے اس لیے کہ نطق
بصحت ناسخ گویا نطق بنسخ وزوال منسوخ ہے مہیمن وصف ہی کتاب کا بمعنے رقیب یا غالب مرتفع
یا حافظ پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرمایا ہے اتباع سے سوائے اہل کتاب سے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ
نَخْشٰۤى اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىٕرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا
فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ ۝ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ
اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ اے ایمان والو مت پکڑو یہود و نصاری کو
رفیق وہی آپس مین رفیق ہین ایک دوسرے کے اور جو کوئی تم مین اُنسے رفاقت کرے وہ اُن ہی مین ہے
اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو اب تو دیکھیگا جن کے دل مین آزار ہے دوڑ کر ملے جاتے ہین
اُن مین کہتے ہین ہم کو ڈر ہے کہ نہ آجاوے ہم پر گردش سو شاید اللہ جلد بھیجے فیصلہ یا کچھ حکم اپنے پاس
سے تو صبح کو رہ جاوین اپنے جی کی چھپی بات پر پچھتانے اور کہتے ہین مسلمان کہ یہ وہی لوگ ہین کہ آپس مین
کہاتے تھے قسمین اللہ کی تاکید سے کہ ہم تمہارے ساتھ ہین خراب گئے اونکے عمل پہر رہگئے نقصان
مین ف یعنی منافق کافرون سے دوستی لگائی جاتے ہین کہ پہر گردش نہ آجاوے یعنے مسلمان
مغلوب ہو جاوین تو اُن کی دوستی ہمارے کام آوے سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اب قریب ہی کہ کافر ہلاک
ہون اور مسلمانون کو اونپر فتح ہو یا کچھ اور حکم آوے یعنی کافر ملک سے ویران ہون آخر یہود کو حکم فرمایا
جلا وطن کرنے کا انتہے ابن کثیر کا لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالے اس آیت مین اپنے مومن بندون کو
منع فرماتا ہے موالات یعنی دوستی یہود و نصاری سے جو دشمن اسلام و اہل اسلام ہین قاتلھم
اللہ پہر یہ خبر دی کہ اون مین بعض دوست ہین بعض کے پہر وعید و تہدید فرمائی اوس برتاؤ سے اور
کہا کہ اون کا دوست اونہین کے حکم مین ہے عبد اللہ بن عتبہ نے کہا چاہیے کہ ڈرے ہر کوئی تم مین
کا اس بات سے کہ کہین یہودی یا نصرانی نہ ہو جاوے اور وہ نہ جانے ابن سیرین کہتے ہین ہمنے
گمان کیا کہ مراد اونکی یہی آیت ہے ابن عباس سے حکم ذبائح نصاری کا پوچھا کہا اللہ تعالی نے کہا ہی
وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ابو الزناد سے بھی اسیطرح مروی ہے مرض سے مراد شک

وشبہ ونفاق ہے یعنے ایسے لوگ اونکی موالات ومودت مین ظاہراً و باطناً جہپایا کرتے ہین اس ڈرسے کہ
کہین کافر اہل اسلام پر غالب آجاوین تو اُسوقت ہماری اس دوستی کا خیال رکہین سدی نے کہا مراد فتح سے
فتح مکہ ہے بعض نے کہا قضا وفصل ہے امر سے مراد جزیہ ہے یہود ونصاری پر قَالَهُ السُّدِّیُّ پہر دوستدار یہود
ونصاری کے اپنی چہپی بات پر پشیمان ہون اور وہ دوستی اُن کی اہل کتاب سے کچہ کار آمد نہ ہو اللہ تعالے
نے اُنکا حال اپنے عباد مومنین پر ظاہر کردیا دنیا ہی مین بعد اوسکے کہ وہ مستور الحال تہے کچہ معلوم نہ ہوتا تہا
کہ اُنکی کیا کیفیت ہے سو جب اسباب سوائی منعقد ہوگئے مسلمانون کو نہایت تعجب ہوا کہ یہ لوگ تو اظہار ایمان
کا کرتے تہے اور قسمین کہاتے تہے اور باتین بناتے تہے مگر بڑے کاذب مفتری نکلے سدی نے کہا دو آدمی
تہے ایک نے دوسرے سے بعد وقعہ بدر کے کہا کہ مین تو فلان یہودی کے پاس جاتا ہون اوسکے پاس ہونگا یہودی
ہوجاؤنگا شاید اگر کوئی امر واقع ہو یا کوئی حادثہ پیش آوے تو وہ مجہکو کچہ نفع دے دوسرے نے کہا مین فلان نصرانی
کے پاس جاکر نصرانی ہوتا ہون وہ شام مین ہے اسکے ہمراہ رہونگا اوسپر اللہ تبارک وتعالے نے آیت یاایہا
اُتاری عکرمہ نے کہا یہ آیت حق مین ابو لبابہ بن عبد المنذر کے اوتری ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو
طرف بنی قریظہ کے بہیجا تہا اونہوں نے پوچہا وہ ہمارے ساتہہ کیا کرینگے اپنے حلق کیطرف اشارہ کیا یعنے تم کو
ذبح کرینگے رَوَاهُ ابْنُ جَرِیرٍ عطیہ بن سعد کہتے ہین عبادہ بن صامت بنی خزرج سے پاس حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے آئے کہا اے رسول خدا یہود مین میرے بہت سے دوست ہین مین اُنکی دوستی سے طرف اللہ ورسول کے
بیزاری ظاہر کرتا ہون اللہ ورسول کا دوست رہونگا عبد اللہ بن ابی نے کہا مین ایک ایسا شخص ہون کہ گردش
روزگار سے ڈرتا ہون مین دوستی یہود سے بیزاری نہین کرسکتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا
اے ابا الحباب مَا بَخِلْتَ بِهِ مِنْ وَلَایَةِ یَهُودَ عَلٰی عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَهُوَ لَكَ دُونَهُ اوس نے
کہا مینے قبول کیا اوسپر اللہ تعالی نے آیت یاایہا اُتاری زہری نے کہا جب اہل بدر کی شکست ہوئی مسلمانون
نے یہود سے جو اُنکے دوست تہے کہا مسلمان ہوجاؤ قبل اسکے کہ پہر کوئی دن مثل بدر کے تمپر اللہ تعالے کیطرف
سے پڑے مالک بن صیف نے کہا تم اس دہوکے مین ہو کہ ایک گروہ قریش پر تمنے غلبہ پایا جن کو لڑنا نہ آتا تہا ہم
اگر اپنا عزم مخفی رکہکر تم پر حملہ کرینگے تو تم کو بے لڑے نہ بنے گا عبادہ بن صامت نے کہا اے رسول خدا ہماری
دوست یہود بڑے سخت جان کثیر السلاح شدید الشوکۃ ہین مین بری ہوتا ہون اُنکی دوستی سے طرف اللہ و
رسول کے نہین ہے کوئی میرا مگر اللہ ورسول عبد اللہ بن ابی نے کہا لیکن مین اُنکی دوستی سے بری نہین ہوتا مین ایک مرد

ہون کہ مجکو اونکا دوست ہونا ضرور ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای ابا الحباب اَرَاَیْتَ الَّذِیْ نَفِسْتَ بِہٖ
مِنْ وَلَایَۃِ یَھُوْدَ عَلٰی عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ فَھُوَ لَکَ اوس نے کہا مجھے منظور ہے اللہ تعالی نے یہ آیت بھیجی
الی قولہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ محمد بن اسحاق نے کہا یہ پہلا قبیلہ یہود کا تھا جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد
شکنی کی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر راضی ہوئے عبد اللہ بن ابی نے جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونپر قادر
ہوئے کہا اے محمد احسان کرو ہمارے دوستون سے وہ حلفاء خزرج تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے پہر کہا
اے محمد احسان کرو ہمارے موالی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانا آخر ہاتھ اپنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
جیب مین ڈالا یعنے آپ کا دامن پکڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مجھکو چھوڑ دے اور چہرے مبارک پر
غضب ظاہر ہوا پہر فرمایا وَیْحَکَ اَرْسِلْنِیْ اوس نے کہا لَا وَاللّٰہِ مین تم کو نہ چھوڑونگا یہانتک کہ احسان کرو تم میرے
موالی سے چارسو حاسر تین سو دارع ہین جنہون نے مجھکو احمر و اسود سے بچایا تم ایک ہی وقت ہم کو کاٹے ڈالتے
ہو مین دوائر یعنے گردش زمانہ سے ڈرتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھُمْ لَکَ عبادہ بن ولید نے
کہا جب بنی قینقاع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو عبد اللہ بن ابی نے اون کا ساتھ دیا عبادہ بن صامت
پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے ایک شخص بنی عوف کا خزرج مین سے اونکا حلیف تہا جیسے اور لوگ
عبد اللہ بن ابی کے حلفا تہے اونہون نے آکر اپنی بیزاری اون کے حلف سے ظاہر کی کہا اے رسول خدا
اَبْرَأُ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مِنْ حِلْفِھِمْ وَاَتَوَلَّی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَبْرَأُ مِنْ حِلْفِ الْکُفَّارِ وَوَلَایَتِھِمْ
پس آیت باب حق مین عبد اللہ و عبادہ کے اوتری الی قولہ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ اسامہ بن زید نے کہا داخل ہوا مین
ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ ابن ابی پر عیادت کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مین تجہ
کو محبت یہود سے منع کرتا تہا اوس نے کہا سعد بن زرارہ انکو دشمن رکہتے ہین پہر گیا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْدَاوٗدَ فتح البیان مین کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ آیت باب خطاب عام ہے کافہ مومنین کو حقیقۃً بعض نے
کہا مراد منافق ہین اون کو مومن باعتبار ظاہر کے کہا ہے وہ یہود و نصاری کے دوستدار تہے اولی یہی
ہے کہ خطاب ہر متصف بایمان کو ہے خواہ ظاہر و باطن مین ہو یا فقط ظاہر مین پس مسلم و منافق دونو اسمین
داخل رہینگے فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ اسی کو مؤید ہے ابن عباس نے کہا عبد اللہ بن ابی مسلمان
ہوا پہر کہا میرے اور قریظہ کے بیچ مین حلف ہے اور مجھکو خوف ہے دوائر کا پہر مرتد ہو گیا عبادہ بن صامت
نے کہا مین بری ہوتا ہون حلف قریظہ و نضیر سے اللہ و رسول کا دوست ہون مراد نہی موالات سے یہ ہے کہ اون سے

ع
حاسر یعنی بے زرہ
سنان بردار
دارع یعنی
سلاح پوشیدہ

معاملہ مصادقت معاشرت مناصرت کا دوستون کی طرح پہر نہ کرو پہر فرمایا کہ بعض یہود بعض یہود کے اور بعض
نصاری بعض نصاری کے دوستدار ہین یہ مراد نہین ہے کہ یہود و نصاری باہم دوستدار ہین اسلیے کہ اونکے
آپس مین بڑی دشمنی و شقاق ہے یہود نے کہا نصاری کچہ چیز نہین نصاری نے کہا یہود کچہ چیز نہین بعض نے کہا
مراد دوستی باہمی یہود و نصاری سے ہے کہ باہم عداوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر متعاضد و متناصر ہین اگرچہ باہم
دشمن یکدیگر ہون تعلیل نہی کی ساتہہ اس جملے کے تقتضی اس بات کو ہے کہ یہ موالات شان کفار ہے نہ شان
مسلمین تم اون کا سا کام نہ کرو کہ تم بہی انکیطرح ہو جاؤ و لہذا یہ فرمایا کہ جو کوئی تم مین انکا دوستدار ہوگا وہ
انہین کی گنتی و شمار مین ہے کیونکہ کوئی کسیکو دوست نہین کہتا مگر جبکہ اوس سے راضی ہوتا ہے جب راضی ہوگا
تو اوس کے دین سے بہی راضی رہے گا تو اوسی کے ملت والون مین ہوا یہ وعید شدید ہے معصیت موجبہ کفر وہی
ہے جو نہایت درجہ کو پہنچ جاوے ابو السعود نے کہا ہے اس آیت مین زجر شدید ہے مومنون کو اظہار صورت
موالات سے گو حقیقت مین موالات نہ ہو لیتے یہ تعلیم ہے طرف سے اللہ تعالے کے اور تشدید عظیم ہے مجانبت
یہود و نصاری اور ہر مخالف دین اسلام و سنت خیر الانام مین اللہ تعالی ظالمون کو ہدایت نہین کرتا موالی
یہود و نصاری ظالم ہین ابو موسی رض نے عمر بن خطاب سے کہا میرے پاس ایک کاتب نصرانی ہے کہا تجہہ سے اور اس
سے کیا کام اللہ تجہکو مارے کسی حنیف یعنی مسلمان کو کاتب بنایا ہوتا تو نے اللہ تبارک و تعالی کا قول
نہین سنا پہر یہ آیت پڑہی ابو موسی رض نے کہا اوسکا دین اوسکے لیے ہے میری کتابت میرے لیے ہے کہا مین
انکا اکرام نہ کرون گا جبکہ اللہ تبارک و تعالی نے انکی اہانت کی اور ان کی عزت نہ کرون گا جبکہ اللہ تبارک
و تعالی نے انکو ذلیل کیا اونکو نزدیک نہ کرون گا جبکہ اللہ تبارک و تعالے نے ان کو دور کیا ابو موسی رض
نے کہا بصرہ کا کام بے اوسکے نہین چل سکتا کہا مَاتَ النَّصْرَانِیُّ وَالسَّلَامُ یعنے اگر وہ مر جاویگا
تو پہر تو کیا کرے گا سو جو کچہ بعد اوسکی موت کے تو کرتا وہ ابہی کر اور مسلمان مقرر کرکے اوس سے کام نہ رکہہ
پہر اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا تو دیکہتا ہے جنکے دلون مین بیماری نفاق و شک کی ہے وہ مودت یہود و نصاری
اور انکی موالات و مناصحت مین کیسی جلد باز ہین اسلیے کہ وہ لوگ اہل ثروت و یسار و مالدار تہے یہ انسے
خلط ملط رکہتے تہے یہ آیت حق مین ابن ابی اور اوسکے یارون کے اوتری ہے اس خیال سے کہ اگر کوئی آفت
انپر آئے گی تو وہ ان کا ساتہہ دینگے جیسے شکست حرب مین اور قحط و جدب وغیرہ حوادث زمانہ مکروہ امر کو دائرہ
کہتے ہین محبوب امر کو دولت بولتے ہین اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا اب تم کو فتح ہوتی ہے کافرون پر جسطرح نبی پر نظیر

پر ہوئی کہ انکے بال بچون تک کو قید کر لیا بنی النضیر کو جلاوطن کر دیا یا مراد مفتوح ہونا بلاد مشرکین کا ہے مسلمانونپر یا فتح مکہ امر سے مراد اظہار امر منافقین ہے کہ جو بات انکو دل مین پوشیدہ تہی وہ اللہ تبارک و تعالی نے ظاہر کر دی یا انکی شوکت و صولت کو توڑ دیا یا مسلمانون کو خصب وسعت دی اب وہ منافق اپنی ہوالات پر پچہتاتے ہین مسلمان تعجب کرتے ہین کہ یہی وہ لوگ ہین جو سخت سخت قسمین کہا کر ہمسے کہتے تہے کہ ہم تمہارے ساتھہ ہین اور دل ہین دوستدار یہود و نصاری کے تہے اب انکے عمل اکارت گئے یہ نقصان مین پڑے آیت باب دلیل ہو اس بات پر کہ مسلمان کو سوای مسلمانون کے جو سچے دل سے اسلام پر قائم و دائم ہین کسی منافق بد دین و کتابی سے دوستی رکہنا نہ چاہیے اور جبکہ دوستی اہل کتاب کی ممنوع ہوئی تو دوستی دیگر کفار و مشرکین کی بالاولی منہی عنہ ٹہیری اسلیے کہ وہ بد تر ہین اہل کتاب سے جیسے مجوس و ہنود یا یہود

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ع

اے ایمان والو جو کوئی تم مین پہرے گا اپنے دین سے تو اللہ آگے لاوے گا ایک لوگ کہ انکو چاہتا ہے وہ اوسکو چاہتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر زبردست ہین کافرون پر لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور ڈرتے نہین کسی کے الزام سے یہ فضل ہے اللہ تعالی کا دیگا جسکو چاہے اللہ کشایش والا ہے خبردار تمہارا رفیق وہی اللہ ہے اور اُس کا رسول اور ایمان والے جو قائم ہین نماز پر اور دیتے ہین زکوۃ اور وہ نوے ہین اور جو کوئی رفاقت پکڑے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور ایمان والون کی تو اللہ کے جماعت وہی ہونگے غالب **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر عرب دین سے پہرے تو حضرت صدیق نے مین سے مسلمان بلائے اون سے جہاد کروایا کہ تمام عرب مسلمان ہوئے یہ انکے حق مین بشارت ہو انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ تعالے نے اپنی قدرت عظیمہ سے خبر دی کہ جو کوئی نصرت دین اقامت شرع سے پشت پہیرے گا تو اللہ تعالی ان کے بدلے ایسے لوگ لاویگا جو اون سے بہتر اور منعت مین شدید تر اور سبیل مین اقوم تر ہونگے کما قال تعالی وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ وقال تعالی اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ وقال تعالی اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى

اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ای بِمُمْتَنِعٍ وَّلَا صَعْبٍ مراد ارتداد سے یہان یہ ہے کہ حق سے طرف باطل کی رجوع کرے محمد بن کعب نے کہا یہ آیت حق مین ولاۃ قریش کے اوتری ہے حسن بصری نے کہا حق مین اہل ردت ایام ابوبکرؓ کے اوتری ہے ابن عباسؓ نے کہا مراد قوم سے اس جگہہ اہل قادسیہ ہین مجاہد نے کہا ایک قوم سبا سے دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد اہل یمن ہین پہر کندہ پہر سکون جابر بن عبداللہ کہتے ہین حضرتؐ سے پوچھا وہ کون قوم ہے فرمایا هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ ثُمَّ مِنْ كِنْدَةَ ثُمَّ مِنَ السَّكُوْنِ ثُمَّ مِنْ تُجِيْبَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جِدًّا ابوموسیٰ اشعری نے کہا جب آیت اوتری يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هُمْ قَوْمُ هٰذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ بِنَحْوِهٖ یہ جو فرمایا کہ نرم دل ہین مومنین پہ زبردست ہین کفار پر سو یہ صفات مومنین کاملین کے ہین کہ وہ اپنے بھائی مسلمانون سے جہکتے ہین اپنے خصم وعدو پر تعزز کرتے ہین کما قال تعالے اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت مین آیا ہے اِنَّهُ الضَّحُوْكُ الْقَتَّالُ یعنے اپنے اولیا سے خندہ پیشانی ہین اپنے اعدا سے قتال کرتے ہین کسی لائم کے لوم سے کسی عاذل کے عذل سے جا ہین کہ طاعت الٰہی اقامت حدود قتال اعدا امر بمعروف نہی عن المنکر سے باز رہین کیا ڈر ہے کوئی روکنے والا اون کو ان کامون سے روک نہین سکتا کوئی پہیرنے والا پہیر نہین سکتا وہ شیر مرد ہین راہ خدا مین انکو سوا خدا کے کسی کا ڈر نہین ہے ابوذرؓ نے کہا حکم کیا ہے مجھکو میرے خلیل نے سات باتون کا حکم کیا مجھکو محبت رکھنے کا مسکینوں سے اونکے پاس بیٹھنے کا حکم کیا مجھکو کہ نظر کرون مین اپنے سے کم رتبہ کی طرف اور نظر نہ کرون اپنے سے عالی رتبہ کی طرف حکم کیا مجھکو کہ صلہ رحم کرون گو مجھ سے صلہ نہ کیا جاوے اور نہ مانگون کسی سے کچھ حکم کیا مجھ کو کہ حق کہون اگرچہ تلخ ہو اور حکم کیا مجھ کو کہ نہ ڈرون راہ خدا تعالے مین ملامت سے کسی لائم کی اور حکم کیا مجھکو کہ بہت کہون لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہ یہ کنز ہے زیر عرش کے رَوَاهُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ ابوذر کا یہ ہے بیعت لی مجھ سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ بار اور عہد لیا سات چیزون کا اور گواہ کیا مجھ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کو سات بار ایک یہ کہ نہ ڈرون راہ خدا مین لوم لائم سے پھر مجھکو بلا کر فرمایا تو بیعت کرنا چاہتا ہے تیرے لیے جنت ہوگی مینے کہا ہان اور ہاتھ اپنا پھیلایا فرمایا اور مجھ پر یہ شرط کی کہ لوگون سے کچھ نہ مانگنا مینے کہا بہتر فرمایا اگر تیرا کوڑا گر پڑے تب بھی یعنے اوتر کر اوٹھا لے رَوَاهُ اَحْمَدُ حدیث ابوسعید خدریؓ مین مرفوعا آیا ہے نہ روکے تجھکو ڈر لوگون کا حق بات کہنے

ف اور آدمیون کا فرون پر زبردست اور نرم دل دین کے بھائیون پر

جبکہ اوسکو دیکہا ہو یا وہان حاضر ہوا ہو سچ بات یا بڑی بات نہ موت سے نزدیک کرتی ہے نہ رزق سے دور ڈالتی ہے تَفَرَّدَ بِہٖ اَحْمَدُ دوسرا لفظ ابو سعید کا یون ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقیر نہ کرے تم مین کوئی اپنی جان کو اس بات سے کہ دیکہے امر اللہ کا اور کچہ نہ کہے اوس سے دن قیامت کو کہین گے تجہ کو کس نے منع کیا کہ تو فلان فلان امر مین بولتا وہ کہیگا لوگون کے ڈر سے تب اللہ تبارک و تعالی فرماویگا مین مستحق تر تہا کہ تو مجہسے ڈرتا رَوَاہُ اَحْمَدُ تیسرا لفظ اسکا مرفوعًا یون ہے کہ اللہ تبارک و تعالی سوال کریگا بندے سے دن قیامت کو یہانتک کہ یہ پوچہیگا اے بندے میرے دیکہا تو نے منکر کو پہر اوسپر انکار نہ کیا وہ اللہ تبارک و تعالی کی تلقین حجت سے یون کہے گا اے رب اعتماد کیا مین نے تجہپر اور ڈرا مین لوگون سے رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَہْ صحیح مین آیا ہے لائق نہین ہے مومن کو کہ ذلیل کرے اپنی جان کہا کس طرح فرمایا تحمل کرے بلا کا جسکی طاقت نہین رکہتا ہے پہر فرمایا اللہ نے یہ اللہ کا فضل ہے جس سے چاہے دے یعنے جو کوئی متصف ہے ان صفات سے تو یہ اللہ تبارک و تعالی کی توفیق و مہربانی سے ہے اور اللہ تعالی واسع الفضل ہے مستحق کو محروم سے جانتا پہچانتا ہے پہر فرمایا کہ یہود تمہارے دوستدار نہین ہین تمہاری دوستی کا انجام اللہ و رسول و مومنین کیطرف ہے کون مومن جو اکبر ارکان اسلام یعنے نماز کو قائم دائم رکہتے ہین یہ نماز خاص اوس وحدہ لا شریک لہ کے لیے ہے زکوۃ دیتے ہین یعنے حق مخلوقین مساعدت محتاجین مدد ضعفاء و مساکین کرتے ہین وَهُمْ رَاكِعُوْنَ سے جو بعض لوگون کو وہم ہوا ہے کہ یہ جملہ موضع حال مین ہے اور مراد دینا زکوۃ کا حالت رکوع مین ہے ٹہیک نہین ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو دفع زکوۃ حال رکوع مین افضل ہوتا حالت غیر رکوع سے اسلیے کہ یہ فعل ممدوح ہے حالانکہ کسی ایک عالم کے نزدیک بہی ائمہ فتوی سے یہ بات درست نہین ہے اگرچہ بعض نے کہا ہے کہ یہ آیت حق مین علی بن ابیطالب کے اتری ہے اونہون نے حالت رکوع مین اپنی مہر دیدی تہی عتبہ بن ابی حکیم نے کہا مراد وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے مومنین و علی مرتضے ہین سلمہ بن کہیل کہتے ہین تَصَدَّقَ عَلِيٌّ بِخَاتَمِہٖ وَهُوَ رَاكِعٌ فَنَزَلَتْ مجاہد نے کہا نَزَلَتْ فِيْ عَلِيٍّ تَصَدَّقَ وَهُوَ رَاكِعٌ ابن عباس نے کہا نَزَلَتْ فِيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مگر اوسکی سند ضعیف ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے علی کہڑے نماز پڑہتے تہے ایک سائل کا گذر ہوا وہ رکوع مین تہے اوسکو اپنی انگوٹہی دیدی اوسپر یہ آیت اوتری اس مین بہی ضعف ہے ابن عباس سے یہ قصہ مرفوعًا مطولًا بہی آیا ہے رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْہٖ مگر ابن کثیر نے کہا هٰذَا اِسْنَادٌ

لا یفرح بہ۔ پہر ابن مردویہ نے اوسکو خود علی و عمار بن یاسر و ابو رافع سے روایت کیا ہے لکن کوئی شے اوس مین
سے صحیح نہین ہے بسبب ضعف اسانید و جہالت رجال کے پہر باسناد خود ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ نزول
آیت کا حق مین مومنین کے ہوا ہے علی بن ابی طالب اون مین اول ہین عبد الملک نے کہا مینے ابو جعفر سے پوچھا
الذین امنوا کون ہین کہا بلغنا انہا نزلت فی علی قال علی من الذین امنوا رواہ ابن جریر
سدی نے کہا یہ آیت حق مین جمیع مومنین کے اوتری ہے ولکن علی پر گذر ہوا ایک سائل کا وہ راکع تھے مسجد
مین اونہون نے اپنی مُہر اوسکو دیدی انتہی مین کہتا ہون مراد رکوع سے اس جگہہ رکن نماز نہین ہے بلکہ
نفس نماز یا خضوع نماز مین مراد ہو سکتا ہے واللہ اعلم ابن عباس نے کہا جو مسلمان ہوا دوستدار ہوا اللہ و
رسول و ایمان والون کا اگلی حدیثون مین گذر چکا ہے کہ نزول ان آیات کا حق مین عبادہ بن صامت کے
ہوا ہے جبکہ اونہون نے حلف و موالات یہود سے تبرا کیا اللہ و رسول و مومنین سے تولا کیا اسی لیے اللہ تبارک
و تعالی نے بعد اسکے یون فرمایا ہے کہ جو کوئی دوستدار ہے اللہ و رسول و ایمان والون کا وہی غالب و زبر
دست ہے کما قال تعالی کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْا اٰبَاءَھُمْ اَوْ اَبْنَاءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ
اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَا
اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ غرضکہ جو کوئی ولایت اللہ و رسول اللہ و مومنین باللہ پر راضی ہے وہی
دنیا و آخرت مین مفلح و منصور ہے اسی لیے اس جگہہ یون فرمایا کہ جو کوئی دوست ہے اللہ و رسول و ایمان
والون کا وہی ہے گروہ غالب واللہ تعالی اعلم مسئلہ تولا تبرا کا اسیجگہہ سے نکلا ہے اصل تولا یہ ہے
کہ جو اللہ و رسول و صحابہ مقبول و اہل بیت بتول کے سچے دوستدار ہین وہ مومن کامل ہین اصل تبرا یہ ہے
کہ جو اللہ و رسول کا دشمن ہے گو وہ کیسا ہی اپنا قریب و عزیز ہو اوسکا آپ بھی دشمن رہے جن مین یہ دونو
وصف ہوتے ہین وہ طرف سے روح اللہ کے مؤید ہین جنت اونہین کے لیے ہے اللہ سے وہ راضی
اللہ اون سے راضی فلاح والا گروہ یہی گروہ ہے خوارج نواصب روافض منطوق و مفہوم اس آیت سے
خارج ہین مصداق اس آیت کی خاص اہل سنت ہین یعنی عاملین بالحدیث وللہ الحمد ف فتح البیان
مین لکھا ہے جب یہ فرمایا کہ دوستی مسلمان کی کافرون سے کفر ہے تو اب احکام مرتدین کا ذکر کیا مخبر عن

نے کہا گیارہ گروہ عرب کے مرتد ہو گئے تین زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک بنو مدلج ان کا رئیس ذو الحمار تھا دوسرے بنو حنیفہ وہ قوم تھی مسیلمہ کذاب کی تیسرے بنو اسد وہ قوم تھی طلحہ بن خویلد کی سات گروہ زمانہ ابوبکر صدیق میں مرتد ہو گئے ایک فزارہ قوم عیینہ بن حصن فزاری ۲ غطفان قوم قرہ بن سلمہ قشیری ۳ بنو سلیم قوم فجارۃ بن عبد یالیل ۴ بنو یربوع قوم مالک بن بریدہ ۵ بعض تمیم قوم سجاح بنت منذر ۶ کندہ قوم اشعث بن قیس کندی ۷ بنو بکر بن وائل قوم حطمی بن یزید اللہ نے انکا کام ہاتھ پر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام کیا ایک فرقہ زمانہ عمر بن خطاب میں مرتد ہو گیا تھا غسان قوم جبلہ بن ایہم اون کو اللہ تعالے نے ہاتھ پر عمر رضی اللہ عنہ کے ختم کیا مراد اوس قوم سے جن کو لانے کا وعدہ اللہ تبارک وتعالی نے کیا تھا ابوبکر میں مع جیش صحابہ وتابعین جنکو وہ اپنے ہمراہ لیکر اہل ردت سے لڑے یہ سب وہ لوگ جو بعد اونکے آئے اور جمیع ازمنہ میں مرتدین سے لڑے بعض صحابہ نے کہا ہے بعد انبیا کے کوئی افضل تر حضرت ابوبکر صدیق سے پیدا نہ ہوا قتال اہل ردت میں قائم مقام ایک نبی کے انبیاء میں سے ہوئے جب ابوبکر نے ارادہ انسے لڑنے کا کیا تو بعض صحابہ کو مکروہ معلوم ہوا بعض نے کہا اہل قبلہ ہیں ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار لی اور اکیلے نکلے آخر لوگوں سے کچھ نہ بنا بجز اسکے کہ اونکے ہمراہ جاویں ابن مسعود نے کہا کرِھنَا ذٰلِکَ فِی الاِبْتِدَاءِ ثُمَّ حَمِدنَاہُ فِی الانتِھَاءِ حاکم وبیہقی نے ابوموسی سے روایت کیا ہے کہ میں نے یہ آیت سامنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑہی فرمایا قَومُکَ یَا اَبَا مُوسٰی اَھلُ الیَمَنِ وَفِی الْبَابِ رِوَایَاتٌ اس میں بڑی فضیلت ہے یمن والوں کی گویا قرآن وحدیث دونوں سے منقبت اہل یمن کی ثابت ہوئی و للہ الحمد یہ جگہہ استیفار فضائل یمن واہل یمن کی نہیں ہے ورنہ ہم اس مقام پر کچھ کلام اونکے محامد میں کرتے جس طرح دوسری جگہہ کیا ہے اور کچھ نہ سہی فقط یہ ایک آیت باب کی یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ اور یہ ایک حدیث صحیح مسلم کی اَلاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَالفِقْہُ یَمَانٍ واسطے ثبوت ترجیح ایمان اہل یمن اور انکی کتاب دانی وسنت شناسی وفقہ دانی کی کافی وافی شافی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ملک ہمیشہ سے مجتہد خیز رہا ہے مقلد وہاں کمتر پیدا ہوئے جو ہوئے وہ بھی غالبًا متبع دلیل غیر جامد بر تقلید تھے جو اشاعت علوم قرآن وحدیث کی اوس قطر مبارک خطہ میمون بلدہ طیبہ سے ہوئی وہ کسی ملک وشہر سے دیکھی سنی نہیں گئی وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ اللہ تبارک وتعالے نے ایک مدح وثنا تو یہ فرمائی کہ اللہ اون کو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کو دوست

رکھتے ہین دوسرا وصف اون کا یہ بیان کیا کہ وہ رحیم کریم ہین حق ہین مومنین کے شدید قوی غلیظ ہین دشمنون پر قال علی ابن عباس نے کہا تو دیکھتا ہے اون کو کہ وہ مثل ولد کے ہین واسطے والد کے مثل غلام کے ہین واسطے سید کے حق ہین اہل ایمان کے اور مثل درندے کے ہین فریسہ پر غلظت ہین کافرون پر ابن الانباری نے کہا اللہ تبارک وتعالی نے ثنا کی ہے اونپر اس بات کی کہ جب مومنون سے ملتے ہین تواضع کرتے ہین جب کافرون سے ملتے ہین سختی و سرزنش سے پیش آتے ہین ذل سے مراد اس جگہہ کچھ ذلت و خواری نہین ہے بلکہ شفقت و رحمت مراد ہے پہر تیسرا وصف یہ فرمایا کہ وہ جامع ہین درمیان مجاہدہ فی سبیل اللہ و عدم خوف ملامت فی الدین کے بلکہ وہ ایسے پکے کرے ہین کہ فعل اعداے حق اور حزب شیطان کی کچھ پروا نہین کرتے وہ اپنے بغض سے دین کو عیب لگایا کرین محاسن کو مساوی کر کے دکہایا کرین مناقب کو مثالب ٹہیرایا کرین اُنکی پیشانی نورانی پر اونکی کارستانی شیطانی سے شل تک نہین پڑتا یہ اختصاص اُنکا ان صفات سے اللہ تبارک وتعالی کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اور دیوے گا کیونکہ وہ واسع الفضل کثیر العلم ہے ۵

این سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللّٰھم اجعلنا منھم مراد رکوع سے اس جگہہ خشوع و خضوع ہے یعنے وہ لوگ متکبر نہین ہین زکوۃ کو زکوۃ کی جگہہ مین خرچ کرتے ہین فقراء پر ترفع و غرور نہین کرتے پہر یہ فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی کا حزب یعنی انصار اوسکے دین کے جو دوستدار خدا و رسول و مومنین ہین یعنے مہاجرین و انصار اور جو بعد اونکے آوین گے وہی غالب ہین ساتھہ حجت و برہان کے نہ ساتھہ دولت و صولت کے ورنہ زمن نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بارہا حزب خدا مغلوب بہی ہوا ہے بمقتضاے حکمت بالغہ الہی جل سلطانہ آیت شریف وعدہ ہے اللہ کا ساتہہ غلبہ محبان خدا و رسول کے اعدای دین پر خواہ وہ اعداء غیر ملت کے ہون یا اس ملت کے اور خواہ وہ غلبہ حجت و برہان سے ہو یا سیف و سنان سے یہ وعدہ اللہ تعالی کا پہلے یون پورا ہوا کہ مسلمان یہود پر غالب ہوے کسی کو گرفتار کیا کسی کو قتل کیا کسی کو جلا وطن کیا کسیپر جزیہ لگایا یہانتک کہ وہ لعنھم اللہ اذل طوائف کفریہ ہو گیے اونکی شوکت بالکل گہٹ گئی نیچے کا کل مومنین کے آگئے وہ جسطرح چاہتے ہین اونکو پیستے ہین خوار و ذلیل کرتے ہین بعثت محمدیہ سے اب تک بلاد اسلام مین جو ہاتہہ مین ملوک مسلمین کے ہین یہی کیفیت

باقی ہے رہا غلبہ بدلیل سو باوجود ہزار ضعف ایمان غربت اسلام فقدان ملک و دولت و حکومت سلطنت اسلام کے بحمدہ تعالے ہر قطر مین اقطار روئے زمین سے علمائے اسلام حملہ طوائف کفر یہ پر حجت و برہان مین غالب ہین آجتک کسی جگہہ دیکھا سُنا نہین گیا کہ مناظرہ زبانی یا تحریری یا بیانی مین کوئی کتابی یا اُمی کسی دین وملت کا کسی مرد اسلامی پر فتحیاب ہوا ہو بلکہ ہمیشہ نشان نصرت وفیروزی کا ہاتہہ مین اہل اسلام ہی کے رہا وللہ الحمد یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝ اے ایمان والو رفیق نہ پکڑو ایسون کو جو ٹہیراتے ہین تمہارا دین ہنسی اور کہیل وہ جو کتاب دیے گیے تمسے پہلے اور وہ جو کافر ہین ڈرو اللہ سے اگر یقین رکہتے ہو اور جسوقت پکارو نماز کو اوسکو ٹہیراوین ہنسی اور کہیل یہ اسواسطے کہ وہ لوگ بے عقل ہین ف بعض یہود اور بعض مشرک اذان کی آواز سُنتے یہ اُنکی بے عقلی تہی اللہ کی بڑائی ہر دین مین بہتر ہے انتہے آیت باب تنفیر سوالات اعدائے اسلام سے وہ اعدا ۔ کتابی ہون یا مشرک کیونکہ وہ افضل اعمال عاملین یعنے شرائع مطہرہ محکمہ اسلام کو جو ہر خیر دنیوی واخروی پر مشتمل ہے ایک ہنسی کی بات ٹہیرا کر یہ اعتقاد کرتی ہین کہ وہ اُنکی نظر فاسد و فکر بار د مین ایک طرح کا کہیل تماشا ہے کما قال قائل ؎

وَکَمْ مِّنْ عَائِبٍ قَوْلًا صَحِیْحًا ۔ وَاٰفَتُهٗ مِنَ الْفَهْمِ السَّقِیْمِ

مراد کفار سے اسجگہہ مشرکین ہین ابن مسعود نے یون پڑہا ہے مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا یعنے اگر تم ایمان رکہتے ہو تو پہر ان دشمنان دین سے یارانہ نہ رکہو دوستی کا برتاؤ نہ کرو کما قال سبحانہ و تعالیٰ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ پہر فرمایا اسیطرح وہ ایسے یہ کام بہی کرتے ہین کہ جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو جو افضل اعمال ہے تو وہ اوسپر بہی ہنسی کہیل کرتے ہین نہ معنے عبادت سمجھتے ہین نہ شریعت کو بوجہتے ہین یہ صفات ہین اتباع شیطان کے اسلیے کہ شیطان بہی اذان سنکر پیٹہہ پہیر کر گوز کرتا ہوا چلدیتا ہے تاکہ وہ یہ آواز مبارک نہ سنے جب اذان ہو چکتی پہر آکر موجود ہوتا ہے جب تکبیر اقامت ہوتی پہر بہاگ جاتا ہے جب ہو چکتی آکر درمیان مرد اور اوسکے دلکے خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے یاد کر تو وہ بات یہ بات

جو بات اوسکو یاد نہ تہی یہانتک کہ وہ بیچارہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی سو جب تم مین کوئی شخص یہ حال پاوے
تو دو سجدے کرے قبل سلام کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زہری نے کہا اللہ تبارک وتعالی نے ذکر کیا ہے تاذین
کا اس آیت مین سدی نے کہا مدینے مین ایک نصرانی تہا جب اذان مین یہ سنتا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا حَرَقَ الْكَاذِبُ یعنی دروغگو جل گیا ایک رات خادمہ آگ لائی وہ اور اسکے گہر
والے سوتے تہے ایک چنگاری آگ کی گر گئی سارا گہر جل گیا وہ اور اسکے گہر والے سب خاک سیاہ
ہوگئی رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ ابن اسحق نے سیرت مین لکہا ہے کہ سال فتح مین جب حضرتؐ داخل
کعبہ ہوئے بلال ہمراہ تہے فرمایا اذان کہہ ابو سفیان عتاب بن اسید حارث بن ہشام صحن کعبہ
مین بیٹہے تہے عتاب نے کہا اللہ نے اکرام کیا اسید کا کہ اوس نے یہ اذان نسنی وہ سنتا تو غصہ کرتا حارث نے
کہا واللہ اگر مین جانون کہ وہ حق پر ہے تو مین اوسکی پیروی کرون ابو سفیان نے کہا مین کچہ نہین کہتا اگر
کچہ بولتا ہون تو یہ کنکریاں ابہی اوسکو خبر کردین گی اتنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے فرمایا مجہے معلوم
ہوا جو تمنے کہا پہر ذکر کیا حارث وعتاب نے کہا نَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اس بات پر کسی ایک کو اطلاع
نہین ہے جو ہم یہ بات کہین کہ اوس نے تم کو خبر دی ہے عبداللہ بن محیریز نے کہا مینے ابو محذورہ سے کہا اے
چچا مین شام کیطرف جایا چاہتا ہون مجہے ڈر ہے کوئی مجہسے حال تمہاری اذان دینے کا پوچہے سو تم
مجہے بتاؤ کہا اچہا مین چند نفر مین بعض حنین کے رستون مین نکلا وہان قافلہ حضرتؐ کا پڑا ہوا تہا حضرتؐ
کو ہمنے دیکہا اون کے موذن نے اذان دی پاس حضرتؐ کے ہمنے وہ اذان سنی ہم تکیہ لگائے ہوئے بیٹہے
تہے ہنسی کی راہ سے ہم بہی چلائے حضرتؐ نے سن لیا آدمی بہیجکر ہم کو بلایا ہم سامنے آکر کہڑے ہوئے فرمایا
تم مین سے کس کی آواز مینے سنی کہ وہ چلاتا تہا ساری قوم نے مجہے بتادیا اور سچ بتایا حضرتؐ نے سب
چہوڑکر مجہکو پکڑ رکہا اور فرمایا اوٹہ اذان کہہ مین کہڑا ہوگیا کوئی شے حضرتؐ سے زیادہ مجہکو مکروہ نہ تہی
اور نہ اونکے اس حکم سے سامنے آپکے کہڑا ہوا مجہکو خود اذان کہنا سکہلایا فرمایا کہہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جب مین اذان کہہ چکا مجہکو بلاکر ایک صرہ دیا جس مین کچہ
چاندی تہی پہر اپنا ہاتہ میرے ماتہے پر رکہکر مونہہ پر پہیرا پہر سینے پر پہر جگر پر یہانتک کہ دست مبارک میری

ناف تک پہونچا یہ فرمایا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ مینے کہا اے رسولخدا حکم دو مجھکو اذان کہنے کا مکے
مین فرمایا دیا جسقدر کراہت مجھکو رسول خدا سے تہی وہ سب جاتی رہی اتنی ہی محبت آگئی پہر مین عتاب بن اسید
عامل حضرت صلعم کے پاس گیا انکے ہمراہ رہکر بحکم حضرت صلعم اذان دیتا تہا ابو محذورہ کا نام سمرہ بن مغیرہ بن لوذان ہے
یہ ایک موذن تہے منجملہ چار موذن حضرت صلعم کے اہل مکہ کے لیے اذان دیتے آنکی عمر بہت ہوئی رضی اللہ عنہ رواہ احمد
فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ نہی سوالات سے اون لوگون کی جنہون نے دین کو ہنسی کہیل ٹہیرایا ہے عام ہے واسطے ہر شخص
کے جو ایسا کام کرے مشرک ہو یا کتابی یا بدعتی مسلمان یا منافق اذان کا ذکر قرآن شریف مین اسی جگہہ ہے سورۃ
جمعہ مین جو ذکر ندا آیا ہے وہ خاص ہے ساتہہ اذان جمعہ کے وجوب غیر واجب ہونے اور اوس کے
الفاظ مین اہل علم کا اختلاف ہے اللہ تبارک و تعالی نے اہل ہزد ولعب کو اہل سفہ وخفت وطیش ٹہیرایا ہے بے
عقل و شعور بتایا ہے قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا
وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ
اُولٰٓىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا
بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ ۝ وَتَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ
یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا
یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۝
تو کہہ اے کتاب والو کیا بیر ہے تمکو ہمسے مگر یہی کہ ہم یقین لائے اللہ پر اور جو ہمکو اوترا اور جو پہلے اوترا
اور یہی کہ تم مین اکثر بے حکم ہین تو کہہ مین تمکو بتاؤن ان مین کس کی بری جزا ہے اللہ کے ہان وہی جسکو
اللہ نے لعنت کی اور اسپر غضب ہوا اور اُن مین بعض بندر کیے اور سور اور پوجنے لگے شیطان کو وہی
بدتر ہین درجے مین اور بہت بہکے سیدہی راہ سے اور جب تم پاس آوین کہین ہم یقین لائے اور منکر ہی
آئے تہے اور اسیطرح نکلے اللہ تبارک وتعالی خوب جانتا ہے جو چہپا رہے تہے تو دیکہے بہت اُن مین
دوڑتے ہین گناہ پر اور زیادتی پر اور حرام کہانے پر کیا برے کام ہین جو کر رہے ہین کیون نہین منع کرتے
انکے درویش اور ملا گناہ کی بات کہنے سے اور حرام کہانے سے کیا برے عمل ہین جو کر رہے ہین ف
اللہ پاک کہتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ان ہنسی کہیل والون سے کہدو کہ تم ہمپر یہی طعن وعیب لگاتے ہو

سو یہ کچھہ عیب و مذمت کی بات نہین ہی کقولہ تعالی وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ
وکقولہ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِن فَضْلِهِ حدیث متفق علیہ مین آیا ہے مَا يَنْقِمُ ابْنُ
جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ پہر فرمایا کہ تم مین اکثر آدمی خارج ہین طریق مستقیم سے جو جزا
تم ہماری خیال کرتے ہو ہم اُس سے بہی بدتر جزا او سے بتاوین کہ وہ تم ہو اللہ تعالے نے تمپر لعنت کی تمکو بندر
سور بندۂ شیطان بنا دیا جسطرح سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے ابن مسعود کہتے ہین حضرتؐ سے پوچہا کہ یہ بندر و سور
وہی ممسوخ ہین فرمایا اللہ تبارک و تعالی نے کسی قوم کو ہلاک یا مسخ نہین کیا اور پہر اُنکی نسل و عقب رکہی ہو بندر
سور اون سی پہلے بہی تہے رَوَاهُ مُسْلِمٌ دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ سی سوال کیا کہ یہ بندر و سور وہی نسل یہود
ہین فرمایا نہین اللہ نے کسی قوم پر لعنت نہین کی مسخ نہین کیا پہر اونکی نسل ہو ولکن یہ اللہ تعالی کی ایک
مخلوق ہے پہلے سے جب اللہ نے یہود پر غضب کیا اُنکو مسخ کرکے مثل اُنکے کر دیا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطیالسی
وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے سانپ مسخ جن ہین جسطرح بندر و سور مسخ ہوگئے رَوَاهُ ابْنُ
مَرْدَوَيْه یہ حدیث غریب ہے عَبَدَ الطَّاغُوتَ بصیغہ ماضی و اضافت دونو طرح پڑہا گیا ہے یعنے ان
مین وہ تہے جنہون نے طاغوت کو پوجا یا اون مین خادم و عبید طاغوت ہین عابد الطاغوت بہی ایک قرات ہے
عُبِدَ بصیغہ مجہول بہی پڑہا ہے یعنے تم مین طاغوت بہی پوجا گیا یہ کام تمہین نے کیا ہے کوئی قرارت
بہی ہو مطلب سب کا یہی ہے کہ اے کتاب والو تم جو ہمارے دین مین طعن کرتے ہو یعنے توحید و افراد عباد
خدا پر تم سے صادر ہونا اس طعن کا نہایت بعید ہے اس لیے کہ تم مین ایسے لوگ تہے جنکا ذکر ہوا اسی لیے
یون فرمایا کہ وہ بدتر ہین جگہہ مین اور گمراہ تر ہین راہ سی جسکا گمان تم ہمارے ساتہہ کرتے ہو پہر منافقون
کا حال کہا کہ وہ ظاہر مین تو مومنون سے میل رکہتے ہین دل اُنکے کفر پر جمے ہوئے ہین اسی لیے یہ کہا
کہ تمہاری پاس سے ای رسولؐ جب نکلتے ہین تو وہی کفر لیکر نکلتے ہین جسطرح کہ کفر لیکر آئے تہے اُنکو کچہہ نفع
تمہارے علم و مواعظ و زواجر سے نہین ہوتا سو وہ کتنا ہی کتمان کیون نہ کرین اللہ کو اُنکے ضمائر و سرائر
معلوم ہین وہ ظاہر مین مومن بنا کرین اس سے کیا ہوتا ہے عالم غیب و شہادت کو اُنکا حال مخفی نہین ہے اُن
مین اکثر کا حال یہی ہے کہ مآثم و محارم بجا لاتے ہین لوگون پر دست درازی زبردستی کرتے ہین ناحق اُنکا
مال کہاتے ہین علما و مشائخ نے اُنکو ان حرکات سی کیون منع نہ کیا یہ چہوڑ دینا اُنکا اُنکو بہت برا کام ہے
ربانیین سے علمائے عمال ارباب ولایات مراد ہین اور احبار سے فقط علما ابن عباس نے کہا قرآن مین

کوئی آیت توبیخ مین اس آیت سے زیادہ سخت تر نہین ہے لَوْلَا یَنْھٰھُمْ الخ ضحاک نے کہا مَا فِی الْقُرْاٰنِ اٰیَۃٌ
اَخْوَفُ عِنْدِیْ مِنْھَا علی مرتضے نے خطبہ پڑہا اللہ تعالی کی حمد وثنا کی پہر کہا اے لوگون اگلے لوگ تم سے
جو ہلاک ہوگئے اسی رکوب معاصی کے سبب سے ہوئے اُنکو مشائخ وعلما نے منع نہ کیا جب وہ بڑہ گئے عقوبات
نے انکو پکڑ لیا سو تم امر معروف نہی عن المنکر کرو قبل اسکے کہ جو آفت انپر آئی تہی وہ تمپر آوے اور جانو
لوکہ امر معروف نہی عن المنکر نہ قاطع رزق ہے نہ مقرب اجل رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ حدیث جریر مین مرفوعًا آیا
ہے مَا مِنْ قَوْمٍ یَکُوْنُ بَیْنَ اَظْھُرِھِمْ مَنْ یَّعْمَلُ بِالْمَعَاصِیْ ھُمْ اَعَزُّ مِنْہُ وَاَمْنَعُ وَلَمْ یُغَیِّرُوْا
اِلَّا اَصَابَھُمُ اللّٰہُ مِنْہُ بِعَذَابٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَتَفَرَّدَ بِہٖ ابو داؤد کا لفظ جریر سے مرفوعًا یون ہے
مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یَعْمَلُ فِیْھِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْہِ فَلَا یُغَیِّرُوْنَ
اِلَّا اَصَابَھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فتح البیان مین کہا ہے تَنْقِمُوْنَ
بمعنے تَسْخَطُوْنَ یا تُنْکِرُوْنَ یا تَعِیْبُوْنَ یا تَکْرَھُوْنَ ہے یعنے تمکو یہی بات ہماری بری لگتی ہے
کہ ہم اللہ اور اسکی کتب پر ایمان لائے ہین سو یہ بات کچہ انکار کی نہین ہے تم آپ دیکہو کہ اکثر تم مین فاسق
بے ایمان ہین عیب کیا بات یہ ہی یا وہ جو ہم مین ہے منافقین یہود جب حضرت صلعم کے پاس آتے ایمان ظاہر
کرتے دلمین کفر بسا ہوتا جب جاتے تو اوسیطرح دل ہی کافر جاتے اچہا حضرت صلعم کو دہوکا دیا اللہ کو تو اون کی
چہپی بات ظاہر ہے مسارعت کہتے ہین شتابی کرنے کو طرف کسی کام کے اثم سے مراد کذب ہے یا شرک یا
حرام عدوان سے مراد ظلم متعدی الی الغیر یا مجاوزت حد ذنوب مین سحت سے مراد حرام ہے اوسمین رشوت
اور ہر اکل ناجائز داخل ہے پہر مشائخ وعلما کو لتاڑا اونہین دے کی تمنے اے درویشو مولویو کیون امر
نہی کرنا چہوڑ دیا حسن نے کہا ربانیین سے مراد علماے نصاری ہین یعنے پادری لوگ احبار سے مراد علماء یہود
ہین بعض نے کہا یہود ہی کے عباد وعلما مراد ہین اسلیے کہ آیت اونہین کے حق مین اوتری ہے یہ کام ان
درویشون مولویون نے بہت برا کیا کہ امر ونہی کرنا چہوڑ دیا لفظ یَصْنَعُوْنَ لفظ یَعْمَلُوْنَ سے بڑہکر
ہے اسلیے کہ عمل درجہ صنع کو جب ہی پہونچتا ہے کہ عامل خود بہی وہ کام کرے عمل مطلق کام کرنے کو کہتے ہین
اور صنع کام جید وعمدہ کو اللہ پاک نے علما کو ڈانٹا انپر غلظت وشدت بہ نسبت فاعلین معاصی کے زیادہ
کی اب ذرا اہل علم اپنے آنکہہ کان کہولکر اس آیت کے معنے سمجہین کیونکہ اس کریمہ مین بیان شافی اس
بات کا ہے کہ علما کا معاصی سے باز رہنا باوجود ترک انکار کے اہل معاصی پر کچہ سودمند نہین ہوتا ہے

بلکہ اون کا وبال اون عاصیون کے وبال و حال سے سخت تر اور بڑہکر ہے اللہ رحم کرے اوس عالم پر جو قائم ہے ساتہہ اس فریضہ امر و نہی کے کیونکہ بڑا واجب اوسکو ذمے پر یہی کام ہے آیت دلیل ہے اسپر کہ تارک نہی عن المنکر بمنزلہ مرتکب منکر کے ہے اسلیے کہ اللہ تبارک و تعالے نے اس آیت پاک مین فریقین کی مذمت کی ہے کہ اگر ہمارا ہاتہہ نہین چلتا کہ ہم تغییر منکر کرین تو ہماری زبان قلم و قلم زبان و دل و جنان کو کس نے روکا ہے آخر قبول کا ذمہ تو ہمپر نہین ہے ہمارا ذمہ تو یہی پہنچا دینا ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے ہم زبان و دل سے تو کوتاہی نکرین شاید اللہ تبارک و تعالی ہمپر رحم کرے ہماری سید سند گاہی پر کرم فرماوے ؎

شکست و فتح نصیبون سے ہے ولے اے امیر مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

وقف لازم

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ۝

۹ ع ۱۳

یہود کہتے ہین اللہ کا ہاتہہ بندہ گیا اونہین کے ہاتہہ باندہے جاوین لعنت ہے اون کو اس کہنے پر بلکہ اوسکے دونو ہاتہہ کہلے ہین خرچ کرتا ہے جسطرح چاہے اور اس کلام سے جو تجہہ کو اوترا تیرے رب کی طرف سے اونکو بڑہے گی اور شرارت اور انکار ہمنے ڈال رکہی ہے اون مین دشمنی اور بیر قیامت کے دن تک جب ایک آگ سلگاتے ہین لڑائی کے لیے اللہ تعالی اوسکو بجہاتا ہے اور دوڑتے ہین ملک مین فساد کرتے اللہ تبارک و تعالی نہین چاہتا فساد والون کو اگر کتاب والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اتار دیتے انکی برایان اور داخل کرتے اونکو نعمت کے باغون مین اگر وہ قائم رکہین توریت اور انجیل کو اور جو اوترا انکو اونکے رب کی طرف سے تو کہاوین اپنے اوپر سے اور پاؤن کے نیچے سے کچہ لوگ اون مین سیدہے ہین اور بہت انکی بری کام کر رہے ہین ف یہ یہود مین بولنا رواج تہا کہ اللہ کا ہاتہہ بندہ ہوا یعنے ہم پر روزی تنگ ہوئی یہ کفر کا لفظ ہے فرمایا کہ اللہ کا ہاتہہ کبہی بند نہین دونو ہاتہہ کہلے ہین قہر کا اور مہر کا مگر

اب قہر کا ہاتھہ کہلا مہر کا اپنیر اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے انمین اتفاق نہین رکہا جب آگ سلگاتے ہین لڑائی کو یعنے فتنہ انگیزی کرتے ہین کہ آپس مین سب کو ملا کر مسلمانون سی لڑین تو اللہ اوسکو بجہا دیتا ہے آپس مین پہوٹ جاتے ہین اوپر نیچے سے کہاوین یعنے آسمان و زمین سے انکو رزق فراخ آوے انتہی **ف** اللہ نے اس آیت پاک مین خبر دی ہے حال یہود علیہم لعائن اللہ سے کہ وہ اللہ کو بخیل کہتے ہین جسطرح آپکو اغنیا اور اسکو فقیر کہتے تہے تَعَالَی عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ابن عباس نے کہا مَغْلُوْلَةٌ ای بَخِیْلَةٌ دوسر الفظ یہ ہے کہ ہاتھہ کی مغلول ہونے سے یہ مراد نہین ہے کہ وہ بند ہا ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ بخل سے اپنا ہاتھہ روک لیا ہے یہی قول مجاہد و عکرمہ و قتادہ و سدی و ضحاک کا بہی ہے وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْهَا کُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا یعنے اسراف و تبذیر سے منع کیا ہے تبذیر کہتے ہین زیادہ خرچ کرنے کو بے محل ہاتھہ کا گلی سے باندہنا عبارت ہے بخل سے عکرمہ نے کہا یہ آیت حق مین فنحاص یہودی کے اوتری ہے عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ اوسی ملعون نے یہ بہی کہا تہا کہ اللہ تعالی فقیر ہے ہم اغنیا ہین اوسپر حضرت ابو بکر صدیق نے اوسکو مارا تہا ابن عباس کہتے ہین کہ ایک یہودی تہا اوسکو شاس بن قیس کہتے تہے اوس نے کہا اِنَّ رَبَّکَ بَخِیْلٌ لَا یُنْفِقُ اوسپر یہ آیت پاک اوتری اللہ تعالی نے اوسپر رد کیا اور انکے افک و افترا و اختلاق کا یہ جواب دیا کہ تمہاری ہی ہاتھہ مربوط ہین تم ہی ملعون ہو کیونکہ یہود بڑے بخیل حاسد جبان و ذلیل تہے کما قال تعالی اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْکِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ وقال تعالی ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ پہر فرمایا اللہ واسع الفضل جزیل العطا ہے اوسکی پاس ہر شے کے خزانے ہین جو نعمت ہے اوسی کیطرف سے ہے اوس نے ہمارے لیے سب حاجت کی چیزین اتدن سفر حضر جمیع احوال مین پیدا کی ہین کما قال تعالی وَاٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ اس باب مین بہت آتین ہین ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ کا ہاتھہ پر ہے نہین کم کرتا اوسکو خرچ کرنا برسانا ہر رات دن تم نے دیکہا کہ کتنا خرچ کیا جسدن سے آسمان و زمین بنائی اوسکی ہاتھہ مین جو تہا وہ کم نہ ہوا اوسکا تخت پانی پر ہے دوسرے ہاتھہ مین فیض یا قبض ہے اوٹہاتا ہے رکہتا ہے فرماتا ہے تو خرچ کر تجہکو ملیگا دونون کلا حدیث الشیخان پہر فرمایا اے رسول تمہاری نعمت تمہارے دشمنو نکے حق مین جیسے یہود اور انکے اشباہ ہین نقمت ہے مومن جسطرح تصدیق و عمل صالح و علم نافع مین بڑہتے ہین اسی طرح کافر حاسد طغیان و کفر مین تمہارے لیے اور تمہاری امت کی لیے زیادہ ہوتے ہین طغیان کہتی ہین حد سے گذ

بہ سبب انکے کفر سے مراد تکذیب ہے کما قال تعالی قل هو للذین امنوا هدی وشفاء والذین لا یؤمنون فی
اذانهم وقر وهو علیهم عمی اولئک ینادون من مکان بعید وقال تعالی وننزل من القرآن ما
هو شفاء ورحمة للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا پہر فرمایا کہ انکے دل ہرگز یکجا نہ ہونگے بلکہ انکے
فرقون مین عداوت پڑی ہے ہمیشہ ایک دوسرے کے دشمن رہتے ہین کیونکہ اجتماع انکا حق پر نہین ہوتا اور وہ تمہارے
مخالف ومکذب ہین ابراہیم نخعی نے کہا مراد عداوت وبغضا سے خصومات وجدال فی الدین ہے جب تمہارے لیے
اسباب مکر وفریب جمع کرکے ارادہ محاربہ کا کرتے ہین تو اللہ تعالی اُن اسباب امور کو باطل وناکارہ کردیتا ہے انکا
مکر پہیر کر انہین پر پڑتا ہے زمین مین فساد کرنے کے لیے دوڑتے پہرتے ہین اللہ کو یہ خصلت انکی پسند نہین اللہ ایسون
کو دوست نہین رکھتا پہر فرمایا کہ اگر وہ لوگ آثام محارم سے بچتے تو ہم کفارہ انکے سیئات کا کرکے انکو جنت مین لے
جاتے محذور دور ہوتا مقصود ہاتھ آتا ما انزل سے مراد قرآن ہے یعنے اگر ہمراہ توریت وانجیل کے قرآن پر بھی
چلتے تحریف تبدیل تغییر نہ کرتے قرآن پر قائم رہتے اتباع حق کرتے بمقتضای اسلام عامل رہتے جسطرح کہ انکی
کتاب مین تصدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر ہے تو کثرت سے رزق پاتے آسمان سے پانی برستا زمین اپنے
برکات ظاہر کرتی یہ قول ہے مجاہد سعید بن جبیر وقتادہ وسدی کا کما قال تعالی ولو ان اهل القری امنوا
واتقوا لفتحنا علیهم برکات من السماء والارض وقال تعالی ظهر الفساد فی البر والبحر بما
کسبت ایدی الناس بعضون نے کہا اوپر نیچے کے کہانیکا یہ مطلب ہے کہ بے کد وجد وتعب وشقا وعنا کہانے کو
ملتا بعض نے کہا یعنے خیر مین ہوتے سر سے پاؤن تک مگر یہ قول خلاف اقوال سلف ہے **ف** ابن ابی حاتم نے
نیچے اس آیت کے ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل جبیر بن نفیر سے مرفوعا ذکر کیا ہے قریب ہے کہ علم اوٹھ
جاوے زیاد بن لبید نے کہا کیونکر اوٹھیگا ہمنے قرآن پڑھا اپنی اولاد کو سکھلایا فرمایا روے تجھکو مان تیری
مین تو تجھکو بڑا سمجھدار اہل مدینہ کا سمجھتا تھا کیا توریت وانجیل ہاتھ مین یہود ونصاری کے نہین ہے مگر جب انہون
نے اللہ کا حکم ترک کردیا کچھ اُنکے ہاتھ نہ آیا پہر یہ آیت پڑھی ولو انهم اقاموا الخ اسکی سند اول مین معلق
آخر مین مرسل ہے مگر احمد نے موصولا روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ زیاد بن لبید نے کہا حضرت نے ایک شیء کا
ذکر کیا پہر فرمایا کہ یہ اسوقت ہوگی جب علم جاتا رہیگا ہمنے کہا اے رسول خدا کیونکر علم جاویگا ہم تو قرآن پڑھتے ہین اپنے
بیٹیونکو پڑہاتے ہین وہ اپنے بیٹیون کو پڑہاتے پہر قیامت تک یون ہی چلا جاویگا فرمایا روے تجھکو مان تیری مین تو تجھکو
افقہ اہل مدینہ سمجھتا تھا کیا یہ یہود ونصاری توریت وانجیل نہین پڑہتے ہین اپنے بیٹیون کو پڑھاتے مین پہر

اوسکی کسی چیز سے نفع نہین لیتے وَهٰکَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ یہ جو فرمایا کہ
ان مین ایک امت میانہ روہی یہ مثل اس آیت کے ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ
وکقولہ عن اتباع عیسے فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ غرضکہ میانہ روی کو اعلے مقامات اوسط
درجات اس امت کا ٹھیرایا ان سے بڑھکر رتبہ سابقین کا ہے کما فی قولہ عز وجل ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ
اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا صحیح یہ ہے کہ یہ تینون اقسام امت کی داخل جنت
ہونگی انس بن مالک نے کہا ہم پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے فرمایا متفرق ہوئی امت موسی کی اکہتر
ملت پر ستر اون مین سے ناری مین ایک جنتی متفرق ہوئی امت عیسی کی بہتر فرقے پر ایک جنتی اکہتر دوزخی
میری امت دونو فرقونپر عالی ہوگی ایک فرقہ جنتی ہوگا بہتر دوزخ مین جاوینگے کہا وہ کون لوگ ہین فرمایا
جماعات جماعات رَوَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ مَرْدَوَیْه یعقوب بن زید نے کہا علی بن ابی طالب جب اس حدیث کو
روایت کرتے قرآن کی آیت پڑہتے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْکِتٰبِ اٰمَنُوْا الی قولہ سَآءَ مَا یَعْمَلُوْنَ اور یہ آیت
پڑہتے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ یعنے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ حدیث
نہایت غریب ہے اسوجہ سے اس سیاق سے یہی حدیث افتراق امم طرف کچہ اوپر ستر فرقون کے وہ چند طرق سے
مروی ہے جسکو ہمنے دوسری جگہہ ذکر کیا ہے ولله الحمد والمنة **ف** فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ مغلولہ کے
معنے یہ ہین کہ ادرار رزق سے ہمپر مقبوض ہے یہ کنایہ ہوا بخل سے معاذ اللہ منہ ید کے معنے ہین ہاتہ قدرت تائید
ملک یہان معنی اول مین مستعمل ہے غل ید بخل پر بولتے ہین بسط ید جود پر مجازًا اسجگہہ دو ہاتہ فرمائے حدیث
مین دونو کو یمین کہا ہے یہ ایک صفت ہے اللہ کی جو اوسکی ذات کے ساتہہ قائم ہے مراد اس سے جارحہ نہین ہے جس
طرح مجسمہ و یہود نے کہا ہے نہ نعمت و قدرت ہے جسطرح معتزلہ کہتے ہین اللہ نے یہود کو جواب مطابق اونکے سوال
کے دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی جواد کریم ہے تمہین بخیل کنجوس ہو علما نے کہا جسطرح دہو پ رج کو نہین چہوڑتی
ہے ایسیطرح بخل یہود کو نہین چہوڑتا ہر دم ساتہہ رہتا ہے یہودی کے پاس کتنا ہی مال کیون نہ ہو وہ بڑا کنجوس
لہی حریص بنا رہتا ہے یا مراد غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ سے حقیقی معنے ہین کہ دنیا مین قید آخرت مین معذب ہونگے مگر ظاہر
یہی ہے کہ مراد معنے اول ہین یا ونپر اللہ نے بددعا کی ساتہہ بخل کے اور لعنت کی اوس کلمہ گستاخی و بے ادبی پر جو انہون
نے حق مین اللہ پاک کے اپنی زبان ناپاک سے نکالا اوس لعنت کا اثر یہ ہوا کہ دنیا مین بندر سور بنگئے ذلت و

محتاجی گلے پڑی خبر یہ لگا آخرت میں عذاب نار ہوگا ایک قرات میں بَلْ یَدَاہُ بَسِیْطَتَانِ بھی آیا ہے یعنی دونو
ہاتھ کھلے پھیلے ہیں یہ نشان نہایت جود و کرم کا ہے دلیل ہے نہایت سخاوت و بذل و عطا پر جسطرح اللہ کی صفت سمع و بصر
وجہ ہے اسیطرح ایک صفت ذات ید ہے ہمپر واجب ہے کہ ہم اس صفت پر ایمان لائیں تسلیم کریں ثابت کریں جسطرح
کتاب و سنت میں آیا ہے اسیطرح بولیں نہ کیف ہو نہ تشبیہ نہ تعطیل نہ تاویل بلکہ تفویض قال تعالی لِمَا خَلَقْتُ
بِیَدَیَّ وقال صلی اللہ علیہ وسلم کِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اللہ جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے کسی کو زیادہ کسی کو کم
دیتا ہے یہ اُسکی حکمت و مشیت ہے اس میں اسپر اعتراض کیا کسیکا اجارہ کیا وہ قابض باسط ہے اگر قبض
کیا تو حکمت باہرہ سے ہے نہ کسی اور سبب سے اور اگر بسط کیا تو مشیت عادلہ سے نہ کسی اور وجہ سے خزائن اُسکے ملک
کے نہ فنا ہوں نہ ہلاک ہو اور اُسکی جود و سخا کی بے غایت و بے نہایت ہیں قال تعالے وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ
لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ وقال سبحانہ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَیَقْدِرُ حدیث متفق علیہ میں ابوہریرہ سے مرفوعا آیا ہے بِیَدِہِ الْمِیْزَانُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ اخرجہ الشیخان
قتادہ نے کہا حضرت و عرب کے حسد نے اُنکو اسپر اٹھایا کہ اونھوں نے قرآن چھوڑا حضرت سے کفر کیا دین سے
منکر ہوے حالانکہ حضرت صلعم کا حال اُنکے پاس لکھا رکھا تھا اللہ نے بھی اُنکے آپس میں عداوت ڈالدی بعض
جبریہ ہو گئے بعض قدریہ بعض مرجیہ بعض مشبہ یا مراد دشمنی یہود و نصاری کی ہے کہ باہم دشمن یکدیگر ہیں جیسے
ملکانیہ نسطوریہ یعقوبیہ یاروانیہ رہی یہ بات کہ باہم مسلمانوں کے بھی بغض و عداوت ہوتا ہے پھر اوسکا عیب
انپر مسلمانوں پر کس لیے ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کوئی شے اس ابتداع و افتراق سے صدر اول اسلام میں نہ تھی
یہ بلا بعد عصر نبوت کے حادث ہوی سو اس زمانے میں جس میں قرآن پاک رسول پاک پر اوترا عیب لگانا یہود پر
ٹھیک تھا پھر خود حضرت نے بھی خبر دی کہ جو کام اہل کتاب نے کیا ہے وہ تم بھی کروگے شبر بشبر ذراع ذراع
اب اس امت کا حال بوجہ زوال سلطنت و دولت و غربت و مسکنت اسلام ویسا ہی ہو گیا ہے جیسا حال یہود
و نصاری کا تھا نام کے مسلمان رہگئے ہیں کام کا ایک بھی ہزار میں نہیں مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب یہ
سے اس شکل میں اگر قرآن شریف مراد لیا جاوے تو ٹھیک ہے ابو حیان نے کہا عداوت خص ہے بغضا سے اسلیے
کہ ہر عدو مبغض ہوتا ہے اور کبھی غیر عدو بغض رکھتا ہے قال کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا جب وہ لڑنے کو جمع کرتے ہیں سامان فراہم
ہوتا ہے اللہ تعالی اُنکی ہوا دور کر دیتا ہے نہ فتحیاب ہوتے ہیں نہ کوئی فائدہ ہاتھ آتا ہے جب دیکھو مغلوب
ہی ہوتے ہیں اللہ تعالی نے بخت نصر بابلی کو اونپر مسلط کر دیا تھا جب پھر فساد کیا تو طیطوس رومی اوٹھ کھڑا ہوا

یہ فساد کیا تو مجوس اونپر غالب ہوگئے یعنے اہل فارس پہر فساد کیا اور اللہ تعالی کو بخیل بتایا تو اللہ تعالی نے مسلمانون کو
بہیجا غرضکہ یہود ہمیشہ گرفتار مذلت رہتے ہین جب جنگ قائم کرتے ہین ہار جاتے ہین مراد سعی سے زمین مین واسطے فساد
کے یہ ہی کہ ابطال اسلام مین کوشش کرتے ہین اہل اسلام کو مکر و فریب مین لایا چاہتے ہین ذکر فوق و تحت کا واسطے
مبالغے کے ہے تیسر اسباب رزق و کثرت و تعدد انواع ماکل مین امت مقتصدہ سے یہ مراد ہے کہ عادل ہین نہ غالی نہ
مقصر جیسے عبداللہ بن سلام اور بعض نصاری مجاہد نے کہا مراد مسلمہ اہل کتاب ہین ربیع بن انس نے کہا مقتصدہ وہ
لوگ ہین جنہون نے نہ فسق کیا دین مین نہ غلو کیا غلو کہتے ہین رغبت کو فسق کہتے ہین تقصیر کو سدی نے کہا
مقتصد سے مراد مومن ہی اقتصاد کہتے ہین اعتدال کرنیکو عمل مین بغیر کم و بیشی کے جسکی فارسی میانہ روی اردو بیچ
کی چال ہوتی ہے پہر فرمایا کہ اکثر یہود مصر ہین کفر پر بیتر رہین اجابت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان نہین
لاتے اسلام قبول نہین کرتے جیسے کعب بن اشرف وغیرہ روسای یہود یَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكَافِرِينَ ○ اے رسول پہونچا جو تجہکو اوترا تیرے رب سے اور اگر یہ نہ کیا تو تو نے نہ پہونچایا اوسکا پیغام اللہ تجکو
بچائیگا لوگون سے اللہ راہ نہین دیتا منکر قوم کو ف یعنے یہ اگلی بات کہ صاف اہل کتاب کو گمراہ کہو جب تک
یہ کلام اللہ کا قبول نہ کرین ہمین اگرچہ وے دشمن ہون تم بے فکر پہنچاؤ خطرہ نہ کرو انتہے اللہ تعالی نے آنحضرت
صلعم کو رسول کا خطاب دیا اور حکم ابلاغ کل رسالت کا فرمایا حضرت صلعم نے خوب ہی بجا آوری اس حکم کی
کی جیسا چاہیے تہا ویسا قیام کیا بخاری نے اس آیت کی تفسیر مین عائشہ سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی تجہہ سے یہ
بات کہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شی کو ما انزل اللہ علیہ سے چہپایا وہ جہوٹا ہے اللہ کہتا ہے یَاأَيُّهَا
الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هٰكَذَا رَوَاهُ هٰهُنَا مُخْتَصَرًا وَقَدْ أَخْرَجَهُ فِي مَوَاضِعَ مِنْ صَحِيْحِهٖ
مُطَوَّلًا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي كِتَابِ الْإِيْمَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ التَّفْسِيْرِ صحیحین
مین عائشہ سے یہ بہی آیا ہے کہ اگر حضرت کسی شی کو قرآن مین سے چہپاتے تو اس آیت کو چہپاتے وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ
مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ایک آدمی نے ابن عباس سے کہا لوگ ہم سے
کہتے ہین کہ تمہارے پاس کچہ ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے ظاہر نہین کیا کہا تو نے نہ جانا کہ
اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا ہے یَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ الخ واللہ وارث نہین کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی سیاہ کا سفید مین یہ اسناد جید ہے بخاری مین آیا ہے کہ ابو جحیفہ سوائی نے کہا مینے علی بن ابی طالب سے پوچہا

تمہارے پاس کچھ ہے وحی سے جو قرآن میں نہ ہو کہا نہیں قسم ہے اوسکی جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا مگر
فہم جو اللہ کسی مرد کو قرآن میں دے اور وہ جو اس صحیفے میں ہے میں نے کہا صحیفے میں کیا ہے کہا دیت چھوڑانا
قیدی کا اور یہ کہ قتل نہ کیا جاوے مسلمان بدلے کافر کے بخاری نے زہری سے نقل کیا ہے کہ مِنَ اللّٰہِ الرِّسَالَۃُ
وَعَلَی الرَّسُوْلِ الْبَلَاغُ وَعَلَیْنَا التَّسْلِیْمُ امت نے گواہی دی ہے واسطے حضرت کے ابلاغ رسالت کی اور ادائے
امانت کی حضرت نے اوسے یہ بات عظیم محافل میں اندر خطبے کے دن حجۃ الوداع کے کہلوالی وہاں اصحاب قریب
چالیس ہزار کے تھے مسلم میں آیا ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ حضرت نے اوس دن خطبے میں فرمایا اے لوگو تم سوال کیے
جاوگے مجھ سے سو تم کیا کہوگے سب نے کہا ہم یہ کہیں گے کہ آپ نے پہونچا دیا اور ادا کردیا نصیحت کی سو اوٹھا کر ہاتھ
طرف آسمان کے کر کے نیچے لا کر کہا اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ہاتھ سے طرف آسمان کے
اشارہ کرنا دلیل ہے علو و استوا رب تعالی پر اوپر عرش کے واسطے ایک گروہ عظیم کے ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے
دن حجۃ الوداع کے فرمایا اے لوگو آج کون دن ہے کہا یوم حرام ہے فرمایا یہ کون شہر ہے کہا بلد حرام
ہے فرمایا یہ کون مہینا ہے کہا شہر حرام ہے فرمایا بیشک تمہارے مال تمہارے خون تمہاری آبروئیں تم پر حرام
ہے مثل حرمت اس دن کی اس شہر اس مہینے میں پھر اس بات کو بار بار کہا اپنی انگلی طرف آسمان کو اوٹھا کر
فرمایا اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ یہ بھی کئی بار کہا ابن عباس کہتے ہیں یہ وصیت تھی طرف رب عز وجل کے پھر فرمایا
چاہیے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو نہ ہو جاؤ تم بعد میرے کفار بعض تمہارے بعض کی گردنیں مارے رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَقَدْ رَوَی الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ الْمَدِیْنِیِّ نَحْوَہٗ پھر اللہ نے یہ کہا کہ اگر تم میری رسالت لوگوں
کو نہ پہونچاؤ گے تو تم نے کچھ کام نہ کیا ابن عباس نے کہا یعنی اگر ایک آیت بھی چھپالی تو گویا رسالت نہ
پہنچائی مجاہد نے کہا جب یہ آیت اتری حضرت نے کہا اے رب میں کیا کروں میں تو اکیلا ہوں لوگ میرے
پاس جمع ہوتے ہیں تب یہ آیت اوتری وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ الخ یعنی تم تو ابلاغ رسالت
کرو میں تمہارا حافظ ناصر ہوں دشمنوں پر مؤید ہوں تم کو ان پر فتحیاب کروں گا تم کچھ خوف و حزن نہ کرو کوئی تم
کو ایذا نہ پہونچا سکے گا اس آیت کے اوترنے سے پہلے حضرت حراست کرتے تھے جس طرح حدیث عائشہ میں آیا
ہے کہ ایک شب حضرت جاگتے رہے میں آپ کے پاس تھی میں نے کہا آپ کا کیا حال ہے فرمایا کاش کوئی مرد صالح
میرے اصحاب میں سے آج کی رات میری حراست کرتا اتنے میں آواز ہتیار کی سنی فرمایا کون ہے سعد بن مالک نے
کہا میں ہوں فرمایا کدھر آئے کہا آپ کی حراست کیلیے حضرت سو گئے خراٹے لینے لگے رَوَاہُ الصَّحِیْحَیْنِ میں

آیا ہے کہ جاگی حضرت صلعم ایک رات جبکہ مدینے مین آئے بعد ہجرت کے بعد دخول کے ساتھہ عائشہ کے اور یہ امر سنہ دو ہجری
مین ہوا عائشہ نے کہا حضرت صلعم حراست کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اُتری وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اُسوقت سر
سے باہر نکالکر فرمایا اے لوگو جاؤ اللہ تعالے نے میری حفاظت کی ہے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ وَکَذَا رَوَاہُ سَعِیْدُ
ابْنُ مَنْصُوْرٍ یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے عصمہ بن مالک نے کہا ہم حراست کرتے تھے حضرت صلعم کی رات کو یہان
تک کہ یہ آیت اوتری پہر حراست چھوڑ دی رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ ابو سعید خدری نے کہا عباس عم حضرت صلعم انمین تھے
جو حضرت کی حراست کیا کرتے تھے جب یہ آیت اوتری حضرت نے ترک حرس کیا جابر بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت صلعم
جب باہر جاتے ابو طالب ہمراہ انکی نگہبان کر دیتے جب یہ آیت آئی ابو طالب نے چاہا کہ کسی کو ہمراہ بہیجین فرمایا
اے عم اللہ تعالی نے میری حفاظت کی ہے اب کچہ حاجت کسی کے ساتھہ بہیجنے کی نہین ہے مگر یہ روایت منکر
ہے کیونکہ آیت تو مدنی ہے اور قصہ چاہتا ہے کہ مکی ہو ابن عباس کہتے ہین حضرت صلعم حراست کرتے تھے ابو طالب
ہر دن کچہ لوگ بنی ہاشم کے انکی حفاظت کو بہیجتے جب آیت آئی اور چچا نے چاہا کہ حارث بہیجین فرمایا
اِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَصَمَنِیْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ اسکی سند بہی غریب ہے صحیح یہ ہے کہ یہ آیت مدنی ہے
بلکہ اواخر مَا نَزَلَ بِالْمَدِیْنَۃِ ہے واللہ اعلم لیکن منجملہ عصمت و حفظ خدا کے ایک یہ ہے کہ اللہ نے حضرت صلعم کو اہل مکہ و حسّاد
و حسّاد و معاندین و مترفین مکہ سے باوجود شدت عداوت و بغض و نصب مجاربہ کہ رات دن محفوظ رکہا اپنی
قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے اسباب عظیمہ حفظ کے پیدا کیے ابتداے رسالت مین ابو طالب کو مہربان کر دیا وہ
ایک رئیس مطاع کبیر قریش تھے اون کے دل مین محبت طبعی نہ شرعی حضرت صلعم کی ڈالدی اگر وہ اسلام لاتے سارے
کفار فجار کبار اونپر جرأت کرتے لیکن بسبب قدر مشترک کفر کے جو درمیان انکے اور ابو طالب کے تہی کفار ان
سے ہیبت کہاتے احترام کرتے جب ابو طالب گذر گئے مشرکون کی بن آئی ایذا دینے لگے پہر اللہ تعالی نے انصار
مقرر کر دیے اونہون نے بیعت اسلام کی حضرت کا مدینہ تشریف مین آنا چاہا جب مدینے تشریف لیگئے اونہون نے
حفاظت حضرت کی ہر گورے کالے سے کی جب کسی مشرک کتابی نے برا ارادہ کیا اللہ نے اسکا مکر اوسیپر پہیر دیا جس طرح یہود نے
جادو کیا تہا اللہ تبارک و تعالی نے بچالیا سورہ معوذتین و دوا اس مرض کی بہیجی جب دست گوسفند مین زہر ملایا اسنے
خبر دی محفوظ رکہا اس طرح کے بہت نظائر اور اشباہ ہین جنکے ذکر مین طول ہے قرطبی وغیرہ نے کہا حضرت
جب کسی منزل مین اوترتے صحابہ آپکے لیے درخت سایہ دار تلاش کرتے اوسکے نیچے آرام فرماتے ایک گنوار نے

اگر تلوار کہینچکر کہا تبا و اب تمکو کون بچاویگا فرمایا اللہ عزوجل اوسکا ہاتہہ کانپا تلوار گر پڑی اوسکے سر کو درخت سے
مارا جس سے دماغ اوسکا پریشان ہوگیا اللہ تبارک و تعالی نے یہ آیت بہیجی جابر بن عبد اللہ کہتے ہین جب حضرت
نے بنی انمار سے لڑائی کی ذات الرقاع مین اعلے نخل مین اوترے ایک کنوی مین پاؤن لٹکا کر بیٹھے تہے وارث
بنی النجار نے کہا مین محمد کو قتل کرونگا اوسکے یارون نے کہا کیونکر کہا مین اونسے کہونگا کہ ذرا تم اپنی تلوار
مجہکو دو جب وہ دینگے اوسی سے اون کو قتل کرونگا پہر حضرت کے پاس آکر کہا اے محمد اپنی تلوار مجہے دو ذرا دیکہون
کیسی ہے حضرت نے دیدی اوسکا ہاتہہ کانپا تلوار ہاتہہ سے گر پڑی حضرت نے فرمایا اللہ حائل ہوا درمیان تیرے اور
ارادے تیرے کے اوسپر یہ آیت آئی رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ حویرث
بن حارث کا قصہ صحیحین مین مشہور ہے ابو ہریرہ نے کہا تہم سفر مین حضرت کے ساتہہ ہوتے حضرت کے لیے بڑا درخت
چہوڑ دیتے جسکا سایہ زیادہ ہوتا وہ اوسکے نیچے اوترتے ایک دن نیچے ایک درخت کے اوترے اپنی تلوار
درخت سے لٹکا دی ایک آدمی نے آکر تلوار لیکے کہا اے محمد مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ حضرت نے فرمایا اَللّٰهُ یَمْنَعُنِیْ
مِنْكَ تلوار رکہدی اوس نے رکہدی اللہ نے یہ آیت بہیجی رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ وَاَبُوْ حَاتِمِ بْنُ حِبَّانَ فِیْ
صَحِیْحِهٖ جعدہ جشمی نے کہا ہے حضرت نے ایک مرد فربہ کو دیکہکر اوسکے پیٹ کی طرف اشارہ ہاتہہ سے کرکے
فرمایا لَوْ كَانَ هٰذَا فِیْ غَیْرِ هٰذَا لَكَانَ خَیْرًا لَّكَ پہر حضرت کے پاس ایک آدمی کو لائے کہا یہ آپکا قتل کرنا
چاہتا تہا فرمایا لَمْ تُرَعْ وَلَوْ اَرَدْتَّ ذٰلِكَ لَمْ تُسَلَّطْ عَلَیَّ پہر اللہ نے کہا کہ اللہ تعالی قوم کفار کو ہدایت
نہین کرتا یعنے تم تو حکم ہمارا پہونچا دو کوئی مانے یا نہ مانے ہدایت و ضلالت اللہ تعالی کے ہاتہہ مین ہے
کما قال تعالی لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وقال فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا
الْحِسَابُ **ف** فتح البیان مین ہے کہ لفظ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مفید عموم ہے یعنے جو کچہہ تیرے اوتارا ہے وہ سب
بے کم و کاست پہونچا دو یہ دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے مَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ سے کوئی شے پوشیدہ نہین رکہی چنانچہ
حضرت نے ایسا ہی کیا اور بارہا هَلْ بَلَّغْتُ کہا اور سب نے گواہی دی کہ ہان آپنے بیان کردیا کتمان وحی
شان حضرت سے بالکل بعید ہے چونکہ خوف لحوق ضرر مین گمان کتم بیان تہا اس لیے فرمایا کہ ہم تمہارے
عاصم و حافظ ہین تم ابلاغ رسالت مین کسی سے نہ ڈرو الحمد للہ کہ حضرت نے سب کچہہ کہہ سنایا پورا الپورا بیان
کردیا جس کسی نے دخول دین سے انکار کیا اوسکو طوعًا یا کرہًا داخل اسلام فرمایا منادید شرک کو قتل کیا
انکی جماعتون کو پریشان کیا اونکے جہاگو کو توڑ دیا اللہ ہی کا بول بالا رہا جو منازع تہے اور سیف سے

بچگئے وہ آخر کو اسلام لیے آئے دن فتح مکہ کے صنادید قریش و اکابر کے سو فرمایا ما تظنون انی فاعل بکم انہون نے کہا اخ کریم و ابن اخ کریم فرمایا جاؤ تم سب کو چھوڑ دیا اسی طرح علما است ہین جس کے لیے اللہ تبارک و تعالی کی عنایت سابق ہوئی ہے اللہ اسکو ہاتھ سے لوگون کے محفوظ و سلامت رکھتا ہے جب وہ قیام کرتے ہین ساتھ بیان حجج اللہ و ایضاح براہین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان مضادین و معاندین کے اچھی طرح پکارتے ہین جیسے درمیان طوائف مبتدعہ کے کہ امتثال شرع کا نہین کرتے ہین شعبی کا نے فرمایا وَقَدْ رَاَیْنَا فِیْ اَنْفُسِنَا وَسَمِعْنَا بِہٖ فِیْ غَیْرِنَا مَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ اِیْمَانًا وَّصَلَابَۃً فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَشِدَّۃً شَکِیْمَۃً فِی الْقِیَامِ بِحُجَّۃِ اللّٰہِ مزلزل الاقدام مضطرب القلوب کا یہ گمان کہ اگر ہم ابلاغ حق کرینگے تو ہم کو ضرر پہونچے گا محنت و آفت پڑیگی خیال مختل اور وہم باطل ہے محنت ظاہر حقیقت مین منحت ہے اسلیے کہ محنت خیر ہی لاتی ہے دنیا و آخرت مین ؏

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست — مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

رہی یہ بات کہ حضرت کے سر کو چوٹ لگی دانت ٹوٹا دن احد کے اور طرح طرح کی ایذا پہونچی سو مراد عصمت سے یہ ہے کہ کسی کو اُنکے قتل پر قدرت نہو گی اللہ کافرون کو اُنکی ضرر رسانی کا رستہ نہ دیگا پھر وہ کیون ڈرین کسی کا خوف کیون رکھین ابن عباس نے کہا لا یرشدہ من کان یلک واعرض عنک ابن جریر نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی راہ ہدایت نہین دکھاتا اوسکو جو راہ حق سے الگ ہو گیا ہے قصد سبیل سے دور جا پڑا ہے قرآن مجید کا منکر ہے فرض و واجب کا تارک ہے

قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؕ وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصَّابِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

تو کہہ اے کتاب والو تم کچھ راہ پر نہین جب تک قائم نہ کرو توریت و انجیل اور جو تم کو اوترا تمہارے رب سے اور اُن مین بہتون کو بڑھے گی اس کلام سے جو تجھکو اوترا تیرے رب سے شرارت اور انکار سو تو افسوس نہ کھا اس قوم منکر پر البتہ جو مسلمان ہین اور جو یہود ہین اور صابئین اور نصاری جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل کرے نیک نہ اُنپر ڈر ہے نہ وہ غم کھاوین ف اللہ تعالی نے حضرت سے کہا تم اہل کتاب سے کہدو کہ تم کسی بات پر بھی دین سے نہین ہو جب تک کہ اون سب کتابون پر جو انبیا پر اوتری ہین ایمان نہ لاؤ اور عمل کرو اون کتب مین یہ

حکم یہی تھا کہ پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لانا اون کی پیروی کرنا اونکی شریعت پر چلنا اسی لیے مجاہد نے کہا ہے کہ
مراد ما انزل الیکم سے قرآن عظیم ہے الذین امنوا سے مراد مسلمان ہین الذین ھادوا سے حاملان توریت
صابئون ایک گروہ ہے نصاری و مجوس کا جو کوئی دین نہین کہتے ہین مجاہد نے کہا یعنے من الیھود والمجوس
سعید بن جبیر نے کہا من الیھود والنصاری حسن نے کہا انھم کالمجوس قتادہ نے کہا وہ ایک قوم ہے فرشتہ
پرست غیر قبلہ کیطرف نماز پڑھتے ہین قاری زبور ہین وہب بن منبہ نے کہا عارف توحید خدا ہین مگر انکی کچھ
کوئی شریعت نہین جس پر وہ عمل کرین کفر بھی نہین کرتے ہین ابو الزناد نے کہا وہ قوم متصل عراق رہتی ہے ان کو
بلوثا کہتے ہین سب انبیا پر ایمان رکھتے ہین ہر سال مین تیس روزے ادا کرتی ہے یمن کی طرف نماز پڑھتی ہے
ہر دن پانچ بار وقیل غیر ذلک نصاری کو سب جانتے پہچانتے ہین کہ حاملان انجیل ہین مقصود یہ ہے کہ کوئی بھی
فرقہ کیون نہ ہو جب وہ اللہ پر اور یوم آخر یعنے معاد و جزاے یوم الدین پر ایمان لایا عمل صالح کیا تو وہ
بے خوف و حزن ہوگا یہ بات نہین ہو سکتی مگر اسیوقت کہ موافق شریعت محمدیہ ہو تابع رسول الثقلین ہو
پھر نہ اونپر آیندہ کچھ خوف ہی اور نہ ماضی پر اور نہ غمگین ہون **ف** فتح البیان کا لفظ یون ہے کہ اے کتاب
والو تم کسی شے پر بھی دین پسندیدہ سے نہین ہو یہ تحقیر و تقلیل ہے اونکے طریقے کی اقامت توریت و انجیل سے
یہ مراد ہے کہ اونکے اوامر و نواہی پر عمل کرو منجملہ اونکے ایک حکم یہی اتباع حضرت کا نبی ہے اونکی مخالفت
سے پھر ذکر قرآن کا کیا کیونکہ اقامت اون دونون کتابون کی بغیر اقامت قرآن صحیح نہین ہو سکتی ہے یا ازاں
ما انزل الیکم سے وہ ہو جو زبان انبیا پر اوترا سواے ہر دو کتاب مذکور کے پھر کہا کہ ما انزل الیک سے انکو
کچھ نہین بڑھا مگر یہی کفر پر کفر طغیان پر طغیان مراد علماے اہل کتاب ہین یا وہ جو اون مین اسلام نہ لائے
کتابی بنے رہے سو انپر افسوس کرنے سے منع فرمایا اسلیے کہ ضرر انکے فعل و عمل کا اونہین کو ہے نہ کسی
کو ہان جو ان مین سے اور صابئین مین سے ایسے ہین کہ اللہ پر ایمان خالص بروجہ مطلوب لائے ہین اور آخرت کی
تصدیق کرتے ہین عامل صالح ہین تو انپر البتہ نہ کچھ خوف ہے نہ انکو کسیطرح کا غم ہوگا لقد اخذنا میثاق
بنی اسرآئیل وارسلنا الیھم رسلا ط کلما جآءھم رسول بما لا تھوی انفسھم فریقا کذبوا
وفریقا یقتلون ۝ وحسبوا الا تکون فتنۃ فعموا وصموا ثم تاب اللہ علیھم ثم عموا و
صموا کثیر منھم ط واللہ بصیر بما یعملون ۝ ہمنے لیا تھا قول بنی اسرائیل سے اور بھیجے اونکی
طرف رسول جب لایا ان پاس کوئی رسول جو نہ خوش آیا اونکے جی کو کتنون کو جھٹلایا اور کتنون کا خون کرنے لگے

خیال کیا کہ کچھ خرابی نہ ہوگی سو اندہے ہوگئے اور بہرے پہر اللہ تبارک وتعالی متوجہ ہوا اونپر پہر اندہے اور بہرے ہوگئے اون مین بہت اللہ دیکہتا ہو جو کرتے ہین **ف** اللہ تعالی نے اس جگہہ ذکر عہود و مواثیق کا کیا جو بنی اسرائیل سے سمع وطاعت اللہ ورسول پر لیے تہے اونہون نے اوس قول وقرار وعہد وپیمان کو توڑ ڈالا اپنے آرا و اہوار کے فرمانبردار ہوکر انکو شرائع پر مقدم کیا جو بات شرع کی موافق مطلب کے تہی اوسکو مانا جو خلاف نفس تہی اسکو رد کیا جس طرح اس امت کی بدعتی بہی یہی کام کرتے ہین کہ قائل بدعت قامع سنت ہین اسلیے اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جب کوئی رسول اونکے پاس خلاف انکی ہواے نفس کے لاتا تو کسی کو جہٹلاتے کسی کو قتل کرتے جس طرح اب اس امت مین بہی بعض محدثین عامل بالحدیث جہٹلائے جاتے ہین اور بعض کے لیے تدبیر قتل و جلا وطن کی جاتی ہے ؎

ہوتا ہے وہان مشورۂ قتل ہمارا لو حضرت دل اور سنو تازہ خبر اور

اللہ پاک کی حفاظت وعصمت ونصرت واعانت نہ ہوتی تو اب تک خدا جانے کیا کچھ نہ ہوجاتا مگر وہ اپنے فضل و کرم سے اپنے بندون کا حافظ ہے زبان ناتوان اسکے اداے شکر و امتنان سے قاصر ہے اہل کتاب کو یہ گمان تہا کہ تکذیب وقتل انبیا اسلیے ہے کہ کوئی فتنہ نہ اوٹہے کسی شر کی آگ نہ بہڑکے سو یہی فعل انکا سبب فتنہ وشر کا واسطے اونکے ہوگیا کہ وہ حق بات کی دیکہنے سننے سے اندہے بہرے ہوگئے نہ حق بات سنتی ہین نہ حق کیطرف راہ پاتے ہین اللہ تعالے کے رحم وکرم کو دیکہو کہ اس خرابی حال پر بہی انکی توبہ قبول کرلی تہی مگر پہر وہ بعد اوسکے اوسی چال پر لگ گئے بدستور اندہے بہرے بنے رہے ؎

پہر اوسی بے وفا پہ مرتے ہین پہر وہی زندگی ہماری ہے

سو اللہ تبارک وتعالی کو اونکے اس کرتوت پر اطلاع ہے اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ کون ان مین لائق ہدایت کون لائق غوایت ہے معلوم ہوا کہ توبہ شکنی قدیم عادت اہل کتاب کی ہے اس امت مین اب ساری خصلتین انکی آگئی ہین امام فتح البیان مین کہا ہے بنی اسرائیل سے یہ اقرار لیا تہا کہ موحد بنے رہو جو احکام وشرائع توریت مین ہین انپر چلو رسول اسلیے بہیجے کہ انکو شرائع کی تعلیم وتعریف وقتاً فوقتاً عصراً بعد عصر کرتے رہین مگر اونہون نے ایک نہ سمجہی جس نے خلاف انکی خوشی کے کوئی بات کہی اوسکو ہے ڈالا جیسے عیسے علیہ السلام کو جہٹلادیا ذکریا و یحیے کو جان سے مار ڈالا یہ کام واسطے عہد شکنی کے بطور جرات کے اللہ پاک کی مخالفت امر کے لیے کیا پہر خیال کیا کہ اس نقض عہد سے کوئی ابتلا و اختبار شدائد طرف سے

اللہ کے سہو واقع نہ ہوگا اسلیے کہ ہم ابنا ر واحبار خدا ہین اونکی ظن فاسد مین یہ اعتقاد تہا کہ جو رسول سوا اونکے
شرع کے کوئی دوسری شرع لاوے گا اوسکو جہٹلانا یا قتل کرنا اوسکا واجب ہے تاکہ کوئی فتنہ انکی
فعل سے پیدا نہو یا یہ اعتقاد تہا کہ اونکے آبا و اسلاف عذاب آخرت کو اون سے دور کر دینگے سو وہ تو کچہ نہوا
اور نہ ہوگا لکن یہ ہوا کہ ابصار بند اسماع حق سے اندہے بہرے ہوگئے یہ اشارہ ہے طرف مخالفت احکام توریت و قتل
شعیا یا عبادت عجل کے مگر عبادت عجل کی مثال صحیح نہین ہو سکتی اسلیے کہ اگرچہ ایک بڑی معصیت تہی
لکن عصر موسی مین واقع ہوئی تہی کچہ تعلق اوسکا اوسحال سے نہین ہے جو افعال اونہون نے ساتہہ اون رسولون
کے کیے جو بعد موسی علیہ السلام کے آئے پہر جب بنا و مذکور سے تائب و راجع ہوئے بعد اوسکے کہ ایک زمانہ دراز
تک زیر قہر بخت نصر بابل مین قید و گرفتار رہتے تہے نہایت ذلت و خواری مین سہی ہوئے تہے تو اللہ نے انکی توبہ قبول
کی ذلت و قحط کو اون سے دور کیا مگر بعد اوس توبہ کے پہر وہی کیا کہ یحیی بن زکریا کو قتل کر ڈالا قتل عیسے کی
فکر مین لگی یا مراد کفر کرنا ہے ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس توبہ شکنی سے پہر اسیطرح اندہے بہرے بنگئے
اللہ تعالی دیکہتا ہے کہ یہ انبیا کو تابڑ توڑ قتل کرتے ہین رسولون کو جہٹلاتے ہین وہ انکو بدلا اوسکا مطابق
انکے اعمال و افعال کے دیگا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط وَقَالَ الْمَسِيحُ
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ط إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
وَمَأْوَاهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ○ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ م
وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ط وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ○ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
إِلَّا رَسُولٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ط كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ط انْظُرْ
كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ○ بیشک کافر ہوئے وہ لوگ جنہون نے کہا اللہ وہی
ہے مسیح مریم کا بیٹا مسیح نے کہا ہو کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا مقرر جس نے شریک
کیا اللہ کا سو حرام کی اللہ نے اوسپر جنت اور اوسکا ٹہکانا ہے دوزخ کوئی نہین گناہگارون کی مدد کو
بیشک کافر ہوئے جنہون نے کہا اللہ ہے تین مین کا ایک اور بندگی کسی کو نہین مگر ایک معبود کو اور اگر نچہوڑینگے
جو بات کہتے ہین البتہ جو اون مین منکر ہین پاوینگے دکہہ کی مار کیون نہین توبہ کرتے اللہ کے پاس اور گناہ
بخشواتے اللہ ہے بخشنے والا مہربان کچہ نہین مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکے اوس سے پہلے بہت رسول

اوسکی ماں ولی ہے دونوں کہاتے تہے کہانا دیکہہ ہم کیسی بتاتے ہیں انکو نشانیاں پہر دیکہہ کہاں اولٹے جاتے ہیں۔

ف نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں اللہ ہی تہا جو مسیح کی صورت میں آیا اور بعضے کہتے ہیں تین حصّے ہو گیا ایک اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونوں صریح کفر ہیں کاملوں کے حق میں ہی کہیں جو آگے فرمایا۔

ف اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کہانا کہاوے اوسی حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے انتہی ابن کثیر نے کہا اللہ نے حکم لگایا کفر کا طوائف نصاریٰ پر جو مسیح کو خدا کہتے ہیں اللہ پاک ہے انکے اس کہنے سے کہیں برتر ہے مسیح تو اللہ کے ایک بندے و رسول ہیں پہلا کلمہ جو انکے مُنہ سے بچپن میں نکلا تہا وہ یہی تہا کہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ یہ نہیں کہا اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ نہ یہ کہا اِنِّیْ اِبْنُ اللّٰہِ بلکہ یہ کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں مجہکو کتاب دی ہے مجہے نبی کیا ہے پہر یہ کہا اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ سو جسطرح یہ کلمہ مہد میں کہا تہا اوسیطرح حالت کہولت و نبوت میں بہی اونے کہا اکیلے اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کا حکم دیا اسی لیے اسجگہہ یوں فرمایا ہے کہ جو کوئی غیر کو پوجیگا اوسپر جنت حرام و دوزخ حلال ہوگی یعنے واجب کما قال تعالے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وقال تعالی وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ صحیح میں آیا ہے کہ حضرت نے ایک منادی کو بہیجا کہ لوگوں میں پکار دے کہ داخل نہ ہوگا جنت میں مگر نفس مسلمہ اور ایک لفظ میں آیا ہے مگر نفس مؤمن سورہ نسا میں زیر آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ حدیث عائشہ گذر چکی ہے کہ دیوان تین ہیں ایک وہ دیوان ہے جو بخشا نہیں جاتا وہ شرک ہے الحدیث رواہ احمد یہی بات مسیح نے بہی بنی اسرائیل سے کہی ظالموں کا اللہ کے نزدیک کوئی ناصر و معین نہیں جو انکو عذاب نار سے چہڑا دے ابو جعفر نے تفسیر ثالث ثلاثہ میں کہا ہے مراد قول یہود ہے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور قول نصاریٰ کا کہ مسیح ابن اللہ ہیں اونہوں نے ایک اللہ کے تین اللہ کیے لیکن یہ قول تفسیر اس آیت میں غریب ہے صحیح یہی ہے کہ یہ خاص قول نصاریٰ کا ہے مجاہد وغیرہ نے اسیطرح کہا ہے پہر کسی نے کہا کہ مراد کفار نصاریٰ ہیں قائل ہیں تین اقنوم کے اقنوم اب اقنوم ابن اقنوم کلمہ جو باپ سے طرف بیٹے کے آیا ہے تعالی اللہ عن ذلک ابن جریر وغیرہ نے کہا تینوں گروہ نصاریٰ کے ملکانیہ یعقوبیہ نسطوریہ قائل ہیں اقانیم ثلثہ کے باہم انکے اختلاف متباین ہے ہر فرقہ دوسرے فرقے کی تکفیر کرتا ہے حق یہ ہے کہ تینوں کافر ہیں سدی نے کہا یہ آیت مقدسہ ٹہیرانے مسیح و ام مسیح کے الٰہ ہے ہمراہ اللہ کے اونہوں نے اللہ کے تین اللہ ٹہیرائے

اس اعتبار سے جس طرح آخر سورت مین فرمایا ہے اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ
وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَکَ الآیۃ یہی قول اظہر ہے واللہ اعلم حالانکہ اللہ ایک ہے نہ چند
سارے کائنات وموجودات اوسی وحدہ لا شریک کی ہے پہر اللہ نے انکو یہ وعید تہدید سُنائی کہ اگر وہ اس افترا
وکذب سے باز نہ رہینگے تو آخرت مین اُنکو عذاب الیم ہوگا یعنے اغلال و نکال کا پہر فرمایا کہ کس لیے وہ تائب و مستغفر
نہین ہوتے اللہ تو غفور رحیم ہے یہ کمال کرم وجود ولطف ورحمت ہی حال خلق پر باوجود اس گناہ عظیم کے
کہ اس افترا وکذب پر بہی اللہ انکو طرف توبہ کے بلاتا ہے مغفرت کرنا چاہتا ہے فکل من تاب تاب اللّٰہ
عَلَیْہِ مسیح بہی ویسے ہی ایک رسول ہین جیسے پہلے اُنسے بہت سے رسول گذر چکے ہین یعنے ایک عبد ہین
عباد اللہ سے کما قال اِنْ ھُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْہِ وَجَعَلْنَاہُ مَثَلًا لِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ صدیقہ سے مراد
مومنہ مصدقہ ہے یہ مریم کا اعلے مقام ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ نبیہ نہ تہین جسطرح کہ ابن حزم وغیرہ
کا مذہب ہے کہ سارہ والدہ اسحاق ام موسی ام عیسے نبیات تہین اس دلیل سے کہ ملائکہ نے سارہ ومریم کو خطاب
کیا وبدلیل قولہ تعالے وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْہِ یہی معنے مین نبوت کے جمہور کہتے ہین اللہ تعالی
نے کوئی نبی نہین بہیجا مگر مردون مین سے قال تبارک وتعالی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُوْحِیْ
اِلَیْھِمْ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی شیخ ابو الحسن اشعری نے اس امر پر اجماع نقل کیا ہے پہر اللہ نے کہا کہ مسیح ومریم
دونو کہانا کہاتے براز کرتے تہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ دونو بندے تہے نہ خدا جسطرح زعم نصاری کا ہے
علیہم لعائن اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ پہر فرمایا دیکہہ کس طرح ہمنے اُنکے لیے نشانیان ظاہر وواضح
کردین بعد اس جلا وبیان ووضوح کے یہ کدہر جاتے ہین کس بات سے تمسک کرتے ہین کس مذہب ضلال
کو پکڑتے ہین **ف** فتح البیان مین ہے کہ جنہون نے مسیح کو اللہ کہا وہ کافر ہوئے مسیح تو خود آپ کو بندہ کہتے
ہین دلائل حدوث اینر ظاہر ہین جو شرک پر مرتا ہے بہشت اوسپر حرام ہوتی ہے جہنم اوسکا ٹہکانا ہے اسکا
کوئی یار ومددگار نہین ہوتا بعض نے کہا یہ قول عیسے علیہ السلام کا ہے مراد تین سے اقنیم اب اقنیم ابن اقنیم
روح القدس ہے اس کلام کا بطلان معلوم ہے دنیا مین اس سے بڑہکر کوئی بات شدید الفساد ظاہر البطلان
نہین حالانکہ وجود مین ایسا اللہ کوئی نہین ہے جسکا ثانی وثالث وشریک ہو اور نہ اوسکی کوئی ولد و
صاحبہ ہو مگر اللہ سبحانہ مسیح مرتبہ رسالت سے تجاوز نہین کرتے عصا ہاتہہ مین سے کے زندہ ہوگیا آدم بے
ماں باپ کے پیدا ہوئے اگر عیسے نے مردون کو زندہ کیا اور بے باپ کے پیدا ہوئے تو اس سے وہ کچہ خدا نہین ہوسکتے

ہین انکی مان صدیقہ انکی رسالت کے تہین اس سے مریم کا خدا ہونا لازم نہین آتا جس طرح ساری عورتین مومن مصدق
ہوتی ہین ویسے ہی ایک وہ بہی تہین عیسیٰ نبی تہے وہ صحابیہ تہین انکو صدیقہ کہا لقولہ تعالیٰ وَصَدَّقَتْ
بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ جسطرح سارے لوگ کہاتے پیتے ہین اسیطرح مسیح ومریم بہی کہاتے تہے وہ عبد رب
تہے نہ رب معبود انکو عورت نے جنا تہا وہ رب کسطرح ہو سکتے ہین رہی یہ بات کہ کہانا اونکا بنیاد ناسوت پر تہا نہ
لاہوت پر سو بالکل باطل ہے اس سے اختلاط خدا بغیر خدا لازم آتا ہے اگر اختلاط قدیم کا حادث سے جائز ٹہیریگا
تو قدیم کا حادث ہونا بہی چاہیے کہ جائز ہو پہر جب یہ بات حق مین حضرت عیسیٰ کے صحیح ہوگی تو حق مین اور
عباد کے بہی جو سوا عیسیٰ کے ہین صحیح ہوگی قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا

وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ تو کہہ تم ایسی چیز پوجتے
ہو اللہ چہوڑکر جو مالک نہین تمہارے برے کی نہ بہلے کی اللہ وہی ہے سنتا جانتا تو کہہ اے اہل کتاب مت
مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین ناحق کا اور مت چلو خیال پر ایک لوگون کے جو بہک گئے ہین آگے اور
بہکا گئے بہتون کو اور بہولے سیدہی راہ **ف** اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین انکار کیا ہے عابدین غیر اللہ پر جو
اصنام انداد اوثان کو پوجتے ہین فرمایا وہ مستحق کسی شے کے الوہیت سے نہین ہین تمہارے نبی سائر فرق بنی آدم
سے کہدو اس مین نصاریٰ وغیرہ بہی داخل ہین کہ کیا تم ایسے کو پوجتے ہو جسکو کوئی قدرت دفع ضر کی تم سے
یا ایصال نفع کی تم کو نہین ہے اللہ تعالیٰ بندون کی باتون کو سنتا ہی ہر شے کو جانتا ہے پہر کس لیے تمنے خدا کو چہوڑکر
جماد کو پکڑا ہے جو نہ کچہ سنے نہ دیکہے نہ جانے نہ اپنے نفع وضرر کا مالک نہ دوسرے کے نفع ونقصان پر قادر پہر کتاب
والون کو غلو کرنے سے منع کیا کہ تم اتباع حق مین حد سے آگے نہ ہو جسکی تعظیم کرنے کا تم کو حکم ہے اوسکو حیز
نبوت سے نکالکر مقام الوہیت تک نہ پہونچاؤ جسطرح کہ مسیح کے حق مین تم نے کیا ہے حالانکہ وہ ایک نبی ہین منجملہ
انبیا کے ایک عبد ہین منجملہ عباد اللہ کے انکو تم نے مقرر کیا سوا وحدہ لاشریک لہ کے اسمین تم مقتدی ہوئے
اپنے اگلے بڑے بوڑہون کے جو قدیم سے گمراہ تہے اور بہت سے لوگون کو گمراہ کر گئے طریق استقامت واعتدال
سے نکلکر سبیل غوایت وضلال مین داخل ہوئے ربیع بن انس نے کہا ایک قائم اہل کتاب پر قائم تہا کتاب وسنت
پر ایک زمانہ تک معتبر رہا شیطان نے آکر کہا تو وہ کام کرتا ہے جسپر پہلے تجہ سے عمل کیا گیا اس مین کیا تعریف
تیری ہوگی کوئی نئی بات تو اپنے جی سے نکال لوگونکو اسطرف بلا اوسپر چلا اوسنے ایسا ہی کیا بعد ایک زمانے کے

ع ۱۰
۱۱
۱۴

اوسے یاد آیا کہ مینے یہ کام کیا اوسنے چاہا کہ توبہ کرے ملک وسلطنت کو چھوڑکر عبادت اختیار کرے مدت تک
عبادت کرتا رہا اوسکے پاس آکر کہا گیا اگر تو اوس گناہ سے توبہ کرتا جو درمیان تیرے اور اللہ کی تہا تو تیری توبہ
قبول ہوجاتی لیکن فلان فلان تیری راہ مین گمراہ ہوگئے دنیا کو چھوڑکر اوسی گمراہی پر مرگئے اب تو انکو
کسطرح ہدایت کرسکتا ہے تیرے لیے ہرگز توبہ نہین ہے ربیع نے کہا ہمنے سنا کہ یہ آیت حق مین اوس شخص کے
اور جو اوسکی طرح ہون اوتری ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے مراد من دون اللہ ما لا یملک الخ سے اسجگہہ مسیح
ہین یعنے وہ ایک بندہ مامور ہین انکے ہاتھہ پر جو نفع وضرر جاری ہوتا ہے وہ اللہ تعالی کی تقدیر سے ہے ورنہ
وہ اپنی جان کے نفع ونقصان کے تو مالک نہین ہین دوسرے کو کیا فائدہ یا زیان پہونچا ئینگے سو جسکا یہ
حال ہو بہلا اوسکو کون معبود بناوے بجاے حرف من حرف ما اسلیے فرمایا کہ مسیح کا الوہیت سے برکران ہونا
ثابت ہو گویا ان اشیا کے سلک مین منتظم ہین جنکو اصلاً قدرت کسی شی پر نہین ہے ضر کو نفع پر اسلیے مقدم
کیا کہ دفع مفاسد اہم ہے جلب مصالح سے یہ دلیل قاطع ہے اس بات پر کہ حال مسیح کا منافی ربوبیت والوہیت
کے ہے انکو کچہ طاقت ضر ونفع کی نہین ہے رب کی یہ صفت ہے کہ ہر شے پر قادر ہو کوئی شے اوسکے مقدور سے
باہر نہ ہو جب عیسی کے حق مین یون ہے تو اور اولیا کا کیا ذکر ہے پہر اہل کتاب کو غلو کرنے سے دین مین منع
کیا غلو افراط وتفریط دونو سے ہوتا ہے جسطرح نصاری نے حق مین مسیح کے کیا کہ انکو خدا ٹہیرا دیا اور یہود نے
انکو ایسا گہٹا یا کہ نبی بہی نہ کہا غیر الحق کی قید سے ثابت ہوا کہ حق بات مین غلو کرنا ساتھہ ابلاغ جہد کے بحث
واستخراج حقائق مین مذموم نہین ہے قتادہ نے کہا لا تغلوا کے معنے مین لا تبتدعوا ابن زید نے کہا
ایک غلو یہ تہا کہ اللہ کے لیے جورو بچے بتلائے اہواء جمع ہے ہوی کی ہوی وہ ہے جس کیطرف خواہش نفس بلا دلیل
جاوے یہی قول ہے شعبی کا اللہ نے قرآن مین جہان کہین ذکر ہوی کا کیا ہے مذمت کی ہے ابو عبیدہ نے کہا ہمنے
نہین پایا ہوی کو مگر موضع شر مین خطاب ان یہود ونصاری کو ہے جو زمانہ حضرت مین تہے انکو اتباع اجداد
وضلالت اسلاف انکے سے منع کیا وہ قبل وبعد بعثت کے گمراہ ہوے اور گمراہ کیا بعثت سے پہلے انجیل سے
پہلے بعد بعثت کے قرآن سے پہلے لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ
مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا
كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ
أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ

مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۤءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ لعنت کہائی منکرون نے بنی اسرائیل مین سے داؤد
کی زبان پر اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ اس سے کہ گنہگار تھے اور حد پر نہ رہتے تھے آپس مین منع نہ کرتے بری کام سے جو کر رہے
تھے کیا برا کام ہے جو کرتے تھے تو دیکھے اُن مین بہت لوگ رفیق ہوتے ہین کافرون کے بری طیاری بہیجی
ہے اپنے واسطے کہ اللہ پاک کا غضب ہوا اُنپر اور ہمیشہ وہ عذاب مین ہین اور اگر یقین رکہتے اللہ پر اور نبی پر اور
جو اوسپر اوترا تو اونکو رفیق نہ ٹہیراتے پر اون مین بہت لوگ بے حکم ہین ف اللہ پاک نے اس آیت پاک
مین یہ خبر دی ہے کہ ہمنے ایک زمانہ دراز سے کفار بنی اسرائیل پر زبان داؤد و عیسیٰ سے بسبب اُنکی عصیان و
زیادتی کے خلق پر لعنت کی ہے ابن عباس نے کہا ملعون ہوئے توریت انجیل زبور فرقان مین پھر انکا حال بیان
کیا کہ وہ ارتکاب منکر سے کسی کو کسیطرح باز نہ رکہتے تھے یہ فعل اُنکا سبب بہ اتہا عبد اللہ مرفوعًا کہتے ہین
جب بنی اسرائیل معاصی مین گرفتار ہوئے علماء نے انکو منع کیا اونہون نے نہ مانا باز نہ آئے علما بھی
اونکے ساتھ مجالس و اسواق مین بیٹھنے لگے ہم نوالہ ہم پیالہ ہو گئے اللہ نے بعض کے دل بعض سے مارے زبان
داؤد و عیسیٰ پر لعنت کی یہ اسلیے کہ وہ عاصی و معتدی تھے حضرت تکیہ لگائے تھے اوٹھ بیٹھے فرمایا لا
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی تَأْطُرُوْهُمْ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا
پہلا نقصان جو بنی اسرائیل مین گہسا یہ تہا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے ملتا کہتا اے شخص اللہ سے ڈر یہ
کام جو تو کرتا ہے چھوڑ دے اسکا کرنا تجہکو حلال نہین ہے پھر دوسرے دن جو اوس سے ملتا منع نہ کرتا
اوسکو ہم نوالہ ہم پیالہ ہم جلیسہ ہونے سے یہ وہ کام کرنے لگے اللہ نے بعض کے دل بعض سے مارے پھر یہ آیت
پڑہی لُعِنَ الَّذِیْنَ الخ پھر فرمایا کوئی نہین واللہ تم امر کرو معروف کا نہی کرو منکر سے ہاتھ پکڑلو ظالم کا
اطر کرو حق پر یا قصر رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ابن ماجہ نے اسکو
مرسلًا بھی روایت کیا ہے دوسرے لفظ ابن مسعود کا حدیث طویل مین مرفوعًا یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین جب
کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ پر دیکہتا اوس سے روکتا منع کرتا جب دوسرا دن ہوتا وہ دیکہتا اوسکا اکیل
خلیط شریک یا شریب ہونے سے مانع نہ ہوتا جب اللہ نے یہ ڈہنگ اُنکا دیکہا تو بعض کے دل بعض سے مارے
اُنکے نبی کی زبان پر داؤد و عیسیٰ علیہما السلام سے لعنت کی بسبب عصیان و تعدی کے پھر فرمایا قسم ہے اُسکی
جسکے ہاتھ مین ہے جان میری تم امر معروف نہی عن المنکر کرو گنہگار کا ہاتھ پکڑلو حق پر اطر کرو ورنہ
ماریگا اللہ دل بعض تمہارے کے بعض سے یا لعنت کریگا تم کو جس طرح انکو لعنت کی رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَ اَبُوْدَاؤُدَ

پانچویں حدیثیں امر معروف نہی عن المنکر میں بہت آئی ہیں ابوبکر صدیق و ابو ثعلبہ کی حدیث پیشتر گذر چکی ہے حذیفہ بن
الیمان مرفوعاً کہتے ہیں حضرت نے فرمایا واللہ تم امر کرو ساتھ نیکی کے منع کرو بدی سے ورنہ لگتا ہے کہ بھیجیگا اللہ
عذاب تم پر اپنے نزدیک سے پھر دعا مانگو گے قبول نہ ہوگی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے
کہ حکم کرو معروف کا نہی کرو منکر سے قبل اسکے کہ تم دعا مانگو قبول نہ ہو رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ مگر اسکی سند میں عاصم مجہول
ہے صحیح میں ابوسعید خدری سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی دیکھے تم میں منکر کو چاہیے کہ بگاڑ دے اوسکو اپنے
ہاتھ سے اگر نہ بگاڑ سکے ہاتھ سے تو زبان سے بگاڑے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے برا جانے ضعیف تر ایمان
ہے رَوَاہُ مُسْلِمٌ عدی بن عمیرہ کہتے ہیں میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے اللہ عذاب نہیں کرتا عامہ کو عمل خاصہ کے
سبب سے یہانتک کہ دیکھیں وہ منکر کو کہ درمیان اونکے ہوتا ہے اور وہ قادر ہیں اسپر کہ انکار کریں اوسکا
پھر انکار نہیں کرتے سو جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اللہ خاصہ و عامہ سب کو عذاب کرتا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ
ابن عمیرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جو شخص اوس جگہ حاضر ہوتا ہے اور
اُس گناہ کو مکروہ رکھتا ہے یا اوسپر انکار کرتا ہے تو وہ اوس شخص کیطرح ہے جو وہاں حاضر و موجود نہ تھا
اور جو شخص اُس جگہ سے غائب ہے لیکن اُس کام کو پسند کرتا ہے وہ مثل اوس شخص کے ہے جو وہاں حاضر و موجود
تھا تَفَرَّدَ بِہٖ اَبُوْ دَاوٗدَ ثُمَّ رَوَاہُ مُرْسَلًا اَیْضًا ابوسعید خدری نے کہا حضرت کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا
اوس خطبے میں یہ بھی فرمایا خبردار ہو نہ روکے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق گوئی سے جبکہ اُس حق کو
جان لیا ہے ابوسعید نے رو کر کہا واللہ ہمنے بہت چیزیں دیکھیں مگر ڈر گئے رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ دوسرا لفظ
مرفوع ابوسعید کا یہ ہے کہ افضل جہاد کلمہ حق ہے نزدیک سلطان جائر کے رَوَاہُ اَہْلُ السُّنَنِ اِلَّا النَّسَائِیَّ
ترمذی نے کہا یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے ابو امامہ کہتے ہیں جمرۂ ثانیہ کے پاس ایک آدمی سامنے حضرت
کے آیا کچھ پوچھا خاموش رہے جب جمرۂ عقبہ کو چلے پاؤں رکاب میں رکھا فرمایا سائل کہاں ہے کہا
میں حاضر ہوں فرمایا کلمہ حق جو صاحب سلطنت جائر سے کہا جاوے تَفَرَّدَ بِہٖ ابْنُ مَاجَۃَ ابوسعید مرفوعاً
کہتے ہیں تم میں کوئی اپنی جان کو حقیر نہ سمجھے کہا بھلا کون حقیر سمجھے گا فرمایا اللہ کا حکم دیکھے پھر نہ کہے
اللہ اُس سے دن قیامت کے کہے گا تجھکو کس نے منع کیا تھا کہ تو فلاں فلاں امر میں کچھ کہتا وہ
کہے گا میں لوگوں سے ڈر گیا فرماوے گا میں مستحق تر تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا تَفَرَّدَ بِہٖ ابْنُ مَاجَۃَ دوسرا لفظ
ابوسعید کا مرفوعاً یوں ہے اللہ سوال کریگا بندے سے دن قیامت کے یہانتک کہ یہی کہیگا تجھکو کس نے روکا

جب تو نے خلاف شرع کا دیکھا اور انکار نہ کیا سو جب اللہ بندے کو حجت تلقین کر دے گا تو وہ یوں کہیگا یا ربّ
رَجَوتُکَ وَفَرِقتُ النَّاسَ یعنے اے رب تجھ سے امید تھی لوگوں کا ڈر تھا تفرد بہ ابن ماجۃ واسنادہ لاباس
بہ حذیفہ کہتے ہیں حضرت صلعم نے فرمایا مسلمان کو نہ چاہیے کہ اپنی جان کو ذلیل کرے کہا کیونکر فرمایا اس بلا کے
سامنے آئے جس کی طاقت نہیں رکہتا ہے رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ترمذی نے کہا یہ حدیث
حسن غریب ہے حدیث مرفوع انس بن مالک میں آیا ہے حضرت سے کہا کب کسوقت امر معروف نہی عن المنکر ترک
کر دیا جاوے فرمایا جب ظاہر ہو تم میں وہ جو ظاہر ہوا تھا امتوں میں پہلے تم سے پوچھا وہ کیا تھا جو اون میں ظاہر
ہوا تھا فرمایا اَلمُلکُ فِی صِغَارِکُم وَالفَاحِشَۃُ فِی کِبَارِکُم وَالعِلمُ فِی رُذَالِکُم رواہ ابن ماجۃ یعنے
جب لڑکوں کی حکومت ہو بڑوں میں زناکاری پہلے علم کمینوں میں ہو زید نے کہا یعنے فاسقوں میں تفرد
بہ ابن ماجۃ **ف** یہ جو فرمایا کہ ان میں بہت سے دوست دار ہیں کافروں کے مجاہد نے کہا مراد اس سے
منافقین ہیں اللہ نے کہا یہ کام برا ہے جو اونہوں نے آگے بہیجا مراد موالات کفار ترک مودت مومنین ہے جسکا
انجام یہ ہوا کہ دلوں میں نفاق پڑ گیا اللہ کا غضہ قیامت تک قائم ہوگیا پہر وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے
اعمش نے کہا اے گروہ مسلمانوں کے بچو زنا سے زنا میں چھ خصلتیں ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں
دنیا میں یہ ہیں کہ صورت کی رونق جاتی رہتی ہے محتاجی آتی ہے عمر گہٹتی ہے آخرت میں یہ ہیں کہ
رب خفا ہوتا ہے حساب بری طرح لیا جاتا ہے آگ میں ہمیشہ رہنا پڑتا ہے پہر حضرت صلعم نے یہ آیت پڑہی لبئس
مَا قَدَّمَت لَھُم اَنفُسُھُم اَن سَخِطَ اللّٰہُ الخ ھٰکذا ذکرہ ابن ابی حاتم ورواہ ابن مردویہ
عن حُذیفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَہٗ یہ حدیث بہر حال ضعیف ہے پہر اللہ نے کہا کہ
اگر وہ سچے دل سے ایمان لاتے اللہ و رسول و قرآن پر تو ہرگز مرتکب موالات کافرین معادات مومنین کے
نہ ہوتے مگر بات تو یہ ہے کہ اکثر فاسق ہیں اسلیے راہ پر نہیں آتے فتح البیان میں لکہا ہے کہ ابی مالک
غفاری نے کہا یہود ملعون ہوئے زبان داود پر بندر بنگئے وہ صحاب ایلہ تہے نصاریٰ ملعون ہوئی زبان
عیسے پر وہ سور بن گئے یہ صحاب مائدہ تہے پانچ ہزار شخص انمیں عورت بچا نہ تہا یہ دونو فریق بنی اسرائیل تہے
قتادہ نے بہی اسیطرح کہا ہے داؤد علیہ السلام بعد موسے کے قبل عیسے کے تہے وجہ اس لعنت کی دو کام
ہوئے ایک معصیت دوسرا اعتدا اللہ نے بیان ان دونوں کا یوں کیا کہ لوگوں کو منکر یعنے خلاف
شرع کام کرتے دیکہتے تہے منع نکرتے تہے کیونکہ تارک نہی و جب عاصی ہوتا ہے معتدی حدود ٹہیرتا ہے

امر معروف نہی عن المنکر اہم قواعد اسلام اجل فرائض شرعیہ سی ہین اسلیے تارک اوسکا شریک فاعل معصیت
مستحق غضب و انتقام الٰہی ٹھیرتا ہے جسطرح سنیچر والون کا حال ہوا کہ جو لوگ انکے شریک حال نہ تہے وہ بہی
مسخ ہو گئے اسلیے کہ اونہون نے اُنپر انکار نہ کیا وہ اور معتدین سب کے سب بندر سور ہو کر رہگئے یہ بڑی تخویف
کیگئی ہے اللہ نے کہا یہ ترک کرنا اُنکا انکار کو منکر پر بہت برا فعل ہے ابو عبیدہ بن جراح مرفوعًا کہتے
ہین بنی اسرائیل نے تینتالیس نبی اول روز مین مار ڈالے ایک سو بارہ عابدون نے کہڑے ہو کر اون کو
امر معروف نہی عن المنکر کیا آخر روز مین ان سب کو بہی قتل کر ڈالا مراد الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
سے یہ لوگ ہین یہود مین دوستدار کفار کے بہت تہے جیسے کعب بن اشرف اور اُسکے اصحاب کہ
مشرکین سی دوستی رکہتے تہے حالانکہ وہ کچہ اونکے دین پر نہ تہے اللہ تبارک و تعالی نے کہا یہ کام اونہون
نے برا کیا جب سے اللہ تعالی کا غضب اُنپر ہوا وہ اس موالات کفار کے سبب سے مخلد فی العذاب ہونگے
اگر وہ نبی و قرآن پر ایمان لائے ہوتے تو کفار کو کبہی اپنا دوست نہ سمجہتے لیکن اُن مین اکثر فاسق ہین اسلیے
کافر ہونکے یار بنے ہین لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ج
وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ط ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ
وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ○ **وَإِذَا سَمِعُوا** مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ
تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ج يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ○
وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ○
فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ○ ع تو پاوے گا سب لوگون مین زیادہ دشمنی
مسلمانون سی یہود کو اور شریک کرنیوالون کو اور پاویگا تو سب سے زیادہ نزدیک محبت مین مسلمانون سی وہ لوگ
جو کہتے ہین کہ ہم نصاری ہین یہ اسوسطے کہ اون مین عالم ہین اور درویش اور یہ کہ وہ تکبر نہین کرتے اور جب سنین
جو اوترا رسول پر تو دیکھے تو کہ اُنکی آنکہین اُبلتی ہین آنسوون سی اوس پر جو پہچانی بات حق کہتے ہین اے رب ہمنے
یقین کیا سو تو لکہہ ہمکو ماننے والون کے ساتہہ اور ہم کو کیا ہوا کہ یقین نہ لاوین اللہ پر اور جو پہونچا ہمارے پاس
حق ہمکو توقع ہے کہ داخل کرے ہمکو رب ہمارا ساتہہ نیک بختون کے پہر اُنکو بدلا دیا اونکے کہنے پر اس کہنے
پر باغ نیچے اُنکے بہتی ہین نہرین رہا کرین اون مین اور یہ ہے بدلا نیکی والون کا اور جو منکر ہوئے اور

ع ۹

جھٹلانے لگے ہماری آیتین وہ ہین دوزخ کے لوگ ف مکہ مین کافرون نے جب مسلمانون پر ظلم کیا تو حضرت صلعم نے
اذن دیا کہ اور ملک مین نکل جاؤ قریب اسی آدمی کے مسلمان بعضے تنہا بعضے گھر سمیت ملک حبشہ مین جا رہے
وہان کا بادشاہ خوب منصف تھا پیچھے کے کافرون نے اسکو بہکایا کہ اس قوم کو رہنے نہ دو حضرت عیسیٰ
کو غلام کہتے ہین تب بادشاہ نے مسلمانون کو بلا کر پوچھا اور قرآن پڑھوا کر سنا وہ اور اسکی علمار
بہت روئے اور کہا حضرت عیسیٰ کی زبان سے ہم کو اسی کے موافق پہونچا ہے اور ہمکو خبر دی ہے حضرت
عیسےٰ نے کہ بعد میرے قیامت سے پہلے ایک نبی آوے گا وہ بیشک یہی نبی ہے وہ بادشاہ خفیہ مسلمان
ہوا اون کے حق مین یہ آیتین ہین انتہے ابن عباس نے کہا یہ آیات حق مین نجاشی و اصحاب نجاشی کے
اوتری ہین جبکہ جعفر بن ابی طالب نے حبشہ مین اونپر قرآن پڑھا یہانتک کہ اونکی داڑھیان تر ہوگئین
مگر اس قول مین نظر ہے اسلیے کہ یہ آیت مدنی ہے اور قصہ جعفر کا ہمراہ نجاشی کے قبل ہجرت کے تھا سعید بن
جبیر و سدی وغیرہما نے کہا ہے کہ یہ آیات حق مین ایلچیان نجاشی کے اوتری ہین جو پاس حضرت کے آئے
تھے کہ آپ کی بات سنین صفات دیکھین جب اونہون نے حضرت کو دیکھا اور حضرت صلعم نے اونپر قرآن پڑھا
تو اسلام لائے روئے خشوع کیا پھر نجاشی کے پاس جا کر سب حال کہا سدی کہتے ہین نجاشی نے
ہجرت کی تھی مگر راہ مین مرگیا یہ قول افراد سدی سے ہے اسلیے کہ نجاشی جب مرا بادشاہ حبشہ تھا
حضرت صلعم نے اوسی دن اوسپر نماز جنازہ پڑہی اور اصحاب کو خبر دی کہ وہ زمین حبشہ مین مرگیا گنتی مین
وفد نجاشی کے اختلاف ہے کسینے کہا بارہ آدمی تھے سات قسا سسہ یعنی قسیس مراد علما ہین پانچ رہبان
یعنے راہب مراد درویش ہین بعض نے بالعکس اسکے کہا ہے کسینے کہا ستر آدمی تھے واللہ اعلم عطا
نے کہا وہ ایک قوم تھی اہل حبشہ سے جو وقت قدوم مہاجرین مسلمین کے اسلام لائے تھے قتادہ نے کہا
وہ ایک قوم تھی دین عیسے بن مریم پر اونہون نے جب مسلمانون کو دیکھا قرآن کو سنا مسلمان ہوگئے
ویرنہ کی مختار ابن جریر یہ ہے کہ یہ آیات صفت مین اون اقوام کی ہین جو اس درجہ کی ہون خواہ حبشہ کے
ہون یا کسی اور جگہہ کے کیونکہ یہود کا کفر جحود و عناد و مباہتت حق و غمط مردم و تنقص حملہ علم سے تھا اسی
لیے اونہون نے بہت سے پیغمبر مار ڈالے بار ہا قتل کرنا حضرت صلعم کا چاہا جادو کیا زہر دیا مشرکون کو اونپر
بہڑکا دیا عَلَیْہِمْ لَعَائِنُ اللہِ الْمُتَتَابِعَۃُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ابن مردویہ نے اس آیت کی تفسیر مین ابوہریرہ رضہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے مَا خَلَا یَہُوْدِیٌّ بِمُسْلِمٍ اِلَّا ھَمَّ بِقَتْلِہٖ دوسرا لفظ یہ ہے اِلَّا حَدَّثَتْہُ نَفْسُہٗ بِقَتْلِہٖ

یہ حدیث سخت غریب ہے یعنے جب کوئی یہودی کسی مسلمان کو اکیلا پاتا ہے تو یہی چاہتا ہے کہ اوسکو قتل کر ڈالے
یا اوسکے جی مین آتا ہے کہ اوس مسلمان کو جان سے مارنا چاہیے پہر فرمایا جن لوگون کا زعم یہ ہے کہ وہ نصاری
ہین یعنے اتباع مسیح اور منہاج انجیل پر چلتے ہین اُن مین اسلام اور مسلمانون کی دوستی و مودت ہے فی الجملہ یہ
اسلیے کہ وہ دین مسیح پر تہے تو اُنکے دلون مین رقت و رافت تہی کما قال تعالے وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ
الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً اور اُنکی کتاب مین لکہا ہے کہ جو کوئی تیرے سیدہے گال پر
مارے تو بایان گال اوسکی طرف پہیر دے یعنے کہ اوسے بہی مار انکی ملت مین قتال مشروع نہین اسلیے اللہ نے
فرمایا اون مین پادری اور تارک دنیا ہین اور وہ غرور بہی نہین کرتے ہین قسیس و قس عالم و خطیب نصاری
کو کہتے ہین و قسوس جمع ہے قس کی و قسیسین جمع ہے قسیس کی رہبان جمع ہے راہب کی راہب کہتے ہین
عابد کو مشتق ہے رہبت سے بمعنے خوف ابن جریر نے کہا کبہی لفظ رہبان واحد آتی ہے اوسکی جمع رہابین
ہوتی ہے جیسے قربان و قرابین کبہی جمع مین رہابیہ بہی بولتے ہین حامیہ بن رباب نے کہا مینے سلمان سے حال
آیت کا پوچہا کہا دع القسیسین فی البیع والخراب اقرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ صِدِّيقِينَ وَرُهْبَانًا رواہ ابو بکر البزار ابن مردویہ کا لفظ حامیہ بن
رباب سے یون ہے مینے سلمان کو سنا کہتے تہے یہ وہ رہبان ہین جو صوامع و خرب مین رہتے ہین انکو اسی
مین چہوڑ دو پہر کہا مینے حضرت پر یون پڑہا تہا ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ مجہکو یون پڑہایا ذٰلِكَ بِأَنَّ
مِنْهُمْ صِدِّيقِينَ وَرُهْبَانًا ابن کثیر مین ایک جگہہ حاتمہ دوسری جگہہ حامیہ آیا ہے ضبط صحیح لفظ کا
معلوم نہین بہر حال آیت شریف متضمن ہے اس بات کو کہ اون مین علم و عبادت و تواضع ہے پہر انکا یہ وصف
بیان کیا کہ وہ منقاد حق و متبع حق و خاموش ہین قرآن کو سُنکر حق کو پہچان کر روتے ہین مراد حق سے بشارت
بعثت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے شہادت دیتے ہین صحت بشارت کی اور ایمان لاتے ہین حضرت پر ابن جبیر
نے کہا یہ آیت حق مین نجاشی اور اُسکے اصحاب کے اوتری ہے ابن عباس نے کہا وہ لوگ کراہین یعنے فلاحین
تہے حبش سے ہمراہ جعفر بن ابیطالب کے آئے حضرت نے اون کو قرآن پڑہکر سُنایا وہ ایمان لائے اور رو کے حضرت
نے کہا شاید تم جب پہر کر اپنی زمین مین پہونچو گے پہر اپنے دین پر ہو جاؤ گے فرمایا ہم اپنے دین سے نقل نکر ینگے
اوسپر اللہ نے قول اُنکا نقل کیا رواہ الطبرانی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے مَعَ الشّٰهِدِينَ سے مراد حضرت
اور حضرت کی امت ہے اسلیے کہ یہ امت گواہی دیگی واسطے اپنے نبی کے کہ اونہون نے تبلیغ رسالت کر دی اور گواہی دیگی

وسطی رسولون کے کہ اونہون نے اپنی امتون کو پہونچا دیا رواہ ابن ابی حاتم والحاکم وقال صحیح الاسناد
پھر اللہ نے کہا وہ لوگ یہ کہتے ہین ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ و حق پر ایمان نہ لائین ہمکو تو یہ لالچ ہے کہ اللہ ہمارا
ساتھہ صلحا سے کرے یہ نوع نصاری کی وہی نوع ہے جسکا ذکر دوسری آیت مین آیا ہے وَاِنَّ مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ اونہین کے حق
مین اللہ نے یون فرمایا ہے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ الی قوله لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ اسی
لیے اللہ نے اس جگہہ فرمایا ہے کہ خبر دی ہمنے انکو انکے ایمان و تصدیق و اعتراف بحق کی یہ کہ وہ جنات مین
ہونگے ہمیشہ وہان رہینگے نیکون کا بدلا ایسا ہی ہوتا ہے اسکے بعد حال اشقیا کا بیان کیا کہ کفار و مکذبین
مخلد فی الجحیم ہونگے **ف** فتح البیان مین لکہا ہے کہ معنے آیت باب کے یہ ہین کہ جو عداوت یہود و مشرکین
کو مومنین سے ہے وہ کسی شخص کو نہین ہے نصاری کی طبیعت نرم ہوتی ہے حق کو جلد قبول کر لیتے ہین
یہود کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مخالف انکے دین کے ہو جسطرح ممکن ہو قتل و غارت گری و مکر و کید و حیلہ و غیرہا
سے اوسکو ایذا پہونچانا واجب ہے مذہب نصاری کا خلاف مذہب یہود ہے ایذا رسانی انکے مذہب مین حرام
ہے یہ فرق ہے درمیان ان دونو گروہ کے بعض نے کہا یہود مخصوص ہین ساتھہ حرص شدید کے دنیا پر اور
طلب ریاست کی سو جو کوئی ایسا ہوگا وہ غیر سے ضرور عداوت سخت کریگا نصاری مین ایسے لوگ بہی
ہین جو دنیا سے معرض تارک طلب ریاست ہین جو کوئی ایسا ہوگا وہ نہ کسی پر حسد کریگا نہ کسی سے عداوت
رکہیگا بلکہ طلب حق مین نرم دل ہوگا قول اول اولے ہے عطا نے کہا اللہ تعالی نے جہان کہین ذکر
خیر نصاری کا کیا ہے مراد اوس سے نجاشی اور اسکے لوگ ہین لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص
سبب کا وجہ مودت نصاری کی مومنین سے یہ ہے کہ اون مین علما و رؤسا ہوتے ہین عابد زاہد تارک ہوتے
ہین قول حق سے تکبر نہین کرتے بلکہ تواضع سے پیش آتے ہین بخلاف یہود کے کہ وہ برخلاف اس عادت
کے ہین آیت کریمہ قید ایمان سے ساکت ہے یہ مدح نصاری کی بمقابلہ یہود ہے کچہ علی الاطلاق مدح
نہین ہے پہر وہ نصاری مراد ہونگے جو فی الجملہ معتقد احکام انجیل ہین نہ وہ جو نام کے نصرانی ہین
کتاب سے کچہ کام نہین رکہتے آیت دلیل ہے اسپر کہ علم انفع شے ہے ہادی الی الخیر ہے گو قسیسین کا
علم کیون نہ ہو اسیطرح علم آخرت کا حال ہے اگرچہ راہب مین ہو اسیطرح برات ہے کبر سے اگرچہ کسی نصرانی

مین کیون نہ ہوا اِذَا سَمِعُوا کی ضمیر طرف نصاریٰ کے پہرتی ہے مَا اُنْزِلَ سے مراد قرآن شریف ہے مطلب یہ ہوا کہ حق بات کو پہچانکر قرآن پڑہکر احاطہ سنت کرکے انکو رونا آتا ہے مراد اس سے رقت قلب ہے یہ اثر قبول ہے وسطی اولیاکے اسکے بعد ردہی حق اعدا رہین جحیم کہتے ہین تیز آگ کو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اے ایمان والو مت حرام ٹہیراؤ ستہری چیزین جو اللہ نے تم کو حلال کین اور حد سے نہ بڑہو اللہ نہین چاہتا زیادتی والون کو کہاؤ اللہ کے دیے سے جو حلال ہو اور ستہرا اور ڈرتے رہو اللہ سے جسپر یقین رکہتے ہو **ف** جو چیز شرع مین صاف حلال ہے اوس سے پرہیز کرنا برا ہے یہ دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ زہد کے سبب سے اپنے اوپر تنگ پکڑے یہ رہبانیت ہماری دین مین پسند نہین بلکہ تقوی چاہیے کہ جو منع ہوا اوسکے نزدیک نہ جاوے دوسرے یہ کہ قسم کہا بیٹہا ایک کام پر یہ بہی بہتر نہین جو کام موافق شرع ہے اوس سے قسم نہ کہاوے اور کہا بیٹہا تو توڑے اور کفارہ دے یہ آگے فرمایا انتہے ابن عباس نے کہا یہ آیت حق مین ایک گروہ اصحاب حضرت صلعم کے اوتری ہے اونہون نے کہا تہا ہم اپنے آلات تناسل کاٹ ڈالین شہوات دنیا کو ترک کر دین زمین مین سیاحت کرتے پہرین جسطرح رہبان کرتے ہین یہ خبر حضرت کو پہونچی انکو بلاکر دریافت کیا اونہون نے کہا ہان فرمایا مین روزہ رکہتا ہون افطار کرتا ہون نماز پڑہتا ہون سوتا ہون عورتون سے نکاح کرتا ہون جس نے میری سنت پکڑی وہ مجہسے ہے اور جس نے نہ پکڑی وہ مجہسے نہین رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَّابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْهُ نَحْوَ ذٰلِكَ صحیحین مین عائشہ رض سے آیا ہے کہ کچہ لوگون نے صحابہ مین سے حضرت کی بیبیون سے پوچہا کہ حضرت پوشیدہ عمل کیا کرتے ہین پہر بعض نے کہا مین گوشت نہین کہاتا بعض نے کہا مین عورتون سے نکاح نہین کرتا بعض نے کہا مین فرش پر نہین سوتا یہ بات حضرت کو پہونچی فرمایا لوگون کا کیا حال ہے کوئی یون کہتا ہے کوئی یون کہتا ہے لکن مین روزہ رکہتا ہون افطار کرتا ہون سوتا ہون جاگتا ہون گوشت کہاتا ہون عورتون سے بیاہ کرتا ہون سو جو کوئی میری سنت سے رغبت کریگا وہ مجہسے نہین ہے ابن عباس کہتے ہین ایک آدمی نے حضرت سے آکر کہا مین جب گوشت کہاتا ہون مجہکو انتشار ہوتا ہے اسلیے مین نے گوشت اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اوسپر یہ آیت اوتری رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّابْنُ جَرِيْرٍ ابن مسعود رض نے کہا ہم غزا کرتے تہے ہمراہ حضرت کے ہماری ساتہ عورتین نہ تہین ہمنے کہا کیا ہم خصی نہ ہو جاوین حضرت نے ہمکو اس کام سے منع کیا اور اجازت دی کہ نکاح کر لین کسی عورت

ہے کہ چڑھ رہتے پر ایک مدت تک پہر عبد اللہ نے آیت بابُ بہی اخرجاہُ یہ معاملہ قبل تحریم نکاح متعہ کے تہا معقل بن مقرن نے ابن مسعود سے کہا مینے اپنے فراش کو حرام کر لیا ہے اونہون نے آیت باب پڑہی مسروق کہتے ہین ہم پاس ابن مسعود کے تہے دودہ لایا گیا ایک آدمی الگ جا بیٹہا کہا پاس آ اوس نے کہا مین نے اسکا کہانا اپنے اوپر حرام کر لیا ہے ابن مسعود نے کہا قریب آ اور کہا اور قسم کا کفارہ دے پہر یہ آیت پڑہی رَوَاہُمَا اِبنُ اَبِی حَاتِمٍ وَالاَخِیرُ الحَاکِمُ فِی المُستَدرِکِ بخاری مین قصہ حضرت ابو بکر صدیق کا ہمراہ مہمانون کے آیا ہے وہ دلیل ہے مذہب شافعی وغیرہ پر کہ جس نے کسی کہانے یا پہننے یا کسی اور چیز کو سوا عورتون کے حرام لیا ہے اوسپر کفارہ نہین ہے بدلیل آیت باب اور اس دلیل سے کہ جس نے اپنے اوپر کہانا گوشت کا حرام کیا تہا جسطرح حدیث متقدم مین گذر چکا اوسکو حضرت صلعم نے حکم کفارے کا نہین دیا احمد کا مذہب یہ ہے کہ اس مین کفارہ یمین ہے جسطرح التزام ترک مین قسم کہا کر کفارہ لازم آتا ہے اوسی طرح مجرد تحریم کے نفس پر بوجہ لزوم ما التزم کفارہ لازم ہے ابن عباس نے یہی فتوی دیا ہے وکما فی قولہ تعالی یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللہُ لَکَ تَبتَغِی مَرضَاتَ اَزوَاجِکَ پہر فرمایا قَد فَرَضَ اللہُ لَکُم تَحِلَّۃَ اَیمَانِکُم الآیۃ اوسیطرح اس جگہہ بعد اس حکم کے ذکر تکفیر یمین کا کیا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ یہ تحریم نازل بمنزلہ یمین کے ہے اقتضائے تکفیر مین واللہ اعلم مجاہد نے کہا کچہ لوگون نے ارادہ کیا کہ تبتل کرین خصی ہو جاوین ٹاٹ پہنین اُن مین سے ایک عثمان بن مظعون اور ابن عمر تہے یہ آیت تا آخر نازل ہوئی عکرمہ نے کہا علی و ابن مسعود و مقداد بن اسود و سالم مولی ابی حذیفہ نے اصحاب حضرت مین سے خانہ نشینی گوشہ گزینی اختیار کی عورتون سے کنارہ کش ہوئے ٹاٹ پہنا طعام و لباس حرام کر لیا مگر اوتنا جتنا اہل سیاحت بنی اسرائیل کہاتے پہنتے ہین خصی ہونیکا قصد کیا قیام لیل صیام نہار پر اجماع و اتفاق کیا اوسپر یہ آیت اوتری یعنی جو فرمایا کہ اللہ زیادتی والون کو دوست نہین رکہتا ہے اسکا مطلب یہ ہوا کہ تم غیر سنت مرسلین کی چال نہ چلو تحریم نسا و طعام و لباس و قیام لیل صیام نہار اختصار پر جو تمنے ارادہ کیا ہے وہ نہ کرو پس جب یہ آیت آئی حضرت صلعم نے اون کو بلا کر فرمایا سنو تمہاری جان کا تمپر حق ہے تمہاری آنکہہ کا تمپر حق ہے روزہ رکہو افطار کرو نماز پڑہو سو رہو وہ ہم مین سے نہین جو ہماری سنت کو ترک کرے سبہون نے کہا اَللّٰہُمَّ سَلَّمنَا وَاتَّبَعنَا مَا اَنزَلتَ اس قصے کو بہت سے تابعین نے مرسلا روایت کیا ہے اسکا شاہد صحیحین مین حدیث عائشہ سے اوپر گذر چکا وللہ الحمد والمنۃ سدی نے کہا ایک دن حضرت صلعم نے خوف کا وعظ کہا پہر اوٹہہ کہڑے ہوئے کچہ زیادہ نہ فرمایا دس صحابہ نے جن مین

علی و عثمان بن مظعون بھی تھے کہا ہمارا کیا حق ہے اگر ہم کچھ عمل نہ کرین انصاری کو دیکھو اونہون نے اپنی جانون پر
بہت کچھ حرام کر لیا ہم بھی کچھ حرام کر لین بعض نے کہا ہم گوشت و چربی نہ کہائین گے ....
اور دن ہی کو کہائین گے یعنے نہ رات کو اور بعض نے سونا حرام کر لیا بعض نے عورتون کو عثمان بن مظعون نے
عورتون ہی کو حرام کیا اپنی بی بی کے پاس نہ پہٹکتے اور نہ وہ اونکے پاس جاتے آخر نزدیک عائشہ کے آئی اوسکا
نام حولا تھا عائشہ وغیرہ ازواج مطہرات نے اوس سے کہا اے حولا تیرا کیا حال ہے رنگ متغیر ہے نہ کنگہی ہے
نہ خوشبو کہا مین کیا کنگہی کرون خوشبو ملون اتنے دنون سے میرا شوہر مجہہ سے خبر نہین ہوا نہ کبہی اوس نے
میرا کپڑا اوٹہایا وہ سب بیبیان اوسکی بات سے ہنسنے لگین اتنے مین حضرت صلعم آگئے وہ ہنس رہی تہین فرمایا تم
کیا ہنستی ہو کہا اے رسول خدا آپنے حولا سے اسکا حال پوچہا وہ کہتی ہے مَا دَفَعَ عَنِّیْ زَوْجِیْ ثَوْبِیْ مُنْذُ
کَذَا وَ کَذَا حضرت صلعم نے آدمی بہیجکر عثمان بن مظعون کو بلایا فرمایا تجہکو کیا ہوا ہے کہا میں نے اوسکو اللہ کے
لیے چہوڑ دیا ہے کہ عبادت کیلیے خالی ہون فرصت ملے اپنا سارا قصہ کہا اور یہ ارادہ کیا تہا کہ خصی ہو جاوین
فرمایا مین تجہکو قسم دیتا ہون کہ تو رجوع کر حولا سے اور وقاع یعنے صحبت کر اپنے اہل یعنے بی بی سے کہا
مین صائم ہون فرمایا افطار کر اونہون نے افطار کیا اپنی بی بی کے پاس گئے حولا پاس عائشہ کے آئی کنگہی
کیے ہوئے سرمہ لگائے خوشبو ملی ہوئی عائشہ ہنس پڑین کہا کیسے ہو اے حولا کہا کل وہ آئے تہے حضرت صلعم
نے فرمایا کیا حال ہے قومون کا حرام کیا نسا و طعام و نوم کو سن لو مین سوتا ہون جاگتا ہون افطار کرتا ہون روزہ
رکہتا ہون عورتون سے نکاح کرتا ہون جو سنت سے پہیرے گا میری سنت سے وہ مجہہ سے نہین ہے اوسوقت یہ آیت اتری
لَا تَعْتَدُوْا سے یہ مراد ہے کہ عثمان وغیرہ سے کہو تم خصی نہ ہو کہ اسکو اعتدا کہتے ہین پہر ان سب کو حکم دیا
کہ قسم کا کفارہ دو اور فرمایا کہ نہین پکڑتا تم کو اللہ یمین لغو پر بلکہ یمین عقد پر پکڑتا ہے رَوَاہُ اِبْنُ جَرِیْرٍ لا تعتدوا
سے یا یہ مراد ہو کہ تنگی مین مبالغہ اپنی جانون پر مباحات کو حرام کر کے نہ کرو جسطرح سلف نے کہا ہے یا یہ مراد ہو
کہ تناول حلال مین زیادتی نہ کرو بقدر کفایت و حاجت کے لو حد سے آگے نہ بڑہو کما قال تعالی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
وَلَا تُسْرِفُوْا وقال وَالَّذِیْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا اللہ کی شرع
شریف عدل ہے درمیان غالی و جافی کے نہ افراط ہے نہ تفریط اسی لیے تحریم طیبات و اعتدا سے منع کیا
پہر فرمایا رزق حلال طیب کہاؤ سب امور مین اللہ تبارک و تعالے سے ڈرتے رہو اوسکی اطاعت کرو
رضوان چاہو محارم و عصیان کو چہوڑو **ف** فتح البیان مین کہا ہے طیبات کہتے ہین لذیذ چیزون

کو جو اللہ تعالے نے اپنے بندون کے لیے حلال کی ہین انکو منع کیا کہ تم ان چیزون کو اپنی جان پر حرام نہ کرو اس گمان پر کہ وہ تحریم کچہ طاعت و تقرب خدا باز رہ قمع نفس ہے شہوات دنیا سے یا اس قصد سے کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرو جس طرح اکثر عوام کہنے لگتے ہین مجہ پر یہ چیز حرام یا مینے فلان چیز کو اپنی جان پر حرام کر لیا ہے کہ اس قسم کے الفاظ نہی قرآنی مین داخل ہین ابن جریر نے کہا کسی مسلمان کو جائز نہین ہے کہ اللہ کے حلال کو اپنے نفس پر حرام کرے طیبات مطاعم و ملابس و مناکح سے اسی لیے حضرت نے عثمان بن مظعون پر تبتل کو رد کیا اس سے ثابت ہوا کہ کسی شے حلال کے ترک کرنے مین کچہ فضیلت نہین ہے فضل و نیکی اس مین ہے کہ جسطرف اللہ نے اپنے بندون کو بلایا ہے اور جس چیز کو اونپر حلال کیا ہے اوسکو حضرت اوسکے عامل تہے اور امت کے لیے اوسکو مسنون فرما دیا ہے اور ائمہ راشدین اوس رستے پر چلے ہین اوسکو بجالائے کیونکہ بہتر ہدی حضرت کی ہدی ہے پس جب اصل بات یون ٹہیر چکی ہے تو جس شخص نے کپڑا صوف کا اختیار کیا ہے لباس پنبہ و کتان پر باوجود حصول قدرت کے لباس مذکور پر وجہ حلال سے اور کہانا گہاس کا اختیار کیا ہے طعام پر اور گوشت کا کہانا ترک کر دیا ہے تاکہ عورت کی حاجت نہ ہو تو وہ خطا پر ہے اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ نہین بلکہ فضیلت اوسی مین ہے کہ موٹا کہاوے موٹا پہنے جان کو مشقت مین ڈالے جو بچے وہ اہل حاجت کو دیوے تو یہ گمان بالکل خطا ہے اسلیے کہ اولی حق مین انسان کے یہی کہ اپنی جان کی اصلاح کرے طاعت رب پر عون چاہے بدن کے لیے مطاعم ردیہ سے بڑہکر کوئی شے مضر نہین ہے کیونکہ عقل کو فاسد اور ادوات و آلات کو ضعیف و کاسد کر دیتی ہے جنکو اللہ نے واسطے اپنی طاعت کے سبب ٹہیرایا تہا انتہے یہ کہنا کہ تحریم طیبات سے نفس پر کفارہ لازم آتا ہے خلاف آیت و خلاف سنت صحیحہ ہے لفظ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ شامل انواع رزق ہے تخصیص اکل اسلیے ہے کہ غالب انتفاع رزق سے یہی اکل ہوتا ہے حلال طیب سے مراد یہ ہے کہ حرام نہ ہو مستقذر ابن المبارک نے کہا حلال وہ ہے جو جائز طور سے حاصل کیا گیا ہے طیب وہ ہے جو غذا ہو گوشت پوست بڑہاوے رہی وہ چیز جو جامد ہے جیسے طین تراب یا جو غذا نہین ہے وہ مکروہ ہوتی ہے مگر بطور دوا آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ متکفل رزق ہر واحد ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ نہین پکڑتا تم کو اللہ تمہاری بے فائدہ قسمون پر لیکن پکڑتا ہے جو قسم تمنے

گرہ باندی سو اوسکا اوتار کھلانا دس محتاجون کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو اپنے گھر والون کو یا اون کو کپڑا دینا یا ایک
گردن آزاد کرنی پہر جسکو پیدا نہو تو روزہ تین دن کا یہ اوتار ہی تمہاری قسمون کا جب قسم کہا بیٹھو اور تھامتے
رہو اپنی قسمین یون بتاتا ہے تمکو اللہ اپنے حکم شاید تم احسان مانو **ف** جس بات پر قصد کرکے قسم کہائی آیندہ
کو پہر اوسکے خلاف ہو تو تین باتون مین سے ایک کرے جو چاہے یا دس محتاج کو کھلانا یعنے ہر ایک کو اناج
دینا دو سیر گیہون یا چار سیر جو یا انکو کپڑا دینا جس مین بدن کم کھلا رہے یا ایک بردہ آزاد کرنا ان تین میں
سے کسیکو مقدور نہو تو تین روزے اور اپنی قسم کو چاہیے تھامنا یعنے تا مقدور قسم نہ کھاوے اور زبان
کو یہ عادت نہ کرے انتہے لغو یمین کا بیان سورہ بقرہ مین گذر چکا ہے حاجت اعادہ کی نہین ہے بے قصد
لا واللہ بلی واللہ کہنا یمین لغو ہوتا ہے یہ مذہب ہے شافعی کا کسی نے کہا مراد نزاع ہے کسی نے کہا معصیت ہی
کسی نے کہا غلبہ ظن ہی ابو حنیفہ و احمد کا یہی قول ہے بعض نے کہا مراد غضب ہے بعض نے کہا نسیان ہی کسی نے
کہا حلف ہے ترک ماکل و مشرب و ملبس و نحو ذالک بدلیل کریمہ لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم صحیح
یہی ہے کہ مراد یمین ہی بغیر قصد بدلیل آیت ولکن یؤاخذکم الخ عقد سے مراد تصمیم و قصد ہے اوسکا کفارہ یہی
ہے کہ دس محتاج فقرا کو جنکو بقدر کفایت میسر نہین آتا ہے کہانا کھلاوے اوسط کی مراد ہے اعدل ابن
عباس سعید بن جبیر عکرمہ اسیکے قائل ہین عطا نے کہا مراد امثل یعنے افضل ہے علی مرتضے نے کہا دو دو روٹی
یا گہی روٹی کھلاوے ابن عباس نے کہا کوئی آدمی اپنے گھر والون کو ادنے درجہ کا قوت دیتا کوئی عمدہ
دیتا اللہ نے کہا اوسط دو یعنے روٹی تیل دوسرا قول یہ ہے کہ بیچ کا دو عسر و یسر سے ابن عمر نے کہا اوسط
دو یعنے گوشت روٹی یا دودہ روٹی یا روٹی تیل یا سرکہ روٹی یا گہی روٹی یا سوکھی روٹی کہجور پہر کہا گوشت روٹی
افضل طعام ہے اسی کے مانند ابو عبیدہ اسود شریح ابن سیرین حسن ضحاک مکحول ابی رزین سے بہی
مروی ہے مختار ابن جریر یہ ہے کہ مراد اوسط ہی قلت و کثرت مین علما کا مقدار طعام مین اختلاف ہی
علی نے کہا صبح شام کا کہانا دے حسن و محمد بن حنفیہ نے کہا ایک بار کا روٹی گوشت کھلا دینا کافی ہے
اگر گوشت نہ ملی تو گہی دودہ ورنہ تیل سرکہ روٹی پیٹ بہر کر کہلاوے اوروں نے کہا ہر واحد کو دس مسکین
مین سے نصف صاع گندم یا تمر و نحو ہما دیوے یہی قول ہے عمر و علی و عائشہ و مجاہد و شعبی و سعید بن جبیر و نخعی
و میمون بن مہران و ابو مالک و ضحاک و حکم و مکحول و ابی قلابہ و مقاتل بن حیان کا ابو حنیفہ نے کہا گیہون
نصف صاع دے اور شے سے ایک صاع ابن عباس نے کہا کفارہ دیا حضرت نے ایک صاع تمر اور حکم کیا

لوگون کو اوسکا اور جو کوئی نہ پاوے وہ نصف صاع گندم دے رَوَاہُ اِبْنُ مَرْدَوَیْہِ اسکو ابن ماجہ نے بھی روایت
کیا ہے لیکن اسکی سند مین عمر بن عبد اللہ ہے اوس کے ضعف پر اجماع ہے حدیث کسی طرح صحیح نہین ہے
کہتے ہین کہ وہ شراب پیتا تھا دارقطنی نے کہا متروک ہے ابن عباس نے کہا ہر مسکین کو ایک مد گیہون
مع سالن کے دے یہی مروی ہے ابن عمر زید بن ثابت سعید بن المسیب مجاہد عطا عکرمہ ابی الشعثا
ابو القاسم سالم ابو سلمہ سلیمان بن یسار حسن بن سیرین زہری سے بھی شافعی نے کہا واجب کفارہ
یمین مین ایک مد ہے حضرت کے مد سے ہر مسکین کو دیوے سالن کا کچھ ذکر نہین کیا حجت اون کی
یہ ہے کہ جس شخص نے رمضان مین جماع کیا تھا اوسکو حکم فرمایا کہ ساٹھہ مسکین کو ایک مکتل طعام
کھلاوے جس مین پندرہ صاع کی گنجایش ہو ہر ایک کو اون مین سے ایک مد ہوا یہ بات دوسری
حدیث مین صراحۃً آئی ہے ابن عمر نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفارہ قسم کا ایک مد گیہون کا
مد سے قائم کرتے تھے رَوَاہُ اِبْنُ مَرْدَوَیْہِ مگر اوسکی اسناد مین ضعف وجہالت ہے احمد نے کہا واجب
گیہون سے ایک مد اور غیر گندم سے دو مد ہین باقی رہی کسوت سو شافعی کہتے ہین جس شے پر اسم
کسوت صادق آتا ہے جیسے کرتہ پائجامہ ازار پگڑی مقنعہ وغیرہا اوسکا ہر ایک مسکین کو دینا کفایت کرتا
ہے ٹوپی مین اختلاف ہے کسی نے کہا جاتا ہے جیسے عمران بن حصین کسی نے کہا جائز نہین اسی طرح
خف مین دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ کافی نہین مالک و احمد کا قول یہ ہے کہ ہر ایک کو ایسی کسوت
دے جس مین وہ نماز پڑہ سکے مرد کو اوس کے لائق عورت کو اوسکے لائق ابن عباس نے کہا ہر مسکین کو
ایک عبا یا شملہ دے مجاہد نے کہا ادنی کپڑا ہے اعلی جو چاہے سو دے دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافی ہے
کفارہ یمین مین ہر شے مگر تنبان حسن و باقر و عطا و طاوس و نخعی و حماد بن ابی سلیمان و ابو مالک نے
کہا کہ جامہ جامع ہو جیسے لحاف و چادر یہ لوگ پیرہن و کرتہ و اوڑہنی کو جامع نہین سمجھتے تھے سعید
بن مسیب نے کہا عمامہ ہو جو سر پر باندہے یا عبا جو بدن پر لپیٹے ابو موسی نے قسم کہائی تھی پہر دو دو
کپڑے بحرین کے بنے ہوے دیے عائشہ نے مرفوعًا کہا ہے عَبَاءَۃٌ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ رَوَاہُ اِبْنُ مَرْدَوَیْہِ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ **ف** یا بردہ آزاد کرے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک مطلق بردہ کافی
ہے کافر ہو یا مومن شافعی وغیرہ کہتے ہین مومن ہونا ضرور ہے ایمان کی قید کفارہ قتل سے اخذ
کی ہے کیونکہ موجب متحد ہے گو سبب مختلف ہو حدیث معاویہ بن حکم سلمی مین آیا ہے کہ اون کے

ذمے پر ایک گردن کا آزاد کرنا تھا وہ ایک کالی لونڈی لائے حضرت صلعم نے اُس کنیز سے کہا اللہ کہان ہے
اوس نے کہا آسمان مین ہے کہا مین کون ہون کہا تو اللہ کا رسول ہو فرمایا اوسکو آزاد کرو وہ مومنہ ہے الحدیث
بطولہ رواہ مالک و مسلم والشافعی غرضکہ کفارہ یمین مین یہ تین چیزین ہین جسکو کرے گا بالاجماع کافی
ہوگا ان مین شروع اسہل فاسہل سے کیا ہے کیونکہ کہلانا آسان تر ہے کسوت سے جس طرح کسوت یعنے
پہنانا سہل تر ہے آزاد کرنے سے ادنی سے ترقی کی ہے طرف اعلی کے پہر اگر مکلف کو مقدور کسی ایک
شے کا ان مین سے نہو تو تین دن کے روزے رکہے سعید بن جبیر و حسن بصری نے کہا جسکے پاس تین
درہم ہین اوسکو کہانا کہلانا لازم ہے والا روزہ رکہے مختار ابن جریر یہ ہے کہ اپنی قوت اور
عیال اپنی کی قوت سے اوس دن زیادہ نہو تب کفارے مین روزہ رکہے پہر اس مین اختلاف ہے کہ لگاتار
رکہے یا کس طرح شافعی و مالک نے کہا لگاتار رکہنا کچہ واجب نہین ہے اسلیے کہ لفظ فَصِيَامُ
ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مجموعہ و متفرق دونون پر صادق ہے جس طرح قضائے رمضان مین آیا فَعِدَّةٌ مِّنْ
اَيَّامٍ اُخَرَ حنفیہ و حنابلہ کہتے ہین واجب یہ ہے کہ لگاتار رکہے اسلیے کہ ابی بن کعب وغیرہ یون پڑہتے
تہے فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ یہی قرارت ابن مسعود کی بہی تہی اعمش نے کہا اصحاب
ابن مسعود بہی اسیطرح پڑہتے تہے سو اگر اس قرارت کا قرآن متواتر ہونا ثابت نہوگا تو لا اقل یہہ
ایک خبر واحد یا تفسیر صحابہ کی ٹہیرے گی اور حکم مرفوع مین ہوگی ابن عباس نے کہا جب آیہ کفارت
اوتری حذیفہ نے کہا اے رسول خدا کیا ہم اختیار رکہتے ہین فرمایا ہان تجہہ کو اختیار ہے چاہے
آزاد کر چاہے کپڑا پہنا چاہے کہانا کہلا اور جو کوئی نہ پاوے وہ تین روزے رکہے پیاپے رواہ
ابن مردویہ یہ حدیث سخت غریب ہے یہ جو اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم نگاہ رکہو اپنی قسمین ابن جریر نے
کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ ایمان کو بغیر تکفیر کے نہ چہوڑو اللہ نے تمہارے لیے ایضاح و بیان ان احکام
کا کر دیا کہ شاید تم شکر کرو فتح البیان مین کہا ہے عدم مواخذہ یمین لغو مین دلیل ہے اس بات پر کہ
اللہ تعالی حالف کو لغو یمین پر نہین پکڑتا ہے نہ ایسی قسم مین کفارہ واجب ہوتا ہے جمہور صحابہ و من
بعدہم اسیطرف گئے ہین کہ لا واللہ بلی واللہ کہنا بغیر اعتقاد یمین لغو ہوتا ہے یہی تفسیر ہے صحابہ
کی وہ معانی قرآن کے خوب پہچانتے تہے شافعی نے کہا یہ وقت لجاج و غضب و عجلت کے ہوتا ہے
ہان اوس قسم پر پکڑ ہے جو بنیت و قصد سے کہائی ہے کہ یہ کام کرون گا یا نہ کرونگا ایک یمین غموس ہوتی

ہے جو مکر و فریب و دروغ سے کہاتے ہین حالف آثم ہوتا ہے وہ معقودہ نہین نہ اوس مین کفارہ ہے
جمہور سیطرف گئی ہین شافعی اسکو بہی معقودہ بتاتے ہین مگر راجح اول ہے جتنی حدیثین تکفیر یمین میں
آئی ہین سب متوجہ طرف معقودہ کے ہین اُنہین کسی ایک کو بہی دلالت یمین غموس پر نہین ہے غموس
مین فقط وعید و ترہیب آئی ہے اوسکو کبیرہ کہا ہے بلکہ وہ اکبر کبائر ہے اوسکے حق مین فرمایا ہے انّ
الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا بعد کفارہ یمین کا ذکر کیا مراد اوسط سے توسط
درمیان اسراف و تقتیر کے ہے اعلی مراد نہین ہے ظاہر یہ ہے کہ ایک دفعہ دس محتاجون کا پیٹ
بہر کر کہلا دینا کفایت کرتا ہے تحریر کہتے ہین غلامی سے نکالنے کو استعمال اس لفظ کا فک اسیر اعفار
مجہود ترک انزال ضرر پر بہی آتا ہے اہل علم کو رقبہ مجزیہ مین بحث ہے ظاہر آیت یہ ہے کہ ہر رقبہ کسی صفت
کا ہو کفایت کرتا ہے ایمان کی شرط لطور قیاس کے ہے کفارۂ قتل پر حمل مطلق بر مقید واسطے جمع بین
الدلیلین کے حرف اَوْ تخییر کے لیے ہے یعنے ان تین کفارات مین کوئی نہ کوئی کفارہ کرنا جو داخل مقدور
ہو واجب ہے پہر جو کوئی کچہ بہی نہ پاوے تو وہ تین روزے رکہے ظاہر یہ ہے کہ تتابع شرط نہین ہے
پہر یہ حکم دیا کہ حفظ قسم رکہو یعنے جلدی سے سوگند نہ کہا بیٹہا کرو یا قسم شکنی مین شتابی نہ کیا کرو
اس مین نہی ہے کثرت حلف و نکث سے جب تک کہ کسی فعل نیک یا اصلاح بین الناس پر نہ ہو
جس طرح سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے حدیث ابو موسی مین آیا ہے حضرت صلعم نے فرمایا مین واللہ انشاء اللہ
حلف نہین کرتا کسی قسم پر پہر دیکہتا ہون کہ غیر اوس قسم کا بہتر ہے مگر کفارہ دیتا ہون اپنی قسم کا اور
جو بات بہتر ہے وہ کرتا ہون اخرجہ الشیخان یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ
اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ
الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ۝ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ
تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ
اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت
اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو ان سے بچتے رہو شاید تمہارا بہلا ہو شیطان یہی چاہتا ہے

ع ۱۲
۲

کہ ڈالے تم مین دشمنی اور بیر شراب سے اور جوئے سے اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے پہر اب تم
باز آوگے حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور بچتے رہو پہر اگر تم پہروگے تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ
یہی ہے پہونچا دینا کہولکر جو لوگ ایمان لائے اور کام نیک کیے اونپر نہین گناہ جو کچہ پہلے کہا چکے جب اگے
ڈرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کیے پہر ڈرے اور یقین کیا پہر ڈرے اور نیکی کی اللہ چاہتا ہے نیکی
والون کو **ف** جس چیز کا پانی شراب کہ نشا لانے لگے وہ تہوڑا اور بہت حرام ہے اور نجس ہے باقی
جو چیز نشا لاوے اور شربت نہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہے جوا شرط بدنا ہے کسی چیز پر جس مین جیت ہار
ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کہیل کہ اون مین شرط بدنی رواج ہے
اگر بغیر شرط کہیلے تو جوا نہوا لیکن یہ کہ شیطان اوس بہانے سے روکتا ہے اللہ پاک کی یاد سے اور
نماز سے سو ہوا **ف** کفر کی حالت مین اگر حرام چیز کہائی تہی پہر مسلمان ہوا ڈر کر اور منع پہونچا تو
اُس کو مانا ڈر کر کہ چہوڑ دیا پہر آگے نیکی پر بڑہ کر ایمان کے اعمال پر قائم رہا تو ان تینون سبب آگے وہ
گناہ نہ رہا انتہے اللہ پاک نے اس آیت مقدس مین عباد مومنین کو منع کیا ہے شراب پینے جوا کہیلنے
سے میسر کہتے ہین قمار کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے شطرنج میسر ہے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عطا و
مجاہد و طاوس نے یا اُن مین سے دو شخصون نے کہا ہے ہر شے قمار کی جوا ہے یہانتک کہ بچون کا جوز
سے کہیلنا راشد بن سعد و ضمرہ بن حبیب نے کہا کعاب جوز بیض جس سے لڑکے کہیلتے ہین میسر ہے ابن عمر کا
لفظ یہ ہے اَلْمَیْسِرُ ھُوَ الْقِمَارُ ابن عباس نے اتنا زیادہ کیا کہ جاہلیت مین قمار بازی کرتے تہے اسلام
کے آنے تک اللہ نے ان اخلاق قبیحہ سے منع فرمایا سعید بن المسیب نے کہا میسر اہل جاہلیت کا خرید و فروخت
کا تہا عوض ایک یا دو بکری کے اخرجہ کہا میسر ناقمار کا تہا ہوا انہ قمار پر قاسم بن محمد نے کہا جو چیز ذکر خدا و نماز سے غافل کرے وہ میسر
ہے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ ابو موسیٰ مرفوعا کہتے ہین بچو تم ان کعاب سے جو کہ نشانے زجر کیا جاتا ہے کہ وہ میسر ہین رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ یہ حدیث غریب ہے گویا
مراد اس سے نرد ہی جسکا ذکر صحیح مسلم مین بریدہ بن حصیب اسلمی سے آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا جس نے کہیل کہیلا
نردشیر کا اوس نے گویا ہاتہ رنگا اپنا گوشت خون خوک مین دوسرا لفظ اون کا مرفوعا یون ہے جس نے
لعب کیا نرد سے وہ عاصی ہوا اللہ و رسول کا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ یہ حدیث
موقوفا بہی مروی ہے واللہ اعلم عبد الرحمان نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اوس نے حضرت صلعم کو سنا
فرماتے تہے مثال اُس شخص کی جو نرد بازی کرتا ہے پہر اوٹہ کر نماز پڑہتا ہے مثال اوس شخص کی ہے جو

پہیپ سور کے لہو سے وضو کرتا ہے پہر اوٹھکر نماز ادا کرتا ہے رہی شطرنج سو ابن عمر نے کہا ہے کہ وہ نردسے
بہی بدتر ہے علی نے کہا وہ جوا ہے مالک ابو حنیفہ اور احمد حرام شافعی مکروہ کہتے ہین بہر حال احتیاط اولے
واجب ہے ابن عباس و مجاہد و عطا و سعید بن جبیر و حسن غیرہم نے کہا انصاب تہے جن کے پاس قربانیان
اپنی ذبح کرتے تہے ازلام وہی پانسے ہین جنسے تیر بانٹتے تہے ابن عباس نے کہا رجس ہے یعنے سخط
سعید بن جبیر نے کہا یعنے اثم زید بن اسلم نے کہا یعنی شر عمیر فَاجْتَنِبُوْهُ کیطرف رجس کے پہرتی ہے
یہ ترتیب ہے اسکے بعد تہدید بعد ترتیب فرمائی کہ شیطان باہم تمہارے عداوت و بغض ڈالا چاہتا
ہے یعنے بادہ نوشی و قمار بازی سے آپس مین دشمنی و کینہ پڑ جاتا ہے **ف** ابو ہریرہؓ نے کہا شراب
تین بار حرام ہوئی حضرت مدینے مین آئے وہ لوگ شراب پیتے تہے جوئے کا مال کہاتے تہے حضرتؐ سے پوچہا
وہ آیت آئی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ تا آخر آیت
لوگون نے کہا یہہ حرام نہین ہوئی فقط اتنا کہا ہے کہ ان مین بڑا گناہ و فائدہ ہے لوگون کو پہر شراب
پیا کیے یہانتک کہ ایک دن ایک مرد مہاجر نے مغرب مین امامت اپنے اصحاب کی کی قراءت مین خلط
ملط ہو گیا اللہ نے دوسری آیت سخت تر آیت اول سے بہیجی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ
اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ اوسپر بہی شراب پیا کیے یہانتک کہ کوئی اون مین نماز کو آتا صبح کی
شراب پیکر یہہ تیسری آیت اوس سے زیادہ سخت و اغلظ نازل ہوئی یعنے یہ آیت باب تب کہنے لگے اے
رب اب ہم باز آئے لوگون نے کہا اے رسول خداؐ کچہ لوگ راہ خدا مین مارے گئے ہین اپنے حال سرف
پر مرے شراب پیتے جوئے کا مال کہاتے تہے حالانکہ اللہ نے اوسکو رجس شیطان کا کام ٹہیرایا ہے تب یہ
آیت آئی یعنے گذشتہ را صلوات حضرتؐ نے فرمایا اگر حرام ہوتے اونپر تو وہ بہی اسیطرح چہوڑ دیتے جس طرح
تمنے چہوڑ دی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَتَفَرَّدَ بِهٖ عمر بن خطاب نے کہا جب تحریم خمر اوتری کہ اے اللہ بیان شافی فرما واسطے
ہمارے مقدمہ شراب مین تب آیت سورۂ بقرہ اوتری عمر کو بلا کر سنائی اونہون نے پہر وہی کہا اَللّٰهُمَّ
بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا پہر آیت سورۂ نسا نازل ہوئی حضرتؐ کا منادی جب حی علی الصلوٰۃ کہتا تو یہ
بہی ندا کرتا لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلٰوةَ سَكْرَانُ عمر کو بلا کر یہ آیت اونپر پڑہی اونہون نے کہا اے اللہ بیان کر ہمارے
لیے شراب مین کہولکر تب یہ آیت مائدہ آئی عمر کو بلا کر سنائی گئی جب اس لفظ تک پہونچے فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّنْتَهُوْنَ کہا اِنْتَهَيْنَا اِنْتَهَيْنَا یعنے اب باز آئے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ

علی بن المدینی و ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے صحیحین مین عمر بن خطاب سے آیا ہے کہ اونہون نے منبر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پر کہا اے لوگو اوتری تحریم خمر کی اور یہ پانچ چیزون سے بنتی ہے انگور کھجور شہد گیہون
جو۔ خمر وہ ہے جو عقل کو چھپا دے ابن عمر نے کہا اوتری تحریم شراب کی اور مدینے مین اوس دن پانچ شرابین
تہین اون مین شراب انگور نہ تہی رواہ البخاری دوسرا لفظ ابن عمر کا یہ ہے کہ حق مین شراب کے تین
آیتین آئی ہین پہلے یہ آیت اوتری یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الخ کہا گیا کہ شراب حرام ہوئی حضرت سی
کہا ہمکو چھوڑ دو کہ ہم خمر سے فائدہ لین حضرت خاموش رہی پہر دوسری آیت آئی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ کہا گیا کہ
شراب حرام ہوئی حضرت سی کہا کہ ہم وقت قرب نماز نہ پیین گے حضرت خاموش رہے پہر تیسری آیت باب
اوتری حضرت نے فرمایا لو اب خمر حرام ہوگئی رواہ ابوداؤد والطیالسی عبدالرحمان بن وعلہ نے ابن
عباس سے حکم بیع خمر کا پوچھا اونہون نے کہا حضرت کا ایک دوست تہا ثقیف یا اوس مین وہ دن فتح
کے حضرت سی ملا ایک پکہال تحفہ مین لایا حضرت نے فرمایا اے فلان تجہی نہین معلوم کہ اللہ نے خمر کو حرام کیا ہے
اوس نے اپنے غلام سے کہا اوسکو لیجا کر بیچ ڈال فرمایا تو نے اوسکو کیا حکم دیا کہا یہ حکم دیا کہ اوسکو بیچ ڈال فرمایا
جس نے اسکا پینا حرام کیا ہے اوسی نے اسکا بیچنا بہی حرام کیا ہے پہر وہ اسکے حکم سے بطحا مین بہا دیگئی
رواہ احمد ومسلم والنسائی تمیم داری نے ایک پکہال خمر کی ہدیۃً بہیجی بعد تحریم خمر کے وہ اوسکو
لیکر آئے تہے حضرت دیکہکر ہنسے فرمایا وہ بعد تیرے حرام ہوگئی کہا مین اسکو بیچ دون اوسکی قیمت سے
نفع اوٹھاؤن فرمایا لعنت کرے اللہ یہود پر حرام ہوئی اون پر چربی گاؤ گوسفند کی اونہون نے اوسکو گلا کر
فروخت کیا اللہ تعالے نے خمر و قیمت خمر کو حرام کیا ہے رواہ ابو یعلے واحمد نافع بن کیسان نے کہا
کہ اون کے باپ زمانہ حضرت مین تجارت شراب کی کرتے تہے وہ شام سے آئے انکے ہمراہ خمر تہی مشکون مین
بارادہ تجارت حضرت کے پاس لاکر کہا اے رسول خدا مین بہت اچہی شراب لایا ہون فرمایا وہ بعد تیرے
حرام ہوگئی کہا مین اسکو بیچ دون فرمایا وہ حرام ہوئی اوسکی قیمت بہی حرام ہے کیسان نے جاکر مونہہ مشکون
کے کہولدیے سب بہادی رواہ احمد انس کہتے ہین مین ساقی تہا ابوعبیدہ بن جراح وابی بن کعب وسہیل
بن بیضا کا نزدیک ابوطلحہ کے یہانتک کہ قریب تہا کہ نشہ شراب کا انکو پکڑے اتنے مین ایک مسلمان نے
اکر کہا تمہین نہین معلوم کہ خمر حرام ہوگئی ہے اونہون نے کہا اچہا ہم دریافت کرین گے اور انس سے کہا جو برتن مین
ہو وہ بہا دو واللہ پہر اونہون نے نہین پی وہ شراب اسی تمر اور بسر کی تہی رواہ احمد اوسکو شیخین نے

بہی کئی طرح سے اخراج کیا ہے قیس بن سعد نے مرفوعا کہا بیشک میرے رب تبارک وتعالی نے خمر کو اور کوبہ و قنین کو حرام
کیا ہے دور ہو تم غبیرا سے کہ وہ ثلث خمر عالم ہے رواہ احمد ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا
ہے میری امت پر خمر و مزر و کوبہ و قنین کو یزید نے کہا قنین بربط ہے تفرد بہ احمد ابن عمرو کا لفظ یون
ہے حرام کیا اللہ تعالے نے خمر و میسر و کوبہ و غبیرا کو اور ہر مسکر حرام ہے تفرد بہ احمد ابن عمر کہتے ہین حضرت
نے فرمایا لعنت کیگئی خمر و دس طرح پر خود ملعون ہے اوسکا شارب ساقی بائع مبتاع عاصر معتصر حامل محمول
الیہ آکل ثمن رواہ ابوداود وابن ماجۃ ابن عمر نے کہا حضرت طرف مربد کے گئے مین ہمراہ تہا اوپنی طرف
آپکے اتنے مین ابوبکر آئے مین پیچہے ہٹ گیا وہ یمین پر ہو گئے پہر بائین طرف آپکے چلنے لگا اتنے مین عمر
آئے اونکے لیے بہی علاحدہ ہوا وہ یسار پر ہو گئے مربد مین خمر کے مشکیزے تہے مجہہ کو پکار کر فرمایا مدیہ لاؤ
یعنی چہری مینے لفظ مدیہ کا اوسی دن معلوم کیا پہر حکم دیا کہ مشکون کو چیر ڈالو اور فرمایا ملعون ہے خمر اور
اوسکا شارب و ساقی و بائع و مبتاع و حامل و محمول الیہ و عاصر و معتصر و آکل ثمن رواہ احمد دوسرا لفظ یہ ہے
کہ حکم دیا مجہکو حضرت نے کہ چہری لاؤن جب مین لایا تو بہیجکر شراب بہادے پہر چہری مجہکو دیکر فرمایا اسے
لے چل پہر ہمراہ اصحاب بازار ہاے مدینہ مین گئے وہان مشکین شراب کی طرف سے شام کے آئی تہین مجہسے
چہری لیکر سب مشکین اپنی روبرو چیر پہاڑ ڈالین پہر چہری مجہکو دی اور اصحاب کو حکم دیا کہ وہ میری مدد
کرین میرے ہمراہ جاوین مجہکو یہ حکم دیا کہ سب بازارون مین جاؤن جہان مشک خمر پاؤن چیر ڈالون مینے
یہی کیا بازارون مین کوئی مشک نہ چہوڑی مگر اوسکو چیر پہاڑ ڈالا رواہ احمد ابن عباس نے کہا خمر و ثمن
خمر حرام ہے پہر کہا اے معشر امت محمد اگر کوئی کتاب بعد تمہاری کتاب کے اور کوئی نبی بعد تمہارے
نبی کے ہوتا تو اوترتا تمہارے حق مین وہی جو اوترا ہے حق مین تمسے اگلون کے ولکن تمہارے امر کو
یوم القیامۃ تک تاخیر دیگئی ہے قسم ہے میری جان کی کہ یہ تاخیر سخت تر ہے تم پر الحدیث بطولہ رواہ
البیہقی مصعب بن سعد نے کہا خمر مین چار آیتین نازل ہوئی ہین پہر کہا ایک انصاری نے کہانا پکایا
ہم کو بلایا ہمنے قبل تحریم کے شراب پی جب نشا چڑہا فخر کرنے لگے انصار نے کہا ہم افضل ہین قریش
نے کہا ہم افضل ہین ایک انصاری نے اونٹ کا جبڑا لیکر سعد کی ناک پر مارا ناک چہل گئی کریمہ
إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ الی قولہ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ نازل ہوئی رواہ البیہقی واخرجہ
مسلم ابن عباس نے کہا اوتری تحریم خمر کے حق مین دو قبیلہ انصار کے اونہون نے شراب پی مست

ہوئی بعض نے بعض کے ساتھہ عبث کیا جب ہوشیار ہوئی موہنہ مین سر مین داڑہی مین اثر اوسکا دیکہا کہنے
لگے یہ کام ہماری فلان بہائی نے کیا وہ سب بہائی تھے اون کے دلون مین کینہ نہ تہا پہر کہا واللہ اگر ہمپر مہربان
رحم فرما ہوتا تو یہ کام نہ کرتا آخر دلون مین کینہ پڑا اوسپر آیت باب اوتری بعض متکلفین نے کہا یہ نجس
چیز ہے فلان کے شکم مین اور وہ دن احد کے مارا گیا اوسپر اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کہ اونپر اوس کا
گناہ نہین ہے رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَالنَّسَائِیُّ جابر نے کہا کچہ لوگون نے صبح احد کو شراب پی اوسیدن
رب کے سب شہید ہوئے یہ پینا انکا قبل تحریم خمر تہا ھٰکَذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ بزار کا لفظ جابر بن عبد اللہ
سے یہ ہے کہ شراب پی کچہ لوگون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے وقت صبح پہر شہید ہوئے
دن احد کے یہود نے کہا بعض مرے اور انکے پیٹ مین شراب ہے اللہ نے یہ آیت بہیجی کہ اونپر اوسکا کچہ
گناہ نہین بزار نے کہا یہ اسناد صحیح ہے ابن کثیر نے کہا وَھُوَ کَمَا قَالَ لٰکِنْ فِیْ سِیَاقِہٖ غَرَابَۃٌ براء
بن عازب کہتے ہین جب تحریم خمر اوتری کہنے لگے انکا کیا حال ہوگا جو قبل تحریم اوسکو پیتے تہے تب یہ
آیت آئی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالطَّیَالِسِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ جابر بن عبد اللہ کہتے ہین
ایک آدمی خیبر سے مدینے مین شراب لایا کرتا تہا مسلمانون کے ہاتہہ بیچا تہا اوس سے مال حاصل کرتا
تہا جب وہ مدینے مین آیا ایک مسلمان سے ملاقات ہوئی کہا اے فلان شراب حرام ہوگئی اوس نے شراب
کو اوسی جگہہ رکہا ایک ٹیلے پر چہاتنک وہ آچکے تہے اور اسکو کمل سے چہپا دیا پہر حضرت صلعم کے پاس آکر کہا ای
رسول خدا مجہے خبر ملی کہ شراب حرام ہوگئی ہے فرمایا ہان کہا کیا مین پہیر دون اوسکو جس سے وہ خریدی تہی
فرمایا پہیرنا ٹہیک نہین کہا تحفے مین دون ایسے کو جو مجہ کو اوسکا عوض کرے فرمایا نہین کہا اوس مین
یتیمون کا مال ہے جو میری گود مین ہین فرمایا جب مال بحرین کا آویگا ہم مال یتامی کا عوض کر دینگے پہر
مدینے مین پکار دیا گیا ایک آدمی نے کہا بہلا برتنون سے ہم نفع لین فرمایا اون کے بندہن کہولدو وہ
بہ کر بطن وادی مین ٹہیر گئی رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثُ غَرِیْبٌ ابو طلحہ نے حضرت صلعم سے کہا میری گود مین
یتیم ہین اونکے ترکے مین خمر ہے فرمایا بہا دے کہا مین اسکو سرکہ نہ بنالون فرمایا نہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ
اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ عبد اللہ بن عمرو نے کہا یہ آیت جو قرآن مین ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ الخ
سو توریت مین یون ہے اِنَّ اللہَ اَنْزَلَ الْحَقَّ لِیُذْھِبَ بِہِ الْبَاطِلَ وَیُبْطِلَ بِہِ اللَّعِبَ وَالْمَزَامِیْرَ وَالزَّفْنَ
وَالْکِبَارَاتِ یَعْنِیْ الْبَرَابِطَ وَالزَّمَّارَاتِ یَعْنِیْ بِہِ الدُّفَّ وَالطَّنَابِیْرَ وَالشِّعْرَ وَالْخَمْرُ مُرَّۃٌ لِّمَنْ

تکرار ایمان وتقوی باعتبار حالات کے ہے ایک درمیان اسکے اور اسکی نفس کے دوسری درمیان اسکے اور درمیان
لوگون کے تیسری درمیان اسکے اور درمیان خدا کے یا باعتبار مراتب ثلاثہ کے ہے مبدا و وسط ومنتہی یا باعتبار
پرہیزگاری انسان کہ ترک محرمات اسلیے کرتا ہے کہ عقاب سے بچے و ترک شبہات اسلیے کرتا ہے کہ کہین حرام
مین نہ جا پڑے ترک بعض مباحات اسلیے کرتا ہے کہ نفس کو خست و دنارت سے بچاوے دنس طبیعت سے
مہذب بناوے یا تکرار مجرد تاکید کے لیے ہے جسطرح کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
پھر فرمایا اللہ دوست رکھتا ہے محسنون کو مراد وہ لوگ ہین جو متقرب ہین طرف اللہ کے ایمان وعمل صالح وتقوی
واحسان کے ساتھہ یہ انکی ثنا ومدح ہے اسلیے کہ یہ مقامات اشرف درجات اعلی مراتب ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ
اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ
قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا
بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ
عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○ ای ایمان والو البتہ تم کو
آزماوے گا اللہ کچہ ایک شکار کے حکم سے جسپر پہونچتین ہاتہہ تمہارے اور نیزے کہ معلوم کرے اللہ کون ڈرتا
ہے اوس سے بے دیکھے پھر جس نے زیادتی کی اوسکے بعد تو اوسکو دکہہ کی مار ہے اے ایمان والو نہ مارو شکار
جسوقت تم ہو احرام مین اور جو کوئی تم مین اسکو مارے جان کر تو بدلا ہے اوس مارے کے برابر مواشی مین سے
وہ ٹہیراوین دو معتبر تمہارے کہ نیاز پہونچاوے کعبے تک یا گناہ کا اوتار ہے کئی محتاج کا کہانا یا اوس کی
برابر روزی کہ چکہے سزا اپنے کام کی اللہ نے معاف کیا جو ہو چکا اور جو کوئی پھر کرے گا اوس سے بدلا لیگا اللہ
اور اللہ ہے زبردست بدلا لینے والا **ف** نیزے کا نام لیا اوس مین سب ہتیار داخل ہوئے پھر جو دو طرح ذکر
کئین ہاتہہ سے اور ہتیار سے اسواسطے کہ احرام مین دونو طرح شکار کو مارنا یکسان ہے دور سے ہتیار مارا یا ہاتہہ
سے صحیح وسلامت پکڑ لیا پھر ذبح کیا اور طریق ذبح مین ان دونو کا فرق ہے دور سے مارا تو جہان زخم لگ کر
مر گیا حلال ہوا اور سلامت پکڑ لیا تو مواشی کیطرح ذبح کرنا چاہیے **ف** مسئلہ یون ہے کہ اگر احرام مین شکار پکڑے
تو فرض ہے کہ چہوڑ دے اور اگر مارے تو اُسقدر قیمت کا ایک جانور لیکر مواشی مین سے بکری یا گاؤ یا اونٹ وہ
کعبے تک پہونچا کر ذبح کرے اور آپ نہ کہاوے یا اوس قیمت کا اناج لیکر محتاجون کو کہلا دے ہر محتاج کو دو سیر گیہون

یا جتنے محتاجون کو پہونچتا اوس قدر روزے رکھے اور قیمت ٹہیراوین دو مسلمان معتبر اتھے ابن عباس نے کہا مراد قسم کا
سے اسجگہہ ضعیف و صغیر صید ہی اللہ اپنے بندون کا امتحان لیتا ہے احرام مین یہانتک کہ اگر چاہین ہاتھہ سے پکڑ لیوین
مگر اونکو منع کیا کہ اُسکے پاس نہ پٹہکین مجاہد نے کہا تناول ایدی سے مراد صغار صید ہین تناول رماح سے مراد
کبار ہین مقاتل بن حیان نے کہا یہ آیت عمرہ حدیبیہ مین اوتری ہے وحش و طیر و صید اونکے رحال مین آپڑتے
تہے کہ مثل اسکے کبہی دیکہا نہین اسنے انکے قتل سے منع کر دیا کہ تم محرم ہو کر اونکا شکار نہ کرو تا کہ اللہ کو یہ
بات معلوم ہو کہ کون اللہ سے سرًا و جہرًا ڈرتا ہے اور اُسکے حکم محکم کی اطاعت کرتا ہے کما قال تعالی
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ کَبِیۡرٌ پہر فرمایا کہ جو کوئی بعد اس اعلام و انذار
و تقدم کے پیشقدمی کرے گا اوسکو عذاب الیم ہوگا پہر قتل صید کو حال احرام مین حرام کیا فسکار کہیلنے سے
محرم کو نہی فرمائی یہ حکم من حیث المعنی شامل ماکول و متولد من الماکول و غیر ماکول ہے شافعی کے نزدیک جو
حیوانات صحرائی ماکول نہین ہین محرم کو اون کا قتل کرنا جائز ہے مگر جمہور اُنکا مارنا بہی حرام تبلاتے ہین
سوا انکے جنکا استثنا صحیحین مین حدیث عائشہ سے مرفوعًا آیا ہے وہ پانچ فاسق ہین جو حل و حرم مین
قتل کیے جاتے ہین کوا چیل بچہو چوہا کتا کاٹنے والا مالک نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ پانچ دواب
ہین نہین محرم پر انکے قتل مین کچہ گناہ وَاَخۡرَجَاہُ اَیۡضًا ایوب نے نافع سے کہا بہلا سانپ کہا سانپ کو
قتل مین کیا شک ہے اس مین کسی کا اختلاف نہین ہے مالک و احمد نے گرگ سبع نمر فہد کو ملحق کلب عقور
کیا ہے اسلیے کہ اُنکا ضرر اوسکے ضرر سے بہی سخت تر ہے زید بن اسلم و سفیان بن عیینہ نے کہا کلب عقور
شامل ہے ان سب سباع عادیہ کو اُنکا استیناس اوس روایت سے ہے کہ جب حضرت نے عتبہ بن ابی لہب پر بددعا
کی تو فرمایا اَللّٰهُمَّ سَلِّطۡ عَلَیۡهِ کَلۡبَکَ بِالشَّامِ اوسکو ایک سبع نے بمقام زرقا کہا لیا ہان اُنکے سوا اگر
کسی اور جانور کو مارے گا تو فدیہ دینا لازم آویگا جیسے ضبع ثعلب وبر و نحو ذلک اسیطرح صغار ہر پنج ان منصوص
علیہ کے اور صغار ملحق سباع عوادی کے مستثنے ہین شافعی نے کہا محرم کو مارنا غیر ماکول اللحم کا جائز ہے بڑے چہوٹے
مین کچہ فرق نہین ہے عدم اکل کو علت جامع ٹہیرایا ہے ابو حنیفہ نے کہا محرم کُتّا کہنے کٹکہنے اور گرگ کو مار
سکتا ہے اسلیے کہ گرگ سگ صحرائی ہے اُنکے سوا جسکو ماریگا فدیہ دینا پڑے گا مگر کوئی اور درندہ سوا ان
دونون کے اوسپر حملہ کرے تو البتہ اوسکو مارے فدا لازم نہ ہوگا یہی قول ہے اوزاعی حسن بن صالح کا زفر نے
کہا فدیہ لازم آویگا گو حملہ کرے بعض نے کہا ہے کہ مراد غراب سے اس جگہہ ابقع ہے جسکے پیٹ پیٹہہ مین

سفیدی ہونہ ابرع جو خالص سیاہ یا سفید ہو اسلیے نسائی نے عائشہ سے مرفوعًا لفظ غراب ابقع روایت کیا ہے جمہور کہتے ہین کہ مراد عام ہے کیونکہ حدیث صحیحین مین لفظ غراب مطلقًا آیا ہے مالک نے کہا محرم جب غراب کو مارے کہ وہ اوسپر حملہ کرے ایذا دے مجاہد وغیرہ نے کہا قتل نہ کرے رمی کرے اس لیے کہ حدیث ابو سعید مین مرفوعًا آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا محرم کس کو قتل کرے فرمایا سانپ بچھو فویسقہ غراب کو رمی کرے قتل نہ کرے کلب عقور حداۃ سبع عادی رَوَاہُ اَبُودَاوُدَ وَالتِّرمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ طاؤس نے کہا حکم ذوی عدل اوسپر ہے جس نے جان بوجھکر شکار کیا ہے نہ اوسپر جس نے بھول چوک سے کیا طاؤس کا یہ مذہب غریب ہے ظاہر آیت سے تمسک کیا ہے مجاہد نے کہا مراد متعمد سے اس جگہہ قاصد قتل صید ناسی احرام ہے رہا متعمد ذاکر احرام سو اوسکا جرم اعظم تر ہے اس سے کہ مکفر ہو سکے اوسکا احرام گیا یہ قول بھی غریب ہے جمہور یہ کہتے ہین کہ عامد و ناسی برابر ہین وجوب جزا مین زہری نے کہا کتاب وارد ہے عامد پر سنت جاری ہے ناسی پر علاوہ اسکے قتل صید اتلاف ہے اتلاف عمد و نسیان دونو مین مضمون ہوتا ہے لیکن متعمد ملوم ہے مخطی غیر ملوم آیت دلیل ہے مذہب مالک و شافعی و احمد و جمہور پر وجوب جزا مین اگر مثل اوسکا حیوان انسی سے موجود ہو بخلاف ابو حنیفہ کہ اونکے نزدیک قیمت واجب ہے خواہ صید مقتول مثلی ہو یا غیر مثلی پھر اسکو اختیار ہے خواہ قیمت تصدق کرے یا ہدی مول لے ابن کثیر کہتے ہین صحابہ نے جو حکم مثلی مین دیا ہے وہ اولی بالاتباع ہے کیونکہ اونھون نے نعامہ مین حکم بدنہ کا اور بقر وحشی مین حکم بقرہ کا اور غزال مین عنز کا دیا ہے قضایا صحابہ کے مع اسانید کتاب الاحکام مین مذکور ہین اور جب صید مثلی نہ ہو تو ابن عباس نے حکم ثمن کا دیا ہے کہ مکہ کو لیجاوے پھر یہ ضرور ہی کہ حکم جزا کا جو بمثل ہو یا بالقیمت ہو غیر مثل مین دو مرد عادل مسلمان دین قاتل مین علماء کا اختلاف ہی کہ وہ احد الحکمین ہو سکتا ہے یا نہین ایک قول یہ ہی کہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ وہ اپنے نفس پر حکم کرنے مین کبھی وہم کرے گا یہ مذہب مالک کا ہے دوسرا قول یہ ہی کہ ہو سکتا ہے اسلیے کہ آیت عام ہے یہ مذہب ہے شافعی و احمد کا پہلے قول کی یہ حجت ہی کہ صورت واحدہ مین حاکم محکوم علیہ نہین ہوتا ہے میمون بن مہران نے کہا ایک اعرابی آیا اوس نے کہا مینے ایک شکار مارا ہے اور مین محرم ہون بتاؤ اسکا بدلا کیا ہے ابو بکر نے ابی بن کعب سے جو پاس اونکے بیٹھے تھے کہا بتاؤ اس باب مین جو یہ اعرابی کہتا ہے اوس نے کہا مین تمہارے پاس آیا ہون تم خلیفہ رسول اللہ ہو مین تم سے پوچھتا ہون تم غیر سے پوچھتے ہو ابو بکر نے کہا تو کیون انکار کرتا ہے اللہ نے تو یہ فرمایا ہے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ

يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ مین نے اپنے صاحب سے مشورہ لیا تو کیا برا کیا ہم دونون جس بات پر اتفاق
کرینگے اوسکا تجھکو حکم دینگے یہ اسناد اگرچہ جید ہے لکن درمیان میمون وصدیق کے منقطع ہے صدیق نے
اوس گنوار کو جاہل دیکھکر نرمی وسہولت سے جواب دیا کیونکہ جہل کی دوا تعلیم ہے اگر معترض منسوب بعلم ہو تو
قبیصہ بن جابر نے کہا ہے ہم حج کو نکلے صبح کی نماز پڑھکر اونٹ لادپہاندکر نکیل ہاتھہ مین لیکر باتین کرتے
ہوئے چلے ایک دن صبح کو ایک ہرن یا برح نکلا ایک آدمی جو ہمارے ساتھہ تھا اوسنے پتھر مارا وہ نہ چوکا اوسی
مردہ چھوڑکر سوار ہوکر چلدیا ہمنے اوسکو کہا تونے حرکت عظیم کی جب ہم مکے پہونچے اوسکو لیکر پاس عمر بن خطاب
کے آئے سارا قصہ اونسے کہا اونکے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اوسکا مونہہ جیسے چاندی کا دل یعنی عبد الرحمن
بن عوف عمر نے انکی طرف ملتفت ہوکر بات کی پہر اوس مرد کی طرف متوجہ ہوکر کہا تونے عمدا مارا یا خطا سے اوسنے
کہا پتھر تو عمدًا مارا لکن ارادہ اوسکے قتل کا نہین کیا تھا کہا مین خیال کرتا ہون کہ تونے عمد وخطا دونون کو
شریک کیا اچھا ایک بکری لیکر ذبح کر اوسکا گوشت تصدق کردے اوسکے چمڑے سے تو نفع لے ہم وہان
سے اوٹھکھڑے ہوئے ہمنے اوس شخص سے کہا ای مرد تو تعظیم کر شعائر خدا کی امیر المومنین کو معلوم نہوا کہ
تجھکو کیا فتوی دین یہانتک کہ اپنے صاحب سے پوچھا تو تو ایک اونٹنی نحر کر شاید کافی ہو تجہسے قبیصہ کہتے
ہین مجھے آیت سورۂ مائدہ اوسوقت یاد نہ تھی يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ یہ خبر عمر کو پہونچی کہ مینے یون کہا ناگہان
وہ درہ لیے ہوئے آئے اور میرے صاحب یعنے اوس شخص سے مار کر کہا اَقَتَلْتَ فِی الْحَرَمِ وَسَفِهْتَ فِی الْحُكْمِ
تونے تو حرم مین قتل جانور کیا اور مینے حکم مین بیوقوفی کی پہر میری طرف متوجہ ہوئے مینے کہا اے
امیر المومنین لَا اُحِلُّ لَكَ الْيَوْمَ شَيْئًا يَحْرُمُ عَلَيْكَ مِنِّیْ کہا اے قبیصہ بن جابر مین دیکھتا ہون کہ
تو جوان عمر کشادہ صدر روشن زبان ہے جوان آدمی مین تو خلق اچھے ہوتے ہین ایک خلق بد ہوتا ہے
وہ خلق بد سارے اخلاق حسنہ کو تباہ کردیتا ہے فَاِيَّاكَ وَعَثَرَاتِ الشَّبَابِ سو تو ٹھوکرون سے جوانی
کی دور رہ یہ قصہ کئی طرح سے مروی ہے مرسلا بھی آیا ہے ابن جریر بجلی نے کہا مینے ایک ہرن مارا مین محرم تھا
مینے عمر سے ذکر کیا کہا دو آدمی اپنے اخوان مین سے لا وہ تیرے مقدمے مین حکم کرینگے مین عبد الرحمان وسعد
کو لایا اونہونے کہا ایک تیس اعفر دی یعنے گوسفند طارق نے کہا ایک آدمی نے ہرن کو رمی سے قتل کیا وہ محرم
تھا پاس عمر کے آیا کہ حکم دین عمر نے اوس سے کہا تو بھی میرے ساتھہ حکم بن پہر دونے حکم دیا پہر عمر نے یہ آیت پڑہی
يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ یہ دلیل ہے اسپر کہ قاتل کا احد الحکمین ہونا جائز ہے جسطرح شافعی واحمد نے

کہا ہے پہر اختلاف کیا ہی اس مین کہ آیا نئے سرسے حکومت کرین ہر اصابت محرم مین اور حکم دینا دو عدل کا امر
مین واجب ہے گو پہلے اوس سے صحابہ حکم دے چکے ہون معہذا رجوع طرف دو عدل کے چاہیے مالک و ابوحنیفہ
نے کہا حکم دینا ہر فرد فرد مین واجب ہے گو اوسکی مثل مین حکم صحابہ کا ملے یا نہ ملے بدلیل قولہ تعالے یَحْکُمُ
بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ یہ جو فرمایا کہ ہدی کعبے کو پہونچ جاوے یعنے حرم مین وہان پہونچکر ذبح کیا جاوے
گوشت ساکین حرم پر بانٹ دیا جاوے یہ امر اس جگہہ متفق علیہ ہے پہر اگر محرم مثل صید مقتول نہ پاوے یا
صید مقتول ذوات الامثال سے نہ ہو یا ہم قائل تخییر ہون اسجگہہ درمیان جزا و اطعام و صیام کے جسطرح
قول ہے مالک و ابوحنیفہ و ابویوسف و محمد کا اور قول مشہور احمد کا اور ایک قول شافعی کا بنا بر ظاہر آیت اور
دوسرا قول یہ ہے کہ معتبر ترتیب ہے تو صورت مسئلے کی یون ہوگی کہ عدول طرف قیمت کی کرینگے صید
مقتول کی قیمت دیجاویگی نزدیک مالک و ابوحنیفہ و اصحاب ابوحنیفہ و حماد و ابراہیم اور شافعی کہتے ہین اندازہ
کرینگے مثل اوسکے دوسرے جانور سے اگر موجود ہوگا پہر اوس سے طعام خرید کرکے تصدق کیا جاویگا ہر مسکین
کو ایک مد طعام دینگے نزدیک شافعی و مالک و فقہاء حجاز کے اسی کو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے ابوحنیفہ
اور اونکے اصحاب کا یہ قول ہی کہ ہر مسکین کو دو مد طعام دینگے مجاہد اسی کے قائل ہین احمد نے کہا ایک مد
گیہون یا دو مد غیر اوسکا پہر اگر نہ پاوے طعام یا قائل ہون ہم تخییر کے تو بدلے اطعام ہر مسکین کیے ایک دن
روزہ رکہے اور بعض نے کہا بجاے ہر صاع کے ایک دن صائم ہو جسطرح جزاء مترفہ بحلق و نحوہ مین ہے شارع
نے کعب بن عجرہ کو حکم دیا تہا کہ ایک فرق درمیان چہہ مسکینون کے بانٹے یا تین دن روزہ رکہے فرق تین
صاع ہوتا ہے اب باقی رہی جگہہ اس اطعام کی کہ کہان کہلاوے سو شافعی نے کہا مکان اطعام حرم
ہے یہی قول عطا کا ہے مجاہد نے کہا اوسجگہہ کہلاوے جہان شکار کیا تہا یا اوس جگہہ جو سب سے زیادہ مکان
صید سے قریب ہو ابوحنیفہ نے کہا خواہ حرم مین کہلاوے یا غیر حرم مین ابن عباس نے کہا جب محرم شکار کر
بیٹہے تو اوسپر جزا ہے جانور سے اگر نہ پاوے دیکہے کیا قیمت ہی پہر قیمت کا اندازہ طعام سے کرے بجاے
ہر نصف صاع ایک دن کا روزہ رکہے طعام یا صیام سے مراد یہ ہے کہ جب طعام پایا جاوے یا پائی دوسرا قول
یہ ہی کہ اگر ہرن مارا ہے یا مثل اوسکے تو ایک بکری مکے مین ذبح کرے اگر نہ پاوے تو چہہ مسکین کو کہلاوے
یہ بہی نہ پاوے تو تین روزے رکہے اور جو اونٹ یا مثل اوسکے مارا ہے تو ایک گاؤ ذبح کرے اگر نہ پاوے تو
بیس مسکین کو کہلاوے ورنہ بیس دن روزے رکہے اور جو نعامہ یا گدہا وحشی یا مثل اوسکے مارا ہے تو ایک بدنہ

ہے اگر نہ پاوے تو تیس مسکین کو کھلاوے یا تیس روزے رکھے پہر کہا طعام ایک ایک مد پیٹ بہر دینا ہے شعبی
عطا مجاہد نے کہا ایک ایک مد طعام اوسکے لیے ہے جو ہدی نہ پہونچاوے سدی نے کہا اختیار ترتیب پر ہی عطا
عکرمہ مجاہد ضحاک نخعی نے کہا اختیار ہی ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے پہر اللہ نے فرمایا یہ کفارہ ہمنے اسلیے
واجب کیا ہی کہ اپنے کیے کی سزا پاوے ہان جو زمانہ جاہلیت مین ہوا پہر اسلام مین احسان واتباع کیا ارتکاب
معصیت سی بچا اوسکا قصور معاف ہی مگر جو کوئی بعد تحریم کے اور پہونچ جانے حکم شرع کے پہر اسلام مین ایسی
حرکت کریگا تو اللہ تعالی اسکا انتقام لیگا ابن جریج نے عطا سے پوچہا عفو کی کوئی حد بہی معلوم ہے کہا نہین کہا
بہلا امام سزا دے کہا نہین یہ گناہ درمیان اسکے اور خدا کے ہے لیکن فدیہ دے بعض نے کہا انتقام سے مراد
کفارہ ہی یہی قول ہے سعید بن جبیر وعطا کا جمہور سلف وخلف کہتے ہین کہ قتل صید سے محرم پر جزا واجب
ہوتی ہی اول ثانی مین کچہ فرق نہین گو مکرر ہو اس مین عمد وخطا برابر ہے ابن عباس نے کہا جس محرم نے قتل
صید خطا سے کیا اوسپر حکم کیا جاوے گا ہر بار اور اگر عمدًا کیا ہے تو ایک بار پہر اگر عود کرے گا تو اوس سے
کہینگے يَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْكَ كما قال الله عَزَّ وَجَلَّ یہی قول ہے شریح مجاہد سعید بن جبیر حسن بصری
ابراہیم نخعی کا ابن جریر نے قول اول اختیار کیا ہے حسن بصری نے کہا ایک محرم نے صید کیا تہا اُس
سے درگذر کی گئی پہر دوبارہ صید کیا آسمان سے آگ اوتری اوسکو جلا دیا یہ مطلب ہے اس آیت کا وَمَنْ
عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اللہ عزیز ہے یعنے اپنی سلطنت مین منیع ہی کسی قاہر کا مقہور نہین نہ کوئی اوسکو
انتقام لینے سے منع کر سکے جسکو چاہے عقوبت کرے کس کا مجال ہے کہ روکے خلق اوسکی خلق حکم اسکا
حکم ہے عزت ومنعت سب اُسی کے لیے ہی وہ ذو انتقام ہے یعنے صاحب معاقبت واسطے عاصی کے +
ف فتح البیان مین ہے کہ صید ایک معاش تہی عرب کی اللہ نے اُنکا امتحان لیا احرام مین حرام کر کے
جسطرح بنی اسرائیل کا امتحان لیا تہا کہ شنبے کے دن شکار نہ کرین راجح یہ ہے کہ خطاب محل ومحرم دونو
کو ہے مالک نے کہا محل کو ہے ابن عباس نے کہا محرم کو ہے اس قصر کی کچہ حاجت نہین ہے رماح کا
ذکر اسلیے کیا کہ اعظم الات صید نزدیک عرب کے یہی نیزے تہے یہ آزمایش سنہ ۶ھ مین عمرہ حدیبیہ مین
ہوئی عذاب الیم سے مراد دنیا کا عذاب ہے کہ کپڑے لتے اوتار کر پیٹ پیٹہ پر کوڑے مارے جاوین یا دار آخرت
کا عذاب مراد ہی نہی کی قتل صید سے حال احرام مین کقوله غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ یہ نہی
شامل ہی مرد عورت سب کو نہ احرام مین صید کرے نہ حرم مین امر نہی سے پانچ فواسق مستثنی ہین جن کا

ذکر ہو چکا متعمد وہ ہے جو باوجود علم احرام قاصد صید ہے مخطی وہ ہے جس نے قصد کسی شے کا کیا تہا اور جا لگا صید
کو ناسی وہ ہی جو قاصد صید ہے احرام یاد نہ رہا مراد مماثلت سے مثلیت قیمت مین ہے یا خلقت مین حق قول ثانی
ہے دو آدمی جن کو اشبہ اشیا کا تمیز ہے اور عادل معتبر ہین حکم دین ظاہر یہ ہے کہ اگر عدلین حکم بغیر مماثل کرین
تو وہ حکم لازم نہ ہوگا اسلیے کہ اللہ نے یحکم بہ فرمایا ہے یعنے مماثل اور حق عدالت بہی یہی ہے کہ بغیر
مماثل حکم نہ کرین مگر غلطی یا دہوکے سے پہر اگر سلف مین کسی نے ایسا حکم کیا ہے تو وہ خلف پر لازم نہین
بلکہ تحکیم عدلین ہر حادثے مین مقدمہ قتل صید ثابت ہی اب سمجہو کہ ظبی یعنے ہرن کو مشابہ بشاۃ کہنا نہ مشابہ
بہت تیس مخالف مشاہد محسوس ہے اسلیے کہ مشابہت ظبی کی تیس سے غالب ذات وصفات مین ہی شاۃ سے وہ مشابہ
نہین پہر اوس جزا کے ساتہہ وہی کام کرنا چاہیے جو ہدی کے ساتہہ ہوتا ہے یعنے مکہ بہیجنا چاہیے اشعار و
تقلید و نحر اوسی جگہہ ہو کعبہ سے بعینہ کعبہ مراد نہین ہے بلکہ سارا حرم مراد ہے وہان ذبح کرکے مساکین
پر صدقہ کردے اوسی جگہہ جہان یہ واقعہ ہوا تہا ذبح کرنا بلا خلاف جائز نہین ہے طعام سے مراد غالب قوت
بلد ہی جو مساوی قیمت جزا ہو ہر مسکین کو ایک مد دیوی یا روزی رکہے جانی مخیر ہے ان انواع مین بعض نے کہا
حرف او وا سطے ترتیب کے ہے وبال کہتے ہین سوء عاقبت کو انتقام کہتے ہین مبالغہ کرنے کو عقوبت مین اُحِلَّ

لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ج وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ط

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ط ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○

حلال ہوا تمکو دریا کا شکار اور اُسکا کہانا فائدے کو تمہارے اور مسافرون کے اور حرام ہوا تمپر شکار جنگل کا جبتک رہو تم
احرام مین اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پاس جمع ہوگے اللہ نے کیا ہے کعبہ یہ گہر بزرگی کا ٹہیرا لوگون کے واسطے اور
مہینا بزرگی کا اور قربانی مے جانی اور گلے مین لٹکن والیان یہ سو واسطے کہ تم سمجہو کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچہ آسمان
و زمین مین ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے جان رکہو کہ اللہ کی مار سخت ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے رسول پر ذمہ
نہین مگر پہونچا دینا اللہ کو معلوم ہے جو ظاہر مین کروگے اور جو چہپا کر **ف** احرام مین دریا کا شکار یعنے
مچہلی حلال ہے اور دریا کا کہانا یعنے جو مچہلی پانی سے جدا ہو کر مر گئی اُس نے نہین پکڑی وہ بہی حلال ہے فرمایا
کہ یہ تمہارے فائدے کو رخصت دی پہر کوئی نہ سمجہے کہ حج کے طفیل سے حلال ہے فرما دیا کہ اور مسافرون کے

فائدہ کو مچھلی اگرچہ تالاب مین ہو وہ بہی شکار دریا ہے یہ حکم شکار کا معلوم ہوا احرام کے اندر اور احرام مین قصد
ہے مکے کا اوس شہر مکہ اور گرد پیش مین ہمیشہ شکار مارنا حرام ہے بلکہ شکار کو ڈرانا اور بہگانا بہی **ف**
عرب کا ملک بے حاکم تہا ہمیشہ اوس مین جنگ و فتنہ رہتا مگر زبر کی کعبے کی اور نیز ثابت تہی ماہ حرام مین امن ہوتا
اُس مین ہر کوئی سفر کرتا اپنا مطلب حاصل کر لاتا اور قربانی کے ساتہہ قافلہ گذر جاتا اسی طرح گذران چلتی تہی
انتہی ابن عباس و ابن مسیب و ابن جبیر وغیرہم نے کہا مطلب آیت کا یہ ہے کہ حلال ہے تمکو جو شکار کیا جاوے
دریا سے تازہ و تر اور طعام جو بطور زاد نمک ملکر خشک کر کے لو دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ صید بحر وہ
ہے جو زندہ ہو طعام وہ ہے جسکو دریا نے مار کر باہر ڈالدیا اسی طرح ابو بکر صدیق و زید بن ثابت و ابن عمر و
ابو ایوب انصاری و عکرمہ و ابی سلمہ ابراہیم نخعی حسن بصری سے بہی مروی ہے صدیق نے کہا طَعَامُہٗ كُلُّ مَا
فِيْهِ دوسرا لفظ یہ ہے طَعَامُہٗ مَا قَذَفَ ابن عباس کا لفظ یہ ہے طَعَامُہٗ مَا لَفَظَ مِنْ مَّيْتَةٍ ابن
المسیب کا لفظ یہ ہے مَا لَفَظَہٗ حَيًّا اَوْ حَسَرَ عَنْهُ فَمَاتَ مختار ابن جریر یہ ہے کہ مراد طعام سے وہ ہے جو دریا
مین مر گیا حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے طَعَامُہٗ مَا لَفَظَہٗ مَيِّتًا بعض نے کہا یہ حدیث موقوف ہے سیارہ
جمع ہے سیّار کی عکرمہ نے کہا یعنے جو دریا مین ہو یا سفر مین بعض نے کہا صید وہ ہے جسکو دریا سے شکار کیا
طعام وہ ہے جو دریا مین مر گیا اور اُس سے شکار کیا گیا نمک لگا کر زاد مسافرین ہوا جو دریا سے دور مین ابن
عباس و مجاہد وغیرہما سے بہی اسیطرح مروی ہے جمہور نے حلت میتۂ دریا پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے اور
حدیث جابر بن عبد اللہ سے جو نزدیک مالک کے ہے جابر نے کہا حضرت نے ایک لشکر طرف ساحل کے بہیجا
اُنپر ابو عبیدہ بن جراح کو امیر کیا وہ سب تین سو آدمی تہے اُن مین ایک مین بہی تہا جب ہم بعض راہ مین پہونچے
زاد نہ رہا ابو عبیدہ نے کہا ساری لشکر کا زاد جمع کرو وہ جمع ہوا سو وہ دو مزود ہو گئے وہ ہر دن ہمکو تہوڑا تہوڑا
دیتے یہانتک کہ وہ زاد بہی فنا ہو گیا ہمکو نہ ملتا مگر ایک ایک دانہ کہجور کا فَقَالَ فَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ
فَنِيَتْ پہر ہم دریا تک پہونچے ناگہان ایک مچہلی مثل ظرب کے ملی اٹہارہ دن تک ساری لشکر نے اوسکو کہایا
پہر ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ دو پسلیان اوسکی کہڑی کرین وہ کہڑی کی گئین ایک راحلہ کو کسکر اوس کے نیچے سے نکالا وہ
اوسکو نہ پہونچی یہ حدیث صحیحین مین بہی کئی طریق سے آئی ہے صحیح مسلم کا لفظ یہ ہے ناگاہ ساحل دریا پر ایک
بہاری ٹیلہ سا تہا جب اوسکے پاس ہم آئے ایک دابہ تہا جسکو عنبر کہتے ہین ابو عبیدہ نے کہا یہ تو مردہ ہے پہر کہا نہین
ہم تو رسل رسول اللہ ہین اور تم کو ضرر پہونچا ہے کہاؤ ایک ماہ تک ہم نے قیام کیا ہم تین سو آدمی تہے یہانتک

ہوگئے اوسکے حلقۂ چشم سے ہم گہڑے بہر بہر کر دہن لیتے تہے وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ ابو عبیدہ نے تیرہ آدمی کو اوسکے
حلقۂ چشم مین بٹہالا اور ایک پسلی لیکر کہڑی کی پہر سب سے بڑا اونٹ کسکر اوس کے نیچے سے نکالا وہ نکل گیا اوسکے
گوشت سے کہ ہم نے وشائق بہر کر ساتہہ لیے جب مدینے مین آئے حضرتؐ سے ذکر کیا فرمایا وہ رزق ہی جو اللہ نے تمہارے
لیے نکالا تمہارے پاس کچہ اوسکا گوشت ہو تو ہم کو بہی کہلاؤ کچہ اوس مین سے حضرتؐ کو بہیجا آپنے بہی کہایا بعض
روایات مسلم مین آیا ہے کہ وہ ہمراہ حضرتؐ کے تہے جب اوس مچہلی کو پایا تہا بعض نے کہا یہ دوسرا واقعہ ہی بعض
نے کہا یہ ایک ہی قضیہ ہی لیکن پہلے حضرتؐ کے ساتہہ تہے پہر ایک لشکر ہمراہ ابو عبیدہ کے بہیجا تہا اوس لشکر نے
وہ مچہلی ہمراہ ابو عبیدہ کے پائی ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے حضرتؐ سے پوچہا ای رسول خدا ہم دریا پر سوار
ہوتے ہین ہمارے ساتہہ تہوڑا سا پانی ہوتا ہے اگر وضو کرین تو پیاسے رہین کیا ہم آب دریا سے وضو کرین فرمایا
هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اس حدیث کو امام شافعی و امام احمد و اہل سنن اربع
نے بہی اخراج کیا ہے بخاری و ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان وغیرہم نے صحیح کہا ہے اسی کے لگ بہگ
ایک جماعت صحابہ نے حضرتؐ سے روایت کیا ہے دوسری حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ ہم ہمراہ حضرتؐ کے تہے
حج یا عمرے مین ایک دل ٹیڑی کا ہمارے سامنے آیا ہم لاٹہیون سے اوسکو مارنے لگے وہ ہمارے سامنے گرنے
لگین ہم نے کہا ہم کیا کرین ہم محرم ہین حضرتؐ سے پوچہا فرمایا لَا بَأْسَ بِصَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اسکی سند مین ابو المہزم ضعیف ہے جابر و انس بن مالک نے کہا ہے حضرتؐ ٹیڑی پر یہ دعا
کرتے اَللّٰهُمَّ أَهْلِكْ كِبَارَهُ وَاقْتُلْ صِغَارَهُ وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِأَفْوَاهِهِ
عَنْ مَعَايِشِنَا وَأَرْزَاقِنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ خالد نے کہا ای رسول خدا آپ بد دعا کرتے ہین ایک لشکر
پر اللہ کے لشکرون سے قطع دابر کی فرمایا ٹیڑی چہینک ہے مچہلی کی دریا مین زیاد نے کہا ہم سے یہ بات اوس نے
کہی جس نے مچہلی کو دیکہا کہ وہ چہینکتی ہے اور ٹیڑی نکلتی ہے تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ مَاجَةَ ابن عباس نے انکا
کیا ہے صید جراد پر حرم مین جو فقہا بلا استثنا دواب بحر کا کہانا جائز کہتے ہین اونکی حجت یہی آیۂ کریمہ
ہے صدیقؓ نے کہا جو کچہ دریا مین ہے وہ سب طعام ہے بعض نے مینڈک کو مستثنی کیا ہے باقی کو مباح کہا دلیل
حدیث عبد الرحمان تیمی کہ منع کیا ہے حضرتؐ نے قتل مینڈک سے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ نسائی
کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے کہ نہی کی ہے قتل ضفدع سے اور فرمایا اوسکی نقیق تسبیح ہی بعض نے کہا صید بحر سے
سمک ماکول ہے نہ ضفدع باقی مین اختلاف کیا ہے کسی نے کہا سب ماکول ہے کسی نے کہا کچہ ماکول نہین بعض

نے کہا جو خشکی میں ماکول ہے مشابہ اوسکے دریا میں سے بھی ماکول ہے اور جو مثل اسکے نہیں وہ ماکول نہیں یہ سب وجوہ
ہیں مذہب شافعی میں ابوحنیفہ نے کہا جو دریا میں مرجاوے وہ ماکول نہیں جسطرح مردہ خشکی غیر ماکول ہے بدلیل عموم
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ ایک حدیث بھی اسی کے ساتھ لگ بھگ آئی ہے جابر بولے کہا حضرت صلعم نے فرمایا ہے
مَاصِدْتُمُوْهُ وَهُوَ حَيٌّ فَمَاتَ فَكُلُوْهُ وَمَا اَلْقَى الْبَحْرُ مَيْتًا طَافِيًا فَلَا تَاْكُلُوْهُ رَوَاهُ اِبْنُ مَرْدَوَيْهِ
لکن یہ حدیث منکر ہے جمہور اصحاب مالک و شافعی و احمد کی حجت وہی حدیث عنبر ہے اور حدیث هُوَ الطَّهُوْرُ
مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ شافعی نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے حلال ہوئے ہمارے لیے دو مردے اور دو
خون مچھلی ٹڈی جگر طحال رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَلَهٗ شَوَاهِدُ
وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا **ف** پھر فرمایا حرام ہے تمپر شکار خشکی کا جب تک تم محرم رہو یہ دلیل ہے تحریم اصطیاد پر پر اگر
عمدًا صید کریگا آثم ہوگا تاوان دیگا اگر خطا کرے گا تاوان دیگا کہانا اوس صید کا اوسکے حق میں مثل مردار
کے حرام ہوگا اسیطرح اوروں کو بھی محرم ہوں یا محل کہانا اوسکا نزدیک مالک شافعی کے ایک قول میں حلال
نہیں ہے عطا قاسم سالم ابویوسف محمد وغیرہم بھی اسیکے قائل ہیں پھر اگر اوسکو کہا لیا تو جزا لازم ہوگی یا نہیں
اس میں علماکے دو قول ہیں ایک یہ کہ جزا لازم ہوگی عطا نے کہا اگر ذبح کیا پھر کہایا تو دوہرا کفارہ ہے ایک
گروہ کا یہی مذہب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اوسپر کچھ جزا نہیں ہے مالک بن انس نے اسیپر نص کی ہے ابن عبدالبر
نے کہا مذاہب فقہائے امصار یہی ہیں جمہور علما اسیطرف گئے ہیں پھر اوسی کو موجہ ٹھیرایا ہے اس دلیل سے
کہ اگر وطی کی پھر وطی کی قبل حد کے تو اوسپر ایک ہی حد ہے ابوحنیفہ نے کہا اوسپر قیمت اکل واجب
ہے ابوثور نے کہا جب محرم نے صید کو قتل کیا تو اوسپر جزا ہے اوس صید کا کہانا اوسکو حلال ہے لکن میں مکروہ
رکہتا ہوں کہانا اوسکا واسطے قاتل کے بدلیل حدیث مرفوع کہ صید بر تم کو حلال ہے جبتک کہ تم خود صید نہ کرو
یا تمہارے لیے صید نہ کیا جاوے یہ قول ابوثور کا کہ کہانا اوسکا قاتل کو مباح ہے غریب ہے رہا غیر قاتل سو اوس میں
خلاف ہے بعض نے کہا غیر قاتل کو مباح ہے محرم ہو یا محل اسی حدیث سے واللہ اعلم اور سوا اگر کسی محل نے صید
کرکے محرم کو ہدیہ بھیجا ہے تو بعض نے کہا مطلقًا مباح ہے یہ کچھ تفصیل نہیں کی کہ اوسکے لیے صید کیا ہے
یا نہیں یہ قول محکی ہے عمر و ابوہریرہ و زبیر بن عوام و کعب احبار و مجاہد و عطا و سعید بن جبیر سے کوفی بھی اسی کے
قائل ہیں ابوہریرہ سے کسی نے کہا لحم صید جسکو حلال نے شکار کیا ہے محرم کہاوے یا نہیں فتوے دیا کہ کہاوے
پھر عمر بن خطاب سے ملکر یہ حال کہا عمر نے کہا اگر تو کچھ اور فتوے دیتا تو میں تیرے سر کو کہانا دوسرا وانچے کہا

اس صید کا محرم کو کھانا بالکل جائز نہیں ہے مطلقاً اوس سے منع کیا بدلیل عموم آیۃ کریمہ ابن عباس نے اکل صید
کا محرم کے لیے مکروہ رکھا اور کہا یہ آیت مبہم ہے یعنی وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ابن عمر
بھی ہر حال مین اوسکو مکروہ جانتے تھے طاؤس و جابر بن زید و ثوری ابن راہویہ علی بن ابی طالب سعید بن مسیب
بھی اسیکے قائل ہین مالک و احمد و شافعی و جمہور کہتے ہین کہ اگر حلال نے بارادہ محرم صید کیا ہے تو جائز نہین
بدلیل حدیث صعب بن جثامہ کہ اونہون نے ایک حمار وحشی ابوا یا ودان مین پاس حضرت کے ہدیۃً بھیجا تھا آپنے
پھیر دیا جب حضرت نے چہرہ صعب پر ناخوشی دیکھی فرمایا ہمنے نہین پھیرا مگر اسلیے کہ ہم محرم ہین یہ حدیث
صحیحین مین آئی ہے اس کے بہت الفاظ ہین کہتے ہین حضرت نے یہ گمان کیا کہ شاید اونکے لیے صید کیا
ہے اسلیے پھیر دیا ہان اگر بارادہ محرم نہین کیا ہے تو کھانا اوسکا محرم کو جائز ہے بدلیل حدیث ابی قتادہ
کہ جب اونہون نے حمار وحشی صید کیا اور وہ حلال تھے محرم نہ تھے اور صحابہ محرم تھے تو اوسکے کھانے مین توقف
کیا پھر حضرت سے پوچھا فرمایا کسینے تم مین سے اوسکیطرف اشارہ کیا ہے یا اعانت کی ہے قتل صید پر کہا نہین
فرمایا کھاؤ اور خود حضرت نے اوس مین سے کھایا یہ قصہ بھی صحیحین مین آیا ہے بالفاظ کثیرہ جابر بن عبداللہ نے
کہا حضرت نے فرمایا ہے صید بر حلال ہے تمکو اور تم محرم ہو جب تک کہ تم شکار نہ کرو یا تمہارے لیے
صید نہ کیا جاوے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ شافعی نے کہا هٰذَا اَحْسَنُ حَدِيْثٍ
رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَقْيَسُ ربیعہ نے کہا مین نے عثمان بن عفان کو عرج مین دیکھا وہ محرم تھے گرم
دن مین قطیفہ ارجوان سے مونہہ لپیٹے ہوئے تھے لحم صید آیا لوگون سے کہا تم کھاؤ کہا تم نہین کھاتے کہا مین
تمہاری طرح نہین ہون میرے لیے صید کیا گیا ہے **ف** فتح البیان مین لکھا ہے خطاب لکم ہر مسلمان
کو ہے یا خاص محرمین کو بحر سے مراد ہر صید بحری ہے نہر کا ہو یا تالاب کا غرضکہ ہر شے کھارے پانی کا
یہی حکم دیا کہ ہے طعام وہ چیز ہے جو کھانے مین آتی ہے سب حیوانات دریا کے دو طرح ہین ایک مچھلی دوسرے
غیر مچھلی سکو سب قسم کی مچھلی حلال ہے بدلیل الحل میتتہ خواہ کسی سبب سے مرے یا بے سبب بالحدیث و
شافعی کا یہی مذہب ہے سوا مچھلی جو حیوان ہین وہ دو قسم ہین ایک وہ جو خشکی و تری مین رہتے ہین جیسے مینڈک
سرطان انکا کھانا حلال نہین ہے سفیان نے کہا مجھکو امید ہے کہ سرطان لا باس ہو جراد کو بعض نے صید بحر
کہا ہے اور بعض نے صید بر پہلے قول پر حلال ہے دوسرے قول پر حلال نہین پانی کے پرندے بھی صید بر
مین داخل ہین احمد نے کہا سوا مینڈک تمام کے سب صید بحر ماکول ہے ابن ابی لیلے و مالک نے کہا بحر

ہر چیز مباح ہے حدیث عنبر حدیث حل میتہ بحر حدیث حلت دو میتہ دو دم سوید مذہب محدثین ہے اللہ نے صید و طعام
بحر کو متاع فرمایا پہر صید بر سے حال احرام میں منع کیا ظاہر آیت یہ ہے کہ صید بر محرم پر حرام ہے اگرچہ صائد حلال
ہو جمہور اسطرف گئے ہیں اگر حلال نے محرم کے لیے صید کیا ہے اور اگر اوسکے لیے صید نہیں کیا ہے تو حلال
ہے یہی قول راجح ہے اسی سے جمع بین الاحادیث ہوتی ہے **ف** اللہ نے تحریم صید کی محرم پر اس سورت میں
تین جگہہ ذکر کی ہے ایک اول سورت میں وہ یہ قول غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ دوسری لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ
وَأَنْتُمْ حُرُمٌ تیسری یہ آیت یہ سب تاکید ہے اس بات کی کہ صید محرم پر حرام ہے پہر فرمایا اللہ سے ڈرو یعنی صید
کو حال احرام میں یا حرم میں یا جمیع جائزات و محرمات میں حلال نہ ٹہیراؤ کعبہ کو کعبہ اسلیے کہتے ہیں کہ مربع
ہے تکعیب بمعنے تربیع ہے اکثر گہر عرب کے مدور ہوتے تہے نہ مربع بیت اسلیے کہا کہ دیوار و چہت رکہتا ہے یہی
حقیقت ہے گہر کی گو اوس میں کوئی نہ رہتا ہو حرام اسلیے کہا کہ اللہ نے اوسکو حرمت و عزت و عظمت والا
ٹہیرایا ہے قیامگاہ لوگوں کا اسلیے بنایا کہ وہاں رہکر اصلاح دین و دنیا کرتے ہیں خائف کو امن ملتا
ہے ضعیف کو مدد دیجاتی ہے تجارت میں نفع ہاتہ آتا ہے عابد وہاں بیٹہکر عبادت کرتا ہے غرضکہ مدار
معاش و حسن معاد ہے ابن عباس نے کہا قیام ہے انکے دین کا معالم ہے اونکے حج کا ابن شہاب نے کہا جاہلیت
اولی میں وہاں کسی کو کسیکا خوف نہ تہا سب کے لیے امن تہا نزدیک بیت کے یا اندر حرم کے یا شہر حرام میں
شہر حرام سے مراد ذوالحجہ ہے خاص ذکر اس ماہ کا اسلیے کیا کہ یہ مہینا ہے حج کا یا اسم جنس ہے ساری اشہر
حرم مراد ہیں ذیقعدہ ذیحجہ محرم رجب وہ لوگ ان مہینوں میں نہ مطالبہ خون کرتے نہ کسی کو دشمنوں میں سے
قتل کرتے نہ ہتک حرمت روا رکہتے اس حیثیت سے گویا قیامگاہ حملہ مردم تہا قلائد سے مراد وہ بدن ہے
یعنے ہدی جسکے گلے میں کچہ لٹکا دیں اسکا ذکر اسلیے کیا کہ ثواب اسی کا زیادہ رونق حج اظہر رہے
یا مراد قلائد سے خود وہی لوگ ہیں کہ جب مکے سے پہرتے درخت حرم کی چہال اپنے اوپر لٹکاتے تاکہ دشمنوں
کے ہاتہوں سے امن میں رہیں یہ تشریع اللہ نے اسلیے کی کہ تم جان لو کہ اللہ کو سارا حال آسمان و زمین کا
مفصلاً معلوم ہے وہ تمہارے مصالح دینی و دنیوی کو خوب جانتا ہے جو کوئی انتہاک اوسکے محارم کا کرتا
ہے اوسکے لیے شدید العقاب ہے تائب و منیب کے لیے غفور رحیم ہے تم مانو یا نہ مانو نفع نقصان طاعت و عصیان
کا تمہاری جان پر ہے رسول کا کام تو فقط پہونچا دینا ہے سو اوس نے پہونچا دیا فارغ الذمہ ہوا تمہارا کہلا
چہپا حال اللہ کو معلوم ہے قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا

اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون ○ یا ایہا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم
تسؤکم ج وان تسئلوا عنہا حین ینزل القرآن تبد لکم ط عفا اللہ عنہا ط واللہ غفور حلیم ○

قد سألہا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بہا کافرین ○ تو کہہ برابر نہین گندا اور پاک اگرچہ تجھہ کو خوش
لگے گندی کی بہتایت سو ڈرتے رہو اللہ پاک سے اے عقلمندو شاید تمہارا بہلا ہوا اے ایمان والو مت پوچھو بہت
چیزین کہ اگر تم پر کہولی تو تم کو بری لگین اور اگر پوچھو گے جس وقت قرآن اوترتا ہے تو کہولی جاوینگی اللہ نے اونسے
درگذر کی ہے اللہ بخشتا ہے تحمل والا ایسی باتین پوچھ چکی ہین ایک لوگ تمسے پہلے پہر ہو رہے اُنسے منکر ہوئے
ف یعنی موافق حکم شرع جو ہاتہہ لگے وہ پاک ہے تہوڑا ابہی بہتر اور خلاف شرع جو ہاتہہ لگے وہ ناپاک ہے اُسکی
کی زیادتی پر نظر نہ کرے بکری کا گوشت ایک سیر بہتر ہے سور کے من بہر گوشت سے ف پہر فرمایا آپ سے نہ پوچھو
کہ یہ چیز روا ہے یا نہین یہ کام کرین یا نکرین بلکہ جو فرمایا اوسپر عمل کرو جو نہ فرمایا اوسکو معاف جانو اس مین
دین آسان رہیگا اور جو ہر بات کا جواب آویگا تو دین تنگ ہو جاوے گا پہر عمل نہ کر سکوگے جیسے اگلے نکرسکی
پہر کفر کی رسمین بتائین کہ پوچھنے کی حاجت نہین جو اللہ نے فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسیطرح بیفائدہ باتین
پوچھتے کسی نے پوچھا میرا باپ کون تہا یا میری عورت گہر مین کسطرح ہے اگر پیغمبر جواب دے تو شاید برا جواب آوے
اور پشیمان ہوا تہے اللہ نے حضرتؐ سے فرمایا تم کہدو کہ قلیل حلال نافع بہتر ہے کثیر نافع حرام سے جسطرح حدیث
مین آیا ہے مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی ثعلبہ بن حاطب نے کہا اے رسولخداؐ دعا کرو اللہ سے کہ مجھے مال
دے فرمایا تھوڑا مال جسکا تو شکر ادا کرے بہتر ہے اوس مال سے جسکے شکر کی تجھکو طاقت نہ ہو رَوَاہُ الْبَغَوِیُّ
فِیْ مُعْجَمِہٖ اولو الالباب سے اصحاب عقول صحیحہ مستقیمہ مراد ہین یعنی اے عقل والو حرام سے بچو حلال پر قناعت
کرو شاید تمکو دنیا و آخرت مین فلاح ملے ○

اے قناعت تونگرم گردان کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست

پہر اللہ نے یہ ادب سکہلایا کہ بے فائدہ سوال کرنا ہر بات کی کرید کرنا نہ چاہیے شاید وہ امور اگر ظاہر ہون تو تمکو
برے لگین تم پر شاق گذرین جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ کوئی کسی کی بات مجھے نہ پہونچاوے مین چاہتا ہون کہ تمہاری
طرف سلیم الصدر ہوکر نکلون انس بن مالکؓ کہتے ہین حضرتؐ نے ایک ایسا خطبہ پڑہا کہ کبہی ویسا نہ سنا تہا اُس
مین یہ بہی کہا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو کم ہنسو بہت روؤ حضرتؐ کے اصحاب نے منہ پر کپڑا ڈالا نالہ کرنے لگے
ایک شخص نے کہا میرا باپ کون ہے فرمایا فلان اوسپر یہ آیت اتری رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ

النسائی۔ انس بن مالک نے کہا حضرتؐ سے سوال کیا سوال میں مبالغہ کیا آخر ایک دن باہر آکر منبر پر جا کر فرمایا نہ
پوچھوگے تم مجھہ سے آج کے دن کچھہ بھی مگر میں بیان کردونگا اوسکو تم سے صحابہ ڈرے کہ کہیں کوئی امر جدید حاضر
نہوا ہو میں جدہر یمین و شمال کو التفات کرتا جسکو پاتا اپنا سر کپڑے میں لپیٹ کر روتا ہوتا ایک مرد جو طرف غیر
باپ کے منسوب تہا وہ کہنے لگا اے نبی اللہ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذیفہ ہے عمرؓ نے کہڑے ہوکر کہا رَضِینَا
بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا عَائِذًا بِاللّٰہِ یا یوں کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ حضرتؐ نے
فرمایا نہ دیکہا مینے خیر و شر میں آج کے دن کیطرح کبہی مصور ہوئی میرے لیے جنت و نار یہانتک کہ دیکہا مینے
اون دونو کو قریب اس دیوار کے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَّاَخْرَجَاہُ بِنَحْوِ ذٰلِکَ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْہُ زہری کہتے ہیں ام
عبد اللہ بن حذیفہ نے کہا میں نے تجہہ سے زیادہ کوئی ولد عاق تر نہ دیکہا کیا تجہہ کو اس بات کا امن تہا کہ تیری
مان نے وہ کام کیا ہو جو اہل جاہلیت کرتے ہیں جو تو نے اوسکو سب کے سامنے رسوا کر دیا اوس نے کہا واللہ اگر مجہہ کو وہ کسی
غلام سیاہ سے لگا مارتے تو میں اسیطرح کرتا ابو ہریرہ نے کہا حضرتؐ غضبناک سرخ چہرہ باہر آئے منبر پر بیٹھے
ایک آدمی نے کہڑے ہوکر کہا میں کہاں ہوں فرمایا نار میں دوسرے نے کہا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذیفہ
ہے عمر بن خطاب نے کہڑے ہوکر کہا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے سے اسلام کے دین ہونے سے محمد صلے اللہ
علیہ و آلہ و سلم کے نبی ہونے سے قرآن کے امام ہونے سے ای رسول اللہ ہم تازہ عہد ہیں ساتہہ جاہلیت و شرک
کے اللہ ہی کو معلوم ہے کہ ہمارے باپ دادے کون ہیں اوسوقت حضرتؐ کا غصہ تہم گیا آیت باب اوتری رَوَاہُ ابْنُ
جَرِیْرٍ وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ اس قصے کو بہت سے سلف نے مرسلا ذکر کیا ہے منجملہ اونکے ایک سدی ہیں اونہوں نے کہا
ایک دن حضرتؐ کو غصہ آیا خطبہ پڑہنے کہڑے ہوے فرمایا پوچہو مجہہ سے تم نہ پوچہوگے کوئی شی مگر خبر دونگا میں تم کو
اوسکے حال سے ایک مرد قریش نے بنی سہم میں سے جسکو عبد اللہ بن حذافہ کہتے تہے اور اوسکی نسب میں طعن
کی جاتی تہی کہا اے رسول خدا میرا باپ کون ہے فرمایا فلان اس کے باپ کے نام سے اوسکو پکارا عمر بن
خطاب کہڑے ہوے حضرتؐ کی پاؤن کا بوسہ لیکر کہا رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا الی قولہ اِمَامًا آپ معاف کریں اللہ آپکو
معاف کرے یہانتک کہ حضرتؐ راضی ہوے اوس دن فرمایا اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ابن عباس نے
کہا ایک قوم بطور استہزا حضرتؐ سے پوچہہ پاچہہ کرتی کوئی آدمی کہتا میرا باپ کون ہے کسیکا ناقہ کہو جاتا وہ کہتا
میرا ناقہ کہاں ہے اوس پر اللہ نے یہ آیت اوتاری رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ علی نے کہا جب یہ آیت اوتری وَلِلّٰہِ عَلَی
النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا لوگوں نے کہا اے رسول خدا کیا ہر سال حج فرض ہے آپ خاموش

رہے پہر کہا کیا ہر سال ہی پہر سکوت فرمایا پہر کہا اَیْ کُلِّ عَامٍ فرمایا نہین اگر ہان کہون گا تو وجب ہو جاوے گا
حج واجب ہوگا تو تم سے نہو سکیگا اوسپر یہ آیت اوتری لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ الخ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے مینے بخاری کو سنا کہتے تہے ابو البختری نے علی کو نہین پایا ابو ہریرہ
کا لفظ یہ ہے حضرتؐ نے کہا اللہ نے تم پر حج لکہا ہے ایک مرد نے کہا کیا ہر سال حضرتؐ نے اوس سے اعراض کیا یہانتک
کہ اوسنے دو یا تین بار یون ہی کہا فرمایا سائل کون ہے کہا فلان شخص ہے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ
مین میری جان ہے اگر ہان کہتا تو واجب ہو جاتا و واجب ہوتا تو تم کو طاقت نہوتی اور اگر تم ترک کرتے تو کافر
ہو جاتے اوسپر اللہ نے یہ آیت بہیجی رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ ایک روایت مین آیا ہے کہ سائل عکاشہ بن محصن تہے اوسکی
سند مین ابراہیم ہجری ضعیف ہین یہ دلیل ہے اسپر کہ ترک حج با وجود استطاعت سبیل کے کفر ہے جسطرح
ترک نماز عمداً و ترک ادای زکوۃ عمداً و ترک صوم عمداً کفر ہے ان سب شرائع اسلام کا حکم محکم وجوب ادا
و کفر ترک مین عمداً یکسان ہے فرق پر کوئی دلیل لائق تعویل موجود نہین ہے بہر حال ظاہر آیت نہی ہے سوال
سے کہ جب سائل کو جواب اسکا معلوم ہو تو برا لگے اس سے بہتر یہ ہے کہ سوال ہی نہ کرے معرض و تارک
مسئلہ ہو ؎ بلبلے کز ستم خار تحمل نکند بہتر آنست کہ دیگر سخن گل نکند۔ حدیث
ابن مسعود کی مرفوعاً کیا خوب حدیث ہے کہ حضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لَا يُبَلِّغُنِي اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ
شَيْئًا فَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ ترمذی نے
کہا یہ حدیث غریب ہے پہر اللہ پاک نے فرمایا کہ اگر تم ان اشیا سے سوال کروگے جن سے تمکو منع کیا گیا ہے وقت
نزول وحی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تو وہ بیان کر دیے جاوینگے یہ بیان کچہ اللہ پر مشکل نہین آسان
ہے پہر فرمایا جو ہو چکا وہ معاف ہے یا یہ مطلب ہے کہ سوال ابتدائی نہ کرو تمہارے سوال کیوجہ سے کہین کوئی تشدید
تضییق گلو نہ بند ہے پہر تم جہینکتے پہرو حدیث مین آیا ہے بڑا مجرم مسلمانون مین وہ شخص ہے جسنے ایک شے
سے سوال کیا جو حرام نہ تہی پہر وہ اوسکے سوال کرنے سے حرام ہوگئی ولکن جب قرآن کریم مجمل نازل ہو اور
تم اوسکا بیان چاہو تو اسوقت تم کو بیان کر دیا جاویگا اسلیے کہ اوسکیطرف احتیاج ہے عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا
کے یہ معنے ہین کہ جو باتت کتاب مین مذکور نہین ہوئی وہ معاف ہے تم اوسکے ذکر سے خاموش رہو جسطرح
کہ کتاب خاموش رہی صحیح مین مرفوعاً آیا ہے چہوڑ دو مجہکو جب تک کہ چہوڑ رکہون مین تم کو ہلاک نہین ہوے
وہ لوگ جو تم سے پہلے تہے مگر اسی کثرت سوال و اختلاف سے اپنے پیغمبرون پر دوسری حدیث صحیح مین آیا ہے

اللہ نے فرائض فرض کیے تم اون کو ضائع نہ کرو حدود مقرر فرمائے اون سے آگے نہ بڑہو کچہ چیزین حرام کین اون کا
تہتک کرو کچہ اشیا سے سکوت کیا براہ رحمت بغیر نسیان و فراموشی کے تم اون سے سوال نہ کرو پہر اللہ نے کہا
اسی طرح کی مسائل منہی عنہا سے ایک قوم نے قبل تمہارے سوال کیا تہا جب اب بلا ایمان نہ لائے کافر ہو گئے
کیونکہ وہ سوال اونکا بطور استرشاد نہ تہا بلکہ بطور عناد و استہزا کے تہا ابن عباس نے کہا حضرت صلعم نے لوگون
مین پکار دیا کہ اے قوم اللہ نے تم پر حج لکہا ہے یعنے فرض کیا ۔ ایک مرد نے بنی اسد مین سے کہا کیا ہر
سال حضرت صلعم کو نہایت غصہ آیا فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری اگر ہان کہونگا واجب
ہو جاوے گا جب واجب ہوگا تم نہ کر سکو گے اوسوقت تم کافر ہو جاؤ گے سو چہوڑ دو مجہکو جب تک مین
تمکو چہوڑے رہون جب حکم کرون مین تم کو کسی چیز کا تو بجا لاؤ جب منع کرون تمکو کسی شے سے تو باز رہو
اوس سے اوسپر اللہ نے یہ آیت اتاری اور منع کیا کہ ویسا سوال نہ کرو جیسا نصاری نے کیا کہ مائدہ اوتارو
پہر کافر ہو گئے سوالون سے اوس سے نہی فرمائی اور کہا سوال نہ کرو اشیا سے اگر قرآن مین حکم سخت آوے گا تو تم کو
برا لگے گا ولکن تم منتظر رہو جب قرآن اوترے گا تو جس چیز سے سوال کرو گے اوسکا بیان قرآن مین پاؤ گے
رواہ ابن جریر دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ جب آیت حج اوتری حضرت صلعم نے لوگون مین پکار دیا
یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا لوگون نے کہا اے رسول خدا اَعَامًا وَّاحِدًا اَمْ
كُلَّ عَامٍ فرمایا لَا بَلْ عَامًا وَّاحِدًا وَلَوْ قُلْتُ كُلَّ عَامٍ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَكَفَرْتُمْ پہر اللہ نے
آیت باب اتاری رواہ ابن جریر تیسرا لفظ یہ ہے کہ مراد سوال سے بحیرہ وصیلہ سائبہ حام سے تو نہین دیکہتا
کہ اللہ نے بعد اوسکے فرمایا ہے مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا كَذَا وَلَا كَذَا عکرمہ نے کہا انکا
سوال آیات سے تہا اوس سے انکو منع کیا گیا یعنے جس طرح قریش نے سوال کیا تہا کہ نہرین جاری ہون
کوہ صفا سونے کا ہو جاوے وغیرہ ذالک یا جسطرح یہود نے سوال کیا تہا کہ انپر کوئی کتاب آسمان سے
اوتری حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَاٰتَيْنَا
ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا وقال تعالیٰ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا
جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ
فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ

قُلۡ لَّا مَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡٓا اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ يَجۡهَلُوۡنَ **ف** فتح البیان میں لکھا ہے فرمایا برابر نہیں درجہ ورتبے میں خبیث وطیب یعنے حلال حرام یا مومن وکافر یا عاصی ومطیع یا ردی وجید اولی یہ ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے اوس میں مذکورات اور ہر متصف بوصف خبث وطیب داخل ہے اشخاص ہوں یا اعمال و اقوال غرضکہ خبیث کسی طرح کسی حال میں بھی برابر طیب کے نہیں ہو سکتا ہے گو کثرت خبیث کی خوش آوے مطلب یہ ہوا کہ اہل دنیا کو کثرت مال و منال و زینت دنیا کی بہت بہاتی ہے مگر جو چیز نزدیک اللہ تعالے کے ہے وہ بہتر و باقی تر ہے اس میں اشارہ ہی طرف قلت خیر و کثرت شر کے سو تمہارے عقل والو اللہ سے ڈرو طیب کو خبیث پر اختیار کرو گو پاک کم ہو یا کہ زیادہ کیون نہ ہو شاید تم نجات پاؤ فائز بمرام ہو پہر سوال اشیا سے منع کیا کہ کیا حاجت سوال کی ہے یہ سوال کچہ معین تمہارا امر دین میں نہیں ہے اگر جواب اس سوال کا ظاہر ہوگا تم کو برا لگے گا اسلیے کہ اوس میں مشقت ہوگی ہان جو سوالات آگے کر چکے ہو وہ معاف میں پہر اعادہ اوسکا نہ کرو جس طرح قوم صالح نے ناقہ مانگا قوم عیسے نے مائدہ مانگا قوم موسی نے کہا اللہ کو کہلم کہلا دکھلا دو پہر اوسپر عمل نکیا کافر ہو گئے یہ آیت مقید ہے ساتہہ آیت فَاسْـَٔلُوٓا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ کے یعنے جس امر دین و دنیا میں حاجت استفسار کی ہو اوس سے سوال کرنے کی اجازت ہی حدیث میں آیا ہے قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَّا سَاَلُوۡا فَاِنَّمَا شِفَآءُ الۡعِيِّ السُّؤَالُ مَا جَعَلَ

اللّٰهُ مِنۡۢ بَحِيۡرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيۡلَةٍ وَّلَا حَامٍ‌ۙ وَّلٰـكِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ

الۡكَذِبَ‌ؕ وَاَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ۞ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ

قَالُوۡا حَسۡبُنَا مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا‌ ؕ اَوَلَوۡ كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔـا وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ

نہیں ٹہیرایا اللہ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافر باندہتے ہیں اللہ پر جہوٹہہ اون میں بہتوں کو عقل نہیں جب کہیں ان کو آؤ اس طرف جو اللہ نے نازل کیا اور رسول کی طرف کہیں ہمکو کفایت ہے جسپر پایا ہمنے اپنے باپ دادون کو بہلا اگر اونکے باپ نہ علم رکہتے ہون کچہ اور نہ راہ جانتے تو بہی **ف** یہ کفر کی رسمیں تہیں کہ مواشی میں کوئی بچہ نیاز رکہتے بت کی اور اوسکا کان پہاڑ دیتے نشان کو اوسکو بحیرہ کہتے کوئی جانور بت کے نام پر آزاد کرتے اوسکو اوسکے اختیار پر چہوڑ دیتے وہ سائبہ کہلاتا اور بعض نے یہ ٹہیرایا کہ جو بچہ نر ہو وہ بت کی نیاز ذبح کرون اور جو مادہ ہو میں رکہون پہر اگر نر و مادہ ملے ہوتے تو نر بہی آپ رکہتا مادہ کے ساتہہ یہ وصیلہ تہا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے لائق سواری

کے اور بوجہ کے اوس باپ کو لادنا موقوف کرتے اور چارے پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حامی تہا یہ سب رسمین غلط ڈالکر اوسکو حکم شرعی سمجہتے تہے **ف** پیر اللہ نے فرمایا کہ باپ کا حال معلوم ہو کہ حق کا تابع تہا اور صاحب علم تہا تو اوسکی راہ پکڑیے نہین تو عبث ہر انتہے بخاری نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ بحیرہ وہ ہے جسکا دودہ دوہنا لوگون کو منع تہا وہ نیاز طاغوت یعنی بت ہوتا سائبہ وہ تہا جسکو بتون کے نام پر چہوڑ دیتے اوسپر بوجہہ نہ لادتے ابوہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکہا کہ اپنی آنتین آگ مین کہینچتا ہے سب سے پہلے اوسی نے سوائب چہوڑے وصیلہ وہ ناقہ بکر ہے جو پہلی بار نر جنے پہر دوسری بار مادہ جنے اوسکو بتون کے نام چہوڑ دیتے تہے اگر ایک دوسرے سے وصل ہوتا انکے بیچ مین کوئی نر نہ ہوتا حام وہ شتر نر تہا جس نے متعدد جفتی کی ہو جب ضراب اوسکی ہو چکتی بتون کے لیے چہوڑ دیتے باربرداری سے معاف رکہتے کوئی شے اوسپر نہ لادتے اوسکا نام حام ہوتا وَكَنَّ اَدَاهُ مُسْلِمٌ وَّ النَّسَائِيُّ عائشہ نے کہا حضرت نے فرمایا رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهٗ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ تَفَرَّدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے اکثم بن جون سے کہا اے اکثم مین نے دیکہا عمرو بن لحی بن قمعہ ابن خندف کو کہ کہینچتا ہے آنتین اپنی آگ مین نہ دیکہا مینے کوئی مرد مشابہ کسی مرد کے اشبہ تجہسے ساتہہ اوسکے اور اشبہ تر اوس سے ساتہہ تیرے اکثم نے کہا اے رسول خدا مین ڈرتا ہون کہ ضرر کرے مجہکو مشابہت اوسکی فرمایا نہین تو مومن ہے وہ کافر تہا سب سے پہلے جس نے دین ابرہیم علیہ السلام کو بدلا بحیرہ سائبہ حامی مقرر کیا وہی ہے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ ثُمَّ رَوَاهُ بِنَحْوِهٖ اَوْ مِثْلِهٖ بِطَرِيقٍ اُخْرٰى وَلَيْسَ هٰذَانِ الطَّرِيقَانِ مِنَ الْكُتُبِ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا سب سے اول جس نے سوائب چہوڑے اصنام یعنے بتون کو پوجا ابو خزاعہ عمرو بن عامر ہے مینے اوسکو دیکہا کہ اپنے اسعار آگ مین کہینچتا ہے تَفَرَّدَ بِهٖ اَحْمَدُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ زید بن اسلم نے کہا حضرت نے فرمایا مین پہچانتا ہون اوس شخص کو جس نے پہلے سب سے سوائب چہوڑے اور جس نے سب سے اول دین ابرہیم کو متغیر کیا کہا وہ کون ہے اے رسول خدا فرمایا عمرو بن لحی برادر بنی کعب مینے اوسکو دیکہا کہ اپنی آنتین آگ مین کہینچتا ہے اوسکی بدبو اہل نار کو ایذا دیتی ہے اور مین پہچانتا ہون اوسکو جسنے سب سے پہلی بحیرہ مقرر کیا کہا وہ کون ہی فرمایا ایک آدمی ہے بنی مدلج کا اسکے پاس دو ناقے تہے اونکے کان پہاڑے اونکا دودہ حرام کیا پہر بعد اوسکے اونکا دودہ پیا مینے اوسکو آگ مین دیکہا وہ دونون ناقے اپنی موہنہ سے

اوسکو کاٹتے تھے اور اپنے گہروں سے اوسکو پامال کرتے تھے رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ یہ عمرو وہی بیٹا لحی بن قمعہ کا ہے
ایک رئیس تھا روسا خزاعہ سے جو والی ہوئے تھے بعد جرہم کے اور اوس نے سب سے اول دین ابراہیم کو بدل ڈالا اور
حجاز مین بتون کو لایا اور رعاء مردم کو طرف اونکی پوجنے کے اور تقرب حاصل کرنے کے ان بتون سے بلایا اور
یہ شرائع جاہلیت جانورون مین نکالے جنکا ذکر اللہ نے سورہ انعام مین فرمایا ہے وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ
مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِیْبًا الی آخر الآیات ابن عباس نے کہا بحیرہ وہ ناقہ ہے جس نے پانچ بچے جنے
پانچوین مین نظر کرتے تھے اگر نر ہوتا ذبح کرتے مرد اوسکو کہاتے نہ عورتین اگر مادہ ہوتا اوسکے کان کاٹ کر
کہتے یہ بحیرہ ہے سدی وغیرہ نے بہی اسی کے قریب قریب ذکر کیا ہے مجاہد نے کہا سائبہ بکری ہوتی مثل بحیرہ
کے لکن اوس مین چہہ بچون کا اعتبار تہا ساتوین بچے کو دیکہتے اگر ایک یا دو نر ہوتے ذبح کرتے مرد کہاتے
نہ عورتین محمد بن اسحاق نے کہا سائبہ وہ ناقہ تہا جسکے دس بچے ہوتے سب مادہ اون مین کوئی نر نہ ہوتا وہ
سائبہ کیا جاتا نہ اوسپر سواری ہوتی نہ اوسکا صوف کاٹا جاتا نہ دودہ دوہا جاتا مگر مہمان کے لیے ابو روق
نے کہا جب کوئی آدمی اپنے کام کو نکلتا وہ کام ہو جاتا تو اپنے مال مین سے ناقہ یا اور کوئی جانور نذر بتون
کی کرتا اوسکے جو بچے ہوتا وہ بتون کے لیے ہوتا سدی کا لفظ یہ ہے جس شخص کی حاجت برآتی یا مرض
سے تندرست ہوتا یا اوسکا مال بڑہتا وہ اپنے مال سے کچہ سائبہ کرتا واسطے بتون کے اوسکو جو کوئی
چہیڑتا دنیا مین اوسکو عقاب کرتے ابن عباس نے کہا وصیلہ وہ بکری ہے جسکے سات بچے ہوئے ساتواں
بچا اگر نر ہوتا اور مردہ تو اوس مین مرد شریک ہوتے نہ عورتین اور اگر مادہ ہوتا اوسکو زندہ رکہتے اور
اگر ایک شکم مین نر و مادہ دونو ہوتے تو اون دونون کو زندہ رکہتے اور کہتے وَصَلَتْہُ اُخْتُہٗ فَحَرَّمَتْہُ
عَلَیْنَا یعنے اوسکی بہن نے اوسکو وصیلہ کرکے ہمپر حرام کر دیا رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ سعید بن مسیب نے کہا وصیلہ
وہ اونٹنی تہی جو پہلے پہل مادہ جنتی پہر دوسری بہی مادہ جنتی اسکا نام وصیلہ کہتے تہے اور کہتے وَصَلَتِ اثْنَتَیْنِ لَیْسَ
بَیْنَہُمَا ذَکَرٌ یعنے اوس نے دو مادہ جنین جنکے بیچ مین کوئی نر نہین ہے اوسکے کان کترتے واسطے طواغیت
کے رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اسیطرح امام مالک سے بہی مروی ہے محمد بن اسحاق نے کہا وصیلہ وہ بکری تہی
جو دس مادہ پانچ پیٹ مین توام جنتی اوسکا نام وصیلہ رکہتے اوسکو چہوڑ دیتے پہر اگر بعد اوسکے نر یا
مادہ جنتی تو وہ مردون کے لیے ہوتی نہ عورتون کے لیے اور اگر مردہ ہوتی تو مرد و عورت سب اوس مین شریک
ہوتے ابن عباس نے کہا جب کسی شخص کا شتر نر دس حمل رکہواتا اوسکو چہوڑ دیتے حام کہتے دوسرا

لفظ اون کا یہ ہے جب کسی شتر نر کا پوتا پیدا ہوتا کہتے اوس نے اپنی پیٹھ بچا لی پہر اوس پر کچھ بار نہ کرتے نہ اوسکا
صوف کاٹتے نہ اوسکو کسی چراگاہ سے یا حوض سے روکتے گو وہ حوض کسی غیر کا ہوتا مالک نے کہا حام وہ شتر تھا کہ
جب اوسکی جفتیان پوری ہو جاتین دس پر رطاوس کے لگا کر سائبہ کر دیتے اس آیت کی تفسیر میں اسکے سوا اور
بہی کہا ہے اس باب مین ایک حدیث بہی مالک بن نضلہ سے آئی ہے اونہون نے کہا مین پاس حضرت کے آیا
پرانے کپڑے پہنے ہوئے فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے مینے کہا ہان پوچھا کس قسم کا مال کہا ہر طرح کا اونٹ بکری
گہوڑے غلام فرمایا جبکہ اللہ نے تجہہ کو مال دیا ہے تو اپنے اوپر صرف کر پہر فرمایا تیرے اونٹ ثابت کان کے
بچے جنتے ہین مینے کہا ہان سب اونٹ اسیطرح کے ہوتے ہین فرمایا شاید تو موسے یعنے استرہ لیکر کچھ اونٹون
کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بحیرہ ہے اور چند اونٹون کے کان پہاڑتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حرم
ہین مینے کہا ہان فرمایا یہ کام نہ کیا کر اللہ نے جو کچھ تجھکو دیا ہے وہ سب حلال ہے پہر کہا مَا جَعَلَ اللّٰہُ
مِنْ بَحِیْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِیْلَةٍ وَّلَا حَامٍ یعنے اللہ نے یہ کچھ مقرر نہین کیا بحیرہ وہ ناقہ ہے جسکے
کان کاٹے گئے اب اوس شخص کی جورو بیٹیان اور کوئی گہر والا اوسکا اوسکے صوف اور وبر اور اشعار اور
البان سے فائدہ نہین لیتا وہ جب اونٹنی مر جاتی ہے تو سب اوسمین شریک ہو جاتے ہین سائبہ وہ ہے جس کو
اپنے آلہہ کے لیے چہوڑ دیتی ہین آلہہ کے پاس پہونچا کر نا زخرہا دیتے ہین وہ شتر بے مہار پڑے پہرتے ہین
وصیلہ وہ بکری ہے جس نے چہہ پیٹ جنی جب ساتوان بچہ ہوا تو اوسکے سینگ کاٹے کہنے لگے اب یہہ
وصیلہ ہو گئی پہر اوسکو نہ ذبح کرتے نہ جفتی ولاتے نہ جہان کہین وہ حوض پر جاتی اوسکو روکتے یہہ
تفسیر حدیث مین مدرجاً آئی ہے اور دوسری طرح پر عوف بن مالک کا قول ہے یہی اشبہ ہے اسکو امام احمد
نے بہی مالک بن نضلہ سے روایت کیا ہے مگر اوس مین یہ تفسیر الفاظ نہین ہے پہر اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے
ان چیزون کو مشروع نہین کیا اور نہ یہ اشیا نزدیک اللہ کے قربت ہین لکن مشرکون نے افترا کیا شرع
و قربت ٹہیرایا سو یہ بات انکو حاصل نہ ہوئی بلکہ اونپر وبال ہو گئی ان مشرکون کا حال یہ ہے کہ جب ان کو
طرف دین و شرع و جہب و ترک محرم کے طرف بلاؤ تو یون کہتے ہین کہ جس بات پر ہمنے اپنے باپ
دادون کو پایا ہے اور جن طرائق و مسالک پر وہ چلتے تہے وہی راہ و رسم ہم کو کفایت کرتی اللہ نے
کہا بہلا اگر اونکے آبا کچھ علم نہ رکھتے ہون کوئی امر حق نہ جانتے بوجہتے ہون کوئی شے نہ پہچانتے
ہون انکو کوئی رستہ ہدایت کا معلوم نہ ہو تو بہی کیا یہ اونہین کی پیروی کرینگے اوسی لیک پر چلینگے

حالانکہ حالت انکی یہ ہے جو کبھی کسی اونکی پیروی تو وہی تخفہ کریگا جو ان سے بہی بڑہکر جاہل بے عقل گمراہ گنوار کا
لٹھہ ہوگا **ف** فتح البیان کا بیان فاتح تفسیر آیت باب مین یہ ہی ما جعل کے معنے یہ ہین کہ اللہ پاک نے کسی جانور
کا نام بحیرہ وغیرہ نہین کہا ہے یا مشروع نہین کیا یا اوسکا حکم نہین دیا یا بیان نہین کیا یا نہین ٹہیرایا یا
وضع نہین کیا یا پیدا نہین کیا بحیرہ مشتق ہی بحر سے بمعنے شق اذن یعنے کان کا پہاڑنا ابن سیدالناس
نے کہا بحیرہ وہ ہے جو بلا راعی چہوڑ دیا جاوے یعنے جیسے ہندوستان مین سانڈ جنکو بت کی نام پر شتر بے مہار کر کے
چہوڑ دیتے ہین اسکے سوا اور بہت قول ہین جمع ان اقوال ہین یون ہی کہ افعال عرب بحیرہ مین مختلف
تہے سیب بمعنی مخلی ہے ناقہ ہوتا خواہ بعیر شفا مرض یا بلوغ منزل کے نیاز مین اوسکو چارہ پانی و سواری سے
آزاد کر دیتے یا اللہ کے نام پر سائبہ کرتے کچہ قید نہ ہوتی نہ کوئی اوسکا چرواہا ہوتا اسیطرح غلام لونڈی
کو بہی سائبہ کر دیتے جہان چاہے جاوے کسیکا قابو اوسپر نہ ہوتا وصیلہ وہ ناقہ ہے جو مادہ پر مادہ جنے شافعی
نے کہا حام وہ شتر نر ہی جسکو دس برس لاد پہاند کر چہوڑ دیا ہو یا سات مادہ لگا تار اوس سے پیدا ہو چکے ہون
منشا خلاف کا ان اشیا مین اختلاف مذاہب عرب و آرا فاسدہ اہل جاہلیت کا ہے اللہ نے کہا یہ سارا
افترا ہے کذب کا جو اونہون نے اللہ پر باندہا ہے شرع و عقل دونون سے جدا ہے سبحان اللہ انکی
عقلین کتنی رکیک و ضعیف تہین یہ افاعیل جو وہ کرتے تہے محض رقاعت و لفس حمق تہا یہ اونکے علما
و روسا و کبرا کا حال تہا و ای رجال جہلا و رعایا و عوام کے اسی لیے اللہ نے کہا کہ اکثر یعنے اراذل
و عوام جو انکے پیرو ہین کچہ نہین سمجہتے کہ یہ فقط انکے روسا کا کذب و افترا ہے اللہ پاک پر بلکہ اونکی
تقلید مین مستم ہین یہ بیان ہے انکی قصور عقول و عجز کا ابتدا سے پہر فرمایا کہ جب ان اکثرین سے یہ بات کہی
جاتی ہے کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کیطرف آؤ اللہ و رسول کے حکم کو مانو تو کہتے ہین کہ ہم کو تو وہی
راہ بس ہے جسپر ہمنے اپنے آبا کو پایا ہے حالانکہ انکے آبا کے افعال و سنن یہی ہین جو ہم ذکر ہوے اللہ نے
بطور انکار یا تعجب سچ فرمایا کہ اگرچہ انکے آبا جہلا ضالین ہون کچہ نہ جانین رستہ نہ پاوین تب بہی کیا
وہ انہین کی چال پر چلینگے اسی طرح کی ایک آیت سورہ بقرہ مین گذر چکی ہے یہان لفظ مَا وَجَدْنَا
کہا ہے وہان مَا اَلْفَیْنَا فرمایا تہا یہان لَا یَعْلَمُوْنَ فرمایا وہان لَا یَعْقِلُوْنَ ارشاد کیا تہا یہ تفنن
عبارت اسلوب بشارت ہی اسی کو ابو حیان وسمین نے مستحسن کہا ہے معنے یہ ہین کہ اقتدا عالم مہتدی
کی صحیح ہوتی ہے جس کا قول مبنی ہے حجت و برہان و دلیل پر سوا ان مشرکون کے باپ دادے ایسے

نہ تہے پہر انکی اقتدا کیسی شوکانی نے فرمایا ہے یہی مقولہ جاہلیت اب بعضب العین مقلدہ ہوگیا ہے جب کوئی داعی
اُنکو طرف حق کے بلاتا ہے یا کوئی صارخ کتاب وسنت پکارتا ہے تو وہ اسی لاٹہی کو پکڑ کر چلتے ہین انکا احتجاج
اُن لوگون سی جنکے یہ مقلد بنے ہین اور وہ اونہین کیطرح تعبد شرع الٰہی مین تہے باوجود مخالف ہونے انکے قول
کے کتاب وسنت رسول سے مثل قول اونہین مشرکین کے ہے اُن مین اور ان مین کچہ فرق نہین مگر مجرد عبارت
لفظی مین نہ معنے مین جسپر دار مدار افادہ استفادہ کا ہے اللّٰہم غفرا ہمنے بہت سی گرفتاران تقلید
کو جو حق کو رجال سے پہچانتے ہین نہ استدلال سے سنا ہے کہ جب کوئی اون سی یہ بات کہتا ہے کہ حق اس
مسئلے مین یون ہے یا راجح قول فلان کا ہے تو یہ جواب دیتے ہین کہ سنو صاحب تم کچہ فلان سی زیادہ علم
نہین رکہتے ہو مراد اوس فلان سے وہ شخص ہوتا ہے جس نے خلاف اس قول راجح کے کہا ہی سو گذارش ہماری
یہ ہی کہ ہان سچ ہی ہم فلان سے بڑہکر عالم نہین ہین لکن ہم یہ پوچہتے ہین کہ بہلا اوسکا اتباع اور اُسکے قول کا
اخذ کرنا ہمپر واجب ہی تو کہتے ہین نہین لکن حق اوس شخص سی فوت نہین ہوتا اسکا جواب یہ ہے کہ فقط
بالخصوص اُسی سے حق فوت نہین ہوتا ہے یا اوس سے اور جو کوئی علما مین سے اوسکے مشابہ و مانند ہی اور
رتبہ علم مین اوسی درجے تک پہونچا ہے اوس سے بہی فوت نہین ہوتا تو کہتے ہین ہان اُس سے بہی فوت نہین ہوتا اور اسکی اشباہ
سے بہی فوت نہین ہوتا ہی سو تب کہنا چاہیے کہ اُس فلان کے اشباہ و نظائر علما سلف و خلف مین ہزارون
گذرے ہین بلکہ اعداد متعددہ ایسے ہین کہ جو اوس فلان پر بہی فاضل ہین اور ایک مسئلے مین اقوال متقابلہ
رکہتے ہین ہو سکتا ہے کہ عین واحدہ نزدیک بعض کے حلال اور نزدیک دوسرے کے حرام ہو تو کیا اب وہ
ایک شی حلال و حرام دونو طرح ہوگی اسلیے کہ اون دونو شخصون مین سے حق کسی سے فوت نہین ہوا
ہے جسطرح تمہارا زعم ہے اگر کہوگے ہان ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شے حلال بہی ہو حرام بہی ہو تو یہ بالکل
باطل ہے حالانکہ جس نے یہ کہا ہے کہ سب مجتہد مصیب ہین اوسکا مطلب یہ ہے کہ قول ہر ایک مجتہد کا
صواب ہے نہ اصابت اور ان دونو معنیون مین فرق ہے یا کوئی کہنے والا اونکے جواب مین یون کہی کہ فلان
تجہ سے زیادہ اعرف بحق ہی اسلیے کہ وہ اعلم ہے جبکہ اسعد بحق اعلم ہوتا ہے سو جو کوئی ہوگا دوسرا
اوس سے اعلم ہوگا پس وہ فلان غیر جسکو اوس سے اعلم سمجہا ہے اسعد بحق ہی اس سے تو اب حق نہ اسکے
ہاتہہ مین رہا نہ اوس کے اتباع کے ہاتہہ مین ان محاورات کا محتاج وہی شخص ہے جو مبتلا محاورہ
مقصر پڑا ہے جنکو فہم صحیح کا معرفت اسرار ادلہ کی عقل دریافت حقائق کی نہین ہے وہ بچارہ غریب

سکین اون کا مبتلا ہوکر اسطرح کے محاورات کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ اونکی طرف سے اوسپر وارد ہوتے ہین
اور مناظرات مجادلات مکابرات پیش آتے ہین اُن مین گرفتار رہتا ہے ورنہ جسکو علم حقیقی شرع سے
ادنی لگاؤ بھی ہو اوسکو حاجت طرف ان محاورات ومقاولات کی نہین پڑتی کیونکہ ہر عارف یہ بات جانتا
ہے کہ مجتہد کا وظیفہ یہ نہین ہے کہ وہ قول کسی عالم کا جو مختص ہے ساتھ ایسے مرتبے کے جو اُسکے مرتبہ سے
فوق ہے قبول کرے بلکہ وظیفہ مجتہد کا یہ ہے کہ اُس عالم کی حجت کو قبول کرے پھر جب حجت ظاہر نہ ہوگی
مجتہد کو قبول کرنا قول غیر کا جو خالی ہے حجت سے اسکے علم مین کسیطرح حلال نہ ہوگا اگرچہ واقع مین
کوئی اوسکی حجت ہو کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے پاس حجت ہوتی ہے مگر اوس دوسرے عالم کو اوسپر
اطلاع نہین ہوتی اس تجویز کا نتیجہ اسیقدر ہے کہ نسبت اوس عالم اول کے حسن ظن کرے اوسکی
بات کو محمول سلامت پر کرے نہ یہ کہ اوسکے اوس قول کو متمسک ٹھیراوے اور یہ کہے کہ اُس کی
بات کے ساتھ تمسک کرنا جائز ہے اسلیے کہ مقالہ اوسکا حق ہے جسطرح کہ تمسک کرنا دلیل سے جائز
ہے ایسی بات وہی شخص کہے گا جسکو علم وعقل سے کچھ حصہ بہرہ نہ ہوگا واللہ اعلم یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا
فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اے ایمان والو تمپر لازم ہے فکر اپنی جان کی تمہارا کچھ
نہین بگاڑتا جو کوئی بہکا جب تم ہوے راہ پر اللہ پاس پھر جانا ہے تم سب کو پھر وہ جتاویگا جو کچھ
تم کرتے تھے **ف** یعنی ان مسئلوں کو تمنے جانا تم اون پر عمل کرو اور جو کوئی اصل دین ہی کو نہین
مانتا اوسکو مسئلے بتانا کیا حاصل اول دین سمجھایے اگر وہ مانے تب مسئلہ بتایے انتہے اللہ پاک نے
اس آیت مین اپنے عباد مومنین کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنے نفس کی اصلاح کرو جہانتک ہوسکے خیر بجالاؤ
کوتاہی نہ کرو تمہارا کام درست ہوگیا تو اور کا فساد تم کو کچھ نقصان نہ دیگا خواہ قریب ہو یا بعید ابن
عباس نے کہا ہے اللہ فرماتا ہے جب اطاعت کی بندہ نے میرے امر کی حلال مین میری نہی کی حرام مین تو
اب کسی گمراہ کی گمراہی اُسکو ضرر نہین پہونچاویگی یہی قول مقاتل بن حیان کا بھی ہے پھر فرمایا ہم خبر دینگے
تمکو تمہارے عمل کی یعنے ہر عامل کو اوسکے عمل کی جزا ملیگی نیک کو نیک بد کو بد اس کریمہ مین دلیل نہین ہے
ترک امر معروف نہی عن المنکر پر جبکہ اوسکا بجالانا ممکن ہو قیس نے کہا ابو بکر نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا حمد وثنا
کی بعد کہا اے لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو اور جو جگہہ اوسکے رکھنے کی نہین ہے وہان اوسکو رکھتے ہو مینے

حضرت کو سنا فرماتے تھے لوگ جب منکر یعنے خلاف شرع کام دیکھیں اور اسکو نہ بگاڑیں تو قریب ہے کہ اللہ عزوجل اون
سب کو عقاب کرے پھر ابو بکر نے کہا ای لوگو بچو جھوٹ سے بیشک کذب ضد ایمان ہے رواہ احمد و اصحاب السنن الاربعۃ
وابن حبان فی صحیحہ وغیرھم من طرق کثیرۃ عن جماعۃ کثیرۃ متصلا مرفوعا ومنہم من رواہ موقوفا علی الصدیق
وقد رجح رفعہ الدارقطنی وغیرہ ابن کثیر نے طرق حدیث کر کے کلام طویل مسند صدیق میں ذکر کیے ہیں ابی
امیہ شعبانی کہتے ہیں میں پاس ابو ثعلبہ خشنی کے گیا کہا تم اس آیت میں کیا کرتے ہو یعنے کہتے ہو کہا واللہ میں نے
حال اس آیت کا خبیر سے پوچھا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا فرمایا بل ائتمروا بالمعروف
وتناھوا عن المنکر حتی اذا رأیت شحا مطاعا وھوی متبعا ودنیا مؤثرۃ واعجاب کل ذی
رای برایہ فعلیک بخاصۃ نفسک ودع العوام فان من ورائکم ایاما الصابر فیہن مثل
القابض علی الجمر للعامل فیہن مثل اجر خمسین رجلا یعملون کعملکم ابن مبارک نے کہا
غیر عتبہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے قیل یا رسول اللہ اجر خمسین رجلا منا او منھم قال لا بل
اجر خمسین منکم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب صحیح وکذا رواہ ابو داود
وابن ماجۃ وابن جریر وابن ابی حاتم حسن نے کہا ایک آدمی نے ابن مسعود سے حال اس آیت کا پوچھا کہا
یہ زمانہ اس آیت کا نہیں ہے وہ تو آج کے دن مقبول ہے لکن لگتا ہے کہ زمانہ اوسکا آوے جب تم امر کروگے
تو تمہارے ساتھ ایسا ایسا کیا جاویگا یا تم سے قبول نکرینگے اوسوقت تمکو اپنی جان کی اصلاح چاہیے
ضرر نکریگا تم کو جو گمراہ ہوا رواہ عبد الرزاق ابو العالیہ کہتے ہیں لوگ پاس ابن مسعود کے بیٹھے تھے دو آدمیوں
میں کچھ جھگڑ ہوئی جسطرح لوگوں میں ہو جاتی ہے ہر ایک دوسرے کیطرف کھڑا ہو گیا ایک ہمنشین ابن مسعود نے کہا میں
کھڑے ہو کر ان دونوں کو امر معروف و نہی عن المنکر نہ کروں دوسرے نے جو اس کے پہلو میں بیٹھا تھا کہا تو اپنی
خبر لے اللہ کہتا ہے علیکم انفسکم الآیہ ابن مسعود نے سنکر کہا چپ رہ ابھی تک تاویل اس آیت کی نہیں
آئی ہے قرآن جہاں اترا وہاں اترا اوسکی کچھ آیتیں ایسی ہیں جنکی تاویل اترنیسے پہلے گذر چکی کچھ ایسی ہیں جنکی
تاویل عہد رسول اللہ میں واقع ہو چکی کچھ ایسی ہیں جنکی تاویل بعد حضرت کے واقع ہوئی تھوڑے ہی دنمیں کچھ ایسی ہیں جنکی تاویل دن حساب کے
واقع ہوگی جیسے حساب و جنت و نار سو جبتک تمہارے دل ایک ہیں تمہاری ہوا ایک ہے نہ تم گروہ گروہ نہ ہو بعض
تمہارے پاس بعض نہ چکھیں تب تک امر و نہی کرتے رہو اور جب دل و ہوا مختلف ہو جاویں تم گروہ گروہ
ہو جاؤ بعض تمہارے پاس بعض چکھیں تو پھر اپنی جان کا کام کر کہ اسوقت تاویل اس آیت کی آجاویگی

رواہ ابن جریر سفیان بن عقیل نے کہا ابن عمر سے کہا گیا کیا اچھا ہوتا اگر تم ان دنون مین بیٹھ رہتے نہ امر
کرتے نہ نہی کیونکہ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے علیکم انفسکم الخ کہا یہ آیت نہ میرے لیے ہے نہ میرے اصحاب
کے لیے اسلیے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے الا فلیبلغ الشاھد الغائب ہم شہود مین تم غیب ہو لیکن یہ آیتہ
اون اقوام کے لیے ہے جو بعد ہمارے آوینگی اگر وہ کچھ کہینگے تو اونکی بات نہ مانی جاویگی رواہ ابن جریر ابو مازن
نے کہا مین زمانہ حضرت عثمانؓ مین مدینہ گیا ایک مسلمانون کی مٹھی ہوئی تھی اُن مین سے ایک شخص نے یہ
آیت پڑہی علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اکثر قوم نے کہا اسکی تاویل اب تک نہین آئی
جبیر بن نفیر نے کہا مین ایک حلقہ اصحاب رسالت مین تھا ستیون اصغر تھا یعنے کم عمر اونہون نے امر معروف
نہی عن المنکر کا چرچا کیا مینے کہا کیا اللہ نے کتاب مین یہ نہین کہا ہے یایھا الذین امنوا علیکم
انفسکم الخ سب میری طرف ایک بار ہوکر متوجہ ہوئے اور کہا تو قرآن سے ایک آیت کھینچتا ہے
جسکو پہچانتا نہین نہ اوسکی تاویل جانتا ہے مینے تمنا کی کہ کاش مین نہ بولتا پھر آپس مین باتین کرنے
لگے جب اوٹھنے کا وقت قریب آیا کہا ای لڑکے تو کم عمر ہے تو نے ایک آیت کھینچ لی تو جانتا نہین کہ وہ
کیا ہے قریب ہے کہ پاوے گا تو وہ زمانہ جب دیکھیگا تو بخل کو مطاع ہوی کو متبع خوش ہونا ہر رای والی کا
اپنی راے سے اُسوقت تو اپنی جان کو پکڑ کسیکا گمراہ ہونا تجھہ کو ضرر نہ کریگا جبکہ تو نے اپنی راہ پالی
رواہ ابن جریر ضمرہ بن ربیعہ نے کہا حسنؒ نے یہ آیت پڑہی پھر کہا الحمد للہ بھا والحمد للہ
علیھا ما کان مومن فیما مضی ولا مومن فیما بقی الا والی جنبہ منافق یکرہ عملہ رواہ
ابن جریر سعید بن المسیب نے کہا جب تو نے امر معروف نہی عن المنکر کیا تو اب کسی کا گمراہ ہونا تجھکو ضرر
نہ کریگا جبکہ تو راہ یاب ہوگیا حذیفہ نے بھی اسیطرح کہا ہے بہت سے سلف بھی اسی کے قائل ہین کعب نے
کہا جب کنیسہ مسجد دمشق ڈہا دیا جاوے اور عصب کا پھیلنا ظاہر ہو اوسوقت تاویل اس آیت کی ہے فتح البیان
مین کہا ہے مطلب یہ ہے کہ لازم پکڑو تم اپنی جانون کو اور حفاظت کرو اُنکی آمیزش گناہون و اصرار کرنے
سے معاصی پر اور قیام کرو ساتھ صلاح نفس کے نقصان نہ کریگی گمراہی کسی گمراہ کی تمکو اہل کتاب ہون یا
اور کوئی جبکہ تم نے راہ حق پالی حقیقین اپنے نفس کے اس آیت مین دلیل سقوط امر معروف نہی عن المنکر پر نہین ہے
اسلیے کہ تارک اسکا باوجود اعظم فرائض ہونے امر و نہی کے مہتدی نہین ہے حالانکہ اللہ نے کہا ہے اذا اھتدیتم
آیات قرآنیہ و احادیث کثیرہ دال ہین وجوب امر و نہی پر یہ وجوب متحتم و مضیق ہے اسصورت مین یہ آیت محمول ہے

اور جسکو قدرت قیام کی وجوب امر ونہی پر نہین ہے یا گمان تاثیر کسی حال مین بہی نہین کرتا ہو یا اپنی جان پر خوف ایسے ضرر کا رکہتا ہو کہ باوجود اوسکے ترک امر ونہی جائز ہو حدیث ابو ثعلبہ خشنی اس باب مین اوپر گذر چکی ہے عامر اشعری نے کہا اون مین ایک شخص اندہا تہا اوسنے پاس حضرت کے آنا چہوڑ دیا پہر آیا حضرت نے فرمایا تجہہ کو کس بات نے روکا اوسنے کہا مینے یہ آیت پڑہی عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ الخ فرمایا این ذہبتم اِنَّمَا هِيَ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ مِنَ الْكُفَّارِ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اخرجہ احمد وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ ابی بن کعب نے کہا اس آیت کی تاویل آخر زمان مین آویگی ابو سعید خدری نے کہا اس آیت کا ذکر پاس حضرت کے ہوا فرمایا ابہی تاویل اسکی نہین آئی اور نہ آویگی یہان تک کہ عیسی بن مریم اوترین طبری نے کہا اولی اقوال اور اوضح تاویلات ہمارے پاس اس آیت مین قول صدیق رضی اللہ عنہ ہو یعنے عمل کرنا اللہ کی طاعت پر ادا کرنا لازم امر ونہی کا پکڑنا ہاتہہ ظالم کا واللہ کوئی آیت اس سے زیادہ سخت تر نہین اوتری ابن مبارک نے کہا یہ آیت اوکد آیات ہی وجوب امر ونہی مین کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ مراد تمہارے اہل دین ہین کہ بعض وعظ کرین بعض کو اور رغبت دلاوین خیرات مین اور تنفر کرین قبائح ومکروہات سے مجاہد وابن جبیر نے کہا یہ آیت حق مین یہود ونصاری کے اوتری ہے کہ ان کو جزیہ لیکر چہوڑ دو ابو مسعود نے کہا یہ توہم بیجا ہی کہ اس آیت مین رخصت ہی ترک امر ونہی کی باوجود استطاعت کیونکہ منجملہ مبتدا کے ایک یات بہی ہے کہ انکار کرے منکر پر جہان تک طاقت کام دے انتہی اقوال وروایات اس باب مین بہت مین اُنسے جمع درمیان اس آیت ودیگر آیات واحادیث واردہ کے بمقدمہ امر معروف ونہی عن المنکر حاصل ہوتی ہے واللہ اعلم پہر فرمایا کہ سب کا رجوع طرف اللہ کے ہے خائع ہو یا عاصی ضال ہو یا مہتدی وہ تمکو تمہارے اعمال کی خبر دیگا اور جزا جاری کرے گا اسمین وعد ووعید ہی دونو فریق کو اور تنبیہ ہے اس بات پر کہ کسی سے مواخذہ غیر کے عمل پر نہ ہوگا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا

بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ○ ع

اى ایمان والو گواہ تمہارے اندر جب پہنچے تم مین کسیکو موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیین تم مین سے یا دو اور ہون تمہارے سوای اگر تم نے سفر کیا ہو ملک مین پہر پہونچی تمپر مصیبت موت کی دونون کو کہڑا کرو بعد نماز کے وہ قسم کہاوین اللہ کی اگر تم کو شبہ پڑے کہین ہم نہین بیچتے قسم مال پر اگرچہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہین چہپاتے اللہ کی گواہی نہین تو ہم گنہگار ہین پہر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونو حق دبا لے لگے گناہ سے تو دو شخص اور کہڑے ہون انکی جگہہ کہ جنکا حق دبا ہے اونمین جو بہت نزدیک ہین پہر قسم کہاوین اللہ کی ہماری گواہی تحقیق ہے انکی گواہی سے اور ہم نے زیادہ نہین کیا نہین تو ہم بے انصاف ہین اسمین لگتا ہے کہ شہادۃ ادا کرین راہ پر یا ڈرین کہ اولٹی پڑے گی قسم ہماری اونکی قسم کے بعد اور ڈرتے رہو اللہ سے اور سن رکہو اور اللہ راہ نہین دیتا بے حکم لوگون کو **ف** یعنی مسلمان مرتے وقت کسی کو اپنے مال کا کام حوالہ کرے تو بہتر ہے کہ دو مسلمان معتبر کو کرے پہر اگر وارثون کو شبہ پڑے کہ ان شخصون نے کچہہ مال چہپایا اور وارث دعوی کرین اور شاہد نہین تو دونون شخص قسم کہاوین کہ ہم نے نہین چہپایا اگر سفر مین اس کام نے وہان مسلمان پیدا نہ ہوئے تو دو کافر بہی روا ہین اور قسم دین بعد نماز عصر کے اوس وقت کی دعا نیک و بد زیادہ قبول ہے شاید ڈر کر جہوٹی قسم نہ کہاوین **ف** وارثون کو شبہ پڑے تو قسم دینے کا حکم رکہا سو اسطے کہ قسم سے ڈر کر اول ہی جہوٹہہ نہ ظاہر کرین پہر اگر اُن کی بات جہوٹہہ نکلی تو وارث قسم کہائین یہ اسطے کہ وہ قسم مین مغالطہ کرین جانین کہ آخر ہماری قسم اولٹی پڑیگی **ف** اسجگہہ شہادت فرمایا ہے اظہار کو مدعی اظہار کرے یا مدعا علیہ جیسے اقرار کو کہتے ہین اپنی جان پر شہادت دی **ف** حضرت کے وقت مین ایک مسلمان تجارت کو گیا راہ مین مرنے لگا قافلے مین سے دو نصرانیون کو اپنا مال سپرد کیا کہ میرے وارثون کو دیجیو جب وہ لا کر دینے لگے تو وارثون نے ایک کٹورا اوس مین نہ دیکہا وہ سونے کا تہا تکلف اسکا دعوی کیا وہ دونو قسم کہا گئے کہ ہمکو یہی دیا تہا پہر وارثون نے وہ کٹورا سنار پاس پایا پوچہا تو معلوم ہوا کہ چاندی کا تہا سونے کا ملمع کہ اُن نصرانیون نے بیچا اور پہر ثابت کیا تو کہنے لگے کہ میت نے زندگی مین ہمارے ہاتہہ بیچا اور قیمت لے چکا تہا پہر وارثون مین دو شخص جو اس میت کے زیادہ قریب تہے سب کیطرف سے قسم کہا گئے کہ ہمکو بیچنا معلوم نہین اور میت کے ہاتہہ کی فہرست بہی نکلی اوس مال مین سے اوسمین کٹورا داخل تہا آخر نصرانیون سے بہر لیا انتہی یہ آیت کریمہ مشتمل ہے حکم عزیز پر ابن عباس نے کہا منسوخ ہے یہی قول ابراہیم کا بہی ہے اکثر نے کہا بلکہ محکم ہے جسکو دعوی نسخ کا ہو وہ بیان کرے جمہور کو ابن عباس نے کہا دو مرد عادل مسلمانون مین سے مراد ہین یہی قول ہے عبیدہ و سعید بن مسیب و حسن و

مجاہد و یحیی و سدی و قتادہ وغیرہم کا اور وہ نے کہا وہ دونون اہل موصی سی ہون عکرمہ و عبیدہ اسی کے قائل ہین ابن عباس
نے کہا غیر کم سے مراد غیر مسلمین ہین یعنے اہل کتاب یہی قول ہے عبیدہ شریح ابن مسیب ابن سیرین یحیی بن یعمر عکرمہ
مجاہد سعید بن جبیر شعبی ابراہیم نخعی قتادہ ابی مجلز سدی مقاتل بن حیان عبد الرحمن بن زید بن اسلم وغیرہم کا عکرمہ
و عبیدہ کی قول پر کہ مراد منکم سے قبیلہ موصی ہی غیر کم سے مراد غیر قبیلہ موصی ہوگا حسن و زہری سی بہی یون ہی مروی
ہے پہر اللہ پاک نے جواز استشہاد دو ذمی کے لیے وقت نہ ہونی دو مسلمین کی دو شرطین فرمائین ایک سفر دوسری موت جسطرح
طرح قاضی شریح نے کہا ہی کہ جائز نہین گواہی یہود و نصاری کی مگر سفر مین اور نہ سفر مین جائز ہے مگر وصیت
مین امام احمد سی بہی اسیطرح منقول ہے یہ مسئلہ افراد امام احمد سی ہے ہر سہ ائمہ خلاف انکی ہین کہتی ہین شہادت
اہل ذمہ کی مسلمانو نپر جائز نہین ہان ابو حنیفہ نی باہم انکے جائز کہا ہی یعنے گواہی ذمی کی ذمی کے لیے درست
ہے زہری نے کہا سنت جاری ہی کہ شہادت کافر کی حضر مین جائز نہین اور نہ سفر مین یہ تو مسلمانون مین ہوتی
ہے ابن زید نے کہا یہ آیت حق مین ایک مرد کی اوتری ہی جو مر گیا اور اسکے پاس کوئی مسلمان نہ تہا یہ واقعہ اول
اسلام مین ہوا جبکہ زمین حرب تہی لوگ کافر تہے وصیت سی ایک دوسرے کے وارث ہوتی تہے پہر وصیت منسوخ
ہوئی فرائض فرض ہوے لوگ انپر عمل کرنے لگے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ مگر اس مین نظر ہے ابن جریر نے کہا آیت
سے کیا مراد ہی کہ میت ان دونو کو وصیت کری یا گواہ ٹہیرائے اس مین دو قول ہین ایک یہ کہ وصیت کری یزید
بن عبد اللہ کا یہی قول ہے ابن مسعود نی کہا مراد یہ ہی کہ کوئی شخص سفر کرے اسکی پاس مال ہو قدر یعنے موت اسکو
پالی سو وہ اگر دو مسلمان پائی تو اپنا ترکہ انکی سپرد کر دی اور دو اور مسلمانون کو اوسپر گواہ ٹہیرالے اسکی سند منقطع ہے
دوسرا قول جو یہ تہا کہ انکو شاہد بناوی سو ظاہر سیاق آیت یہی ہی پہر اگر کوئی تیسرا وصی نہین ہے تو وصایت و شہادت
دونو انمین جمع ہونگی جسطرح قصہ تمیم داری و عدی بن بدا مین آیا ہے مگر ابن جریر یہ ہونا اون دونو کا دو شاہد مشکل
بتلاتے ہین اسلیے کہ یہان کوئی حکم نہین ہے کہ اسمین شاہد حلف کری اور یہ مانع نہین ہے اوس حکم کو جسپر آیت کریمہ
متضمن ہے کیونکہ وہ ایک حکم محکم مستقل بنفسہ ہے لازم نہین کہ قیاس پر جمیع احکام کے جاری ہو حالانکہ یہ ایک
حکم خاص ہے شہادت خاصہ کے ساتہہ محل خاص مین اس حکم مین کئی امر معاف کئے گئے ہین جو اور احکام مین معاف
نہین ہین پس وقت قیام قرینہ شک و شبہ و ریبت کے وہ شاہد بمقتضای مدلول آیہ کریمہ حلف کریگا ف ابن عباس
نے کہا مراد نماز سی اس جگہہ نماز عصر ہے اسی کے قائل ہین سعید بن جبیر ابراہیم نخعی قتادہ عکرمہ ابن سیرین مگر
زہری نے کہا مراد نماز مسلمین ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد نماز انکے اہل دین کی ہے یہی بات عبیدہ

ابراہیم قتادہ وغیرہ واحد نے بھی کہی ہے مطلب یہ ہوا کہ اون دونون گواہون کو بعد کسی نماز کے جس مین لوگ جمع ہوتے ہین
روبرو اونکے کہڑا کرکے قسم لینگے وہ اللہ کی قسم کہائین کہ اگر تم کو اون دو شخصون کیطرف کچہ شبہ ہے کہ اونہون نے
خیانت یا غلول کیا ہے تو ہم اپنی سوگند سے عوض قلیل دنیاے فانی زائل ہونیوالی نہین لیتے گو جسکے اوپر گواہی
دی ہے وہ ہمارا کوئی قریب ہی کیون نہو ہم تب بہی اوسکا محابا کرکے اللہ کی گواہی کو مخفی نہ رکہینگے اضافت
شہادت کی طرف اللہ کے تشریف وتعظیم امر کے لیے ہے اگر ہم ایسا کرینگے کہ شہادت کو محرف مبدل مغیر یا بالکل
مکتوم مخفی رکہینگے تو آثم ومجرم ہوجائینگے پہر اللہ نے کہا اگر یہ بات مشتہر وظاہر ومحقق ہو کہ اون دونو شاہدون
نے خیانت یا غلول کسی شے کا مال موصی بہ سے کیا ہے تو دو شخص دوسرے اُن مین جو بہت نزدیک ہین بجای اُنکے
کہڑے ہوجائین جنکا حق دبا ہے یہ معنی ہین قرارت اَوْلَیَان کے اور جس نے اَوَّلَان پڑہا ہے قرارت جمہور کا مطلب یہ
ہے کہ جب بحجت صحیح سے یہ امر متحقق ہوجاوے کہ اون دونو نے خیانت کی ہے تو دو شخص ورثہ مین سے جو مستحق اوس ترکے
کے ہین کہڑے ہوجاوین اور وہ دونون منجملہ اولیا وارث اوس مال میت کے ہون وہ یہ قسم کہائین کہ واللہ ہماری گواہی
اون دونون کی گواہی سے زیادہ احق ہے یعنے یہ کہنا ہمارا کہ اونہون نے خیانت کی ہے احق واصح واثبت
ہے اونکی شہادت متقدمہ سے جو ہم نے انکو خائن تبلایا ہے اس کہنے مین ہمنے کوئی زیادہ گوئی نہین کی اگر ہم
جہوٹہ بولے ہونگے تو پہر ہم ظالمون مین سے ہین یہ تحلیف ورثہ کی اور رجوع طرف انکی قول کے اس حالت مین ویسی
بات ہے کہ جس طرح اولیاء مقتول حلف کرتے ہین جبکہ جانب قاتل مین کوئی لوث ظاہر ہوتا ہے اوسوقت مستحقین
قاتل پر قسم کہلاتے ہین قاتل انکو سپرد کردیا جاتا ہے كَمَا هُوَ مُقَرَّرٌ فِي بَابِ الْقَسَامَةِ مِنَ الْأَحْكَامِ سنت
مطہرہ ہوا فق بدلیل اسی آیہ کریمہ کے آئی ہے ابن عباس نے کہا تمیم داری کہتے ہین کہ بری ہوا اوس سے
سب لوگ سوا میرے اور عدی کے یہ دونو نصرانی تھے قبل اسلام شام کو تجارت کے لیے جایا کرتے انکو پاس ایک
مولی بنی سہم کا آیا اوسکو بدیل بن ابی مریم کہتے تھے وہ بھی تجارت کو نکلا تھا اوسکے پاس ایک جام تھا چاندی
کا وہ بادشاہ کو دیا چاہتا تھا بڑی تجارت اوسکی یہی تھی وہ بیمار ہوا اوس نے تمیم وعدی کو وصیت کی کہ تم یہ
میرا ترکہ جو ہے گہروالون کو پہونچا دینا تمیم نے کہا جب وہ مرگیا ہمنے وہ جام لیکر ایکہزار درہم کو فروخت کیا اور
باہم اپنے اور عدی کے تقسیم کرلیا جب اوسکی گہر والون کے پاس آئے جو مال اُسکا ہمارے پاس تھا وہ سب ہمنے دیا انہون
نے اوس میں جام نہ پایا پوچہا ہمنے کہا سوا اسکے اوسنے کچہ نہین چہوڑا جو ہمین دیا تہا وہ ہم نے تم کو سونپ دیا
تمیم کہتے ہین جب مین بعد قدوم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین مسلمان ہوا اس حرکت کو مین نے گناہ جانکر

اوسکی گہر والون کے پاس جاکر حال کہا اور پانسو درہم دیدیے اور کہدیا کہ اتنے ہی درہم پاس ہمارے کے ہین وہ ہمیر
کو دے کہ لاؤ حضرتؐ نے حکم دیا کہ عدی سے حلف موافق اوسکے دین کے لین اوسنے حلف کیا اوسپر یہ آیت اوتری
پانسو درہم عدی بن بدا سے لیے گئے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَھٰکَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ ثُمَّ قَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِصَحِیْحٍ ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد بنی سہم کا ہمراہ تمیم
داری و عدی بن بدا کے سفر کو نکلا تہا ہمی ایسی زمین مین مرا جہان کوئی مسلمان نہ تہا جب وہ دونون
اوسکا ترکہ لیکر آئے جام سیم جسپر ملمع زر کا تہا نہ پایا حضرتؐ نے اون دونو سے حلف لیا وہ جام مکہ مین ملا کہا
ہمنے تمیم و عدی سے مول لیا ہے دو آدمی نے اولیای سہمی مین سے کہڑے ہو کر حلف کیا کہ ہماری گواہی اون دونو
یعنے تمیم و عدی کی گواہی سے بالا ہے اور جام ہمارے صاحب کا ہے اون مین یہ آیت اوتری رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اس قصے کو مرسلاً بہت تابعین نے ذکر کیا ہے جیسے عکرمہ ابن سیرین قتادہ
یہی کہا ہے کہ تحلیف بعد عصر کے تہی وَکَذَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ مجاہد حسن ضحاک نے بہی اوسکو مرسلاً روایت
کیا ہے یہ دلیل ہے اس قصے کے مشتہر ہونے پر سلف مین اور اسکی صحت پر شواہد صحیحہ اوسکے موجود مین
شعبی نے کہا ایک مرد مسلمان کو دقوقا مین وقت نماز کا آیا اوسکی وفات ہوئی کسی مسلمان کو نہ پایا جو شاہد
ہو اوسکی وصیت پر ناچار دو اہل کتاب کو گواہ ٹہیرایا وہ دونو کوفے مین آئے ترکہ لائے ابو موسیٰ اشعری کو خبر دی اونہوں نے
کہا یہ امر زمانہ حضرتؐ کے اب تک نہ ہوا تہا پہر اون دونو سے بعد عصر کے اللہ کی قسم لی کہ مَا خَانَا وَلَا کَذَبَا
وَلَا بَدَّلَا وَلَا کَتَمَا وَلَا غَیَّرَا وَاِنَّھَا لَوَصِیَّۃُ الرَّجُلِ وَتَرِکَتُہٗ پہر اونکی شہادت نافذ کی رَوَاہُ ابْنُ
جَرِیْرٍ پہر دوسرے طریق مین کہا ہے کہ اِنَّ اَبَا مُوْسٰی قَضٰی بِہٖ یہ دونو اسناد ابو موسیٰ تک صحیح مین اس کہنے کا یہ
امر بعد حضرتؐ کے اب تک نہ ہوا تہا شاید یہ مطلب ہے کہ عہد حضرتؐ مین قصہ تمیم و عدی کا ہوا پہر ویسا ماجرا نہ ہوا
اب پیش آیا کہتے ہین تمیم داری ۹ھ نو ہجری مین اسلام لائے تہے اس بنیاد پر یہ حکم متاخر ہے مدعی نسخ محتاج
دلیل فاصل اس مقام مین ہے سدی نے کہا یہ آیت حق مین وصیت کرنے وقت موت کے کہ وصیت کرے اور دو
مسلمانون کو اپنے مال و ترکے پر گواہ کرلے یہ حضر مین ہوتا ہے سفر مین غیرون کو شاہد بناوے یہود و نصاریٰ
مجوس سے اگر مسلمان موجود نہ ہون تو پہر اونہین کو وصیت کرے میراث اپنی سپرد کرجاے وہ اوسکو لیکر آوین
پہر اگر اہل وصیت کو پہونچا دین اور ترکہ بتا دین تو اون کو چہوڑ دے اور اگر شک کرین تو سلطان سے مرافعہ کرین
ذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَحْبِسُوْنَھُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوۃِ الخ اس باب مین اور کئی روایتین ہین ابراہیم سعید بن جبیر ابن عباس

سے سب کا مطلب قریب بکدیگر ہوتا ہے حاصل یہ ہے کہ بہت سے ائمہ تابعین وسلف نے اس حکم کو مقتضای آیۂ کریمہ پر مقرر رکہا ہے مذہب امام احمد بہی یہی ہے ہبہ اللہ نے فرمایا کہ شریعت اس حکم کی اسوجہ سے پسندیدہ ہے یعنی تحلیف شاہدین ذمیین اقرب تر ہے طرف اقامت کے کیونکہ باعث اسطرح کی شہادت پر تعظیم حلف بالله ومراعات جانب اجلال خدا وخوف رسوائی ہے اگر یمین ورثہ پر پہیر دیجاوے گی تو وہ قسم کہا کر اپنا دعوی بہر لینگے **ف** فتح البیان مین لکہا ہے کہ مکی نے کتاب الکشف مین کہا ہے کہ یہ تینون آیتین نزدیک اہل معانی کے مشکل ترین ما فی القرآن ہین اعراب ومعنے وحکم وتفسیر مین علما ہمیشہ انکو مشکل سمجہا کیے ان آیات کے علوم تیس ورق یا زیادہ مین آسکتے ہین جسکو ہمنے ایک کتاب بمفرد مین ذکر کیا ہے انتہی ابن عطیہ نے کہا یہ کلام اوس شخص کا ہے جسکو تفسیر آیات مذکورہ سے کچہ نتیجہ ہاتہ نہین آیا چنانچہ کتاب مکی سے ظاہر ہے قرطبی نے کہا جو مکی نے کہا ہے وہی ابو جعفر نحاس نے بہی قبل اسکے کہا ہے سعد الدین تفتازانی حاشیہ کشاف مین کہتے ہین اتفاق ہے اسپر کہ یہ آیت قرآن مین نہایت مشکل ہے اعراب ونظم وحکم کی راہ سے سخاوی نے کہا ہمنے کسی عالم کو نہین دیکہا کہ اوسکا کلام اول سے تا آخر خالص ہو سمین کہتے ہین کہ مین توجیہ اعراب واشتقاق مفردات وتصریف کلمات وقراآت ومعرفت تالیف بیان کرتا ہون باقی علوم مین بہی خدا معین ہے انتہی حاصلہ مراد حضور موت سے حضور علامات موت کا ہے کیونکہ جب مر چکا تو اب کیا کسیکو گواہ کرے گا دو شاہد عدل ہون اقارب میت سے اسلیے کہ جو حال سے میت کے انکو واقفیت وعلم ہوگا وہ دوسرے کو نہین ہو سکتا اور جو خیر خواہی وہ کرینگے دوسرا نہ کرے گا یا اجانب سے ہون زہری وحسن وعکرمہ نے یون ہی کہا ہے جمہور کہتے ہین منکم سے مراد اہل اسلام ہین من غیرکم سے مراد کفار ہین حق یہ ہے کہ آیت محکم ہے اسلیے کہ کوئی دلیل صحیح نسخ پر موجود نہین قید عدل کی شہادت مین عام ہے اشخاص وازمان واحوال کو مگر اس آیت مین خاص ہے بحالت سفر ووصیت وحالت عدم وجود شاہدین مسلمین سو خاص وعام مین کچہ تعارض نہین ہوتا ہے جسب سے بعد نماز کے مراد نماز عصر ہے اکثر کا قول یہی ہے اسلیے کہ اُسوقت اللہ تعالے غضب کرتا ہے جہوٹی سوگند کہانے والے پر جسطرح حدیث صحیح مین آیا ہے آیت مین عدم تعیین اسلیے ہے کہ یہ وقت نزدیک اون کے واسطے تحلیف کے معین تہا سارے اہل ادیان اُسوقت کو معظم جانتے ہین اور اُسوقت مین حلف کاذب سے بچتے ہین یا اسلیے کہ وہ وقت اجتماع مردم کا ہوتا ہے حکام والیان حکومت کے اوسوقت بیٹہتے ہین یا اوسوقت رات دن کے فرشتے ملتے ہین یا مراد نماز سے انکے

دین والون کی یا ظہر کی یہ قول حسن کا ہے یا کوئی سی نماز یہ قول ہے قرطبی کا مراد حبس سے ٹہیرانا ہے گواہون
کا اوس وقت واسطے تحلیف کے اس مین دلیل ہے جواز حبس پر بمعنے عام اور جواز تغلیظ پر اوپر حالف کے ساتہہ
زمان و مکان کے غرضکہ وہ دونو شاہد وصیت پر یا ہر دو وصی اللہ کی قسم کہادین ابن ابی لیلے نے استدلال
کیا ہے اس آیت سے تحلیف شہود پر مطلقاً جبکہ شہادت مین ریبت ہو لکن اس مین نظر ہے اسلیے کہ
تحلیف شاہد کی اس جگہہ اسلیے ہے کہ اوسپر دعوی خیانت یا نحو ہا واقع ہوا ہے شافعی نے کہا ماطلاق
عتاق مال مین جبکہ دو سو درہم ہون تغلیظ ایمان کیجاتی ہے بعد عصر کے حلف لیا جاوے اگر مکے مین
ہو تو درمیان رکن و مقام کے اور اگر مدینے مین ہو تو پاس منبر حضرت کی اور اگر بیت المقدس مین ہو تو پاس
صخرہ کے باقی بلاد مین جو اشرف و اعظم مساجد ہو وہان ریبت سے مراد شک ہے یعنے جب ورثہ کو قول شاہدین
مین شک ہو تو اونسے حلف لین یہ جب ہے کہ شاہدین کافر ہون اور اگر دونو مسلمان ہین تو اونپر قسم نہین
اسلیے کہ تحلیف شاہد مسلم کی غیر مشروع ہے وہ دونو شاہد اس بات کی قسم کہائینگے کہ ہم اس گواہی
مین کوئی شے دنیا کی لینا نہین چاہتے ہین کہ جہوٹ بولکر کچہ مال حاصل کرین اگرچہ جسکے لیے ہم شہادت
ادا کرتے ہین وہ ہمارا بہائی بند کیون نہ ہو ہم کیا جہوٹی گواہی دیکر گنہگار ہونگے پہر اگر معلوم ہو کہ وہ
دونو مستحق اثم ہین جہوٹی گواہی دیکر یا خیانت کرکے تو پہر دو شاہد اولیائے میت سے بجائے اونکے گواہی دین
کہ ہان فلان کا حق دب گیا ہم سچ کہتے ہین قسم کہا کر یہ طریقہ ہے ادای شہادت کا یا شاہدین کو ڈر ہو اس
بات کا کہ انکی گواہی رد ہو جاویگی بعد گواہی اولیائے میت کی خازن نے کہا یہ آیت اصعب ما فی القرآن
ہے نظم و اعراب و حکم مین انتہے لکن اللہ نے اس صعب کو ہمپر سہل کر دیا حاصل مقام یہ ہے کہ جسکو موت
آنے لگی وہ اپنی وصیت پر دو مسلمانون کو گواہ کرے اگر مسلمان نہ ملین اور وہ شخص سفر مین ہو اور کافر موجود
ہون تو دو مرد کو اونمین مین سے وصیت پر شاہد بناوے اگر ورثہ موصی یعنے میت انکی شہادت مین کچہ
شک و شبہ کرین تو وہ دونو شاہد کافر حلف کرین اس بات پر کہ اونہون نے سچی گواہی دی ہے کوئی شی
پوشیدہ نہین رکہی اور نہ ترکے مین کسی طرح کی خیانت کی ہے اسکے بعد اگر کوئی امر خلاف قسم کے ظاہر ہو کہ
گواہی مین خلل ہے یا ترکہ میت مین سے کچہ خیانت کی گئی ہے اور ورثہ یہ سمجہین کہ ادن دونون شاہدین کے
ملک مین کوئی شے ہے ترکہ میت سے تو ورثہ مین سے دو آدمی گواہی دین کہ ہان فلان شے اسمین سے غائب ہے
پہر اوسپر عمل کیا جاوے واللہ اعلم یَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ○ جسدن الله جمع کرے گا رسولون کو پہر کہے گا تم کو کیا جواب دیا بولینگے ہم کو خبر
نہین تو ہی ہے چہپی بات جانتا **ف** یہ الله پاک پوچہے گا کافرون کے سنانے کو کہ مین نے تم کو جن کیطرف
بہیجا تہا اونہون نے قبول کیا یا نہ کیا اور پیغمبر حوالہ کرین گے الله کے علم پر کہ ہم کو دل کی خبر نہین ظاہر کی ہے
یہ اونکو سنایا جو مغرور ہین پیغمبرون کی شفاعت پر تا معلوم کرین کہ الله کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہین دیتا
اور کوئی کسی کی شفاعت نہین کرتا انتہے الله نے خبر دی کہ جس دن قیامت کو پیغمبرون سے یہ بات دریافت
کرینگے کہ تمہاری امت نے تم کو ابلاغ رسالت کا کیا جواب دیا کما قال تعالیٰ فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ
إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ وقال تعالیٰ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ پیغمبر
کہین گے ہم کو کچہ علم نہین مجاہد حسن سدی نے کہا اوس دن کے ہول سے یہ بات کہین گے مجاہد کا لفظ یہ ہے فَيَفْزَعُونَ
فَيَقُولُونَ لَا عِلْمَ لَنَا حسن کا لفظ یہ ہے أَيْ مِنْ هَوْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ ۵

در آن دم کہ از فعل پرسند و قول اولو العزم را تن بلرزد ز ہول

سدی کا لفظ یہ ہے إِنَّهُمْ نَزَلُوا مَنْزِلًا ذَهِلَتْ فِيهِ الْعُقُولُ فَلَمَّا سُئِلُوا قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ثُمَّ نَزَلُوا
مَنْزِلًا آخَرَ فَشَهِدُوا عَلَى قَوْمِهِمْ ابن جریج کا لفظ یہ ہے أَيْ مَاذَا عَمِلُوا بَعْدَكُمْ وَمَا أَحْدَثُوا
بَعْدَكُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ابن عباس کا لفظ یہ ہے يَقُولُونَ لِلرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا عِلْمٌ
أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا اسی کو ابن جریر نے اقوال ثلاثہ پر اختیار کیا ہے اسمین شک نہین کہ یہ جواب باب
تادب مع الرب جل جلالہ سے ہے یعنے ہماری علم کے سامنے تیرے علم کی جو محیط ہر شے ہے کیا ہستی ہے اگرچہ
ہم اون لوگون کا جواب جو اونہون نے دیا ہے جانتے پہچانتے ہین لکن اون مین ایسے لوگ بہی ہین جنکے
ظاہر پر ہمکو اطلاع ہے باطن کا حال معلوم نہین تو ہر شے کا علیم ہے ہر شے پر مطلع ہے سو ہمارا علم سامنے
تیرے علم کے مثل لا علم کے ہے تجہے ہر چہپی بات کی خبر ہے فتح البیان مین کہا ہے معنی آیت کی یہ ہین
کہ ڈرو تم اوس دن سے جسدن الله تعالیٰ سب رسولون کو جمع کر کے سوال کرے گا وہ دن قیامت کا دن ہے
یا جسدن اون سب کو جمع کرے گا اوس دن یہ احوال ہوگا مضمون سوال یہ ہے کہ جب تم نے اون
کو طرف توحید و طاعت ہماری کے بلایا تہا تو اونہون نے تم کو کیا جواب دیا مانا یا نہ مانا یہ سوال بغرض توبیخ
و تقریع امم ہوگا وہ کہین گے ہم کو کچہ خبر نہین حالانکہ اون کو خبر ہوگی مگر تفویض کرینگے واسطے اظہار عجز
و عدم قدرت کی الله پر حوالہ کرین گے خصوصًا اسوجہ سے کہ انکو معلوم ہوگا کہ یہ سوال بطور توبیخ کے ہے

اسلیے اللہ ہی پر رکھنا ابلغ ہے حصول مطلب مین رازی نے کہا رسولون نے جب یہ بات جان لی کہ اللہ عالم ہے کوئی بات اوس سے مجہول نہین اور حلیم ہے سفہ نہین کرتا عادل ہے ظلم روا نہین رکھتا تو سمجھ گئے کہ ہمارا کہنا نہ مفید خیر ہے نہ دافع شر اسلیے ادب سکوت و تفویض امر الی اللہ مین ہے اوسکے عدل پر چھوڑ دینا بہتر ہے اس واسطے لا علم لنا کہینگے انتہے یا یہ مطلب کہ ہمکو نہین معلوم کہ بعد ہمارے کیا کیا نکالا یا ہم کو اُنکے باطن کی خبر نہین یا ہم تیری طرح اُنکے حال سے واقف نہین یا ہم کو حکمت اس سوال کی معلوم نہین یا ہم کو اُنکے انجام کا علم نہین مجاہد وغیرہ کا یہ قول کہ ہول سے لَا عِلْمَ لَنَا کہینگے ٹہیک نہین اسلیے کہ اللہ تعالی نے حق مین انبیا کے فرمایا ہے لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ ابن عباس کہتے ہین مارے ڈر کے عقل جاتی رہے گی پہر اللہ اُنکو عقل دے گا پہر وہ خود سوال کرین گے علام الغیوب وہ ہے جو باطن کا حال جانتا ہے اوس سے کوئی شے مخفی نہین رہ سکتی ہم اوتنا ہی جانتے ہین جو دیکھتے ہین

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ م إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ج وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ج وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِي ج وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ○ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي ج قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ○

جب کہیگا اللہ اے عیسی مریم کے بیٹے یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی مان پر جب مدد کی مینے تجھکو روح پاک سے تو کلام کرتا لوگون سے گود مین اور بڑی عمر مین اور جب سکہلائی مین نے تجھکو کتاب اور پکی باتین اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے جانور کی صورت میرے حکم سے پہر دم مارتا اوس مین تو ہو جاتا جانور میرے حکم سے اور چنگا کرتا مان کے پیٹ کا اندہا اور کوڑہی کو میرے حکم سے اور جب نکال کہڑے کرتا مردے میرے حکم سے اور جب روکا مین نے بنی اسرائیل کو تجہسے جب لایا تو اُنکے پاس نشانیان تو کہنے لگے جو کافر تہے اون مین اور کچہ نہین یہ جادو ہے صریح اور جب مین نے دلمین ڈالا حواریون کے کہ یقین لاؤ مجہپر اور میرے رسول پر بولے ہم یقین لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم حکمبردار ہین **ف** بنی اسرائیل سے روکا یعنے قتل کرنے مدیا انتہے اللہ پاک نے اس آیت مقدس مین اپنا احسان اپنے بندہ رسول

عیسی اور انکی مان پر جتایا جو معجزات باہرات وخوارق عادات انکی ہاتھ پر جاری کیے تہے وہ یاد دلاے کہ دیکھو ہم
نے تجھ پر کیسی نعمت کی کہ تجھ کو بے باپ کے تیری مان سے پیدا کیا تجھکو ایک اپنی نشانی اور دلالت قاطعہ اپنی
قدرت پر ٹہیرایا ہم سب اسباب پر قادر ہین پہر تیری مان پر یہ احسان کیا کہ تجھ کو ایک برہان اُسکی برارت کا
ٹہیرایا ظالمون جاہلون نے جس فاحشہ کی طرف تیری مان کو منسوب کیا تہا اوس تہمت وافترا سے پاک وصاف
بتایا جبرائیل علیہ السلام سے تیری تایید کی تجھ کو نبی وداعی الی اللہ کیا صغر وکبر مین تو گود مین بولا مان کی برارت
پر تونے گواہی دی میری عبودیت کا اقرار کیا اور یہ خبر دی کہ تو میرا رسول ہے میری عبادت کی طرف لوگون
کو بلایا لفظ تُكَلِّمُ النَّاسَ متضمن ہے معنے تَدْعُو النَّاسَ ہے اسلیے کہ بات کرنا کہولت مین کوئی امر عجیب نہین ہے کتاب
وحکمت سے مراد خط وفہم ہے یعنے تجھ کو لکہنا پڑہنا سمجہنا بوجہنا سکہایا توریت وہ کتاب ہے جو موسی کلیم اللہ
پر اوتری تہی لفظ توریت کا کبہی حدیث مین آتا ہے مراد اوس سے اعم ہوتی ہے انجیل خود وہ کتاب ہے جو
حضرت عیسی روح اللہ پر اوتری تَخْلُقُ سے مراد یہ ہے کہ تو مٹی کو لیکر بشکل پرندہ بناتا یہ کام میرے حکم سے
ہوتا تہا جب اُسمین پہونکتا وہ جاندار ہو کر میرے حکم سے اوڑنے لگتا اکمہ ابرص کا ذکر سورہ آل عمران مین
ہو چکا ہے اخراج موتی سے یہ مراد ہے کہ جب تو اُن کو پکارتا تو وہ اپنی قبرون سے ہمارے حکم سے باہر نکل آتی
یہ اللہ کی قدرت وارادت ومشیت تہی ابو الہذیل نے کہا عیسے جب کسی مردے کو زندہ کرنا چاہتے
دو رکعت نماز پڑہتے پہلی رکعت مین سورہ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ دوسری مین الم تنزیل سجدہ
جب فارغ ہوتے اللہ کی مدح وثنا کرتے پہر سات نام لیکر دعا کرتے یَا قَدِيمُ يَا خَفِيُّ يَا دَائِمُ يَا فَرْدُ
يَا وِتْرُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ اور جب انکو کوئی سختی پہونچتی تو ان سات نامون سے دعا مانگتے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ
يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا نُورَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبَّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ يَا رَبِّ رواہ ابن ابی حاتم ابن کثیر کہتے ہین هٰذَا أَثَرٌ عَظِيمٌ جِدًّا مراد سورہ ملک وسجدہ سے یہ ہے
کہ مثل انکے مضمون کے اپنی زبان مین پڑہتے پہر فرمایا یاد کر میری نعمت اپنی اوپر کہ جب تو براہین ساطعہ وحجج قاطعہ
اپنی نبوت ورسالت پر اللہ کیطرف سے لیکر اونکی پاس آیا تو اونہون نے تجھ کو جھٹلایا تہمت لگائی کہ تو جادوگر
ہے پہر قتل وصلب مین سعی کی اوسوقت ہم نے تجھ کو بچالیا اپنی طرف اُٹھالیا دشمن سے تجھ کو پاک کر دیا
انکی شر سے محفوظ رکہا یہ دلیل ہے اسپر کہ یہ امتنان اللہ کا اونپر بعد رفع کے آسمان پر تہا یا دن قیامت کو واقع
ہو صیغہ ماضی واسطے دلالت کے ہے وقوع پر یہ ایک بعید تہا امر غیوب سے جس کی اطلاع اللہ نے

اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی حواریین سے کہنا کہ تم مجھپر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ یہہ بہی ایک احسان ہے
عیسے پر کہ انکے لیے کچہ لوگ اصحاب و انصار مقرر کر دیے مراد اس وحی سے وحی الہام ہے کما قال تعالی وَاَوْحَیْنَا
اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْہِ وہ بلا خلاف وحی الہام تہی وکما قال تعالی وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ الآیہ بعض
سلف نے کہا ہے ای اُلْهِمُوْا ذٰلِكَ فَامْتَثَلُوْا مَا اُلْهِمُوْا حسن بصری نے کہا اَلْهَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ
سدی نے کہا قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ذٰلِكَ یعنے اونکے دل مین یہ بات ڈالدی یا وحی بہیجی ہمنے انکو تیرے
واسطے سے کہ تونے انکو طرف ایمان باللہ ورسولہ کے بلایا اور انہون نے قبول کیا تیرے منقاد و تابع ہوئے کہنے
لگے ہم مومن ہین تو گواہ رہ ہمارے اسلام کا **ف** فتح البیان مین کہا ہے کہ تخصیص ذکر عیسے علیہ السلام کی
اسجگہہ اسلیے ہے کہ یہود و نصاری اونکے حق مین مختلف ہین افراطا و تفریطا ایک گروہ نے انکو خدا ٹہیرا
دیا دوسرے گروہ نے کاذب بتایا اونپر یہ نعمت کی کہ نبوت دی مان پر یہ نعمت کی کہ اچہی طرح پرورش کیا
پاک رکہا جہان بہر کی عورتونپر اصطفا کیا یہ انعام اگرچہ انکو معلوم تہا لیکن جتلانا امم کا مقصود ہے تاکہ منکر یہ
جان لین کہ وہ اللہ نہ تہے بندے تہے روح القدس سے مراد یا تو روح طاہرہ مقدسہ ہے جسکے ساتہہ اللہ نے انکو
خاص کیا تہا یا جبرئیل علیہ السلام ہین جو ہردم انکے ہمراہ رہتے حوادث واقعہ پر اعانت کرتے الہام معارف
وعلوم کیا کرتے یا وہ کلام مراد ہے جس سے ارواح کو زندہ کرتے قدس بمعنی طہر ہے مطلب یہہ ہے کہ جب تم طفل
تہے پہر جوان ہوئے تو دونو حالتون مین ایک ہی نسق بدیع پر کلام کرتے تہے وہ کلام کمال عقل و تدبیر سے صادر
ہوتا تہا حالانکہ غیر کا کلام ان حالات مین متفاوت ہوتا ہے یہ ایک بڑا معجزہ وخاصہ شریف تہا جو پہلے کسی
کسیکو نہ ملا ابن عباس نے کہا اللہ نے عیسے کو بہیجا وہ تیس سال کے تہے تیس ماہ رسول رہے پہر اللہ نے انکو اوٹہا لیا
پہر وہ سن کہولت مین آسمان سے زمین پر اوترینگے ابو موسی اشعری کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا قیامت کے دن
انبیا مع امم بلائے جاوینگے پہر اللہ حضرت عیسیٰ کو بلا کر اپنی نعمت یاد دلا کر نزدیک کریگا فرماویگا ای عیسی بن
مریم تو میری نعمت یاد کر کہ مینے تجہپر کیا کیا احسان کیے پہر کہے گا تونے لوگون سے کہا تہا کہ مجھکو اور میری مان کو
اللہ جانو سوای اللہ کے وہ اس کہنے سے انکار کرینگے اوسوقت نصاری کو لا کر پوچہا جاویگا وہ کہینگے ہان
ہمکو انہین نے اس بات کا حکم دیا تہا عیسے کے بال اتنے بڑہ جاوینگے کہ ہر فرشتہ ایک ایک بال انکے سر و بدن کا پکڑ
لیگا اوسوقت نصاری کو سامنے اللہ کے بمقدار یکہزار سال بٹہال کر انپر القاء حجت کرینگے اور صلیب لٹکا کر انکو
دوزخ کی طرف لیجاوینگے کتاب سے مراد جنس کتاب یا خط ہے حکمت سے مراد فہم و اطلاع ہے اسرار علوم پر یا جنس حکمت

یا کلام محکم توریت کا ذکر پہلے ہوا کیونکہ جیسے یہود بر وقت ... اسکے توریت سے حجت لاتے تہے پرندکی صورت مٹی سے بناکر اوس میں پہونک مارتے ... اندار پرند ہو جاتے اور اڑنے لگتے وہ صورت چمگادڑ کی ہوتی انکی فرمایش سے یہ کام کیا تہا یہ بنانا پرندے کا معجزہ تہا عیسے کا اللہ کے حکم سے یہ کام ہوتا اسیطرح اندہا کوڑہی اچہا ہوجاتا مردے قبر سے زندہ ہوکر نکلتے یہ ایک بڑی نشانی تہی کہتے ہیں ایک تو سام بن نوح کو زندہ کیا تہا اور دو مرد ایک عورت ایک جاریہ کو پس چار جگہہ قید باذنی فرمائی تاکہ یہ بات معلوم رہے کہ یہ سب کاروائی اللہ کیطرف سے تہی عیسے علیہ السلام کا فعل اوس میں کچہہ نہ تہا مگر بجالانا حکم خدا کا آل عمران میں فقط دو جگہہ باذن اللہ کہا تہا اس لیے کہ وہ جگہہ اخبار کی تہی وہاں اختصار مناسب معلوم ہوا یہ جگہہ تذکیر نعمت کی ہے بیان اسباب چاہیے عیسے جب یہ نشانیاں لیکر آئے یہود نے چاہا کہ ان کو قتل کر ڈالیں اللہ نے آسمان پر اٹہالیا ... خلص اصحاب عیسے تہے وہ بچارے ایمان لائے اپنے ایمان و اسلام پر انکو گواہ کیا ایمان کا ذکر اسلام پر اسلیے مقدم کیا کہ ایمان اعمال قلوب سے ہے اسلام انقیاد و خضوع ظاہری ہے مطلب یہ ہوا کہ پہلے دل سے مومن ظاہر میں منقاد و مطیع ہوگئے اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ط قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ○ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِينَ ○ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ ج وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ○ قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ ○ جب کہا حواریوں نے اے عیسی مریم کے بیٹے تیرے رب سے ہو سکے کہ اوتارے ہمپر خوان بہرا آسمان سے بولا ڈرو اللہ سے اگر تمکو یقین ہے بولے ہم چاہتے ہیں کہ کہاویں اوس میں سے اور چین پاویں ہمارے دل اور ہم جانیں کہ تونے سچ بتایا ہمکو اور رہیں ہم اوسپر گواہ بولا عیسے مریم کا بیٹا اے اللہ رب ہمارے اتار ہمپر خوان بہرا آسمان سے کہ وہ دن عید رہے ہمارے پہلے اور پچہلوں کو اور نشانی تیریطرف سے اور روزی دے ہمکو تو ہے بہتر روزی دینیوالا اللہ نے کہا اتارونگا وہ خوان تمپر پہر جو کوئی تم میں ناشکری کریگا اسکے پیچہے تو میں اسکو وہ عذاب کرونگا جو نہ کرونگا کسی کو جہان میں ف ہو سکے اسکے یہ معنی کہ ہماری واسطے تمہاری دعا سے اسقدر خرق عادت کرے یا نکرے فرمایا ڈرو اللہ سے یعنے بندے کو چاہیے کہ اللہ کو نہ آزمائے کہ میرا کہا مانتا ہے یا نہیں

الربع

ع ۱۵

اگرچہ خاوند تیری مہربانی کرے **ف** یعنی برکت کی امید پر مانگتے ہین اور معجزہ ہمیشہ مشہور ہے کہ کچھ آزمانے کو نہین
کہتے ہین وہ خوان اوترا ایکشنبہ کو وہ روز نصاری کی عید کا ہے جیسے ہمکو روز جمعہ بعض کہتے ہین وہ خوان اترا
چالیس روز تک تب ایک صنف نے ناشکری کی یعنے حکم ہوا تہا کہ فقیر مریض کہاوین محظوظ اور چنگے بہی لگے کہانے سیر قریب
اسی آدمی کے بندر اور سور ہو گئے یہ عذاب پہلے یہود مین ہوا تہا پیچہے کسیکو نہین ہوا اور بعضے کہتے ہین نہ اترا
یہ تہدید سنکر مانگنے والے ڈر گئے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہین اور اس کلام مین نقل کرنا بے حکمت
نہین شاید اس دعا کا اثر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی امت مین آسودگی مال ہمیشہ رہی اور جو کوئی ان مین ناشکری کرکر
یعنے دل کے چین سے عبادت مین نہ لگے بلکہ گناہ مین خرچ کرے تو شاید آخرت مین سب سے زیادہ عذاب پاوے اور
مین مسلمان کو عبرت ہے کہ اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نہ چاہے اور اوسکی شکرگذاری بہت مشکل ہے اسباب
ظاہری پر قناعت کرے تو بہتر ہے اس قصے مین بہی ثابت ہوا کہ حق تعالی کے آگے حمایت پیش نہین جاتی انتہی
ف یہ قصہ ہے مائدہ کا جسکی طرف سورت کو منسوب کرکے سورہ مائدہ کہتے ہین اللہ نے اسکا احسان کہا ہے
اپنے بندہ رسول عیسی بن مریم علیہما السلام پر کہ بہنے اونکی دعا اس امر مین قبول کرلی مائدہ کا اوتارنا ایک
آیت باہرہ حجت قاطعہ ہے بعض ائمہ نے کہا ہے کہ اس قصے کا ذکر انجیل مین نہین ہے نصاری اوسکو نہین
پہچانتے مگر زبان اہل اسلام سے واللہ اعلم حواریین کہتے ہین اتباع عیسے علیہ السلام کو اکثر کی قرأت یستطیع
ہے اور دوسرون کی تستطیع یعنے تجہسے یہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے لیے اپنے رب سے اوترنا مائدہ کا آسمان سے مانگو
مائدہ کہتے ہین خوان کو جس مین طعام ہو بعض نے کہا یہ سوال اسلیے کیا تہا کہ وہ حاجتمند اور فقیر تہے انہون نے
چاہا کہ ہر دن ایک خوان طعام اگر آجایا کرے تو قوت بسری اور عبادت پر قوت حاصل ہو عیسے نے جواب دیا
کہ خدا سے ڈرو ایسا سوال نہ کرو کہین تمہارے لیے فتنہ نہ ہوجاوے طلب رزق مین اللہ پر بہروسا رکہو اگر تم
ایمان لائے ہو اونہون نے کہا ہم محتاج ہین کہانا چاہتے ہین جب ہم خوان اوترتے دیکہینگے کہ آسمان سے ہمارا
رزق اوترا جو ہماری حاجت ہے ہوجاوینگے ہمارا ایمان و علم تمہاری رسالت پر زیادہ ہوجاوے گا ہم اس
بات کے گواہ رہینگے کہ یہ نشانی اللہ کی ہے دلالت و حجت ہے تمہاری نبوت پر تمہارے صدق و دعوی پر عیسی نے
دعا مانگی سدی نے کہا ہم اوسدن کو جسدن خوان اوتریگا اپنی عید ٹہیراوینگے ہم اور جو لوگ بعد ہمارے آوینگے
اوسکی تعظیم کرینگے سفیان ثوری نے کہا یعنے اوسدن ہم نماز پڑہینگے قتادہ نے کہا مراد یہ کہ بعد ہماری ہماری
عقب کے لیے بہی ہو سلمان فارسی نے کہا یعنے سو عظمت ہو واسطے ہمارے اور انکی جو بعد ہمارے ہوون کسینے کہا عیدا

کافی ہو ہمارے اول و آخر کے لیے پھر فرمایا نشانی ہو تیری طرف کی یعنے ایک دلیل ہو اللہ کی قدرت کی اشیا
پر اور اسکے پھر اللہ تعالی نے عیسیٰؑ کی دعا قبول کی تو وہ میری تصدیق کرینگے اُس بات میں جو میں تیری طرف
سے انکو پہنچاؤنگا اور دے ہمکو اپنے پاس سے رزق گوارا بلا کلفت و تعب و مشقت تو بہتر روزی رسان
ہے اللہ نے فرمایا اے عیسی تیری امت میں سے پھر اگر کوئی اوس مائدے کو جھٹلائیگا اور دشمن کہے گا تو پھر یاد رکھو
کہ میں اسکو ایسی سزا دونگا جو تیرے زمانے کے لوگوں میں سے کسی کو بھی ویسی سزا نہ دی ہوگی کقولہ تعالیٰ اَدۡخِلُوۡۤا
اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ و کقولہ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِى الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ابن عمرو نے کہا بڑے
سخت عذاب میں اور لوگوں کی نسبت دن قیامت کے تین آدمی ہونگے ایک منافقین دوسرے کفار صحاب
مائدہ تیسرے آل فرعون ف ابن عباس نے کہا عیسےؑ نے بنی اسرائیل سے کہا تھا بھلا تم تیس روزے اللہ کے
لیے رکھو پھر اوس سے مانگو وہ تمکو دیگا کیونکہ عامل کا اجر اوسی پر ہے جسکا کام کیا اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر کہا اے
معلم الخیر تمنے کہا ہے کہ مزدور کی مزدوری اُسی پر ہوتی ہے جسکا کام کیا ہے اور ہمکو حکم دیا کہ ہم تیس روزے رکھیں
سو ہمنے رکھے ہم جسکا کام تیس دن کرتے وہ ہمکو بعد فراغ کے کھانا کھلاتا سو تمہارے رب سے ہوسکتا ہے کہ وہ
ہمارے لیے خوان طعام بھیجے فرشتے آسمان پر سے مائدہ لیے ہوئے اُترتے آئے اوسمیں سات مچھلی سات روٹی
تھی وہ خوان لاکر سامنے اونکے رکھدیا اوسکو پچھلے لوگوں نے ویسا ہی کھایا جیسا اگلے لوگوں نے کھایا تھا رواہ
ابن جریر و ابن ابی حاتم دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے کہا اللہ سے دعا کرو کہ آسمان
سے ہمپر مائدہ اوترے فرشتے خوان طعام لیے ہوئے آئے سات مچھلیاں سات روٹیاں تھیں سب نے کھائیں رواہ
ابن ابی حاتم عمار بن یاسر کہتے ہیں حضرت نے فرمایا مائدہ آسمان سے اوترا اوس میں گوشت تھا روٹی تھی یہ حکم
ہوا کہ خیانت نکریں کل کے لیے اوٹھا نہ رکھیں اونہوں نے خیانت کی جمع کر رکھا سو ر بندر ہوگئے رواہ ابن ابی
حاتم و ابن جریر دوسرا لفظ عمار کا یہ ہے کہ مائدہ اوترا اوس میں جنت کے پھل تھے حکم دیا گیا کہ خیانت نہ کریں
چھپا نہ رکھیں ذخیرہ نہ کریں قوم نے یہ سب کیا اللہ نے اوسکو مسخ کرکے سور بندر بنا دیا رواہ ابن جریر ایک مرد
بنی عجل نے کہا مینے عمار بن یاسر کے پہلو میں نماز پڑھی جب وہ فارغ ہوئے کہا تو جانتا ہے کہ مائدہ بنی اسرائیل
کا معاملہ کیا ہوا تھا مینے کہا نہیں کہا اونہوں نے عیسے سے سوال کیا تھا کہ مائدہ آوے اوس میں ایسا کھانا
ہو جسکو وہ کھایا کریں کبھی چکے نہیں اُنسے یہ بات کہی گئی کہ بہتر ہے وہ تمہارے لیے قائم رہیگا جب تک کہ تم اسکو
نہ چھپاؤگے اور خیانت نہ کروگے اور اوٹھا کر کل کے لیے نہ رکھوگے اور اگر تم نے ایسا کیا تو پھر تمکو عذاب بھی ایسا

ہوگا جو کسیکو نہ ہوا ہوگا ایک دن بہی نہ گذرا کہ اونہون نے چہپایا یا اوٹہا یا چرایا انکو عذاب بہی ویسا ہی ہوا تم لے گروہ عرب اونٹ بکریون کی دُمون کے پیچہے پڑے پہرا کرتے تہے اللہ نے تمہاری ہی اندر سے تم مین رسول بہیجا جس کے حسب و نسب کو تم پہچانتے ہو اوس نے تم کو یہ خبر دی کہ تم عجم پر غالب ہوگے اور تم کو سونے چاندی کے گاڑنے سے منع کیا مگر واللہ نہ جائیگا دن رات بہانتک کہ تم جمع کر دگے انکو اور اللہ تم کو سخت عذاب کریگا رواہ ابن جریر اسحاق بن عبداللہ نے کہا مائدہ حضرت عیسی پر اوترا اوس مین سات روٹیان سات مچہلیان تہین جبتک چاہتے سب کہاتے بعض نے چوری کی کہا شاید کل نہ اوترے آخر وہ اٹہہ گیا رواہ ابن جریر ابن عباس نے کہا عیسی و حوارین پر خوان اوترا اوس مین روٹی مچہلی تہی جہان کہین اوترتے جتنا چاہتے کہاتے دوسرا لفظ یہ ہے کہ مائدہ مچہلی روٹی تہا مجاہد نے کہا ایک طعام تہا جہان اوترتے وہان وہ بہی اوترا سلمی نے کہا اَنْزَلَتِ الْمَائِدَةُ خُبْزًا وَسَمَكًا عطیہ نے کہا مائدہ ایک مچہلی تہی جس مین ہر شے کا مزہ تہا وہب بن منبہ نے کہا ہر دن اوس مائدے مین جنت کے پہل آتے جتنا چاہتے طرح طرح کے میوے کہاتے چار ہزار آدمی کہانے کو بیٹہتے جب کہا چکتے اوسکے عوض مثل اُسکے اور موجود ہو جاتے جبتک اللہ نے چاہا اسطرح رہا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جو کی روٹی اور مچہلی اوتری تہی اللہ نے اوسمین ایسی برکت رکہی تہی کہ ایک قوم کہا جاتی پہر دوسری آکر کہاتی سب کہاتے اور چہوڑ جاتے سعید بن جبیر نے کہا مائدے مین سب چیز اوتری مگر گوشت تیسرہ نے کہا مائدہ واسطے بنی اسرائیل کے بیماری تہا اونکے ہاتہہ ہر طعام پر پڑتے مگر گوشت پر عکرمہ نے کہا مائدہ کی روٹی چاول کی تہی ابن ابی حاتم نے بطریق وہب بن منبہ سلمان خیر سے ایک بڑا قصہ نزول مائدہ اور گفتگوی نبی اسرائل کا عیسے علیہ السلام سے بمقدمہ مائدہ کے پارہ پارہ کرکے کئی مواضع مین لکہا ہے ابن کثیر کہتے ہین وہ اثر نہایت غریب ہے ہمنے اوسکو اس جگہہ ایک جا کرکے اتم و اکمل سیاق سے ذکر کیا ہے واللہ اعلم انتہے ترجمہ اثر مذکور کا اس جگہہ لکہنا ضرور نہین ہے اسلیے کہ جنس اسرائیلیات سے معلوم ہوتا ہے جبتک کوئی حدیث مرفوع صحیح نہ ہو تبتک دل کو چین آنکہہ کو ٹہنڈک نہین ہوتی ہے بہرحال یہ آثار دلیل ہین اس بات پر کہ نزول مائدہ کا بنی اسرائیل پر ایام عیسی بن مریم مین انکی دعا سے ہوا جسطرح ظاہر سیاق قرآن مجید دلیل ہے اسپر کہ اِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ بعض نے کہا اِنَّهَا لَمْ تُنَزَّلْ مجاہد نے کہا یہ ایک مثل ہے جو اللہ نے بیان کی کوئی شے اوتری نہین دوسرا قول مجاہد کا یہ ہے کہ مراد مائدہ سے طعام ہو تیسرا قول یہ ہے کہ جب اونہون نے سنا کہ ناشکری پر عذاب سخت ہوگا تو انکار کیا حسن نے بہی کہا ہے کہ مائدہ نہین اوترا ہے دوسرا قول انکا یہ ہے کہ جب انسے یہ کہا کہ بعد نزول کے اگر منکر ہوگے تو عذاب

سخت ہوگا تو کہنے لگے لَا حَاجَةَ لَنَا پہر وہ نہ اوترا اسانید ان آثار کی مجاہد و حسن تک صحیح ہین اسی کی تقویت
یہ بہی ہے کہ خبر مائدہ کو نصاری نہین پہچانتے اور نہ یہ قصہ انکی کتاب مین ہی اگر مائدہ اوترتا تو بہت سے دواعی نقل
پر ہوتے اور کتب نصاری مین بطور تواتر موجود و مذکور ہوتا لا اقل بطریق آحاد تو ضرور ہی ماثور ہوتا واللہ اعلم
لکن جمہور اسی کے قائل ہین کہ مائدہ اوترا ہے اسی کو ابن جریر نے بہی نے اختیار کیا ہے اس دلیل سے کہ اللہ نے
فرمایا ہے اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ اور اللہ کا وعدہ و وعید حق و صدق ہوتا ہے یہ قول ایسا ہے کہ آثار و
اخبار سلف وغیرہم اوسپر دلیل ہین اہل تاریخ ذکر کرتے ہین کہ موسی بن نصیر نائب بنی امیہ نے فتوح
بلاد مغرب مین مائدہ پایا مرصع بانواع جواہر و لآلی تہا اوسکو نزدیک ولید بن عبد الملک کے بہیجا جو بانی مسجد
دمشق تہا وہ رستے ہی مین تہا کہ ولید مذکور مر گیا اوسکو پاس اوسکے بہائی سلیمان بن عبد الملک کے لے گئے
جو بعد ولید کے خلیفہ ہوا تہا لوگون نے اوسکو دیکہکر سخت تعجب کیا اسلیے کہ اوسمین یواقیت نفیسہ جواہر یتیمہ
سے جڑے ہوئے تہے کہتے ہین وہ مائدہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا تہا واللہ اعلم ابن عباس کہتے ہین
قریش نے حضرت سے کہا تم اپنے رب سے دعا کرو کہ کوہ صفا کو ہمارے لیے سونیکا کر دے پہر ہم ایمان لائینگے
فرمایا تم ایسا کروگے کہا ہان حضرت نے دعا کی جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا تیرا رب تجہکو سلام کہتا ہے
اور یہ فرماتا ہے اگر تو چاہے تو صفا انکے لیے سونیکا ہو جاوے لیکن پہر اگر کوئی ان مین سے بعد اسکے کافر ہوگا تو پہر
اوسکو ایسا عذاب کرونگا جو جہان بہر مین کسی کو نہ کیا ہوگا اور اگر تو چاہے تو مین انکے لیے دروازہ توبہ
و رحمت کا کہولدون کہا یہی باب توبہ و رحمت کہولدے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَ الْحَاكِمُ **ف**
فتح البیان کا بیان یون ہے کہ بعض نے کہا ہے وہ سائلین مدعی ایمان و اسلام تہے بطور دعوی باطل
کے مگر یہ قول مردود ہے اسلیے کہ حوارین خلصا و انصار عیسی تہے کما قال تعالی مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللهِ
قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ اس سے ظاہر ہوا کہ قول زمخشری کا کہ وہ مومن نہ تہے جید نہین ہے
بلکہ خرق اجماع ہے ابن عطیہ نے کہا مین انکے مومن ہونے مین کسی کا خلاف یاد نہین رکہتا کسی نے کہا یہ
سوال انکا طمانینت کے لیے تہا جسطرح ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا تہا رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی
معاذ بن جبل نے کہا حضرت نے مجہکو اسطرح پڑہایا ہے هَلْ تَسْتَطِیْعُ رَبَّكَ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَ صَحَّحَهٗ وَ
الطَّبْرَانِیُّ وَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ ابن عباس علی سعید بن جبیر مجاہد نے بہی تا رفوقیہ ہی سے پڑہا ہے مائدہ اس
خوان کو کہتے ہین جسپر طعام ہو اگر کہانا نہین ہے تو وہ مائدہ کہلائیگا مشہور اسیطرح ہے مگر رغب نے کہا مائدہ

وہ طبق ہے جسپر کہانا ہو اور خود طعام کو بہی مائدہ کہتے ہین مگر مخالف معظم اہل علم ہے اس مسئلہ کے نظائر لغت مین
بہت ہین مثلاً خوان کو مائدہ نہ کہین گے مگر جب کہ اوسپر طعام ہوگا ورنہ خوان ہے کاس
یعنے ساغر نہ کہین گے مگر جب کہ اوس مین شراب ہوگی ورنہ پیالہ ہے ذنوب دلو نہ بولین گے
مگر جبکہ اوس مین پانی ہوگا ورنہ دلو ہے جراب کہین گے مگر جب ہے کہ مدبوغ ہو ورنہ اہاب ہے قلم بولینگے مگر جب
ہی کہ تراشیدہ ہو ورنہ انبوب ہے بہرحال عیسے نے جب اُنکو اس سوال سے منع کیا تو اونہون نے کہا ہم بہوکے ہین کہانا
چاہتے ہین یا تبرک کے لیے کہانا مانگتے ہین نہ حاجت سے اسمین ہمارے جی کا اطمینان ہوگا ہم تمکو سچا جانینگے گواہ
رہینگے عیسے علیہ السلام نے دعا کی جمہور نے کہا اوترا یہی حق ہے بدلیل اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ مجاہد نے کہا نہین
اوترا انتہے مترجم کہتا ہے کہ لفظ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا نص صریح نزول مین نہین ہے ہوسکتا ہے کہ اللہ نے وعدہ
اجابت کا فرمایا ہو جسطرح کہ قول ہے حسن بصری کا مگر جب شرط پوری نہ ہوئی تو مشروط بہی پایا نہ گیا اگرچہ
صحیح نزدیک جماہیر است و مشاہیر ائمہ کے یہی ہے کہ مائدہ اوترا لیکن نظم قرآن محتمل ہر دو قول ہے ایک معنی مین
صاف دو انکشاف نہین آگے اللہ جانے رہی حدیث عمار جس مین مرفوعاً نزول مائدہ کا ذکر ہے سو ترمذی نے
کہا کہ اوسکا وقف اصح ہے ظاہر ہے کہ حدیث موقوف دلیل مستقل نہین ہوتی ہے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى

ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ
لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا
فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ
وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ

اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ جب کہیگا اللہ اے عیسے مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگون کو کہ ٹھیراؤ مجھکو اور میری مان کو
دو معبود سوا اللہ کے بولا تو پاک ہے مجھکو نہین بن آتا کہ کہون جو مجھکو نہین پہنچتا اگر مین نے یہ کہا ہوگا تو تجھکو معلوم
ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے اور مین نہین جانتا جو تیرے جی مین ہے برحق تو ہی ہے جانتا چہپی بات مین نے نہین کہا انکو
مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور مین اون سے خبردار تہا جبتک اون مین رہا پہر جب تو نے
مجھے بہر لیا تو تو ہی تہا خبر رکہتا انکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ بندے تیرے ہین اور اگر تو انکو معاف
کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا ف یہ دوسرا خطاب ہے عیسے علیہ السلام کو جو قیامت کے دن ہوگا سامنے ان

لوگون کے جنہون نے انکو اور انکی مان کو دو معبود سوا اللہ پاک کے ٹھیرایا تھا کہ کیا تو نے انسے یہ کام کرنیکو کہا تھا یہ تہدید در
حقیقت نصاریٰ کو ہی کہ رؤس الاشہاد پر انکو جھڑکی گھرکی دیجاویگی قتادہ وغیرہ نے اسیطرح کہا ہی بدلیل آیۃ ما بعدھا ھٰذَا یَوْمُ
یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ سدی نے کہا یہ خطاب وجواب دنیا مین ہے ابن جریر نے اسی کی تصویب کی ہی کہا جب وہ مرفوع
ہوئے پر تب سوال جواب ہوا تھا اس دلیل سے کہ کلام بلفظ ماضی ہی دوسرے فرمایا ہی اِنْ تُعَذِّبْھُمْ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ لکن ان
دونو دلیلون مین نظر ہے اسلیے کہ بہت سے امور قیامت بلفظ ماضی ذکر کیے گئے ہین تاکہ دلیل ہون وقوع وثبوت پر اِنْ
تُعَذِّبْھُمْ کے معنے تبری کرنا ہے انسے اور رد کرنا مشیت کا طرف اللہ کے سو اسکا معلق کرنا شرط پر کچھ مقتضی وقوع کو
نہین جسطرح کہ دیگر نظائر آیات مین ہی اظہر وہی قول قتادہ کا ہی واللہ اعلم یہ معاملہ دن قیامت کے ہوگا واسطے تہدید
تقریع وتوبیخ نصاریٰ کے سامنے سب کے اس مقدمہ مین ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے ابو موسیٰ اشعری نے کہا حضرت
نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا انبیاء مع امم بلائے جاوینگے الحدیث یہ حدیث زیر کریمہ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ
عَلَیْکَ الآیۃ گذر چکی ہے اسکو ابن عساکر نے ذکر کیا ہے ابن کثیر نے کہا ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ عَزِیْزٌ یہ کہنا عیسیٰ کا کہ
مجھکو نہین پہونچتا کہ جو بات حق نہین ہے وہ مین کہون توفیق تادب ہے جو اتنا مل مین جسطرح ابوہریرہ نے کہا ہے کہ اللہ
تعالیٰ عیسیٰ کو تلقین حجت کریگا وہ یہ بات کہینگے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ مَرْفُوْعًا وَرَوَاہُ الثَّوْرِیُّ بِنَحْوِہٖ عَنْ
طاؤس پھر عیسیٰ کہینگے کہ اگر یہ بات مجھ سے صادر ہوئی ہے تو اے رب تجھکو معلوم ہوگی اسلیے کہ تجھ پر کوئی شی مخفی نہین ہے
جو کچھ مین نے کہا ہوگا یا ارادہ کیا ہوگا تو جانتا ہے مین تو انسے یہی بات کہی تھی کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے
اَیْ ھٰذَا ھُوَ الَّذِیْ قُلْتُ لَھُمْ مین جب تک ان مین موجود تھا انکے اعمال کا شاہد تھا جب تو نے مجھکو وفات دی
تو پھر تو ہی انکے اعمال کا رقیب وشاہد ہے ابن عباس نے کہا حضرت نے کھڑے ہو کر ہمکو وعظ فرمایا کہا اے لوگو تم محشور ہوگے
طرف اللہ کے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ جسطرح ہمنے پہلی بار پیدا کیا تھا اسیطرح پھر اعادہ کرینگے سب سے پہلے خلائق
مین جسکو کپڑا پہنایا جاویگا ابراہیم علیہ السلام ہین سن رکھو لائے جاوینگے کچھ لوگ میری امت کے دن قیامت اون کو
بائین طرف لے جائینگے مین کہونگا یہ تو میرے اصحاب ہین کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا کچھ احداث کیا
یعنے بدعتی ہوگئے اوسوقت مین وہی بات کہونگا جو بندہ صالح نے کہی ہی وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ
الیٰ قولہ الْحَکِیْمُ تب کہا جاویگا کہ یہ لوگ مُرْتَدِّیْنَ عَلٰٓی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ یعنے جب سے تو نے انکو چھوڑا یہ پھر گئے
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اس کہنے مین کہ اگر تو انکو عذاب کریگا تو یہ تیرے بندے ہین اور اگر بخشیگا تو تو عزیز حکیم ہے رد مشیت ہے
طرف اللہ کے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فعال لما یرید ہے اس سے کون پوچھے ہان وہ پوچھے جاوینگے اس کلام مین تبری ہے نصاریٰ سے

آسمان

سے جنہوں نے اللہ و رسول پر دروغ بندی کی اللہ کے لیے ہمسر ٹہرایا جورو بچہ مقرر کیے تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا
اس آیت شریف کی ایک بڑی شان اور خبر عجیب ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک رات حضرتؐ اسکو صبح تک بار بار پڑہتے رہے
ابوذر نے کہا ایک رات حضرتؐ نے نماز پڑہی صبح تک آیت پڑہا کیے اوسی آیت پر رکوع سجدہ کرتے رہے وہ آیت یہ تہی
ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم جب صبح ہوئی مینے کہا یا حضرت آپ
صبح تک یہی آیت رٹا کیے اسی آیت پر رکوع سجدہ کیا کیے فرمایا مینے اپنے رب عزوجل سے شفاعت اپنی امت کی مانگی
مجہکو عطا کی یہ شفاعت پہونچنے والی ہے انشاء اللہ اوسکو جو شریک نہین کرتا ساتہ اللہ کے کسی چیز کو رواہ احمد دوسرا
لفظ ابوذر کا یہ ہے کہ قیام کیا حضرتؐ نے ایک شب نماز عشا مین نماز پڑہائی لوگون کو پہر چلے گئے کچہ لوگ نماز پڑہکر جب حضرتؐ
نے انکا قیام و تخلف دیکہا اپنے گہر مین گئے پہر جب دیکہا کہ سب لوگ چلے گئے جگہہ خالی کر گئے اوسی جگہہ نماز پڑہی
مین آکر پیچہے کہڑا ہوا مجہے دہنے ہاتہ سے اشارہ کیا مین اپنی طرف کہڑا ہوا پہر ابن مسعود آئے وہ میرے اور حضرتؐ کے
پیچہے کہڑے ہوئے اونکو بائین طرف اشارہ کیا وہ بائین طرف کہڑے ہوئے ہم تینون اپنی اپنی نماز پڑہتے جتنا اللہ نے
چاہا تلاوت قرآن کرتے حضرتؐ ایک ہی آیت کو بار بار پڑہا کیے یہانتک کہ نماز صبح پڑہی جب صبح ہوئی مینے
ابن مسعود کو اشارہ کیا کہ تم پوچہو کہ مطلب اس کام کا جو آج کی رات کیا کیا ہے ابن مسعود نے کہا مین ایسے تو
نہ پوچہونگا وہی چاہین مجہہ سے تو کہین آخر مینے کہا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون آپ ایک ہی آیت پڑہا
کیے حالانکہ آپکے پاس قرآن تہا اگر ہم مین کوئی ایسا کام کرتا تو ہم اوس پر غصہ ہوتے فرمایا مینے دعا کی واسطے
اپنی امت کے مینے کہا پہر کیا جواب ملا وہ دعا قبول ہوئی فرمایا ایسا جواب ملا کہ اگر بہت سے لوگ انہین سے اوس
جواب پر مطلع ہون تو نماز چہوڑ دین مینے کہا بہلا مین لوگون کو بشارت نہ دون فرمایا ہان مین تہوڑی دور گیا
تہا کہ عمر نے کہا اے رسول خدا آپ اگر لوگون کو یہ بات کہلا بہیجیگے تو وہ عبادت سے باز رہینگے حضرتؐ نے
پکار کر فرمایا پہر آمین پہر آیا وہ آیت یہ تہی ان تعذبہم فانہم عبادک الخ رواہ احمد عبداللہ بن عمرو بن
عاص نے کہا کہ حضرتؐ نے قول عیسے علیہ السلام پڑہا ان تعذبہم الخ پہر دونو ہاتہ اوٹہا کر کہا اللہم امتی اور روئے
اللہ نے کہا اے جبرئیل پاس محمدؐ کے جاؤ اور تیرا رب دانا تر ہے پوچہو کیون روتے ہو جبرئیل نے آکر پوچہا حضرتؐ نے
حال کہا اللہ نے فرمایا اے جبرئیل تم پاس محمدؐ کے جاؤ اور کہو انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ ابن
ابی حاتم یعنے ہم تمکو حق مین تمہاری امت کے خوش کر دینگے ناخوش نہ کرینگے حذیفہ بن الیمان کہتے ہین ایک دن
حضرتؐ ہم سے غائب ہوگئے باہر نہ آئے یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ آج نہ نکلینگے جب باہر آئے ایک بڑا لمبا سجدہ

کیا جس سے ہمکو یہ گمان ہوا کہ شاید انتقال فرما گئے پہر سر اوٹہا کر کہا اللہ عزوجل نے مجہسے میری امت کے باب مین استشارہ
کیا کہ اونکے ساتہہ مین کیا کرون مینے کہا اے رب جو تو چاہے کر وہ تیری خلق و عباد ہین پہر دوبارہ استشارہ کیا مینے
پہر وہی کہا مجہسے فرمایا لَا اُحْزِنُكَ فِی اُمَّتِكَ یَا مُحَمَّدُ ای محمد مین تجہکو حق مین تیری امت کے رنجیدہ نکرونگا اور
بشارت دی مجہکو کہ سب سے پہلے جو جنت مین داخل ہونگی میری امت سے ستر ہزار ہین ہر ہزار کے ہمراہ ستر ہزار ہونگے
انپر کچہ حساب نہوگا پہر میرے پاس پیغام بہیجا کہ تو دعا کر قبول ہوگی مانگ دیا جاوے گا مینے قاصد سے کہا کیا میرا رب مجہکو میرا
سوال عطا کرے گا اوسنے کہا مجہکو تیرے پاس اسلیے بہیجا ہے کہ تجہکو دے بیشک دیا مجہہ کو میرے رب نے اور اسکا کچہ
فخر نہین ہے اور بخشدیے مجہکو گناہ میرے اگلے پچہلے مین چلتا ہون زندہ صحیح مجہکو یہ دیا کہ میری امت بہوکی نرہے اور
مغلوب ہو مجہکو کوثر عطا کی وہ ایک نہر ہے جنت مین جو میرے حوض مین بہتی ہے عطا کیا مجہکو عزو نصر و رعب جو
دوڑتا ہے سامنے میری امت کے ایک ماہ کے رستے تک اور دی مجہکو یہ بات کہ مین اول انبیا ہون دخول جنت مین
اور حلال طیب کیا میرے لیے اور میری امت کے لیے غنیمت کو اور جائز رکہا ہمارے لیے بہت کچہ جسکو سخت کیا تہا
انپر جو ہمسے پہلے تہے اور نہین رکہا ہمپر دین مین کچہ حرج رَوَاہُ اَحْمَدُ فتح البیان مین کہا ہے کہ جمہور مفسرین
کا مذہب یہ ہے کہ یہ ارشاد اللہ کا عیسے سے دن قیامت کے ہوگا نکتہ اس مین جہڑکنا گہڑکنا ہے عابدان مسیح
و مریم کا قوم نصاری سے سدی و قطرب نے کہا یہ بات وقت رفع کے طرف آسمان کے فرمائی تہی جبکہ نصاری
نے انکو معبود کہا تہا مگر قول اول اولے ہے یا یہ کہنا اسلیے ہے کہ مسیح کو جتلا دیا جاوے کہ انکی قوم نے بعد انکی
دین بدلڈالا انپر وہ بات لگائی جو انہون نے نہین کہی تہی مسیح اس بات سے اللہ کی تنزیہ و تقدیس کرکے
اپنی بے خبری انکے قول و فعل سے ظاہر کرینگے اور کہینگے بہلا مین ایسی بات کہہ سکتا ہون جو مجہہ کو کہنا
نہین ہے یہ غایت ادب و اظہار مسکنت ہے واسطے عظمت الہی کے اور تفویض امر ہے طرف علم خدا کے اس آیت
مین اطلاق لفظ نفس کا ذات باریتعالی پر آیا ہے کہتے ہین پہلے وفات دی پہر رفع کیا لکن یہ قول کچہ نہین
ہے اسلیے کہ اخبار متفق ہین اس بات پر کہ عیسی نہین مرے بلکہ آسمان مین اسی حیات دنیوی پر باقی ہین آخر
زمان مین پہر زمین پر آوین گے بلکہ مراد تَوَفَّیْتَنِیْ سے پہر لینا اوٹہا لینا ہے لفظ وفات قرآن پاک مین تین
معنو پر آیا ہے ایک موت جیسے اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا دوسرے خواب جیسے نیند جیسے هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰكُمْ
بِاللَّیْلِ تیسرے رفع جیسے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ وَاِذْ قَالَ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ توفی کا استعمال کسی شی کے کامل وافی
لینے مین آتا ہے رقیب کے معنے مین حافظ شہید کے معنے مین شاہد یعنے حاضر یہ کہنا عیسی علیہ السلام کا کہ جا ہے

تو اونکو عذاب کرے کہ وہ تیرے بندے ہین اور جایسے تو بخشدی بطور استعطاف کے ہے جسطرح کوئی غلام اپنے مالک کی خوشامد کرتا ہے اسی لیے یون نہین کہا کہ اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے عاصی ہین بعض نے کہا یہ کہنا بہ طریق تسلیم امر الی اللہ و انقیاد حکم ہے اسی لیے غفور رحیم سے عدول کر کے لفظ عزیز حکیم کو اختیار کیا ہے ؎

اگر بخشی زہے رحمت نہ بخشی تو شکایت کیا — سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

ابن عباس نے کہا یعنے تیرے بندے مستوجب عذاب ہین اپنے قول مین اور اگر تو انکو چھوڑدے اور اونکی عمر دراز کرے کہ مین آسمان سے زمین پر واسطے قتل دجال کے آون تو وہ اس قول سے زائل ہو کر تیری توحید کرینگے کیونکہ تو عزیز حکیم ہے لیکن معلوم نہین کہ ماخذ اس تفسیر کا کیا ہے اسلیے کہ رفع عیسی علیہ السلام کو اب تک اٹھارہ سو چھیاسی برس ہوے اس مدت دراز مین کروڑون نصرانی اسی مقالے پر گذر گئے اور معلوم نہین کہ نزول کسقدر مدت کے بعد ہوگا بعد نزول اگر حاضرین زمانہ نزول نے توحید اختیار کی اور مسلمان ہو گئے تو وہ بہ نسبت غائبین غالباً قلیل ہونگے اونکی توحید اگلون کے کام نہ آویگی تو کچھ فائدہ کثیر اس امہال و تاخیر کا ظاہر نہ ہوا اسلیے اگلے معنے استعطاف کے اولے تر معلوم ہوتے ہین یا تسلیم امر الی اللہ کے ؎

ہم ہی تسلیم کی خو ڈالینگے — بے نیازی تیری عادت ہی سہی

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ط لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ فرمایا اللہ نے یہ وہ دن ہے کہ کام آویگا سچون کو اونکا سچ انکو ہین باغ جنکے نیچے بہتی نہرین رہا کرینگے انمین ہمیشہ اللہ راضی ہوا اون سے اور وہ راضی ہوے اس سے یہی ہے بڑی مراد ملنی اللہ کو سلطنت ہے آسمان و زمین کی اور جو اونکے بیچ ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے ف اللہ پاک عیسی علیہ السلام کو عبد انکے جواب مدح کرکے یہ جواب دیگا کیونکہ وہ نصاریٰ سے تبری کر چکے ملحدین کذابین سے الگ ہو گئے اور اللہ کی مشیت پر انکو چھوڑ دیا جو سچی بات تھی وہ کہدی یہ سچ بولنا کام آیا اسیطرح سب کا سچ ان کے کام آویگا انشاء اللہ تعالی ابن عباس نے کہا یعنے موحدون کو توحید نفع دیگی وہ ہمیشہ جنت مین رہینگے حول و زوال نہ ہوگا اللہ انسے وہ اللہ سے خوش کما قال تعالی وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ انس نے کہا حضرت نے اس آیت مین فرمایا تجلی کریگا واسطے انکے رب جل جلالہ فرمائیگا سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ یعنے مجھسے مانگو مین تمکو دونگا وہ اسکی رضا مانگینگے انکو گواہ کرے گا کہ مین تم سے راضی ہوا یہ وہ فوز کبیر ہے جس سے بڑھکر کچھ نہین کما قال تعالی لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ و کما قال وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ

حاشیہ: ۱۶ ع ۵ ۶

پھر فرمایا کہ خالق ساری اشیا کا مالک متصرف اون مین قادر اونپر وہی اللہ ہے سب اوسی کی ملک وزیر قہر وقدرت و مشیت ہین نہ کوئی اوسکا نظیر ہے نہ وزیر نہ عدیل نہ اوسکے باپ اولاد نہ بی بی نہ کوئی معبود سوا اوسکے ہے نہ کوئی رب ابن عمر نے کہا پچھلی سورت جو اوتری وہ یہی سورہ مائدہ ہے **ف** فتح البیان مین کہا ہی مراد صادقین سے اسجگہہ نبیین و مومنین ہین اسلیے کہ کفار کو انکا سچ بولنا دن قیامت کے کچھ فائدہ نہ دیگا اسیطرح ابلیس کو صدق ابلیس لقولہ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ اسلیے کہ وہ دنیا مین جو دار العمل تھا جھوٹ بولا تھا آیت مین اشارہ فرمایا ہے طرف ثواب الم غیر منقطع وغیر منتہی کے جو انکو حاصل ہوگا اے اللہ مجھکو بھی صادقین و مصدقین مین حشر کر توفیق صدق وسداد بخش اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ اللہ اُنسے رضی ہوا کہ اونھون نے طاعات خالصہ بے شرک وکفر وبدعت وضلالت کے کیے وہ اللہ سے راضی ہوئے کہ اونکو وہ چیز دی جسکا خطرہ بھی اُنکے دلپر نہ گذرتا تھا نہ اُنکی عقل اوسکو تصور کرسکتی تھی اللہ پاک کا رضی ہونا ارفع درجات نعیم لسے اعلے منازل کرامت ہے رضا ایک بڑا دروازہ ہے اللہ کا محل استراحت عابدین ہے یہ دخول جنت یہ خلود اوسمین یہ رضای الٰہی فوز عظیم ہے مطلب یہ ہوا کہ وہ فائز جنت ناجی نار سے ہوئے فوز کہتے ہین کامیاب ہونے کو اتم احوال پر پھر فرمایا سارا ملک آسمان وزمین کا اوسی کے لیے ہے نہ واسطے عیسی اور مادر عیسے اور سائر مخلوقات کے یہ خاتمہ اس سورت کا واسطے تحقیق حق وتنبیہ کے کذب نصاری پر اور واسطے رفع اثبات الٰہیت مسیح وام مسیح کے ارشاد ہوا ہے یا یہ معنے ہین کہ جو کچھ آسمان وزمین کے اندر ہے عقلا وغیر ہم سے متصرف اون مین اکیلا اللہ ہے چاہے ایجاد کرے یا اعدام مارے یا جلائے امر کرے نہی فرمائے کیا ذکر ہے کہ کسی شے کو اشیا مین سے کچھ بھی دخل و تصرف ہو کسی امر مین جنات کا مطیعین کو دینا اوسیکا کام ہے نہ کسی اور کا جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُمْ اٰمِیْن وہ ہر چیز پر قادر ہے منع ہو یا عطا ایجاد ہو یا افنا نَسْاَلُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنْ يُّوَفِّقَنَا لِمَرْضَاتِهٖ وَيَجْعَلَنَا مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِجَنَّاتِهٖ آج روز جمعرات پانزدہم شعبان ۱۳۰۳ھ ہجری کو تفسیر اس سورت مبارکہ کی وقت نو بجے ہشت گھنٹہ اول روز تمام ہوئی جس خداوند کریم کی نعمت سے اعمال صالحات تمام ہوتے ہین اوسکو جہان بھر کی حمد وثنا ہے بروز یکشنبہ دوازدہم رجب سنہ مذکور کو لکھنا تفسیر اس سورت کا شروع کیا تھا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ اَنْبِيَائِهٖ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَصُلَحَاءِ اُمَّتِهٖ اَصْحَابِ النَّعِيْمِ وَالْجَنَّةِ

ع ... ع ... ع ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

یہ سورت مکی ہے ابن عباس نے کہا مکے مین اوتری رات کو ایک بار مین اوسکے ارد گرد ستر ہزار فرشتے تسبیح کرتے تھے
اسماء بنت یزید نے کہا نازل ہوئی یہ سورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر راہ چلتے ایک جمگھٹ مین ملائکہ کے درمیان
آسمان و زمین کے عبد اللہ نے کہا ستر ہزار فرشتے اوسکی مشایعت مین تھے جابر کا لفظ یہ ہے جب سورۃ انعام
اوتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا اور فرمایا مشایعت کی اس سورت کی ستر ہزار ملائکہ نے
ساری افق کو بہر لیا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے شرط مسلم پر انس بن مالک مرفوعاً کہتے ہین جب یہ سورت آئی
اسکے ساتھ ایک موکب تھا فرشتون کا یعنے ایک بڑی اڑدلی ملائکہ کی جنہون نے مابین خافقین کو پر کردیا
اون کی تسبیح کا غل تھا زمین اُنسے گونجتی تھی وہ کہتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ
رواہ ابن مردویہ ابن عمر کا لفظ یون ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَزَلَتْ عَلَیَّ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ جُمْلَةً
وَّاحِدَةً وَّشَیَّعَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ رواہ ابن مردویہ فتح
البیان مین کہا ہے یہ سورت ایکسو پانچ یا چھ آیتین ہے ثعلبی نے کہا ساری سورت مکی ہے مگر چھ آیتین مدینے مین
اوتری ہین وہ یہ ہین وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الی آخر ثلاث آیات وَقُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ
تا آخر سہ آیت ابن عطیہ نے کہا یہی آیات محکمات ہین یعنے اس سورت مین قرطبی نے کہا وہی آیتین مدنی ہین
باقی مکی ایک مَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ یہ حق مین مالک بن صیف و کعب بن اشرف یہود کے اوتری هُوَ الَّذِیْٓ
اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ یہ حق مین ثابت بن قیس کے اوتری ہاں اس سورت کے فضائل مین ایک جماعت تابعین سے
روایات مرفوعہ وغیر مرفوعہ آئی ہین علما نے کہا ہے یہ سورت اصل ہے محاجہ مشرکین وغیرہ مبتدعین
مین جو مکذب بعث و نشور ہین یہی وجہ اسکے ایکبار اترنے کی ہے کہ ایک معنی حجت مین آئی ہے گو وجوہ
کثیرہ سے اس مین تصرف ہو متکلمین نے اصول دین کو اسی سورت پر بنیاد کیا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ○

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ وَهُوَ اللّٰهُ فِی

فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ سب تعریف اللہ کو جسنے بنائے آسمان و
زمین اور ٹہیرایا اندہیرا اور اوجالا پہر یہ منکر اپنے رب کے ساتھہ کسی کو برابر کرتے ہین وہی ہے جسنے بنایا تمکو مٹی سے پہر
ٹہیرایا ایک وعدہ اور ایک وعدہ ٹہیر رہا ہے اسکے پاس پہر تم شک لاتے ہو وہی ہے اللہ آسمان و زمین مین جانتا ہے
تمہارا چہپا کہلا اور جانتا ہے جو کماتے ہو ف اندہیرا اوجالا یعنی رات دن ہر اونہارے مین اہ غلط کو اندہیرا کیسے
اور راہ صحیح کو اجالا سو راہ صحیح ایک ہے اور اسکے سوا سب غلط ہین وہ بہت ہین وعدے سے مراد فنا کا وقت سو ایک اجل
ہے ہر شخص کی وہ نہین جانتا پر فرشتے جانتے ہین اور ایک اجل ہے سب خلق کی سو کوئی نہین جانتا اس اجل سے
قیاس کرے اس اجل کو اور شک نلائے انتہی اللہ پاک نے اس آیت مقدس مین اپنے نفس کریم کی مدح و حمد فرمائی کہ ہم نے
آسمان و زمین کو قرارگاہ عباد کیا اونکے نفع کے لیے تاریکی و روشنی بنائی یعنے رات دن مقرر کیا ظلمات کو بلفظ جمع
نور کو بلفظ واحد فرمایا اسلیے کہ نور اشرف ہے کقولہ تعالی عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشَّمَائِلِ یا جیسے آخر مین اس سورت کے ارشاد
کیا ہے وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ پہر فرمایا بعضے
بعض بعد ہر کے بندے کفر کرتے ہین اللہ کا شریک و عدیل ٹہیراتے ہین اسکے لیے جورو بچے بتاتے ہین تعالی عن ذلک
علوا کبیرا آدم کو جو اصل جمیع بنی آدم ہے مٹی سے بنایا سب نسل انکی مشارق مغارب مین پہیل گئی اجل سے مراد موت
ہے اجل مسمی سے مراد آخرت ہے یہی قول ہے ابن عباس مجاہد عکرمہ سعید بن جبیر حسن قتادہ ضحاک زید بن اسلم عطیہ
سدی مقاتل بن حیان غیرہم کا ایک لفظ حسن کا یون ہے کہ اجل سے مراد پیدا ہونے سے مرنے تک کا وقت ہے اجل
مسمے سے مراد مرنے سے اٹہنے تک کا زمانہ ہے مرجع اس قول کا وہی قول متقدم ہے یعنے تقدیر اجل خاص کہ ہر انسان
کی عمر ہے اور تقدیر اجل عام کہ دنیا کی عمر ہے سو مسمی انتہا و قضا و زوال دنیا و مصیر بسوئے آخرت ہوئی ابن عباس
و مجاہد نے کہا قضی اجلا سے مراد مدت دنیا ہے اجل مسمے سے مراد عمر انسان ہے دم مرگ تک گویا ماخوذ ہے
آیت مابعد سے وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ابن عباس کہتے ہین قضا
اجل سے مراد نوم ہے خواب مین روح قبض کر لیجاتی ہے پہر وقت بیداری پہر آتی ہے اجل مسمے مرنا ہے
آدمی کا یہ قول غریب ہے عندہ کے معنے یہ ہین کہ سوائے اللہ کے کوئی اسکو نہین جانتا نہ انبیا نہ ملائکہ نہ
اولیا کقولہ تعالے اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ وکقولہ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ
السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا سدی نے کہا یعنے تم شک کرتے
امر ساعت مین جہمیہ اولین نے کہا تہا کہ اللہ ہر مکان مین ہے دلیل اونکی یہی آیت باب تہی مفسرین نے

اس قول کا انکار کیا بالاتفاق یہ کہا اصح اقوال یہ ہے کہ مدعو سب آسمانوں اور زمینوں مین وہی اللہ ہے یعنی
اہل ارض وسموات اُسی کی عبادت ودعا وتوحید واقرار الوہیت کرتے ہین سب اسکو اللہ کے نام سے جانتے
پہچانتے ہین اسی کو رغبًا ورہبًا پکارتے ہین مگر کفار جن وانس یہ آیت اس قول پر مثل اس آیت شریف کے
ہے وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ یعنے وہ معبود الہ ہے اونکا جو آسمانون مین ہین اور انکا جو
زمین مین ہین یہ بات کوئی نہ سمجھے کہ معبود آسمان جدا اور معبود زمین جدا ہے اگر ایسا ہوتا تو آسمان وزمین فاسد
ہوجاتے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا اس بنیاد پر قول يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ خبر یا
حال ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مطلب یہ ہوا کہ اللہ وہی ہے جو جانتا ہے حال آسمان وزمین سے کھلے ہون یا چھپے
اس صورت مین لفظ يَعْلَمُ متعلق فِي السَّمٰوٰتِ الخ ہوگا تیسرا قول یہ ہے کہ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ پر وقف تام
ہے وَفِي الْاَرْضِ سے دوسرا کلام چلا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے مَا تَكْسِبُونَ سے مراد سارے اعمال
خیر وشر ہین **ف** فتح البیان مین لکھا ہے الحمد للہ دلیل ہے اس بات پر کہ سارے حمد اللہ ہی کو ہے گو کوئی اسکی
حمد نہ کرے اسمین تعلیم ہے لفظ ومعنی کی اور تعریض ہے طرف استغنا کے اور اقامت حجت ہے اونپر جو کسی کو اسکا
عدیل ٹھیراتے ہین کیونکہ جسکو یہ قدرت ہی کہ اُسنے آسمان وزمین ایجاد واختراع کیے وہی مستحق جمیع محامد و
لائق افراد حمد وثنا ہے نہ کوئی اور لفظ سمٰوٰت کو جمع کیا اسلیے کہ کئی طبق ہین بعض پر بعض زمین پر مقدم
کیا اسلیے کہ آسمان اشرف ہی معبد ملائکہ ہے اونمین کوئی معصیت نہین ہوئی گو زمین بھی نزدیک جمہور
کے سات طبق ہے لیکن بعض پر بعض نہین بلکہ ایک تحت ہے ملی جلی نظر عباد مین آسمان وزمین سے
بڑھکر کوئی مخلوقات نہین ہے اسلیے ذکر انہین دونو کا کیا آسمان بےستون کھڑا ہے اوسمین منافع وعبر
ہین زمین مسکن خلق ہے اسمین بھی طرح طرح کے فوائد ہین کعب احبار نے کہا یہ آیت پہلی آیت ہے توریت
کی اور آخر آیت اسکی یہ آیت ہی وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ایک لفظ یون ہے کہ وہ آخر سورہ ہود ہے
ابن عباس نے کہا اللہ نے خلق کو حمد سے شروع کیا حمد پر ختم کیا فرمایا وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پہلے اللہ پاک نے ذکر جواہر کا کیا یعنے سمٰوٰت وارض کا پہر اعراض کا کیا یعنے ظلمات و
نور کا کیونکہ جواہر اعراض سے بےنیاز نہین ہوتے ہین کسی نے کہا مراد سواد لیل ونور نہار ہے سدی کا یہی
قول ہے حسن نے کہا مراد کفر وایمان ہے ابن عطیہ نے کہا یہ خروج ہے ظاہر سے کسی نے کہا مراد جہل وعلم
ہے کسی نے کہا جنت ونار ٹھیک بات یہ ہے کہ جسکو ظلمت ونور بولین وہ سب انمین داخل ہے اس صورت مین

ظلمت کفر و نور ایمان بہی داخل ہیگا اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي
النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ نور کا لفظ ایک جنس ہے شامل جمیع انواع ظلمات کو اسباب
بہت ہین انواع بے گنتی ہین جیسے ظلمت شب ظلمت دریا ظلمت جائے تاریک ہر جگہہ کی ظلمت
دوسری ظلمت کی خلاف ہے نور ایک ہی رنگ پر ہے ظلمات کو نور پر اسلیے مقدم کیا کہ اصل ظلمت
ہے نور بعد کو ڈالا گیا ہے اسی لیے دن رات سے نکلا ہے مجاہد نے کہا یہ آیت حق مین زنادقہ کے آئی ہے
جو کہتے ہین اللہ نے ظلمت و خنافس و عقارب اور کسی شے قبیح کو پیدا نہین کیا بلکہ وہ تو خالق نور
اور ہر شے حسن ہے اس آیت مین ثنویہ پر بہی رد ہے جو ظلمت و نور کو قدیم تبلاتے ہین ابن عمر نے
مرفوعًا کہا ہے اللہ نے خلق کو اندہیری مین بنایا پہر اوسپر اپنا نور ڈالا جسکو وہ نور پہنچا اوسنے راہ پائی
اور جو کوئی چوک گیا وہ گمراہ رہا رواہ البغوی بغیر سند لفظ ثُمَّ استبعاد کے لیے ہے یعنے نہایت
بعید ہے جو خالق ارض و سما جاعل ظلمات و نور ہو وہ تو لائق اسکے ہے کہ اسی کی مدح و ثنا کیجاوے
اوسی پر ایمان لایا جاوے نہ لائق اسکے کہ اسکے ساتھہ کفر کرین کسیکو اوسکا شریک و عدیل ٹھیراوین
جو کہ کچھہ بہی قدرت نہ رکھتا ہو یہ نہایت حماقت غایت درجے کی سفاہت نہین ہے تو پہر کیا ہے
اللہ تو یہ نعمتین دے اور کفار کفر کرین علی نے کہا یہ آیت حق مین اہل کتاب کے اتری ہے قتادہ
و سدی نے کہا اہل شرک مین مجاہد نے کہا يَعْدِلُوْنَ بمعنے يُشْرِكُوْنَ ہے زید نے کہا جن خداؤن
کو پوجتے ہین اونکو خدا کے برابر ٹھیراتے ہین حالانکہ نہ کوئی اسکا عدیل ہے نہ ہمسر نہ کوئی اور خدا ہے
سوا اسکے نہ اوس نے بی بی کی نہ بچا لیا مٹی سے آدم کو بنایا خطاب سب کو کیا اسلیے کہ سارے
انسان انہین کی اولاد و نسل مین ہین یا مراد سارے بشر ہین اس اعتبار سے کہ جس نطفے سے وہ پیدا
ہوئے ہین وہ مٹی سے بنایا گیا ہے ذکر بنی آدم کا بعد ذکر ارض و سما کے اسلیے کیا ہے کہ عالم صغر تابع
ہے عالم اکبر کے مطلب ان امور کے ذکر سے دفع کرنا کفر کفار بعث و نشور کا اور رد کرنا اونکے جحود و عناد کا ہے
کہ ان امور کو آنکھون سے دیکھا بہی شک کرتے ہین اجلین مین اختلاف ہے سلف و خلف کا بعض نے کہا
اول سے عرفت اوقات اہلہ و بروج ہے ثانی اجل موت یا اول موت ماضی اور ثانی موت باقی ہے یا اول اجل محتوم ہے
اور دوم زیادت عمر بسبب بر و صلہ رحم کے کما قال تعالے وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ
اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ حدیث مین آیا ہے کہ صلہ رحم عمر بڑہاتا ہے اور جہان وبا ہو وہان جانا اسباب موت مین

سے ہے باوجود مشاہدہ اس ابتدا انتہا کے خالق میں شک کرنا بعث ونشور کا منکر ہونا نہایت بعید ہے
جسنے تمکو مٹی سے بنایا زندہ کیا عقل دی حواس و اطراف بخشے پہر سب کو سلب کر کے مردہ کیا بدستور
سابق جماد کر دیا کیا وہ تمہارے بعث و اعادۂ ان اجسام سے عاجز ہے وہ ارواح کو اجساد مین دوبارہ
نہین پہیر سکتا ہے بیشک وہی مالک یا متصرف یا معبود ہے سب آسمانون اور زمین مین جس طرح کہتے
ہین کہ زید خلیفہ ہے شرق وغرب مین یعنے اسی کا حکم وتصرف وہان چلتا ہے کقولہ وَهُوَ الَّذِي فِي
السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ یعنے معروف بالوہیت آسمان وزمین مین وہی ایک اکیلا رب ہے اسی
کو اللہ کہتے ہین سمین نے اس آیت مین بارہ وجوہ لکھی ہین جنمین سے سلیمان جمل نے چار ذکر کیے وَ

مَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ

فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ

مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي

مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝ نہین پہونچتی انکو کوئی
نشانی انکے رب کی نشانیون مین مگر کرتے ہین اس سے تغافل سو جہٹلا چکے حق بات کو جب ان تک
پہونچے اب آگی آویگی اونپر حقیقت اس بات کی جسپر ہنستے تہے کیا دیکہتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے پہلے
اونسے سنگتین اونکو جمایا تہا ہم نے ملک مین جتنا تمکو نہین جمایا اور چہوڑ دیا ہمنے اونپر آسمان برسانا
اور بنا دین نہرین بہتی انکے نیچے پہر ہلاک کیا اونکو اونکے گناہون پر اور کہڑی کی انکے پیچہے اور سنگت ف
اللہ نے اس آیت پاک مین حال مشرکین مکذبین معاندین کا ذکر کیا کہ جب انکے پاس کوئی دلالت ومعجزہ و حجت
منجملہ دلالات کے بطور حجت کے اللہ کی وحدانیت رسل کرام کی راستی وصدق گوئی پر آتی ہے تو وہ اس سے
منہ پہیر لیتے ہین آنکہہ اوٹہا کر اسطرف نہین دیکہتے نہ کچہہ اسکی پروا کرتے ہین اسلیے یہ تہدید ووعید فرمائی
کہ اس استہزا کا انجام جلد معلوم ہو جاوے گا ؎ سَتَعْلَمُ لَيْلَىٰ أَيَّ دَيْنٍ تَدَايَنَتْ + وَأَيَّ غَرِيمٍ
فِي التَّقَاضِي غَرِيمُهَا جسکی تکذیب مین یہ ہین اسکی خبر انکو آ لی گئی اسکا وبال چکہین گے پہر اللہ تعالے نے
اونکو وعظ فرمایا ڈرایا کہ دیکہو کہین تمپر بہی ویسا ہی عذاب ونکال نہ آپڑے جسطرح اشباہ ونظائر پر قرون
سابقہ مین پڑا تہا حالانکہ وہ قوت مین تم سے سخت تر تہے جمعیت مین زیادہ تہے مال واولاد واستقلال وعمارت
زمین مین بڑہکر تہے جو اموال واولاد واعمار وجاہ عریض ووسعت وجنود ہم نے اونکو دیے تہے وہ تمکو نہین دیے

اونکے لیے آسمان سے پانی خوب برستا تہا زمین مین چشمے جاری تہے یہ استدراج تہا واسطے اونکے اور ڈہیل تہی طرف
سے ہمارے جب اونہون نے خطایا وسیئات کیے تو ہم نے اونکو تباہ برباد کر دیا وہ ایسے گئے جیسے روز
گزشتہ فقط ایک حکایت رہگئی اونکے بعد ایک اور ہی گروہ پیدا کیا واسطے امتحان کے کہ دیکھین یہہ
کیسا کام کرتے ہین جب اونہون نے بہی ویسے ہی کام کیے تو انکو بہی ہلاک کر دیا سو تم اب ڈرکے
چلو کہین ایسا نہو کہ تمہاری بہی وہی گت ہووے جو انکی ہوئی اسلیے کہ تمہاری عزت اللہ پر کچہہ انسے
زیادہ نہین ہے یہ رسول جنکو تمنے جہٹلایا اسکی بزرگی نزدیک اللہ کے اونکے رسول سے زیادہ ہے
اسلیے تم اوسے پر عذاب معاجلہ عقاب ہو اگر اللہ کا لطف و احسان تمپر نہو فتح البیان مین لکہا ہے کہ
مخاطب اس آیت کے اہل مکہ ہین انکے اعراض پر فرمایا کہ تعجب نکر کیونکہ یہ مکذب ہین قرآن یا محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اب جلد انجام اپنے اس استہزا کا پہچان لینگے قرن کہتے ہین ایک زمانے کے لوگون کو یعنے کیا
اونہون نے خبر اگلے لوگون کی نہین سنی یہ تو واسطے تجارت کے گرمی مین طرف شام کے سردی مین طرف یمن کے
ہمیشہ جاتے آتے رہتے ہین انسے پہلے جو امتین تہین وہ عصر العد عصر اسی تکذیب انبیا کے بدولت ہلاک
ہوگئین جیسے قوم نوح و عاد و ثمود ہمنے جو قوت و شوکت و صولت و دولت و طاقت مین بسطت مین
سعت رزق دنیا مین اونکو دی تہی وہ تمکو نہین دی پہر بہی انکو خاک مین ملا دیا تم تو انسے کہین کمتر ہو
انکے وقت مین آسمان سے پانی بہت برستا تہا جس سے طرح طرح کے فواکہ و غلات پیدا ہوتے تہے قحط نہ
پڑتا تہا وقت پر پانی ملتا تہا زمین مین نہرین بہتی تہین درختونکے نیچے گہرونکے اندر مراد کثرت باغات ہے
مطلب یہ ہے کہ اللہ نے انپر بڑا انعام کیا تہا اور زمین مین اچہی طرح انکو جمایا بسایا تہا کہ وہ شکر کرینگے نہ شرک
طاعت بجا لاوینگے نہ معصیت لیکن جب انہون نے کفران ان نعمتون کا کیا تو ہم نے اونکو باوجود اس علو و قوت
کے بسبب اونکے گناہون کے مٹا دیا اونکے عوض دوسرے لوگ آباد کیے تو پہر تم باوجود کمتر ہونیکے انسے
کس قطار و شمار مین ہو یہ بیان ہے اللہ پاک کی کمال قدرت و قوت سلطنت کا کہ جسکو چاہے اوٹہائے
مٹائے جسے چاہے بٹہائے جمائے امم کثیرہ کے ہلاک کرنے سے کچہہ اسکے ملک مین نقصان نہین آیا اگر
ایک امت گئی تو دوسری جگہہ دوسری آئی یہ آیت عبرت و موعظت ہے واسطے خلف کے احوال سلف سے کہتے ہین
اگلے لوگ تین سو چار سو ہزار یا کم زیادہ سال تک جیتے تہے اس بنیاد پر قرن مقدار وسط ہے اس زمانے
کی عمر کا

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا

سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ○ وَقَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوۡ اَنۡزَلۡنَا مَلَـكًا لَّقُضِىَ الۡاَمۡرُ ثُمَّ لَا يُنۡظَرُوۡنَ ○ وَلَوۡ

جَعَلۡنٰهُ مَلَـكًا لَّجَعَلۡنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّا يَلۡبِسُوۡنَ ○ وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ

فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ع قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ انْظُرُوۡا

كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ○ اگر اوتارین ہم اونپر لکھا ہوا کاغذ مین پہر ٹٹول لین اوسکو اپنے ہاتہہ البتہ کہین گے
منکر یہ کچہہ نہین مگر جادو صریح اور کہتے ہین کیون نہ اوترا اوسپر کوئی فرشتہ اور اگر فرشتہ اتارین تو فیصل ہو چکے کام
پہر اونکو فرصت نہ ملے اور اگر ہم رسول کرتے کوئی فرشتہ تو وہ بہی صورت مین ایک مرد کرتے اور اونپر شبہہ ڈالتے
وہی شبہہ جو لاتے ہین اور ہنسی کرتے رہی ہین رسولون سے تیرے پہلے پہر الٹ پڑے اونہین ہنسی والون پر
جس بات پر ہنسا کرتے تہی تو کہہ پہرو ملک مین تو دیکہو آخر کیسا ہوا جہٹلانے والون کا **ف** یعنی جسکی قسمت
مین ہدایت نہین اسکا شبہہ کبہی نہین مٹتا کہتے تہے کہ ہمارے دیکہتے فرشتے اوترین سو جب آدمی فرشتون
کو دیکہین تو عالم غیب ظاہر ہووے پہر عمل کی خرابی غیب سے ظاہر ہین آنے لگی انتہے یہ بیان ہے مشرکین
کے عناد کا حق سے کہ اگر لکہی کتاب بہی آوے تو اسکو جادو بتاوین یہ وسیی بات ہی کہ اونکے مکابرہ
کا محسوسات مین ذکر کیا ہے وَلَوۡ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوۡا فِيۡهِ يَعۡرُجُوۡنَ
لَقَالُوۡۤا اِنَّمَا سُكِّرَتۡ اَبۡصَارُنَا بَلۡ نَحۡنُ قَوۡمٌ مَّسۡحُوۡرُوۡنَ وکقولہ تعالے وَاِنۡ يَّرَوۡا
كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡكُوۡمٌ پہر یہ فرمایش کی کہ فرشتہ کیون نہ اوترا جو لنگے
ہمراہ رہتا یہ نہ سمجہے کہ اگر ایسا ہوتا تو عذاب خدا ہی جہٹ پٹ آجاتا مہلت نہ ملتی پہر اگر فرشتہ بہی آتا تو ضرور
تہا کہ بشکل مرد ہوتا تاکہ بات چیت ہو سکتی اس سے نفع حاصل کرتے مگر اسپر بہی اونکا شبہہ دور نہ ہوتا وہی شکوک
جو بشر رسول مین نکالتے ہین اس رسول ملک مین بہی پیدا کرتے کقولہ تعالے قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ مَلٰٓـئِكَةٌ
يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَـكًا رَّسُوۡلًا تو یہ اللہ کی رحمت ہی کہ ہر صنف خلائق مین
اسی صنف کا رسول بہیجا تاکہ بعض دعوت بعض کرین بعض منتفع ہون بعض سے بات چیت سوال جواب مین
کما قال تعالے لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ابن عباس نے کہا اگر فرشتہ آتا مرد کی صورت مین آتا اسلیے کہ اونکو تاب نظر کی طرف
ملائکہ کے بسبب کمال نور نہایت کے نہین ہوتی پہر بہی وہی شبہہ اونکو لگتا جو ابلگتا ہی پہر اللہ نے حضرت ص کو تسلی دی کہ
اگر تمہاری قوم تمکو جہٹلاتی ہے تو یہ کچہہ نئی بات نہین ہے پہلی قومون نے بہی اپنے رسولونکو اسیطرح

جھٹلایا ہے لیکن نصرت و انجام نیک دنیا و آخرت مین مومنون ہی کو ہے کوئی بات پریشان ہونے اور گھبرانے کی نہین ہے ذرا چل پہر کر دیکھو تو کہ اگلے لوگونپر جو مکذب و معاند رسل تھے کیسا عذاب و نکال و عقاب دنیا مین نازل ہوا آخرت کا عذاب الیم جدا ہے جو اونکے لیے ذخیرہ کر رکھا گیا ہے اللہ نے رسل و مومنین کو بچا لیا جو بلا آئی وہ جھٹلانے والونپر آئی فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ وہ لوگ کفر مین ایسے سخت و درشت ہین کہ اگر لکھی ہوئی کتاب بہی اوترتی آنکھہ سے دیکھتے ہاتھہ سے چھوتے تو بہی اسکو جادو بتاتے قرطاس وہ ہے جسمین کچہہ لکھا ہو ورنہ طرس و کاغذ بولتے ہین پہر اگر موافق انکے خیال باطل کے فرشتہ آتا تو بہی ایمان نہ لاتے جب نہ لاتے تو ہلاک ہو جاتے اللہ پاک کی عادت حق مین کفار کے یہی ہے کہ جب بعد فرمایش کسی نشانی کے ایمان نہین لاتے ہین تو مستوجب عذاب ہو کر مستاصل کر دیے جاتے ہین پہر ایک لمحہ کی مہلت نہین دیجاتی ہے ہر جنس کو اپنی جنس سے میل ہوتا ہے اس لیے فرشتہ اصلی صورت پر نہین آسکتا اگر آتا تو کسی مرد کی شکل مین ہوتا جسم کثیف مین ظہور کرتا یہ اسوقت بہی شبہ پیدا کرتے اوسکے رعب و خوف سے بہاگتے اسیلیے مصلحت یہی ٹہیری کہ رسول جنس بشر سے ہو یہی سبب ہے کہ ملائکہ پاس انبیا کے صورت انسان مین آتے تہے تاکہ وحشت و دہشت نہو جس طرح جبریل علیہ السلام پاس حضرت ؐ کے صورت دحیہ کلبی مین آئے یا دو فرشتے پاس داؤد کے دو مرد کی شکل مین آئے اسی طرح پاس ابراہیم و لوط علیہما السلام کے آئے تہے اللہ نے لفظ رجل کا کہا نہ بشر کا اسلیے کہ یہ جعل بطریق تمثیل کے ہوتا نہ بطور قلب حقیقت اسکے بعد اوہ کہنے لگتے کہ یہ تو فرشتہ نہین ہے مرد ہے پہر اپنے کفر پر جمے رہتے اگر اونکو فرشتہ بتایا جاتا تو تکذیب کرتے اللہ نے حضرت کو تسلی دی کہ جسطرح یہ تسے استہزا کرتے ہین اسی طرح اگلے رسولون سے بہی استہزا کرتے تہے مگر وہ استہزا اونکا اونہین کے گلے کا ہار ہوا تم انسے کہدو کہ ذرا زمین مین چل پہر کر دیکھین کہ انکا انجام کیا ہوا آثار عقوبت کچہہ مخفی نہین ہین گہر ویران پڑے ہین باغات اجڑے ہوئے ہین سو تم بہی بصورت اس استہزا و کفر کے انہین مین جا ملوگے جیسے وہ برباد ہوئے تم بہی تباہ ہو جاوگے قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۵

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

الْمُشْرِکِیْنَ ۝ قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ

رَحِمَهٗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝ پوچھ کسکا ہے جو کچھ ہے آسمان وزمین مین کہہ اللہ کا ہے اُسنے لکھی ہے اپنے ومے
مہربانی البتہ تمکو جمع کریگا دن قیامت تک اُسمین شک نہین جنہون نے ہاری اپنی جان وہی نہین مانتے
اُسیکا ہے جو بستا ہے رات مین اور دن مین اور وہی ہے سب سنتا جانتا تو کہہ کیا اور کوئی پکڑون اپنا
مددگار اللہ کے سوائے جو بنانے والا ہے آسمان وزمین کا اور وہ سب کو کھلاتا ہے اُسکو کوئی نہین کھلاتا کہہ
مجھکو حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے حکم مانون اور تو نہ ہو شریک پکڑنے والا تو کہہ مین ڈرتا ہون اگر حکم نمانون اپنے
رب کا ایک بڑے دن کے عذاب سے جسپر سے وہ ٹلا اُسدن اُسپر رحم کیا اور یہی ہے بڑی مراد ملنی ف
اللہ نے خبر دی کہ اللہ پادشاہ ہے زمین وآسمان ومافیہا کا اُسنے اپنے نفس مقدس پر رحمت کو لکھ
رکھا ہے صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ کَتَبَ کِتَابًا
عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ پھر اپنے نفس کریم کی قسم کھا کر کہا کہ مین اپنے بندونکو
میقات یوم معلوم مین جمع کرونگا وہ میقات دن قیامت کا ہے جسمین کسیطرح کا شک وشبہ نہین یعنے
نزدیک عباد مومنین کے ہی جاحدین مکذبین سو وہ ہمیشہ اپنے ریب مین متردد ہین ابن عباس نے کہا حضرتؐ
سے پوچھا لوگ سامنے رب العلمین کے کھڑے ہونگے وہان پانی بھی ہوگا فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین ہے
میری جان وہان پانی ہوگا اللہ کے دوست انبیا کے حوض پر آوینگے اللہ ہزار فرشتے کھڑے کریگا اُنکے ہاتھ
مین آگ کے عصا ہونگے وہ کفار کو انبیا کے حوض سے ہانکینگے رواہ ابن مردویہ وھذا حدیث
غریب ترمذی مین آیا ہے کہ ہر نبی کا ایک حوض ہوگا مین امید کرتا ہون کہ سب سے زیادہ میرے حوض پر آدمی آوینگے
ف پھر فرمایا جن لوگون نے اپنی جان کا نقصان کیا دن قیامت کے وہ معاد کی تصدیق نہین کرتے
نہ اُسدن کے شر سے ڈرتے ہین حالانکہ جو دابہ زمین وآسمان مین ہے سب اُسکی خلق وعبید ہے اُسی کے قہر و
تصرف وتدبیر کے نیچے ہے لا الہ الا ہو وہ سب کے اقوال سنتا ہے سب کے حرکات وضمائر وسرائر
جانتا ہے پھر اپنے بندے ورسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنکو توحید عظیم شرع قویم دیکر بھیجا ہے لوگونکے
بلانے کا طرف صراط مستقیم کے حکم دیا ہے یہ فرمایا تو کہہ کیا مین اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا ولی ٹھیراؤن کقولہ
قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجٰھِلُوْنَ مطلب یہ کہ مین سوا اللہ وحدہ لا شریک لہ کے کسی کو اپنا
مددگار نہ بناؤنگا کیونکہ خالق ومبدع آسمان وزمین بغیر مثال سابق کے وہی اللہ ہے جو کھلاوے اور خود

نہ کہاوے ساری خلق کو رزق دے باوجود اسکے کہ محتاج خلق نہین ہے کما قال تعالے وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے اہل قبا سے حضرت کی دعوت
کی کہانا کہلایا ہم بہی ہمراہ گئے تہے جب کہانا کہا کر ہاتہہ دہوے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ
عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُکَافِیءٍ وَلَا
مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَکَسَانَا مِنَ الْعُرْیِ وَھَدَانَا
مِنَ الضَّلَالِ وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پہر اللہ نے فرمایا اے
پیغمبر تم کہدو مجھکو حکم ہے کہ مین اول مسلمان ہون اس امت سے مشرکون مین سے نہ ہون مین عذاب قیامت
سے ڈرتا ہون اوسدن جس سے عذاب دور کیا گیا وہ مرحوم ہے یہی ہے کہلی مراد کقولہ فَمَنْ زُحْزِحَ
عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ فوز کہتے ہین حصول ربح نفی خسارہ کو فتح البیان مین کہا ہی یہ آیت انیر
ایک احتجاج قاطع تبکیت ساطع ہے کیا قدرت ہی کہ اس سے رہائی پاوین اسلیے کہ جس سے پوچہوگے کہ خالق
ارض وسما کون ہے وہ چار ناچار یہی جواب دیگا کہ اللہ ہے جب یہ بات خود اونکے اقرار سے ثابت ہو
چکی تو اب اونپر قیام حجت کا ہو گیا اب اللہ چاہے تو اُنکے عذاب مین جلدی کرے مگر اوسنے اپنی ذات
پاک پر رحمت کو لازم کر لیا ہے اسمین ترغیب ہے اونکو جو معرض ہین کہ اسکی طرف متوجہ ہون اور تسکین خاطر ہے
اُنکی کہ اللہ رحیم ہے عقوبت مین جلدی نہین کرتا ہے توبہ وانابت کو قبول فرماتا ہے ایک رحمت اُس کی
یہ کیا کم ہے کہ رسول بہیجے کتابین اوتارین توحید پر دلیلین قائم کین حدیث سلمان مین مرفوعًا آیا ہے پیدا
کین اللہ نے سو رحمتین جسدن آسمان و زمین کو بنایا اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے خلق باہم رحمت
رکہتی ہے ننانوے واسطے دن قیامت کے رکہہ چہوڑی ہین جب قیامت ہو گی اس رحمت سے اونکو
پورا کریگا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ کَتَبَ کِتَابًا فَوَضَعَهٗ عِنْدَهٗ فَوْقَ
الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ یہ حدیث کئی طریق سے صحیحین مین آئی ہے یہ فرماتا کہ تمکو اللہ دن
قیامت کے جسمین شک نہین ہے جمع کریگا ترہیب ہے بعد ترغیب کے وعید ہے بعد وعدے کے یعنی اگر
اپنی رحمت سے تمکو مہلت دی ہے تو تمکو فراہم کر کے جزا بہی دیگا پہر جو کوئی منجملہ عصاۃ کے مستحق عقوبت
ہوگا اسکو عقاب بکریگا جو خاسرین نفس ہین وہ ایمان نہین لاتے اسلیے کہ اُنکی تقدیر مین خسران لکہہ گیا ہے
وہ باعث ہی اونکے امتناع پر ایمان سے ابن جریر نے کہا جس چیز پر سورج نکلتا ڈوبتا ہے وہ منجملہ

ساکن لیل و نہار ہے سو مراد ما سکن سے سارے دواب حیوانات طیر وغیرہ ہین خشکی مین ہون یا تری مین یہ آیت مفید حصر ہے مطلب یہ کہ سارے موجودات اللہ کے ملک ہین نہ کسی غیر کے وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ

بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖؕ وَ

هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةًؕ قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰىؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ

بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ

لَا یُؤْمِنُوْنَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ اگر پہونچاوے تجھکو اللہ کچھ سختی پھر اسکو کوئی نہ اوٹھاوے سوا اوسکے اور اگر تجھکو پہونچاوے بھلائی تو وہ ہر چیز پر قادر ہے اوسی کا زور پہونچتا ہے اپنے بندون پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار تو کہہ کس چیز کی بڑی گواہی کہہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے بیچ اور اُترا ہے مجھکو یہ قرآن کہ تمکو اس سے خبردار کرون اور جسکو یہہ پہونچے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھہ معبود اور بھی ہین تو کہہ مین نہ گواہی دونگا تو کہہ وہی ہے معبود ایک اور مین قبول نہین کرتا جو تم شریک کرتے ہو جنکو ہم نے دی ہے کتاب اسکو پہچانتے ہین جیسے اپنے بیٹون کو جنہون نے ہاری اپنی جان وہی نہین مانتے اُس سے ظالم کون جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا جھٹلاوے اسکی آیتین مقرر بھلا نہین پاتے گنہگار **ف** یہ جو فرمایا کہ اگر بھلائی پہونچائے اس سے معلوم ہوا کہ بھلائی پہونچایا چاہتا ہے گواہی سے مراد قسم ہے یعنی مین قسم کہاتا ہون اللہ کی اس سے زیادہ کون قسم ہوگی اگر مینے جھوٹھ باندہا مجھسے بدتر کوئی نہین اور اگر مینے سچ پہونچایا اور تم نے جھٹلایا تو تم سے گنہگار کوئی نہین پھر اپنی فکر کرلو تنبیہ اللہ نے اس آیت مین خبر دی کہ مالک نفع و ضرر کا اور متصرف خلق مین جس طرح چاہے اللہ ہی کوئی اُسکے حکم کا ٹالنے والا اسکی قضا کا پھیرنے والا نہین کقولہ تعالے مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَاۚ وَمَا یُمْسِكْۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ صحیح مین آیا ہے حضرت نے کہا ہے اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اسلیے یہ فرمایا کہ اللہ زبردست ہے اوپر عباد کے یعنی گردنین اُسی کے لیے خاضع ہین جبابرہ اسکے سامنے ذلیل ہین وجوہ اُسکے روبرو جھکے دبے ہین ہر شے مقہور ہے ساری خلق مطیع ہے سب اشیا اوس کی عظمت و جلال و کبریا و عظمت و علو و قدرت کے سامنے متواضع ہین زیر حکم و فرمان الٰہی ہین وہ اپنے سب

وقف لازم

ع ۲

افعال مین حکیم ہے مواضع ومحال اشیا سے خبردار ہے نہین دیتا مستحق کو نہین منع کرتا مگر مستحق منع کو واللہ
اللہ جانتا ہے جو مین پاس تمہارے لایا ہون اور جو کچھ تم کہتے ہو یہ قرآن نذیر ہے اوسکو جسکو پہونچا
کقولہ تعالے وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ محمد بن کعب نے تفسیر مَنْ بَلَغَ مین کہا ہے جسکو
قرآن پہونچا اُسنے گویا حضرتؐ کو دیکھا ابو خالد نے کہا بلکہ بات بہی کی دوسرا لفظ ابن کعب کا یہ ہے مَنْ بَلَغَهُ
الْقُرْآنُ فَقَدْ أَبْلَغَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قتادہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے بَلِّغُوا عَنِ اللهِ فَمَنْ بَلَغَتْهُ
آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَقَدْ بَلَغَهُ أَمْرُ اللهِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ یعنے تم اللہ کا کلام پہونچاؤ جسکو ایک آیت بہی کتاب اللہ
کی پہونچی اسکو اللہ کا حکم پہونچ گیا اسحدیث پر عمل حفاظ وقرا امت نے خوب کیا ایک آیت کیسی سارا قرآن پہنچا
دیا پہر علمائے امت نے قرآن کے معنی پہنچا دیے صدہا تفاسیر لکہے ہر زبان مین کیا لغت عرب کیا کلام عجم
ترجمہ قرآن کا ہوا تبلیغ لفظ ومعنے کا جو حق تہا وہ ادا کردیا گیا اب اگر کوئی اوسپر نہ چلے اور مبلغین کی تبلیغ
کو نہ مانے تو یہ اسکی بدقسمتی ہے ربیع بن انس نے کہا ہے حَقٌّ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَدْعُوَ كَالَّذِي دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ يُنْذِرَ بِالَّذِي أَنْذَرَ یعنی
ہر متبع رسول پر حق ہے کہ جسطرح حضرتؐ نے دعوت وانذار کیا ہے اسیطرح یہ بہی کرے یہ کام اہل علم کا ہے
مگر اب کہان پہر فرمایا کہ یہ اہل کتاب حقیقت اس دین حق وتوحید اسلام کی ویسی ہی پہچانتے ہین جسطرح
کہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہین اسلیے کہ انکو اخبار رسل پر اطلاع ہے کہ وہ سب وجود با جود حضرتؐ کی خبر
وبشارت دیگئے ہین مبعث وصفت وبلد ومہاجر حضرتؐ اور صفت امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم بیان کر گئے ہین اسی لیے جو لوگ خاسر نفس ہین وہ اس امر جلی ظاہر پر کہ بشارت قدیم وحدیث انبیاء
علیہم السلام ہے ایمان نہین لاتے سو بڑا ظالم وہی شخص ہے جو اللہ پر افترا کرتا ہے یا اللہ کے حجج وبراہین ودلالات
کو جہٹلاتا ہے ایسے ظالمون کو فلاح نہین فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اگر اللہ تجہپر کوئی ضرر اوتارے جیسے
فقر یا مرض یا شدت یا بلا تو کسی کو قدرت اُسکے دور کرنے پر نہین ہے اور اگر رخا یا عافیت ونعمت دے تو وہ دے
سکتا ہے خیر کا لفظ شامل ہے ہر لذت وفرح وسرور کو جو انسان کو ملے یہ خطاب اگرچہ حضرتؐ کو
ہے مگر عام ہے واسطے ہر کسی کے ابن عباس کہتے ہین ایکدن مین پیچہے حضرتؐ کے تہا فرمایا اے لڑکے
مین تجہکو کچہہ باتین سکہلاتا ہون تو نگاہ رکہہ اللہ کو نگاہ رکہیگا تجہکو اللہ تو نگاہ رکہہ اللہ کو تو اللہ کو اپنے سامنے پاویگا جب تو
مانگے تو اللہ سے مانگ جب مدد چاہے تو اللہ سے چاہ تو جان لے کہ اگر ساری امت جمع ہو کہ تجہہ کو کچہہ نفع پہنچائے

[illegible]

تو نہین پہونچا سکتی مگر اوتنا جتنا کہ اللہ نے تیرے لیے لکھدیا ہے اور اگر جمع ہو کہ تجہے کچہہ نقصان پہونچاوے تو نہین پہنچا سکتی مگر اوسی قدر جو اللہ نے تجہپر لکھدیا ہے اقلام مرفوع ہوگئے صحف خشک ہوگئے أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے تو پہچان اللہ کو فراخی مین وہ پہچانیگا تجہکو سختی مین ابن اثیر نے کہا اسی کے لگ بہگ یا اسی طرح مطولا مسند احمد مین بہی آیا ہے قہر کہتے ہین غلبے کو قاہر غالب کو فوق ایک صفت ہے اللہ کی جس سے استعلا اوسکا ساری مخلوقات پر ثابت ہوتا ہے اللہ متفرد ہے ساتہہ اس صفت کے فَهُوَ عَلَى الذَّاتِ مَعَ الصِّفَاتِ لفظ شئے کا اطلاق قدیم حادث ممکن محال سب پر آتا ہے مطلب یہ ہوا کہ اللہ متفرد ہے ساتہہ ربوبیت و قیام براہین کے توحید پر اسکی شہادت اس مدعا پر سب سے بڑی اور بڑہکر ہے سو وہی ہمارے تمہارے بیچمین گواہ ہے اوسی نے یہ قرآن بہیجا ہے کہ مین تمکو ڈر سناؤن اور اسکی مخالفت سے ڈراؤن جسکے پاس یہ پہونچا یا آیندہ پہونچیگا اوسکے لیے نذیر ہے قیامت تک عرب ہو یا عجم گورا ہو یا کالا ساری امتون کے لیے حجت ہے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ احکام قرآن پاک دلالات فرقان مجید جسطرح شامل حاضرین زمانہ نزول تہے اسیطرح شامل موجودین زمانہ استقبال حَتَّى السَّاعَة ہین جب یہ بات ٹہیری تو اب کچہہ حاجت ان ہفوات و خرافات کی نرہی جو علم فروع یا علم کلام مین مذکور ہین یہہ بات بہی دور ہوگئی کہ فہم قرآن منحصر ائمہ مجتہدین پر تہا اگر ایسا ہوتا تو مَن بَلَغَ پر حجت نہ ٹہیرتا حالانکہ قیامت تک دنیا مین جو مسلمان پیدا ہوگا اور جو سوس شکم مادر سے کنار پدر مین آویگا یہ قرآن اوسکے لیے ویسا ہی نذیر و بشیر ہے جیسا واسطے سلف اس امت کے تہا یعنے صحابہ کے لیے انس نے کہا جب یہ آیت اُتری حضرت صلعم نے کسری قیصر نجاشی ہر جبار کو لکہا اور انکو طرف اللہ کے بلایا أَخْرَجَهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ مَرْدُوَيْه نجاشی سے مراد اسجگہہ پر بادشاہ حبشہ ہے ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے مَنْ بَلَغَهُ الْقُرْآنُ فَكَأَنَّمَا شَافَهْتُهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ أَخْرَجَهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالْخَطِيبُ وَابْنُ النَّجَّارِ قرظی نے کہا مَنْ بَلَغَهُ الْقُرْآنُ حَتَّى يَفْهَمَهُ وَيَعْقِلَهُ كَانَ كَمَنْ عَايَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ مجاہد نے کہا لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ اس سے مراد عرب ہین وَمَنْ بَلَغَ اس سے مراد عجم مین حدیث ابن عمر مین مرفوعا آیا ہے بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مراد اس آیت سے اسجگہ یا تو آیت کتاب ہے یا ایک سنت سنن مطہرہ سے یا دونوں ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے سرسبز کرے اللہ اُس مرد کو جسنے سنا ہم سے کچہہ پہر پہونچا دیا اُسکو جیسا سنا تہا یعنے جون کا تون بہت پہنچائے ہوئے زیادہ یاد رکہنے والے ہین سننے

والے سے اخرجه الترمذی لفظ سمع منا شیئا شامل ہے قرآن وحدیث دونون کو اس لیے کہ صحابہ
سے قرآن بہی سنا حدیث بہی سنی شی کچہ سنا ہو اُس سب سننے ہوئے کا پہونچانا چاہیے کتاب ہو یا
سنت یہ حدیث دعا ہے حق مین محدثین امت کے کیونکہ تبلیغ سنت خاص اسی گروہ باشکوہ کے ہاتہ
سے ہوئی ہے پس ابن عباس نے کہا تسمعون ویسمع منکم ویسمع ممن یسمع منکم یعنے تم نے ہم
سے سنا تم سے اورون نے سنا اونسے پہر اورون نے سنا گویا یہ ایک سلسلہ سماعت کا قائم ہوا یہی وجہ
ہے کہ علما امت وطلبہ علم ہمیشہ سے خلفا عن سلف سلسلہ اسناد وسماعت و روایت کتاب اللہ و
سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درمیان اپنے قائم دائم باقی رکہتے ہین اور یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالے
قیامت تک کسی نہ کسی گروہ مین اس امت کے اسیطرح جاری ساری رہیگا وللہ الحمد عصابہ اہل حدیث صحاح
میں اس سلسلۃ الذہب کے دعاے حضرت نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا انہین کے حق مین ہے یحمل
ھذا العلم من کل خلف عدولہ الخ انہین کی تعدیل ہے زبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اب اس سے
زیادہ اور کیا شرف ہوگا اس شرف فضل مین کوئی طائفہ علم شریک وعدیل اس گروہ باصدق وصفا کا نہین
ہے پہر اللہ پاک نے بطور توبیخ وتقریع یہ استفہام کہ کیا تم لوگ اللہ کے ساتہہ اور اللہ بہی بتاتے ہو حالانکہ
معبود سارے جہان کا ایک ہی اسمین تعدد نہین سو مین تو ہرگز اس طرح نہ کہون گا بلکہ اس تعدد کا انکار
کرونگا میرا قول تو یہ ہے کہ اللہ ایک ہے کوئی شریک اوسکا نہین مین تمہارے اس شرک سی بیزار ہون
پہر فرمایا جنکو ہم نے کتاب دی ہے یعنی علماے یہود ونصارے جو زمانہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین تہے توریت انجیل پڑہتے پڑہاتے تہے وہ حضرت کو یا قرآن پاک کو یا توحید کو خوب ہی جانتے
پہچانتے تہے جیسے کوئی اپنے بیٹون کو پہچانتا ہے صرف اتنی بات ہے کہ جنہون نے اپنی جانون کو ہلاک
کیا نقصان مین ڈالا جہنم مین پہینکا وہ حضرت کا انکار کرتے ہین جمہور مفسرین نے کہا معنے اس خسران
کے یہ ہین کہ اللہ نے واسطے ہر انسان کے ایک جگہہ جنت مین ایک جگہہ دوزخ مین مقرر کی ہے جب دن قیامت
کا ہوگا اللہ مومنین کو منازل اہل نار جنت مین دیگا اور اہل نار کو منازل اہل جنت نار مین عطا فرماویگا ذکرہ الکرخی
سو ایسے خاسر خائب لوگ البتہ بوجہ عناد وتمرد قرآن پر ایمان نہین لاتے رسول کو نہین مانتے بیضاوی نے
کہا انہماک تقلید غفال نظر اونکو مؤدی ہوا ہے طرف اصرار کفر امتناع ایمان کے انتہی بڑا ظالم وہ ہے جو اللہ
جہوٹہہ باندہے مثلا کہے کہ کوئی اسکا شریک ہے اسکی خلق مین پہر اسکو پوجے یا جو توریت انجیل مین نہین ہے

وہ کہے جیسے عزیر و مسیح کو ابن اللہ کہے یا معجزہ واضح کو جہٹلاوے جیسے قرآن کی تکذیب کرے نضر بن عبد الدار
نے کہا تہا جب قیامت ہوگی لات و عزے ہماری شفاعت کرینگے اوسپر یہ آیت آئی کہ ظالمون کے لیے
فلاح نہین وہان جب لات جوتی پڑے گی تو لات کو یاد نہ کرینگے جب عزت اتر جاوے گی عزی کو بہول جاوینگے

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ
إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝
وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا
بِهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ
يَنْأَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ جس دن ہم جمع کرینگے ان سب کو پہر کہینگے
شریک والون کو کہان ہین شریک تمہارے جنکا تم دعوے کرتے تہے پہر نہ رہیگی اونکی شرارت مگر یہی کہ کہینگے
قسم اللہ کی اے رب ہمارے ہم شریک نہ کرتے تہے دیکہہ تو کیسا جہوٹہہ بولے اپنے اوپر اور کہوئی گئین اون سے
جو باتین بناتے تہے بعضے اونمین کان رکہتے ہین تیری طرف اور ہم نے انکی دلون پر غلاف رکہے ہین کہ اسکو نہ
سمجہین اور انکے کانون میں بوجہہ اور اگر دیکہین ساری نشانیان یقین نہ لاوین اسپر جب تک نہ آوین تیرے
پاس جہگڑنے کو تجہہ سے کہتے ہین وہ منکر یہ کچہہ نہین مگر نقلین ہین اگلون کی اور وہ اس سے منع کرتے ہین اور
اس سے بہاگتے ہین ہلاک کرتے نہین مگر آپ کو اور نہین سمجہتے **ف** اللہ پاک نے اس آیت مین
یہ خبر دی ہے کہ ہم قیامت مین سب مشرکین کو جمع کرکے اصنام و انداد وغیرہ سے جنکو وہ پوجتے تہے سوال
کرینگے کہ اب وہ کہان ہین انکو لاؤ بلاؤ کقولہ تعالے فی سورۃ القصص وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ
شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ابن عباس نے کہا فتنے سے مراد اسجگہہ حجت ہے عطا خراسانی کہتے
ہین معذرت ہے ضحاک نے کہا قول ہے عطار نے کہا بلیہ ہے ایک آدمی نے ابن عباس سے کہا اللہ نے
فرمایا ہے کہ وہ کہینگے واللہ ہم مشرک نہ تہے کہا اونہون نے جب دیکہا کہ جنت مین نہین جاتے مگر نمازی
تو کہنے لگے آو ہم انکار کرین اسوقت انکار کرنے لگین گے اللہ انکے مونہہ پر مہر لگا دے گا ہاتہہ پاؤن گواہی
دینگے پہر کوئی بات اللہ سے چہپا نہ سکین گے بتا اب بہی تیرے دل مین کچہہ ہے قرآن مین جو کچہہ ہے اسمین
کچہہ نہ کچہہ اترا ہے لکن تم لوگ اسکی وجہ نہین جانتے ایک قول ابن عباس کا یہ ہے کہ یہ آیت حق مین منافقین کے
اوتری ہے مگر اسمین نظر ہے اسلیے کہ یہ آیت مکی ہے منافق مدینے مین تہے منافقون کے حق مین جو آیت آئی ہے

وہ آیت مجادلہ ہے یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ الآیۃ اسیطرح اُنکے حق مین کہا گیا ہے کقولہ تعالے ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا الآیۃ پھر فرمایا کہ وہ تیرے پاس آتے ہین تیری قرارت سننے کو لیکن اس سے کیا کام چلتا ہے اللہ نے تو اونکے دلپر پردے ڈالدیے ہین وہ کب قرآن کو سمجھینگے کان کو سماع نافع سے بہرا کر دیا وہ کب حق بات کو جی لگا کر بسمع رضا سنینگے کما قال تعالے وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً الآیۃ سچ ہے ؎ ہر کرا اور وئے بہبود نداشت ❊ دیدنش روئے بنی سود نداشت ❊ وہ کتنے ہی آیات دلالات وحجج وبینات وبراہین کیون نہ دیکھین ہرگز ایمان نہ لائینگے کیونکہ فہم وانصاف اونکے پاس ہوکر نہین نکلا ہے کقولہ تعالے وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ الآیۃ پھر فرمایا جب وہ تیرے پاس مناظرے مجادلے کو آتے ہین تو قرآن کو ماخوذ کتب اوائل سے اور منقول اُنسے بتلاتے ہین یَنْهَوْنَ عَنْهُ اسکے دو معنے ہین ایک یہ کہ لوگون کو اتباع حق و تصدیق رسول وانقیاد قرآن سے نہی کرتے ہین کسی کو چھوڑتے نہین کہ انتفاع لے ابن عباس نے کہا یعنے لوگون کو حضرت صلعم پر ایمان لانیسے پھیرتے ہین محمد بن حنفیہ نے کہا کفار قریش پاس حضرت صلعم کے نہ آتے اور دوسرون کو بھی روکتے یہی قول ہے قتادہ مجاہد ضحاک وغیرہ کا اسی کو ابن کثیر نے اظہر ابن جریر نے اختیار کیا ہے دوسرے معنے یہ ہین کہ یہ آیت حق مین ابوطالب کے اوتری ہے وہ حضرت کی ایذا دہی سے لوگون کو باز رکھتے قاسم وحبیب وعطاء بن دینار کا یہی قول ہے سعید بن جبیر نے کہا یہ آیت حق عمہ حضرت صلعم کے اوتری ہے وہ دس شخص تھے سخت تر لوگون کی مدد علانیہ بعض سر مین قرظی نے کہا اَیْ یَنْهَوْنَ النَّاسَ عَنْ قَتْلِهٖ کچھ بھی ہو اپنی ہی جان کو ہلاک کرتے ہین اونکے صنیع کا وبال اونہین پر پڑتا ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جب اللہ دن قیامت کے سب کو جمع کرکے مشرکون سے پوچھیگا کہ اب وہ تمہارے شرکاء کہان ہین جنکو تم معبود سمجھتے تھے تو دوزخ مین اونکا جواب یا عذر یا حجت یہ ہوگی کہ واللہ ہم مشرک نہ تھے یعنے باوجود اس علم کے اوس کہنے سے کچھ حاصل نہین ہے جھوٹی سوگند کرینگے نہایت حیرت و دہشت سے وہان یہ سارے فتراغات غلط ہو جاوینگے کچھ بھی کسی کی نہ چلے گی وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ وُقِفُوْا

عَلَی النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا

یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَقَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ اور کبہی تو دیکہے جسوقت اونکو ٹہیرایا ہے آگ پر تو کہتے ہین اے کاشکے
ہمکو پہیر بہیجین اور ہم نہ جہٹہلاوین اپنے رب کی آیتین اور ہوین ہم ایمانداروں مین کوئی نہین بلکہ کہل گیا جو چہپاتے تہے پہلے
اور اگر پہیر بہیجے تو پہیر کرین وہی جو منع ہوا تہا اونکو اور وہ جہوٹہہ بولتے ہین اور کہتے ہین ہمکو زندگی نہین مگر
یہی دنیا کی اور ہمکو پہیر نہین اوٹہنا اور کبہی تو دیکہے جسوقت اونکو کہڑا کیا ہے اون کے رب کے سامنے
فرمایا اب یہ سچ نہین بولے کیون نہین قسم ہمارے رب کی فرمایا تو چکہو عذاب بدلا اپنے کفر کا **ف**
یعنے دوزخ کے کنارے پہونچکر جب معلوم ہوگا کہ ٹہیرائو تو کافرون کو توقع پڑے گی کہ شاید ہمکو پہیر دنیا مین بہیجین تو
اب کی بار کفر نہ کرین ایمان لاوین اللہ تعالے فرماتا ہے اسلیئے اونکو نہین ٹہیرایا بلکہ اس تدبیر سے اونکے منہ سے
اقرار کروایا کہ ہم نے کفر کیا تہا حالانکہ پہلے منکر ہوئے تہے کہ ہم شریک نہ کرتے تہے اور پہیر بہیجنا اونکو عبث
ہے انتہے اللہ نے اس آیت پاک مین یہ خبر دی کہ کفار جب آگ پر کہڑے ہوکر مشاہدہ سلاسل و اغلال
کا کرینگے زنجیر و طوق دیکہین گے اسور عظام احوال فخام نظر آوین گے تب دنیا مین پہر آنے کی تمنا
کرین گے تاکہ عمل صالح بجا لاوین مگر ایسا نہ ہوگا بلکہ اونکا کفر دلی اون کی تکذیب و دشمنی کہل پڑے گی
گو دنیا یا آخرت مین اُسکے منکر تہے یا جو تصدیق رسل دنیا مین اندر اون کے دل کے تہی مگر اپنے
اتباع سے اوسکے خلاف ظاہر کرتے تہے وہ کہل جاوے گی کقولہ تعالے مخبرًا عن موسے انہ قال لفرعون
لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنْزَلَ هٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ الآیۃ وقولہ تعالے مخبرًا من فرعون وقومہ
وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا یا مراد اُنسے منافقین ہین جو ظاہر مین مومن اور باطن مین کافر
تہے اللہ نے ایک گروہ کفار کی کلام کی خبر دی کہ وہ دن قیامت کو یون کہین گے یہ کچہہ منافی اس بات کو
نہین ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور نفاق بعض اہل مدینہ مین اون اعراب مین جو تہا گرد مدینہ بستے تہے اسلیے
کہ وقوع نفاق کا ذکر اللہ نے سورہ مکیہ مین بہی کیا ہے عنکبوت مین فرمایا ہے وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ اس
بنیاد پر یہ اخبار ہے قول منافقین سے کہ وہ دار آخرت مین عذاب کا معائنہ کرکے یون کہین گے اُسوقت
اونکا وہ کفر و شقاق و نفاق کہل پڑے گا جسکو دنیا مین چہپاتے تہے رہا طلب کرنا اونکا عود کو طرف دنیا
سو کچہہ اسلیے نہین ہوگا کہ ایمان مین رغبت کرینگے بلکہ ڈر سے عذاب کے ہوگا جبکہ اپنے کفر کی جزا دیکہین
گے اسی لیے وہ رجعت طرف دنیا کے چاہین گے تاکہ عذاب نار سے رہائی پاوین لیکن اگر اون کو
پہیر بہی دیا جاوے تب بہی وہی کام کرینگے جس سے منع کیے گئے ہین وہ اس طلب رجعت مین بغرض رغبت

و محبت ایمان جہوٹے ہین اونکا قول تو یہ ہے کہ زندگی یہی دنیا کی حیات ہے معاد نہین وہ مبعوث نہونگے
مگر سامنے خدا کے اونسے کہا جاویگا کہ کیون یہ معاد حق ہے یا نہین تو کہین گے کہ ہان حق ہے حکم ہوگا اب
چکہو مزا اپنے انکار و کفر کا یہ سحر ہے یا تمکو سجہائی نہین دیتا **ف** فتح البیان مین لکہا ہے کہ جب آگ پر
کہڑے ہونگے تو دنیا مین پہر آنیکی تمنا کرینگے اس حیلے سے کہ اب ہم تکذیب آیات نہ کرینگے بلکہ ایمان لاوین
گے لیکن یہ تمنا کچہہ سچے دل سے نہوگی نہ صدق نیت و خلوص اعتقاد سے بلکہ اس سبب سے کہ جس بات کا وہ انکار
کرتے تہے وہ اونکے سامنے آئی اور سمجہہ گئے کہ آج بسبب شرک کے ہلاک ہوئے اس لیے طرف تمنی و
مواعید کاذبہ کے مائل کرینگے یا وہ نفاق و کفر اونکا بسبب شہادت جوارح و اعضا کے ظاہر ہوجاویگا
یا اعمال قبیحہ کہل جاوینگے کما قال تعالے وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ بعض نے کہا
یعنے جزا اونکے کفر کی جسکو چہپاتے تہے ظاہر ہوگی اور اگر اونکو مطابق اونکی تمنا کے دنیا مین پہر بہی
دیا جاوے تو جن قبائح سے اونکو نہی کی گئی تہی جنمین سب سے زیادہ شرک ہے پہر وہی کام کرنے لگین
جس طرح ابلیس نے بعد معاینہ آیات خدا کے عناد کیا ابن عباس نے کہا اَنَّهُمْ لَوْ رُدُّوْا لَمْ يَقْدِرُوْا
عَلَى الْهُدٰى وہ ہر حال مین جہوٹے ہین گو عذاب دیکہہ لیا ہے اور وعدہ صدق و ایمان کا کرتے ہین وہ تو
یہی کہتے ہین کہ نہین زندگی مگر یہی دنیا کی اور بعد موت کے بعث نہین ہے مگر روبروا اللہ کے اون سے بطور
تقریع و توبیخ کہا جاویگا کیون یہ بعث جسکے تم منکر تہے اب موجود ہے یا نہین اور یہ جزا حاضر ہے یا نہین
تو بولین گے کہ ہان سچ ہے اوسوقت اللہ عذاب کا حکم ہوگا کہ اب اپنے کفر کا مزہ چکہو لفظ ذوق اسی لیے کہا
کہ وہ ہر حال مین الم عذاب پاوینگے جس طرح ذائق شدت احساس مین پاتا ہے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِلِقَآءِ اللّٰهِ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى
ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ خراب ہوئے وہ لوگ جنہون نے جہوٹہہ جانا ملنا اللہ کا جب تک کہ آپہونچے اون پر
قیامت بے خبر کہنے لگے اے افسوس کیا ہم نے قصور کیا اوسمین اور وہ اوٹہاتے ہین اپنے بوجہہ اپنی
پیٹہہ پر سنتا ہے برا بوجہہ ہے جو اوٹہاتے ہین اور کچہہ نہین جینا دنیا کا مگر کہیل اور جی بہلانا اور پچہلا گہر جو ہے
سو بہتر ہے ڈروالون کو کیا تمکو سمجہہ نہین **ف** اللہ تعالے نے یہ خبر دی کہ مکذب لقائے الہی دن قیامت
کے خائب خاسر ہونگے جب یکایک انکے سر پر قیامت آکہڑی ہوگی اوسوقت اپنے اعمال قبیحہ پر پشیمان ہونگے

ابو مرزوق نے کہا کافر یا فاجر جب قبر سے باہر نکلے گا ایک نہایت بدصورت بدبودار کو اپنے سامنے دیکھے
گا کہے گا تو کون ہے وہ کہیگا تو مجھے نہیں پہچانتا کہیگا نہیں ہان مگر تیری صورت اللہ نے قبیح تیری بو
بری کردی ہے وہ کہیگا مین تیرا عمل خبیث ہون تو دنیا مین خبیث العمل منتن الفعل تہا مدت تک مجہپر سوار
رہا آؤ اب مین تجہپر سوار ہون یہ مطلب ہے بوجہ اٹہانے کا اپنی پیٹھ پر۔ سدی نے کہا داخل نہین ہوتا کوئی
مرد ظالم قبر مین مگر آتا ہے پاس اسکی ایک مرد بدصورت سیاہ رنگ بدبودار میلے کچیلے کپڑے پہنے وہ ساتھ
اُس کے قبر مین جاتا ہے یہ جب اسکو دیکھتا ہے کہتا ہے تو تو بہت بدصورت ہے وہ کہتا ہے تیرا
عمل بھی ایسا ہی بدصورت تہا یہ کہتا ہے تیری بو بہت بری ہے وہ کہتا ہے تیرا کام بھی ایسا ہی بدبو
دار تہا یہ کہتا ہے تیرے کپڑے لتے بہت چرکین ہین وہ کہتا ہے تیرا عمل بھی ایسا ہی میلا کچیلا تھا
یہ کہتا ہے آخر تو کون ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل ہون پہر وہ اسکے ساتھ بعث قیامت تک قبر مین
رہتا ہے کہتا ہے مین تجہکو دنیا مین حامل تہا لذات وشہوات پر اب تو مجہکو اوٹہا پہر وہ عمل اسکی پیٹھ
پر سوار ہوتا ہے ہانک کر نار مین داخل کرتا ہے یہ معنے ہین حمل اوزار کے ظہور پر حیات دنیا کو لعب ولہو
فرمایا اس لیے کہ غالب حال اہل دنیا یہی ہے فتح البیان کا لفظ یون ہے تکذیب لقاء اللہ سے مراد
تکذیب بعث ہی یا تکذیب جزا اول اولی ہے خسران سے مراد فوت ہونا ثواب عظیم کا دار نعیم مقیم
مین حاصل ہونا عذاب الیم کا درکات جحیم مین ہے قیامت کو ساعت اسلیے کہتے ہین کہ اوسمین حساب
سرعت سے ہوگا یا ناگہان لوگون کے سر پر آجاویگی یا مراد ساعت سے آنا وقت مقدمات موت کا
ہے اور اہوال مرگ مگر اول اظہر ہے اسوقت کفار قریش اور جو کوئی اونکے راہ پر کفر و اعتقاد مین چلتا
ہے حسرت کو پکارینگے حسرت کہتے ہین ندم شدید و تلہف و تحسر کو شئے فائت پر تفریط کہتے ہین
تقصیر کرنیکو کسی شئے مین باوجود قدرت کے ضمیر فیہا یا تو طرف اس معاملے کو پہرتی ہے یا طرف
حیات دنیا کے یا خود دنیا کیطرف ابو سعید خدری مرفوعًا کہتے ہین حسرت یہ ہوگی کہ اہل نار اپنے
منازل جنت مین دیکھین گے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَّابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّالطَّبْرَانِیُّ وَاَبُوالشَّیْخِ وَاَبْنُ مَرْدَوَیْہِ وَالْخَطِیْبُ
بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ اوزار جمع ہے وزر کی وزر کہتے ہین بوجہ کو یعنی بوجہ پیٹھ پر لدتا ہے اوتنا کسی اور
عضو سے مثل سر و دوش کے نہین اوٹہتا ابن عباس نے کہا بِئْسَ الْحِمْلُ حُمِلُوْا یعنی بہت برا بوجہ
اوٹہایا نہین زندگی دنیا کی مگر کہیل کود اس باطل و غرور کو کچہ بقا نہین لعب کہتے ہین کہیل تماشے کو لہو

پہر وہ چیز ہے جو غافل و مشغول کر دے ابن عباس نے کہا مراد حیات اہل شرک و نفاق ہے بعض نے کہا بلکہ
عام ہے حیات مومن و کافر کو کسی نے کہا دنیا کا سارا کام کاج لعب و لہو ہے رہا فعل خیر عمل صالح سو وہ
افعال آخرت سے ہے گو دنیا میں کیوں نہ ہو اول ولے ہے یا لعب وہ ہے جو نفس کو نفع سے مشغول
کرے لہو وہ ہے جو جد سے طرف ہزل کے پہیرے و دار آخرت سے مراد جنت ہے کہ محل حیات اخروی
ہے سو وہ حیات دنیا سے کہیں بہتر ہے کیونکہ منافع اوسکے مضار سے خالص ہیں لذات اُسکے بے آلام ہیں بلکہ
مستمر علی الدوام سو جو لوگ شرک و کفر و لہو و لعب و معاصی سے بچتے بہاگتے جان چراتے ہیں یہ حیات جنت انکو
ملیگی کیا تم اس بات کو نہیں سمجہتے ہو اس آیت میں ولیل اسبات پر ہے کہ سوائے اعمال متقین کے جو کام ہیں وہ سب لعب و
لہو ہیں قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝
وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ
اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا
فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝
اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ ہم جانتے ہیں کہ تجہ
کو غم دلاتی ہیں اونکی باتیں سو وہ تجہکو نہیں جہٹلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے حکموں سے منکر ہوئے
جاتے ہیں اور جہٹلایا ہے بہت رسولوں کو تجسے پہلے پہر صبر کرتے رہے جہٹلانے پر اور ایذا پر جب
تک پہونچے اونکو مدد ہماری اور کوئی بدلنے والا نہیں اللہ کی باتیں اور تجہکو پہونچ چکا ہے کچہہ
احوال رسولوں کا اور اگر تجہہ پر بہاری ہے انکا تغافل کرنا تو اگر تو سکے ڈہونڈ نکالنی کوئی سرنگ زمین
میں یا کوئی سیڑہی آسمان میں پہر انکو لا دے ایک نشانی اور اگر اللہ چاہتا جمع کر لاتا سب کو راہ پر سو تو مت
ہو نادانوں میں مانتے وہ ہیں جو سنتے ہیں اور مردونکو اوٹہا دے گا اللہ پہر اوس کی طرف
جاوینگے ف کافر کہا کرتے تہے اگر یہ نبی سچے ہیں تو اسکے ساتہہ ہمیشہ ایک نشانی رہے کہ ہر کوئی
دیکہے اور یقین لاوے سو شاید حضرت صہ کے دل نے چاہا ہو گا اسواسطے یہ ترتیب فرمائی کہ اللہ کے
تابع رہو اوسکو منظور ہوتا تو بے نشانی کے سب کے دل پہیر لاتا ایمان پر یعنے سب سے توقع نہ
رکہو کہ مانیں جنکے دل ہیں اللہ نے کان نہیں دیئے وہ سنتے نہیں تو کسطرح مانیں مگر یہ کافر کہ مثال
مردے کے ہیں قیامت میں دیکہہ کر یقین کرینگے انتہے اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

کو تسلی دی ہے کہ ہم جانتے ہین کہ تمکو تمہاری قوم جھٹلاتی ہے مخالفت کی راہ چلتی ہے تمکو اسکا رنج ہوتا ہے
تم تاسف کرتے ہو کقولہ فلا تذھب نفسک علیھم حسرات وکما قال فی الآیۃ الاخری لعلک باخع نفسک ان لا
یکونوا مؤمنین فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا سو حقیقت مین
کچھ تمپر تہمت کذب کی نہین لگاتے بلکہ ظالم خود اللہ کی نشانیون کے منکر ہین معاند حق ہین علی مرتضے نے کہا ابو
جہل نے حضرت سے کہا تہا ہم تمکو نہین جھٹلاتے جو تم لائے ہو اسکو جھٹلاتے ہین اوسپر یہ آیت آئی رواہ الحاکم و
قال صحیح علی شرط الشیخین ابو یزید مدنی کہتے ہین حضرت کو ابو جہل ملا اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ
کیا ایک آدمی نے کہا تو اس صابی سے مصافحہ کرتا ہے کہا واللہ مین جانتا ہون کہ وہ نبی ہے لیکن ہم کبھی بنی عبد مناف
کے تابع نہین رہے ہین پہر ابو یزید نے یہ آیت پڑہی ابو صالح و قتادہ نے کہا یعنے جانتے ہین کہ تو رسول ہے مگر انکار کرتے ہین
سدی نے کہا دن بدر کے اخنس بن شریق نے بنی زہرہ سے کہا اے بنی زہرہ محمد تمہارے بہانجے ہین اگر نبی ہین
تو تم ان سے لڑ نہ سکوگے اور اگر کاذب ہین تو تمپر حق ہے کہ بہانجے کو نہ چہیڑو ٹہیرو مین ابو الحکم سے ملون اگر
محمد صلعم مغلوب ہوئے تو تم سلامت پہرو گے اور اگر محمد غالب ہوئے تو تمہاری قوم نے کچھ بھی نہ کیا اوسدن اسکا نام
اخنس رکہا گیا پہلے ابی نام تہا جب ابو جہل سے ملا کہا اے ابا الحکم کہو محمد صلعم سچے ہین یا جہوٹے اسجگہ سوا میرے تمہارے
اور کوئی قریش نہین ہے ابو جہل نے کہا واللہ بیشک محمد سچے ہین محمد صلعم نے کبھی جہوٹ نہین بولا لیکن جبکہ بنو قصی
لوا سقایہ حجابت نبوت سب لیگئے تو اب باقی قریش کے لیے کیا رہا یہ مطلب ہے اس آیت کا فانھم لا یکذبونک الخ
سو آیات اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پہر اللہ نے حضرت صلعم کی تسلی و تعزیت فرمائی اور کہا صبر کرو جسطرح اولوالعزم
نے صبر کیا تہا صبر سے ظفر ہوگا جسطرح انبیائے سابقین کو بعد تحمل تکذیب قوم کے دنیا مین فتحیابی حاصل
ہوئی اسی لیے یہ فرمایا کہ اللہ کے کلمون کا بدلنے والا کوئی نہین ہے اللہ نے نصر مومنین دنیا و آخرت مین لکہدی
ہے کما قال تعالے لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون
وقال تعالے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز اے نبی تمکو اگلے رسولونکی خبر مل چکی ہے کہ اللہ نے
کسطرح انکی نصرت و تائید کی ہے انکی قوم پر جنہون نے اونکو جھٹلایا تہا فلک فیھم اسوۃ وبھم قدوۃ ابن
عباس نے کہا نفق کہتے ہین سرب یعنی سرنگ کو یعنی اگر تمپر اعراض اونکا شاق ہے تو بہتر ہے تم کسی سرنگ
مین گہسکر یا کسی سیڑہی پر چڑہ کر کوئی نشانی نے آؤ جو اس نشانی سے افضل ہو اللہ اگر چاہتا کہ سب راہ پر آجاوین
تو ایسا ہی کرتا پہر تم نادان کیون بنو کقولہ تعالی ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلھم جمیعا ابن عباس

نے کہا حضرت ؐ حرص فرماتے تھے اس بات پر کہ سب لوگ ایمان لے آوین تابع ہدایت ہون اللہ نے خبر دی
کہ ایمان وہی لائیگا جسکے لیے پہلے سے سعادت مقرر ہو چکی ہے ذکر اول مین تمہاری بات وہی شخص مانیگا جسکی چشم
بینا گوش شنوا ہے کقولہ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ موتے سے مراد کفار ہین اسلیے کہ
اونکے دل مر گئے ہین مشابہ اموات اجساد کے ہو گئے ہین یہ تہکم ہے ساتھ انکے فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے
اس آیت کو واسطے تسلی خاطر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہیجا ہے کہ تم تکذیب قوم پر حزن وغم نہ کرو یہ تمکو
نہین جہٹلاتے ہین بلکہ آیات الٰہی کو جہٹلاتے ہین اگلے رسولون کو جب جہٹلایا تہا تو اونہون نے صبر کیا تہا عموم
بلوے سے کیسی قدر مشکل کام آسان ہو جاتا ہے آخر انکے صبر کا یہ انجام ہوا کہ وہ منصور ہوئے اللہ کا وعدہ پورا ہوا
کون اسکی بات بدل سکتا ہے وبسد الحمد تمکو تو خبر ہے کہ اقوام نے کیا کیا جرأت اپنے انبیا پر انکی تکذیب مین نہین کی مگر انتہا
مین وہی کامیاب ہوئے یہ جو تمہاری تکذیب کرتے ہین انکا انجام وہی ہوگا جو اونکے مکذبین کا ہوا طوعًا وکرہًا
دین اسلام مین داخل ہونگے اگر یہ اعراض انکا تمپر گران گزرتا ہے تو پہر کوئی سرنگ زمین مین یا کوئی سیڑہی آسمان پر
ڈہونڈ نکالو وہان جا کوئی نشانی انکے لیے لے آو کہ یہ راہ ہدایت پر آجاوین لکن جبکہ یہ کام تم سے نہین ہو سکتا
ہے تو پہر تمہاری بلا رنج وغم کرنے تم اپنی جان اس صدمے سے کیون کہو و کچہہ اسکام کے تم داروغہ اون پر
نہین ہو بعض نے کہا یہ خطاب اگرچہ حضرت کو ہے مگر مراد امت ہے اس لیے کہ وہ قمر و کفر اور انکی تصمیم سے کفر پر نہایت
درجے تنگدل ہوتے تہے یہ نجانتے تہے کہ اسمین اللہ کی کوئی حکمت ہے جو انکے عقل مین نہین آتی ہے اگر اللہ اپنے
رسول کو ایسی نشانی دے جس سے وہ سب مضطر ہو کر ایمان لے آوین تو پہر تکالیف یعنی ابتلا و امتحان کے معنے کیا
رہے اگرچہ ہم ایسا کر سکتے ہین تم جاہلون مین نہو کیونکہ شدت حرص و حزن اعراض کفار پر اجابت دین حق سے
قبل اذن خدا کے کام جاہلون کا ہے اور تم جاہل نہین ہو تو سب کام حوالے خدا کے کرو جو عالم غیب و شہادت ہے
وہ اپنی مصلحت و حکمت آپ ہی خوب جانتا ہے تم کیا جانو اور کوئی کیا جانے عدم حصول مطلوب پر حزن و رنج نکرو اگر وہ
اضطرارًا ایمان بہی لائے تو پہر اسکے اور کیا ہے کہ حکمت تشریعیہ سے جسکی بنیاد اختیار پر ہے خارج ہو گئی تمہاری
بات وہی لوگ قبول کرتے ہین جو گوش شنوا رکہتے ہین ورنہ جو مردہ دل ہین وہ کب کسی کی مانتے ہین سچ
اللہ ان مردون کو قیامت کے دن اٹہا کہڑا کرے گا اونکے کیے کی اونکو سزا جزا دیگا حکمت بالغہ اسی کی مقتضی ہے

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ

اِلیٰ رَبِّھِمْ یُحْشَرُوْنَ ٥ وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُکْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ مَنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یُضْلِلْہُ وَمَنْ یَّشَاْ

یَجْعَلْہُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ٥ کہتے ہین کیون اُتری اسپر کچہہ نشانی اسکے رب سے توکہہ اللہ کو قدرت ہے کہ
اتارے کچہہ نشانی ولکن اکثر لوگون کو کچہہ سمجہہ نہین اور کوئی ہلتا نہین زمین مین نہ جانور ہے کہ اڑتا ہے دوپرسے مگر ایک ایک
است ہے تمہاری طرح چہوڑی نہین ہمنے لکہنے مین کوئی چیز پہر اپنے رب کیطرف اکٹہے ہونگے وہ لوگ جو جہٹلاتے
ہین ہماری آیتین بہرے اور گونگے ہین اندہیرون مین جسکو چاہے اللہ گمراہ کرے اور جسکو چاہے لگا دیوے سیدہی راہ پر ف
یعنی اسکی قدرت کی نشانیان سب جہان مین ہین ہر قسم جانورون کا کارخانہ ایک قاعدے پر باندہا ہے انسان
کا بہی ایک قاعدہ کہلا ہے وہ پیغمبرون کی زبان سے انکو سکہاتا ہے اگر دہیان کرین یہی نشانی بس ہے پیغمبرون
کے قول پر لیکن بہرا اور گونگا اندہیری مین پڑا کیا دیکہے اور کیا سمجہے اور یہ جو فرمایا چہوڑی نہین ہم نے لکہنے مین کوئی
چیز یعنے لوح محفوظ مین انتہے اللہ نے کہا یہ شرک طالب خرق عادت ہین کقولہم لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ
الْاَرْضِ یَنْبُوْعًا سو ہمکو اگرچہ یہ قدرت ہے لیکن حکمت مقتضی تاخیر کیطرف ہے اگر ہم کوئی نشانی بہیجین اور وہ ایمان نہ
لائین تو پہر عقوبت عاجلہ موجود ہے جسطرح کہ اگلی امتون کا حال ہوا ہے کما قال تعالے وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ
بِالْاٰیٰتِ اِلَّآ اَنْ کَذَّبَ بِہَا الْاَوَّلُوْنَ وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَۃَ مُبْصِرَۃً فَظَلَمُوْا بِہَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا
تَخْوِیْفًا وقال تعالے اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُھُمْ لَھَا خٰضِعِیْنَ مجاہد نے
کہا اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ سے مراد اصناف مصنفہ ہین جنکے نام و نشان معلوم ہین قتادہ نے کہا پرندے ایک امت ہین انس
ایک امت ہین جن ایک امت ہے سدی نے کہا ایک مخلوق ہے مثل تمہارے سب کا علم اللہ کو ہے وہ کسی کے رزق
و تدبیر کو نہین بہولتا بری ہو یا بحری کقولہ تعالے وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّہَا وَمُسْتَوْدَعَہَا
کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ یعنے سب کے نام نشان مظان گنتی حرکات سکنات لکہے دہرے ہین وقال تعالے وَکَاَیِّنْ
مِّنْ دَآبَّۃٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَہَا اَللّٰہُ یَرْزُقُہَا وَاِیَّاکُمْ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ جابر بن عبداللہ کہتے ہین ایک سال زمانہ
عمر رض مین ٹیڑی کم ہوئی دریافت کیا تو کچہہ حال معلوم نہ ہوا عمر رضی اللہ عنہ مغموم ہوئے ایک سوار طرف شام کے ایک
طرف عراق کے بہیجا کہ خبر لاؤ کہین ٹیڑی نظر آئی یا نہین جو سوار طرف یمن کے گیا تہا وہ ایک مٹہی بہر ٹیڑی لایا
سامنے لا کر ڈالدی عمر نے جب اسکو دیکہا تین بار اللہ اکبر کہا پہر کہا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سنا فرماتے تہے اللہ نے ہزار امتین پیدا کی ہین چہہ سو دریا مین ہین چار سو خشکی مین سب سے پہلے جو
شئے ان امتون مین سے ہلاک ہوگی ٹیڑی ہے جب ٹیڑی ہلاک ہوگی تو پہر لگاتار مثل نظام کی جسکی لڑی ٹوٹ جاوے

باقی ہتین ہلاک ہونگی رواہ ابو نعیم ابن عباس نے کہا موت بہائم کی یہی حشر ہے اونکا یہی قول مجاہد وضحاک کا
ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مراد حشر سے بعث ہے دن قیامت کو بقولہ تعالی وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ابوذر کہتے
ہین حضرت صلعم نے دو بکریان دیکھین جو باہم سینگ سے لڑتی تہین فرمایا اے ابوذر تو جانتا ہے کہ کیون باہم سینگ
سے لڑتی ہین کہا نہین فرمایا لکن اللہ جانتا ہے اور قریب ہے کہ حکم کریگا درمیان ان دونو کے رواہ احمد دوسرا
لفظ ابوذر کا یہ ہے مین پاس حضرت صلعم کے تہا کہ اتنے مین دو گوسفند باہم سینگ سے لڑے فرمایا تم جانتے کہ کیون
لڑتی ہین کہا نہین فرمایا لکن اللہ یدری وسیقضی بینہما رواہ عبد الرزاق وابن جریر پہر ابوذر نے کہا
ما ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یقلب طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما یعنے آسمان
پر کوئی پرندہ پر نہین مارتا مگر حضرت صلعم نے اسکا حال ہمسے بیان فرمایا عثمان رض مرفوعا کہتے ہین کہ بے سینگ کا جانور
سینگ والے سے دن قیامت کے بدلا لیگا رواہ احمد ابو ہریرہ نے کہا دن قیامت کو ساری خلق محشور ہوگی
دواب بہائم طیر اور ہر شے اللہ کا عدل اسدن وہانتک پہونچیگا کہ بے سینگ والے کا بدلا سینگ والے سے لیا
جاویگا پہر فرماوے گا مٹی ہوجاؤ اسوقت کافر کہیگا کاش مین بہی مٹی ہوجاتا رواہ عبد الرزاق یہ مضمون
ایک حدیث مرفوع مین بہی آیا ہے جو کہ ذکر صور مین آئی ہے پہر اللہ نے فرمایا مکذبین اندہے بہرے ہین اندہیرے
مین پڑے ہین یعنی مثال انکی جہل وقلت علم وعدم فہم مین مثل بہرے اندہے کی ہے کہ نہ کچہہ دیکہے نہ کچہہ سنے معہذا
تاریکی مین پڑا ہوا ہے سو ایسا آدمی بہلا کب راہ پر لگ سکتا ہو اسکو کہان رستہ باہر نکلنے کا ہاتہہ آسکتا ہے کقولہ
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ وکما قال تعالی أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ
سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ اسی
لیے اللہ نے اس جگہہ یون فرمایا ہے کہ جسکو وہ چاہے گمراہ کرے جسکو چاہے راہ سیدہی دکہاوے یعنے خلق مین اسی کا
تصرف ہے يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ف فتح البیان کا بیان یون ہے کہ یہ کفار کا تعنت ومکابرہ
ہے یعنے ہٹ دہرمی بےشرمی کہ قرآن پاک جو ایک بڑی نشانی ہے جسکے معارضے سے بالکل عاجز نکلے
ہین اسکو تو شمار گنتی مین نہین لاتے یہ فرمایش کرتے ہین کہ اسکے سوا کوئی اور نشانی لاؤ فرشتہ آوے یا پہاڑ
سونے کا بنجاوے اللہ نے فرمایا کہ ہمکو یہ قدرت ہے مگر اکثر جاہل ہین انکی سمجہہ مین یہ بات نہین آتی کہ نزول
آیات کا انکے لیے کچہہ نافع نہوگا بلکہ موجب ہلاک کا ہو جاویگا کما هو سُنَّةُ اللهِ پہر فرمایا زمین مین جو جرند

پرند چلتا اوڑتا ہے اونکے گروہ بہی مثل تمہارے گروہون کے ہین یعنی وہ بھی جماعات متنوعہ طوائف متخالفہ ہین ہر است انکی تم جیسی ہی اللہ نے جسطرح تم کو بنایا اونکو بہی بنایا جسطرح تمکو رزق دیتا ہے اسیطرح اونکو بہی روزی رسان ہے وہ سب بہی اسیطرح زیر علم و تقدیر و احاطۂ ہر شئے کے داخل ہین جس طرح تم داخل ہو یا مثل تمہارے ہین ذکر اللہ مین اور دلیل ہین وجود صانع پر یا محشور ہونے مین تمہاریطرح ہین یہ قول ابوہریرہ کا ہے ابن عیینہ نے کہا کوئی نوع دواب و طیور کی نہین ہے مگر آدمی مین ایک شباہت اسکی ہے آدمیون مین کوئی مثل شیر کے حملہ آور ہے کوئی مثل خنزیر کے حریص ہے کوئی مثل سگ کے چلاتا ہے کوئی مثل طاؤس کے بناؤ کرتا ہے مجاہد نے کہا مثلیت یہ ہے کہ اونکے نام ہین مثل تمہارے جنسے وہ شناخت کیے جاتے ہین زجاج نے کہا امثال ہین خلق و رزق و موت و بعث و قصاص مین اور یہ ہے کہ مماثلت کو حمل کرین ہر اوس چیز پر جسکے اندر شبہ پایا جاوے کچھ ہو کسی ہو دلیل اسپر کہ ہر جنس دواب ایک امت ہے یہ حدیث مرفوع عبداللہ بن مغفل ہے لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا کُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ اخرجه ابوداود والترمذی والنسائی کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے جس مین اللہ نے سارے حوادث لکھ رکھے ہین اس بنیاد پر عموم ظاہر ہے اور کسی نے کہا کہ مراد قرآن ہے کہ اوسمین ہر امر دین مفصلاً یا مجملاً موجود ہے و مثلہ قوله وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وقال وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ اور منجملہ اجمال کتاب عزیز کے یہ آیت شریف ہے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اس آیت مین امر باتباع سنت فرمایا ہے ہر حکم جو نبی نے امت کو دیا ہے اوسکا ذکر اللہ نے اپنی کتاب مین اس آیت کو اتار کر فرما دیا و نحو قوله قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وبقوله لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ غرضکہ قرآن پاک مین حکم حدیث شریف پر چلنے کا اور حدیث شریف مین حکم قرآن پر عمل کرنے کا آیا ہے مطلب یہ ٹھیرا کہ دونو پر یکسان چلو ہمی لیے ان دونو کو ثقلین فرمایا ہے تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکما قال پہر فرمایا ان امم کا جو مثل تمہارے ہین دواب و طیر وغیرہ ہماریطرف حشر ہوگا ایک جماعت اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ سبہی کا حشر ہوگا جسطرح بنی آدم کا ہوگا ابوذر ابوہریرہ حسن وغیرہم اسی طرف گئے ہین ضحاک وغیرہ نے کہا ہے حَشْرُهَا مَوْتُهَا اول راجح ہے بدلیل آیت باب اور بہ دلیل سنت مطہرہ کے کہ جمّا کا قصاص قرنا سے لیا جاویگا بعض نے کہا مراد حشر کفار کا ہے بیچ کا کلام جملہ معترضہ ہے حدیث سے مراد تمثیل ہے بوجہ تعظیم امر حساب ہے کیونکہ بعض الفاظ حدیث مین ذکر پتھر و لکڑی کا بہی آیا ہے جمادات بے عقل

ہوتے ہین اونکو کیا خطاب و ثواب و عقاب ہوگا صحیح مسلم مین آیا ہے لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰٓی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ جو لوگ مکذب قرآن مثل اندہے بہرون کے ظلمات کفر وجہل
و حیرت و عناد و تقلید مین گرفتار ہین کیا ذکر ہے کہ اپنی صلاح و فلاح کی راہ پا سکین یہ کام اللہ ہی کا ہے کہ جسے
چاہے گمراہ کردے جسے چاہے سیدہے رستے پر لگا دے وہ رستہ دین اسلام ہے جب اسپر چلو سیدہے
منزل مقصود کو پہونچ جاؤ بہول بہٹک نہوئیگی دلیل ہے اسپر کہ مضل و ہادی حقیقت مین اللہ ہی ہے یہ اسکا عدل
ہے کسکا مقدور ہے کہ اُس سے کچہہ سوال کر سکے وہ جس کا چاہے باز پرس فرمائے قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ
اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بَلْ اِیَّاهُ تَدْعُوْنَ فَیَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ اِنْ شَآءَ
وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا
مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰٓی اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝
فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ تو کہہ دیکہو تو اگر آوے تمپر عذاب اللہ کا یا آوے تمپر قیامت
کیا اللہ کے سوا کسی کو پکاروگے بتاؤ اگر تم سچے ہو بلکہ اُسی کو پکارتے ہو پہر کہول دیتا ہے جسپر پکارتے ہو اگر چاہتا ہے
اور بہول جاتے ہو جنکو شریک کرتے تہے ہم نے رسول بہیجے ہین بہت امتون پر تجہہ سے پہلے پہر اونکو پکڑا سختی مین اور
تکلیف مین شاید وہ گڑگڑاوین پہر کیون نہ جب پہنچا اونپر عذاب ہمارا گڑگڑائے ہوتے اور لیکن سخت ہوگئے دل
اونکے اور اونکو بہلے دکہائے شیطان نے جو کام کر رہے تہے پہر جب بہول گئے جو نصیحت کی تہی اونکو کہولدیے
ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے پائی ہوئی چیز سے پکڑا ہمنے اونکو بیخبر پہر تب ہی رہگئے
وہ نا امید پہر کٹ گئی جڑ اون ظالمون کی اور سراہیے کام اللہ کا جو رب ہے سارے جہان کا ف یعنی گنہگار کو اللہ تعالے
تہوڑا سا پکڑتا ہے اور اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچگیا اور اگر کتنی پکڑ نمانے تو پہر بہلاوا دیا اور خوبی کے دروازے
کہولدیے جب خوب گناہ مین غرق ہوا تو بیخبر پکڑا گیا یہ ارشاد ہے کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پہونچے تو شتاب توبہ کرے
یہ راہ نزدیک ہے کہ اُس سے زیادہ پہونچے تو یقین کرون انتہے اللہ پاک نے اس آیت مین یہ خبر دی ہے کہ ہم جو
چاہتے ہین کرتے ہین خلق مین ہمارا ہی تصرف جاری ہے کوئی ہمارے حکم کو پیچہے نہین ڈال سکتا کسی
کو یہ قدرت ہے کہ حکم کو ہمارے پہیرے بلکہ جب اللہ سے سوال کیا جاتا ہے تو جسکی دعا چاہتا ہے قبول فرماتا
ہے اسی لیے اگر عذاب یا قیامت آوے تو پہر تم کسی کو سوا اللہ کے نہ پکاروگے کیونکہ تمکو معلوم ہے

الہ سوا اوسکے کسی کو یہ قدرت نہین ہے کہ دفع کر سکے اگر تم خدا کے پکڑنے مین غیر کے سچے ہو بلکہ وقت ضرورت شرکا کو
بہول کر نرے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہو اوسوقت وہ اصنام و انداد تمکو یاد آتے ہین نہ اولیا و مشائخ و فقرا
و مجذوبین و سالکین کقولہ تعالے وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ الاٰيۃ باسا سے مراد
فقر و ضیق معیشت و تنگدستی و تہیدستی و فاقہ کشی وغیرہ ہے ضرا سے مراد اسقام آلام ادوا اوجاع ہین یہ اسلیے
کہ شاید اللہ کو پکارین تضرع و زاری و خشوع و خضوع کرین سو جب ہم نے اونکو مبتلا کیا تو کسلیے اونہون نے تضرع
نکیا عاجزی و مسکنت سے پیش نہ آئے بلکہ اونکے دل سخت پڑ گئے رقت و خشوع جاتا رہا شیطان نے شرک و معاصی و
معاندت کو انکی نظرون مین خوب زیبا کر کے دکہلادیا اس لیے جب انکو وہ نصائح ہمارے یاد نہ رہے اور اعراض
کر کے اس پند کو بہول گئے اور پس پشت پہینکدیا تو ہم نے بہی ہر چیز کے دروازے اونپر کہولدیے کہ لو خوب
کہاؤ پیو اوڑاؤ کہیل تماشے مین ہو حالانکہ یہ ہمارا استدراج ہے ساتہہ انکے کہ ہم نے اونکو مہلت دی عیاذًا
باللّٰہ مِنْ مَّكْرِہٖ کیونکہ دشمن کو غافل کر کے مارتے ہین اسی لیے فرمایا کہ جب وہ خوش ہونے لگے اموال
اولاد ارزاق پر جو اونکو دیا گیا تہا تو ناگہان یکایک حالت غفلت و بیخبری مین اونکو پکڑ لیا اب وہ ہر چیز
سے مایوس ہین ابن عباس نے کہا مبلس بمعنے آیس یعنے نا امید ہے حسن بصری نے کہا جسپر اللہ وسعت
اور وہ نہ سمجہے کہ یہ مکر ہے ساتہہ اوسکے تو جانو کہ وہ کچہہ عقل نہین رکہتا اور جسپر تنگی کرے اور وہ نہ سمجہے کہ اوسکو
مہلت دیگئی ہے تو وہ بہی بے عقل ہے پہر آیت یاب پڑہی حسن نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ قوم سے
مکر کیا ہے حاجت دیکر پکڑا ہے قتادہ نے کہا قوم نے اللہ کے حکم کی بغاوت کی اللہ کسی قوم کو نہین
پکڑتا مگر وقت اونکی سکرت و غرت و نعمت کے سو تم دہوکا نہ کہاؤ اللہ سے دہوکا نہین کہاتی اللہ سے
مگر قوم فاسق یعنے جب کسی قوم کی آنکہونپر چربی چہا جاتی ہے عیش و آرام و فسق و فجور مین غرقاب ہو جاتے
ہین تو اوسوقت اللہ انکو پکڑ لیتا ہے زہری نے کہا فتح ابواب سے مراد رخا و یسر دنیا ہے حدیث عقبہ بن عامر
مین آیا ہے کہ حضرت صنے فرمایا جب تو دیکہے اللہ کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے اسکے گناہونپر جو وہ چاہتا ہے سو یہ نہین
یہ مگر استدراج پہر یہ آیت یاب پڑہی رواہ احمد و ابن جریر عبادہ بن صامت کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جب اللہ کسی قوم
کا قطع کرنا چاہتا ہے تو انکے لیے یا اونپر دروازہ خیانت کا کہولدیتا ہے حتی اذا جب وہ اوسپر خوش ہوتے ہین ناگہان
اونکو پکڑ لیتا ہے تو پہر نا امید ہوکر رہجاتے ہین کما قال فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الخ رواہ احمد و غیرہ فتح البیان مین بیان
کیا ہے کہ اللہ نے فرمایا ار سچ کہو اگر تمپر کوئی عذاب یا ساعت آوے تو تم غیر اللہ کو پکاروگے یا اللہ کو

۴۵ پہر کٹ گئی جڑ اون ظالمون کی اور سب کام اللہ کا جو رب ہے سارے جہان کا ۱۲

ہان اُسی وقت تم نرے اللہ ہی کو پکاروگے غیر کو بالکل فراموش کر جاؤگے اگلی اُمتون نے جب رسولونکو جھٹلایا تو اونکو بؤس و ضر نے پکڑا سعید بن جبیر کہتے ہین یعنے خوف سلطان گرانی نرخ سختی گرسنگی فقر سخت مکروہ دہ ہلاتے باساء ماخوذ ہے بؤس سے بؤس کہتے ہین شدت کو یا مراد باساء سے مصائب اموال ضراء سے مصائب ابدان مراد ہین اکثر نے یہی کہا ہے یہ پکڑ اس لیے تہی کہ شاید وہ ضراعت و ذل کرینگے یہ رجا مطابق عقول بشر ہے مگر اونہون نے ایسا نہ کیا یہ عتاب ہے اونپر کہ ہر حال مین وہ تارک دعا ہین یہانتک کہ وقت نزول عذاب کے بہی شدت تمرد و غلو کفر سے اونکو یہ نہین سوجہتا کہ خدا کو پکارین یا یہ مطلب کہ وقت نزول عذاب کے جو تضرع اُنسے صادر ہوا وہ تضرع ضروری تہا کچہہ اخلاص نیت و صدق ارادہ سے نہ تہا کہ متضرع کو فائدہ بخش ہوتا مگر اول اوسے ہے اس لیے کہ بعد اسکے یون کہا ہے کہ ولکن اُنکے دل سخت و درشت ہوگئے تضرع و خشوع کچہہ بہی اونہون نے نکیا بلکہ اوسی قساوت پر جمے رہے اور پہر شیطان نے اُنکے عمل اُنکو زینت دیکر دکہائے تصمیم کفر و استمرار معاصی پر اغوا کیا زمخشری نے کہا اُنکو ترک تضرع مین کوئی عذر نہین مگر یہی قسوت دل عجب بعجل انتہے سو جب وہ اس وعظ کو بہول گئے اور تذکیر مذکور سے معرض ہوئے تو ہر شئے کا دروازہ اون پر مفتوح کر دیا گیا کیونکہ اگر سچ مچ نسیان ہوتا تو پکڑ نہ ہوتی کیونکہ وہ اونکا فعل نہ تہا غرضکہ بجاے باساء کے رخا وسعت رزق و عیش دیا بجاے ضراء کے صحت و سلامتی بدن و جسم بخشی جب اس داد و دہش پر خوش ہوئے اترائے گمان کیا کہ ہم کفر پر وہ ہین وہی حق و صواب ہے جب تو اونکو یہ کچہہ ملا یہ فرح بطر و شر تہی مثل فرح قارون کے ناگہان بدون تقدیم کسی امارت و علامت کے یکایک اونکو پکڑ لیا جسکا خیال بہی اونکو نہ تہا یہ قول محمد بن نضر کا کہ بیس برس مہلت دی ٹہیک نہین محتاج نقل ہے شارع سے اہل معانی نے کہا ہے حال رخا و سلامت مین پکڑے گئے تاکہ حسرت اُنکی حال عافیت و تصرف مین انواع لذات و راحات کی سخت ہو اچانک وہ اپنی جگہہ یا اپنے وقت مین ہلاک ہوکر رہگئے یہ قول ہے سدی کا کہ مبلس بمعنے مہلک ہے دوسرے معنی مبلس کے ہین حیرت و نا امید خیر سے بسبب شدت حال بد کے اسی لفظ سے نام ابلیس کا بہی نکالا گیا ہے اس لیے کہ وہ مبلس یعنے آئسہ ہے ہر بہتری و خوبی و خیر سے معنے یہ ہوئے کہ وہ محزون و متحیر و آئس ہین فرح سے ابن زید نے کہا مبلس کہتے ہین مجہود و مکروب کو جسپر کوئی غم نازل ہوا ہے اور وہ اُسکو دور نہین کر سکتا مبلس کا لفظ اشد ہے مستکین سے فراء نے کہا مبلس کہتے ہین یائس منقطع الرجا کو ابو عبیدہ نے کہا نادم حزین کو پہر اللہ نے فرمایا کہ ظالمون کی جڑ کٹ گئی کافر ہلاک ہوئے رسولون کو فتح ملی زجاج نے کہا اللہ نے اپنی حمد آپ کی

اس بات پر کہ ظالمین جڑ سے اوکھیڑ کر پھینکدیے گئے اسمین تعلیم ہے اہل ایمان کو کہ جب اللہ کی کوئی نعمت نازل ہو
جیسے ہلاک ظالمہ مفسدین فی الارض جنکا وجود عباد اللہ پر سب بلاؤن سے زیادہ سخت تر ہے تو اسوقت الحمد للہ
کہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل ابوجہل پر سجدہ شکر ادا کیا تھا معلوم ہوا کہ ہلاک دشمن دین پر سجدہ شکر بجا
کلمہ شکر بجالانا مسنون ہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ ظُلْمِ الظَّالِمِيْنَ وَاقْطَعْ دَابِرَهُمْ وَابْدِلْ لَهُ
بِالْعَدْلِ الشَّامِلِ لِجَمِيْعِهِمْ اٰمِيْن انتہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ
مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ
بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ
اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر چھین لیوے اللہ تمہارے کان اور آنکھین اور مہر کردے تمہارے دل پر کون وہ رب ہے اللہ کے سوا جو تمکو لا دیوے
دیکھ ہم کیسی پھیر پھیر کے کہتے ہیں باتین پھر وہ کنارہ کرتے ہیں تو کہہ دیکھو تو اگر آوے تمپر عذاب اللہ کا بیخبر یا دیکھتے کوئی ہلاک ہوگا
مگر وہی لوگ جو گنہگار ہیں ہم جو رسول بھیجتے ہیں نہیں مگر خوشی اور ڈر سنانے کو پھر جو کوئی یقین لایا اور سنوار پکڑی تو نہ ڈر ہے
اونپر نہ وہ غم کھاوین اور جنہون نے جھٹلائین ہماری آیتین اونکو لگے گا عذاب اسپر کہ بے حکمی کرتے تھے ف یعنے
توبہ کو دیر نہ کریے جو کان اور آنکھ اور دل جو اسوقت ہے شاید پھر نہ ملے اور شاید اس دیر مین عذاب پہونچ جاوے
تو اگر توبہ کر چکا ہو اس عذاب سے بچ رہے انتہے اللہ تعالے نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ تم ان مکذبین
معاندین سے کہدو کہ اگر اللہ تمہارے کان آنکھین سلب کرے جسطرح کہ تمکو دیے تھے کما قال تعالے قل هو الذی
اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ یا مطلب یہ ہے کہ کان آنکھ سے کچھ نفع شرعی حاصل نہو اور لہذا
یون فرمایا ہے کہ تمہارے دلونپر مہر لگادی کما قال اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وکقوله وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ تو پھر بھلا سوا اللہ کے کوئی ایسا ہے جو تمکو پھیر دے ہان سوا اللہ کے کسی کو ایسی قدرت نہین ہے اسی لیے
یہ فرمایا تو دیکھ کہ ہم کسطرح تبیین و توضیح و تفسیر آیات کرتے ہین یہ سب آیتین دلیل ہین اس بات پر کہ سوا اللہ کے کوئی معبود
نہین ہے جو کچھ سوا اسکے پوجتے ہین وہ سب باطل و ضلال ہے ؎ بعد از خدای ہر چہ پرستند خوب نیست ٭ بے
دولت آنکہ تکیہ بغیر اختیار کرد ٭ لیکن وہ لوگ باوجود اس بیان و ایضاح کے خود حق سے روگردان اور لوگون کو اتباع صواب سے
باز رکھتے ہین ابن عباس سے کہا يَصْدِفُوْنَ کے معنی ہین يَعْدِلُوْنَ مجاہد نے کہا يُعْرِضُوْنَ سدی نے کہا يَصُدُّوْنَ پھر
اللہ نے فرمایا بھلا اگر تمپر عذاب آوے ناگہان یا کھلم کھلا تو وہی ظالم ہلاک ہونگے یعنی جو مشرک ہین عذاب

اور جان لو کہ اللہ روک لیتا ہے آدمی سے اور اس کے دل کو ۱۲

اونہین کو گہیرے گا جو عابد وحدہ لاشریک لہ ہین وہ نجات پاوینگے انپر کچہہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے لقولہ
الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم الایۃ مرسلین ہند مبشر خیرات و نعمات ہوتے ہین واسطے مومنین کے منذر
نقمات و عقوبات ہوتے ہین واسطے کفار کے اسی لیے یہ فرمایا کہ جسکا دل ایمان لایا اور عمل اچہا ہوا تو آیندہ اسکو نہ کچہہ خوف
ہے نہ گذشتہ پر غم و افسوس اللہ انکا دوستدار کارساز ہے ماضی و مستقبل مین ہان جنہون نے اللہ کے رسل کو جہٹلایا
اسکے اوامر و طاعت سے باہر ہوکر ارتکاب محارم و مناہی و انتہاک حرمات کا کیا اونکو ضرور عذاب لگیگا فتح البیان
انقطیہ ہے کہ تو کہدے اگر اللہ تمہارے کان آنکہہ لیکر دلپر مہر لگادے تو کیا کوئی اور خدا بہی ہے جو پہیر دے تمکو
ایسے استفہام واسطے تقریع کے ہے ہماری پہیر پہیر واسطے آیتون کو دیکہہ اور انکا اعراض کرنا دیکہو یعنی تعجب کی
جگہہ ہے کہ آیات کا بیان اسطرح کہولکر کیا جاوے پہر بہی وہ انکو قبول نہ کرین عذاب کا ناگہان آنا یہ ہے کہ رات کو
آوے یا بدون تقدیم مقدمات جہرۃ آنا یہ ہے کہ دنکو آوے یا بعد ظہور مقدمات کے ظالمین سے مراد اسجگہہ مشرکین
ہین یعنی یا تعذیب غضب و سخط سے ہلاک نہین نا یا کون کی ہوتی ہے پیغمبر تو مبشر منذر ہین بشارت جزائے عظیم سناتے
ہین عذاب الیم سے ڈراتے ہین مومن صالح بے خوف و حزن رہتا ہے عذاب فاسقون ہی کو چہوتا ہے قل لا اقول

لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی قل ہل یستوی
الاعمی والبصیر افلا تتفکرون ع وانذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربہم لیس لہم من
دونہ ولی ولا شفیع لعلہم یتقون ٥ ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغدوۃ والعشی یریدون
وجہہ ط ما علیک من حسابہم من شیء وما من حسابک علیہم من شیء فتطردہم فتکون من الظلمین ٥
وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیقولوا اہؤلاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشکرین ٥
واذا جاءک الذین یؤمنون بایتنا فقل سلم علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ لا انہ من عمل
منکم سوءا بجہالۃ ثم تاب من بعدہ واصلح فانہ غفور رحیم ٥ تو کہہ مین نہین کہتا تمسے کہ میرے پاس ہین

خزانے اللہ کے نہ مین جانون غیب کی بات اور نہ مین کہون تمسے کہ مین فرشتہ ہون مین تو اوسی پر چلتا ہون جو مجہکو
حکم آتا ہے تو کہہ کب برابر ہوسکے اندہا اور دیکہتا کیا تم دہیان نہین کرتے خبردار کردے اس قرآن سے جنکو ڈر ہے کہ جمع
ہونگے اپنے رب کے پاس اونکا کوئی نہین اسکے سوا حمایتی نہ سفارش والا شاید وہ بچتے رہین اور نہ ہانک انکو جو پکارتے
ہین اپنے رب کو صبح شام چاہتے ہین اسکا منہ تجہپر نہین انکے حساب مین سے کچہہ اور نہ تیرے حساب مین سے انپر کچہہ تو انکو
ہانکنے لگے پہر ہووے بے انصافون مین اسطرح ہم نے آزمایا ہے ایک کو ایک سے کہ کہین کیا یہی لوگ ہین جنپر اللہ نے فضل کیا ہم

سب مین سے کیا اللہ کو معلوم نہین حق ماننے والے جب آوین تیرے پاس ہماری آیتین ماننے والے تو کہہ سلام ہے
تم پر لکہی ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر مہربانی کہ جو کوئی کرے تم مین برائی نادانی سے پہر اُسکے بعد توبہ کی اور سنوار
پکڑی تو یون ہے کہ وہی ہے بخشنے والا مہربان ف پیغمبر آدمی کے سوا کچھہ اور نہین ہو جاتے کہ اون سے محال
باتین طلب کریے ایک اندہے اور دیکھنے کا فرق ہے پہر کہا کہ یہ سنکر گناہ سے بچتے ہین کافرون مین بعضے سردارون
نے حضرتؐ سے کہا کہ تمہاری بات سننے کو ہمارا دل چاہتا ہے لیکن تمہارے پاس بیٹھے ہین رذالے
ہم اونکے برابر نہین بیٹھہ سکتے اسپر آیت اتری یعنے خدا کے طالب اگرچہ غریب ہین انہین کی خاطر مقدم
ہے پہر دولتمندون کو غریبون سے آزمایا ہے کہ اونکو ذلیل دیکھتے ہین اور تعجب کرتے ہین کہ یہ کیا لائق
ہین اللہ کے فضل کے اور اللہ اُنکے دل دیکھتا ہے کہ اللہ کا حق مانتے ہین پہر فرمایا کہ غریب مسلمانون
کا دل بڑہایا اور خوشی سنائی ہے اللہ پاک نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ تم
ان لوگون سے کہدو کہ مین کچھہ اللہ کے خزانون کا مالک یا متصرف نہین ہون کہ جسکو چاہون مالدار
متمول آسودہ حال سا دار کر دون یہ اختیار تو اللہ ہی کو ہے کہ جسے چاہے بہت دے جسے چاہے کم دے
کما قال تعالے یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ معلوم ہوا کہ اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ فلان پیر نے فلان پیر زادے
ایک خزانہ بخشدیا یا مالدار کر دیا تو یہ عقیدہ شرک ہے پہر علم غیب کی نفی فرمائی کہ یہ بہی اُن سب سے کہدو کہ
مین عالم الغیب نہین ہون غیب کا عالم اللہ ہے مجہکو اوتنا ہی معلوم ہے جسپر مجہکو اطلاع دی ہے اس سے
ثابت ہوا کہ جسکا عقیدہ یہ ہو کہ انبیا کو علم غیب ہوتا ہے تو وہ مشرک ہے جبکہ سید الرسل کو علم غیب نہوا تو پہر
کسی اور رسول کا کیا ذکر ہے اور جب رسول غیب دان نہ ٹہیرے تو پہر کسی پیر شہید ولی مجذوب سالک عالم عابد
کی کیا اصل ہے پہر جب ان لوگون کو جو خدا کے دوست کہلاتے ہین یہ علم نہوا تو پہر کاہن نجومی رمال غیرہم کس گنتی
شمار مین ہین باوجود اعلے اللہ ہونیکے پہر اس سے انکار کرایا کہ مین فرشتہ نہین ہون مین تو ایک بشر ہون مجہکو
کے جو سارے نوع بشر کا حال ہے ہر حال و قال مین وہی میرا حال ہے فقط اتنی بات ہے کہ مین تابع وحی ہون اللہ نے
وحی بہیجکر مجہکو شرف بخشا مجہپر انعام احسان کیا مگر ہرگز دائرہ اتباع وحی سے ایک بالشت بہر باہر نہین جا
سکتا ہون سے کم بہلا کہین اندہا دیکہتا برابر ہوتا ہے تمہین اتنی بہی سمجھہ بوجہہ و فکر نہین وغیرہ کقولہ تعالے
اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ پہر فرمایا اے محمد تم ڈراؤ اس قرآن
سے ان لوگون کو جو اپنے رب سے ڈرتے ہین سو حساب کا خوف رکہتے ہین حشر کا طرف اپنے رب کے

دن قیامت کو اندیشہ کرتے ہین جانتے ہین کہ سوا اللہ کے اوس دن کوئی اونکا ولی و شفیع نہین ہے جو عذاب
سے بچاوے سو تم اوس دن کا ڈر بتاؤ شاید وہ ڈر جاوین اس واسطے کہ غافل ہین وہ کام کرین جو اوس دن اُنکے کام آوے
عذاب سے رہائی دے ثواب جزیل کو پہونچاوے جو لوگ اس صفت کے ہین اونکو تم دور نہ کرو بلکہ اپنے پاس
بٹھاؤ اپنا خاص الخاص بناؤ کقولہ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون
وجھہ ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع
ھوٰہ وکان امرہ فرطا یہ جو فرمایا کہ وہ صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہین مراد اس پکارنے سے عبادت ہے
سعید بن مسیب مجاہد حسن قتادہ نے کہا مراد نماز فرض ہے وہذا کقولہ وقال ربکم ادعونی استجب لکم یعنی
تم عبادت کرو مین قبول کرونگا دعا کرنا بھی عبادت ہے مطلب اونکا اس عبادت و دعا سے اللہ کا وجہ کریم ہے
وہ اپنی عبادات و دعوات و طاعات مین مخلص ہین نیز اونکا حساب رسول پر نہ رسول کا حساب اُنپر کقول نوح علیہ
السلام ان حسابھم الا علی ربی لو تشعرون کچھ لوگون نے کہا تھا کیا ہم تمپر ایمان لائین تمہارے تابع
تو رذلے ہین و سپر نوح نے کہا مجھکو علم اونکے عمل کا نہین ہے اونکا حساب مجھپر نہین یعنے جسطرح کہ میرا
حساب اونپر نہین ہے پھر اللہ نے فرمایا کہ اے پیغمبر اگر تو اونکو اپنے پاس سے ہانک دیگا نکالدیگا دور کردیگا
تو تو ظالم ٹھیریگا ابن مسعود نے کہا ایک گروہ شرفاء قریش کا حضرت ؐ پر گذرا آپ کے پاس خباب صہیب بلال
عمار تھے کہا اے محمد کیا تم ان لوگون کو پسند کرتے ہو اسپر یہ آیت اوتری شاکرین تک رواہ احمد ابن جریر کا لفظ
ہے کہ ہر چہار ضعفاء مسلمین پاس حضرت ؐ کے تھے ملاء قریش نے کہا کیا تم اپنی قوم سے ساتھ انکے راضی ہوئے
کیا ہم مین سے اللہ نے انھین پر احسان کیا کیا ہم انکے تابع ہو کر رہینگے تم اونکو نکالدو شاید ہم تمہارے تابع
ہوجاوین اوسپر یہ آیت آئی خباب نے کہا اقرع بن حابس تمیمی عیینہ بن حصن فزاری آئے حضرت ؐ کو پاس ہر چہار
شخص مذکور کے بیٹھا پایا یہ ضعفاء مومنین مین سے تھے اونکو گرد حضرت ؐ کے دیکھکر حقیر سمجھا حضرت ؐ سے
تخلیے مین کہا ہم تمہارے پاس ایک ایسی نشست چاہتے ہین جس سے عرب ہماری فضیلت پہچانین تمہارے پاس وفود
عرب آتے ہین ہمکو شرم آتی ہے کہ ہمکو پاس ان غلامون کے دیکھین سو جب ہم تمہارے پاس آیا کرین تو تم اونکو
اوٹھا دیا کرو جب ہم چلے جاوین تو پھر اُنکے پاس بیٹھو اگر تمہارا جی چاہے فرمایا بہتر اونہون نے کہا اچھا
ایک خط اسی مضمون کا لکھدو حضرت ؐ نے کاغذ منگوایا علی رض کو بلایا کہ وہ خط لکھین ہم ایک گوشے
مین بیٹھے تھے اتنے مین جبرئیل علیہ السلام آئے کہا لا تطرد الذین یدعون الآیۃ حضرت ؐ نے وہ کاغذ

اوٹھاکر پھینکدیا ہمکو بلاکر اپنے پاس بٹھایا رواہ ابن ابی حاتم وابن جریر یہ حدیث غریب ہے اسلیے کہ یہ آیت
مکی ہے اقرع وعیینہ بعد ایک مدت کے ہجرت سے اسلام لائے ہین سعد نے کہا یہ آیت حق مین چھ صحابی کے
اوتری ہے اونمین سے ایک ابن مسعود مین ہم جلد پاس حضرت صلعم کے جاکر نزدیک بیٹھتے بات سنتے قریش نے
کہا تم ہمکو چھوڑکر اونکو پاس بٹھاتے ہو اوسپر آیت باب آئی رواہ الحاکم علی شرط الشیخین وابن حبان فی صحیحہ
اللہ نے کہا ہم اسیطرح امتحان واختبار بعض کا بعض سے کرتے ہین تاکہ وہ کہین کہ کیا اللہ کے کلنون منت یہی
لوگ ہین کیونکہ غالب اتباع حضرت صلعم کے اول بعثت مین بہی ضعفاء رجال ونساء وعبید واماء تھے اشراف مین
تھوڑے سے لوگ متبع ہوئے تھے جسطرح کہ قوم نوح نے نوح سے کہا تھا وما نراک اتبعک الا الذین
ھم اراذلنا بادی الرای یا جسطرح ہرقل ملک روم نے ابوسفیان سے پوچھا تھا کہ اشراف اونکے تابع
ہوتے ہین یا ضعفا کہا بلکہ ضعفاء کہا یہی ضعفاء اتباع رسل ہوا کرتے ہین غرضکہ مشرکین قریش ضعفاء مؤمنین
سے مسخراپن کرتے جسپر قدرت پاتے اونکو تکلیف شدید دیتے کہتے کیا یہی وہ لوگ ہین جنپر اللہ نے احسان کیا
ہمکو چھوڑکر یعنے اللہ اونکو راہ خیر نہ دکھائیگا جدہر یہ گئے ہین اگر وہ اچھا کام ہوتا تو ہمکو کیون چھوڑ دیتا کقولہم لو
کان خیرا ما سبقونا الیہ وکقولہ تعالے واذا تتلی علیہم ایتنا بینت قال الذین کفروا للذین
امنوا ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا اللہ نے اونکے جواب مین فرمایا وکم اھلکنا قبلھم
من قرن ھم احسن اثاثا ورءیا پھر اونکے جواب مین اس جگہہ یون کہا کہ کیا اللہ شاکرین کو نہین جانتا ہے
یعنے اونکے اقوال افعال ضمائر سرائر سے بخوبی واقف ہے اونکو رستے ہدایت کے بتاتا ہے ظلمات سے نکالکر
اپنے حکم سے طرف نور کے لیجاکر سیدہی راہ پر لگاتا ہے کما قال تعالے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سبلنا وان اللہ لمع المحسنین حدیث صحیح مین آیا ہے اللہ نہین دیکھتا تمہاری صورتون کو نہ تمہارے رنگون کو
ولکن دیکھتا ہے تمہارے دلون عملون کو عکرمہ نے کہا عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ مطعم بن عدی حارث بن نوفل قرطہ بن عمرو
اشراف بنی عبد مناف اہل کفر پاس ابوطالب کے آئے کہا اگر تمہارا برادرزادہ محمد صلعم ہمارے موالی وحلفاء کو بھیج
دے کہ وہ ہمارے غلام اور آزادہ کردہ لوگ ہین تو ہمارے دل مین یہ بات بڑی نظر آئی ہم اونکے زیادہ تر مطیع
ہون ہماری اتباع وتصدیق واسطے اونکے قریب تر ہو ابوطالب نے یہ بات حضرت صلعم سے کہی اسپر عمر بن
خطاب نے کہا آپ یہی کرو دیکھو وہ کیا چاہتے ہین اور اپنی بات کا کیا انجام دکھاتے ہین اللہ نے یہ آیت بالشکرین
تک نازل فرمائی بلال وعمار بن یاسر وسالم مولی ابی حذیفہ وصبیح موالے اسید تھے حلفا مین ابن مسعود مقداد

بن عمر مسعود بن عاری واقد بن عبد اللہ حنظلی عمرو بن عبد عمرو ذو الشمالین یزید بن ابی یزید حلیف حمزہ بن
عبد المطلب وغیرہ حلفاء تہے تب حق مین ائمہ کفر قریش و موالی و حلفاء کے یہ آیت آئی وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم
بِبَعْضٍ الآیۃ اُسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کے پاس آکر اپنی بات کا عذر کیا او سپر اللہ نے فرمایا
وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ الآیۃ یعنے مومنین کا تم اکرام کرو سلام کا جواب دو اونکو یہ سنادو کہ اللہ کی
رحمت واسعہ اونکے شامل حال ہے اسی لیے یہ فرمایا کہ تمہارے رب نے اپنے نفس پر رحمت کو براہ تفضل
و احسان و امتنان واجب کرلیا ہے کہ جو کوئی تم مین سے کوئی برا کام نادانی سے کریگا پہر تائب ہوجاویگا تو
اللہ بخشدیگا رواہ ابن جریر بعض سلف نے کہا ہے کُلُّ مَنْ عَصَى اللّٰهَ فَهُوَ جَاهِلٌ عکرمہ نے کہا اَلدُّنْيَا كُلُّهَا
جَهَالَةٌ پہر فرمایا جسنے رجوع کیا معاصی سے اور باز آیا اور عزم کیا کہ پہر وہ گناہ نہ کریگا اور مستقبل مین اصلاح عمل
کی تو اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب حکم دیا اللہ نے خلق پر تو لکہا
اپنی کتاب مین جو پاس اُسکے ہے اوپر عرش کے کہ میری رحمت غالب آئی غضب پر اسکو شیخین نے روایت کیا
ہے ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جب فارغ ہوا اللہ قضا سے درمیان خلق کے نکالی ایک کتاب نیچے
سے عرش کے کہ میری رحمت سابق ہے میرے غضب پر مین ارحم الراحمین ہون سو اللہ ایک یا دو مٹھی بہر
کر ایک خلق کو آگ سے نکالیگا جسنے کبہی کوئی عمل خیر نہ کیا ہوگا اونکی آنکہون کے بیچ مین لکہا ہے کہ وہ آزاد کردہ
اللہ مین رواہ ابن مردویہ سلمان نے کہا ہم پاتے ہین توریت مین دو مہربانیان اللہ نے آسمان و زمین بنایا
سو رحمتین پیدا کین پہلے پیدا کرنے خلق سے پہر خلق بنائی او نمین ایک رحمت رکہی ننانوین اپنے پاس رکہیں
اسی ایک رحمت سے آپس مین تراحم و تعاطف و تباذل و تزاور کرتے ہین اونٹنی گاؤ بکری پرند مچہلیاں باہم دریا
مین جہکتے مین قیامت کے دن اللہ اس ایک رحمت کو جمع کریگا اون رحمتون کے ساتہہ جو اسکے پاس
ہین سو اللہ کی رحمت افضل و اوسع ہے رواہ عبد الرزاق یہ روایت دوسری طرح پر بہی مرفوعًا آئی ہے اس آیت
کے موافق بہت سی حدیثین نزدیک کریمہ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ کے آوینگی حدیث معاذ بن جبل مین
مرفوعًا آیا ہے تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق بندون پر کیا ہے یہ ہے کہ اُسکی عبادت کرین کسی شے کو اُسکے ساتہہ شریک
نہ ٹہیراوین پہر فرمایا تجہے معلوم ہے کہ حق بندونکا اللہ پر کیا ہے یہ ہے کہ جب وہ ایسا کرین تو پہر اُنپر
عذاب نہ کرے رواہ احمد عن ابیہ متفق فتح البیان مین لکہا ہے کہ جب فرمایش انکی حضرت ﷺ سے باتیت
انزال آیات کثرت سے ہوئی تو اللہ نے حضرت ﷺ سے کہا تم اُنسے کہدو کہ میرے پاس کچہہ اللہ کے خزانے

نہین ہین کہ جو تم کہو سولا یا کرون مراد خزائن سے قدرت ہے ہر شے پر خزانہ وہ جگہہ ہوتی ہے جہان چیز
ذخیرہ رکہین نہ مجہکو علم غیب ہے خدا کے افعال کا کہ مین یتسے کہدون کہ زمانہ آئیندہ مین یہ ہوگا نہین کوئی فرشتہ
ہون کہ تم باہر طاقت بشریہ سے کوئی خرق عادت مجہہ سے چاہو جیسے آسمان پر چڑہ جانا زمین کے اندگہسنا
یا سیرے عدم اتصاف کو ساتہہ ان صفات کے قادح سیرے امر مین سمجہو اور جانو کہ دعوے رسالت کا صحیح نہین
ہے میرا کام اتنا ہی ہے کہ مین اللہ کی وحی سیکہہ لیتا ہون اوس کے بموجب کام کرتا ہون اس آیت سے کچھ
افضلیت ملائکہ کی بشر پر ثابت نہین ہوتی ہے بعض اہل علم نے ناحق اسجگہہ اس باب مین اشتغال کیا ہے
جس سے کوئی فائدہ دینی و دنیوی حاصل نہین ہوتا اسیطرح بعض علمار نے یہ استدلال کیا ہے کہ انبیا کا
اجتہاد کرنا ثابت نہین ہے کیونکہ اس آیت مین حصر کیا ہے اندر اتباع وحی کے یہ بحث اصول فقہ مین مدون ہے
دلیلین اسکی مذکور ہین حدیث مین آیا ہے اُوتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ پہر استفہام انکاری سے عدم مساوات
اعمی و بصیر کی ثابت فرمائی مراد یہ ہے کہ گمراہ و راہ یاب یا مسلم و کافر یا عالم و جاہل یا متبع وحی و غیر متبع برابر نہین
ہوتے کلام بطور تمثیل کے ہے شامل ہے ہر طرح کی نابینائی و بینائی کو قتادہ نے کہا مراد اعمے سے کافر ہے جو
اللہ کے حق و امر و نعمت سے نابینا ہو رہا ہے بصیر سے مراد وہ مومن ہے جو نفع کی چیز دیکھتا ہے موحد
مطیع منتفع بوحی ہے تم اس عدم مساوات کو کیون نہین سوچتے یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ جسکو ذرا سی عقل
کمتر فکر ادنے شعور ہوگا وہ بہی سمجہہ لیگا کہ محقق و مقلد یکسان نہین ہین بہلا بینا ہے تو دوسرا اندہا ہے پہر
حکم دیا کہ جو لوگ حشر الی الرب سے ڈرتے ہین اور جانتے ہین کہ کوئی اونکا دوستدار مددگار سفارش کار سوا اسے
تعالے کے نہین ہے اونکو تم اللہ یا وحی یا یوم آخر سے ڈراؤ اس آیت مین رد ہے اُن کفار پر جو معتقد حشر ہین مگر
یہ گمان کرتے ہین کہ اونکے باپ دادے اہل کتاب یا اصنام انکی شفاعت کرینگے یا مریدین کو یہ اعتقاد ہے کہ
مشائخ و فقرار اولیا و صوفیہ اونکے شفیع ہونگے اللہ سے سفارش کر کے عذاب آخرت سے بچا لین گے کیونکہ
شفاعت بغیر اذن و حکم و اجازت و رخصت و رضی خداوند عزوجل کے ہرگز نہوگی وہ کون شخص ہے جو پاس خدا
کے شفاعت کرسکے مگر اوسکے حکم سے پہر داعیان رب کے بہگانے ہٹانے سے نہی فرمائی مراد دعا سے مطلقاً
عبادت ہے یا محافظت نماز جماعت پر ابن عباس نے کہا نماز مکتوبہ مراد ہے مجاہد نے کہا صبح و عصر کی
نماز مقصود ہے سفیان نے کہا مراد اہل ذکر و قرارت قرآن ہین یا دعا مانگنا خدا سے جلب نفع و دفع ضرر کی
مراد غداۃ و عشی سے استمرار ہے عبادات پر یا پانچون نمازین مراد ہین یا یہ مقصد ہے کہ تم اون غریبون کو

بسبب اون کے ضعف و فقر کے اپنی مجلس سے دور نہ کرو وہ تو اللہ کا منہہ چاہتے ہین نہ کسی اور کا اخلاص
اقوی سو جبات اکرام سے ہے مضاد طرد دور دو ابعاد و اخراج ہے جبکہ اونکا حساب تمپر تمہارا حساب اونپر
نہ ہوا تو پہر اونکے ہٹانے بہگانے سے کیا غرض یہ بہی اس صورت مین کہ وہ متصف بطاعن دین و حسب ہون
ورنہ اللہ نے تو اونکو اپنی عبادت و اخلاص سے مزکی فرمایا ہے نسب کیا چیز ہے اور حسب کیا شرف انسان
کا ایمان و عمل صالح سے ہوتا ہے کم نسبی کم حسبی بد افعالی کا نام ہے جبکہ سارے آدمی امیر غریب فقیر آسودہ
عالم جاہل آدم کی اولاد مین آدم مٹی سے بنے ہین سب کے سب آپسمین ایک مان باپ کے نسل سے اور باہم
بہائی ہین تو فضیلت بعض کی بعض پر نسب مین یعنی چہ رہا حسب سو علم و عمل صالح سے حاصل ہوتا ہے بڑا
کمینہ وہ ہے جسکے افعال بد اخلاق خلاف شرع ہین گو نوح علیہ السلام کا بیٹا کیون نہ ہو بڑا اشریف وہ ہے
جو خوش عقیدہ خوش اخلاق مخلص موحد با وفاق متبع کتاب و سنت ہے ۵

اعتبار شرف آدمیان از حسب ست ‏ ‏ ‏ ‏ بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست

پہر اللہ تعالے نے فرمایا اگر تو ان بچارون کو اپنے نزدیک سے دور کرے گا اونکے آنے جانے کو
عار جانے گا تو ظالمون مین ہو جاوے گا حاش للہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی بات ہو
بلکہ یہ کلام بطور تعریض ہے تاکہ کوئی دوسرا مسلمان ایسا کام نہ کرے کقولہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ
سعد بن ابی وقاص نے کہا یہ آیت حق مین چہہ شخص کے آئی ہے مین اور ابن مسعود و بلال اور ایک مرد ہذیل کا
اور دو مرد اور جنکا نام نہین لیتا مشرکون نے حضرت سے کہا تم اونکو اپنے پاس سے جدا کردو یہہ ہمپر جرأت نہ
کرین حضرت کے جی مین جو اللہ نے چاہا پڑا اوسپر یہ آیت اتری اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُمْ
ہم ایسطرح بعض لوگون کا امتحان کرتے ہین کہ غنی کو فقیر سے فقیر کو غنی سے شریف کو وضیع سے وضیع کو شریف سے
ایک کو دوسرے کی ضد سے مبتلا کرتے ہین تا کہ بعض طرف بعض کے یہ اشارہ کرین کہ کیا یہی ہین وہ لوگ جنپر اللہ نے
منت کی ہے نہ ہمپر یہ کہنا اونکا بطور سخریہ و استہزا ہے ابن جریر نے کہا یعنے اگرچہہ بزرگی انکی اللہ کے نزدیک
ہوتی تو اس جہد کو کیون پہونچتے اللہ نے کہا ہم جانتے ہین کہ کون شکر گزار ہے یعنی استحقاق اللہ کی نعمتون کا
شکر پر ہے تمہارا اعتراض جہل سے ہے تم ناحق انکار اونکے فضل و اعتبار کا کرتے ہو پہر فرمایا کہ وہ ضعفا غربا
جنکے طرد و دور دسے منع کیا ہے جب تیرے پاس آوین تو اونکو سلام علیک کر اونکے جی خوش کرنے کو اکرام
سے پیش آ سلام علیکم معنے ہین سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى کے حضرت بعد نزول اس آیت کے جب انکو دیکھتے ابتدا

بسلام کرتے بعض نے کہا یہ سلام طرف سے اللہ کے ہے یعنے تم ہمارا سلام اونکو پہونچا دو ماہان نے کہا ایک
قوم پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی کہا ہم نے بڑے بڑے گناہ کیے ہین حضرت ص نے کچھ جواب
نہ دیا وہ پہر کر چلے گئے اللہ نے یہ آیت اتاری حضرت نے اونکو بلا کر سنائی کسی نے کہا آیت اپنے اطلاق پر
ہے حق مین ہر مومن کے اس لیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا اللہ نے براہ فضل و احسان اپنے
ذمے پر رحمت کو واجب کر لیا ہے یا لوح محفوظ مین لکھ رکھا ہے یہ بھی منجملہ اونہین امور کے ہے جنکی ابلاغ
کا حکم دیا ہے غرضکہ اسکی ذات پاک اکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے جب کسی سے براہ جہل کوئی گناہ ہو جاتا ہے
اور وہ تائب و مصلح ہو کر آتا ہے تو اسکی بخشش فرما دیتا ہے وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ
الْمُجْرِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ
اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ۝ اسی طرح کہولکر ہم کرتے ہین آیتین اور تو کہل جاوے راہ گنہگارون کی تو کہہ مجھکو منع ہوا ہے کہ پوجون مین
جنکو پکارتے ہو تم سوا اللہ کے تو کہہ مین نہین چلتا تمہاری خوشی پر تو تو مین بہک چکا اور نہ ہوا راہ پانے
والا تو کہہ مجھکو شہادت پہونچی میرے رب کی اور تم نے اسکو جہٹلایا میرے پاس نہین جس کی شتابی
کرتے ہو تم حکم کسی کا نہین سوا اللہ کے کہولتا ہے حق بات اور وہ ہے بہتر چکانے والا تو کہہ اگر میرے
پاس ہو جسکی شتابی کرتے ہو تم تو فیصل ہو چکے کام میرے تمہارے بیچ اللہ کو خوب معلوم ہین بے
انصاف اسی کے پاس ہین کنجیان غیب کی نہین جانتا اونکو اسکے سوا اور وہ جانتا ہے جو جنگل مین اور
دریا مین ہے نہین جہڑتا کوئی پتا جو وہ نہین جانتا اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندہیرون مین اور نہ ہرا اور نہ
سوکہا جو نہین کہلی کتاب مین یعنے لوح محفوظ مین ف اللہ پاک کہتا ہے جسطرح ہمنے حجج و دلائل
طریق ہدایت و رشاد و ذم مجادلہ و عناد کے بیان کیے اسیطرح ہم ان آیتون کو کہولکر سناتے ہین جو محتاج الیہ
مخاطبین ہین تاکہ مجرمونکی راہ جو مخالف رسل ہے کہلجاوے مین اپنے رب کیطرف سے جس شریعت کو اسنے مجھپر وحی کیا ہے
بصیرت پر ہون ہان تم اس حق کو جو خدا کے پاس سے میرے پاس آیا ہے جہٹلاتے ہو جس عذاب

کی تمکو شتابی ہے وہ میرے پاس نہین ہے حکم اللہ کا ہے چاہے جلدی کرے تمہارے سوال مین یا مہلت
دے تمکو اسکی حکمت عظیمہ اسی کو معلوم ہے وہ اچھا فیصلہ کرنے والا بہتر حکم کرنے والا ہے درمیان اپنے بندون
کے اگر مرجع کار میری طرف ہوتا تو جس بات کے تم مستحق تھے مین گزر گذرتا اللہ ظالمون کو خوب جانتا ہے
حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ مین نے حضرت ص سے کہا بہلا آپ پر کوئی دن یوم احد سے بہی زیادہ سخت
آیا ہے فرمایا مین نے تیری قوم سے بہت کچھہ سختی دیکھی سب سے زیادہ سختی دن عقبہ کے پائی مینے اپنی
جان کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر عرض کیا اوسنے میری بات نمانی مین مغموم اپنا منہ لیکر چلدیا مجھکو ہوش آیا
مگر قرن الثعالب مین مینے سر اوپر اوٹھایا ایک ابر کو دیکھا مجھپر سایہ افگن ہے نظر کی تو اسمین جبرئیل تھے مجھکو پکار کر
کہا اللہ نے تیری قوم کی بات سنی جو اونہون نے تجھسے کہی اور جو تجھکو جواب دیا تیرے پاس ملک الجبال کو بہیجا
ہے کہ تو جو چاہئے اسکو حکم دے پہر ملک الجبال نے مجھے پکار کر کہا اور مجھپر سلام کیا اے محمد اللہ نے قول تیری
قوم کا سنا تیرے رب نے مجھے تیرے پاس بہیجا ہے کہ تو مجھکو حکم دے جو چاہے اگر تو کہے تو مین ان دونو پہاڑون
کو انپر ملا دون حضرت نے کہا مجھے امید ہے کہ انکی پشت سے وہ لوگ نکلین جو اللہ کو پوجین کسی چیز کو اسکے
شریک نکرین یہ لفظ مسلم کا ہے اس سے معلوم ہوا کہ انکا عذاب حضرت ص پر عرض کیا اور استیصال کرنا چاہا تہا
مگر حضرت ص نے تاخیر چاہی دیر لگائی کہ شاید اللہ انکے اصلاب سے غیر مشرک لوگ پیدا کرے جمع درمیان
اس آیت و حدیث کے یون ہے کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر وقوع عذاب ہاتہہ مین حضرت ص کے ہوتا تو جس وقت
اونہون نے طلب کیا تہا اوسی وقت انپر عذاب ڈالتے حدیث مین یہ نہین ہے کہ اونہون نے عذاب مانگا
ہو بلکہ ملک الجبال نے عرض کیا کہ اگر کہو تو ہم ان دونون پہاڑونکو انپر یکسان کر دین جنوبا و شمالا کہ وہ پسکر
جاوین مگر حضرت ص نے نرمی کو کام فرمایا تاخیر چاہی ف ابن عمر نے کہا حضرت ص نے فرمایا ہے کنجیان
غیب کی پانچ ہمن نہین جانتا اونکو کوئی سوا اللہ کے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ یعنے وقت قیام ساعت و وقت نزول باران ماں کے پیٹ مین کیا ہے کل کیا کریگا کہان مریگا یہ پانچون
چیزین اللہ ہی کو معلوم ہین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ حدیث جبرئیل مین بروایت عمر فاروق آیا ہے کہ حضرت ص نے انسے
کہا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ پہر آیت مذکور پڑہی پہر فرمایا کہ اسکا علم محیط جمیع موجودات بر وجہ ہے کوئی شے
اوسپر مخفی نہین ذرہ برابر زمین مین ہو یا آسمان مین مرصری نے کیا خوب بات سرسری طور پر کہی ہے ۵

فلا یخفی علیہ الذرۃ اما+ ترائی للنواظر او تواری + پہر پتے جہڑنے کا ذکر کیا یعنے جبکہ حرکات نباتات کو جانتا ہے تو حیوانات کا کیا ذکر ہے خصوصًا جو جن وانس مکلف ہین کما قال تعالے یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور ابن عباس نے کہا بر وبحر مین کوئی درخت نہین ہے مگر ایک فرشتہ اوسپر مقرر ہے جو پتا جہڑتا ہی اوسکو لکھتا ہے ابن عمر نے کہا تیسری زمین کے نیچے جو ہتی زمین سے اوپر جن ہین کہ اگر ظاہر ہون تمکو تو نہ دیکھو تم پہر لونکے ہوتے ہوئے کچہہ نور ہر گوشہ زمین پر ایک مہر ہے اللہ کی مہرون مین سے ہر مہر پر ایک فرشتہ کو اللہ ہر روز بہیجتا ہے کہ جا اوسکی حفاظت کر عبد اللہ بن حارث نے کہا زمین مین کوئی درخت یا سوئی گاڑنے کے برابر جگہہ نہین ہے مگر اوسپر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اللہ کو اوسکی خبر دیتا ہے ہرے کی جبتک ہرا ہے سوکہے کی جبتک سوکہ جاتا ہے ابن عباس نے کہا اللہ نے نون یعنے دوات کو پیدا کیا الواح بنائے اُنمین سارا حال دنیا کا لکہا جب تک کہ دنیا منقضی ہو چکے جو کچہہ کہ خلق سے پیدا ہو یا رزق حلال یا حرام یا عمل نیک یا بد پہر یہ آیت پڑہی فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے فرمایا ہم اسی طرح تقریر ہر امر حق مین جسکا انکار اہل باطل کرتے ہین تفصیل بیان کرتے ہین سبیل مجرمین کے بیان ہو جانے سے سبیل مومنین خود ظاہر و باہر ہو جاتی ہے مین ممنوع ہون عبادت غیر اللہ سے تمہاری خواہشونکی پیروی کرنے سے جو رستہ تمہارے دین کا ہے مین اوسپر نہین چل سکتا اگر چلون گمراہ ہو جاؤن راہ پاپون مین نہ رہون مین اپنے رب کی طرف سے حجت وبرہان پر ہون نہ کسی ہواے وشک مین اللہ کی عبادت یقینی طور پر کرتا ہون میرے دین مین کچہہ دہوکا نہین ہے تم البتہ بغیر برہان ودلیل کے شکوک فاسدہ مین گرفتار ہو تم رب کو یا عذاب کو یا قرآن کو یا برہان کو جہٹلاتے ہو وہ لوگ اپنے فرط تکذیب سے استہزا کرتے کبہی کہتے او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا کبہی کہتے اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء کبہی کہتے متی ھذا الوعد ان کنتم صدقین یا جن نشانیون کی فرمایش کرتے تہے اُنکے لیے شتابی ظاہر کرتے یا قیامت کا آنا جلد چاہتے ومنہ قولہ تعالے یستعجل بھا الذین لا یؤمنون سو حکم اللہ کا چلتا ہے کوئی اور حاکم نہین کہ جو تم کہو سو کر دکہائے وہی اچہا فیصلہ کرنے والا ہے میرے پاس اگر تمہاری شتابی کا کام ہوتا تو جہٹ پٹ میرا تمہارا فیصلہ ہو جاتا ولکن بات یہ ہے کہ اللہ ظالمون کو خوب سا جانتا پہچانتا ہے اوسی معلوم ہے کہ کسوقت انپر عذاب نازل کرنا چاہیے اللہ کی مشیت مقتضی اسی تاخیر واستدراج کی ہوگی اسمین کسی کا کیا زور ہے کیا اجارہ ہے غیب کی کنجیان یا غیب کے خزانے اسی کے پاس ہین وہی انکو جانے اور کوئی کیا جانے ساری خلق مین کسی ایک کو بہی تو

امور غیبیہ کا علم حاصل نہین ہے یہ خاصہ خدا ہی کا ہے یہ آیت شریف دافع اباطیل کہان و منجمین و رملیین وغیرہ
مدعیین علوم غیب ہے جو بات نہ اُنکی قدرت مین ہے نہ لائق اونکے حال کے نہ اونکا علم اسکو محیط اسکا یہ دعوے
کرتے ہین لاحول ولا قوة الا باللہ افسوس ہے کہ اہل اسلام مین سے ایک قوم اس قسم کے اجناس ضالہ و انواع
مخذولہ مین مبتلا ہو گئی ہے سوا اسکے جو حضرت ؐ نے فرمایا کچھ فائدہ اُن اکاذیب و اباطیل سے اسکو حاصل
نہین صادق مصدوق نے یہ کہا ہے مَنْ اَتٰی کَاهِنًا اَوْ مُنَجِّمًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ابن مسعود نے
کہا اُوْتِیَ نَبِیُّکُمْ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا مَفَاتِیْحَ الْغَیْبِ یعنے تمہارے پیغمبر کو ہر چیز ملی مگر غیب کی کنجیان یعنے غیب
کا علم اونکو بھی نہ تہا ابن عباس نے کہا مراد اقدار و ارزاق ہین ضحاک نے کہا خزائن ارض علم نزول عذاب ہے
عطاء نے کہا یعنی ثواب و عقاب کسی نے کہا انقضای آجال علم احوال عباد کہ کون سعید ہے کون شقی علم خواتیم اعمال
کسی نے کہا مراد علم ما لم یکن ہے کہ اگر ہو تو کیونکر ہو اور جو نہ ہوا وہ اگر ہوتا تو کسطرح ہوتا مگر لفظ وسیع تر ہے یہ سب اُسکی ورت
اوسمین داخل ہین مدخول اولی ایک حدیث مین آیا ہے کسی کو نہین معلوم کہ قیامت کب ہوگی مگر اللہ کو بر و بحر کا ذکر اس
لیے کیا کہ اعظم مخلوقات یہی ہین انہین جتنے حیوانات جمادات ہین سب کا علم تفصیلی اللہ کو ہے کوئی شے اللہ سے
مخفی نہین ہے پہلا ذکر متعلق مغیبات تہا یہ ذکر متعلق مشاہدات فرمایا مجاہد نے کہا بر کہتے ہین جنگل دشت و صحرا
کو بحر کہتے ہین گانون شہر قصبات کو یعنے مراد بر سے ویران جگہہ اور بحر سے آباد جگہہ ہے انمین جو کچھ حادث ہوتا
ہے وہ اللہ کو معلوم رہتا ہے جمہور نے کہا ساری زمین یا بر ہے یا بحر پھر بر و بحر دونون مین عجائب و غرائب
ہین جو دلیل ہین اللہ کی قدرت عظیمہ وسعت علم پر صفت علم واسطے اللہ کے امام ائمہ صفات ہے اگر ایک پتا
کسی درخت کا جھڑتا ہے تو زمان و مکان اُسکا معلوم رہتا ہے یا مراد ورقہ سے وہ ورق ہے جسمین اجل و
رزق لکھا ہے جعفر بن محمد نے کہا مراد سقوط ورقہ سے سقوط اولاد بنی آدم ہے ابن عطیہ نے کہا قول طریقہ رموز
پر ہے لائق التفات نہین جعفر بن محمد سے صحت اسکی نہین ہوئی مکان تاریک و شکم زمین مین اگر ایک دانہ اوگتا ہے
تو اُسکا علم بھی اللہ کو رہتا ہے بلکہ اوگنے سے پہلے اُسکو جانتا ہے کسی نے کہا وہ حبہ مراد ہے جو صخرہ اسفل ارضین مین
ہے کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے وصف رطوبت و یبوست شامل جمیع موجودات ہے کوئی وجہ تخصیص کی
ساتھہ کسی نوع خاص کے نہین ہے وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ
یَبْعَثُکُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّی ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ
عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ۝

ع ۵ / ۱۴

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ وہی ہے کہ تمکو بہر لیتا ہے
رات کو اور جانتا ہے جو کما چکے ہو دن کو پہر تمکو اوٹہاتا ہے اوسمین کہ پورا ہو وعدہ جو ٹہیرا دیا پہر اوسی کیطرف
پہیرے جاؤگے پہر جتاویگا تم کو جو کرتے تہے اوسیکا حکم غالب ہے اپنے بندونپر اور بہیجتا ہے تمپر نگہبان یہانتک
کہ جب پہونچے تم مین کسیکو موت اسکو بہر لیوین ہمارے بہیجے لوگ اور وہ قصور نہین کرتے پہر پہونچائے
جاوینگے اللہ کیطرف جو اونکا مالک ہے تحقیق سن رکہو حکم اوسی کا ہے وہ شتاب لیتا ہے حساب ف یعنی بلا
موت سوا حکم کے کسی کی خاطر نہین کرتے سرعت حساب کا یہ مطلب ہوا کہ ایک لحظہ مین آدمی کی عمر بہر کی بہلائی
برائی وضع کردی انتہے اللہ نے اس آیت مین کہا کہ ہم رات کو وفات دیتے ہین یہ وفات صغرے ہے کما قال تعالے اذ
قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وقال تعالے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ
تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اس آیت مین دو وفات
کا ذکر کیا کبرے و صغرے اسیطرح اس جگہہ حکم دو وفات صغرے و کبرے کا بیان فرمایا کہ رات کو تمہین وفات دیتا
ہے جو دنکو کماتے ہو وہ جانتا ہے یہ جملہ معترضہ دلیل ہے احاطہ علم پر حق مین خلق کے رات دن مین یعنے
حالت سکون و حرکت مین کما قال سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ
بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ وکما قال وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ یعنی رات کو سکون کرو دن مین تلاش فضل کرو وکما قال وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا
اسی لیے اس جگہہ یون فرمایا ہے وہی ہے جو وفات دیتا ہے تمکو رات کو اور جانتا ہے جو عمل کرتے ہو دن مین پہر
اوٹہاتا ہے تمکو دن مین قالہ مجاہد و قتادۃ والسدی عبد اللہ ابن کثیر نے کہا یعنی منام مین مگر اول اظہر
ہے ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے ہر انسان کے ساتھہ ایک فرشتہ ہے جو اسکی جان لیتا ہے پہر پہیر دیتا ہے
اگر اللہ نے حکم دیا کہ روح قبض کر تو قبض کرتا ہے ورنہ پہیر دیتا ہے فذلک قولہ وهو الذی يتوفكم بالليل
یہ اسلیے تاکہ ہر انسان کی اجل پوری ہو جاوے پہر قیامت کو تمہاری اعمال کی خبر تمکو دیگا خیر کی جزا خیر شر کی جزا شر ہوگی
بندون پر قاہر ہونیکا مطلب یہ ہے کہ ہر شے مقہور ہے اوسکے حکم کی خاضع ہے اوسکے جلال و عظمت و کبریائی کے لیے
اللہ فرشتون کو واسطے حفاظت انسان کے بہیجتا ہے کقولہ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ یہ فرشتے حافظ و محصی اعمال مین کقولہ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ وقولہ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ پہر جب کسی
کی موت حاضر ہوتی ہے اجل آتی ہے تو ملائکہ موکلین اسکو وفات دیتے ہین ابن عباس وغیرہ نے

کہا ملک الموت کے اور فرشتے اعوان ہین جو روح کو بدن سے نکالتے ہین پہر ملک الموت اُن سے لے لیتا ہے
جب کہ حلقوم تک پہونچتی ہے کریمہ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ کے نیچے احادیث متعلقہ
قبض روح آوینگی بہر حال یہ فرشتے حفظ روح متوفی مین کوتاہی نہین کرتے بلکہ جہان کہین حکم اللہ کا
ہوتا ہے وہان چہوڑ کر حفاظت کیا کرتے ہین اگر ابرار مین سے ہے تو علیین مین اور اگر فجار مین سے ہے تو سجین
مین عیاذاً باللہ من ذلک پہر اللہ کے پاس پہونچائے جاوینگے حدیث سعید بن یسار مین حضرت صہ سے آیا
ہے کہ میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہین اگر نیک مرد ہے تو کہتے ہین نکل اے نفس مطمئنہ تو پاک بدن مین تہا
نکل محمود ہو کر بشارت لے روح وریحان کی اور رب غیر غضبان کی اس سے یون ہی کہتے رہتے ہین یہانتک
کہ وہ باہر آتی ہے پہر اسکو آسمان پر لیجاتے ہین اور دروازہ کہلواتے ہین سو کہولدیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ
فلان ہے مرحبا نفس طیبہ کو جو جسد طیب مین تہا داخل ہو حمیدہ ہو کر مبشر ہو ساتھ روح وریحان اور رب غیر
غضبان کے اسیطرح کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ اس آسمان مین جا پہونچتی ہے جسکے اوپر اللہ ہے اور
اگر بد مرد ہے تو کہتے ہین نکل اے نفس خبیث تو جسد خبیث مین تہا نکل ذمیمہ ہو کر بشارت لے حمیم و
غساق کی وَاٰخَرُ مِنْ شَکْلِہٖٓ اَزْوَاجٌ اس سے یون ہی کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ باہر آتی ہے پہر اسکو آسمان
پر لیجاتے ہین دروازہ کہلواتے ہین کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہین فلان ہے کہا جاتا ہے لا مرحبا بالنفس
الخبیثۃ یہ جسد خبیث مین تہی پہر جا مذموم ہو کر تیرے لیے دروازے آسمان کے کہولے نجاوینگے وہ آسمان سے
چہوڑ دیجاتی ہے قبر مین آتی ہے مرد صالح اوسمین بیٹہتا ہے اس سے وہی کہتے ہین جو حدیث اول مین کہا گیا ہے مرد
بد بیٹہتا ہے اوس سے بہی وہی کہتے ہین جو حدیث اول مین کہا گیا ہے رواہ احمد وھذا حدیث غریب کذا مرد الیٰ اسکے یا تو
ملائکہ کا مرد ہے یا ساری خلائق کا کہ دن قیامت کے سب سامنے خدا کے آوینگے اللہ انمین عدل و حکم کریگا کما
قال تعالیٰ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ وقال تعالیٰ وَحَشَرْنٰھُمْ فَلَمْ
نُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا الیٰ قولہ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا اسی لیے یہ کہا کہ وہ مالک ہی اونکا بالتحقیق اور جلد حساب
لینے والا ہے **ف** فتح البیان مین کہا ہے وفات رات سے مراد سلا نا ہے یعنی رات کو تمہاری جانین جنسی
تمکو تمیز ہوتا ہے قبض کر لیجاتی ہین یہ کچہہ حقیقی موت نہین ہے توفی کہتے ہین کسی چیز کو بہر پور لینا بدن مین
دو روحین ہوتی ہین ایک روح حیات جو نہین نکلتی مگر موت سے۔ دوسری روح تمیز جو سونے مین
نکلجاتی ہے عالم مین پہرتی ہے خواب دیکہتی ہے پہر وقت جاگنے کے بدن مین پہر آتی ہے اس کے

سوا اور یہی کہا ہے مگر اوسے یہ ہی کہ اس بات کو نہین جانتا مگر اللہ انسان رات کو سوتا ہے یہ سکون ہوا دن کو عمل
خیر یا شر کرتا ہے کیونکہ غالبًا نوم رات کو کسب دن کو کیا جاتا ہے پہر روح پہر کر دن کو جاگ اوٹھتا ہے اسکو بعث
فرمایا بطور تشبیح توفی یا مراد بعث ہے قبور سے مطلب یہ ٹہیرا کہ اللہ کا مہلت دینا کفار کو کچہہ اسوجہ سے نہین
ہے کہ اللہ اونکے کفر سے بیخبر و غافل ہے بلکہ اوسے معلوم ہے لیکن یہ امہال اسلیے ہے کہ جو اجل واسطے ہر فرد
کے افراد عباد سے مقرر ہے کہ اتنا وہ جیے گا اتنا رزق پاوے گا وہ پوری ہو جاوے تو پہر مرے موت آوے بعد
موت کے اللہ ہی کیطرف مرجع ہے وہ محسن و مسئی کو جزا اونکے عمل نیک و بدکی دیگا قاہر ہونا اوسکا فوق عباد
ایک صفت ہے دال علو ذات پر سلف امت و ائمہ ملت کا یہی مذہب ہے کہ اس صفت پر بغیر تکییف و تاویل و
تعطیل ایمان لانا واجب ہے یہ فوقیت لائق حال فائق ہے بعض نے کہا مراد فوقیت قدرت و رتبہ ہے جس
طرح کہتے ہین کہ پادشاہ فوق رعیت ہے یعنی باعتبار قدرت کے یعنی اون کے امور مین اوسی کا تصرف
ہے نہ کسی اور کا جو چاہتا ہے کرتا ہے بناوے بگاڑے جلائے مارے ثواب دے عقاب کرے
پہر فرشتے بہیجتا ہے جو حفاظت عباد آفات سے کرتے ہین اعمال کے حافظ ہین پہر جب کسی کو موت
آتی ہے تو اللہ کے بہیجے ہوئے فرشتے اسکو وفات دیتے ہین مراد اعوان ملک الموت ہین یا خود ملک الموت
لفظ جمع کا تعظیم کے لیے فرمایا ہے وہ کسی طرح کی کوتاہی اکرام یا اہانت میت مین نہین کرتے جو حکم ہوتا ہے اسکو
جون کا تون بجالاتے ہین پہر اللہ کیطرف پہرنا ہوتا ہے یعنی بعد موت کے حدیث مین آیا ہے کہ ارواح موتے کو
ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر لیجاتے ہین یہانتک کہ ساتوین آسمان تک پہونچتی ہے یا اوس آسمان تک
جہان اللہ پاک ہے پہر علیین یا سجین مین پہیر دیجاتی ہے کلبی نے کہا ملک الموت روح کو بدن سے نکالکر سپرد ملائکہ
رحمت یا عذاب کر دیتا ہے وہ اسکو لیکر آسمان پر چڑہ جاتے ہین سچا سید دمولے اللہ ہے دنیا مین مقہور جہوٹے
مالکون کے تہے قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ تو کہہ کون تمکو بچا لاتا ہے جنگل کے اندہیرون سے اور دریا کے جسکو
پکارتے ہو گڑگڑاتے اور چپکے اگر ہمکو بچالیوے اس بلا سے تو البتہ ہم احسان مانین تو کہہ اللہ تمکو بچاتا ہے
اُنسے اور ہر گہبراہٹ سے پہر تم شریک ٹہیراتے ہو تو کہہ اُسی کو قدرت ہے کہ بہیجے تمپر عذاب اوپر سے

یا تمہارے پاؤن کے نیچے سے یا ٹہیر اوسے تمکو کئی فرقے کرکے اور چکہاوے ایک کو لڑائی ایک کی دیکھ کس
پہیر سے ہم کہتے ہین باتین شاید وہ سمجہین **ف** قرآن شریف مین اکثر کافرون کو عذاب کا وعدہ دیا ہے یہان
کہولدیا کہ عذاب وہی ہے جو اگلی امتون پر آیا آسمان سے یا زمین سے اور یہ بھی ہے کہ آدمیون کو آپسمین لڑاوے
اور بعض کو قتل یا قید یا ذلیل کرے حضرتؐ نے سمجہہ لیا کہ اس امت پر بہی ہوگا اکثر عذاب الیم اور عذاب مہین اور
عذاب شدید اور عذاب عظیم ان ہی باتون کو فرمایا ہے اور آخرت کا عذاب بہی اونپر جو کافر ہی ہے انتہی اللہ
پاک نے اپنے بندون پر یہ منت رکہی کہ ہم نے حالت اضطرار مین اونکو ظلمات بر وبحر سے نجات بخشی جبکہ وہ کسی
جنگل مین حائر وپریشان تہے یا دریا کے لجون مین باد مخالف سے مضطر تہے فقط ہم سے دعا مانگتے
تہے کقولہ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ اِلَّا اِيَّاهُ وقولہ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰى
اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ
مَكَانٍ وَظَنُّوا اَنَّهُمْ اُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِينَ
وقولہ اَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ءَاِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ تَعَالَى اللّٰهُ
عَمَّا يُشْرِكُونَ اور اس آیت مین یون فرمایا کہ اگر ہمکو نجات دیگا اس تنگی سے تو ہم بعد اوسکے شاکر ہونگے سو
اللہ اس تنگی بلکہ ہر کرب سے تمکو نجات دیتا ہے لیکن تم بعد اسکے حالت رفاہیت مین شرک کرنے لگتے ہو
اللہ کو یہ قدرت ہے کہ تم پر عذاب ڈالے ہر طرف سے کقولہ تعالے اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ
يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا حسن نے کہا یہ آیت واسطے مشرکین
کے ہے مجاہد نے کہا واسطے امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے لیکن انسے معاف کیا جابر بن عبد اللہ نے کہا
جب آیت اتری قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ حضرت نے کہا اَعُوذُ بِوَجْهِكَ اَوْ مِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِكُمْ کہا اَعُوذُ بِوَجْهِكَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فرمایا هٰذِهِ اَهْوَنُ وَاَيْسَرُ رواہ
البخاري والنسائي والحميدي وابن حبان وابن جرير وابن مردويه وسعيد بن منصور ودوسرا لفظ ابن
مردویہ کا جابر سے یہ ہے کہ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا پر یون کہا هٰذَانِ اَيْسَرُ اگر چاہتے استعاذہ کرتے اس آیت سی بہت
حدیثین متعلق ہین سعد بن ابی وقاص نے کہا حضرت سے پوچہا اس آیت کو فرمایا ہان یہ عذاب ہونے والا ہے مگر
اب تک اسکی تاویل نہین آئی رواہ احمد واخرجہ الترمذي وقال هذا حديث غريب دوسرا لفظ سعد کا یہ ہے

کہ گذرے ہم ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد بنی معاویہ پر وہان دو رکعت نماز پڑہی دیر تک اللہ سے
مناجات کی پہر کہا مینے اپنے رب سے تین چیزین مانگین ایک یہ کہ میری امت کو غرق سے ہلاک نہ کرے یہ مجھکو
دی دوسرے یہ کہ قحط سے نہ مٹا وے یہ بہی دے تیسرے یہ کہ اونکے بیچ مین لڑائی بہڑائی نہ ہو اس سے
مجھکو منع کیا تفرد بہ مسلم ورواہ احمد ایضاً عبداللہ بن عمر حرہ بنی معاویہ مین قرای انصار سے آئے کہا عبداللہ
بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے کہا تو جانتا ہے کہ حضرت صلعم نے اس مسجد مین کسجگہہ نماز پڑہی کہا ہان اور
ایک گوشے کیطرف اشارہ کیا کہا تجہے معلوم ہے کہ وہ تین چیزین کیا ہین جنکی دعا یہان کی کہا ہان کہا مجہے
بتا کہا ایک دعا یہ کی کہ غالب نہ ہو اونپر کوئی دشمن غیر اونکا اور ہلاک نہ ہون وہ قحط سالی سے یہ دونو باتین دیگئیں
تیسرے دعا یہ مانگی کہ اونکے آپسمین باس نہ ہو اس سے اونکو منع کر دیا گیا ابن عمر نے کہا تو نے سچ کہا سو قیامت تک
ہرج یعنے قتل وخونریزی رہیگی رواہ احمد یہ حدیث کسی کتاب مین صحاح ستہ سے نہین ہے مگر اسناد اسکی جید
وقوی ہے ولله الحمد والمنۃ حذیفہ بن الیمان نے کہا مین حضرت کے ساتہہ بہار بنی معاویہ پر گیا وہان آٹہہ رکعت
نماز پڑہی اونمین طول کیا پہر مجہسے ملتفت ہوکر فرمایا مینے تجہکو روک رکہا مینے کہا اللہ ورسول دانا تر ہین فرمایا مینے
اللہ سے تین سوال کیے دو مجہکو دیے ایک نہ دیا مینے یہ مانگا کہ مسلط نہ ہو میری امت پر کوئی دشمن غیر اونکا یہ
مجہکو دیا پہر یہ مانگا کہ تباہ نہ ہون وہ ڈوب کر یہ بہی مجہکو دیا پہر یہ سوال کیا کہ اونکے آپس مین جنگ نہ ہو یہ نہ دیا رواہ
ابن مردویہ معاذ بن جبل کہتے ہین آیا مین حضرت صلعم کے گیا مجہے کہا ابہی باہر گئے ہین جو کوئی مجہے ملتا وہی کہتا
کہ آگے جاتے ہین یہانتک کہ مینے جا کر پایا کہ نماز پڑہ رہے ہین مین بہی پیچہے کہڑا ہو گیا حضرت صلعم نے لنبی نماز پڑہی
مینے کہا اے رسولخدا آپنے بڑی لنبی نماز پڑہی فرمایا مینے رغبت ورہبت کی نماز پڑہی اللہ سے تین چیزین مانگین
دو دین ایک نہ دی یہ مانگا کہ ہلاک نہ ہو میری امت غرق سے یہ مجہکو دی یہ مانگا کہ غالب نہ ہو اونپر کوئی ایسا دشمن
جو ان مین سے نہ ہو یہ بہی دی پہر یہ مانگا کہ انکے آپسمین جنگ نہ ہو اس سوال کو مجہپر رد کر دیا رواہ احمد وابن ماجۃ
وابن مردویہ بمثلہ او بنحوہ ابن کثیر نے اسحدیث کو کئی طریق ولفظ سے بروایات امام احمد ونسائی وغیرہما اسجگہ
ذکر کیا ہے ابی بن کعب نے کہا اس امت مین چار چیزین ہین دو ہو گئین دو باقی ہین عذاب فوق رجم ہے عذاب
تحت خسف ہے دوسرا لفظ یہ ہے چار مین سے دو پچیس برس بعد حضرت کے ہو گئین ایک کئی گروہ ہو جانا دوسرے
آپس کی لڑائی بہڑائی دو باقی ہین لامحالہ رجم دوسرے خسف حسن نے کہا عقوبت رکی گئی یہانتک کہ گناہ کیا
جب گناہ کیا تو عقوبت بہیجدی گئی یہی قول ہے مجاہد وسعید بن جبیر وابو مالک وسدی وابن زید وغیر واحد کا

کہ مراد عذاب فوق سے رجم عذاب تحت سے خسف ہے اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے ابن مسعود مجلس
مین یا منبر پر چلا کر کہتے تھے اے لوگو اللہ نے یہ آیت تم پر اتاری ہے اگر آسمان سے کبھی عذاب آیا تو کوئی
تم مین نہ بچیگا اور اگر خسف ہوا تو بھی کسی کے بچنے کا ٹھکانا نہین ہے یا اگر تم فرقہ فرقہ ہو گئے تو بعض باس
بعض کا مزہ چکھین گے سن لو تم پر اس کی ثلاث کا نزول ہوا رواہ ابن جریر ابن عباس نے کہا عذاب فوق ائمہ
سوء ہین عذاب تحت خدم سوء ہین یعنے امراء و عبید و سفلہ ابن جریر نے کہا یہ قول اگرچہ وجہ صحیح رکہتا ہے لیکن
اول قوی و اظہر ہے ابن کثیر نے کہا ہو کما قال اسکی شاہد صحت وہ آیت ہے ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ
یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوۡرُ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ
نَذِیۡرِ یعنے عذاب زیرین دہس جانا زمین کا ہے عذاب بالا برسنا پتہرون کا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اس امت
مین قذف و خسف و مسخ ہوگا اسکا ذکر مع نظائر کے امارات ساعت اشراط قیامت ظہور آیات مین قبل قیامت کے
بجائے خود آیا ہے اَوۡ یَلۡبِسَکُمۡ شِیَعًا کا مطابق یہ ہے کہ تم الگ الگ فرقے گروہ ہو جاؤ گے کوئی خارجی ہوگا کوئی
رافضی کوئی مقلد ہوگا کوئی متبع کوئی جہمی فرعونی منکر صفات ہوگا کوئی قدری جبری معتزلی ابن عباس نے کہا مراد اہوائے
متخالفہ ہین یہی قول مجاہد وغیرہ کا ہے حدیث شریف مین کئی طریق سے مرفوعًا ثابت ہو چکا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے
ہو جاویگی سب کے سب آگ مین جاوینگے مگر ایک گروہ یعنی بہتر ناری ایک ناجی ہونگے ناجی کی پہچان دوسری حدیث
مین یہ فرمائی ہے کہ مَا اَنَا عَلَیۡهِ وَ اَصۡحَابِیۡ جو کوئی میرے طریقے پر اور میرے صحاب کے طریقے پر ہوگا وہی آگ سے نجات
پاویگا حضرت کا طریقہ اتباع کتاب تہا سنت شارح کتاب ہے صحاب کا طریقہ اتباع کتاب و سنت تہا نہ تقلید آراء
رجال نہ تقلید قیل و قال اَوَیُذِیۡقَ بَعۡضَکُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ ابن عباس وغیرہ نے اسکے یہ معنے کہے ہین کہ بعض مسلط
ہون بعض پر ساتھ قتل و عذاب کے سو یہ اذاقہ باس ہمیشہ اس امت مین موجود رہا کرتا ہے اور قیامت تک رہیگا فانا للہ
اسکا سبب یہی تفریق تشیع ہے جب ایک دین مین کئی مذہب نکلے پہر ایک مذہب مین کئی شاخین ہو گئین تو آپسمین
مجادلہ مکابرہ مقاتلہ مقابلہ شروع ہوا ایک طائفہ نے دوسرے طائفہ کی تکفیر تبدیع تفسیق شروع کی آخر بات
سے نوبت لات کی آئی لاٹھی لونگا چلنے لگا ہتہیار اوٹہا ہر فرقے نے اپنے مذہب کی حمایت پکڑ با مذہبی حق و باطل
مین تمیز نہ کیا فقط حمیت جاہلیت تعصب و نفسانیت پر دار مدار دین و ملت کا آ ٹہیرا آپسمین خونریزی جو تی
پیزار ہوئی اللہ و رسول کا کہنا سامنے آیا سچ ہے اللہ سے زیادہ کون ہے کا سچا پورا ایکا ہے زید بن اسلم نے
کہا جب یہ آیت اوتری حضرت ؐ نے فرمایا لَا تَرۡجِعُوۡا بَعۡدِیۡ کُفَّارًا یَضۡرِبُ بَعۡضُکُمۡ رِقَابَ بَعۡضٍ یعنے بعد

کہین کافر ہو کر ایکدوسرے کی گردن مارنے نہ لگنا کہا ہم تو گواہی دیتے ہین اسبات کی کہ لا الٰہ الا اللہ و
انک رسول اللہ فرمایا ہان بعض نے کہا یہ ہرگز نہ ہوگا کہ بعض ہمارے بعض کو قتل کرین اور ہم مسلمان ہین اسپر آیت
انظر کیف نصرف الآیۃ یعنے ذرا دیکھہ تو کہ ہم نے ان نشانیون کو کسطرح واضح و روشن کر دکھایا ہے
کہ شاید وہ کچھہ سوچین سمجھین ف فتح البیان مین کہا ہے مراد ظلمات بر و بحر سے شدائد ہائل ہین جنسے
حواس باطل عقول مدہوش ہو جاتے ہین یا مراد ظلمت بر سے تاریکی شب و تاریکی بادل ہے کہ اوس سے خوف
شدید ہوتا ہے کیونکہ پھر راہ صواب نہین ملتی ظلمت بحر سے تیرگی شب تیرگی ابر تیرگی باد مخالف موجہاے ہائلہ ہے
کہ اوس سے خوف ہلاک کا ہوتا ہے مطلب یہ کہ وقت اجتماع ان اسباب خوفناک کے انسان رجوع نہین کرتا مگر طرف اللہ
کے کیونکہ کشف کرب و ازالہ شدائد کی قدرت اوسی کو ہے نہ کسی اور کو سو اللہ کو زاری و عاجزی سے ظاہر و مخفی
پکارنے لگتے ہین کہتے ہین کہ اگر ان ظلمات سے ہمکو نجات ملے تو ہم شکر بجا لائین گے یعنے اس نعمت کا کہ ان شدائد
سے خلاصی حاصل ہوئی سو یہ توبیخ ہے کہ اللہ ہی اونکو ان ظلمات و آفات سے بلکہ ہر کرب و مصیبت سے
نجات دیتا ہے لیکن وہ بعد اس نجات کے پھر شرک کرنے لگتے ہین کرب اوس غم شدید کو بولتے ہین جس
سے دم گھٹنے لگے جی گھبرا جاے اب دیکھو کہ وعدہ تو یہہ کیا تھا کہ شکر کرینگے کام یہ کیا کہ شرک کرنے لگے
اون شرکا کو پوجنے لگے جن کو نہ کچھہ طاقت نفع دینے کی ہے نہ ضرر دور کرنے کی نہ کسی بلا کے ٹال دینے کی نہ
کسی ابتلا سے رہائی بخشنے کی لاحول ولا قوۃ الا باللہ اسی لیے اللہ نے یہ فرمایا کہ تمہارے ان گنہون پر اگر ہم اوپر
نیچے سے عذاب اتارین یا تمکو فرقہ فرقہ کر ڈالین اور بعض کو بعض کی سختی کا مزہ چکھائین تو ہمکو یہ قدرت ہے یعنی
جسنے تمکو ان شدائد سے بچایا وہ یہ بھی کر سکتا ہے کہ پھر تمکو شدت و محنت و کرب مین ڈالدے تم کس خیال مین
پڑے ہو کس پر پھولے ہو اوپر سے عذاب مینہ بجلی سنگباری ہوا طوفان کا آ سکتا ہے نیچے سے خسف رجف
زلزلہ غرق ہو سکتا ہے تمکو مختلط الاہوا مختلف المذاہب متفرق الآرا متبائن المشارب کر سکتے ہین لفظ شیع
جمع ہے شیعہ کی بمعنے فرق جمع فرقہ ہر قوم کہ کسی ایک امر پر مجتمع ہو اسکو شیعہ کہتے ہین لغۃ مراد اشیاع سے اتباع و انصار و
اعوان ہوتے ہین اب یہ نام ایک فرقہ خاص پر بولا جاتا ہے جو آپکو دوستدار علی مرتضے و اہل بیت اطہار کہتے ہین اگرچہ
اس دعوے مین جھوٹے ہین اشارۃ النص سے مذمت شیعہ کی اس جگہہ نکلتی ہے مجاہد نے کہا مراد اہوا متفرقہ ہین
یعنے وہ فتن و اختلافات جو امتیین مین بعض انکے بعض کو قتل یا قید یا غارت کرتے ہین ابن زید نے کہا
ھو الذی فیہ الناس الیوم من الاختلاف والاھواء وسفک بعضہم دماء بعض سبحان اللہ جب

ابن زید اپنے زمانے کو مصداق اس آیت کا بتاوین تو ہمارے زمانے کا کیا ذکر ہے اسوقت کے لوگ تو گویا
سمے حقیقی اس آیت شریف کے ہین اللّٰھم غفراً جو فتن و اختلاف مذاہب اس عہد قیامت مہد مین
فی الحال موجود ہین کسی سچے پاک مسلمان پر مخفی نہین طوائف خوارج نواصب روافض وغیرہم کو جانے دو اب تو
یہان اپنے گہر ہی مین خانہ جنگی و دہینگا مشتی رہتی ہے مقلدین متبعین کی تکفیر کرتے ہین جہلا ائمہ دین پر طاعن
ہین مجتہدین کو برا کہنے لگتے ہین قرب قیامت کی وجہ سے ایسے آیات کا پیش آنا کچہہ دور نہین ہے ؎

اوسکے کوچے مین بحر شور قیامت کا ذکر   شیخ یان ایسے تو ہنگامے رہا کرتے ہین

اللہ پاک ہم غربا پر اپنا رحم و کرم و فضل فرماوے ہمکو بدگوئی ائمہ مجتہدین تکفیر مسلمین تحقیر متبعین تکریم مبتدعین
صحبت محدثین انکار محدثین سے بچاوے اصحابہ و تابعین و تبع تابعین سلف صالحین طریقہ خلفاے
راشدین سیرت الرسنت مطہرہ پر قائم و دائم رکہے اللّٰھم آمین سواے گروہ اہل سنت جماعت اصحاب حدیث کے
جتنے فرقے ملت اسلام مین حادث ہو کر مٹ گئے یا موجود ہین یا آئندہ وجود مین آوین وہ سب شیعہ شنیعہ مین باوجود
اختلاف اجناس و انواع کے اور سب مذموم ہین موجب آیت باب کے اور مصداق ہین اس کریمہ شریفہ کے اللہ پاک نے
یہ تصریف آیات اسلیے کی کہ شاید یہ لوگ حقیقت حال کو سمجہا عود طرف امر حق کے کرین لفظ یفقہون سے ثابت
ہوا کہ اصل فقہ یہہ ہے کہ حق و باطل مین امتیاز حاصل ہو نہ یہ کہ رائی و اجتہاد کو نص کتاب عزیز و دلیل سنت مستطاب
پر ترجیح دیجاوے اس لیے کہ اسی صنیع سو کی بدولت یہ تشیع پیدا ہوا ہے جسے ہم تم سب لوگ دیکھ رہے ہین اگر
رائی و ہوا نہ ہوتی تو یہ اختلاف دین مین کا ہیکو پڑتا اللہ ایک ہے قرآن ایک سنت ایک رسول ایک سیرت
سلف ایک پہر ادہر اودہر مارے مارے پہرنا بجز اسکے کہ مستحق عذاب الٰہی بنا ہے اور کیا کہا جاوے ؎

کسانے کہ زین راہ برگشتہ اند   برفتند و بسیار سرگشتہ اند

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا

رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ

الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ

لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اسکو جہوٹ بتایا تیری قوم نے اور یہ تحقیق ہے تو کہہ مین نہین تمپر داروغہ
ہر چیز کا ایک وقت ٹہیر رہا ہے اور آگے جان لوگے جب تو دیکہے وہ لوگ کہ بکتے ہین ہماری آیتون
مین تو انسے کنارہ کر جب تک کہ بکنے لگین کسی اور بات مین اور کبہی بہلاوے تجہکو شیطان تو نہ بیٹہہ بعد

نصیحت کے بے انصاف قوم کے ساتھہ پرہیزگارونپر نہین کچھہ اونکا حساب لکن نصیحت کرنی ہے شاید
وہ ڈرین **ف** یعنے جب جاہل پر عیب پکڑین تو اُس مجلس سے سرک جاوے اور اگر یہ خطرہ ہو کہ باتون مین
مشغول ہوکر سرکنا بہول جاوے تو سوائے نصیحت کے وقت کے اونمین بیٹھنا ہی موقوف کرے نہ بیٹھے تو تجھے
اوپر گناہ نہین اونکے گمراہ رہنے کا لیکن نصیحت کرنا بہتر ہے کہ شاید اونکو ڈر ہو تو ناصح ثواب پاوے
اللہ تعالے نے اس آیت مین یہ فرمایا کہ تیری قوم قریش مکذب قرآن ہے حالانکہ اس حق کے سوا کوئی حق
نہین ہے تو کچھہ انپر گماشتہ نہین کقولہ تعالے وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ
یعنے مجھپر بلاغ تمپر سمع وطاعت ہے جو میری پیروی کرے گا وہ دنیا و آخرت مین سعید ہے جو خلاف کریگا
وہ یہان وہان دونو جگہہ شقی ہے ابن عباس وغیرہ نے کہا ہر خبر کے لیے ایک حقیقت ہے یعنے وقوع گو بعد
ایک زمانے کے کیون نہو کما قال وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ وقال لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ یہ ایک بڑی تہدید سخت
وعید ہے اسی لیے بعد اسکے یون فرمایا ہے کہ اب تم جلد معلوم کرلوگے پہر یہ حکم دیا کہ جو لوگ قرآن پاک سے استہزا
سخریہ کرتے ہین ہماری آیتون کو جہٹلاتے ہین انسے اعراض کر تا کہ وہ اور ہی باتون مین لگین خطاب تو حضرت کو ہے
مگر مراد ہر فرد فرد آحاد امت سے ہے کہ پاس ان مکذبین محرفین آیات کے نہ بیٹھے اگر بہولے بہٹکے بیٹھہ گیا ہے تو
اب بعد نصیحت کے ہرگز نشست نکرے حدیث مین آیا ہے مرفوع ہے میری امت سے خطا ونسیان اور جسپر
اوسکا اکراہ کیا گیا ہے ابو مالک و سعید بن جبیر نے کہا اگر شیطان نے بہلا دیا تو پہر جس وقت یاد آوے انکے
پاس نہ بیٹھے یہی قول مقاتل بن حیان کا ہی ہے آیت شریف وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ
آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ
الآیۃ مین طرف اسی آیت باب کے اشارہ ہے یعنی جب تم پاس اونکے بیٹھے اور تم نے انکی بات کو مقرر رکھا تو
تم اور وہ دونو اس بات مین برابر ہوے بڑی خالص آیات خدا مین یہی متکلمین و مقلدین ہین ہر مسلمان متبع پر
واجب ہے کہ ایسے مبتدعین کی صحبت سے بچے اگر اتفاقا پہنس جاوے تو جان چہڑا کر بہاگے ؎

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست   کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

پہر فرمایا متقی پر کچھہ حساب اونکا نہین یعنی جب پاس اونکے نہ بیٹھا تو اونکے گناہ سے بچ گیا اب وہ جانین
اور انکا کام اسکے ذمے انکے اعمال کا کچھہ محاسبہ نہین یہی قول ہے سعید بن جبیر کا اسکے ما علیک ان
یخوضوا اذا اجتنبتہم واعرضت عنہم فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ تیری قوم نے قرآن کو یا

وعید کو جو ان آیتون مین ہے یا خود تجھکو جھٹلایا پہلا قول بعید ہے حالانکہ یہ کتاب سچ مچ اللہ نے اتاری
ہے تو کچھ اونپر موکل نہین او نکو جلد دنیا مین یا آخرت مین یا دونون جگہہ معلوم ہو جاوے گا کہ یہی حق ہے
اسلیے کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے سدی نے کہا دن بدر کے دیکھ لیا کہ اللہ کا وعدہ سچا تھا اللہ
نے اُن مجلسون کی نشست سے منع کیا جہان اللہ کے کلام کی اہانت ہوتی ہے یہانتک کہ وہ اس خوض
و گفتگو سے باز آکر اور ہی باتون مین لگین یہ آیت ایک موعظۂ عظیم ہے واسطے اُن لوگون کے جو مجالس مبتدعین
مین جاکر بیٹھتے اوٹھتے ہین جہان کتاب و سنت سے تلاعب کیا جاتا ہے آیات واحادیث کے معنے موافق
اپنے آرا و اہوا مضلہ و تقلیدات و بدعات فاسدہ کے تراشے جاتے ہین قرآن و حدیث کی تحریف
کی جاتی ہے فقہ متبعین سنت پر ہنسی ٹھٹھا ہوتا ہے سو جبکہ ایسی مجلسون مین جانے والا اہل مجالس پر انکار نہ
کر سکے یا تغییر منکر اوس سے نہ ہو سکے تو اقل احوال یہ ہے کہ ان مجالس کو ترک کر دے یہ تو کچھ اسپر مشکل امر نہیں ہے
کیونکہ اسکے وہان جانے اور بیٹھنے سے عوام کو شبہ ہوگا یہ شبہہ مجرد سماع منکر سے مفسدے مین زیادہ
ہے ہم نے اس قسم کے بہت سے مجالس ملعونہ دیکھے سنے ہین نصرت حق دفع باطل مین کوشش کی ہے
جہانتک طاقت پہونچی دستگاہ ہوئی جو شخص اس شریعت مطہرہ سے بخوبی واقف ہے وہ اس بات
کو جانتا ہے کہ جو مفاسد مجالست اہل بدع مضلہ مین ہین وہ مجالست اہل معاصی سے کہین بڑہکر ہین خصوصًا
جسکا قدم علم کتاب و سنت مین راسخ نہین ہے اسپر اکثر کذبات و ہذیانات ان لوگون کے چل جاتے
ہین دل مین ایسی بات جم جاتی ہے کہ پہر اسکی علاج مشکل پڑ جاتی ہے اس اباطیل و اطلات انکے منکرات کو حق
سمجہکر مدت العمر اوسپر عمل کرتا ہے حالانکہ بطلان اسکا اوضح تر ہے ابن عباس نے کہا اللہ نے مومنون کو حکم
دیا ہے کہ جماعت کو اختیار کرین اختلاف سے منع کیا ہے یہ خبر دی ہے کہ اگلے لوگ جو ہلاک ہوئے اسی
جھگڑے قصے خصومت دین سے ہوئے محمد بن علی نے کہا اصحاب اہوا وہی لوگ ہین جو خوض کرتے ہین اللہ کی
آیتون مین ابو جعفر نے کہا یہی لوگ اہل خصومات ہین مقاتل نے کہا مکے کے مشرک جب اصحاب حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن سنتے خوض و استہزا کرتے مسلمانون نے کہا ہمکو اونکے پاس بیٹھنا نہ چاہیے کہین
ایسا نہ ہو کہ ہم انکی بات سنکر بہک جاوین سدی کا یہ کہنا کہ یہ آیت منسوخ ہے آیت سیف سے صحیح نہین ہان
اگر شیطان بہلا کر بٹھا رکھے تو یاد آتے ہی وہان سے اُٹھ کھڑا ہو اُن ظالمون کے پاس نہ بیٹھے
ابن سیرین کہتے تھے کہ یہ آیت حق مین اہل ہوا کے اتری ہے یعنی مبتدعین کے یہ آیت ظاہر مین

خطاب ہے حضرت کو مگر مراد تعریض امت ہے اسلیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منزہ ہین بہلانے سے شیطان کے کسی نے کہا اس کی کچھہ وجہ نہین نسیان حضرت ۴ پر جائز ہے جس طرح احادیث صحیحہ مین آیا ہے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ عرب کی مثل ہے کہ انسان محل نسیان ہے اہل تقوے پر کفار کے اعمال کا حساب نہین یا رخصت ہی متقیون کو مجالست کفار کی وقت اضطرار کے مگر یہ رخصت ابتداے اسلام مین تہی جو کہ وقت بچاؤ کا تہا ایک قوم شراب پر بیٹہی اونمین ایک آدمی روزہ دار تہا عمر بن عبد العزیز نے اسکو مارا کہا لَا تَقْعُدُ مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ بعض نے کہا مجالست اونکی جائز ہے بشرط وعظ ونہی عن المنکر کے اسی لیے اللہ نے کہا ہے لیکن یہ نصیحت ہے یعنی واسطے کفار کے موعظت وبیان کے شاید وہ اللہ پاک سے ڈرین وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَذَکِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا کَسَبَتْ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ کُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا کَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ۞ ع ۸ ۱۴ اور چہوڑ دے اونکو جنہون نے ٹہیرایا اپنا دین کہیل اور تماشا اور بہکے دنیا کی زندگانی پر اور اس سے نصیحت دے اونکو کہ گرفتار نہو جاوے کوئی اپنے کیے مین کہ نہین اسکو اللہ کے سوا حمایتی نہ سفارشی اور اگر بدلا دے سارے بدلے قبول نہون اوس سے وہی ہین جو گرفتار ہوے اپنے کیے مین اونکو پینا ہے گرم پانی اور مار ہے دکہہ والی بدلا کفر کرنے کا ف چہوڑ دے یعنی صحبت نہ رکہہ اون سے مگر نصیحت کر دے کہ کوئی بے خبر نہ پکڑا جاوے انتہے اللہ پاک نے اس آیت پاک مین یہ حکم دیا ہے کہ جنکا دین یہی لہو ولعب ٹہیرا ہے اون سے اعراض کر تہوڑا سا اونکو چہوڑ رکہہ وہ عذاب عظیم کیطرف جانیوالے ہین اسی لیے یہ کہا کہ لوگون کو اس قرآن سے وعظ سنا اور اللہ کی نقمت وعذاب سے ڈرا ابن عباس ومجاہد وعکرمہ وحسن وسدی نے کہا تُبْسَلَ بمعنے تُسْلَمَ ہے یا بمعنے تُفْضَحَ قتادہ نے کہا بمعنی تُحْبَسَ ابن زید نے کہا بمعنے تُؤَاخَذَ کلبی نے کہا بمعنے تُجْزٰی یہ سب عبارات قریب یکدیگر ہین حاصل یہ کہ سپرد ہلاکت ہون خیر سے محبوس درک مطلوب سے مرتہن رہین کقولہ کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ پہر فرمایا کہ کوئی اسکا قریب وشفیع نہوگا کقولہ سبحانہ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْکٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اگرچہ ہے کہ جہان عوض مین دے تب بہی قبول نہوگا کقولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اسیطرح اسجگہ فرمایا کہ جو گرفتار ہوے اپنے کیے مین اونکے لیے حمیم وعذاب الیم ہے فتح البیان کا

بیان سنو اللہ نے کہا جن لوگون نے اپنا دین جسپر اونکو عمل کرنا وجب تہا چہوڑ کر اوسکے ساتہہ ٹہٹہا اختیار کیا ہے تو اونکو چہوڑ دے اگرچہ تجہکو حکم ہے کہ اونکو حجت پہونچا دے کسی نے کہا یہ آیت منسوخ ہے آیہ قتال سے یا یہ معنے ہین کہ جس دین پر وہ ہین اوسکو اونہون نے لہو ولعب مقرر کیا ہے جس طرح جانورون کے ساتہ جہالات وضلالات کرتے تہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا یا مراد دین سے اسجگہہ عید ہے یعنی اپنی عید لہو ولعب مقرر کی ہے قتادہ نے کہا یعنی کہانا پینا خمر ورقص وسرود مین دن بسر کرنا بیضاوی نے کہا یعنی بنیاد اپنے دین کی تشہی پر رکہی ہے ایسی شئے کو دیانت ٹہرایا ہے جس کا کوئی نفع یہان اور وہان نہین ہے جیسے بت پرستی تحریم سوائب وبحائر ایک معنی یہ بہی ہو سکتے ہین کہ لہو ولعب ہی کو اپنا دین ٹہرایا ہے یعنی جس طرح دین کے کام مین مصروف رہنا چاہیے اسی طرح کہیل تماشے مین رہتے ہین یہی انکی عبادت ودیانت ہے اللہ نے کہا تو اونسے کچہہ کام نہ رکہہ کچہہ پروا اونکے اقوال وافعال کی نکر مجاہد نے کہا یہ مثل اس آیت کے ہے ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا یعنے یہ امر بطور تہدید ہے اس بنیاد پر آیت محکم ہے نہ منسوخ یہ دین کا لہو ولعب ٹہیرانا اسلیے ہے کہ زندگی دنیا نے اونکو فریب دے رکہا ہے آخرت کے معتقد نہین ہین اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ اگر آخرت کا یقین ہوتا ضرور ہے کہ وہان کے احوال واہوال کا ڈر بہی ہوتا یقین کامل نہین ہے جبتک کہیل تماشے مین بیباکی حتی وحیالا کی ہے زرے منہ سے یہ کہدینا کہ ہان ہم آخرت پر یقین رکہتے ہین کچہہ فائدہ بخش نہین ہے جب تک کہ آخرت کے ڈر سے حتی الامکان لہو ولعب وغیرہ سے نہ بچے آخر اوسکی تصدیق کیا کہ آخرت کا یقین ہے قیامت پر ایمان ہے کیا فقط منہہ سے کلمہ لیا بدون عمل کے مومن کامل بنا دیتا ہے باز پرس آخرت سے بچا لیتا ہے گو دین کو لہو ولعب ٹہیرا لیا ہو اسلام سے ٹہٹہا او مسخراپن ہوتا ہو کوئی نہین ہر نفس اپنے کیے مین گرفتار ہے نہ کوئی اسکا شفیع ہے نہ مددگار ہے بلکہ اگر وہ خود کتنا ہی بدلا دیا چاہے تو بہی قبول نہین وہی گرم پانی پینا وہی دکہہ کی مار کہانا ہے حمیم کہتے ہین کہولتے ہوئے پانی کو ومثلہ قولہ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ یہ وہ پانی ہوگا جو انتڑیون کو گلا کر نکالدیگا اسوقت حقیقت اس کہیل تماشے کی کہل جاویگی بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ سے معلوم ہوا کہ تلہی وتلعب ساتہہ دین کے کفر ہے

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

الثلثہ

وهو الذي خلق السموت والارض بالحق ط ويوم يقول كن فيكون ۰ قوله الحق ط وله الملك يوم

ينفخ في الصور ط علم الغيب والشهادة ط وهو الحكيم الخبير ۰ تو کہہ کیا ہم پکارین اللہ کے سوا جو نہ بہلا
کرے ہمارا نہ برا اور پہر جاوین اُلٹے پاؤن جب اللہ ہمکو راہ دے چکا جیسے ایک شخص کو بہلا دیا جنون نے
جنگل مین بہکتا اوسکے رفیق پکارتے ہین راہ کیطرف کہ آ ہمارے پاس تو کہہ اللہ نے راہ بتائی سو وہی راہ
ہے اور ہمکو حکم ہوا ہے کہ تابع رہین جہان کے صاحب کے اور یہ کہ کہڑی رکہو تم نماز اور اس سے ڈرتے رہو وہی ہے
جسکے پاس اکٹہے ہوگے اور وہی ہے جسنے ٹہیک بنائے آسمان اور زمین اور جسدن کہیگا ہو تو ہو جاویگا یعنے حشر
اسکی بات سچ ہے اور اُسی کی سلطنت ہے جسدن پہونکا جاوے صور چہپا اور کہلا جاننے والا وہی ہے
تدبیر والا خبردار ف اوپر جو فرمایا کہ مسلمان چاہے کافرون سے کہے کہ ہم دیوانے کیطرح بہکتے نہین اُسپر
آگے قصہ فرمایا حضرت ابراہیم ؑ کا کہ جب اپنے نزدیک معبود برحق پالیا پہر قوم کے بہکائے نہ بہکے انتہے
سدی نے کہا مشرک لوگ مسلمانون سے کہتے تہے ہمارے دین کی پیروی کرو دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم کو چہوڑ دو اوسپر اللہ نے یہ آیت بہیجی کہ کیا ہم بعد ہدایت کے پہر کفر مین آوین تو ہماری وہی مثل ہو
جسکو شیاطین نے زمین مین بہکا دیا ہو اوسکے ساتہی اُسکو بلائین کہ تو ادہر راہ پر آ وہ کہے مین نہین آتا یہی
مثال اُس شخص کی ہے کہ جسنے حضرت کو پہچان کر پہر اونکی پیروی نہ کی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داعی ہین طرف
طریق کے طریق اسلام ہے اسلام دین حق ہے ابن عباس نے کہا یہ ایک کہاوت ہے جو اللہ نے بیان کی
واسطے آلہہ اور اُس شخص کے جو طرف اُن آلہہ باطل کے بلاتا ہے اور واسطے اونکی جو طرف خدا کے پکارتے
ہین جیسے ایک آدمی حیران ہو کر رستہ بہول گیا ہو اوسکو کوئی پکارے کہ اے فلان بن فلان ادہر راہ پر
آجا اور اسکے یار کہین اے فلان رستے پر آ سو اگر وہ اس داعی اول کے کہنے پر گیا تو وہ اُسکو ہلاکت کی راہ
مین لیجا کر ڈالدے گا اور اگر اوسکا کہنا مانا جو طرف ہدایت کے بلاتا ہے تو رستے پر لگ گیا یہ بلانے والا
جنگل مین ایک غول ہے منجملہ غیلان کے یعنی مثال اُس شخص کی جو ان خداؤن کو پوجتا ہے سوا اللہ کے
ایسی ہے کہ وہ سمجہتا ہے کہ مین کچہہ کرتا ہون جب مرتا ہے تو ندامت وہلاکت سامنے آتی ہے مراد شیاطین
سے اس جگہہ غیلان ہے جو اُسکو باپ دادے کا نام لیکر بلاتے ہین وہ اونکے پیچہے لگتا ہے جانتا ہے
کہ مین ایک کام مین ہون وہ اوسکو ہلاکت مین ڈالدیتے ہین بلکہ کبہی کہا لیتے ہین یا گم شدہ راہ مین پہینکدیتے
ہین وہ اوس مین مارے پیاس کے ہلاک ہو جاتا ہے یہ مثل ہے اُسکی جسنے کہا مانا آلہہ کا سوا اللہ کے

مجاہد نے کہا ایک مرد حیران ہے اوسکے رفیق اسکو طرف راہ کے بلاتے ہین یہ مثل ہے اوس کی جو بعد
ہدایت کے گمراہ ہوگیا ابن عباس نے کہا یہ وہ شخص ہے جو ہدایت کو قبول نہین کرتا مطیع شیطان عامل
عصیان ہے حق سے کنارہ گیر ہوا اوسکے ساتھی جدہر اوسکو بلاتے ہین گمان کرتا ہے کہ وہی ہدایت ہے
اسدن لوگون سے کہتا ہے کہ ہدیت اللہ کی ہدایت ہے گمراہی وہ ہے جدہر جن بلاتے ہین ابن جریر
نے کہا یہ آیت مقتضی اسکو ہے کہ اوسکے اصحاب اسکو طرف ضلال کے بلاتے ہین اور زعم کرتے ہین کہ
وہ ہدایت ہے پہر کہا کہ یہ خلاف ظاہر آیت ہے اسلیے کہ اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ اسکو طرف
ہدایت کے بلاتے ہین تو پہر ضلال ہونا جائز نہین کیونکہ اللہ نے کہا کہ وہ ہدایت ہے ابن کثیر کہتے
ہین هُوَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ اسلیے کہ سیاق مقتضی اس بات کو ہے کہ اوسکے لیے حالت حیرت وضلال و
جہل راہ مین کچہہ اصحاب ہین جو راہ پر چلتے ہین وہ اسکو اپنی طرف پکارتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے ساتھ
طریقہ مثلی پر چل تقدیر کلام یہ ہے کہ وہ انکا کہنا نہین مانتا اور انکی طرف التفات نہین کرتا اللہ اگر چاہتا تو
اسکو ہدایت کرتا راہ پر لگا دیتا اسی لیے یون فرمایا ہے کہ تو کہدے کہ ہدایت اللہ کی ہدایت ہے کما قال وَمَنْ
يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ وقال إِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نّٰصِرِيْنَ ۝
یہ جو فرمایا کہ ہم کو حکم ہے کہ ہم منقاد ہون رب العلمین کے یعنی اخلاص عبادت کرین واسطے اللہ وحدہ لا شریک لہ کے
اور نماز پڑہین اور ہر حال مین اللہ سے ڈرتے رہین قیامت کے دن اللہ کے پاس جمع ہونا ہے اوسی نے
آسمان وزمین کو عدل سے بنایا ہے وہی انکا خالق ومالک ومدبر ہے قیامت کو کہیگا کہ ہو جا وہ ہو جاویگی ایک
پلک مارنے مین بلکہ اس سے بہی کم مین قیامت قائم ہو جاویگی یا یہ مطلب کہ جسدن کہیگا ڈرو جو ایک کن کہنے سے
موجود ہو جاویگا یا یہ مراد کہ پیدا کیا اوسنے وہ دن جسدن کہ کن کہیگا اسمین ذکر ہے بدر واعادہ خلق
کا یہی مناسب ہے اسیکا ملک ہے جس دن کہ صور مین پہونکا جاویگا کقوله لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ وكقوله
الْمُلْكُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا یہی اشبہ ہے مفسرین نے کہا مراد صور سے
اسجگہہ جمع صورت ہے یعنی اسدن صورتون مین نفخ کرینگے وہ زندہ ہو جاوینگی جسطرح سور بلد بولتے ہین
یہ قول ابن جریر کا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ مراد صور سے وہ قرن ہے جسمین اسرافیل علیہ السلام پہونکین
گے ابن جریر نے کہا صواب نزدیک ہمارے وہ بات ہے جو حدیثون مین آئی ہے کہ اسرافیل صور کو منہ مین
لیے ماتہا جہکائے ہوئے منتظر ہین کہ کب حکم ہو کہ اوسکو پہونکین ابن عمر نے کہا ایک اعرابی نے حضرت سے

پوچھا صور کیا ہے فرمایا قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ یعنے ایک نرسنگا ہے جسمین پھونکا جاویگا رواہ احمد اس حدیث کو
طبرانی نے بھی بطولہ ذکر کیا ہے پھر اسکو نہایت غریب کہا ہے بعض الفاظ کے شواہد احادیث متفرقہ مین آئے
ہین بعض الفاظ مین نکارت ہے اسمعیل بن رافع قاضی مدینہ مین ائمہ کا اختلاف ہے کسی نے ثقہ کہا کسی نے
ضعیف بتایا احمد وابو حاتم رازی نے نص کی ہے نکارت پر اس حدیث کی بعض نے کہا اسکی سند مین متروک ہے
ابن عدی نے کہا اَحَادِیْثُهٗ کُلُّهَا فِیْهَا نَظَرٌ فتح البیان مین ہے یہ استفہام کہ کیا مین اسکو پکارون جو نافع وضار
نہین بطور توبیخ ہے یہ پکارنا رجوع کرنا ہے طرف ضلالت کے بعد حصول ہدایت کے مراد ہدایت سے اسلام
وتوحید ہے میری وہ مثل ہوگی کہ ایک شخص کو شیاطین اوٹھا لیجا کر کسی زمین مین ڈالدین بعد اس کے کہ وہ دنیا ن
آدمیون کے تہا وہ حیران سراسیمہ رہجاوے کچھہ نہ سمجھے کہ کیا کرون کدہر جاؤن اوسکے ہمراہی کہین ہمارے
پاس آ وہ اونکو کچھہ جواب نہ دے نہ انکی راہ چلے متحیر ہو کر رہجاوے سو اصل ہدایت وہی ہے جو اللہ نے بتائی
اسکے سوا جو کچھہ ہے وہ باطل ہے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ جسدن آسمان و زمین
سے کہیگا کہ ہوجا وہ اُسی دم ہوجاوے گا یعنے قیامت قائم ہوجاویگی اللہ کی بات سچی ہے دن نفخ صور کے
اللہ ہی کی پادشاہی ہے اگرچہ ہر وقت وہ پادشاہ دنیا وآخرت ہے مگر اُس دن کوئی منازع نہ ہوگا اسلیئے خاص کر
نام قیامت کا لیا ایک بار نفخ صور واسطے فنا کے ہوگا دوسری بار واسطے انشار کے جوہری نے کہا صور
کہتے ہین قرن مستطیل کو اُسکے اندر روحین ہونگی جتنی روحین اوستنے چہید جب اُسمین پھونکین گے ہر روح ایک سوراخ
سے باہر نکلے گی اپنے بدن مین جا ملیگی وہ زندہ ہوجاویگا مجاہد نے کہا صور کی ہیئت مثل بوق کے ہے
حسن ومقاتل نے صور کو جمع صورت کہا ہے مگر ابو عبیدہ کہتے ہین کہ اگرچہ یہ بات محتمل ہے لیکن کتاب وسنت
اسکو رد کرتی ہے قال تعالے ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی اہلسنت کا اجماع ہے اسپر کہ صور ایک قرن منفوخ فیہ ہے
حدیث صحیح مین ابن عمرؓ سے مرفوعًا آیا ہے سُئِلَ النَّبِیُّ عَنِ الصُّوْرِ فَقَالَ قَرْنٌ یُّنْفَخُ فِیْهِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَحَسَّنَهٗ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَهٗ وَالْبَیْهَقِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَ

اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّیْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ
اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ
فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ

إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ ۝ جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر کو تو کیا پکڑتا ہے مورتون کو خدا مین دیکھتا ہون تو اور تیری قوم
صریح بہکے ہو اور اسطرح ہم دکہانے لگے ابراہیم کو سلطنت آسمان و زمین کی اور تا اسکو یقین آوے پہر جب اندہیری
آئی اوسپر رات دیکھا ایک تارا بولا یہ ہے رب میرا پہر جب وہ غائب ہوا بولا مجہکو خوش نہین آتے چہپ جانیوالے
پہر جب دیکھا چاند چمکتا بولا یہ ہے رب میرا پہر جب وہ غائب ہوا بولا اگر نہ راہ دے مجہکو رب میرا تو بیشک مین ہون
بہکتے لوگون مین پہر جب دیکھا سورج جہلکتا بولا یہ ہے رب میرا یہ بڑا پہر جب وہ غائب ہوا بولا اے قوم مین بیزار
ہون اونسے جنکو تم شریک کرتے ہو مینے اپنا منہ کیا اسکی طرف جسنے بنائے آسمان و زمین ایک طرف کا ہوکر
اور مین نہین شریک کرنیوالا ف اللہ کے کلام مین تا کے ساتھ اور آتا ہے یعنی اللہ کو ہر کام خود بہی مقصود ہے
اور واسطے دوسرے کے بہی مقصود ہے یہ نہین کہ وہ واسطہ بغیر کام نہ کر سکے مثلا بندہ تخم ڈالے بغیر درخت ہونیکے اس
بغیر درخت نہین ہو سکتا اللہ کو اس بغیر بہی ہو سکتا ہے لیکن درخت بہی مقصود ہے اور اسطرح اگانا بہی مقصود ہے
یہی معنے ہین کہ اللہ کے فعل مین غرض نہین انتہی ف حضرت ابراہیم ؑ لڑکے تہے قوم کو دیکھا کہ خالق آسمان و
زمین کا اللہ کو کہتے ہین اور اپنی حاجت و مراد کے واسطے کوئی مورتین پوجتا ہے کوئی تارا چاند سورج جانا
کہ مین بہی ایک کو اپنا رب ٹہیرا کہون مورتون سے اول ہی ناخوش ہوئے پہر کوئی تارا ٹہیرایا پہر وہ غائب ہوا تو
جانا کہ یہ ایک حال پر نہین کوئی اور ہے پہر حاکم آپ مستقل ہوتا تو اعلے حال سے اونتے حال پر نہ آتا پہر چاند
سورج مین بہی عیب پایا سب کو چہوڑ کر اُسی ایک کو پکڑا جسکو سب مانتے ہین کہ سب سے بڑا ہے اور عقل صحیح
چاہیے کہ جب ایک کو مانا اُس سے کونسا کام نہین ہو سکتا کہ دوسرا درکار ہوا انتہی ابن عباس نے کہا ابراہیم ؑ کے
باپ کا نام آزر نہ تہا تارخ تہا دوسرا لفظ یہ ہے کہ آزر سے مراد صنم ہے یعنے بت ان کا نام شلی تہا بی بی کا
نام سارہ تہا اسمعیل کی مان ہاجر کنیز ابراہیم تہین بہت سی علماء نسب نے یہی بیان کیا ہے کہ باپ کا نام تارخ
تہا مجاہد و سدی نے کہا آزر نام ہے صنم کا ابن کثیر نے کہا شاید بسبب کثرت خدمت اس صنم کے انکو بہی آزر
کہنے لگے ہون واللہ اعلم بعض نے کہا آزر انکی زبان مین گالی و عیب ہے بمعنی کج لیکن ابن جریر نے نام قائل اس
قول کا نہین لیا معتمر بن سلیمان نے کہا میرے باپ کہتے تہے کہ مجہکو یہ بات پہونچی ہے کہ آزر بمعنے اعوج ہے
یہ ایک سخت کلمہ ہے جو ابراہیم علیہ السلام نے کہا پہر ابن جریر نے کہا صواب یہ ہے کہ نام انکے باپ کا آزر تہا پہر
قول نسابین کا جواب دیا ہے کہ شاید انکے دو نام ہون ایک آزر دوسرا تارخ جس طرح اکثر لوگون کے

دو نام ہوتے ہین یا ایک نام ہو دوسرا لقب ابن کثیر کہتے ہین یہ جو مینے کہا جید قوی ہے واللہ اعلم آزر
عجمی نام ہے غیر منصرف اور اگر نعت کہین تو بہی منصرف نہوگا جیسے احمر اسود بہرحال ابراہیم علیہ السلام نے
اپنے باپ کو وعظ کیا بمقدمہ عبادت اصنام کے اور زجر و نہی کے بت پرستی سے لیکن وہ باز نہ آئے ابراہیم
نے کہا دیکھتا ہون کہ تم اور تمہاری قوم کہلی گمراہی مین ہو تمکو رستہ ہدایت کا نہین ملتا ہے جس بلا مین تم سب گرفتار
ہو ہر عقل سلیم والا جانتا ہے کہ وہ بالکل حیرت و ضلال و جہل واضح ہے قال تعالے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا يَا أَبَتِ
إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ
كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا قَالَ أَرَاغِبٌ
أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ
رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي
شَقِيًّا غرضکہ جب تک باپ جیتے رہے ابراہیم علیہ السلام اونکے لیے دعا کرتے رہے جب شرک پر مر گئے اور
ابراہیم پر یہ بات کہل گئی کہ مشرک مرے ہین تو استغفار کرنا چہوڑ دیا اور بیزاری ظاہر کی کما قال تعالے و
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ
لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ ابراہیم دن قیامت کو اپنے باپ سے ملینگے
وہ کہیگا اے بیٹے اب مین تیری نافرمانی نہ کرونگا ابراہیم کہینگے اے رب کیا تو نے مجہسے وعدہ نہین کیا ہے کہ
تو مجہکو دن بعث کے رسوا نکرے گا اس سے بڑہکر کیا رسوائی ہوگی کہ میرا باپ ابعد ہے اوسوقت ابراہیم سے
کہا جاوے گا ذرا پس پشت تو دیکہو ایک کفتار آلودہ گرد ہوگا اوسکے پاؤن پکڑ کر آگ مین ڈالدینگے پہر اللہ
نے کہا اسیطرح ہم نے ابراہیم کو سلطنت آسمان کی بتائی یعنے وجہ دلالت ظاہر کی جس سے خلق ارض و سما
مین نظر کرے اللہ کی وحدانیت اوسکے ملک و خلق مین معلوم کی اور سمجہہ لیا کہ سوا اوسکے کوئی معبود و رب
نہین ہے کقولہ أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وقال تعالی أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا
مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ مجاہد و عطا و سدی وغیرہم نے کہا ہے مگر لفظ مجاہد کا ہے
کہ ابراہیم کے لیے آسمان کہولدیے گئے جو کچہہ اونمین تہا وہ سب دیکہا نظر عرش تک پہونچی ساتون زمینین کشادہ

کردی گئین جو کچھہ اونمین تہا وہ سب دیکہا لوگون کو گناہ کرتے دیکہا اونپر بد دعا کرنے لگے اللہ نے کہا مجہکو اپنے بندونپر تجہسے زیادہ رحم ہے شاید وہ توبہ کرین رجوع لائین ابن مردویہ نے اس باب مین دو حدیثین مرفوع معاذ و علی سے ذکر کین ہین مگر اسناد ان دونو کی صحیح نہین ابن عباس نے کہا اللہ نے ابراہیم سے کوئی شے اعمال خلائق سے مخفی نہین رکہی وہ گنہگارونپر لعنت کرنے لگے اللہ نے کہا تم سے نبنیگا اونکو ویسا ہی کردیا جیسے پہلے تہے سو یہ کشف یا تو بصر سے تہا کہ آنکھہ سے عیانًا دیکہا یا بصیرت سے تہا کہ دل سے نگاہ کی خوب ہی تحقیق و معرفت حاصل کرلی جو حکمتین باہرہ دلالات قاطعہ تہے وہ سب معلوم کرلیے حدیث معاذ بن جبل مین بذیل ذکر خواب مرفوعًا آیا ہے اَتَانِی رَبِّی فِی اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی فَقُلْتُ لَا اَدْرِیْ یَا رَبِّ فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِہٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ ذٰلِکَ الْحَدِیْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ یعنے آیا پاس میرے رب میرا بہت اچہی صورت مین کہا اے محمد یہ ملأ اعلے کس بات مین جہگڑتے ہین مینے کہا مین نہین جانتا اے رب اپنا ہاتہہ میرے کندہون کے بیچ مین رکہدیا مینے اونگلیون کی ٹہنڈک درمیان دونو پستانون اپنے کے پائی ہر شے مجہپر کہل گئی مینے سب کچہہ پہچان لیا یہ حدیث منجملہ احادیث صفات کے ہے اسمین ذکر کف و انامل کا آیا ہے ایمان لانا اسپر واجب ہے تاویل کرنا ایک شاخ ہے تکذیب کی حرف واو ولیکون مین زائد ہے یا اپنے معنی پر یعنے ملاحظہ ملکوت کا ابراہیم کو اسلیے کرایا گیا تاکہ وہ عالم و موقن ہو جاوین جب رات کا اندہیرا ہوا ایک تارے کو دیکہکر کہا کہ میرا رب یہی ہوگا جب وہ ڈوب گیا غائب ہوگیا کہنے لگے مین غائب ہونے والی کو دوست نہین رکہتا قتادہ نے کہا یعنے یہ معلوم کرلیا کہ رب دائم غیر زائل ہے اور یہ آفل غائب ذاہب ہے کس طرح رب ہوسکتا ہے چاند کو دیکہکر بہی یہی کہا تہا کہ یہ میرا رب ہوگا مگر جب غائب ہوگیا کہا اگر اللہ راہ دیتا مین گمراہ قوم مین ہوتا پہر سورج کو دیکہکر یہ کہا یہ رب ہوگا اسلیے کہ تارے سے بڑا چاند سے زیادہ چمکتا دیکہا مگر جب وہ بہی ڈوب گیا تو کہا اے قوم مین تمہارے شرک سے بیزار ہون مینے اپنا منہ اسکی طرف کیا ہے جو خالق آسمان و زمین ہے یعنے بغیر مثال سابق کے خالص اسکی عبادت کرونگا شرک چہوڑکر توحید پکڑونگا اسی لیے یہ کہا کہ مین مشرک نہین مفسرین کا اختلاف ہے کہ یہ مقام نظر کا تہا یا مناظرے کا قول ابن عباس مقتضی اسکا ہے کہ مقام نظر تہا اسکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے بدلیل قولہ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ محمد بن اسحق نے کہا یہ بات ابراہیم علیہ السلام نے اوسوقت کہی تہی جب کہ تہخانے

ہونے نکلے جس مین انکی مان نے اونکو جنا تہا خوف سے نمرود بن کنعان کے اوس سے کسی نے کہدیا تہا کہ ایک بچہ پیدا
ہوگا جسکے ہاتہو نپر ملک تیرا زائل ہو جاوے گا اوس نے حکم دیا کہ اس سال کے لڑکون کو قتل کر ڈالو جب مادر
ابراہیم حاملہ ہوئین اور وقت وضع کا آیا ایک تہ خانے مین جو ظاہر بلد مین تہا جاکر بچہ جنا اور وہین
اوسکو چہوڑ دیا اوسکے سوا ابن اسحق نے اور بہت سے خوارق عادات ذکر کیے ہین جسطرح اگلے پچہلے مفسرین نے
بہی اونکا ذکر کیا مگر حق یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اس مقام مین اپنی قوم سے مناظرہ کرتے تہے اونیر بطلان
عبادت ہیاکل و اصنام کا بیان فرماتے تہے مقام اول مین اپنے باپ سے خطا اونکی عبادت مین
اصنام ارضیہ کی جو صورت ملائکہ سماویہ کے تہے اور اونکو قوم اپنا شفیع نزدیک خالق کے سمجہتے تہے
اور اپنی جانون کو اس بات سے حقیر تر جانتے تہے کہ اللہ تعالے کو پوجین اسواسطے عبادت خدا
اصنام کو وسیلہ شفاعت رزق وغیرہ امور مین ٹہیرایا تہا ظاہر کی اور کہول کر کہدیا کہ وہ عبادت مین
ان ہیاکل جو بشکل کواکب سبعہ سیارۂ متحیرہ کے تہے خطا و گمراہی مین ہین مراد ان سات تارون
سے قمر عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل ہین سب سے زیادہ نزدیک اون کے روشنی وچمک
مین سورج تہا پہر چاند پہر زہرہ ابراہیم علیہ السلام نے پہلے یہ بیان کیا کہ زہرہ لائق الٰہیت
نہین اسلیے کہ مسخر ہے اسکی چال معین ہے اوس چال سے نہ طرف یمین کے پہلے نہ طرف شمال کے جاوے
نہ اپنی جان کے لیے مالک تصرف ہے بلکہ ایک جرم ہے منجملہ اجرام کے جنکو اللہ نے روشنی
وار بنایا ہے ایک حکمت عظیمہ اوسمین رکہی ہے کہ مشرق سے نکلکر درمیان مشرق و مغرب کے چلتا
ہے پہر آنکہون سے غائب ہو جاتا ہے پہر شب آیندہ مین اسی منوال پر ظاہر ہوتا ہے سو ایسا تارا
کب لائق الٰہیت ہو سکتا ہے پہر چاند کا حال بیان کیا جسطرح کوکب مذکور کا حال بیان فرمایا تہا پہر
طرف سورج کے متوجہ ہوئے اسکی کیفیت ظاہر فرمائی جب ان تینون اجرام سے نفی الٰہیت کر چکے
کیونکہ یہی تینون ابصار مین سب سے زیادہ انور ہین اور دلیل قاطع سے یہ نفی ثابت و متحقق ہوگئی تو اپنی
قوم سے کہا کہ مین اون کی عبادت و پرستش سے بیزار ہون اگر یہ الٰہ ہین تو تم سب ملکر انکے ذریعے
سے مجہکو فریب دو مگر پہر مجہکو مہلت نہ دو مین متوجہ ہون طرف اوسکے جو خالق ہے آسمان و زمین
کا یکسو ہوکر مین مشرک نہین یعنے مین عابد ہون خالق مخترع و مسخر و مقدر و مدبر ان اشیا کا جس کے
ہاتہ مین ہر شئے کا ملکوت ہے اور ہر شئے کا وہی مالک خالق و رب و ملیک و الٰہ ہے نہ اشیاء کا

کما قال تعالے اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ یَطۡلُبُہٗ حَثِیۡثًا ۙ وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ وَ النُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِہٖ ؕ اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَ الۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ یہ کیونکر روا ہوسکتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اس مقام ناظر ہون نہ مناظر حالانکہ اللہ پاک نے اونکے حق مین یون فرمایا ہے وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اِبۡرٰہِیۡمَ رُشۡدَہٗ مِنۡ قَبۡلُ وَ کُنَّا بِہٖ عٰلِمِیۡنَ اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡہِ وَ قَوۡمِہٖ مَا ہٰذِہِ التَّمَاثِیۡلُ الَّتِیۡۤ اَنۡتُمۡ لَہَا عٰکِفُوۡنَ وقال تعالے اِنَّ اِبۡرٰہِیۡمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِّلّٰہِ حَنِیۡفًا ؕ وَ لَمۡ یَکُ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ شَاکِرًا لِّاَنۡعُمِہٖ ؕ اِجۡتَبٰىہُ وَ ہَدٰىہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ وَ اٰتَیۡنٰہُ فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً ؕ وَ اِنَّہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ثُمَّ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَ مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے ہر بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر مسلم مین عیاض بن حمار سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ کہتا ہے پیدا کیا ہے مینے ہر بندے کو حنیف اور قرآن مین کہا ہے فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡہَا ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰہِ وقال تعالی وَ اِذۡ اَخَذَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُہُوۡرِہِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَ اَشۡہَدَہُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰی ایک قول پر معنی اس آیت کو وہی ہین فطرۃ التی فطر الناس علیہا اسکا بیان آوے گا سو جبکہ ساری خلق کے حق مین یہ خبر ہے تو پہر ابراہیم علیہ السلام جنکو اللہ نے امت قانت حنیف غیر مشرک ٹہرایا ہے کسطرح اس مقام مین ناظر ہونگے بلکہ وہ تو اولی ترین مردم ہین ساتہہ فطرت سلیمہ و سجیہ مستقیمہ کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا شک و ریب فتح البیان مین ہے کہ قرآن اسی پر دلیل ہے کہ آزر نام ہے ابراہیم کے باپ کا اگرچہ نسابین کے نزدیک اور توریت مین تارخ نام آیا ہے سواد کوفہ مین ایک گاؤن کوثی نام تہا وہان کے یہ تہے ضحاک نے کہا آزر فارسی مین پیر کہن سال کو کہتے ہین قرآن مین الفاظ فارسی بہت کم آئے ہین یا نام صنم کا آزر اور نام اونکا یازر تہا صحیح یہ ہے کہ نام ابراہیم کے باپ کا آزر ہی تہا اللہ پاک نے قرآن مین اونکا نام یہی بتایا ہے جمہور مفسرین اسی پر ہین نسابین و مورخین جو تارخ بتاتے ہین اہل کتاب سے ناقل ہین اونکی نقل کا اعتبار نہین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی نام اونکا آزر ہی بتایا ہے اللہ و رسول کے قول کے ہوتے ہوئے کسی قول کا اعتبار نہین کوئی ہو صنم و تمثال و وثن بت کو کہتے ہین لکڑی پتہر لوہے سونے چاندی کسی سے بناوین صورت انسان پر ابراہیم کو جو اللہ نے ملکوت آسمان و زمین دکہایا یہ دیکھنا عین بصر سے تہا یا عین بصیرت سے ملکوت سے مراد خلق ما بین سموات و ارض ہے یا عجائب و بدائع آیات ارض

وسموات کہتے ہین عرش سے تا اسفل ارض سب مکشوف ہوگیا یا مراد ملکوت سے وہ ہے جو اللہ نے
اس آیت مین فرمایا مجاہد نے کہا ملکوت سے مراد سلطنت ہے بعض نے کہا ربوبیت و آیت ہے قتادہ
نے کہا ملکوت سموات شمس و قمر و نجوم مین ہین ملکوت ارض جبال و اشجار و بحار مین یقین اوس علم کو کہتے ہین جو
بعد زوال شبہہ کے بسبب تامل حاصل ہوتا ہے کہتے ہین کوکب کو متق صخرہ سے دیکھا جو منہ پر سرب
یعنے غار کے رکہا تہا وہ کوکب مشتری تہا یا زہرہ اوسکو دیکھ کہا کہ یہ میرا رب ہے یہ کہنا طفولیت مین
تہا بسبب قصور نظر کے یا بعد بلوغ کے محققین یہی پر ہین گویا قوم حجت قائم کی مطابق اونکے اعتقاد
کے بطور الزام یہ بات فرمائی پہر کہا مین ایسے رب کو دوست نہین رکہتا جو طلوع و غروب کرے کیونکہ
ایک حال سے دوسرے حال پر متغیر ہونا دلیل ہے حدوث کی یہ جو کہا اگر میرا رب مجھکو ہدایت نکرتا
تو مین گمراہ ہوتا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر ہدایت پر ثابت نرکہتا تو ایسا ہوتا کیونکہ انبیا اول فطرت سے
ہمیشہ ہدایت پر ہوتے ہین آیت دلیل ہے اس بات پر کہ ہدایت اللہ ہی کیطرف سے ہوتی ہے اس
لیے کہ ابراہیم نے ہدایت کو طرف اللہ کے اضافت کیا افول کو دلیل حدوث ٹہیرایا اس سے معلوم
ہوا کہ یہ اشیا مخلوق ہین نافع و ضار نہین پہر اپنا متوجہ ہونا طرف خالق ارض و سما کے بیان کیا حنیف
اوسکو کہتے ہین جو طرف دین حق کے مائل ہو دین باطل سے معرض ہو شمس سے مراد طالع یا ضو ہے اسلیے بحرف
ہذا اوسکی طرف اشارہ کیا یا اس لیے کہ تانیث شمس حقیقی نہین ہے سعت جرم شمس ایکسو بیس سا آنک کی ہ
کا ہے اسلیے اسکو اکبر کہا واللہ اعلم ایک دلیل اس بات پر کہ ابراہیم علیہ السلام اس مقام مین مناظر قوم تہے شرک پر نہ ناظر
یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ

بِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ
وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝
وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝

اوس سے جھگڑی اوسکی قوم بولا تم مجھسے جھگڑتے ہو اللہ پر اور وہ مجھکو سمجھا چکا اور مین ڈرتا نہین
اونسے جنکو شریک ٹہیراتے ہو اوسکا مگر کہ میرا رب کچھ چاہے سمائی ہے میرے رب کے علم مین سب چیز کو
کیا تم دھیان نہین کرتے ہو اور مین کیونکر ڈرون تمہارے شریکون سے اور تم نہین ڈرتے کہ شریک

نے کہا جب یہ آیت اوتری حضرتؐ نے فرمایا قِیْلَ لِیْ اَنْتَ مِنْھُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَرْدُوْیَہ حدیث جریر بن
عبد اللہ مین آیا ہے کہ اونہون نے کہا ہم ہمراہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلے جب مدینہ سے
باہر ہوئے ایک سوار دیکھا کہ ہماری طرف آتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا گویا تمہارے ارادے
سے آتا ہے وہ مرد جب ہمارے پاس پہونچا سلام کیا ہم نے اسکو جواب دیا حضرتؐ نے اس سے
کہا تو کہان سے آیا ہے کہا اپنے اہل وولد وعشیرہ کے پاس سے فرمایا کیا چاہتا ہے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ہون فرمایا تو نے اونکو پالیا کہا اے رسولخدا ایمان کیا ہے مجھکو
سکھادو فرمایا گواہی دے تو اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمدؐ اوسکے رسول ہین
اور نماز پڑہ زکوۃ دے روزہ رکہہ گہر کا حج کر اوسنے کہا مینے اسکا اقرار کیا پہر اوسکے اونٹ کا ہاتھ
ایک سوراخ موش مین گہس گیا وہ اسکو نکالنا چاہتا تہا کہ سر کے بل گر پڑا پہر مر گیا حضرتؐ نے کہا
اوسکو میرے پاس لاؤ عمار بن یاسر وحذیفہ دوڑے اوسکو اوٹھا کر بٹھایا کہا اے رسولخدا یہ تو مر گیا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعراض کیا پہر اون دونو سے کہا تم نے میرا اعراض کرنا اس مرد سے
دیکھا مینے دو فرشتون کو دیکھا کہ اسکے منہ مین جنت کا پہل دیتے ہین مینے جانا کہ وہ بہوکا مرا ہے
پہر فرمایا ھٰذَا مِنَ الَّذِیْنَ قَالَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْھِمْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ الاٰیۃ پہر کہا
اپنے بہائی کو لیچاؤ ہم اوسکو پانی پر لیگئے نہلا حنوط لگا کفن کیا قبر مین اوتارا حضرتؐ آکر کنارہ قبر پر
بیٹھے فرمایا لحد بناؤ شق نہ کرو لحد ہمارے لیے ہے شق ہمارے غیر کے لیے رَوَاہُ اَحْمَدُ دوسری روایت احمد
مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ھٰذَا مِمَّنْ عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا اس قصے کو ابن ابی حاتم
نے بہی مطولا ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہے آخر حدیث یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اَسَمِعْتُمْ
بِالَّذِیْ عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا ھٰذَا مِنْھُمْ اَسَمِعْتُمْ بِالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ الاٰیۃ فَھٰذَا
مِنْھُمْ پہر اللہ نے فرمایا کہ جو اوپر گذرا کَیْفَ اَخَافُ سے مُھْتَدُوْنَ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیمؑ کو
دی ہے ہم جسکا چاہین درجہ بلند کرین تیرا رب حکیم ہے اپنے اقوال وافعال مین علیم ہے حال راہ
یاب وگمراہ سے گو اسپر قیام حجت وبراہین کیون نہ ہو کما قال اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْھِمْ کَلِمَتُ
رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْھُمْ کُلُّ اٰیَۃٍ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ اسی لیے یہجگہ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ
عَلِیْمٌ کہا ہے فتح البیان کا بیان فاتح تفسیر مین اس آیت باب کے یون ہے کہ ابراہیمؑ قوم ابراہیم سے توحید

مین بحث وحجت ہوئی قوم نے کہا جن بتون اور سورتون کو ہم پوجتے ہین یہی ہمارے خدا ہین ابراہیم
نے کہا کیا تم مجہسے اللہ کے حق مین حجت وگفتگو کرتے ہو کہ وہ وحدہ لاشریک لہ بلا ند وضد نہین ہے
اوسنے تو مجہکو راہ اپنی توحید کی دکہادی تم چاہتے ہو کہ مین بھی تمہاری گمراہی وجہالت وعدم ہدایت
مین ہون سو خیریت ہے مین تمہارے خداون سے نہین ڈرتا قوم نے اونکو یہ ڈر دیا تھا
کہ ہمارے خدا تمسے خفا ہوکر تمکو تکلیف دینگے ابراہیم علیہ السلام نے کہا یہ تو ایک مخلوق ہین
نہ نفع دین نہ ضرر اُنسے کیا ڈرنا ڈر تو اوس کا ہوتا ہے جسکو قدرت ہے نفع وضرر کی ہان اگر
اللہ کی مشیت مقتضی اس امر کی ہو کہ مجہکو کوئی نقصان بسبب کسی میرے گناہ کے پہونچے
تو اسکا اختیار اللہ کو ہے نہ تمہارے معبودات باطلہ کو جو نہ برا کرسکین نہ بہلا میرے رب کا علم
وسیع ہے چاہے خیر پہونچائے چاہے شر تم اتنا نہین سمجہتے کہ یہ اصنام جمادات ہین یہ کیا کسی
کو نفع وضرر پہونچا سکتے ہین نافع وضار نہین ہے مگر خالق ارض وسموات پہر جسکے ہاتہہ مین نفع ہو نہ
ضرر نہ رزق نہ موت نہ حیات نہ وہ دیکہے اور نہ سنے نہ کسی چیز پر قادر ہو اُس سے مین کیا ڈرونگا
یہ بطریق الزام کے کہا حالانکہ تم باوجود شرک کے نہین ڈرتے ہو وہ حجت الزامی ہے جس سے انکو
مخلصی نہین ہوسکتی ہے اللہ نے کب حکم دیا ہے کہ تم کسیکو اوسکا شریک کرو لیکن حجت ودلیل
اسبات پر اوتاری ہے فریقین سے مراد مومنین مشرکین ہین یعنے جب یہ بات ٹہیری کہ میرا معبود اللہ
ہے جو متصف بصفات نفع وضرر وخلق ورزق ہے اور تمہارے معبودات یہی جمادات ومخلوقات
ہین تو تم کسطرح مجہکو ڈراتے ہو اور مین کیونکر اونسے ڈرون تم اللہ کے ساتہہ غیر اللہ کو شریک کرتے
ہو اور نہین ڈرتے اب تمہین انصاف سے کہو کہ قیامت مین لائق امن کے عذاب آخرت سے کون
شخص ہے موحد یا مشرک پہر اللہ نے دونو فریق کے بیچمین فیصلہ کردیا فرمایا کہ جس فریق نے اپنا ایمان
ظلم سے خلط ملط نہین کیا وہی امن مین ہے مراد ظلم سے اسجگہہ شرک ہے ایک جماعت صحابہ وتابعین
کا یہی قول ہے لکن جب کہ احادیث تفسیر ظلم کی شرک سے آچکی تو یہ تفسیر مغنی ہے سب کے اقوال
سے معتزلہ نے کہا مراد ظلم سے اسجگہہ معصیت ہے نہ شرک یہ بالکل غلط ہے جب صادق مصدوق نے
کہدیا کہ یہ ظلم شرک ہے تو یہ بیچارہ زمخشری وغیرہ کس قطار شمار مین ہے اِذَا جَآءَ نَهَرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهَرُ مَعْقِل
آیت دلیل ہے اسبات پر کہ جو کوئی بغیر شرک باللہ کے مریگا انجام اُسکا امن ہے عذاب نار سے یہ حجتین

ہم نے ابراہیم کو دین ہم جسکا چاہیں درجہ بڑہا دین ہدایت و علم و فہم و عقل و فضیلت و ارشاد الی الحق تلقین حجت وغیرہ کرکے اسمین قول معتزلہ کا بابت اصلح کے ٹوٹ گیا ضحاک نے کہا علمار کے لیے درجات ہین مثل درجات شہدار کے خطاب اِنَّ رَبَّكَ کا حضرت کو ہے قَالَہُ السَّمِیْنُ وَاَبُوْحَیَّانَ

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

ع ۱۰ ۸ ۱۶

اوسکو بخشا ہمنے اسحق اور یعقوب کو ہدایت دی اور نوح کو ہدایت دی ان سب سے پہلے اور اسکی اولاد مین داؤد و سلیمان کو اور ایوب و یوسف کو اور موسے و ہارون کو اور ہم یون بدلا دیتے ہین نیک کام والون کو اور زکریا و یحیے و عیسے و الیاس کو سب ہین نیکبختون مین اور اسمعیل و الیسع کو اور یونس و لوط سب کو ہم نے بزرگی دی سارے جہان والون پر اور بعضون کو انکے باپ دادون مین اور اولاد مین اور بہائیون مین اونکو ہمنے پسند کیا اور راہ سیدہی چلایا یہ اللہ کی ہدایت ہے اسپر راہ دے جسکو چاہے اپنے بندون مین اور اگر وہ لوگ شرک کرتے البتہ ضائع ہوتا جو کچہہ کیا تہا وہ لوگ ہین جنکو دی ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت پہر اگر ان باتون کو نمانین یہ لوگ تو ہم نے اسپر مقرر کیے ہین وہ شخص کہ وہ نہین اُسکے منکر وہ لوگ ہین جنکو ہدایت دی اللہ نے سو تو چل انکی راہ تو کہہ مین نہین مانگتا تمسے اسپر کچہہ مزدوری یہ تو محض نصیحت ہے جہان کے لوگون کو ف اللہ تعالے نے ذکر کیا اولاد دینے کا ابراہیم علیہ السلام کو بڑہاپے مین جبکہ وہ اور انکی بی بی دونو تولد اولاد سے مایوس ہو چکے تہے کچہہ فرشتے قوم لوط کیطرف جاتے تہے وہ اونکو اسحق کی بشارت دیتے گئے بی بی نے تعجب سے کہا کیا مین بچہہ جنونگی بڑہیا ہو کر اور یہ میرا شوہر بوڑہا ہے یہ تو عجیب بات ہے اونہون نے کہا تو خدا کے حکم سے کیا تعجب کرتی ہے اللہ کی رحمت و برکت ہے تمہارے گہر والو اللہ ہے حمید مجید اس بشارت

مین جو ابراہیم و سارہ کو دی یہ بھی تہا کہ وہ نبی ہوگا اوس کی نسل و عقب چلیگی کما قال تعالے وَ بَشَّرْنَاهُ بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ یہ پوری بشارت بڑی نعمت ہے وقال فَبَشَّرْنٰهَا بِإِسْحٰقَ وَ مِنْ وَّرَاءِ إِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ یعنے اس بچے کے ایک اور بچا ہوگا تم دونون کی حیات مین تمہاری آنکھین اسکو دیکھکر ٹہنڈی ہونگی جسطرح کہ اوسکے باپ کو دیکھ ٹہنڈی ہوئین کیونکہ پوتے کے ہونے کی بامید بقائے عقب و نسل بڑی خوشی ہوتی ہے مڈہے بڑہیا کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اب بسبب ضعف کے بچہ ہوچکا نسل کاہے کو آگے چلے گی اسلیے بیٹے پوتے دونون کی بشارت دی یعقوب مشتق ہے عقب سے ذریت کا باقی رہنا جتلا دیا یہ خبر ابراہیم علیہ السلام کو اس بات پر ملی کہ وہ اپنی قوم سے کنارہ کش ہو کر ہجرت کر گئے کہا ہم اللہ کی عبادت کسی اور ہی زمین مین جا کر کرینگے اگر اسجگہہ نہین کر سکتے ہین اللہ نے عوض اُس قوم کے اونکو اولاد صلحا خود اونکی پشت سے اونکے دین پر اونکے جی خوش کرنے کو عطا فرمائی کما قال تعالے فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا اور یہان كُلًّا هَدَيْنَا فرمایا پہر ذکر کیا کہ جسطرح ہم نے ابراہیم کو ہدایت کی اُسی طرح ابراہیم سے پہلے نوح کو ہدایت کی تہی ذریت صالح دی تھی دونو کو ایک خصوصیت عظیمہ ہے نوح علیہ السلام کی خصوصیت یہ تہی کہ جب ساری زمین والے ڈوب گئے مگر مومن جو ہمراہ اونکے کشتی مین تہے تو اللہ نے ذریت نوح کو باقی رکہا سارے آدمی اونہین کی اولاد مین ہین اسی لیے اونکو آدم ثانی کہتے ہین خلیل جلیل علیہ السلام کی یہ خصوصیت ہوئی کہ بعد اونکے جو نبی آیا وہ اونہین کی ذریت سے اوتہا کما قال تعالے وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وقال تعالی وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّإِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وقال تعالے أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا اس آیت کریمہ مین جو یہ فرمایا وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ یعنے اسکی ذریت مین سے سلیمان و داؤد کو ہدایت کی عود ضمیر کا طرف نوح کے ہے اس لیے کہ اقرب مذکورین ہے اسمین کچھہ اشکال نہین یہی ظاہر ہے اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے اور عود طرف ابراہیم کے بہی حسن ہے اسلیے کہ سیاق کلام اونہین کے حق مین ہے لوط علیہ السلام کا ہونا موجب اشکال ہے اسلیے کہ وہ ذریت ابراہیم مین نہین ہین وہ بیٹے تہے ہاران بن آزر کے تو

ابراہیم کے نیچے ٹہیرے مگر یون کہین کہ تغلیباً داخل ذریت ابراہیم ہوئے کما فی قولہ تعالےٰ
ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ الی قولہ تعالی الٰہ آبائک ابراہیم واسمٰعیل
واسحٰق الٰہاً واحداً کیونکہ اسمٰعیل یعقوب کے چچا ہین آبا مین تغلیباً داخل ہوگئے عیسے علیہ السلام کا ذکر
جو ذریت ابراہیم مین کیا یا نوح مین دوسرے قول پر اسمین دلالت ہے اسبات پر کہ اولاد بنات بہی ذریت مرد
مین داخل ہوسکتی ہے اس لیے کہ نسب عیسی علیہ السلام کا ابراہیم تک طرف مریم علیہا السلام کے پہنچا
ہے کیونکہ وہ بے باپ کے تہے ف ابوحرب بن الاسود نے کہا حجاج نے یحیی بن یعمر کو کہلا بہیجا
مینے سنا ہے کہ تجہکو یہ زعم ہے کہ حسن وحسین ذریت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کیا تونے اسبات کو
کتاب اللہ مین پایا ہے مینے تو قرآن کو از اول تا آخر پڑہا کسی جگہہ بہی نہین پایا یحیی نے کہا کیا تو سورہ
انعام کو نہین پڑہتا ہے ومن ذریتہ داود وسلیمن الی قولہ ویحیی وعیسی کہا ہان کہا کیا عیسے ذریت
ابراہیم مین سے نہین ہین اونکے تو باپ نہ تہا کہا سچ ہے اسی لیے یہ مسئلہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی ذریت
کے لیے وصیت کریگا یا وقف یا ہبہ تو اوسمین اوسکی اولاد دختری بہی داخل رہے گی ہان
اگر خاص بیٹون کو وقف کریگا تو اوسمین فقط بیٹے پوتے ہی داخل ہونگے جو خاص اوس کی
پشت سے ہین بدلیل قول شاعر عربی ؎

بنونا بنو ابنائنا وبناتنا — بنوہن ابناء الرجال الاباعد

اوروں نے کہا ہے کہ نہین بلکہ بنو بنات بہی اونہین مین ہین اس لیے کہ صحیح بخاری مین مرفوعاً آیا
ہے حسن بن علی سے کہا ان ابنی ہذا سید لم حسن کو بیٹا کہا یہ دلیل ہے اسپر کہ وہ داخل ابنا ہین دوسرون
نے کہا یہ بطور مجاز فرمایا ہے ظاہر یہ ہے کہ بنی فاطمہ کا داخل ابنا حضرت کا ہونا بطور خصوصیت ہے ساری
امت اس حکم مین یکسان نہین ہوسکتی واللہ اعلم پہر فرمایا کہ اونکے آبا وذریات واخوان مین سے یہ ذکر ہوا
اصول وفروع واہل طبقات کا یعنے ہدایت واجتبا ان سبکو شامل ہے پہر کہا کہ یہ بات اونکو اللہ
کی توفیق وہدایت سے حاصل ہوئی اگر وہ شرک کرتے تو ساری عمل اونکے اکارت جاتے یہ تشدید ہے
امر شرک کے لیے تغلیظ ہے شان شرک مین تعظیم ہے طامت شرک کی کقولہ تعالےٰ ولقد اوحی
الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک یہ شرط ہے شرط مقتضے جواز وقوع کو نہین ہوتی ہے
کقولہ قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العبدین وکقولہ لو اردنا ان نتخذ لہوا لاتخذناہ من لدنا

تو بنا لیتے ہم اپنے پاس سے اگر ہم کو کرنا ہوتا ۱۲

اِنْ کُنَّا فَاعِلِیْنَ وَیَقُوْلُ لَوْاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ سُبْحٰنَہٗ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ

الْقَھَّارُ پہر فرمایا کہ ہمنے اونکو کتاب و حکم و نبوت دی یعنے اونپر یہ انعام کیا خلق پر لطف و کرم فرمایا اگر وہ یعنی

اہل مکہ یا قریش ان باتونکا انکار کرینگے یا مراد سارا اہل رض ہین کیا عرب کیا عجم کتابی و ملی تو ہم نے ایک قوم

مہاجرین و انصار مقرر کی ہے اور جو انکے اتباع مین قیامت تک وہ ان باتون کا ہرگز انکار نہ کرینگے ایک

حرف بھی رد نہ کرینگے بلکہ سب پر ایمان لائین گے کیا محکم اور کیا متشابہ جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْھُمْ بِمَنِّہٖ وَ

کَرَمِہٖ پہر اللہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ انبیائے مذکورین مع اپنے آبا و ذریات

و اخوان کے اہل ہدے ہین نہ اور کوئی سو تو اونہین کی ہدایت پر چل اخوان سے مراد شباہ ہین جنکو اللہ نے ہدایت

فرمائی اس لفظ سے صحیح ہونا اطلاق لفظ اخوان کا است ہدایت یافتہ پر ثابت ہوا سو جب یہ حکم حضرت صلعم کو

ہے تو امت تابع حضرت صلعم کی ہوئی شریعت و امر و نہی نبوی مین یہ بھی معلوم ہوا کہ اقتدا اور چیز ہے اور

تقلید و ہوائے ورائے اور چیز سو ہند احکم اقتدا کا حق مین ہدایت کے فرمایا ہے کہ جس طرح وہ شرک

سے بیزار توحید پر ثابت تہے اسیطرح تم بھی اونکے قدم بقدم چلو یہ نہین کہا کہ جو اونکی رائے و ہوائے

تہی اوسکی پیروی کرو پس جو بات ہدایت کی یعنے خلاص و صواب کی مطابق کتاب و سنت ائمہ دین و

مجتہدین سلف سے ہمکو پہونچی ہے اوسمین ہمپر اقتدا کرنا اونکا ضرور ہے اور جو بات انہون نے اپنی

رائے سے کہی ہے جسکی دلیل قرآن و حدیث مین نہین ملتی اوسمین اونکی تقلید کرنا منع ہے سلف

مین جن لوگون سے کسی حدیث پر عمل فوت ہو گیا یا کوئی قول اونکا مخالف حدیث پڑا وجہ اسکی یہ تہی

کہ وہ دلیل اونکو نہین پہونچی پہر جب کسی کو پہونچ گئی تو فی الفور اوسنے اپنے قول و عمل سے رجوع

کیا اس لیے اونپر کچھ عتاب و خطاب وارد نہین ہوتا بخلاف خلف کے کہ اون کو سب دلیلین بعد

جمع ہو جانے سنت مطہرہ کے پہونچ گئی ہین اب جو کوئی اونمین اس دلیل کو بمقابلہ قول کسی شخص بزرگ

کے نہین مانتا وہ معذور نہین ہے بلکہ ماز ور ہے یہی فرق ہے درمیان ہدایت سلف و ضلالت خلف

کے کتاب جلب المنفعہ مین اس بحث کو بہت خوب لکھا ہے بخاری نے نیچے اس آیت کے لکھا

ہے کہ مجاہد نے ابن عباس سے پوچھا کیا ص مین سجدہ ہے کہا ہان پہر یہ آیت پڑہی پہر کہا ھُوَ

مِنْھُمْ دوسرا لفظ یہ ہے نَبِیُّکُمْ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ یَّقْتَدِیَ بِھِمْ پہر اللہ نے کہا اے پیغمبر تم ان لوگون سے

کہدو کہ مینے جو یہ قرآن تمکو پہونچایا ہے مین اسپر تم سے کچھ طالب اجرت نہین ہون کچھ تمسے لینا چاہتا ہون

یہ تو ایک نصیحت و تذکرہ ہے کہ اوسکو سمجھکر نابینائی سے طرف ہدایت کے غی سے طرف رشد کے کفر سے طرف ایمان کے راہ یاب ہوں ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اسحق بیٹے ہیں ابراہیم کے یعقوب بیٹے ہیں اسحق کے ابراہیم نے دین کی بابت احتجاج کیا اس باب میں خوب جان ماری اُسکا یہ بدلا ملا حضرت ص کو جوان نعمتوں پر آگاہ کیا یہ واسطے تشریف کے ہے کیونکہ باپ کا شرف بیٹے مین سرایت کرتا ہے سب رسول ص جنکا ذکر اس آیت مین ہوا اٹھارہ پیغمبر ہین باقی رہے سات آدم و ادریس و شعیب و صالح و ہود و ذا الکفل و محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سمیت سب پچیس شخص ہوئے ان سب پر تفصیلاً ایمان لانا واجب ہے اللہ نے اسحق و یعقوب کو رستہ رشاد و حق و صواب کا بتا دیا وہ دونو مقتدی ابراہیم کے تھے اُنسے پہلے نوح کو ہدایت کی تھی آدم و نوح کے بیچ مین گیارہ سو برس کا فاصلہ ہے آدم نو سو ساٹھ برس جیے نوح بیٹے ہین لمک کے درمیان ادریس و نوح کے فاصلہ ایک ہزار سال کا ہے ابراہیم علیہ السلام آدم سے دو ہزار برس کے اول مین پیدا ہوئے درمیان اونکے اور نوح علیہ السلام کے دس قرن کا فاصلہ ہے ابراہیم کی عمر ایک سو پچہتر برس کی ہوئی اسمعیل کی عمر ایکسو بیس برس جب ابراہیم کا انتقال ہوا اس وقت اسمعیل نواسی برس کے تھے اسحق چار برس بعد اسمعیل کے پیدا ہوئے ایک سو اسی برس جیے یعقوب بن اسحق ایک سو سنتالیس برس زندہ رہے یوسف بن یعقوب کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی اونکے اور موسے علیہ السلام کے بیچ مین چار سو برس کا فاصلہ ہے ابراہیم و موسے کے بیچمین پانسو پینسٹھ سال کا تفاوت ہے موسے کی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی موسے و داؤد کے بیچمین پانسو اُنہتر سال کی مدت ہے داؤد سو برس زندہ رہے اون کے بیٹے سلیمان کچھ اوپر پچاس برس جیے اونکے اور ہمارے حضرت کے بیچ مین ایک ہزار سات سو برس کا فاصلہ ہے ایوب کی عمر ترسیٹھ برس کی ہوئی سات برس بلا مین مبتلا رہے یونس بیٹے ہین متی کے متی انکی مان کا نام ہے سیوطی نے یہ سب سنوات تحبیر فی التفسیر مین ذکر کیے ہین واللہ اعلم غرضکہ ابراہیم علیہ السلام سے دس قرن پہلے اللہ نے نوح کو ارشاد الحق کیا صواب کا رستہ دکہایا ہدایت فرمائی مِن ذُرِّیَّتِهٖ کی ضمیر طرف ابراہیم کے پھرتی ہے اس لیے کہ مساق نظم کریم واسطے بیان شئون عظیمہ ابراہیم علیہ السلام کے ہے کہ اونکو حجت دی درجہ بڑہایا اولاد وہ جو پیغمبر ہوئے انکی نسل قیامت تک باقی رکہی یہ سب اس لیے ہے کہ جو مشرکین عرب ہیں وہ

اونکی طرف منسوب ہین اونکو الزام دیا ہے ابن جریر قشیری ابن عطیہ جمہور مفسرین کہتے ہین کہ مرجع
ضمیر نوح علیہ السلام ہین اسلیے کہ اقرب ہین عبارت مین اور اسلیے کہ یونس ولوط ذریت ابراہیم مین
نہین ہین اگر ضمیر ابراہیم کی ہوتی تو مختص ہوتی ساتہہ معدودین اس آیت ومابعد کے اور جنکا ذکر تیسری
آیت مین ہے اونکا عطف نوح پر ہے زجاج نے کہا دونو قول جائز ہین کیونکہ دونونکا ذکر فرمایا ہے
داؤد بیٹے ہین ایشا کے اونکو اللہ نے ملک ونبوت دونو دیے تہے اونکے بیٹے سلیمان ہین
ایوب بیٹے ہین اموص بن رازخ بن روم بن عیص بن اسحق بن ابراہیم کے یوسف بیٹے ہین یعقوب
بن اسحق بن ابراہیم کے اونہین کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کریم بن الکریم بن الکریم بن
الکریم فرمایا ہے یعنے چار پشت سے لگاتار نبی ہوئے اسی جگہہ سے یہ بات نکالی گئی ہے
کہ اعتبار حسب کا چار پشت تک ہے موسے بیٹے ہین عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن
یعقوب کے ہارون بہائی اونکے ایک سال اُنسے بڑے تہے زکریا بیٹے ہین آذن بن برکیا کے
اُنکے بیٹے یحیے تہے عیسے بیٹے ہین مریم بنت عمران کے الیاس نام ہے ادریس کا قالہ ابن
مسعودؓ محمد بن اسحق نے کہا الیاس بیٹے ہین سنا بن فنحاص بن عیزار بن ہارون بن عمران کے یہی
صحیح ہے اس لیے اہل انساب نے کہا ہے کہ ادریس جد نوح ہین اللہ نے یہی الیاس کو اس آیت
مین طرف نوح کے نسبت کیا ہے اور انکی ذریت سے ٹہیرایا ہے ضحاک نے کہا الیاس اولاد
اسمعیل سے ہین قتیبی نے کہا سبط یوشع بن نون ہین محمد بن کعب نے کہا خال والد ہے عم والد ہے اللہ نے
عیسے کو طرف اونکے اخوال کے منسوب کیا وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ فرمایا پہر زکریا یحیے عیسے کا نام لیا معلوم ہوا
کہ باپ کا بہائی ماں کا بہائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے ابو الشیخ وحاکم وبیہقی نے عبد الملک بن عمیر
سے روایت کیا ہے کہ یحیے بن یعمر پاس حجاج کے گئے ذکر حسین رضی اللہ عنہ کا آیا حجاج نے کہا وہ ذریت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ تہے یحیے نے کہا تو جہوٹا ہے کہا اچہا تم اسکی دلیل لاؤ اونہون
نے یہ آیت پڑہی وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ الی قولہ وَعِيْسٰى پہر کہا اللہ نے خبر دی ہے کہ عیسے ماں کیطرف سے
ذریت ابراہیم علیہ السلام ہین یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے اور کئی الفاظ وطرق سے آیا ہے اسمین دلیل ہے
اس بات پر کہ نسب طرف سے ماں کے بہی ثابت ہوتا ہے اسلیے کہ اونکو ذریت نوح ٹہیرایا ہے
وہ نوح سے نہین ملتے مگر بذریعۂ مادر بہر حال یہ سب انبیا جنکا ذکر اس جگہہ ہوا اہل صلاح و

فلاح تھے اسمعیلؑ بیٹے ہین ابراہیمؑ کے اونکا ذکر سب کے بعد اس لیے ہوا کہ پہلے ذکر اسحقؑ کا کیا پھر
اونکی اولاد کا ایک نسق پر الیسع بیٹے ہین اخطوب بن العجوز کے ایک قوم نے یہ وہم کیا ہے الیسع
وہی الیاس ہین اللہ نے دونو کا ذکر الگ الگ کیا ہے وہب نے کہا الیسع صاحب الیاس ہین
یہ دونو تھے یحیے و عیسے و زکریا سے پہلے تھے کسی نے کہا الیسع خضر ہین اللہ نے ان سب کو سارے
جہان پر فضیلت بخشی تہی بعض نے کہا یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ انبیا افضل ہین ملائکہ سے اس لیے
کہ جہان نام ہے سارے موجودات کا سوا اللہ کے اسمین فرشتے بہی داخل ہین اللہ نے اٹھارہ
پیغمبرونکا ذکر کیا بغیر ترتیب کے نہ بحسب زمان اور نہ بحسب فضل کیونکہ حرف واو مقتضی ترتیب نہین
ہے پھر ذکر آبا و ذریات و اخوان کا کیا بحرف تبعیض اس لیے کہ بعض اُنمین مسلمان نہ تھے اور عیسے
و یحیے کی اولاد نہ تھی اور بعض ذریت کافر ہوئے جسطرح پسر نوحؑ غرضکہ اللہ نے اُنمین سے جسکو
چاہا راہ ہدایت پر لگایا خدانخواستہ اگر یہ لوگ اللہ کی عبادت مین کسیکو شریک کرتے تو سارے طاعات
اونکے باطل ہوجاتے اس لیے کہ شرک کے ساتھ کوئی عمل قبول نہین ہوتا ہے کیسا ہی اچھا کام کیون
نہ ہو لوگ اونکو اللہ نے کتاب دی تھی خواہ بطور انزال یا بطور وراثت اور حکم یعنے علم دیا تہا اور نبوت
یعنے رسالت سو اگر کفار قریش اونکو نہین مانتے ہین تو بڑے نمانا کرین اللہ نے ایک اور قوم لگا رکھی ہے
جو اونپر ایمان لاتے ہین وہ انصار اہل مدینہ و مہاجرین ہین قتادہ نے کہا وہ اٹھارہ پیغمبر مذکور ہین ابو
رجا عطاردی نے کہا وہ ملائکہ ہین اس مین بعد ہے اس لیے کہ قوم کا لفظ نہین بولا جاتا مگر بنی
آدم پر بعض نے کہا فرس ہین ابن زید نے کہا جو اونکا منکر نہین ہے وہ اُنہین مین سے ہے خواہ
فرشتہ ہو یا نبی یا صحابی یا تابعی اولے یہ ہے کہ مراد انبیائے مذکورین ہین اس لیے کہ بعد اسکے
یون فرمایا ہے کہ اللہ نے اونکو ہدایت دی تو اونکی ہدایت پر چل یہ نہین ہوسکتا کہ حضرتؐ کو حکم ہو کہ
تم اقتدائے مہاجرین و انصار کرو اقتدا سے یہ مراد ہے کہ اونکا سا صبر تم بہی کرو یا توحید مین اُنکی
چال پر چلو اگرچہ جزئیات شرائع مختلف ہین یا سارے اخلاق حمیدہ اور افعال مرضیہ و صفات رفیعہ کاملہ
مین اونکے مقتدی رہو اسمین دلیل ہے اسپر کہ حضرتؐ مامور ہین کہ اگلے انبیا کی اقتدا کرین اُس امر
مین جسمین کوئی نص حضرتؐ پر نہین آئی ابن عباسؓ نے سجدہ ص مین کہا تمہارے پیغمبر مامور
ہین کہ داؤد علیہ السلام کی اقتدا کرین اہل علم نے احتجاج کیا ہے اس آیت سے اس

ثابت پر کہ حضرتؐ سارے انبیا سے افضل ہین اس لیے کہ جو خصال اون سب مین متفرق تھے وہ حضرتؐ مین مجتمع ہین ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۞ پہر حضرتؐ کو حکم ہوا کہ تم کہدو کہ مین اس قرآن و تبلیغ پر خواہان اجر نہین ہون یہ بھی منجملہ اونکی ہدایت کے جسکی اقتدا کا حکم ہے یہ قرآن ایک موعظت و تذکیر ہے واسطے سارے موجودین کے وقت نزول فرقان کے اور جو آئندہ آوین یہ دلیل ہے کہ اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہین طرف ساری خلق کے کیا جن وکیا انس تا قیامت آپکی دعوت عام ہے جمیع خلائق کو

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝

اونہون نے نہ پہچانا اللہ کو پورا پہچاننا جب کہنے لگے اللہ نے اوتارا نہین کسی انسان پر کچہہ پوچہہ تو کس نے اوتاری وہ کتاب جو موسے لایا روشنی اور ہدایت واسطے لوگون کے جسکو تم نے ورق ورق کر دکہایا اور بہت چہپا رکہا اور تمکو وہ سکہایا جو نہ جانتے تہے تم نہ تمہارے باپ دادے کہہ اللہ نے اوتاری پہر چہوڑ دے اونکو اپنی بک بک مین کہیلا کرین اور ایک یہ کتاب ہے کہ ہم نے اوتاری برکت کی سچ بتاتی ہے اپنی اگلی کو اور تا تو ڈراوے اصل بستی کو اور اس پاس والون کو اور جنکو یقین ہے آخرت کا وہ اسکو مانتے ہین اور وہ ہین اپنی نماز سے خبردار **ف** ام القرے نام ہے مکے کا اوسکے معنے بستیون کی جڑ یا اسواسطے کہ تمام عرب کا مرجع تہا یا کہتے ہین کہ پانی مین سے زمین اول یہی کہلی تہی اور آس پاس سے مراد عرب ہے جب تک اونہین پر حکم تہا یا سارا جہان ہے انتہے اللہ پاک نے کہا کہ ان لوگون نے اللہ کی کچہہ تعظیم نہ کی جب کہ رسولون کو جہٹلایا ابن عباس ومجاہد وعبد بن کثیر نے کہا یہ آیت حق مین قریش کے اوتری ہے اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے بعض نے کہا حق مین ایک گروہ یہود کے اوتری ہے کسی نے کہا حق مین فنحاص یا مالک بن صیف کے اول صحیح ہے اس لیے کہ آیت مکی ہے اور یہود منکر انزال کتب کے آسمان سے نہ تہے ہان قریش اور سارے عرب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے کا انکار کرتے تہے کیونکہ بشر تہے کما قال تعالے اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ

النَّاسَ وکقولہ تعالیٰ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا اونہان یون کہا کہ اللہ کی قدرت کی جبکہ انکار کیا کہ کسی بشر پر کچھ اوتارے بہلا ان منکرون سے یہ تو پوچھو کہ تم سلب عام کے قائل ہو ہم ایک قضیہ جزئیہ سوجبہ بتلاتے ہین کہ تورات کس نے اوتاری تہی ہر کوئی جانتا ہے کہ اللہ نے اسکو موسے علیہ السلام پر اوتارا تہا وہ کتاب ایک نور تہا کشف مشکلات مین ایک ہدایت تہی ظلم شبہات سے تم نے اسکو الگ ورقون پر لکہا پہر اوس مین تحریف وتاویل کی پہر کہتے ہو کہ یہ اللہ کے پاس سے آئے ہین حالانکہ وہ اوسکے پاس سے نہین آئے ہین پہر اللہ نے قرآن اوتارا اوس سے تمکو وہ معلوم ہوا کہ جو تم نہ جانتے تہے نہ تمہارے باپ دادے کیونکہ قرآن مین خبر گذشتہ اور خبر آیندہ ہے قتادہ نے کہا مراد اوس مین عرب ہین مجاہد نے کہا یہ آیت واسطے مسلمانون کے ہے ابن عباسؓ نے کہا تو کہہ اللہ یعنے اللہ نے اس قرآن کو اوتارا یہ قول ابن عباسؓ کا تفسیر مین اس آیت شریف کے متعین ہے اور جو کسی نے کہا ہے کہ یہ امر ہے ساتھ کلمہ مفردہ غیر مرکب کے سو کلمہ مفردہ کا لانا لغت عرب مین کچھ فائدہ بخش نہین ہوتا کہ اوس پر سکوت کیا جاوے پہر فرمایا چھوڑ دے انکو اونکے جہل وضلال مین پڑے کہیلا کرین یہانتک کہ اللہ کیطرف سے اونکو یقین آوے قریب ہے کہ وہ جان لینگے کہ انجام انکے لیے ہے یا واسطے عباد متقین کے ام القرے سے مراد مکہ ہے ماحول سے مراد قبائل عرب اور سارے طوائف بنی آدم مین کیا عرب وکیا عجم کما قال تعالیٰ فی الایۃ الاخرے قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا وقال لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ وقال وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ وقال تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا وقال وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ صحیحین مین ثابت ہوا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مین دیا گیا ہون پانچ چیزین جو نہین دیگئین کسی نبی کو پہلے مجھسے پہر منجملہ اونکے ایک یہ چیز ذکر کی وکان النبی یُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً اسی لیے یہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لاتا ہے اللہ ویوم آخر پر وہ اس کتاب مبارک پر جو ہم نے تجہپر اے محمدؐ اتاری ہے ایمان لاتا ہے وہ کتاب قرآن کریم ہے اور یہی لوگ حفاظت نماز کی بہی کرتے ہین ہر نماز کو اوسکے وقت پر باعتدال ارکان واداکار ادا کیا کرتے ہین کسی طرح کا خلل

اور مونون کو جو نہین پہنچایا جو ... سلب عام ... قضیہ جزئیہ ... کتاب ... سلام پر اوتارا تہا ... [illegible]

[illegible] [illegible] ۹۴ [illegible] ۹۳ اور جو کوئی ... مین سوائے کے ... ۹۵ ... اوس پر آخری کتاب ... بہت برکت ... جہان والون کو ڈراوے ... ۹۶ اور مکہ کے گرد والون کو ... [illegible]

روا نہین رکہتے **ف** فتح البیان مین لکھا ہے خدا کی قدر نہ جاننے کا مطلب یہ ہے کہ جیسا اللہ کو پہچاننا
چاہیے تہا ویسا اوسکو نہ پہچانا اگر پہچانتے تو ارسال رسل انزال کتب کا انکار کیون کرتے یہ قول اخفش
کا ہے بعض نے کہا کہ قدر نعمت خدا کی نجانی ابن عباس رض نے کہا یہ کفار ہین اللہ کی قدرت نہین مانتے
جو ایمان لایا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اوس نے اللہ کی قدر جانی جو ایمان نہ لایا وہ نا قدر رہا مجاہد نے
کہا یہ مشرک عرب ہین اونہون نے اللہ کی عظمت نہ سمجہی ابو العالیہ نے کہا اللہ کا وصف نہ کیا جیسا کہ
کرنا چاہیے تہا یہ سب معانی صحیح ہین یہود نے کہا اے محمد کیا اللہ نے تجپر کوئی کتاب اتاری ہے کہا
ہان کہا اللہ نے آسمان سے کوئی کتاب نازل نہین کی اللہ نے اس بات کے جواب مین فرمایا کہ بہلا اگر کتاب
نازل نہین کرتا ہے تو جو کتاب موسے لائے تہے وہ کس نے نازل کی اسکو تو تم بہی مانتے ہو یہ غایت
درجے کی تبکیت و تقریع ہوئی اونکا انکار کرنا باطل ٹہیرا فساد انکا ظاہر ہوگیا اور اگر مراد کفار قریش
ہین تو یہ الزام اونپر یون ہے کہ وہ تورات کے معترف تہے اونکو یہود کے خبر دینے سے علوم تہا کہ
وہ اللہ کی کتاب ہے پہر تورات کی تعریف فرمائی اسکو نور و ہدایت ٹہیرایا یعنے ظلمت ضلالت سے فروغ ہدایت
مین لاتی ہے حق و باطل مین فرق سمجہاتی ہے یعنے قبل تغیر و تبدیل کے یہود نے اصل کتاب تورات
کو چہوڑکر نقل اسکی جدا جدا اوراق پر لکہی تہی تاکہ ادن ورقون مین تحریف تبدیل کرین اظہار و اخفا و کتم
صفت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہین یہ انکی مذمت ہے چنانچہ آیت رجم کو چہپا رکہا تہا حالانکہ اصل
تورات مین لکہی تہی خطاب علمتم کا یہود کو ہے کہ جو بات اونکو معلوم نہ تہی وہ حضرت صلعم کی زبان سے معلوم
ہوئی یا مشرکین کو ہے کہ قریش نے حضرت صلعم سے علم پایا حسن نے کہا اللہ نے جو علم اونکو حضرت صلعم کے
ذریعے سے دیا اوسکو انہون نے ضائع کیا کچہہ منتفع نہوئے مجاہد نے کہا یہ خطاب مسلمانون کو ہے اللہ نے
اپنی نعمت یاد دلائی کہ ہم نے تمکو زبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر علم دیا لیکن قول اول اولے ہے قتادہ نے
کہا یہود کو علم دیا تہا اونہون نے پیروی اسکی نکی نہ اسپر عمل کیا اللہ نے اونکے علم کی مذمت فرمائی حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب الزامی سکہایا کہ تو کہدے کہ اللہ نے اسکو اوتارا تہا یلعبون سے معلوم ہوا
کہ جیسے لڑکے کہیلتے کودتے ہین ایسا کام وہ کرتے ہین یلعب یعنے یَسْخَرُوْنَ یا یَسْتَهْزِئُوْنَ ہے اسمین
وعید و تہدید ہے مشرکون کو جسنے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے آیت سیف سے اوسکا قول بعید
ہے پہر قرآن پاک کی مدح فرمائی کہ اگر اللہ کتاب نہین اوتارتا ہے تو اوسنے یہ قرآن کسطرح اوتارا جو

کثیر البرکۃ والخیر دائم النفع ہے توریت وانجیل کی تصدیق کرتا ہے دعوت الی اللہ و توحید خدا مین
موافق کتب مذکورہ ہے گو بعض احکام مین مخالف کیون نہ ہو مکے کا نام خاص کر اسلیے لیا کہ عظیم الشان
جلیل القدر ہے سب قریے مین پہلا گھر ہے جو واسطے لوگون کے بنایا گیا ہے اہل ہست کا قبلہ
ہے حج کی جگہ ہے قتادہ نے کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ زمین مکے ہی سے پہیلائی بچھائی گئی ہے
اسی لیے اسکو ام القرے کہتے ہین یا اسلیے کہ زمین کی ناف ہے مراد مکے کے ڈرانے سے ڈرانا
اہل مکہ کا ہے اس سے ساری زمین والونکا ڈرانا بہی ثابت ہوا مراد ومن حولہا سے سارے بلاد وقری
ہین شرقاً وغرباً اسمین دلیل ہے عموم رسالت آنحضرت صلعم پر طرف سارے اہل زمین کے والحمد للہ جو
شخص دار آخرت کی تصدیق کرتا ہے اسپر حق ہے کہ اس کتاب پر بہی ایمان لائے عمل کرے کیونکہ
تصدیق آخرت قبول دعوے کو موجب ہے تاکہ خیر آخرت ہاتھہ لگے نماز کا ذکر اسلیے کیا کہ سارے
واجبات مین یہ عبادت عماد و اشرف ہے جو آدمی محافظ نماز ہوگا وہ سارے عبادات کی بہی حفاظت
کریگا حفظ سے مراد اداے ہست ہے وقت پر حاصل یہ ہے کہ ایمان بآخرت باعث ایمان بحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ایمان لانا حضرت صلعم پر باعث محافظت ہے نماز پر وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ
عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ
الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ اُس سے

ع ١٧

ظالم کون ہے جو باندہے اللہ پر جہوٹہہ یا کہے مجھکو وحی آئی اور اسکو کچھہ وحی نہین آئی اور جو کہے مین اتارتا ہون
برابر اوسکے جو اللہ نے اوتارا اور کبہی تو دیکھے جسوقت ظالم ہین موت کی بیہوشی مین اور فرشتے ہاتھہ کہولے ہین
کہ نکالو اپنی جان آج تمکو جزا ملیگی ذلت کی مار اسپر کہ کہتے تہے اللہ پر جہوٹہہ باتین اور اسکی آیتون سے تکبر کرتے
تہے اور تم ہمارے پاس آئے ایک ایک جیسے ہم نے بنائے تہے پہلی بار اور چہوڑ دیا جو ہمنے اسباب دیا تہا پیٹہہ کے پیچہے اور ہم دیکہتے نہیں
تمہارے ساتہہ سفارش والے جنکو تم بتاتے تہے کہ اونکا تم مین ساجہا ہے ٹوٹ گئے تم آپس مین اور جاتے رہے
جو دعوے تم کرتے تہے ف یعنی جو کوئی اللہ پر جہوٹہہ باندہتا ہے اللہ کے لیے شریک یا بیٹا

ٹہیرا تا ہے یا کہتا ہے کہ مجھکو اللہ نے طرف لوگون کے بہیجا ہے حالانکہ اوسکو نہین بہیجا یا کہتا ہے کہ مجھکو
وحی آئی ہے حالانکہ نہین آئی اوس سے بڑہکر کوئی ظالم نہین ہے عکرمہ و قتادہ نے کہا یہ آیت مسیلمہ کذاب
مین اتری ہے اور جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مین بہی اللہ کیطرح نازل کرسکتا ہون یعنے مثل وحی کے عبارت
بنالاتا ہون اور قرآن کا معارضہ قول مفتری سے کرسکتا ہون کقولہ تعالے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ تو وہ بہی بڑا ستمگار ہے غمرات موت سے مراد
سکرات و کربات موت ہین فرشتے مارنے پیٹنے کو ہاتہہ پہیلائے ہوئے ہوتے ہین کقولہ لَئِنْۢ
بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ وکقولہ وَيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ ضحاک و
ابو صالح نے کہا ہاتہہ بڑہائے ہوئے ہین ساتہہ عذاب کے کقولہ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ
يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ اسی لیے یہ کہا کہ فرشتون نے ہاتہہ کہولے ہین اونکے مارنے کو یہان
تک کہ اونکی جانین اونکے بدنون سے باہر نکلین و لہذا کہتے ہین کہ نکالو اپنی جان کیونکہ جب کافر مرنے لگتا
ہے تو ملائکہ اوسکو بشارت دیتے ہین عذاب و نکال و اغلال و سلاسل و جحیم و حمیم و غضب رحمن کے اس
وقت اوسکی روح اوسکے بدن مین متفرق و پریشان ہوکر باہر نکلنے سے نافرمانی کرنے لگتی ہے تب فرشتے
اونکو مارکر جان باہر نکال لیتے ہین اور کہتے ہین آج تمہاری پوری اہانت ہوگی جسطرح تم اللہ پر جہوٹ باندہتے
تہے اوسکی آیتون سے غرور کرتے تہے رسولون کے منقاد نہ ہوتے تہے کیفیت احتضار مومن و کافر میں بہت
سی حدیثین آئی ہین زیر کریمہ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بیان اونکا اویگا ابن مردویہ نے
اسجگہہ ایک بڑی لمبی چوڑی حدیث ابن عباسؓ سے مرفوعًا ذکر کی ہے واللہ اعلم **ف** پہر فرمایا تم آئے پاس
ہمارے اکیلے اکیلے جسطرح کہ پہلے ہم نے تمکو بنایا تہا تم اس معاد کے منکر تہے حشر کو بعید جانتے تہے
اب دیکھو کہ یہ وہی دن ہے بعث کا جو نعمتین اور اموال ہم نے تمکو دیے تہے اور تم نے دنیا مین فراہم
کیے تہے وہ سب وہین پس پشت چہوڑ آئے ہو صحیح مین مرفوعًا ثابت ہوا ہے کہ ابن آدم
کہتا ہے مال میرا مال میرا تیرا مال کچہہ نہین مگر جو تو نے کہا لیا فنا کیا یا پہن لیا پرانا کیا یا صدقہ دیا باقی
رکہا اسکے سوا جو کچہہ ہے وہ سب جانے والا ہے اسکو لوگون کے لیے چہوڑ جاویگا حسن بصری نے کہا
ابن آدم کو دن قیامت کے لائینگے اللہ کہے گا جو تو نے جمع کیا تہا وہ کہان ہے کہے گا اے رب جمع کر
کے چہوڑ آیا زیادہ سے زیادہ فنا دے گا تو نے اپنی جان کے لیے کیا آگے بہیجا دیکہیگا

توکچہہ بہی آگے نہین بہیجا پہر یہ آیت پڑہی وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی الآیۃ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ **ف** یہہ فرمایا آج ہم تمہارے سفارشی جنکو تم شریک سمجہے تہے نہین دیکہتے کدہر گئے یہ فرمانا بطور تقریع توبیخ کے ہے اسپر کہ اونہون نے دنیا مین اصنام انداد اوثان اولیا مشائخ صوفیہ شیاطین انبیا و رسل کو شرکار خدا ٹہیرایا تہا اس گمان پر کہ وہ معاش و معاد مین اونکو نفع دینگے اگرچہ کبہی سعاد سچ ہوا مگر جب قیامت آئی تو وہ سارے اسباب منقطع ہوگئے گمراہی چلدی افترا بندی خاک مین ملگئی اللہ روس خلائق و مجمع عام مین اونکو پکار کر فرماوے گا میرے شریک کہان ہین کدہر ہین جنکو تم اپنے زعم مین شفیع سمجہتے تہے اللہ کے سوا جنکو تم نے پوجا تہا اب وہ کدہر گئے اونکو لاؤ یا وہ خود آوین تمہارا بہلا کرین مدد دین یا اپنا بہلا کرین اور منتصر ہون مراد تقطع سے ٹوٹجانا سارے اسباب و وصلات و وسائل و ذرائع کا ہے اون کو امید تہی کہ انداد و اصنام و اولیاء کرام اون کے کچہہ کام آوینگے وہ سارا زعم یہان جاتا رہا **ع** اے بسا آرزو کہ خاک شدہ اب کوئی کسی کے کام نہین آیا بلکہ متبوعین تابعین سے ناراض و خفا ہوجاوینگے کقولہ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ وقال تعالی فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ وقال تعالی اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ وقال تعالی وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ الآیۃ وقال وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا الآیۃ اس باب مین بہت آیات آئی ہین **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ تم کیونکر یہ بات کہتے ہو کہ اللہ نے کسی بشر پر کچہہ نہین اوتارا اس سے تو تکذیب سارے انبیا کی لازم آتی ہے حالانکہ جو کوئی اللہ پر جہوٹ باندہے یا وحی کا آنا کہے یا معارضہ وحی کا دعوے کرے اس سے بڑہکر کوئی جفا کار ظالم بدا طوار نہین اللہ نے اپنے انبیا کو ہمیشہ ایسے افترا اون سے بچایا یہ کام تو کذابین دجالین اکالین بطالین رؤس ضلال ائمہ ضلال کا ہے جیسے مسیلمہ کذاب تہا کہ اوسنے یمامہ یمن مین دعوے نبوت کا کیا یا جیسے اسود عنسی صاحب صنعا یا سجاح متنبیہ شرجیل بن سعد نے کہا یہ آیت حق مین عبداللہ بن ابی سرح کے اوتری ہے حضرت صلے اللہ علیہ سلم جب مکے مین آئے تو وہ

رضاعی بہائی عثمان کے پاس بہاگ گیا اوسنے اوسکو چہپا رکہا یہانتک کہ اہل مکہ مطمئن ہوئے پہر اوسکے لیے امن لی بعض نے کہا حق مین مسیلمہ بن حبیب کے اوتری ہے وہ صاحب نیرنجات وکہانت تہا تک بندی کرتا مدعی نبوت ہوتا عکرمہ نے کہا جب سورہ مرسلات نازل ہوئی نضر نے کہا والطّاحنات طحنًا والعاجنات عجنًا اسی طرح سے بہت سی تک بندی کی اسپر اللہ نے یہ آیت بہیجی پہر جنہون نے یہ کہا تہا کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا اونہین نے یہ کہا کہ ہم مثل ما انزل اللہ نظم وجمع وتکلم کرسکتے ہیں بعض نے کہا ابن ابی سرح کاتب وحی تہا ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو یہ آیت لکہوائی ثم انشأناہ خلقًا اٰخر اوسنے کہا فتبارک اللہ احسن الخالقین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اسیطرح پر اتری ہے اسوقت اسکو شک ہوا کہا اگر محمدؐ سچے ہین تو مجہکو بہی ویسی ہی وحی آئی جیسے محمدؐ کو آئی اور اگر جہوٹے ہین تو مینے بہی ویسی ہی بات کہی جیسے محمدؐ نے کہی پہر مرتد ہوکر مشرکون مین جا ملا پہر دن فتح کے اسلام لایا کما ھو معروف اہل علم نے کہا ہے داخل ہے اس حکم مین ہر مفتری الکذب علی اللہ پر اس زمانے مین ہو یا بعد اسکے قیامت تک اس لیے کہ خصوص سبب عموم حکم سے مانع نہین ہوتا خطاب لو تری کا حضرت صلعم کو ہے یا ہر صالح خطاب کو مراد ہر ظالم سے آمین منکر وحی مدعی نبوت بطور افترا سبھی داخل ہین بدخول اولے جواب حرف لو کا محذوف ہے یعنے لرأیت امرًا عظیمًا غمرات جمع ہے غمرہ کی بمعنے شدت مراد شدائد مرگ ہین ملائکہ کا ہاتہہ بڑہانا واسطے قبض ارواح کفار کے مثل تقاضی کے ہے جسطرح کسی کا حق کسی پر ہووہ اوسکی طرف ہاتہہ بڑہا مطالبہ تقاضا کرے مہلت وتاخیر طلب حق مین روا نہ رکہے ابن عباس رضؓ نے کہا یہ ملک الموت ہین بعض نے کہا فرشتے ہین عذاب کے اونکے ہاتہہ مین مطارق حدید ہین ومثلہ قولہ تعالے ولو ترٰی اذ یتوفی الذین کفروا الملٰئکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم وہ کفار سے وقت جان نکالنے کے بطور تعنیف وسرزنش کہین گے کہ تم اپنی جان نکالو یعنے ان غمرات سے یا دنیا سے اور عذاب سے یا بدن سے اور ہمکو سونپ دو آجکے دن جسمین تمہاری روح قبض کیجاتی ہے یا اسوقت جسمین تمکو عذاب ہوگا جسکا آغاز عذاب قبر ہے تم اہانت وذلت مین پڑوگے بعد اس کے کہ تم کبر وعظمت مین تہے اللہ پر ناحق کی باتین بناتے تہے تصدیق وعمل سے اسکی آیتون کی غرور وتکبر کرتے تہے یہ عذاب ہون اسی کی جزائے وفاق ہے اب تم ایک ایک الگ الگ ہوکر اہل ومال وملک سے اور معبود غیر اللہ سے ہمارے پاس آئے ہو نضر بن حارث نے

کہا تہا تَشْفَعُ لِيَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى یعنے لات وعزے ہماری شفاعت کرینگے جسطرح آج کل کے
جاہل مسلمان کہتے ہین کہ پیر دستگیر ہمکو عذاب دوزخ وتکلیف حشر ونشر سے بچا لینگے اوسپر یہ آیت
اوتری آج تم اوسی صفت پر آئے جسطرح پہلی بار مان کے پیٹ سے نکلے تہے برہنہ پا برہنہ تن
بے ختنہ کوئی شے تمہارے پاس نہ تہی اور جو مال وولد وخدم ہمنے تمکو دنیا مین عطا کیا تہا وہ سب
تم پیچہے چہوڑ آئے کچہہ بہی تو اپنے ہمراہ نہ لائے نہ اوس سے کچہہ تمہارا فائدہ ہوا ہم تمہارے ساتہ تم
تمہارے شفیعون کو نہین دیکہتے جنکو تم شریک جانتے تہے اور کہتے تہے مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا
إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى قیامت کے دن اللہ مشرکون کو یہ جہڑکی دیگا پہر فرماویگا اب وہ اسباب وسیانی تمہارے
سب کے سب لوٹ گئے جنکو تم دنیا مین میرا شریک اعتقاد کرتے تہے وہ تمہارے پاس سے کہو گئے

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ

فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَهُوَ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ اللہ ہے

کہ پہوڑ نکالتا ہے دانہ اور گٹہلی نکالتا ہے مردے سے زندہ اور نکالنے والا زندے سے مردہ کا یہ
ہے اللہ پہر کہان پہرے جاتے ہو پہوڑ نکالنے والا صبح کی روشنی کا اور رات بنائی آرام کو اور سورج
چاند حساب کو یہ اندازہ رکہا ہے زور آور خبردار نے اور اوسی نے بنا دیے تمکو تارے کہ اونسے راہ پاؤ
اندہیرون مین جنگل اور دریا کے ہم نے کہول سنائے پتے اون لوگون کو جو جانتے ہین ف اللہ نے
خبر دی کہ مین فالق حب ونوے ہون یعنے مٹی کے اندر گٹہلی چیر کر زرع اوگاتا ہون طرح طرح کے
حبوب وثمار سے مختلف رنگ وشکل وطعم کی نبات کو جو ایک زندہ چیز ہے دانہ اور گٹہلی سے جو
ایک مردہ شے ہے مثل جماد کے نکالتا ہون کقولہ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنٰهَا وَأَخْرَجْنَا
مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ الی قولہ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ آیت باب کی تعبیر بہت سی عبارتون
سے کی ہے سب عبارت متقارب ہو دی معانی کسی نے کہا مرغی سے انڈا انڈے سے مرغی نکالتا ہے
کسی نے کہا مرد فاجر سے ولد صالح نکالتا ہے صالح سے فاجر پیدا کرتا ہے اسکے سوا اور عبارات ہین جنکو
آیت شریف شامل ہے پہر اللہ نے کہا اللہ وہ ہے جو یہ کام کرتا ہے وہ ایک وحدہ لا شریک ہے
تم کدہر جاتے ہو حق چہوڑ کر باطل کی طرف مائل ہوتے ہو وہی اللہ پہاڑنے والا اجالے و

گٹھلی پہاڑ کر باہر نکلتا ہے یا اصل شق خلقی مراد ہے جو گٹھلی میں ہوتا ہے فالق بمعنے خالق آتا ہے ابن عباس
ضحاک مقاتل کا یہی قول ہے واحدی نے کہا فالق بمعنے فاطر ہے طبری نے اسکا انکار کیا ہے زجاج
نے جائز کہا ہے اول اوے ہے حب یعنے دانہ وہ ہے جسمین گٹھلی نہو جیسے گندم جو چاول نوے
گٹھلی کو کہتے ہین جسمین عجم ہو جیسے کہجور مشمش شفتالو خوخ وغیرہ مراد یہ ہے کہ جب دانہ یا گٹھلی زمین تر میز
پڑتی ہے اور ایک زمانہ اسپر گذر جاتا ہے اللہ اُس سے برگ سبز ظاہر کرتا ہے پھر اُس پتے سے بال
نکلتی ہے اوس بال مین دانہ ہوتا ہے گٹھلی سے درخت ہوکر بڑہتا ہے اسکی رگین زمین مین گہستی ہین
فتبارک اللہ احسن الخالقین زندے کا مردے سے نکالنا جیسے نطفے سے بیضے سے مرغ یا جیسے
نخلہ نواۃ سے سنبلہ حب سے طبری نے کہا انعام ونبات مین بہی ایسا ہی ہوتا ہے ابن عباس نے کہا مومن
کافر سے کافر مومن سے نکلتا ہے یہی قول ہے حسن کا یہی یا جیسے طائع عاصی سے وبالعکس مگر کوئی
مانع حمل سے ان سب معانی پر نہین بلکہ لفظ اوسع تر ہے اس سے یہی بعض نے کہا مراد زندے سے
ہر حیوان ونبات نامی ہے گو اسمین روح نہو مراد مردے سے ہر غیر نامی ہے جیسے نطفہ حبہ گو کسی حیوان
کی اصل ہو اس صنع عجیب کا وہی صانع الٰہ ہے مستجمع ہر کمال مستحق ہر حمد واجلال اب تم ایمان سے کہان
پھرے جاتے ہو باوجودیکہ برہان توحید قائم ہے اس صنع بدیع وکمال قدرت کو دیکہکر کہان بہکتے
ہو ابن عباس نے کہا تؤفکون بمعنے تکذبون ہے حسن نے کہا بمعنے تصرفون اس آیت شریف مین
دلیل ہے صحت بعث بعد الموت پر اسلیے کہ جو شخص اخراج بدن پر نطفہ بے حقیقت سے قادر ہے
اوسکو اخراج بدن پر خاک سے واسطے حساب کے بہی قدرت حاصل ہے صبح وہ روشنی کہلاتی ہے
جو آغاز نہار مین ظاہر ہوتی ہے مراد صباح سے اسجگہہ ضوء ماہ ومہر ہے یا اضاءت فجر شب کو
محل سکون ٹہیرایا اسلیے کہ حرکت معاش سے اوس وقت استراحت حاصل ہوتی ہے قتادہ نے کہا رات
کو ہر پرند چرند آرام کرتا ہے سورج چاند حساب کے لیے مقرر ہین حساب سے مصالح عباد متعلق ہین
چلنا پھرنا اونکا ایک اندازہ ومقدار پر مقرر ہے نہ بڑہے نہ گہٹے یہ اس لیے کہ اللہ کے بندے عظیم
قدرت بدیع صنعت پر دلیل پکڑین ابن عباس نے کہا مراد شمار ایام وشہور وسنین ہے یہ تدبیر محکم تقدیر معظم
اللہ ہی نے کی ہے اوسی نے تارون کو راہنما بنایا ہے کہ تاریکی بر وبحر مین اونسے رستہ ملتا
ہے یہ ایک نفع ہے اُنسے دوسرا نفع یہ ہے کہ حفظ مین ہر شیطان سرکش سے تیسرا نفع یہ ہے کہ آرایش

آسمان مین اسکے سوا جو کوئی کچھہ زعم کریگا وہ اللہ پر مفتری ہے بعض نے کہا ذنکو حرکت سورج سے رات
و حرکت کواکب سے قبلہ کو پہچانتے ہین عمر بن خطاب نے کہا نجوم اسیقدر سیکہو کہ بر و بحر مین راہ پالو
پہر رک جاؤ واللہ وہ پیدا نہین کیے گئے مگر واسطے زینت آسمان اور رجم شیاطین اور علامات بر و
بحر کے قتادہ سے بہی اسی طرح کہا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے تَعَلَّمُوا مِنَ النُّجُوْمِ مَا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ
فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ثُمَّ انْتَهُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ وَالْخَطِیْبُ مراعات شمس و قمر بغرض ذکر اللہ مستحب
ہے نہ کسی اور کام کے لیے اس باب مین حدیثین آئی ہین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے اِحَبُّ
عِبَادِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِذِکْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَصَحَّحَهٗ دوسرا لفظ ابو
ہریرہ کا مرفوعًا یون ہے تین آدمی ہین جنکو سایہ دیگا اللہ جسدن سوا اوسکے سایے کے کسیکا سایہ
ہوگا تاجر امین امام مقتصد راعی شمس دن مین رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالدَّیْلَمِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ سلمان
فارسی مرفوعًا کہتے ہین سات آدمی ہین جو اوسدن سایے مین ہونگے منجملہ اونکے ایک مراعی
شمس ہے واسطے میقات نماز کے رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ فِیْ زَوَائِدِ الزُّهْدِ یہ سب احادیث
مفید ہین اس بات کو کہ مراعات مذکورہ واسطے ذکر و نماز کے ہے نہ واسطے کسی اور کام کے اللہ نے
انقضائے وقت نماز فجر کا طلوع شمس کو ٹہیرایا ہے اول وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب ہے عصر
کا وقت جب تک ہے کہ سورج صاف چمکتا ہوا ہو مغرب کا وقت غروب آفتاب ہے نماز عشا مین
آیا ہے کہ حضرت تیسری رات کے چاند ڈوبنے کو وقت عشا کا ٹہیراتے تہے پہچان اوائل شہور و اوسط
و اواخر کی انہین سورج چاند سے ہوتی ہے ہلال مواقیت حج مین سو مراعات سورج چاند کی ان کامون
کے لیے موذن و حاجی وغیرہما کو جائز یا مستحب ہے اسکے سوا کوئی مراد انسے نہین ہے اسی طرح حال تارونکا
ہے کہ نظر کرنے سے نجوم مین نہی آئی ہے علی مرتضے کہتے ہین نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ النَّظَرِ فِی النُّجُوْمِ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ وَالْخَطِیْبُ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا اِذَا ذُکِرَتِ
النُّجُوْمُ فَاَمْسِکُوْا رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَالْخَطِیْبُ ابن عباس مرفوعًا کہتے ہین مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ
شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَرْدَوَیْهِ یہ حدیثین محمول ہین اس بات
پر کہ سوائے ہر سہ امر مذکور کے اور کسی امر کے لیے نجوم مین نظر نہ کرے اور جو کچھہ جواز نظر نجوم مین
آیا ہے وہ مقید ہے ساتھہ اسی اہتدا و تفکر و اعتبار کے صحیحین مین بمقصد کسوف مہر و ماہ کے

آیا ہے کہ وہ نہ کسی کی موت کے لیے منکسف ہوں نہ کسی کی حیات کے لیے ولکن اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے یہ آیات جنکی تفصیل کی گئی دلیل ہیں وجود صانع مختار پر اوسکی کمال قدرت و بدیع صنعت و علم و حکمت پر اوس قوم کے لیے جسکو علم و عقل و شعور و دانش ہے وَهُوَ الَّذِيٓ أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ○ وَهُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ ٱلنَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّٰتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَٰبِهٍ ٱنظُرُوٓا۟ إِلَىٰ ثَمَرِهِۦٓ إِذَآ أَثْمَرَ وَيَنْعِهِۦٓ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ اوسنے تمکو نکالا ایک جان سے پھر ہیں تمکو ٹھیرا ؤ ہے اور کہین سپرد رہنا ہمنے کہول سنائے پتے اس قوم کو جو بوجھتے ہین اوسی نے اوتارا آسمان سے پانی پھر نکالی ہمنے اوس سے اوگنے والی ہر چیز پھر اوسمین سے نکالا سبزہ جس سے نکالتے ہین دانے جڑے ہوئے اور کہجور کے گابہے مین سے گچھے لٹکتے ہین اور باغ انگور کے اور زیتون اور انار آپس مین ملتے اور جدے دیکھو اسکا پہل جب پہل لاتا ہے اور اسکا پکنا ان چیزون مین سب پتے ہین یقین لانے والون کو **ف** اول سپرد ہوتا ہے مان کے پیٹ مین کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے پھر اکر ٹھیرتا ہے دنیا مین پھر سپرد ہوگا قبر مین کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کرے پھر جا ٹھیریگا جنت یا دوزخ مین انتہے مراد ایک جان سے آدم علیہ السلام ہین کما قال تعالی يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً مستقر و مستودع کے کیا معنے ہین آپسمین اختلاف ہے ابن مسعود و ابن عباس مجاہد وغیرہم ابو عبد الرحمن سلمی بن قیس بن ابی حازم ابراہیم نخعی ضحاک قتادہ سدی عطا خراسانی کا قول یہ ہے کہ مستقر ارحام مین مستودع اصلاب ابن مسعود اور ایک گروہ نے بالعکس اس کے کہا ہے تیسرے گروہ نے کہا مستقر دنیا ہے مستودع وہ جہان مرا سعید بن جبیر نے کہا مستقر ارحام و پشت زمین ہے اور جسجگہہ مرا حسن نے کہا مستقر وہ ہے جہان مرا اوسکا عمل وہان ٹھیرا ابن مسعود نے کہا مستقر دار آخرت ہے ابن کثیر نے کہا قول اول اظہر ہے واللہ اعلم یفقہون سے وہ لوگ مراد ہین جو اللہ کے کلام اور معنے کو یاد رکہتے ہین اللہ نے آسمان سے ایک اندازے پر پانی اوتارا واسطے رزق عباد و احیا خلائق کے یہ رحمت ہے اسکی خلق پر اس پانی سے ہر قسم کی رویدگی

نکالی کقولہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ پہر اوس سے ہر قسم کا سبزہ اوگا یا کیا زرع کیا شجر پہر اوس مین
دانہ وبہیل لگا یا ایک پر ایک سوار جیسے سنابل ابن عباس نے کہا مراد قنوان دانیہ سے چہوٹے درخت
کہجور کے ہین جنکے گابہ نخل سے ملصق ہین پہر اوس سے باغ انگور کے نکالے یہ دونو نوع اشرف ثمار
ہین نزدیک اہل حجاز کے بلکہ کبہی دنیا مین بہی خیار وشمار ہوتے ہین جس طرح کہ اللہ نے سنت رکہی
ہے ان دونو کی اپنے بندونپر اور فرمایا وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ قتادہ نے
کہا متشابہ ورق وشکل مین بعض قریب بعض اور متخالف طعم وطبع مین براء بن عازب وضحاک وعطا
وسدی وقتادہ وغیرہم نے کہا ذرا فکر کرو قدرت مین خالق کی جسنے عدم سے وجود بخشا پہلے حطب
تہا اب عنب ورطب ہوگیا اسکے سوا اور بہت سے الوان واشکال وطعوم وروائح بنائے ہین کقولہ
تعالے وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ
صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ اسی لیے اسجگہہ یون فرمایا
ہے کہ اسمین دلالتین ہین کمال قدرت وحکمت ورحمت خالق اشیا پر اوس قوم کے لیے جو تصدیق
وتتبع رسل ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد نفس واحدہ سے آدم علیہ السلام ہین حدیث ابو امامہ
مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنے سامنے کہڑا کرکے بائین بازو پر مارا انکی پشت سے ذریت
نکلی جس سے ساری زمین بہرگئی رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ یہ حدیث بمعنے آیت باب ہے
مستقر کے قاف کو کسر وفتح دونو سے پڑہا ہے مراد یہ ہے کہ تمہارا ٹہیراؤ زمین مین یا پشت
زمین پر ہے مستودع رحم یا باطن زمین یا اصلاب رجال ودواب ہے ابن عباس نے
کہا رحم مادر مستقر ہے پشت پدر مستودع ہے پہر آیت پڑہی وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا
نَشَاءُ اسکے بالعکس بہی اونسے مروی ہے یعنے مستقر صلب پدر مستودع رحم مادر
ہے ابن مسعود نے کہا مستقر رحم مادر ہے یہانتک کہ پیدا ہو مستودع قبر ہے یہان تک
کہ مبعوث ہو مجاہد نے کہا جائے قرار پشت زمین ہے دنیا مین جائے سپردگی اللہ کے پاس
ہے آخرت مین کسی نے کہا مراد مستقر سے خلق شدہ ہے مستودع سے وہ جو مخلوق نہین ہوا
یا مستودع گور ہے اور مستقر جنت یا نار قال تعالے وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ
یہ آیت اسی پر دلیل ہے کہ مراد مستقر سے رہنا ہے زمین پر یہ تفصیل آیات یعنی دلائل وادلہ توحید

دبراہین واضحہ وحجج نیرہ واسطے ان لوگون کے ہین جو فہم بعض ودقائق سمجھتے ہین پہر اللہ نے
ذکر پانی کا کیا کہ ہم نے اس سے ہر طرح کی روئیدگی نکالی جو رزق ہے ہر شئے کا کیا انسان کیا بہائم
وطیور ووحوش خضر کہتے ہین گیلے ساگ کو جو شاخون سے پہوٹتا ہے دانے سے باہر ہوتا ہے یا
مراد گیہون جو جوار چاول وغیرہ سارے حبوب وجملہ زروع وبقول ہین دانے کو دیکہو تو
ایک پر ایک چڑہا ہے زرع کو جو نخل پر مقدم کیا اس سے فضیلت زرع کی نکلتی ہے کیونکہ لوگون کو
حاجت زرع کی بنسبت نخل کے زیادہ ہے قوت مالوف یہی کہیتی ہے طلع وہ ہے جو سب سے
اول ثمر نخل سے ظاہر ہوتا ہے مثل کوزے کے اوسمین گچہا ہوتا ہے جب وہ کوزے پہٹ جاتے
ہین تو اوسکا نام عذق ہوتا ہے اوسی کو قنو کہتے ہین یا مراد قنو سے جمار وعرجون ہے دانیۃ کے
معنے قریب یعنے جسکو کہڑا ہو کر ابتہا لے سکے مجاہد نے کہا دانی کے معنے متدلی ہے یعنے لٹکتا ہوا ضحاک نے
کہا یعنے چہوٹے چہوٹے درخت زمین سے ملے ہوئے بوجہہ سے لٹکے ہوئے خرد شاخ جسکو سہولت سے چننے
والا آسانی سے لیلے پہر باغ ہین انگور کے زیتون وانار کچہہ ملتے جلتے اور کچہہ غیر متشابہ ہین اللہ نے اس آیت
مین بعد ذکر زرع کے چار قسم کے درخت ذکر کیے کیونکہ زرع غذا ہے ثمار اشجار فواکہ ہین غذا فاکہہ پر مقدم
ہے نخل کو اسلیے مقدم فرمایا کہ اوسکا پہل بمنزلہ غذا کے ہوتا ہے جو منافع وخواص کہجور مین ہین وہ اور
درختون مین نہین انگور کا ذکر بعد کہجور کے اسلیے کیا کہ بعد اوسکے یہی پہل اشرف انواع فواکہ ہے پہر زیتون
کا نام لیا اسلیے کہ اوسمین بہت سے برکات ومنافع ہین اور سارے وجوہ استعمال پائے جاتے ہین انار
ایک فائدہ مند میوہ ہے اللہ نے کہا ذرا ان چیزون کے پہلنے پکنے کو تو دیکہو کہ درخت کثیف سے
کسطرح کا لطیف پہل نکلتا ہے اگر سمجہو تو یہ سب آیات عظیمہ کثیرہ دلیل ہین وجود قادر حکیم پر کیونکہ حدوث
ان اجناس مختلفہ وانواع متضادہ کا ایک اصل سے پہر نقل کرنا ایک حال سے دوسرے حال پر اس نمط
بدیع سے جسمین سارے عقلمندونکی عقل حیران ہے بغیر احداث کسی صانع متقن کے نہین ہوسکتا
وہی صانع انکی تفاصیل کو خوب جانتا ہے اسکی حکمت مقتضی ان موجودات ممکنہ کی ہے نہ کوئی اوسکا ضد ہے

نہ ند وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يَصِفُوْنَ ۝ ٹہیراتے ہین شریک اللہ کے جن اور اوسنے اون کو بنایا اور تراشتے ہین اوس کے
واسطے بیٹے اور بیٹیان بن سمجہے وہ اس لائق نہین اور بہت دور ہے ان باتون سے جو بتاتے ہین

ع ۱۲ / ۱۸

ف یہ رد ہے مشرکون پر جو اللہ کے ساتھہ اورون کو بہی پوجتے ہین جنکو اوسکی عبادت مین
شریک کرتے ہین اللہ اونکے کفر و شرک سے برتر ہے کوئی سکہے کہ اونہون نے جن کو کب پوجا
وہ تو بت پرست ہین تو جواب یہ ہے کہ جن ہی کی اطاعت سے تو بت پوجتے ہین اونہین نے انکو
یہ حکم دیا ہے کقولہ ان یدعون من دونہ الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ
وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنہم ولامنینہم ولامرنہم فلیبتکن
اذان الانعام ولامرنہم فلیغیرن خلق اللہ ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد
خسر خسرانا مبینا یعدہم ویمنیہم ومایعدہم الشیطن الا غرورا وکقولہ افتتخذونہ
وذریتہ اولیاء من دونی الآیہ وقال ابراہیم لابیہ یابت لاتعبد الشیطن ان الشیطن
کان للرحمن عصیا وکقولہ الم اعہد الیکم یبنی آدم ان لاتعبدوا الشیطن انہ لکم عدو مبین و
ان اعبدونی ہذا صراط مستقیم فرشتے دن قیامت کے یون کہین گے سبحنک انت
ولینا من دونہم بل کانوا یعبدون الجن اکثرہم بہم مؤمنون اسی لیے اللہ پاک نے
اسجگہہ یون کہا ہے کہ جنکو اللہ کا شریک ٹہیراتے ہو اللہ نے تو خود اونکو پیدا کیا ہے جب وہ خالق
اونکا ہوا تو کیونکر وہ ساتھہ خدا کے معبود ہو سکتے ہین کقول ابراہیم علیہ السلام اتعبدون ما تنحتون
واللہ خلقکم وما تعملون معنے آیت کے یہ ہین کہ مستقل بخلق وہی ایک اللہ ہے اسلیے اسی وحدہ
لاشریک لہ کی عبادت چاہیے نہ کسی اور مخلوق کی پہر اللہ نے ذکر گمراہی کا کیا کہ دیکھو وصف رب
مین کسطرح گمراہ ہو رہے ہین خدا کے لیے اولاد بتاتے ہین یہود نے عزیر کو نصارے نے مسیح کو خدا
کا بیٹا ٹہیرا دیا مشرکین عرب نے ملائکہ کو خدا کی لڑکیان بتا دیا لعنہم اللہ اللہ تعالے ان باتون سے
کہین پاک صاف ہے خرقوا لہ کے معنے ہین اختلفوا یا اتفکوا یا کذبوا یا تخرصوا یا جعلوا یا
یا فتعلوا یہ سب معانی قریب یکدیگر ہین مطلب یہ ٹہیرا کہ مشرکون نے اللہ کی عبادت مین جن کو شریک کیا
حالانکہ خدا منفرد ہے ساتھہ پیدا کرنے جن کے بغیر شریک و معین و ظہیر پہر جہالت کی راہ سے اللہ
کے بیٹا بیٹی ٹہیرا لیے حالانکہ جو اللہ ہو اوسکو کب لائق ہے کہ جورو بچے رکہے یا کسی مخلوق کو بنا
شریک ٹہیرائے اللہ انکی ان باتون سے مقدس منزہ متعاظم متعالی ہے کہان اولاد انداد نظرا
شرکا رکہان اللہ پاک فتح البیان مین لکہا ہے کہ حسن نے کہا ہے اطاعت کی اونہون نے

جن کی عبادت اوثان مین زجاج نے کہا جو شرک شیطان نے اونکو اچہا کر کے دکہایا اوسکو اونہون نے مان لیا بعض نے کہا مراد جن سے اسجگہہ ملائکہ ہین اس لیے کہ نظر نہین آتے اسلیے ملائکہ کو جن تہرا ان خدا کا شریک ٹہیرایا ہے کسی نے کہا نزول اس آیت کا حق مین زنادقہ کے ہوا ہے وہ کہتے ہین کہ اللہ و ابلیس دو بہائی ہین عیاذًا باللہ اللہ نے انسان و دواب کو بنایا ابلیس نے سانپون درندون بچہوون وغیرہ کو پیدا کیا اس سے قریب قول ہے مجوس کا کہ عالم کے دو صانع ہین ایک ربِّ سبحانہ دوسرا شیطان مانویہ کا قول یہ ہے کہ ہر خیر نور سے ہے ہر شر ظلمات سے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ ہی نے اونکو بنایا ہے جنکو یہ شریک کرتے ہین بطور دلیل قطعی ثابت ہوا کہ مخلوق شریک خالق نہین ہوسکتا ہے کائنات مین جو کچہ ہے وہ سب حادث مخلوق ہے حادث شریک قدیم نہین ہوتا پہر فرمایا کہ اللہ اونکے ان کذبات و خرافات سے جو اوسکے حق مین بتاتے ہین پاک ہے بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ نئی طرح بنانے والا آسمان و زمین کا اوسکو کہان سے ہو بیٹا اور اوسکو کوئی عورت نہین اور اوسنے بنائی ہر چیز اور وہ ہر چیز سے واقف ہے **ف** بدیع وہ ہے جو بغیر کسی مثال سابق کے کوئی شے پیدا کرے قَالَهٗ مُجَاهِدٌ وَالسُّدِّيُّ بدعت کو جو بدعت کہتے ہین وہ بہی اسی لیے ہے کہ اُسکا نظیر سابق موجود نہین ہوتا ہے بہلا خدا کو کسطرح بیٹا ہوگا بی بی تو ہے نہین بیٹا جب ہوتا ہے کہ مان باپ دونون ہون اللہ سے کوئی شے مشابہ و مناسب نہین کیونکہ وہ ہر شے کا خالق ہے کما قال تعالے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا الی قولہ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا سو جب اللہ نے ہر چیز بنائی اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے تو پہر اوسکے لیے کہان سے بی بی آسکتی ہے اوسکی مخلوق مین سے کیونکہ اللہ کا تو کوئی نظیر نہین ہے نہ ولد ہے اللہ اس سے کہین بلند تر ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے ابداع کہتے ہین کسی شے کے بنانے کو بغیر اگلے نمونے کے استفہام واسطے انکار و استبعاد کے ہے یعنے جسکا وصف یہ ہے کہ وہ مبدع ارض و سما ہے بہلا اوسکے لیے بیٹا کہان سے آویگا اگر فرضًا ہوگا تو مخلوق ہوگا پہر خالق اپنے مخلوق کو کسطرح اپنا بیٹا بنا سکتا ہے حالانکہ بی بی تو ہے نہین بغیر بی بی وجود اولاد کا محال ہے جو خالق ہر شے کا ہوگا محال ہے کہ وہ بعض مخلوقات کو اپنا فرزند ٹہیراوے یہ آیت حجت قاطع ہے فساد قول نصارے پر اللہ

پر کیا چھپا ہے وہ تو ہر شے کا عالم ہے ولله الحمد ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ یہ اللہ ہے رب تمہارا اوسکے سوا کسیکو بندگی نہین بناتی والا ہر چیز کا سو تم اسکی بندگی کرو اور اوسپر ہر چیز کا حوالہ ہے اوسکو نہین پا سکتین آنکھین اور وہ پا سکتا ہے آنکھون کو وہ بہید جانتا ہے خبردار **ف** یعنے آنکہہ مین یہ قوت نہین کہ اوسکو دیکھے سکے مگر جو وہ آپ کو دکھاوے اسلیے کہ لطیف ہے انتہٰی اس آیت مین حکم کیا ہے کہ اللہ کو پوجو جو وحدہ لاشریک لہ ہے اسکی وحدانیت کا اقرار کرو اس بات کو مانو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسکے نہ بیٹا ہے نہ باپ نہ عورت نہ کوئی اوسکا نظیر وعدیل ہر چیز کا حفیظ ورقیب ومدبر ورازق وہی ہے رات دن اونکا نگہبان رہتا ہے ائمہ سلف کے آیت باب مین کئی قول ہین ایک یہ دنیا مین کوئی آنکہہ اللہ کو نہین دیکھ سکتی ہے اگرچہ آخرت مین اسکو دیکھیگی جسطرح احادیث مین متواتر آیا ہے کئی طریق سے صحاح ومسانید وسنن مین رویت الٰہی روز حشر ثابت ہوئی ہے عائشہ نے کہا جسنے یہ زعم کیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے یعنے دنیا مین وہ جھوٹا ہے اسلیے کہ اللہ کہتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ الاٰیۃ رواہ ابن ابی حاتم یہ روایت کئی طرح پر عائشہ سے صحیح وغیرہ مین آئی ہے ابن عباس اس قول مین مخالف عائشہ ہین وہ قائل ہین اطلاق رویت کے دوسرا لفظ یہ ہے کہ دلکی آنکھون سے دو بار دیکھا یہ مسئلہ اگر خدا نے چاہا تو اول سورہ نجم مین آویگا ابن علیہ نے کہا یہ آیت دربارۂ دنیا ہے یعنے یہان کوئی اللہ کو اس آنکھ سے نہین دیکھ سکتا بعض نے کہا سارے ابصار اوسکو نہین دیکھ سکتے یہ مخصص ہے ساتھ رویت مومنین کے خدا کو آخرت مین معتزلہ نے اس آیت سے یہ سمجھا ہے کہ دنیا وآخرت مین کہین بھی دیدار خدا کا نہ ہوگا کوئی اوسکو نہ یہان دیکھیگا نہ وہان سو یہ قول مخالف مذہب اہلسنت وجماعت ہے یہ لوگ مرتکب جہل ہین دلیل کتاب وسنت سے کتاب کی دلیل تو یہ ہے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اور حق مین کفار کے فرمایا ہے كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ امام شافعی نے کہا یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ مومن اسدن دیدار خدا سے محجوب نہ ہونگے رہی سنت سو اخبار متواترہ ایک جماعت صحابہ سے جیسے ابوسعید ابوہریرہ انس جریر صہیب وبلال وغیرہم سے آئی ہین کہ اہل ایمان اللہ کو دار آخرت عرصات وجنات وروضات مین آنکھون سے دیکھینگے جعلنا اللہ منہم

یہ دیکھنا ساری نعمتوں سے بڑھکر ہوگا سچ پوچھو تو فوز عظیم یہی ہے یا ابصار سے مراد سمجھ عقول
ہین یہی قول ہے تیجیے بن حصین قاری اہل مکہ کا مگر سخت غریب اور خلاف ظاہر آیت ہے گویا یحیی
نے یہ اعتقاد کیا کہ ادراک بمعنے رویت ہے واللہ اعلم دوسرون نے کہا درمیان اثبات رویت و نفی
ادراک کچھ منافات نہین ہے اسلیے کہ ادراک اخص ہے رویت سے اور نفی اخص سے انتفاء اعم
لازم نہین آتا پہر اس ادراک منفی مین اختلاف ہے کہ وہ کیا چیز ہے کسی نے کہا معرفت حقیقت ہے
اسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اگرچہ مومن اوسکو دیکھین گے جسطرح دیکھنے والا چاند کا حقیقت چاند
کو دریافت نہین کرسکتا نہ اسکی کنہ و ماہیت کو جان سکتا ہے سو اللہ عظیم اوسے تر ہے ساتھہ اس امر
کے وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى بعض نے کہا ادراک اخص ہے رویت سے ادراک کہتے ہین احاطے کو
عدم احاطے سے عدم رویت لازم نہین آتی جسطرح کہ عدم احاطہ علم سے عدم علم لازم نہین آتا قال تعالے
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا صحیح مسلم مین آیا ہے لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اس سے
عدم ثنا لازم نہین آتی ابن عباس رض نے کہا محیط نہین ہوتی نگاہ کسی کی ملک کو عکرمہ نے ایک شخص سے
کہا تہا تو آسمان کو نہین دیکھتا ہے کہا ہان کہا اسی طرح سب دکہائی دیتے ہین قتادہ نے کہا اللہ
اعظم تر ہے اس سے کہ ابصار اسکا ادراک کرسکین عطیہ عوفی نے کہا نظر کرینگے طرف اللہ کے مگر ابصار
محیط نہ ہونگے بسبب کمال عظمت کے ہان اللہ کی بصر اون سب کو محیط ہوگی ابو سعید نے تفسیر آیت
اب مین مرفوعًا کہا ہے کہ اگر سارے انس و جن و شیاطین و ملائکہ جب سے کہ پیدا ہوئے ہین
جبتک کے فنا ہون ایک صف باندہین کبہی بہی اللہ کا احاطہ نہ کرسکین رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ لکن یہ حدیث
سخت غریب ہے اصحاب کتب ستہ مین سے کسی نے اوسکو روایت نہین کیا ہے ابن عباس رض نے کہا
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب تبارک وتعالے کو دیکھا عکرمہ نے پوچہا کیا اللہ نے نہین کہا
ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ الایۃ کہا لَا اُمَّ لَكَ ذَاكَ نُوْرُهُ الَّذِیْ هُوَ نُوْرُهٗ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهٖ لَا يُدْرِكُهٗ شَیْءٌ دوسرا لفظ
یہ ہے لَا يَقُوْمُ لَهٗ شَیْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فِیْ كِتَابِ السُّنَّةِ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِیْ تَفْسِيْرِهٖ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ
اَيْضًا وَالْحَاكِمُ فِیْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اسی معنے مین حدیث
ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ مرفوعًا صحیحین مین آئی ہے اللہ نہین سوتا اور نہ اوسکو لائق ہے کہ
سووے نیچا کرتا ہے قسط کو اور اونچا کرتا اوٹھہ جاتا ہے طرف اوسکے کام دنکا پہلے رات کے

اور کام رات کا پہلے دن کے پردہ اوسکا نور ہے یا نار اگر کھولدے اس پردے کو تو جلادین سبحات
اوسکے سونہہ کے جہانتک کہ جاوے نگاہ اوسکی خلق او سکی سے یعنے تا مد بصر و منتہاے نظر جو کچھ
سامنے پڑے نور الٰہی کی تاب نہ لا کر خاک سیاہ سوختہ ہو جاوے کتب متقدمہ مین آیا ہے کہ جب
موسے نے سوال دیدار کیا فرمایا اے موسےؑ نہین دیکھتا مجھکو کوئی زندہ مگر مر جاتا ہے اور نہ کوئی خشک
مگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے قال تعالےٰ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّآ
اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ نفی اس ادراک خاص کی نافی رویت بروز قیامت
نہین ہے اوسدن تو اللہ اپنے مومن بندون کے لیے جلوہ آرا ہوگا جسطرح چاہیگا رہا اوسکا جلال
وعظمت سو اوسکو کوئی آنکھ نہین پا سکتی اسی لیے عائشہ صدیقہ ام المومنین اثبات رویت کا دار آخرت
مین اور نفی اسکی دنیا مین کرتی ہین بدلیل اسی آیت باب کے سو جسکی نفی کی ہے وہ ادراک ہے بمعنے رویت
عظمت و جلال علےٰ ما ھو علیہ کہ کسی بشر کو ممکن نہین ہے بلکہ نہ کسی فرشتے کو بلکہ نہ کسی
شئے کو بلکہ مدرک ابصار کا اور محیط و عالم اونکا علی ما ھی علیہ وہی اللہ ہے کیونکہ خالق ہے
اونکا کما قال تعالےٰ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ یا مراد ابصار سے مبصرین ہین یعنے
کوئی شے اوسکو نہ دیکھے گی وہ سب کو دیکھتا ہے ابو العالیہ نے کہا لطیف ہے استخراج مین خبیر
ہے مکان سے یہ ویسی بات ہے جیسے لقمانؑ نے اپنے فرزند ارجمند سے ناصحانہ کہا تھا يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ
اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ
لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے بصر کہتے ہین حاسہ نظر کو یعنے قوت باصرہ یہہ کبھی آنکھ
کو بھی بصر بولتے ہین اسلیے کہ محل نظر ہے ادراک کہتے ہین کسی شے تک پہونچ جانا اور اوسکا احاطہ
کر لینا زجاج نے کہا کوئی اسکی کنہ حقیقت تک پہونچ نہین سکتا سو آنکھین اوسکو دیکھین گی احاطہ
اوسکا نہ کر سکین گی جس طرح کہ دل اللہ کو پہچانتے ہین مگر محیط نہین ابن المسیب نے کہا لَا تُحِيْطُ بِهِ
الْاَبْصَارُ ابن عباسؓ نے کہا كَلَّتْ اَبْصَارُ الْمَخْلُوْقِيْنَ عَنِ الْاِحَاطَةِ بِهٖ سو نفی یہ ادراک ہے نہ مجرد
رویت کیونکہ رویت ثابت ہے احادیث متواترہ سے جن مین کسی طرح کا شک و شبہ نہین
حاصل یہ ہے کہ جو شخص منکر رویت ہے علی الاطلاق اوس کے پاس کوئی دلیل و تمسک
نہین ہے علاوہ اس کے علم بیان و میزان مین یہہ بات مقرر ہے

کہ رفع ایجاب کلی کا سلب جزئی ہوتا ہے تو معنے آیت شریف کے یہ ٹہیرے کہ بعض ابصار مدرک ورد گار نہ ہونگی وہ ابصار کفار کی ہین یہ بہی اس بنیاد پر کہ نفی ادراک کی مستلزم نفی رویت خاصہ کی ہوتی ہے اور آیت باب سلب عموم سے ہے نہ باب عموم سلب سے مطلب یہ ہوا کہ کل ابصار اوسکی مدرک نہونگی بلکہ بعض ابصار وہ ابصار مومنین ہین غرضکہ ان دو وجوہ مین سے کسی ایک وجہ کی طرف جانا ضرور ہے کیونکہ ہونا رویت کا آخرت مین بتواتر ثابت ہوچکا ہے کریمہ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ الآیۃ اسی کے معاضد ہے ایک قوم نے اہل بدع مین سے جیسے خوارج ومعتزلہ ومرجیہ ہین اس آیت کو اپنی دستاویز ٹہیرایا ہے حالانکہ یہ بات ناتمام ہے کیونکہ مورد آیت کا تمدح ہے وہ رویت کو ثابت کرتا ہے اس لیے کہ نفی کرنا ادراک مستحیل الرویۃ کا کوئی مدح کی بات نہین ہے جو چیز دکہائی نہین دیتی وہ مدرک بہی نہین ہوتی مدح وتعریف تو جب ہے کہ رویت متحقق ہو مگر ادراک نہ ہوسکے اس صورت مین یہ آیت ہماری حجت ہے اونپر نہ اونکی ہمپر اگر ذرا بہی بنظر غور دیکہتے تو اس آیت سے پیچہا چہوڑانے کو غنیمت جانتے نافی رویت کو لازم ہے کہ اللہ کے معلوم موجود ہونے کی بہی نفی کرے کلام اس مسئلے مین بہت لنبا چوڑا ہے حافظ ابن القیم نے کتاب حادی الارواح مین منکرین رویت پر خوب ہی رد کیا ہے شوکانی نے کتاب بغیہ مین اس مسئلے کو خوب ہی چہانا بنیا ہے ایک آدہ جگہہ ہم نے بہی کسیقدر تفصیل کی ہے اے لطیف خبیر تو ہمکو بخشدے اپنا دیدار ہمین نصیب فرما جو منکر ہین اونکو محجوب رکہہ وہ اسی قابل ہین کہ تجہکو نہ دیکہین زجاج نے کہا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ خلق ادراک ابصار نہین کرسکتی یعنے کیفیت حقیقت بصر کی نہین پہچانتے نہین جانتے کہ وہ کیا شئے ہے جسکے سبب سے انسان اونکی آنکہون سے دیکہتا ہے نہ اور اعضا سے

قَدۡ جَآءَكُمۡ بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ فَمَنۡ اَبۡصَرَ فَلِنَفۡسِهٖ وَمَنۡ عَمِيَ فَعَلَيۡهَا وَمَآ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِحَفِيۡظٍ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ وَلِيَقُوۡلُوۡا دَرَسۡتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۝ تمکو پہونچ چکین سوجہ کی باتین تمہارے رب سے پہر جو سوجہا سو اپنے واسطے اور جو اندہا رہا سو اپنے برے کو اور مین نہین تمپر نگہبان یون پہیر پہیر سمجہاتے ہین ہم آیتین اور تاکہ کہین تو پڑہا ہے اور تا واضح کرین ہم اوسکو واسطے سمجہہ والون کے

ف بصائر سے مراد بینات ہین یعنے وہ حجتین جنپر قرآن پاک مشتمل ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو لائے ہین سو جو کوئی سوجہا بوجہا وہ اپنے لیے کقولہ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِيۡ لِنَفۡسِهٖ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا اسی لیے یہ کہا کہ جو کوئی اندہا رہا تو وبال

اوسکا اوسی کی جان پر ہے کقولہ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ حفیظ
بمعنے حافظ ورقیب ہے یعنے مین اللہ کیطرف سے حکم رسالت کا پہونچانے والا ہون ہدایت وضلالت
اُسکی مشیت پر موقوف ہی کچھ میرے بس مین نہین ہے سو جسطرح آیات توحید کو ہمنے اس سورت
مین بیان کیا ہے اسی طرح ہر جگہہ ہم واسطے جاہلون کے توضیح وتفسیر کرتے ہین تاکہ مشرک و
کافر بکذب کہنے لگین کہ اے محمدؐ تم پہلے سے پڑہے لکہے ہو تم نے اہل کتاب سے علم سیکھا ہے
یہ قول ہے ابن عباس مجاہد سعید بن جبیر ضحاک وغیرہم کا ابن عباس نے کہا دارست بمعنے
تلوت خاصمت جادلت قارأت تعلمت ہے وہذا کقولہ تعالے اخبارا عن کذبہم
وعنادہم وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اِفْكٌ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ
فَقَدْ جَاءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا وَقَالُوْا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا وقال تعالے اخبارا عن زعیمہم وَ
كَاذِبِهِمْ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ الی قولہ فَقَالَ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ پہر فرمایا تم
نے اونکے لیے کیا ہی جو حق کو جانکر اتباع کرتے ہین باطل کو پہچان کر اوس سے بچتے ہین اللہ ہی جانے
اپنی حکمت بالغہ کو کہ اونکے ضلال اور اُنکی ہدایت مین کیا مصلحت ہے کقولہ تعالے يُضِلُّ بِهٖ
كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وکقولہ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ
قُلُوْبُهُمْ الی قولہ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وقال تعالی وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ
اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ
يَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط وقال وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا وقال تعالے
قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ
عَمًى اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ اسکے سوا اور بہت سی آیتین ہین جو دلالت
کرتی ہین اس بات پر کہ اسنے قرآن پاک کو واسطے ہدایت متقین کے نازل کیا ہے جسکو
چاہے اوس سے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے بعض نے بجائے دارست درست پڑہا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دَارَسْتَ بمعنے قَرَأْتَ وَتَعَلَّمْتَ یہی قول ہے مجاہد وسدی وضحاک وابن زید وغیرہم کا حسن نے کہا بمعنے تَقَادَمَتْ وَانْمَحَتْ ہے زبیر نے کہا ہمارے لڑکے دَارَسْتَ پڑہتے ہین حالانکہ یہ بفقط دَرَسْتَ ہے ابن مسعودؓ کی قرائت بہی بغیر الف کے ہے ابن جریر نے کہا معنے یہ ہین کہ یہ جو تم ہمپر تلاوت کرتے ہو یہ تو مدت ہوئی کہ ہم سن چکے قتادہ نے کہا درست بمعنے قرأت ہے ابی بن کعب نے اسکو درس پڑہا ہے مطلب یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قاری ہین یہ اثر غریب ہے صحیح روایت ابی کی یہ ہے کہ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ وَالْحَاکِمُ یعنے بجزم سین ونصب تاء پہر کہا کہ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ فتح البیان مین کہا ہے کہ بصائر جمع ہے بصیرت کی بصیرت کہتے ہین نور قلب کو جس سے جان دیکہتی ہے جسطرح کہ بصر اوس نور کو کہتے ہین جس سے آنکہہ دیکہتی ہے اطلاق بصائر کا اسجگہہ حجت بینہ وبرہان واضح پر بطور مجاز کے ہے جسطرح کہ سبب پر نام مسبب کا لیتے ہین یہ کلام حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ تمہارے پاس طرف سے تمہارے رب کے بصائر آئے ہین اسی لیے آخر آیت مین یون کہا ہے کہ مین کچہہ تمپر نگہبان نہین ہون سو جس کسی نے حجت کو سمجہا بوجہا اذعان کیا اوس نے اپنی جان کو نفع دیا کیونکہ بدولت اس ابصار کے عذاب نار سے نجات پائی اور جو اندہا رہا کچہہ نہ سمجہا بوجہا اوسکا ضرر اوسی کی جان پر ہے کیونکہ وہ دنیا مین متعرض غضب خدا آخرت مین اہل نار سے ہوگا مین کچہہ تمپر حافظ ومحصی اعمال نہین ہین تو رسول ومبلغ رسالات ہون فقط حفیظ اللہ ہی ہے زجاج نے کہا یہ آیت قبل فرض ہونے قتال کے اوتری تہی پہر حکم ہوا کہ سیف سے اونکو عبادت اوثان سے روکو دَرَسْتَ مین تین قرائتین ہین ایک دارست بروزن فاعلت دوسرے درست مثل فرحت تیسرے بوزن ضربت پہلی قرارت کے یہ معنے ہین کہ تمنے اہل کتاب سے اور انہون نے تم سے مذاکرہ علم کیا کقولہ تعالے وَاَعَانَہٗ عَلَیْہِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ یعنے یہود نے حضرت صلعم کی اعانت کی ہے قرآن پر ومثلہ قولہم اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اکْتَتَبَہَا فَہِیَ تُمْلٰی عَلَیْہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وقولہم اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ دوسرے قرارت کے یہ معنے کہ یہ آیات پرانے ہوگئے اب اونکا ذکر کرنا کیا کقولہم اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ تیسری قرارت کے معنے وہی پہلے معنے ہین یعنے بمعنے دَارَسْتَ ہے مگر اس سے ابلغ تر ہے مبرد نے وَلِیَقُوْلُوْا کو بسکون لام پڑہا ہے بمعنے

تہدید یعنے جو چاہین سو کین حق ظاہر ہے ابن عباس نے کہا قوم یعلمون سے مراد اللہ کے
اولیا ہین جنکو راہ رشاد پر لگایا ہے مطلب یہ کہ تصریف آیات اسلیے ہے کہ کوئی قوم سعید ہو
کوئی شقی ہو مقبل سعید ہوتا ہے معرض شقی ہوتا ہے جسنے حضرت ص سے کہا درست وہ بدبخت
ہوا جسپر حق کہل گیا اور وہ معنے سمجہ گیا اور اوسنے عمل کیا وہ نیکبخت ہوا یہ دلیل ہے سیاق پر
کہ اللہ نے اسپیر آیتونکا اسلیے رکہا ہے کہ وہ آیات ایک قوم کے لیے سبب ضلالت و شقاوت
ہوتے ہین اور دوسری قوم کے لیے موجب سعادت و ہدایت ٹہیرتے ہین اے اللہ تو
قرآن پاک کو مع حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمارے لیے موجب رہنمائی و نیک
بختی کا کردے ہمکو مطیع اپنا اور اپنے رسول کا بنادے اللہم آمین اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا وَمَا جَعَلْنٰكَ

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ تو چل اوسپر جو حکم آوے تجہکو تیرے رب سے
کسی کی بندگی نہین سوا اوسکے اور جانے دے شریک والون کو اگر اللہ چاہتا تو شریک کرتے
اور تجہکو ہمنے نہین کیا اونکا نگہبان اور تجہپر نہین اونکا حوالہ **ف** اللہ نے اپنے رسول و تابعان
رسول کو حکم اتباع وحی و اقتدائے امر و اقتضائے اثر الٰہی کا دیا کیونکہ جو حق طرف سے اللہ کے آیا ہے
اوسمین کچہہ شک و شبہ نہین ہے مشرکون سے فی الحال درگذر کرنا چاہیے جب تک اللہ نصرت و
ظفر بہیجے اللہ نے جو اونکو گمراہ کر رکہا ہے اسمین بہی کوئی اوسکی حکمت ہے کیونکہ اگر اللہ چاہتا تو سب
لوگ ہدایت پر آجاتے کوئی ایک بہی شرک و کفر نکرتا مگر مشیت و حکمت واسطے اللہ ہی کے ہے مختار ہے
جو چاہے سو کرے کسکا مقدور ہے کہ اوس سے پوچہہ سکے ہان لوگ پوچہے جاوینگے پہر حضرت
سے کہا کہ ہم نے کچہہ تمکو نگہبان اونکے اقوال و اعمال یا موکل اونکے ارزاق و امور کا مقرر نہین کیا
تمہارا کام تو یہی ہے کہ تم حکم رسانی کرو سو کرتے رہتے ہو کما قال تعالے فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ
عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ وقال سبحانہ اِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے حضرت کو
حکم دیا کہ وحی پر چلو اپنی خاطر عاطر کو مشرکون کے ساتہ مشغول نکرو کچہہ پرواہ اونکے کہنے سننے نکو اس
کرنے کی نہ رکہو برے بکنے دو اس بنا پر اسمین نسخ جاری نہ ہوگا کیونکہ مراد اس سے فی الحال ہے نہ علی
الدوام کسی نے کہا یہ پہلے آیت سیف کی اوتری ہے سدی نے کہا ناسخ اسکا فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ

حیث وجدتموھم ہے لیکن قول اول اولی تر ہے ابن عباس نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اگر مین چاہتا تو سب کے سب ہدایت پر ہوتے معلوم ہوا کہ جس
طرح ایمان مشیت ایزدی سے ہے اسیطرح شرک بھی اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے خلاف معتزلہ کا

اسمین بے دلیل ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ
زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ تم لوگ برا نہ کہو
جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ برا کہہ بیٹھین اللہ کو بے ادبی سے بے سمجھے اسیطرح ہم نے بھلے
دکھائے ہین ہر فرقے کو اونکے کام پھر اونکو اپنے رب پاس پہونچنا ہے تب وہ جتا دیگا جو کچھ کرتے تھے
ف اللہ نے حضرت ص اور مومنین کو دشنام دہی معبودین مشرکین سے منع کیا کہ اگر وہ برا کہنے
مین کچھ مصلحت بھی ہو مگر اوسپر کوئی مفسدہ مترتب ہوتا ہے جو اس مصلحت سے بڑھکر ہے یعنے
وہ بمقابلہ برا کہنے اپنے معبودون کے مومنین کے معبود کو جو اللہ پاک ہے جسکے سوا کوئی لائق
عبادت نہین برا کہنے لگین گے تو یہ مفسدہ اعظم ہوا اس مصلحت سے اس لیے تم اونکو برا نہ کہو
ابن عباس نے کہا اونھون نے حضرت ص سے کہا کہ اے محمد تم باز رہو برا کہنے سے ہمارے خداؤن کے ورنہ
ہم ہجو کرینگے تمہارے رب کی اوسپر اللہ نے مومنون کو منع کردیا کہ تم اونکے بتون کو گالی گلوچ نہ کرو کہ وہ
زیادتی کی راہ سے غصے مین آکر بے جانے بوجھے تمہارے معبود پاک سے گستاخی بے ادبی کرنے
لگین قتادہ نے کہا مسلمان اصنام کفار کو برا کہتے تھے اوسپر کفار بے ادبی سے بے سمجھے اللہ کو برا کہنے
لگے تب یہ آیت اوتری سدی نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے قریش نے کہا چلو پاس اس مرد کے
اوس سے کہین کہ وہ منع کرے اپنے بھتیجے کو تم سے ہمکو شرم آتی ہے کہ ہم اوس کو بعد
تمہاری موت کے قتل کرین اور عرب کہین کہ ابوطالب مانع تھا جب وہ مرگیا تو اوس کے
بھتیجے کو مار ڈالا پھر ابوسفیان ابوجہل نضر بن حارث وامیہ وابی وعقبہ بن ابی معیط عمرو بن العاص
اسود بن البختری سب چلے اور مطلب نام ایک شخص بھیجا کہ وہ ابوطالب سے اذن لے اوس نے آکر
کہا کہ یہ تمہاری قوم کے مشیخہ آئے ہین تمہارے پاس آنا چاہتے ہین ابوطالب نے اذن دیا وہ
سب آئے کہا سنو تم ہمارے بڑے اور سردار ہو محمد ص نے ہم کو اور ہمارے خداؤن کو بہت ستایا
ہم چاہتے ہین کہ تم اونکو بلاکر منع کرو کہ وہ ذکر ہمارے آلہ کا نہ کرین ہم اونکے اللہ کا ذکر نہ کرین گے
ابوطالب نے حضرت ص کو بلایا آپ آئے کہا یہ تیری قوم اور تیرے بنی عم ہین فرمایا کیا کہتے ہین

اونہون نے کہا ہم یہ چاہتے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے خداؤن کو چھوڑ دو ہم تمکو اور تمہارے اللہ کو چھوڑ دین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا بہلا اگر مین ایسا کرون تو تم ایک ایسا کلمہ کہہ لوگے جس سے عرب وعجم کے مالک ہوجاؤ وہ تمکو خراج دین ابوجہل نے کہا قسم ہے تیرے باپ کی کہ ہم ایسے دس کلمے کہہ دین گے وہ کلمہ کیا ہے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ منہ نا ناک منہ چڑہایا ابو طالب نے کہا اے بہتیجے اس کے سوا کچہہ اور کہو تیری قوم اس کلمے سے گہبراتی ہے کہا اے چچا مین وہ نہین ہون کہ سوا اسکے کچہہ اور کہون یہانتک کہ سورج کو لاکر میرے ہاتہہ مین رکہدین اگر لاکر رکہہ بہی دینگے تب بہی یہی کہونگا نہ اور کچہہ وہ سب خفا ہوکر کہنے لگے تو دشنام دہی سے ہمارے خداؤن کی باز آ نہین تو ہم تجہہ کو اور جس نے تجہکو یہ حکم دیا ہے اُسکو گالی دین گے یہ مطلب ہے آیت کا اب کا دُوا ہ ابن جریر کہا مفسدہ کی وجہ سے مصلحت کا ترک کرنا صحیح ہین ارح طور پر آیا ہے حضرت ص نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو گالی دیتا ہے اپنے ماں باپ کو کہا کیونکر دیویگا فرمایا کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اُسکے باپ کو گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اُسکی ماں کو گالی دیتا ہے کَذٰلِکَ کما قال بہرحال جسطرح بہلا دکہایا ہمنے اس قوم کو حب اصنام کا اور اُنکے محامات وانتصار کو اوسیطرح زینت دی ہمنے ہر امت کو امم گذشتہ سے اونکی عمل کی جسمین وہ گرفتار تہے یعنی اپنی گمراہی کو وہ اچہا سمجہا کیے یہہ ہے حجت بالغہ وحکمت بازغہ اللہ ہی کو ہے جو چاہے سو کرے معاد ومصیر اوسی کیطرف ہے وہ اونکو اونکے عمل پر خبردار کر دیگا نیکی کی جزا نیک بدیکی سزا بد دیگا فتح البیان مین کہا ہے آیت دلیل ہے اس بات پر کہ جب کوئی داعی الی الحق ناہی عن الباطل اس بات سے ڈرے کہ امر ونہی مذکور سے کوئی امر سخت تر اوس سے مثل انتہاک حرم مخالفت حق کے یا وقوع باطل اشد مین متسبب ہوگا تو اوسوقت ترک کرنا امر ونہی کا اولیٰ تر بلکہ واجب ہے یہ آیت شریف نہایت فائدہ بخش ہے واسطے اون لوگون کے کہ جو حامل حجج اللہ متصدی بیان براہین کتاب وسنت ہین واسطے لوگون کے جب وہ کسی ایسی قوم مین گرفتار ہون جو گونگے بہرے ہین اونکو جب امر معروف کرو تو اوسکو چہوڑ دین بلکہ اور امور معروفہ سے بہی دست بردار ہون اور جب اونکو منکر سے نہی کرین تو اُسکو بجا لائین بلکہ اور منکرات کو بہی کرنے لگین عناد حق اور بغض اتباع محقین سے اللہ پر جرأت کرکے سوا ایسے لوگون مین سوا سیف کے کوئی شئے موثر نہین ہوتی ہے معاندین شریعت مطہرہ کے لیے یہی حکم عدل ہے ان لوگون نے اپنی عادت وخصلت یہی مخالفت

وتجربی عدے اللہ ظاہر الی ہے اہل بدعت کو دیکھو کہ جب انکو طرف حق کے بلایا جاتا ہے تو بہت باطل مین
پڑتے ہین جب طرف سنت کے راہ دکہاؤ تو بدعت سے اسکا مقابلہ کرتے ہین یہ لوگ متلاعب ہین
ساتہ دین کے متہاون ہین ساتہہ شریعت کے زنادقہ سے بہی بدتر ہین اسلیے کہ احتجاج اونکا باطل سے
ہے وہ منسوب طرف بدع کے ہین بے خوف وخطر نظاہر بدعت کرتے ہین بخلاف زنادقہ کے کہ سیوف
اسلام انکی لگام مین ہین اہل اسلام اونکے محامی ہین اونکا کید وہ باطل وکفر نادراً کسی ضعیف مسلمان پر چلجاتا ہی
وہ بہی مخفی طور پر ڈرتے ڈرتے جمہور اہل علم کا مذہب یہی ہے کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہین بلکہ ایک
اصل اصیل ہے سد ذرائع قطع طریق شبہہ مین لفظ عدو کو زبر وپیش دونو طرح پڑہا ہے معنی ایک ہین یعنے
ظلم وعدوان اللہ نے آراستہ کفار کو اونکے عمل بہلے کرکے دکہائے یہ آیت رد ہے قدریہ ومعتزلہ پر
کیونکہ وہ یون کہتے ہین کہ اللہ کیطرف سے خلق وتزئین کفر ٹہیک نہین اور یہ آیت صریح ہے اس باب مین

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ
اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَنُقَلِّبُ اَفْـــِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ
فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ قسمین کہاتے ہین اللہ کی تاکید سے کہ اگر اونکو ایک نشانی پہونچے البتہ اسکو مانین
تو کہہ نشانیان تو اللہ کے پاس ہین اور تم مسلمان کیا خبر رکہتے ہو کہ جب وہ آونیگی تو یہ مانین گے ہم
اولٹ دینگے اونکے دل اور آنکہین جیسے منکر ہوئے ہین اوس پہلی بار اور چہوڑ رکہین گے اونکو اپنی
خوشی مین بہکتے **ف** یعنی جنکو اللہ ہدایت دیتا ہے اول ہی حق سنکر انصاف سے قبول کرتے ہین
اور جسنے پہلے ہی ضد کی اگر نشانی بہی دیکہے تو کچہہ حیلہ بنالے فرعون اُن نشانیون پر ایمان نہ لایا اسنے
اللہ پاک نے اس آیت مین یہ خبر دی ہے کہ مشرکین بڑی بڑی قسمین کہا کر یہ بات کہتے ہین کہ اگر کوئی معجزہ
یا خرق عادت ہم دیکہین تو ایمان لائین یہ طلب کرنا اونکا آیات کو بطور تعنت وکفر وعناد کے
ہے نہ بطور طلب ہدی واسترشاد کے اسلیے اے پیغمبر تم اونسے کہدو کہ مرجع آیتون کا طرف اللہ
کے ہے جا ہے وہ لائے چاہے ترک کردے محمد بن کعب قرظی نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے قریش سے گفتگو کی اونہون نے کہا اے محمدؐ تم ہمسے کہتے ہو کہ موسےؑ کے ساتہ عصا تہا جس سے پتہر
کو مارا بارہ چشمے نکلے عیسےؑ مردے کو زندہ کرتے ثمود کے لیے ناقہ نکلا تہا سو تم بہی کچہہ نشانیان ہمارے
پاس لاؤ ہم تمہاری تصدیق کرینگے حضرت نے کہا تم کیا چاہتے ہو جو مین لاؤن کہا یہ پہاڑ صفا

نام سونیکا ہوجاوے فرمایا مین اگر ایسا کرون توتم میری تصدیق کروگے بولے ہان واللہ اگر تو ایسا کریگا
توہم تیرے تابع ہوجاوینگے حضرت م کہڑے ہوکر دعا کرنے لگے جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا تم کیا چاہتے
ہو اگر یہ چاہتے ہوکہ صفا سونیکا ہوجاوے تو اگر ایسی نشانی بہیجی جاویگی اور وہ تصدیق نہ کرینگے تو انکو
عذاب ہوگا اور اگر یہ چاہتے ہوکہ اونکو چہوڑ دو یہانتک کہ وہ توبہ کرین تو چہوڑ دو حضرت صنے کہا بلکہ
یہی بہتر ہے کہ اونکے تائب توبہ کرین اوستیر ایت اتری الی قولہ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ یہ روایت مرسل ہے
اسکے شواہد بہت ہین وقال تعالے وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ مجاہد
نے کہا لفظ مَا يُشْعِرُكُمْ کے مخاطب مشرک ہین یعنے تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ تم سچے ہوگے ان قسمون مین جو
تم کہاتے ہو اور بعض نے کہا مخاطب مومنین ہین یعنے تمہین کہان سے ثابت ہوا کہ مشرکین آیت
دیکھکر ایمان لاوینگے ابن عباسؓ نے کہا جب مشرکون نے انکار کیا اسباب کا جو اللہ نے مقدر نشانی
اوتاری تو پہر اونکے دل کسی شے پر ثابت نہ رہے ہر امر سے پہر گئے مجاہد نے کہا مراد اولٹنے سے دل
و آنکہہ کے حائل ہوتا ہے درمیان اونکے اور ایمان کے اگرچہ اونکے پاس نشانیان آوین جسطرح
کہ پہلی بار حیلولت ہوئی یہی قول عکرمہ و عبداللہ بن زید کا ہے طغیان سے مراد کفر ہے یہ قول ہے
ابن عباس و سدی کا یا ضلال ہے یہ قول ہے ابوالعالیہ ربیع قتادہ کا اعمش نے کہا يَعْمَهُوْنَ بمعنے
يَلْعَبُوْنَ ہے ابن عباسؓ نے کہا بمعنے يَتَرَدَّدُوْنَ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ قسم کہانے والے مطلق
کفار تہے یا قریش اللہ کو اللہ اعظم اعتقاد کرتے تہے اس لیے اللہ کی قسم کہاتے حضرت صسے فرمایش آیت
کی اس غرض سے نہین کی تہی کہ ایمان لاوین بلکہ بڑا تہکم رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تہا اور تلاعب
کرنا اللہ کی نشانیون سے اوسپر اللہ نے کہا کہ یہ کمبخت نشانی دیکہکر بہی ایمان نہ لاوینگے بلکہ ہم اونکے
دلون اور آنکہون کو دن قیامت کی شعلۂ آتش و گرمی جگر سے الٹ پلٹ دینگے جسطرح کہ پہلی بار دنیا
مین ایسا ہی ہوا کہ موسے ؑ وغیرہ انبیا جب آیات لائے اور حضرت ص سے معجزات باہرات صادر ہوئے
تو ایمان نہ لائے ابن عباسؓ نے کہا اگر آخرت سے طرف دنیا کے پہیرے جاوین تو بہی اونکے دل
آنکہین ایمان سے پلٹی رہین کبہی نہ مانین جسطرح کہ مرنے سے پہلے بہی ایمان نہ لائے تہے حاصل یہ کہ جسطرح
قبل مشاہدہ نشانی کے ایمان نہین لاتے ہین اسیطرح بعد معاینہ نشانی کے بہی ایمان لانے والے
نہین ہین ہم اونکو دنیا مین بلا عقاب چہوڑ دینگے کہ وہ اپنے طغیان مین حیران رہین وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا

إِلَيْهِمُ الْمَلَٰئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ○ اگر ہم اونپر اوتارین فرشتے اور اُنسے بولین مردے اور جلاوین ہم ہر چیز کو انکے

سامنے گروہ گروہ تو ہرگز ایمان لانے والے نہین مگر جو چاہے اللہ پہ اکثر نادان ہین ف اللہ نے کہا کہ اگر ہم اُنکے سوال

بموجب انکے لائے پے درپے بے شمار بدوہ آیات قسمین کہاتے ہین قبول بہی کرین اور فرشتون کو بہیجدین کہ وہ اللہ کیطرف

سے رسولون کی تصدیق کرین تصدیق رسل کی خبر دین جس طرح یہ سوال کیا تہا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا وَقَالُوا

لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ

أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا یا مردے کہین کہ جو کچہہ رسول لائے ہین وہ سب

سچ ہے یا ہر چیز سیاسنے اون کے آکہڑی ہو تب بہی وہ بے مشیت خدا کے ایمان نہ لاوینگے کیونکہ ہدایت

اللہ کے ہاتہہ مین ہے نہ اونکے بس مین وہ جسکو چاہے راہ یاب کرے اُس سے کون پوچہہ سکتا ہے کہ کیا کیا

علم وحکمت وسلطان وقہر وغلبہ اوسی کو ہے قبل بکسر قاف وفتح موحدہ ماخوذ ہے مقابلے ومعاینے سے و

بضم ہردو بہی بمعنے مقابلہ ہے یہی قول ہے ابن عباس وقتادہ وابن زید کا مجاہد نے کہا قبلا بمعنے افواجا ہی

یعنے اگر ایک ایک امت بعد دوسری امت کے اونپر عرض کیجاوے اور وہ سب خبر دین کہ ہان رسول سچے ہین تب

بہی وہ نمانین ونظیرہ الآیۃ کقولہ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ

حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ حاصل یہ ٹہیرا کہ جو لوگ علم الٰہی مین ہمیشہ سے شقی وبدبخت ٹہیر چکے ہین وہ

کسی صورت سے بہی ایمان نہین لاتے جو اللہ کے علم مین نیکبخت ٹہیر چکے ہین اور اللہ نے اونکا ایمان لانا

چاہا ہے وہی ایمان لاتے ہین ماشاء اللہ کان ومالم یشا لم یکن وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ○ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا

مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ○ اسی طرح رکہے ہین ہمنے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن سکہاتے ہین ایک

دوسرے کو ملمع باتین فریب کی اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے تو چہوڑ دے وہ جانین اور انکا جہوٹ

اور تا جہکین اسطرف دل اونکے جو یقین نہین رکہتے آخرت کا اور وہ اسکو پسند کرین اور تا کیے جاوین

جو غلط کام کررہے ہین ف کئی آیتین اسپر اوتریں کہ کافر کہنے لگے مسلمان اپنا مارا کہاتے ہین اور اللہ

کا مارا نہین کہاتے فرمایا کہ ایسی فریب کی باتین ملمع شیطان سکہاتے ہین انسانو کو شبہ ڈالنے کو عقل کا

حکم نہین حکم اللہ کا ہے آگے کہولکر سمجہا دیا کہ مارنے والا سب کا اللہ ہے لکن اوسکے نام کو برکت ہے جو
اوسکے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے جو بغیر اوسکے مرگیا سو مردار تہا اس آیت مین اللہ نے یہ فرمایا کہ اے
محمد جسطرح ہم نے تمہارے دشمن پیدا کردیے ہین کہ وہ تمہارے مخالف و معاند ہین اسی طرح تم سے پہلے ہر نبی کے
دشمن تہے سو تم کچہہ اس امر کا غم و رنج نہ کرو کما قال تعالے وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى
مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا الآیہ وقال تعالے مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ
مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ وقال تعالے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ورقہ بن نوفل نے
حضرت صہ سے کہا نہین لایا کوئی شخص مثل اوسکے جو تم لائے مگر اوسکے ساتہہ عداوت کی گئی پہر فرمایا کہ شیاطین انس و
جن دو نو مین ہوتے ہین قَبَّحَهُمُ اللّٰهُ وَلَعَنَهُمْ قتادہ سے کہا جن مین شیطان ہین اور انس مین شیطان
بعض طرف بعض کے وحی کرتے ہین ہم نے سنا ہے کہ ایک دن ابوذر نماز پڑہتے تہے حضرت صہ نے کہا
اے اباذر پناہ مانگ شیاطین انس و جن سے کہا کیا انس مین بہی شیاطین ہوتے ہین فرمایا ہان اسکی سند درمیان
قتادہ و ابوذر کے منقطع ہے یہ روایت دوسری طرح پر بہی ابوذر سے آئی ہے لکن وہ بہی منقطع ہے
لفظ اوسکا یون ہے هُمْ شَرٌّ مِّنْ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ مگر امام احمد نے اسکو متصلا بطولہ روایت کیا ہے وَ
كَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ بِطُرُقٍ وَّاَلْفَاظٍ عکرمہ نے کہا شیاطین انس وہ ہین جو انسانونکو
بہکاتے گمراہ کرتے ہین شیاطین جن وہ ہین جو جن کو بہکاتے ہین جب دونو کی ملاقات ہوتی ہے تو ہر ایک
دوسرے سے کہتا ہے مینے اپنے یار کو اس ڈہب اس ڈہب سے بہکایا تو بہی اپنے یار کو یون اور وون بہکا
سو بعض بعض سے طریقۂ اضلال کو سیکہہ لیتا ہے ابن جریر نے اس سے یہ سمجہا ہے کہ شیاطین انس انہین آدمیون
مین سے ہوتے ہین سو اسمین شک نہین کہ ظاہر کلام عکرمہ یہی ہے دوسرا لفظ عکرمہ کا یون ہے کہ انسان
مین شیطان نہین ہوتے لکن شیاطین جن طرف شیاطین انس کے وحی کرتے ہین بہر حال شیطان ہر شے
کا وہ ہے جو اوسمین سرکش شریر بدذات پاجی ہو اسلیے صحیح مسلم مین ابوذر رض سے آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے یعنی کتون مین مجاہد نے کہا کفار جن شیاطین انس کیطرف وحی
کرتے ہین عکرمہ نے کہا مین ہاس مختار کے گیا میری خاطر داری کی مجہکو اوتارا قریب تہا کہ رات کو خود میری
خاطر داری کرے مجہسے کہا باہر جاکر لوگون سے باتین کرو وعظ کہو مین باہر نکلا ایک آدمی نے کہا تو
وحی مین کیا کہتا ہے مینے کہا وحی دو طرح ہوتی ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا

بسکے ہان معافی ہی ہے اور سزا بہی ہے دکہہ والی ۱۲

۳ اسواسطے کہ یہ بجا ہے متبرزی طرف یہ قرآن ۱۲

الْقُرْاٰنَ وقال تعالى شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا عکرمہ کہتے
ہین لوہنون نے چاہا کہ مجھکو پکڑین مینے کہا تمکو یہ بات نہ چاہیے مین تمہارا مفتی اور مہمان ہون اسپر
اونہون نے مجھکو چھوڑ دیا عکرمہ نے یہ تعریض طرف مختار بن ابی عبید قبحہ اللہ کے کی تہی اُسکو یہ گمان تہا
کہ اوسکے پاس وحی آتی ہے مختار کی بہن بیچے ابن عمرؓ کے تہی صالحات مین سے تہی ابن عمرؓ نے جب سنا کہ
مختار کا یہ زعم ہے کہ اُسکو وحی آتی ہے کہا سچ ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ
اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ مراد زخرف القول سے قول مزین مزوق ہے جسکو جاہل سنکر دہوکا کہا وے اگر اللہ چاہتا
تو وہ ایسا نہ کرتے کیونکہ یہ سب اللہ ہی کی قضا و قدر و مشیت و ارادہ سے ہے کہ ہر نبی کے لیے کچھ لوگ دشمن
ہوتے ہین پہر فرمایا تو اونکو اور اونکے افترا کو چھوڑ دے اُنکی عداوت مین اللہ پر بہروسا کر اللہ تجہکو کافی
تیرا ناصر ہے اونکی باتونکی طرف اونہین کے قلوب و عقول و اسماع جہکتے ہین جو آخرت پر ایمان نہین کہتے
سدی نے کہا یعنی دل کافرون کے وہی اُسکو پسند کرتے ہین کما قال تعالے فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَا
اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِيْنَ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ وقال تعالى اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ
اُفِكَ ابن عباسؓ نے کہا اقتراف بمعنے اکتساب ہے سدی و ابن زید نے کہا یعنے کیے جاوین وہ کام جو
کر رہے ہین فتح البیان مین کہا ہے کہ آیت باب تسلیہ ہے حضرت ؐ کو کہ دشمن ہونا کفار کا کچھ مختص ساتھ
تمہارے نہین ہے بلکہ ہر زمانے کے کافر اپنے نبی کے دشمن تہے یہ کوئی نئی بات نہین ہے شیاطین سے
مراد سرکشان جن و انس ہین شیاطین انس کا تمرد شیاطین جن سے زیادہ ہوتا ہے ابن عباس نے کہا
جن کہتے ہین جان کو وہ شیاطین نہین ہین شیاطین تو اولاد ابلیس ہے جو نہین مرتے مگر ہمراہ ابلیس کے
اور جن مرتے ہین اونمین مومن و کافر ہین ابن مسعودؓ نے کہا کاہن شیاطین انس ہین بعض نے کہا بلکہ یہ
سب ولد ابلیس ہین اضافت شیاطین کی طرف انس کے اسلیے ہے کہ شیاطین مغوی و مضل انس ہین یہی
قول ہے عکرمہ ضحاک کلبی سدی کا بعض اونکے بعض کو وسوسہ ڈالتے ہین جو کہ یہ وسوسہ خفیہ طور پر ہوتا
ہے اور ملمع ہے اس لیے اُسکو وحی کہا زخرف کہتے ہین باطل کو مزخرف یعنی مزین ہے جس بات کو اچھی
پیرایے مین لاکر کسیکو دہوکا دین وہ زخرف القول ہے ایسی بناوٹ کی باتو نپر اونہین لوگون کے دل
مائل ہوتے ہین جو منکر آخرت ہین اس بات کو اپنے لیے پسند کرتے ہین اب جو گناہ وہ کرتے ہین سو کیے
جاوین پہلے خداع پر میل ہوتا ہے پہر رضا کے بعد فعل ہوتا ہے یہ ترتیب نہایت فصیح ہے افغیر

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اب سوا اللہ کے کسی اور کو منصف کرون اور اُسنے تمکو کتاب بہیجی واضح اور جنکو ہمنے کتاب دی وہ سمجھتے ہین کہ یہ نازل ہوتی ہے تیرے رب کے پاس سے تحقیق سو تو مت ہو شک لانے والا اور تیرے رب کی بات پوری سچ ہے انصاف کی کوئی بدلنے والا نہین اُس کے کلام کو وہی ہے سنتا جانتا **ف** اللہ پاک نے اپنے پیغمبر پاک سے فرمایا کہ تم ان مشرکون سے کہدو کہ کیا مین اپنے اور تمہارے بیچ مین سوا اللہ کے کوئی اور منصف تلاش کرون حالانکہ جو کتاب بفصل تمپر آئی ہے وہ اُسی کی اوتاری ہوئی ہے اور یہود و نصارے جنکو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہین کہ یہ کتاب اللہ ہی کی طرف سے آئی ہے اسلیے کہ اونکے پاس بشارات انبیا متقدمین بمقدم نبی آخر زمان کے موجود ہین اب تجھکو کچھہ شک کرنا نہ چاہیے کقولہ تعالی فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ یہ شرط ہے شرط مقتضی وقوع نہین ہوتی اسلیے حضرت سے آیا ہے کہ فرمایا لَا اَشُكُّ وَلَا اَسْاَلُ قتادہ نے کہا صدقًا وعدلًا سے مراد یہ ہے کہ قول صدق ہی حکم عدل ہی یعنے خبار مین راست گو حکم وطلب مین عادل گو جس بات کی خبر دی ہے اوسمین کچھہ شک وشبہ نہین ہے جو حکم دیا ہے وہ سراسر انصاف ہے اوسکے سوا انصاف نہین جس چیز سے منع کیا ہے وہ باطل ہے اسلیے کہ اللہ تعالے جب نہی کریگا تو مفسد ہی سے کریگا کما قال تعالے يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ الآیۃ کسیکا یہ مقدور نہین ہے کہ اُسکے حکم کو پیچھے ڈالے نہ دنیا مین نہ آخرت مین وہ سبکی بات سنے سب کے حرکات سکنات جانے ہر عامل کو جزا اوسکے عمل کی دیگا نیک کو نیک بد کو بد فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم منکرین مشرکین وکفار مکذبین سے کہدو کہ مین طرف زخارف شیاطین کے کسطرح جھکون اللہ سے بڑہکر کون منصف ہو اونکی مرضی یہ تہی کہ حضرت کسی شخص کو احبار یہود یا اساقفہ نصاری سے منصف قرار دین اوسپر یہ آیت آئی فرمایا جنکو توریت انجیل زبور ملی ہے وہ گو اظہار انکار وجحود کرین مکابرہ سے پیش آئین لکن حقیقت نزول قرآن کی اونکو بخوبی معلوم ہے اسلیے کہ اونکی کتابون مین دلیل ہین اسپر کہ حضرت رسول خاتم الانبیا ہین اب حضرت صلعم کو اس بات مین شک کرنا نہین چاہیے کہ اہل کتاب قرآن کا منزل ہونا طرف سے اللہ کے جانتے ہین یہی قول ہے زمخشری کا یا مطلق شک سے منع کیا

ہے گویا تعریض ہے امت کو کہ کوئی شخص اسمین شک و شبہ نہ کرے یا خطاب ہے ہر صالح خطاب کو اگرچہ
بظاہر مخاطب حضرت ہین مراد کلمہ رب سے عبارات وعدہ وعید قرآن ہین اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا وعید
کو تمام کیا حق ظاہر ہوا باطل مٹا یا مراد کلمات قرآن ہین کہ کسی ایک کو یہ قدرت نہین ہے کہ اونکو بدل ڈالے
جسطرح کہ توریت و انجیل و زبور مین تحریف کی ہے گویا اللہ اس کتاب کا حافظ و ضامن ہے یا یہ مطلب کہ اب
بعد اس نبی و کتاب کے کوئی نبی و کتاب ناسخ اسکی نہین آویگی جو کچھہ ہونا تھا وہ پورا ہو چکا عامر بن عبد اللہ
کہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دن فتح مکے کے مسجد الحرام مین آئے آپ کے ہاتھہ مین ایک لکڑی تھی
ہر قوم کا ایک بت تھا جسکو پوجتے تھے ہر ایک بت کے پاس آکر اوسکے سینے مین وہ لکڑی مار کر خاک مین
گرا دیا جو بت اوندھا ہوتا اوسکو ٹکڑے کر کر باہر مسجد کے پھینکدیتے اور حضرت صہ کہتے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا
وَعَدْلًا یعنے جو خبر قرون ماضیہ و امم خالیہ کی دی ہے اور جو کچھہ قیامت تک ہونے والا ہے وہ سچ ہے اور جو امر و
نہی و حلال و حرام و سائر احکام بیان کیے ہین وہ عدل ہے کسکا مجال ہے کہ اوسکی بات کو بدل سکے
وصف تمام کا مقتضی یہی ہے کہ نقص و تغییر کو قبول نہ کرے قرطبی نے کہا لَا تَبْدِيلَ لِشَيْءٍ قَالَهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ یعنے جو بات منہہ سے نکلی ہے وہ پتھر کی لکیر ہے نہ یہان بدلے نہ وہان کقولہ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ سعید شقی اور شقی سعید نہین ہو سکتا سعادت و شقاوت ازلی ہے یہ بھی معلوم
ہوا کہ سخن پروری صفت خداوندی ہے آدمی اگر ایسا دعوے یا ارادہ کرے تو گویا مدعی الوہیت ہے استغفر
اللہ اللہ ہر مسموع کو سنتا ہر معلوم کو جانتا ہے وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط

إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِينَ ۝ اگر تو کہا مانے اکثر لوگون کا جو دنیا مین ہین تجھکو بہکا دین اللہ کی راہ سے سب یہی چلتے
ہین خیال پر اور سب اٹکل دوڑاتے ہین تیرا رب ہی خوب جانتا جو بہکتا ہے اوسکی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے
جو اوسکی راہ پر ہین ف اللہ پاک نے یہ خبر دی کہ اکثر اہل ارض یعنے بنی آدم گمراہ ہین کما قال تعالے وَلَقَدْ
ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ وقال تعالی وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ یہ لوگ اپنی گمراہی مین یقین
پر نہین بلکہ ظنون کاذبہ و حسبان باطل مین گرفتار ہین تابع خیال ہین اٹکل پچو چلتے ہین یہ سب اللہ کی تقدیر و
مشیت ہے جسکو جان لیا ہے کہ وہ گمراہ ہے اوسکے لیے راہ گمراہی کی آسان کر دی ہے جسکو راہ یاب
معلوم کیا ہے اوسکو راہ ہدایت سہل کر دی غرضکہ جو شخص جسکام کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ کام اوسکو میسر ہے

فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ نے خبر دی کہ حضرت صلعم اراده اطاعت اکثر خلق کا کرینگے تو دنیا کے لوگ انکو راہ بہلا دینگے اسلیے کہ حق تہمین قلیل کے ہوتا ہے نہ اکثر کے یہ اقلین وہی گروه ہے جو ہمیشہ حق پر رہیگا کسی مخالف کا خلاف اوسکو نقصان نہ کریگا جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے یا مراد اکثر سے کفار ہین اور زمین سے ملک یعنی اکثر اہل مکہ دل آرائے ہوی جب جاہل اکثر اہل دنیا کا یہ ٹہیرا تو علم حقیقی اللہ ہی کو ہے فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ۝ سو تم کہاؤ اوسمین سے جسپر نام لیا اللہ کا اگر تم کو اوسکے حکم پر یقین ہے اور کیا سبب کہ تم نہ کہاؤ اوسمین سے جسپر نام لیا اللہ کا اور وہ کہول چکا جو کچہہ تمپر حرام کیا ہے مگر جسوقت نا چار ہو اوسکی طرف اور بہت لوگ بہکاتے ہین اپنے خیال پر بغیر تحقیق تیرا رب ہی خوب جانتا ہے جو لوگ حد سے بڑہتے ہین

ف اللہ نے اس آیت مین کہانا اون ذبائح کا جنپر اللہ پاک کا نام لیا گیا ہے اپنے مومن بندون کو مباح فرمایا مفہوم یہ ہوا کہ جسپر نام خدا نہین لیا گیا ہے وہ مباح نہین جسطرح کہ کفار مشرکین مردار اور ذبیحہ نصب وغیرہ کا کہانا مباح جانتے ہین پہر فرمایا کہ جسپر نام خدا لیا گیا ہے اوسکو کہاؤ جو چیز حرام ہے وہ تمکو کہولکر بتا دی وہ نہ کہاؤ مگر حالت اضطرار مین اللہ نے جہالت اہل شرک کی اونکے آرا فاسدہ مین بیان کی کہ دیکہو مردار اور جسپر نام غیر اللہ کا لیا گیا ہے اسکو تو کہاتے ہین اور اللہ کے نام کا ذبیحہ نہین کہاتے سو اللہ کو اونکا حد سے بڑہجانا اور انکا کذب و افترا خوب معلوم ہے فتح البیان مین لکہا ہے ابن عباس رض نے کہا یہود نے حضرت صلعم سے کہا ہم اپنا مارا کہاتے ہین اللہ کا مارا نہین کہاتے اوسپر یہ آیت اتری لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا سو جس ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہے وہ حلال ہے اگر اصل مین مباح الاکل ہے اور جسپر عمدًا نہین لیا گیا یا غیر کا نام لیا گیا یا اللہ و غیر دونون کا نام لیا گیا یا خود بخود مر گیا وہ حرام ہے یا جو کسی کے نام کا ہے اور اوسکے نام سے مشہور ہوگیا ہے گو وقت ذبح اوسپر نام اللہ کا عادۃً و رسمًا لیا گیا ہو تو وہ ذبیحہ بہی حرام ہے جیسے بکرا شیخ سدو کا یا گاو سید احمد کبیر کی یا مرغا زین خان کا عطا نے کہا اس آیت مین حکم ہے کہ اللہ کا نام لو پانی پر ذبح پر کہانے پر حرام کا بیان کریمہ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الآیۃ مین ہو چکا ہے سیوطی نے کہا یعنی آیہ مائدہ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ الآیۃ مین مگر اسمین اشکال ہے اسلیے کہ سورہ انعام مکی ہے اور سورہ مائدہ مدنی اسلیے اولے یہ ہے کہ مراد قُلْ لَا أَجِدُ ہے گرچہ بعد اسکے تہوڑے فاصلے سے

مذکور ہے کیونکہ اسقدر تاخر مانع مراد سے نہین ہو سکتا ہے انتہے دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ کو معلوم تہا
کہ سورۂ مائدہ ترتیب مین متقدم ہوگی سورۂ انعام پر نہ نزول مین اس اعتبار سے حوالہ مائدہ کا بہتر ہے یعنے
باعتبار تقدم ترتیب گو نزول مین متاخر ہو پہر مضطر کے لیے حرام کو حلال کر دیا اسکا بیان سورۂ بقرہ مین
ہو چکا ہے سعید بن جبیر نے کہا مشرکین عرب لوگون کو امر ذبائح مین بہکاتے تہے بحیرہ سائبہ کو حرام ٹہراتے
اور نہ جانتے کہ یہ محض اونکی جہالت و ضلالت ہے کوئی علم کی بات نہین سو اللہ ایسے لوگون کو خوب جانتا
ہے جو اوسکے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتے ہین یہی لوگ معتدین ہین یعنے حد سے تجاوز کرنے والے

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ
چہوڑ دو کہلا گناہ اور چہپا جو لوگ گناہ کماتے ہین سزا پاوینگے اپنے کیے کی **ف** یعنے کافرونکے
بہکانے پر نہ ظاہر مین عمل کرو نہ دل مین شبہ رکہو انتہے مجاہد نے کہا یعنے ترک معصیت کرو سرّ و علانیہ مین دوسرا
لفظ یہ ہے کہ مراد نیت کرنا اور عمل کرنا ہے قتادہ نے کہا یعنے قلیل و کثیر چہپا کہلا گناہ سب چہوڑ دو سدی
نے کہا ظاہر گناہ زنا کرنا ہے ساتہہ کسبیون کے جو گہرونپر نشان کہڑا کرتی ہین باطن جیسے آشنائی یاری
ہے خلیلات صدائق اخدان سے شل خانگیون کے عکرمہ نے کہا ظاہر اثم نکاح کرنا ہے ذوات محارم سے
صحیح یہ ہے کہ آیت عام ہے حق مین ان سب صورتون کے کقولہ تعالے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اسی لیے یہ فرمایا کہ جو لوگ کسب گناہ کرتے ہین اونکو اونکے کسب کی جزا ملیگی
یعنے خواہ وہ کسب ظاہر ہو یا خفیہ نواس بن سمعان کہتے ہین مینے حضرت ؐ سے پوچہا اثم کیا چیز ہے
فرمایا جو بنے تیرے سینے مین اور برا جانے تو مطلع ہونا لوگون کا اوسپر رواہ ابن ابی حاتم فتح البیان کا
لفظ یہ ہے ظاہر وہ گناہ ہے جو فعل جوارح ہو باطن وہ ہے جو فعل قلب ہو یا اعلان و اسرار یا زنا
ظاہر و مخفی یا ظاہر نکاح کرنا مان بیٹی سے اور باطن حرامکاری کرنا سعید بن جبیر نے کہا ظاہر یہ ہے لَا تَنْكِحُوْا
مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الآیۃ باطن زنا ہے سدی نے کہا ظاہر وہ کسبیان ہین جو چکلے
مین بیٹہتی ہین باطن خانگیان ہین جنسے مرد آشنائی دوستی مخفی رکہتے ہین ابن زید نے کہا ظاہر اثم برہنہ
ننگا ہونا ہے طواف مین اور باطن زنا ہے بعض نے کہا یہ نہی عام ہے سب محرمات مین جنسے اللہ نے
منع فرمایا ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا اسی کے قائل ہین ابن انباری ظاہر و باطن
کو طرف اثم کے اسلیے مضاف کیا کہ سبب اثم کا نہین دونو سے ہوتا ہے پہر جو لوگ کاسب اثم ہین اونکو

وعید جزا سنائی کہ اس افترا باندھنے کا اللہ بدلا دیگا وہ یہ سمجھیں کہ یہ بات الٰہی گھڑی ہوئی وَلَا تَاْكُلُوْا

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـــِٕــهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ

اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝ او سمیں سے نہ کہاؤ جسپر نام نہ لیا اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تمنے اونکا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے **ف** یعنے شرک فقط یہی نہیں کہ کسیکو سوائے خدا کے پوجے بلکہ شرک حکم میں ہے کہ اور کا مطیع ہووے انتہے جسکا یہ مذہب ہے کہ ذبیحہ حلال نہیں جبکہ اوسپر نام اللہ کا نہیں لیا گیا ہے گو ذابح مسلمان ہو اُسکی دلیل یہی آیت ہے مگر ائمہ کے تین قول ہیں ایک یہ کہ ذبیحہ باین صفت حلال نہیں ہے خواہ متروک التسمیہ عمداً ہو یا سہواً یہی قول ہے ابن عمر و نافع و شعبی و ابن سیرین کا اور ایک روایت میں مالک و احمد سے بھی یون ہی مروی ہے ایک گروہ متقدمین و متاخرین نے اسی قول کی نصرت کی ہے یہی مختار ابو ثور و داؤد ظاہری و ابو الفتوح طائی شافعی کا کتاب اربعین میں ہے اُنکی حجت اس مذہب پر یہی آیت باب ہے دوسری دلیل آیت صید ہے فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ پھر اس آیت میں اِنَّهٗ لَفِسْقٌ بطور تاکید ارشاد کیا ہے ضمیر طرف اکل کے یا ذبح لغیر اللہ کے پھرتی ہے تیسری دلیل وہ حدیثیں ہیں جنمیں حکم تسمیہ کا آیا ہے کہ ذبیحہ و صید پر نام اللہ کا لو مثل حدیث عدی بن حاتم و ابی ثعلبہ اِذَآ اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَآ اَمْسَكَ عَلَيْكَ یہ دونو حدیثیں صحیحین میں ہیں حدیث رافع بن خدیج میں آیا ہے مَآ اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ یہ حدیث بھی صحیحین میں ہے ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ حضرت صلعم نے جن سے فرمایا لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ جندب بن سفیان بجلی کہتے ہیں کہ حضرت صلعم نے فرمایا جسنے ذبح کیا پہلے نماز سے وہ ذبح کرے بجائے اُسکے دوسرا جانور اور جسنے ذبح نہ کیا یہانتک کہ ہم نے نماز پڑھی تو وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر اَخْرَجَاهُ عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ کچھ لوگون نے کہا اے رسولخدا ہمارے پاس ایک قوم گوشت لاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ اوسپر نام اللہ کا لیا گیا ہے یا نہیں فرمایا تم نام لو اوسپر اللہ کا اور کہاؤ عائشہ کہتی ہین وہ تازہ عہد تھے ساتھ کفر کے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وجہ دلالت کی یہ ہے کہ صحابہ نے سمجھا کہ تسمیہ کہنا ضرور ہے اور ڈرے کہ اونہون نے بسبب حداثت اسلام کے نہ کہا ہو اسلیے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو براہ احتیاط یہ حکم دیا کہ وہ خود وقت کہانیکے بسم اللہ کہہ لین تاکہ عوض متروک عند الذبح ہو اگر اونسے تسمیہ کہنا رہ گیا ہو اور اونکو حکم دیا کہ احکام مسلمین کو طریقہ راستی پر جاری

کرین واللہ اعلم دوسرا مذہب اس مسئلے مین یہ ہے کہ تسمیہ شرط نہین ہے بلکہ مستحب ہے اگر عمدًا یا نسیانًا
ترک ہوگیا ہے تو کچھہ مضر نہین یہ مذہب ہے امام شافعی و جمیع اصحاب شافعی کا اور ایک روایت ہے مالک و
احمد سے اور محکی ہے ابن عباس و ابی ہریرہ و عطاء ابن ابی رباح سے شافعی نے آیت باب کو حمل کیا ہے فیحہ
لغیر اللہ پر بقولہ تعالی اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ عطا رنے کہا آیت باب نہی ہے ان ذبائح سے جنکو
قریش واسطے بتون کے ذبح کرتے تھے اور نہی ہے ذبائح مجوس سے یہ مسلک جسپر شافعی رح چلے ہین قوی
ہے بعض متاخرین نے قصد کیا ہے اس مسلک کی تقویت کرین اسطرح پر کہ حرف و او وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ مین
حالیہ ہے یعنے مت کھاؤ غیر مذکور التسمیہ کو در حالیکہ وہ فسق ہے اور فسق جب ہی ہو گا کہ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ
ہو پھر یہ دعوے کیا ہے کہ یہ معنے متعین ہین اسلیے کہ اگر واو عاطفہ کہین گے تو عطف جملہ اسمیہ خبریہ کا
جملہ فعلیہ طلبیہ پر لازم آویگا لکن اس دعوے پر یہ نقض وارد ہوتا ہے کہ کریمہ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى
اَوْلِيٰٓـئِهِمْ مین لامحالہ واو عاطفہ ہے سو اگر واو حالیہ صحیح ٹھہریگا تو اسکا عطف اوسپر ممتنع ہوگا
اور اگر طلبیہ پر معطوف ہو گا تو جو اعتراض غیر مراد سکے وارد ہوتا ہے وہی اوسپر بھی وارد ہوگا اور
واو حالیہ نہین ہے تو پھر ہی سے قول مذکور باطل ہے واللہ اعلم ابن عباس رض نے کہا مراد غیر مذکور التسمیہ
سے اسجگہہ مردار ہے دلیل اس مذہب پر حدیث صلت سدوسی تابعی ثقہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ذبیحہ مسلمان حلال ہے ذکر کیا نام اللہ کا یا نہ کیا وہ اگر نام لیگا تو اللہ ہی کا لیگا رواہ
ابوداود مرسلًا ابن عباس رض نے کہا جب مسلمان نے ذبح کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو کہا وے اسلیے
کہ مسلمان مین ایک نام ہے اللہ کا دوسری دلیل حدیث متقدم عائشہ رض ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہا سَمُّوْا اَنْتُمْ وَكُلُوْا سو اگر وجود تسمیہ شرط ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اونکو رخصت
نہ دیتے مگر وقت تحقق تسمیہ کے واللہ اعلم تیسرا مذہب اس مسئلے مین یہ ہے کہ ترک ہوجانا تسمیہ کا ذبیحہ
پر نسیان سے مضر نہین اور اگر عمدًا ترک کیا ہے تو ذبیحہ حلال نہین مذہب مشہور مالک و احمد و ابوحنیفہ و
اصحاب ابی حنیفہ و ابن راہویہ یہی ہے علی و ابن عباس و ابن مسیب و عطاء و طاؤس و حسن و ابومالک و ابن
ابی لیلے و جعفر بن محمد و ربیعہ سے اسیطرح محکی ہے امام ابوالحسن مرغینانی نے کتاب ہدایہ مین قبل شافعی
کے اجماع نقل کیا ہے تحریم متروک التسمیہ عمدًا پر اسی لیے ابو یوسف و مشائخ نے کہا کہ اگر حاکم حکم دین کہ بیع
اسکی جائز ہے تو وہ حکم بسبب مخالفت اجماع نافذ نہ ہوگا یہ قول سخت غریب ہے ابن جریر کہتے ہین جسنے

ذبیحہ ناسی کو حرام کیا وہ قول جمیع حجت سے باہر ہوا مخالف حدیث کیونکہ ابن عباسؓ نے مرفوعاً کہا ہے
مسلمان کو اوسکا نام کافی ہے اگر وقت ذبح کے بہول گیا ہے تو اب اللہ کا نام لیکر کہا وے رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ
لیکن رفع اس حدیث کا خطا ہے صحیح یہ ہے کہ موقوف ہے بیہقی نے اسی پر نص کی ہے شعبی و ابن سیرین مکروہ
کہتے تھے اوس ذبیحہ کو جس پر نسیان سے نام خدا نہیں لیا گیا سلف اطلاق کراہت کا اکثر تحریم پر کرتے تھے
واللہ اعلم مگر قاعدہ ابن جریر کا یہ ہے کہ ایک یا دو کا قول معتبر نہیں جبکہ خلاف جمہور ہو تو قول جمہور کو ابن
جریر اجماع گنتے ہیں فَلْیُعْلَمْ ہٰذَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ حسن سے ایک شخص نے کہا کچھہ پرندے میرے پاس
آتے ہیں کسی پر نام اللہ کا لیا گیا اور کسی پر فراموش ہوگیا وہ مختلط ہیں کہا کُلْہُ کُلَّہٗ ابن سیرین سے پوچھا
تو کہا اللہ نے کہا ہے لَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ایک حجت اس مذہب کی حدیث ابن عباسؓ
و ابو ہریرہؓ و ابوذرؓ و عقبہ بن عامرؓ و ابن عمرؓ و ہے نزدیک ابن ماجہ کے مرفوعاً اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاَ
وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ مگر اس احتجاج میں نظر ہے واللہ اعلم حدیث ابو ہریرہؓ میں آیا
ہے کہ ایک مرد پاس حضرت صلعم کے آیا کہا اے رسول خدا مجھے بتا دو کہ ایک آدمی ہم میں کا ذبح کرتا ہے اور بسم
اللہ کہنا بہول جاتا ہے فرمایا اللہ کا نام ہر مسلمان پر ہے رَوَاہُ ابْنُ عَدِیٍّ لیکن اسناد اس حدیث کی ضعیف
ہے ابن کثیر کہتے ہیں میں نے اس مسئلے کو علیحدہ لکھا ہے مذاہب ائمہ اور انکے آخذ و ادلہ ذکر کیے ہیں وجہ
دلالات و مناقضات و معارضات لکھے ہیں ابن جریر نے کہا اہل علم کا اس آیت میں اختلاف ہے کہ
حکم اوسکا منسوخ ہے یا نہیں بعض نے کہا کوئی شے اوس میں سے منسوخ نہیں بلکہ سب محکم ہے مجاہد
و عامہ اہل علم کا یہی قول ہے عکرمہ و حسن بصری نے کہا اللہ نے فرمایا ہے فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
اِنْ کُنْتُمْ بِاٰیٰتِہٖ مُؤْمِنِیْنَ پہر فرمایا وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ یہ منسوخ ہوا
پہر اس سے استثنا کیا گیا وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ مکحول نے
کہا اللہ نے یہ آیت اوتاری وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ پہر اسکو منسوخ فرمایا مسلمانوں پر رحم
کیا اور یوں فرمایا اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ سو اگلی آیت کو اس
سے منسوخ کر دیا اور طعام اہل کتاب کو حلال ٹہیرایا ابن جریر کہتے ہیں صواب یہ ہے کہ نہیں ہے کچھہ تعارض
درمیان حلت طعام اہل کتاب اور درمیان تحریم غیر مذکور التسمیہ کے اور یہ قول اونکا صحیح ہے سلف میں
جس نے اطلاق نسخ کا اس جگہہ پر کیا مراد اسکی تخصیص ہے واللہ اعلم ف ایک شخص نے ابن عمرؓ سے کہا

کہ مختار کو یہ زعم ہے کہ اُسکو وحی آتی ہے کہا سچ کہتا ہے پہر یہ آیت پڑہی اِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ
اِلٰی اَوْلِیَائِهِمْ ابو زمیل نے کہا مین پاس ابن عباسؓ کے بیٹہا تہا مختار بن ابی عبیدہ حج کو آیا ایک آدمی نے
کہا اسکو یہ گمان ہے کہ اوسے وحی آتی ہے ابن عباس نے کہا سچ کہتا ہے اوس آدمی نے کہا کیا وہ
سچ کہتا ہے کہا هُمَا وَحْیَانِ وَحْیُ اللّٰهِ وَوَحْیُ الشَّیْطَانِ اللہ کی وحی حضرتؐ کو آئی شیطان کی وحی اولیا
شیطان کو آتی ہے پہر آیت باب پڑہی مجادلہ سے یہ مراد ہے کہ یہود نے حضرتؐ سے کہا تہا ہم اپنا مارا
کہاتے ہین اللہ کا مارا نہین کہاتے اوسپر یہ آیت آئی مگر اسمین نظر ہے اسلیے کہ یہود مردار کو مباح نہین
کہتے ہین کہ مجادلہ کرین دوسرے یہ آیت مکی ہے تیسری حدیث مذکور مرسل ہے ترمذی نے اوسکو بلفظ
مرفوع روایت کیا ہے مگر حسن غریب بتایا ہے ابن عباسؓ نے کہا جب یہ آیت اوتری وَلَا تَأْکُلُوْا مِمَّا لَمْ
یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فارس نے قریش کو کہلا بہیجا کہ تم محمدؐ سے مخاصمہ کرو اور یہ کہو کہ جسکو تم چہری سے
اپنے ہاتہ سے ذبح کرتے ہو وہ تو حلال ہے اور جسکو اللہ نے شمشیر زر سے حلال کیا یعنے مردار وہ حرام
ہے اوسپر یہ آیت اوتری کہ شیطان اپنے رفیقون کو وحی کرتے ہین کہ وہ تم سے بجدل پیش آئین
شیاطین فارس ٹہیرے اولیا اونکے قریش ہوئے رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ ابن عباسؓ نے کہا کہتے ہین اللہ
کا مارا اُنہ کہا ؤ جسکو تم ذبح کرو اُسکو کہاؤ اوسپر یہ آیت آئی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَهٰذَا
اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ اسکو ابن جریر نے بہی ابن عباسؓ سے کئی طرق سے روایت کیا ہے مگر اوسمین ذکر یہود کا
نہین ہے محفوظ اسی طرح ہے اس لیے کہ آیت مکی ہے اور یہود مردار کو پسند نہین کرتے بعض الفاظ مین
یون ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا اِنَّ الَّذِیْ قَتَلْتُمْ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنَّ الَّذِیْ قَدْ مَاتَ لَمْ یُذْکَرِ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ سدی نے کہا مشرکون نے مسلمانون سے یہ بات کہی کہ تمکو یہ زعم ہے کہ تم تابع مرضات
الٰہی ہو سو اللہ کا مارا تم کہاتے نہین جسکو تم حلال کرتے ہو وہ کہاتے ہو اوسپر اللہ نے فرمایا کہ اگر تم
مردار کہانے مین انکی اطاعت کروگے تو تم بہی مشرک ہو جاؤگے یہی قول ہے مجاہد و ضحاک اور بہت سے
علمار سلف کا ابن کثیر نے کہا یعنے جب تم نے اللہ کے امر و شرع سے عدول کیا طرف قول غیر کے
اور اس غیر کو مقدم کیا قول خدا اور رسولؐ پر تو یہی شرک ہے کقولہ تعالے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ترمذی نے اس آیت کی تفسیر مین عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے کہ اونسے
حضرتؐ سے کہا یا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَبَدُوْهُمْ فرمایا اِنَّهُمْ اَحَلُّوْا لَهُمُ الْحَرَامَ وَحَرَّمُوْا عَلَیْهِمُ الْحَلَالَ فَاتَّبَعُوْهُمْ

فَذٰلِكَ عِبَادَتُهُمْ اِيَّاهُمْ انتہی معلوم ہوا کہ مقلد ہونا کسی عالم دین و درویش کا گو وہ کتنا ہی بڑا امام یا پیر کیوں نہو
شرک ہے جبکہ اُسی کی بات گلے اوتری اور اللہ ورسول کا قول اوسکے مقابلے مین قابل قبول نہ سمجھا گیا گو کسی تاویل
فاسد یا راے کاسد کیوجہ سے کیون نہو تو پیری اُس مولوی ملا فقیر پیر کی شرک فی العبادت ہی یہ مرتبہ کلام
اللہ وکلام رسول اللہ ہی کا ہے کیونکی بات مین جگہہ دم مارنے کی نہین ہوتی ہے باقی سائر مخلوق کا قول
مقبول و مردود دونو طرح پر ہوتا ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے منع کیا کہانے سے اُس ذبیحہ کے
جسپر اوسکا نام نہین لیا گیا ہے یہ دلیل ہے تحریم اکل غیر مذکور التسمیہ پر ایک جماعت صحابہ و تابعین و فقہا کی
اسیطرف گئی ہے یہی قول ہے داؤد ظاہری کا یہی کہ جس ذبیحہ پر نام آلہی نہین لیا گیا ہو اسکا کہانا حرام ہے بدون
فرق کے درمیان عامد و ناسی کے شافعی کا یہ کہنا کہ آیت محمول ہے ذبح لغیر اللہ پر تخصیص بے آیت بغیر مخصص ہے
ہان حدیث عائشہ مفید ہے اسبات کو تسمیہ وقت اکل بصورت وقوع التباس نزد ذبح کافی ہے پھر اللہ نے
اطاعت مشرکین پر حکم شرک کا لگایا زجاج نے کہا اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ جسنے کوئی شے حلال کی جو اللہ نے
حرام کی تھی یا حرام کی جو اللہ نے حلال کی تہی وہ مشرک ہے اُسکا نام مشرک اس لیے رکھا کہ اوسنے سوا اللہ کے ایک
اور حاکم ثابت کیا اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي
الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ بھلا ایک شخص کہ مردہ تہا
پہر ہم نے اوسکو زندہ کیا اور دی اوسکو روشنی کہ لیے پہرتا ہے لوگون مین برابر اوسکے جسکا حال یہ ہے اندھیرون
مین پڑا وہان سے نکل نہین سکتا اسیطرح بہلا دکہایا ہے کافرون کو جو کام کر رہے ہین **ف** اوپر ذکر تہا
مردے کا یہان کافر پر وہی مثال فرمائی یعنے اول جہل مین سب مرے تہے پہر جسکو ایمان ملا وہ زندہ ہوا
اور روشنی پائی کہ اوسکے سُنہہ پر سب لوگ دیکہتے ہین روشنی ایمان کی اور جسکو ایمان نہ ملا وہ اندھیرون میں پڑا
رہا انتہی ایک مثل ہے جو اللہ نے بیان کی اُس شخص کی جو مردہ تہا گمراہی مین ہالک حائر تہا اوسکے دل کو
ایمان وہدایت سے زندہ کیا توفیق اتباع رسل بخشی وہ راہ یاب ہوا رستے پر چل نکلا مراد نور سے قرآن ہے
قالہ ابن عباسؓ سدی نے کہا اسلام ہے دونو قول درست ہین سو کہان یہ مومن اور کہان وہ شخص
جو جہالات واہواء وضلالات متفرقہ مین پہسا ہوا ہے اُسکو نہ کوئی راہ نکلنے کی ملتی ہے نہ کوئی منفذ جس
سے وہ نکل جاے کما قال تعالے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

ع ۴ اللہ کام بنانے والا ہے ایمان والون کا نکالتا ہے ان کو اندھیرون سے اجالے مین اور جو منکر ہین انکے رفیق ہین شیطان نکالتے ہین اونکو اجالے سے اندھیرون مین وہ ہین دوزخ والے وہ اسی مین رہ پڑے ۱۲

وقال تعالے اَفَمَن یَّمْشِی مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓی اَمَّن یَّمْشِی سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وقال تعالی
مَثَلُ الْفَرِیْقَیْنِ كَالْاَعْمٰی وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ وقال تعالے
وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ
وَلَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ اس باب
مین بہت ہین وجہ مناسبت کی شلہاے نور وظلمات ہین اول سورت مین زیر قولہ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ
النُّوْرَ گذر چکی ہے بعض نے کہا مراد اس مثل سے دو مرد معین ہین عمر بن الخطاب میت تہے الله نے اونکو
زندہ کرکے ایسا نور بخشا جسکو لوگون مین لیے پہرتے تہے یا عمار بن یاسر ہین وہ شخص جو اندہیرے سے باہر نکل نہین
سکتا ابو جہل عمرو بن ہشام ہے لعنہ الله صحیح یہ ہے کہ آیت عام ہے ہر مومن وکافر اوسمین داخل ہے کفار جس حالت
وضلالت ہین گرفتار ہین وہ بقضا و قدر وحکمت بالغہ الٰہی اونکی نظرون مین خوب چیز ہے مسند احمد مین محمد
صلے الله علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ الله نے خلق کو اندہیرے مین پیدا کیا پہر اونپر اپنا نور چہڑکا جسکو وہ نور
پہونچا اوسنے راہ پائی جو چوک گیا وہ گمراہ ہوا کما قال تعالے یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وکقولہ
وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد میت سے اسجگہہ کافر
ہے جسکو اسلام وہدایت دیکر زندہ کیا یا جب نطفہ تہا مردہ تہا جب روح پہونکی تو زندہ ہوا اگر اول وے ہے
اسلیے کہ سیاق تنفیر مومنین مین ہے اتباع مشرکین سے استعارہ حیات کا واسطے ہدایت وعلم کے اور موت
کا واسطے کفر وجہل کے بہت آیا ہے نور عبارت ہے ہدایت و ایمان سے یا قرآن سے یا حکمت سے یا
وہ نور مراد ہے جو نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ مین ہے یا مراد یقین ہے سو کہان یہ شخص منور کہان وہ شخص
جو ظلمت کفر وظلمت جہالت وظلمت عدم بصیرت مین خابط ہے کسی حال مین ان ظلمات سے باہر نہین
آسکتا بعض نے کہا مراد حمزہ وابو جہل ہین بعض نے کہا عمر وابی جہل ہین یا عمار وابو جہل حضرت نے دعا
کی تہی کہ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْ عُمَرَ مقاتل نے کہا مراد خود حضرت ﷺ اور ابو جہل ہین حق
یہی ہے کہ آیت عام ہے حق مین ہر مومن وکافر کے حسن بہی اسکی قائل ہین پہر فرمایا کہ مزین الله ہے
معتزلہ کہتے ہین کہ شیطان ہے آیت موافق مذہب اہلسنت ہے ولله الحمد وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِیْ كُلِّ
قَرْیَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِیْهَا لِیَمْكُرُوْا فِیْهَا وَمَا یَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ
اٰیَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَیُصِیْبُ

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○ یونہی رکھے ہمنے
ہر بستی مین گنہگارون کے سردار کہ حیلہ لایا کرین وہان اور جو حیلہ کرتے ہین سو اپنی ذات پر اور نہین بوجھتے اور جب
پہونچے اونکو ایک آیت کہین ہم ہرگز نہین مانینگے جب تک ہمکو نہ ملے جیسا کچھہ پاتے ہین اللہ کے رسول
اللہ بہتر جانتا ہے جہان بھیجے اپنے پیام اب پہونچے گی گنہگارون کو ذلت اللہ کے ہان اور عذاب سخت
بدلہ حیلہ بنانے کا **ف** یعنے ہمیشہ کافرون کے سردار حیلہ نکالتے ہین تا عوام الناس پیغمبر کے مطیع نہ
ہوجاوین جیسے فرعون نے معجزہ دیکھا تو حیلہ نکالا کہ سحر کے زور سے سلطنت لیا چاہتا ہے انتہے اللہ
نے فرمایا اے محمد جسطرح تمہارے شہر مین بڑے بڑے مجرم اور رئیس ہین جو طرف کفر کے بلاتے اور راہ
خدا سے روکتے ہین اور تمہاری مخالفت و عداوت پر آمادہ کرتے ہین اسیطرح تھے اگلے انبیا اس بلا
مین مبتلا ہوتے تھے لیکن انجام اونہین کے لیے تہا کما قال تعالے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ الآیہ وقال تعالی وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا ١٢ الآیہ یعنے
ہمنے اونکو حکم دیا طاعت کا انہون نے خلاف اوسکے کیا ہم نے اونکو ہلاک کر ڈالا یا امر کیا اونکو امر قدر سے
جسطرح کہ اسجگہہ فرمایا ہے لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ابن عباسؓ نے کہا مسلط کیا ہم نے اونکو اشرار کو اونہون نے
نافرمانی کی جب عاصی ہوئے تو ہم نے اونکو تباہ و برباد کردیا عذاب سے مجاہد و قتادہ نے کہا اوکابر کہ اسجگہہ
عظما ہین و ہذا کقولہ تعالے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ
وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ وقال تعالی وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ
قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ مراد مکر
اسجگہہ بلانا ان اکابر کا ہے لوگون کو طرف ضلالت کے قول و فعل مزخرف سے جسطرح اللہ نے حال قوم
نوح سے خبر دی ہے وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا وکقولہ تعالی وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِالْقَوْلَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ
كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا سفیان نے کہا قرآن مین جہان کہین مکر آیا ہے وہ عمل ہے اللہ نے
کہا وبال اس مکر و ضلال کا اونہین مکارون کی جان پر پڑتا ہے گو وہ سمجھا نہین کما قال تعالی وَلَيَحْمِلُنَّ

اَنفالهم وَاَنفالامَعَ اَنفالهِم وقال ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم الا ساء ما يزرون
یہ وہ مکار ہین کہ جب ونکے پاس کوئی آیت وبرہان وحجت قاطعہ آتی ہے تو کہتے ہین کہ ہم اوسپر ایمان
نہین لاتے جب تک کہ فرشتے رسالت لیکر ہمارے پاس نہ آوین جسطرح پاس رسولون کے آتے ہین کقولہ
جل وعلا وقال الذين لا يرجون لقاءنا لولا انزل علينا الملٰئكة او نرٰى ربنا الاٰية اللہ ہی خوب
جانتا ہے کہ کس جگہہ رسالت رکھی جاوے اور کون شخص خلق مین لائق رسول بنانے کے ہے کقولہ تعالے
وقالوا لولا نزل هٰذا القراٰن علٰى رجل من القريتين عظيم اهم يقسمون رحمت ربك سطلب
کہ قرآن اوترا تہا تو کسی بڑے آدمی کبیر جلیل جو لوگون کی آنکھون مین معظم مکرم ہوتا اوسپر اوترتا قریتین
سے مراد مکہ وطائف ہے یہ اون کمبختون نے اس لیے کہا کہ وہ حضرت کو براہ بغی وحسد وعناد واستکبار بنظر
حقارت دیکھتے تہے قبحهم الله کقولہ تعالے مخبراً عنہ واذا راٰك الذين كفروا ان يتخذونك الا
هزوا اهٰذا الذي يذكر اٰلهتكم وهم بذكر الرحمٰن هم كافرون وقال تعالے واذا راوك ان يتخذونك
الا هزوا اهٰذا الذي بعث الله رسولا وقال تعالى ولقد استهزئ برسل من قبلك فحاق
بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزءون ان سب کو اس بات کا اقرار تہا کہ حضرت صاحب فضل
وشرف ونسب وطہارت بیت ہین یہانتک کہ قبل نزول وحی کے آپ کو امین کہتے تہے رئیس کفار
ابوسفیان نے اعتراف اس امر کا سامنے ہرقل بادشاہ روم کے کیا جب اوسنے کہا کیف نسبه
فيكم تو جواب دیا هو فينا ذو نسب اوسنے پوچھا بہلا تم اونکو متہم بکذب بہی کرتے تہے قبل اس کہنے
کے کہا نہین الحدیث انہین سوالات وجوابات کی وجہ سے ملک روم نے استدلال کیا طہارت صفات
وصدق نبوت وصحت رسالت حضرت م پر واثلہ بن الاسقع کہتے ہین حضرت م نے فرمایا اللہ نے چن لیا
اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو پہر بنی اسمعیل سے بنی کنانہ کو پہر اونسے قریش کو پہر قریش سے بنی ہاشم کو پہر مجہکو
بنی ہاشم مین سے انفرد به مسلم بخاری کا لفظ ابوہریرہ سے مرفوعاً یون ہے مبعوث ہوا مین بہترین
قرون بنی آدم سے قرناً بعد قرن یہانتک کہ اٹہا مین اس قرن سے جسمین ہون عباس کہتے ہین بعض
باتین جو لوگ کہتے تہے حضرت کو پہونچین منبر پر چڑہکر فرمایا مین کون ہون سب نے کہا تم رسول ہو اللہ کے
کہا مین ہون محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب اللہ نے خلق بنائی مجہکو بہتر خلق مین کیا پہر خلق کو
دو فریق ٹہیرایا مجہکو بہتر فرقے مین کیا پہر قبائل پیدا کیے مجہکو بہتر قبیلے مین کیا اون قبائل کو

بیوت ٹہیرا یعنے اونکی خاندان بنائے مجہکو بہتر خاندان مین کیا سو مین خاندان اور ذات کی راہ سے تم سب سے بہتر
ہون رواہ احمد عن عائشہ مرفوعاً کہتی ہین کہ جبرئیل نے حضرت سے کہا مینے سارے مشارق ومغارب مین
کو الٹا پلٹا کسی باپ کی اولاد کو افضل تر بنی ہاشم سے نہ پایا رواہ الحاکم والبیہقی ابن مسعود نے کہا اللہ نے
بندون کے دلون مین نظر کی محمد م کے دلکو بہترین لہائی عباد پایا اپنے نفس مبارک کے لیے چن لیا رسول
بنا کر بہیجا پہر نظر کی قلوب عباد مین بعد محمد م کے تو دلہائے اصحاب کو بہترین دلہائے عباد پایا اونکو اپنے
نبی کا وزیر ٹہیرایا وہ دین پیغمبر پر لڑتے ہین سو جس چیز کو مسلمان اچہا دیکہین وہ اللہ کے نزدیک بہی اچہی
ہے اور جسکو برا دیکہین وہ نزدیک اللہ کے بہی بری ہے رواہ احمد مراد مسلمانون سے اس اثر مین
صحابہ ہین نہ تمام سے مسلمان جو قیامت تک ہونے والے ہین صحابہ اوسی چیز کو اچہا جانتے تہے
جو مطابق سنت مطہرہ ہوتی تہی اور جو بات برخلاف سیرت ہدے و دل خوت ہوتی وہ اونکو بری
لگتی اسکو بدعت وگمراہی جانتے ابن ابی حسین کہتے ہین ایک آدمی نے ابن عباس کو دروازہ مسجد
مین جاتے ہوئے دیکہا رعب مین آیا کہا یہ کون شخص ہین لوگون نے کہا ابن عباس ہیں عم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوسنے کہا اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ اسکے بعد اللہ نے یہ وعید شدید
بتہدید اکید فرمائی کہ جن لوگون نے جرم کیے ہین اونکو ذلت کی مار ہوگی اسلیے کہ وہ اتباع وانقیاد رسل سے
تکبر کرتے تہے اوس غرور کا بدلا یہی ہے کہ خوار و نزار و ذلیل ہون یہ ذلت واسطے اونکے مدام ہوگی جسطرح
کہ وہ مدام دنیا مین تکبر کرتے رہے کقولہ تعالی اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ
دَاخِرِيْنَ یعنی ذلیلین حقیرین صاغرین مگر غالباً خفیہ طور پر ہوتا ہے اسلیے کہ تحیل وخدیعت مین باریکی کیجاتی
ہے لہذا عذاب بہی مکر کا سخت قرار پایا ہے تاکہ جزا وفاق ہو اللہ کسی پر ظلم نہین کرتا کما قال تعالی يَوْمَ
تُبْلَى السَّرَائِرُ یعنے اوسدن ساری چہپی باتین سینہ ودل کی ظاہر ہوجاوینگی صحیحین مین مرفوعاً آیا ہے کہ
يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذَا غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ حکمت
اسمین یہ ہے کہ غدر ایک شے مخفی ہے جسپر لوگ مطلع نہین سو قیامت کو غادر پر واسطے اظہار فعل غدر کے
ایک نشان کہڑا کرینگے یہ اوسکے فعل کی پوری سزا ہوگی فتح البیان کا لفظ یون ہے اکابر جمع ہے
اکبر کی اکبر کہتے ہین رئیس وعظیم کو اکابر کا ذکر بالخصوص اس لیے کیا کہ جو قدرت فساد وغدر وترویج باطل
پر اونکو ہوتی ہے وہ اور کو نہین ہوتی ریاست سبب ہے قدرت کا اللہ کی عادت شریف یون جاری ہے

کہ ہر بستی میں اتباع رسل ضعفا ہوتے ہیں فساق وہاں کے اکابر ٹہیرتے ہیں مجرمین کو اکابر کہا کیونکہ انکی
سعت خواہان مکر وکفر ہوتی ہے مکر کہتے ہیں خدعیت عذر وحیلہ وفجور فریب دغابازی بے ایمانی بددیانتی
بے امانتی خیانت غیبت چغل خوری سوگند دروغ ترویج باطل شہادت زور وغیرہ کو ابن عباسؓ نے کہا
مکر سے مراد کذب ہے عکرمہ نے کہا یہ آیت حق میں استہزا کرنیوالوں کے اوتری ہے بعض نے کہا معنے یہ ہین
کہ لوگو نپر جبر کرین یا معاصی بجا لاوین دلیل اسکی یہ ہے کہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ
لیکن مکر کا وبال مکار ہی پر پڑتا ہے اگرچہ وہ نہ سمجھے پہر جب کوئی حجت بینہ دلالت واضحہ صدق حضرتؐ پر
آتی ہے کہنے لگتے ہیں کہ ہم اسکو نہین مانتے ہمارے پاس بہی کوئی نشانی ایسی آوے جیسے رسولونکو آئی ہے تب ہم
مانین یہ کہنا او نکا بطور حسد تہا یا یہ مطلب کہ ہم قرآن کو جب سچا کہین اور تمہاری پیروی کرین کہ جبرئیلؑ
ہمسے آکر کہہ جاوین کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین اور یہ کتاب اللہ کا کلام ہے مطلب یہ کہ جب تک
ہم خود انبیا متبوعین نہ بنین نہ تابعین تب تک ہم تمہاری بات نہ مانین گے یہ ایک عجیب غریب قسم ہے
انکی جہالت وعجرفت کی نظیر اسکی یہ آیت ہے يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً بعض نے
کہا ہے اسجگہہ وقف کرنا مسنون ہے دعا درمیان ان دونو اسم مبارک یعنی جلالتین کے قبول ہوتی ہے شاید
یہ بات تجربے سے معلوم ہوئی ہوگی ورنہ ماثورات مین کہین اسکا اتا پتا نہین ہے مستحق رسالت کون ہے
یہ اللہ ہی کو معلوم ہے جسکو امانت دار دیکہا سچا پاک صاف لائق رسالت مستحق نبوت پایا اسکو اختیار کیا
اسمین کسی مخلوق کا کیا اجارہ ہے کہ فلان کیون رسولؐ ہوا اور فلان کیون نہ ہوا یا تو ہوا ہم کیون نہ ہوئے اللہ جسے
چاہے جن لے پسند کرے اونے حضرتؐ ہی کو صفی وحبیب ٹہیرایا پہر اسکا جہگڑا کیا ابن جریج کہتے ہین جب
حضرتؐ نے طرف حق کے بلایا کہنے لگے اگر یہ حق ہے تو ہم مین اس سے زیادہ تر مستحق ہے وہ کیون
رسول نہ ہوا یہ ہوا اللہ نے کہا ٹہیر و مجرمون کو عوض اس مکر کے عذاب سخت ہوگا فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ

يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ سو جسکو چاہے اللہ کہ راہ دے کہولدے اسکا
سینہ حکم برداری کو اور جسکو چاہے کہ راہ سے بہلائے اوسکا سینہ کردے تنگ خفا گویا زور سے
چڑہتا ہے آسمان پر اسیطرح ڈالیگا اللہ عذاب یقین نہ لانیوالونپر ف پہلے فرمایا تہا کہ کافر قسمین
کہاتے ہین کہ ایک آیت دیکہین تو البتہ یقین لائین اور آپ فرمایا تہا کہ ہم نہ دینگے ایمان تو کبہو نہ لاوینگے

بیچ مین مردہ حلال کرنے کے حیلے نقل کیے اب اس بات کا جواب فرمایا کہ جس کی عقل اسطرف چلی
کہ اپنی بات نہ چھوڑے جو دلیل دیکھے کچھ حیلہ بنالے وہ نشان ہے گمراہی کا اور جس کی عقل چلی نصیحت
پر اور حکم برداری پر وہ نشان ہدایت ہے ان لوگون مین نشان ہین گمراہی کے اونکو کوئی آیت اثر نکریگی
انتہے شرح صدر سے یہ مراد ہے کہ اسلام پر چلنا نشاط کے ساتھ آسان وسہل ہوجاتا ہے یہ علامات ہین
خیر کے کقولہ تعالے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وقال تعالی وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ابن عباس رض نے کہا یعنے وسیع کردیتا ہے اسکا دل اوسکا واسطے توحید وایمان کے یہی
قول ہے ابو مالک و بغیر واحد کا اور یہی ظاہر ہے ابو جعفر نے کہا حضرت صلعم سے پوچھا مومنون مین کون
بڑا عقلمند ہے فرمایا جو موت کو بہت یاد کیا کرتا ہے یا بعد موت کی بہت طیاری رکھتا ہے پہر اس آیت
سے پوچھا کہ شرح صدر کیونکر ہوتا ہے فرمایا ایک نور ہے جو اندر سینے کے ڈال دیتے ہین اُس سے
سینہ کشادہ وفراخ ہوجاتا ہے کہا اسکی کچھ نشانی ہے یعنے پہچان جس سے معلوم ہو فرمایا رجوع کرنا
طرف دار خلود کے کنارہ کش ہونا دار غرور سے طیار ہونا واسطے موت کے قبل ملاقات موت کے رواہ عبد الرزاق ابن جریر نے
کہا یہ ابو جعفر مدائن مین رہتے تہے ابن ابی حاتم کا لفظ ابو جعفر مذکور سے یون ہے کہ حضرت صلعم نے آیت
پڑہکر فرمایا جب داخل ہوتا ہے ایمان دل مین تو کہل جاتا ہے اوسکے لیے دل اور کشادہ ہوجاتا ہے کہا اے
رسول اللہ اسکے لیے کوئی علامت ہے فرمایا ہان اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ
الْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ الْمَوْتِ ورواہ ابن جریر عن عبد اللہ بن المسود مرفوعا
بلفظ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا الشَّرْحُ قَالَ نُوْرٌ يُّقْذَفُ بِهٖ فِي الْقَلْبِ قَالُوْا فَهَلْ
لِذٰلِكَ مِنْ اَمَارَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا وَمَا هِيَ قَالَ الْاِنَابَةُ الخ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے قال رسول اللہ صلعم
اِذَا دَخَلَ النُّوْرُ الْقَلْبَ انْفَسَحَ وَانْشَرَحَ قَالُوْا فَهَلْ لِذٰلِكَ مِنْ عَلَامَةٍ تُعْرَفُ بِهَا قَالَ الْاِنَابَةُ
اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّنَحِّيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ لُقِيِّ الْمَوْتِ اسکو بہی ابن جریر
نے روایت کیا ہے اور دوسری وجہ سے متصل مرفوع ہے اس لفظ سے قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَشْرَحُ
صَدْرَهٗ قَالَ يَدْخُلُ فِيْهِ النُّوْرُ فَيَنْفَسِحُ قَالُوْا وَهَلْ لِذٰلِكَ عَلَامَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ التَّجَافِيْ

[Margin notes:] پس جس کو چاہتا ہے اللہ کہ اسکو راہ دے کھول دیتا ہے اسکا سینہ واسطے اسلام کے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اسکا سینہ تنگ کردیتا ہے گویا زور سے چڑھتا ہے آسمان پر یون ڈالتا ہے اللہ عذاب ان پر جو نہین مانتے

عَنْ دَارِ الْغُرُورِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ الْمَوْتُ ابن کثیر
نے کہا فَهٰذِهٖ طُرُقٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مُرْسَلَةٌ وَّمُتَّصِلَةٌ يَّشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کو ترجمان القرآن
کا وہی سب ہے جو اوپر گذر چکا ضیق صدر یہ ہی کہ سینہ واسطے ہدایت کے کشادہ نہ ہو کوئی شئے ایمان مین سے
طرف اوسکے نہ جائے اور نفوذ نہ کرے عمر بن خطاب نے ایک جنگل کے گنوار سے جو قبیلہ مدلج کا تہا پوچہا حرج
کیا ہے کہا وہ درخت ہی جو درمیان اشجار کے ہو کوئی جانور چرنے والا یا وحشی اوس تک پہونچ نہ سکے اور کوئی
شئے عمر نے کہا یہی حال ہے منافق کے دل کا کہ کوئی شئے خیر سے اوس تک نہین پہونچتی ابن عباس نے
کہا اللہ اسلام کو اوسپر تنگ کر دیتا ہے حالانکہ اسلام واسع ہے مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ اے
فِي الْاِسْلَامِ مِنْ ضِيْقٍ مجاہد و سدی نے کہا مراد ضیقا حرجا سے خار دار ہے عطا نے کہا یعنی خیر کے
لیے اوسمین کوئی منفذ نہین ابن جریج نے کہا تنگ ہے یعنے لا الہ الا اللہ کہنے سے یہ کلمہ اوسکے دلمین نہین
جا سکتا گویا اسکی شدت سے آسمان پر چڑہنا پڑتا ہے سعید بن جبیر نے کہا نہین پاتا ہے کوئی مسلک
و مصعد سدی نے کہا گویا ضیق صدر سے آسمان پر چڑہتا ہے عطا نے کہا مثل اسکی ویسی ہے کہ
آسمان پر چڑہ نہ سکے ابن عباس نے کہا جسطرح آدمی آسمان پر نہین پہونچ سکتا اسیطرح توحید و ایمان
اوسکے دل مین داخل نہین ہو سکتا ہے یہانتک کہ اللہ ہی اوسکے دل مین ڈالے اوزاعی نے کہا جس
کے سینے کو اللہ نے مردہ کیا ہے اوس سے کب بن سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو ابن جریر نے کہا یہ ایک مثال
ہے جو اللہ نے واسطے دل وس کافر کے شدت ضیق مین وصول ایمان سے طرف اس دل کے بیان کی سو مثال
اوسکی ممتنع ہونے مین قبول ایمان اور تنگ ہونے مین وصول الی الایمان سے مثل امتناع کے ہے صعود
الی السماء سے کہ جسطرح اس صعود سے وہ عاجز ہے اسیطرح قبول ایمان سے بہی عاجز ہے یہ امر اوسکی
وسعت و طاقت مین نہین ہے سو جسطرح اللہ جس کسی کا گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اوسکے سینے کو تنگ
و خفا کر دیتا ہے اسیطرح شیطان کو اوسپر اور اسکے امثال پر جو اللہ و رسول پر ایمان نہین لاتے ہین
مسلط فرما دیتا ہے وہ شیطان اسکو اغوا کرتا ہے راہ خدا سے روکتا ہے ابن عباس نے کہا رجس
شیطان ہے مجاہد نے کہا رجس ہر وہ شئے ہی جسمین کچہہ خیر نہین ابن زید نے کہا رجس عذاب ہے **ف**
فتح البیان کا بیان یہ ہی کہ شرح کہتے ہین شق کو اصل مین بمعنے توسع ہے مراد شرح سے تبیین و توضیح
ہے یعنی اللہ پاک جسکو ہدایت حق کرنا چاہتا ہے اسکا سینہ کہولدیتا ہی وہ حق کو بکشادہ دلی قبول کرتا ہے

اس مقدمے مین حدیث ابو جعفر کی اوپر گذر چکی ہے یہ ابو جعفر مدائنی ایک شخص ہین بنی ہاشم مین سے محمد
بن علی نہین ہین یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے بعض طرق اسکے مقوی بعض ہین طریق متصل
مقوی طریق مرسل ہے مصیر طرف اس تفسیر کے متعین ہے یعنے اصل مراد شرح صدر سے یہی ہے کہ
دل دنیا سے بیزار آخرت کے لیے بیقرار مرنے کو طیار ہو ورنہ جو دل قبول حق سے بعید ہے اوسمین ایمان
نہین جاسکتا یہ وہی دل ہے جسکے گمراہ کرنے کا اللہ نے ارادہ کیا ہے حرج کہتے ہین شدت ضیق کو
زجاج نے کہا حرج اضیق الضیق ہے کلبی نے کہا یعنے اوسمین منفذ خیر کا نہین ابن عباس نے کہا یعنے
جب اللہ کا ذکر سنتا ہے تو دل ہٹ جاتا ہے جب ذکر اصنام کا سنتا ہے تو جی خوش ہو جاتا ہے آیت
دلیل ہے اس بات پر کہ سارے اشیا اللہ کی مشیت و ارادے سے ہوتے ہین یہانتک کہ ایمان مومن کا کفر کافر
کا کافر کو تشبیہ دی ہے اس شخص کے ساتھ جسکو تکلیف مالا یطاق دین یعنے ایمان اوسکے دل پر ایسا
گران ہے جیسے آسمان پر چڑھنا مشکل پڑ گیا ہے رجس لغت مین بمعنے نتن ہے زجاج نے کہا رجس
دنیا مین بمعنے لعنت ہے آخرت مین بمعنے عذاب یعنے جو لوگ ایمان نہین لاتے ہین اللہ اونپر لعنت کرتا
ہے یا عذاب نازل فرماتا ہے یا شیطان کو مسلط کر دیتا ہے یا کفر کی نجاست و بدبو اونپر ڈالدیتا ہے
یہ سب معانی ہین رجس کے اور سب صادق آتے ہین غیر مومن پر وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

یہ ہے راہ تیرے رب کی سیدہی ہم نے کہولدیے نشان دہیان کرنے والون کو اونکو ہے سلامتی
کا گہر اپنے رب کے ہان اور وہ اونکا مددگار ہے بدلا اونکے کیے کا **ف** یعنے حکم برداری اور عقل
کو دخل نہ دینا سیدہی راہ ہے اسلیے اللہ نے جب طریق ضالین صادین عن سبیل اللہ کو بیان کر
دیا تو اب ہدی و دین حق پر کہ اشرف مقاصد رسالت ہے تنبیہ فرمائی کہا یہ دین جسکو ہم نے تیرے
لیے اے محمد مشروع کیا اور یہ قرآن اوتارا سیدہا رستہ اللہ تک پہونچنے کا یہی ہے حدیث علی مین
نعت قرآن کی یون کی ہے هُوَ صِرَاطُ اللّٰهِ الْمُسْتَقِيْمُ وَحَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ رواہ
احمد والترمذی بطولہ اور تفصیل آیات سے توضیح و تبیین و تفسیر ہے واسطے صاحب فہم و
عقل کے جو اللہ و رسول کی بات سمجھتا ہے اسیون ہی کے لیے ہے قیامت مین گہر سلامتی کا یعنے
جنت بہشت کو دار السلام اسلیے کہتے ہین کہ دنیا مین جس راہ راست پہ چلتے تہے آثار و طرائق انبیا

ورسل کے پیرو تھے وہ رستہ سلامت کا تھا جسطرح یہان آفات کجروی سے سالم ہے اسیطرح اب اسی
کے گھر مین پہونچے اللہ کا نام سلام ہے وہ انکا ولی ہے یعنی حافظ ناصر مؤید یہ گھر اونکو بدل لین اونکے اعمال
صالحہ کے ملا ہے اللہ نے متولی ہوکر ثواب مین جنت اونکو دی فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد صراط سے
اسجگہہ قرآن ہے اسلیے کہ وہ اپنے تابع وعامل کو راہ استقامت وسداد پر لگا دیتا ہے مراد قوم ذاکر سے صحابہ وتابعین
بالاحسان ہین یعنے الی یوم القیام جنت گھر ہے سلامتی کا ہر مکروہ سے یہی قول ہے جمہور مفسرین کا یا گھر ہے رب
سلام نام کا جو اونکے لیے ذخیرہ کر رکہا ہے قتادہ نے کہا دار السلام جنت ہے جابر بن زید نے کہا سلام اللہ
ہے سدی وحسن نے کہا اللہ سلام ہے اوسکا گھر جنت ہے بعض نے کہا مراد سلام سے تحیت ہے یہ سب معانی
قریب بیکدیگر ہین اللہ اونکا متولی ہے ہوجانے مین طرف خیر کے بسبب ان اعمال کے جنسے تقرب اللہ کا دنیا مین

حاصل کرتے تھے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ۚ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ

الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ
فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ جسدن جمع کریگا اللہ اون سب کو اے جماعت جنون کی
تم نے بہت کچھہ لیا انسانون سے اور بولے اونکے دوستدار انسان اے رب ہمارے کام نکالا ہم مین ایک نے دوسرے
سے اور ہم پہونچے اپنے وعدہ کو جو تو نے ہمارا ٹھیرایا تھا فرماویگا آگ ہے گھر تمہارا رہا کرو اوسمین مگر جو چاہے اللہ
تیرا رب حکمت والا خبردار ہے **ف** دنیا مین انسان بت پوجتے ہین وہ فی الحقیقت جن ہین اس خیال پر کہ
وہ ہماری حاجت دین گے اونکو نیاز مین چڑہاتے ہین جب آخرت مین وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاوینگے
تب یون عذر کرینگے کہ ہم نے پوجا نہیں لیکن آپس کی کارروائی کرلی اور یہ جو فرمایا کہ آگ مین رہا کرین مگر جو
چاہے اللہ اسواسطے کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہے تو اوسی کے چاہنے سے ہے وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک
چیز چاہ چکا اللہ نے حضرت سے کہا تم کہا تین ان مشرکون سے کہتے رہتے ہو اون مین ایک بات یہی اونکو
سنا دو کہ قیامت مین حشر انس وجن دونو کا ہوگا عابد ومعبود یکجا جمع ہونگے انسانون نے جن جنون کو دنیا مین
پوجا ہے جنکی اطاعت کی ہے بعض نے بعض کو وحی زخرف القول کی ہے یہ سب فراہم ہونگے جنون سے کہینگے
کہ تم نے بہت سے انسانون کو اغوا کرکے بہکا دیا لقولہ تعالے اَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا
تَعْقِلُونَ ابن عباس نے کہا استکثار انس سے یہی مراد ہے کہ بہت سے بشیار آدمیون کو جنون نے گمراہ کردیا

یہی قول مجاہد و حسن و قتادہ کا ہے انس نے جواب دیا کہ ہان ہمارے بعض نے بعض سے کام نکالا یعنے دنیا مین
جو حکم جنون نے دیا وہ آدمیون نے کیا ضلالت کو انس نے جن سے سیکھا ابن جریر کہتے ہین جاہلیت مین جب
کوئی شخص کسی زمین پر اوترتا اوس وادی کے کبیر سے پناہ مانگتا یہ استمتاع تہا اونکا کہنا اَعُوْذُ بِکَبِیْرِ هٰذَا
الْوَادِیْ سو یہی عذر دن قیامت کے کرینگے جن کا استمتاع انس سے یہ تہا کہ انسانون سے اپنی تعظیم کراتے یہ جنون
سے استعانت چاہتے خود کو معظم بنتے اونکو حقیر و ذلیل ٹہیراتے حالانکہ انسان اشرف انواع خلق ہے کیا
جن اور کیا جن اجل سے مراد موت ہے یعنے یہانتک آپس مین یکدیگر سے کارروائی کی کہ موت آگئی اس عذر
کا یہ جواب ملیگا کہ تمہارا اور اونکا ٹہکانا آگ دوزخ ہے اب ہمیشہ کو اوسمین رہو مگر جو اللہ چاہے بعض نے کہا یہ استثنا
برزخ کا یا روہے طرف مدت دنیا کے یعنی خلود نار مین یہ مدت مستثنی ہے باقی سارا زمانہ جہنم مین رہنے کا ہوگا
اسکے سوا اور اقوال ہین جنکا ذکر سورۂ ہود مین آویگا ابن عباس نے کہا یہ ایک ایسی آیت ہے کہ کسی کو لائق نہین
کہ حکم کرے اللہ پر حق مین اوسکی خلق کے اور اوتارے اونکو جنت یا نار مین فتح البیان مین کہا ہے معشر کہتے ہین
جماعت کو معاشر جمع ہے جن سے مراد اسجگہہ شیاطین ہین یعنے دن قیامت کو اللہ شیطانون سے کہیگا کہ
تم نے خوب ہی تمتع انسانون سے اوٹہایا یعنے اون سے اپنی فرمانبرداری لی یا اونکو ایسا گمراہ کیا کہ وہ تمہارے
تابعدارون مین ہوگئے مراد توبیخ و تقریع ہے قال تعالے وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ
الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا سفر مین جب کسی آدمی کا گذر کسی جنگل مین ہوتا تو وہ کہتا اَعُوْذُ بِرَبِّ هٰذَا الْوَادِیْ
مِنْ جَمِیْعِ مَا اَحْذَرُ مراد رب سے جن اوس وادی کا ہوتا یا استمتاع جن کا انس سے یہ تہا کہ جو اخبار باطلہ غیبیہ
جنات کہتے انس اوسکی تصدیق کرتے رہا استمتاع انس کا جن سے دیون ہوتا کہ جو اکاذیب وار اجیف و سحر جن
اونپر القا کرتے اوس سے وہ متلذذ ہوتے اور کچہہ کما کہاتے جسطرح کاہن لوگ کیا کرتے ہین مراد بلوغ اجل
دن قیامت کا ہے یعنے اب وہ وقت سامنے آگیا جو ہمارے لیے مقرر تہا اور ہم اسکو جہٹلاتے تہے حسن و سدی
نے کہا اجل موت ہے کسی نے کہا وقت بعث و حساب ہے یہ کہنا اونکا بطور حسرت و افسوس کے اپنے حال
پر ہوگا کہ وہ استمتاع ہمارا ایک مدت معین تک تہا پہر جاتا رہا حسرت و ندامت باقی رہگئی اللہ فرماویگا
تمہارا موضع و مقر و مقام و منزل و مثوے یہی آگ ہے اب ہمیشہ اسمین مقیم رہو الا ماشاء اللہ کا مطلب سیوطی
نے یہ کہا ہے کہ کل اوقات مین مخلد فی النار ہونگے مگر اوس وقت مین کہ اللہ اونکا عدم لقا نار مین چاہے علی
ہذا ابن ہی طرف گئے ہین لکن یہ مخالف قولہ تعالے ہے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا اسجگہہ سیوطی نے

یون کہا ہے اور تفسیر در منثور مین سلف سے یہ نقل کیا ہے کہ کفار ہرگز نار سے باہر نہ ہونگے زجاج نے کہا استثنا سے مراد یوم القیامۃ ہے یعنی بقدر حشر از قبور و بقدر مدت حساب تا دخول نار مخلد نہ ہونگے یہ قول بہی ٹہیک نہین اس لیے کہ استثنا خلود دائم سے ہے سو ہنوز داخل نہین ہوا ہے او سپر یہ صادق نہین آتا کسی نے کہا استثنے نار ہے یعنی بعض اوقات مین دوسرے طرح کا عذاب ہوگا نہ نار کا جیسے زمہریر وغیرہ نسفی و شہاب اسی طرف گئے ہین کسی نے کہا حرف ما اسجگہ بجائے من ہے یعنے مستثنے اہل ایمان ہین ابن عباس و جمہور و کرخی نے کہا یعنے اللہ نے جسکا مومن ہونا چاہا ہے وہ داخل نار نہ ہوگا یا استثنے وہ مدت ہے جو دنیا مین بغیر عذاب کے گذری یہ سب تاویلات تکلف مین بلکہی طرف اس کے آیات و احادیث وارده بقدریہ خلود ابدی کفار کے نار مین ہین سو درمیان عام و خاص کے کچہہ تعارض نہین ہوتا ہے خصوصاً جبکہ قرآن پاک مین مکرر سہ کرر آیا ہو اس استثنا کی تفصیل سورہ ہود مین زیر کریمہ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ آیگی وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ اسی طرح ہم ساتہہ ملا دینگے گنہگارون کو ایکدوسرے کا بدلا اونکی کمائی کا قتادہ نے کہا اللہ لوگون کا میل اونکے اعمال سے ملائیگا مومن ولی ہے مومن کا کہین ہو کافر ولی ہے کافر کا کوئی ہو کہین ہو ایمان تمنی و تحلی سے ہاتہہ نہین آتا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے دوسرا لفظ قتادہ کا یہ ہے کہ والی کر دیگا اللہ بعض ظالمون کو بعض کا آگ دوزخ مین ایک پیچہے دوسرے کے جاویگا مالک بن دینار نے کہا مینے زبور مین پڑہا ہے کہ مین انتقام لیتا ہون منافقون سے پہر انتقام لونگا سارے منافقون سے یہ بات اللہ کی کتاب مین ہے وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ الآیۃ مراد ظالمین سے ظالمین انس و ظالمین جن ہین پہر یہ آیت پڑہی وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ابن زید نے کہا یعنے ظالمی الانس و ظالمی الجن پہر کہا نسلط ظلمۃ الجن علی ظلمۃ الانس ابن مسعود نے کہا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ رواہ ابن عساکر وھذا حدیث غریب بعض شعرا نے کہا ہے

وَمَا مِنْ یَدٍ اِلَّا یَدُ اللّٰهِ فَوْقَهَا وَمَا ظَالِمٌ اِلَّا سَیُبْلٰی بِظَالِمٖ

آیت کریمہ کے معنے یہ ہوئے کہ جس طرح ان خاسرالانس پر ہم نے اوس گروہ جن کو والی کیا جنہے اونکو بہکایا اسیطرح کا برتاؤ ہم ظالمون کے ساتہہ بہی کرتے ہین کہ بعض کو بعض پر مسلط کر دیتے ہین کسیکو کسی کے ہاتہہ سے ہلاک کرا دیتے ہین کسیکا انتقام کسی سے لیلیتے ہین یہ بدلا ہوتا ہے اونکے ظلم و بغی کا فتح البیان

(حاشیہ:) ۴۷ یعنی استثنا متعلق ہیں اہل ایمان ... سے ۴۸ ... یعنی بعض ظالمون کو بعض پر مسلط کرتے ہیں ...

کا لفظ یہ ہے کہ جیسا معاملہ ہم نے درمیان انس وجن کے رکھا تہا ویسا ہی ہم بعض ظالمون کو متولی کر
دیتے ہین کہ بعض ظالم ہین بعض کے دوستدار ہوجاتے ہین پہر بعض بعض سے بیزار ہوتے ہین ابن زید
نے کہا یعنے بعض ظالمہ کو بعض ظلمہ پر مسلط کرکے ہلاک وخوار کردیتے ہین اس بنا پر آیت مین تہدید ہے
ظالمون کو کہ جو کوئی اپنے ظلم سے باز نہ آئیگا تو اللہ کسی دوسرے ظالم کو اوسپر مسلط کردیگا فضیل بن
عیاض نے کہا جب تو دیکہے کہ کوئی ظالم کسی ظالم سے انتقام لیتا ہے تو اوسکو تعجب کی نظر سے ذرا دیکہ
لے ابن عباس نے کہا اللہ جب کسی قوم سے ارادہ بہلائی کا کرتا ہے تو اوسپر نیک لوگونکو والی کرتا ہے اور جب
کسی قوم سے ارادہ شر کا کرتا ہے تو شرار کو اونپر والی کرتا ہے یہ سزا جزا اونکے گناہونکی ہے قتادہ نے
کہا والی کرتا ہے اللہ بعض ظالمون کو بعض کا دنیا مین اور پیرو کرتا ہے بعض کو بعض کا نار مین سوالات سے
اعمش نے کہا مینے اونکو سنا کہتے یعنی سلف کو کہتے تہے جب زمانہ فاسد ہوجاویگا تو شرار اونپر امیر ہونگے يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا
شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝
اے جماعت جنون وانسانون کی کیا تم کو نہین پہونچے تہے رسول تمہاری جنس کے سناتے تمکو میرے حکم اور
ڈراتے اسدن کے سامنے آنے سے بولے ہم نے مانے اپنے گناہ اور اونکو بہکایا دنیا کی زندگی نے اور قائل
ہوئے اپنے گناہ پر کہ وہ تہے منکر **ف** اس سورہ مین اوپر مذکور ہوا کہ اول کا فرلینے کفر کا انکار کرینگے پہر اللہ
تعالی تدبیر سے اونکو قائل کریگا لیتے یہ ایک ڈانٹ ہے اللہ کیطرف سے حق مین کفار جن وانس کے دن
قیامت کو کہ یہ سوال اونسے باوجود حصول علم بلوغ رسالت رسل کے کیا جاویگا یہ استفہام بطور تقریر کے ہوگا
مِنْکُمْ کے معنے ہین مِنْ جُمْلَتِکُمْ اسلیے کہ رسل فقط انس ہین ہوئے نہ جن مین مجاہد وابن جریج اور بہت سے
ائمہ سلف وخلف کی یہی رائے ہے ابن عباس نے کہا رسل بنی آدم سے ہوئے جن مین نذر ہوئے تہے
ضحاک نے زعم کیا ہے کہ جنون مین بہی رسل تہے یہی آیت حجت ہے مگر اسمین نظر ہے اس لیے کہ یہ محتمل ہے
صریح نہین کقولہ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ الی قولہ
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ موتی ومونگا دریائے شور سے نکلتا ہے
نہ شیرین سے اور یہ امر واضح ہے ولِلّٰہِ الْحَمْدُ یہی جواب بعینہ ابن جریر نے بہی ذکر کیا ہے دلیل اسپر کہ رسل فقط
انس سے ہوئی یہ آیت ہے اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ الی قولہ رُسُلًا

جیسا وحی بھیجی ہم نے نوح پر اور نبیون پر اوسکے بعد اور وحی بھیجی ابراہیم کو اور اسمعیل کو اور اسحق کو اور یعقوب کو اور اوسکی اولاد کو اور عیسی کو اور ایوب کو اور یونس کو اور ہارون کو اور سلیمان کو اور بخشی داؤد کو زبور اور کتنے رسول جنکا احوال سنایا ہم نے تجھکو آگے اور کتنے رسول جنکا احوال نہین سنایا تجھکو اور باتین کین اللہ نے موسی سے بیجکر کتنے رسول خوشی اور ڈر سنانے والے تاکہ نرہے لوگون کو اللہ پر الزام کی جگہ رسولون کے بعد

مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل وقولہ تعالی عن ابراہیم علیہ السلام
وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ والکتاب اسمین نبوت وکتاب کو بعد ابراہیم کے ذریت ابراہیم مین حصر کیا ہے
کسی شخص نے یہ نہین کہا کہ جن مین بھی نبوت تھی قبل ابراہیم کے پھر بعثت ابراہیم سے منقطع ہو گئی
وقال تعالی وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق وقال
وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم من اہل القری یہ بات معلوم ہے کہ جن تابع انس مین اسباب
مین اسی لیے اللہ نے اونکے حال سے یون خبر دی ہے واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن
فلما حضروہ قالوا انصتوا فلما قضی ولوا الی قومہم منذرین قالوا یا قومنا انا سمعنا کتابا انزل
من بعد موسی مصدقا لما بین یدیہ یہدی الی الحق والی طریق مستقیم یا قومنا اجیبوا
داعی اللہ وآمنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم ومن لا یجب داعی اللہ فلیس
بمعجز فی الارض ولیس لہ من دونہ اولیاء اولئک فی ضلال مبین حدیث ترمذی وغیرہ مین آیا
ہے کہ حضرت صلعم نے سورہ رحمن جنون پر پڑھی اوسمین یہ بھی ہے سنفرغ لکم ایہا الثقلان فبای آلاء ربکما
تکذبان اسجگہہ یون کہا کہ بولے جن ہان اقرار کیا ہمنے اپنی جانون پر کہ رسل نے رسالت ہمکو پہونچا دی اسدن کے
سامنے آنے سے ڈرایا یہ دن لامحالہ ہونے والا ہے لیکن حیات دنیا نے اونکو دہوکا دیا تکذیب رسل ومخالفت
معجزات کرکے ہلاک ہوئے کہ دنیا کی زینت وآرایش وزخرفت وشہوات سے فریب کہا کر برباد ہوئے قیامت مین
اپنے کفر پر آپ گواہی دینگے کہ ہان وہ دنیا مین منکر تہے رسالت رسل علیہم السلام کے فتح البیان مین کہا ہے
کہ اصل مین خطاب انس کو ہے گو متناول جن کو بھی ہو جسطرح اللہ نے کہا ہے وجعل القمر فیہن نورا حالانکہ
چاند ایک ہی آسمان مین ہے نہ سب آسمانون مین قاص کہتے ہین قصہ گو کو مراد قصے سے اسجگہہ قرأت کتب ہے
جو دال ہین توحید الہی وتصدیق رسالت پر یا ہی پر اوسدن کفار انس وجن دو گواہی دینگے ایک یہ کہ رسل نے
رسالت پہونچا دی دوسرے یہ کہ ہم نے اونکو نہ مانا رہا یہ قول اونکا واللہ ربنا ما کنا مشرکین سو وہ محمول
ہے اس بات پر کہ بعض مواطن قیامت مین مقر اور بعض مین منکر ہونگے کیونکہ قیامت کا دن بہت لنبا چوڑا
ہوگا اوسدن اضطراب قلوب طیشان عقول انغلاق افہام تبلد اذہان غایت درجے کو پہونچ جاویگا

ذلک ان لم یکن ربک مہلک القری بظلم واہلہا غافلون ○ ولکل درجات مما عملوا ط

وما ربک بغافل عما یعملون ○ یہ اسواسطے کہ تیرا رب ہلاک کرنیوالا نہین بستیون کو ظلم سے اور وہانکے

لوگ بیخبر ہون ہر کسی کو درجے ہین اپنے عمل کے تیرا رب بیخبر نہین اونکے کام سے ف اللہ نے
فرمایا ہم نے عذر قطع کر دیا ثقلین کا رسل بھیجکر کتاب اوتار کر تاکہ کوئی فرد بشر اپنے ظلم پر بدون بلوغ دعوت کے
ماخوذ و گرفتار نہ کیا جاوے کسی کو اس بات کے کہنے کی گنجایش باقی نہ رہے کہ ہم بیخبر تھے ہمکو بغیر ہوشیار
کرنیکے پکڑ لیا نہین بلکہ ساری امتون سے عذر کر لیا کسی ایک کو بھی عذاب نہین کیا مگر بعد ارسال رسل کے
کما قال تعالے وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ یعنے ہر بستی مین ایک ڈرانے والا ہو چکا ہے خواہ رسول
ہو یا خلیفہ رسول وقال تعالے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ
معلوم ہوا کہ نہ کوئی بستی نذیر سے نہ کوئی امت رسول سے بچی بلکہ ساری خلق پر حجت توحید بہ تبلیغ رسالت
و نذارت قائم و دائم ہو چکی ہے ولِلّٰہ الحمد وقال تعالی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وقال تعالی
كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ اور اس معنی میں آیتیں
مین بہت آئی ہین ابن جریر نے کہا آیت باب کے دو معنے ہین ایک یہ کہ اللہ تعالے عقوبت مین جلدی نہین
کرتا یہانتک کہ کسی کو بھیجکر حجج الٰہی پر تنبیہ نہ کر لے اور عذاب یوم معاد سے نہ ڈراوے یہ نہین کہ غفلت
مین اونکو پکڑ لے دوسرے معنی یہ ہین کہ بدون تنبیہ و تذکیر رسل و آیات و عبر اونکو براہ ظلم ہلاک نہین کرتا کیونکہ
اللہ ظالم نہین ہے پھر معنے اول کو راجح کہا ہے اسمین شک نہین کہ پہلے معنے اقوی ہین واللہ اعلم پھر اللہ نے
فرمایا کہ ہر عامل کے لیے خواہ مطیع ہو یا عاصی مراتب و منازل ہین مطابق اوسکے عمل کے کہ وہ اون مدارج
کو پہونچیگا نیک کے لیے نیک اور بد کے لیے بد یا یہ معنے ہین کہ کفار جن و انس کے بحسب اونکے کفر کے
نار مین درجات ہین کقولہ تعالے لِكُلٍّ ضِعْفٌ وقولہ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ
عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ یہ سب ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے عمل کا نتیجہ ہے خلکو
اللہ جانتا ہے جسوقت وہ لوگ اللہ سے ملینگے اونکے عمل کی جزا اونکو دیگا فتح البیان کا لفظ یہ ہے
کہ یہ گواہی دینا اونکا اپنی جانون پر یا یہ بھیجنا ہمارا رسولون کو اونکے پاس اسلیے ہے کہ اللہ کسی کو بدون اعذار
و انذار و ارسال رسل و انزال کتب کے ہلاک نہین کرتا بلکہ بعد ارتفاع غفلت کے ہلاک کرتا ہے یا ظلم سے کسی کو
برباد نہین کرتا ہے بلکہ بعد استحقاق و رفع غفلت ہلاک کرتا ہے یا اگر بعض ظالم ہین اور بعض غافل تو بھی ہلاک
نہین کرتا جسطرح فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى جن ہون یا انس ہر ایک کے لیے درجے مقرر
ہین کما قال تعالی وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ یہ آیت دلیل ہے

جو لوگ ... ہین اللہ ... اونکو ... ظلم نہو گا ۱۲

اسپر کہ مطیع جن جنت مین اور عاصی اونکے نار مین ہونگے ضحاک نے کہا جن داخل جنت ہونگے کہائین گے
پیئین گے لیث نے کہا سلمان جن نہ جنت مین جائینگے نہ دوزخ مین اسلیے کہ اللہ نے اونکو جنت سے
باہر نکالا ہے اب وہ اور اونکی اولاد وہان نہ جاینگے ابن عباس نے کہا ایک خلق بالکل جنت مین ہوگی وہ
فرشتے ہین دوسری خلق بالکل نار مین ہوگی وہ شیاطین ہین تیسری خلقت کچھ جنت مین کچھ نار مین جاویگی وہ جن و انس
ہین ثواب و عقاب انہین کے لیے ہوگا اللہ پاک اونکے اعمال خیر و شر سے غافل نہین ہے بعض نے کہا یہ حکم مختص
ہے ساتھ کفر و معاصی کے اسمین وعید و تہدید ہے انکو مگر اولے یہ ہے کہ آیت شامل ہے کل معلومات کو وجہ تفصیل
تام وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ط إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم
مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ۝ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ تیرا رب بے پروا ہے رحم والا
اگر چاہے تمکو لیجاوے اور پیچھے تمہارے قائم کرے جسکو چاہے جیسا تم کو کھڑا کیا اوروں کی اولاد سے جو تمکو وعدہ دیا
سو آنے والا ہے اور تم تھکا نہ سکوگے تو کہہ لوگو کام کرتے رہو اپنی جگہہ مین بھی کام کرتا ہون اب آگے جان لوگے
کسکو ملتا ہے آخر گھر سقر رہیگا نہ ہوگا بے انصافون کا ف اللہ نے کہا کہ مین ساری خلق سے سبطرح پر بے پروا
ہون خلق تمام ساری اپنے احوال مین میری محتاج و فقیر ہے معہذا مین اونپر رحم کرنے والا رافت سے پیش آنے والا ہون
کما قال تعالے اِنَّ اللہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِیْمٌ جب تم خلاف میرے حکم کے کروگے مین تمکو باقی نہ رکھونگا تمہاری
جگہہ اوروں کو لاؤنگا جو طاعت کرینگے جسطرح تمکو ایک اور ہی قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے مین اسکام پر قادر ہون
میرے پر یہ امر سہل و آسان ہے دیکھو جسطرح اگلا قرن گیا دوسرا آیا اسی طرح یہ قرن جاکر دوسرا آسکتا ہے یہ کچھ مشکل بات
نہین ہے کما قال تعالی اِنْ یَّشَاْ یُذْہِبْکُمْ اَیُّہَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ وَکَانَ اللہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا وقال
تعالی یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللہِ وَاللہُ ہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اِنْ یَّشَاْ یُذْہِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ
وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللہِ بِعَزِیْزٍ ابان بن عثمان نے کہا ذریت اصل و نسل دونو کو کہتے ہین پھر اللہ نے فرمایا امر معاد جسکا
وعدہ تم سے ہے وہ لا محالہ ہونے والا ہے تمہاری کیا ہستی ہے کہ تم اللہ کو عاجز کرو بلکہ اللہ تمہارے اعادے پر قادر ہے
گو تم خاک ہو جاؤ تمہاری ہڈیان گل جاوین مٹی ہو کر رہجاؤ حدیث مرفوع ابو سعید خدری مین آیا ہے اے بنی آدم اگر تم
عقل رکھتے ہو تو اپنی جانون کو مردون مین قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے جسکا وعدہ ہے تم سے وہ ضرور
آ رہیگا تم عاجز نہین کر سکتے پھر تہدید شدید اور وعید اکید فرمائی کہ تم اپنی چال پر رہو ہم اپنے راہ پر کیونکہ تمکو گمان ہے

کہ تم ہدایت کے رستے پر ہو کقولہ تعالی وقل للذین لا یؤمنون اعملوا علی مکانتکم انا عاملون وانتظروا انا
منتظرون اب جلد تم جان لوگے کہ پچھلا گھر کسکو ملتا ہے یا تمکو ظالمون کو کبھی فلاح نہین ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے
اپنا وعدہ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا پورا کر دکھایا بلاد پر تمکین دی عباد پر حکم عطا کیا مکے کو فتح کر دیا قوم
پر جو مکذب و دشمن تھے غلبہ بخشا تمام جزیرہ عرب پر استقرار امر فرمایا یمن و بحرین وغیرہ سب آپکے زمانہ حیات مین مفتوح ہوا
پھر امصار و اقالیم و رساتیق پر بعد آپ کے فتحیابی حاصل ہوئی زمانہ خلفاء رضی اللہ عنہم مین کما قال تعالی کتب اللہ
لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز وقال انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم
یقوم الاشہاد یوم لا ینفع الظلمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار وقال تعالی اخبارا
عن رسلہ فاوحی الیہم ربہم لنہلکن الظلمین ولنسکننکم الارض من بعدہم ذلک لمن خاف
مقامی وخاف وعید وقال تعالی وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم
فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم
من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا الایۃ ابن کثیر نے کہا وقد فعل اللہ ذلک
بہذہ الامۃ ولہ الحمد والمنۃ اولا واخرا ظاہرا وباطنا انتہی فتح البیان مین کہا ہے یعنی تیرا رب غنی ہے
خلق سے محتاج خلق نہین نہ انکی عبادت کی حاجت رکھتا ہے نہ انکا ایمان کچھ اللہ کو نافع ہے نہ انکا کفر کچھ
مضر ہے باینہمہ وہ رحیم و مہربان ہے کچھ بے پروائی اسکی مانع رحمت کرنے سے نہین ہے یہ کلام ربانی کسقدر
خوب و ابلغ و اقوی ہے غنا و رحمت کو اسجگہہ پر یکجا کیا ہے کہ باوجود غنی ہونیکے رحیم ہے اس سے زیادہ اور کیا
تفضل و تطول ہوگا منجملہ رحمت کے ایک یہ بات ہے کہ رسول بھیجے استیصال بہلاک نہ کیا بلکہ باقی رکھا حجت تمام
کی یہ وصف مناسب کلام سابق و لاحق ہے اے گنہگار بندو اگر وہ چاہے تو تمکو ایک دم مین ہلاک کر دے
بعض نے کہا یہ خطاب ہے اہل مکہ کو اسمین انکے لیے وعید و تہدید ہے مگر عموم اوسے ہر اہل کہ بھی اسمین داخل
ہین یا تمہاری ہلاک کے بعد اگر چاہے اور خلق لے آئے جو اطوع و اسرع طرف امتثال امر کے ہو جسطرح تمکو ایک
نسل قوم دیگر سے جو تمہاری طرح نہ تھے بلکہ طائع و مطیع تھے پیدا کیا ہے کہا ہے کہ مراد اہل سفینہ نوح ہین اور انکی
ذریت قرنا بعد قرن تا زمانہ تمہارے یکے واحدی و زمخشری نے کہا مگر اللہ نے ایسا نہ چاہا اسی لیے اونکو ہلاک کر کے
اونکی جگہہ اور ون کو نہ لایا یہ اسکی رحمت و لطف و رافت ہے انکی حال پر رازی نے کہا مراد خلق سوم یا چہارم
ہے پھر اختلاف کیا کہ مراد خلق آخر ہے امثال جن و انس سے قاضی نے کہا یہی اوجہ و اقرب ہے گویا تنبیہ کی اسباب پر

۴۲ پیغام بھیجا انکو
اونکا رب نے ہم کھپا دینگے
ان ظالمون کو اور بسا دینگے
تمکو اس زمین مین انکے پیچھے
یہ ملتا اوسکو جو ڈرا کھڑے
ہونے سے میرے سامنے
اور ڈرا میرے ڈرانے سے
۴۳ وعدہ دیا اللہ نے
جو لوگ تم مین ایمان لائے
ہین اور کیے ہین نیک کام
البتہ پیچھے حاکم کریگا انکو
ملک مین جیسا حاکم کیا تھا
اونسے اگلون کو اور جما دیگا
اونکو دین اونکا جو پسند
کر دیا اونکو اور دیگا

کہ اللہ کی قدرت کچھ مقصور ایک جنس پر نہین ہے کہ دوسری جنس نہ لا سکے تم سے جو وعدہ آنے ساعت و بعث
و حساب و مجازات کا ہے وہ لامحالہ عنقریب پورا ہونے والا ہے اللہ کا وعدہ کبھی خلاف نہین ہوتا جو بات
ہونے والی ہے اوس سے تم بچ نہین سکتے وہ ضرور تمپر واقع ہوگی ابن عباس نے کہا معجزین بمعنے سابقین
ہے کسی نے کہا بمعنے ہارین مراد بیان دوام انتفا اعجاز ہے نہ انتفای دوام اعجاز کیونکہ جملہ اسمیہ جسپر آئی ہے دوام ثبوت پر اسی
طرح معونت مقام دال ہے دوام انتفار پر بسبب دخول حرف نفی نہ انتفار دوام پر اے قوم قریش یا اے قوم کفار
تم اپنے طریقہ پر جسپر تم ہو ثابت رہو مجھکو کچھ تمہاری یا تمہارے کفر کی پروا نہین ہے مین اپنا کام کرتا ہون
اب جلد تمکو وقت نزول عذاب یا دن قیامت کی معلوم ہو جاویگا کہ انجام نیک کس کے لیے ہے دنیا مین کون
منصور ہوتا ہے زمین کا وارث کون بنتا ہے آخرت کسکو ملتی ہے حق پر کون ہے باطل پر کون ہے تم یا ہم یہ
وعید شدید و تہدید مزید ہے زجر مین کفر سے بقولہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اس ڈرانے مین کمال مرتبے کا انصاف
و تنبیہ ہے وثوق منذر پر بے شک جو کوئی متصف بصفت ظلم ہے اوسکو رستگاری نہین ابن عباس نے کہا
جو کافر و مشرک ہو وہ سعید نہین وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ
بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى
شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ٥ ٹھیراتے ہین اللہ کا اوسکی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مواشی مین ایک حصہ پھر کہتے
ہین یہ حصہ اللہ کا ہے اپنے خیال پر اور یہ ہمارے شریکون کا سو جو اونکے شریکون کا ہے وہ نہ پہونچے اللہ کی
طرف اور جو اللہ کا ہے وہ پہونچے اونکے شریکون کیطرف کیا برا انصاف کرتے ہین **ف** کافر اپنی کھیتی
اور مواشی کے بچون مین سے اللہ کی نیاز نکالتے اور بتون کی بھی نیاز نکالتے پھر بعض جانور اللہ کے نام
کا بہتر دیکھا تو بتون کیطرف بدل دیا بتون کیطرف کا اللہ کی طرف نہ کرتے اوس سے زیادہ ڈرتے سوا اللہ
کی نیاز دینی یہ کہ اوسکے راہ مین جنکو دلوادے اونکو دینا اوسکا فائدہ اوسکو نہین پہونچتا اوسکی حکم برداری
ہے ہان چیز سے فقیر کو فائدہ اور ثواب سے دینے والے کو فائدہ ہوتا ہے پھر جو کسی بزرگ کے واسطے کچھ کرے
اگر اسی وضع پر دے تو شرک ہی جسپر اللہ نے الزام دیا مگر اوس بزرگ کو اپنی جگہہ ٹھیراوے کہ اوسکی طرف سے
اللہ کی راہ مین جنکو کہا ہے اونکو دے تو حکم برداری اللہ کی اور چیز فقیر کو اور ثواب اوس شخص کو بدلے
اوس بزرگ کو یا اوس کو فقیر کی جگہہ ٹھیراوے کہ چیز اوسکی کر دے پھر اوسکی چیز لوگون کے کام آئے تو اوسکو ثواب
ہوا یہ صورت مشکوک ہے پہلی صورت بے شک ہے لیکن اللہ نے اس آیت پاک مین مشرکون کی ذم و توبیخ کی کہ

کر اونہون نے طرح طرح کے بدعات و رسوم کفر و شرک نکالے ہین اللہ کا شریک کیا اور انکو ٹہیرایا ہے ایک جز خلق
کا اللہ کے لیے مقرر کیا ہے حالانکہ خالق ہر شے کا اللہ ہے سب اوسکی مخلوق ہے کہیتی پہل جانور مین ایک حصہ اللہ کا
دوسرا حصہ شرکا کا مقرر رکہا ہے یہ اونکا زعم ہے ابن عباس نے کہا اعداے خدا جب کہیتی کرتے یا اونکی باغ مین
پہل لگتے تو ایک حصہ اللہ کا ایک حصہ بتون کا ٹہیراتے جو حصہ بتون کا ہوتا اوسکی بڑی حفاظت کرتے اوسکو گنتے رہتے
اگر اوسمین سے ساقط ہوجاتا جو بنام پہاد صمد ہوتا تو اوسکو بتون کے حصے مین لگا دیتے اور اگر سبقت کرتا اونسے
پانی جسکو بت کے لیے ٹہرایا تہا پہر وہ اوسکو ملا تا جسکو اللہ کے لیے ٹہرایا تہا تو اوسکو بت کیواسطے کرتے اسیطرح کہیتی
و پہل مین جو اللہ کے نام رکہتے کچہ ساقط ہوکر حصے مین بتون کے ملجاتا تو کہتے یہ فقیر ہے اوسکو اللہ کے حصے مین
لگاتے اور اگر سبقت کرتا اونسے پانی جسکو اللہ کے لیے ٹہیرایا تہا پہر اوسنے ملایا اوسچیز کو جو بت کے لیے ٹہیرائی گئی
تہی تو اوسکو بت کیواسطے ٹہیراتے اموال مین سے بحیرہ سائبہ وصیلہ حام کو حرام کرتے بتونکی نام پر رکہتے اس خیال
پر کہ اونکا حرام کرنا اللہ کی قربت حاصل کرنیکو ہے یہی قول ہے مجاہد قتادہ سدی وغیرہم کا ابن زید نے کہا جو شے
ذبیحہ سے اللہ کے نام پر مقرر کرتے اوسکو ہرگز بے نام بتون کے نہ کہاتے اور جو بتون کے نام پر ہوتا اوسکو بے ذکر
نام خدا کہاتے یہ تقسیم کیا بری ہے سرے ہی سے اوسمین خطا ہوئی اسلیے کہ اللہ تو ہر شے کا رب و مالک و خالق
ہے ملک اوسکا ہر شی اوسکی ہے اوسی کا تصرف ہر چیز مین ہی ہر شے اوسکی قدرت و مشیت کے نیچے ہے اوسکے
سوا کوئی معبود نہ کوئی رب محمود پہر اس قسمت فاسدہ کی حفاظت بہی نہ کرتے بلکہ ظلم کی راہ چلتے کقولہ جل و علا
وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهٗ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُوْنَ وقال تعالی وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ وقال تعالی اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى وقولہ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى فتح
البیان مین کہا ہے کہ یہ ایک دوسرا بیان ہے اونکے کفر و جہل کا کہ اپنے بتون کو اللہ پر مقدم رکہتے تہے کہیتی اونٹ
بکری گاو مین اللہ اور بتون کا حصہ لگاتے پجاریون کو جو خدام اصنام و اوثان ہوتے وہ حصہ دیتے جسطرح اب
اس امت کی مشرک نام کے مومن خدام گور کو نذر و نیاز قبور دیتے ہین پہر اگر بتون کے حصے مین سے کچہ خرچ ہو
جاتا تو اللہ کے حصے مین سے عوض اوسکا لیلیتے کہتے اللہ غنی ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ پہل اور پانی مین اللہ کا
نصیب اور شیطان کا نصیب مقرر کرتے پہر اگر اللہ کا حصہ اوس پہل مین سے شیطان کے حصے مین چلا جاتا تو اوسکو چہوڑ
دیتے اور اگر شیطان کا حصہ اوس پہل مین سے اللہ کے حصے مین مل جاتا تو حصہ شیطان اللہ کے حصے مین سے نکال لیتے اسیطرح
اگر اللہ کے حصے کا پانی نصیب شیطان مین جاری ہوجاتا تو اوسکو ترک کر دیتے اور اگر شیطان کے حصے کا پانی اللہ کے

حصے مین چلا جاتا تو اوسکو کہینچ لیتے یہ تقسیم تہی اونکے حرث وانعام مین یہ ہے جانور سو مراد اس سے بحیرہ وغیرہ ہین مجاہد نے کہا اگر ہوا سے کچھہ چیز اللہ کے نام کی اوڑکر حصۂ بتون مین چلی جاتی تو اوسکو پہر نہ لیتے اور اگر بتون کے نام کی اللہ کے حصے مین آجاتی تو اوسکو نکال لیتے اللہ کو غنی ٹہیراتے بتون کو فقیر سمجھکر اونکے حصے مین کمی نکرتے انعام مین بحیرہ سائبہ مقرر کرتے اللہ نے اونکی اس کارروائی کو بلفظ زعم بمعنے کذب بیان فرمایا کیونکہ ہر شے اللہ کی ہے اس تقسیم کا کب اوسنے اونکو حکم دیا تہا یہ تو مجرد اونکا اختراع ابتداع ہے یہ بہت برا انصاف ہوا کہ جانب اصنام کو جانب خدا پر رجحان دیا یہ سراسر اونکی سفاہت وحماقت وجہالت ہے وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ

لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ اسیطرح بہلی دکہائی ہے بہت مشرکون کو اولاد مارنی اونکے شریکون نے کہ اونکو ہلاک کرین اونکا دین غلط کرین اور اللہ چاہتا تو یہ کام نکرتے سو چہوڑ دے تو اونکو وہ جانین اور انکا جہوٹ **ف** اللہ نے فرمایا جس طرح شیطانون نے اونکو یہ بات اچھی کر دکہائی تہی کہ کہیتی وانعام مین حصہ لگائین اسیطرح اونکو یہ سمجہا دیا کہ وہ خوف افلاس سے لڑکون کو قتل کرتے لڑکیون کو ڈر سے عار کے زندہ گاڑ دیتے اس کام کو بہت اچھا سمجہتے ابن عباس نے کہا اونکے شریکون نے بہت سی مشرکون کی نظر مین اس کام کو رونق دی تہی مجاہد نے کہا مراد شرکا سے شیاطین ہین وہ مشرکون کو حکم دیتے تہے کہ تم اپنی اولاد کو زندہ درگور کرو ورنہ تم محتاج ومفلس ہو جاؤگے تمہارے ساتھہ اور کہانے پہننے اوڑہنے والے پیدا ہو جاوینگے سدی نے کہا شیاطین نے اونکو حکم دیا کہ لڑکیون کو قتل کرو یہ اسلیے کہ وہ ہلاک ہو جاوین اونکی جڑ کٹ جاوے یا اسلیے کہ وہ اپنے دین مین دہوکا کہاوین خلط ملط مین پڑ جاوین اسی کے لگ بہگ ابن زید وقتادہ نے کہا ہے وہو کقولہ تعالے وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ الآیۃ وکقولہ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ یہی تہا کہ اولاد کو خوف فقر وتلف مال سے مار ڈالتے تہے اس لیے اونکو منع کیا یہ سب تزیین شیطان وتشریع شرکا تہی اللہ پاک نے فرمایا وقوع اسکا ہماری ارادت ومشیت سے ہوا ہم اگر چاہتے کہ ایسا نہو تو وہ ہرگز ایسا نہ کر سکتے اسمین کوئی حکمت تامہ کہی گئی تہی اللہ سے کون پوچہہ سکتا ہے کہ ایسا کیون کیا ہان وہ جس سے چاہے پوچہے تو اے پیغمبر اپنے قطع نظر کر اونکو اور اونکی افترا پردازی کو چہوڑ دے وہ جانین اور انکا کام جانے تجہکو کیا کام اللہ تیرے اور انکے بیچ مین حکم کریگا فتح البیان کا لفظ یون ہی کہ مراد شرکا سے اسجگہہ خدام اوثان ہین

یا بہکانے والے لوگ یا شیاطین مراد قتل سے زندہ درگور کرنا ہے اس ڈر سے کہیں قید نہ ہوں محتاج نہ ہوں بعض آدمی قسم کہاتا تہا کہ اگر اوسکے بیٹا پیدا ہوگا تو وہ اسکو ذبح کریگا جسطرح عبدالمطلب نے کیا تہا شرکاؤ ہم میں چار قراتیں ہیں مطلب شرکا کا یہ تہا کہ مشرکین ہلاک ہوجاویں یا اونکو اپنے دین میں شک و شبہ لگجائے کیونکہ پہلے وہ دین اسمٰعیل پر تہے ابلیس شیطان سے بہک گئے مشرک بن گئے اللہ کی حکمت نے اسی امر کا تقاضا کیا جو اوسنے چاہا وہ ہوا جو نچاہا نہ ہوا وَقَالُوا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا یَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ کہتے ہیں یہ مواشی اور کہیتی منع ہے اسکو نہ کہاوے مگر جسکو ہم چاہیں اپنے خیال پر اور بعض مواشی کی پیٹھ پر چڑہنا منع ٹہیرایا ہے اور بعض مواشی کے ذبح پر نام نہیں لیتے اللہ کا اوسپر جہوٹ باندہکر وہ سزا دیگا اونکو اس جہوٹ کی **ف** ابن عباسؓ نے کہا مراد حجر سے حرام جسطرح وصیلہ وغیرہا کو حرام کررکہا تہا یہی قول ہے مجاہد و ضحاک وسدی وقتادہ وابن زید وغیرہم کا قتادہ نے کہا اموال میں جو حصہ شیاطین کا مقرر کیا تہا اسکو حرام ٹہیرایا تہا کہ کوئی نہ کہا وے مگر جسکو وہ چاہیں یہ تغلیظ وتشدید کچھ طرف سے خدا کے نہ تہی زید بن اسلمؓ کہا یہ روک ٹوک بتوں کے لیے تہی یہ آیت مثل اوس آیت کے ہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ وکقولہ تعالیٰ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّلَا سَآىٕبَةٍ وَّلَا وَصِیْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ سدی نے کہا وہ جانور جن کی پشت حرام تہی یہی بحیرہ سائبہ حام تہے اور وہ جانور جنپر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا وہ تہے کہ جب اونکے بچے ہوتے تو اونکو نحر وذبح نہ کرتے ابو وائل نے کہا بحیرہ پر حج نہ کرتے یعنی اونپر چڑہنا حرام جانتے تہے مجاہد نے کہا ایک قسم کے اونٹ مقرر کیے تہے کہ اونکی کسی بات میں اللہ کا نام نہ لیا جاتا اونپر سوار ہوتے نہ اونکو دوہتے نہ اونپر لادتے نہ اونسے کچھ کام لیتے یہ سب بطریق افترا تہا اسکو اللہ کا دین وشرع کہتے حالانکہ نہ اللہ نے اسکام کا حکم دیا تہا نہ اس فعل سے راضی تہا اب اس افترا کی سزا جزا ایلگی فتح البیان میں کہا ہے حجر بمعنے محجور مثل ذبح بمعنے مذبوح یعنے وہ جانور وکہیتی ممنوع ہے انکو بتوں کے نام پر ہوتی کوئی اسکو چھوتا اور نہ کہاتا مگر بتوں کے مجاور یا مرد نہ عورت غرضکہ حصہ خداؤں کا تین قسم کا ٹہیرایا تہا ایک یہ چھوتا دوسرا وہ جسکی پشت پر سوار ہونا حرام ٹہیرایا تہا جیسے بحیرہ سائبہ وصیلہ

حام تیسرا وہ جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے یعنی وقت ذبح کے بلکہ بتونکے نام پر اسکو ذبح کرتے یہ سب اللہ پر جہوٹ باندہ

تہا وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً

فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ کہتے ہین جو ان مواشی کے پیٹ مین سو نرا ہمارے مرد کہاوین اور حرام ہے ہماری عورتون کو اور جو مردہ ہو تو اسمین سب شریک ہون وہ سزا دیگا انکو ان تقریرون کی وہ حکمت والا ہے خبردار **ف** یہ ایک مسئلہ بہی بنایا تہا کہ جانور ذبح کیا اوسکے پیٹ مین سے بچہ نکلا اگر زندہ نکلے تو مرد کہاوین عورتین نہ کہاوین مردہ نکلے تو سب کہاوین بے سند مسئلہ بنانا سخت گناہ ہے اوسپر انکو الزام دیا ہمارے دین مین مرد عورت کا کچہ فرق نہین اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کہ حلال ہے بغیر ذبح مردار اور اگر مردہ نکلے اور معلوم ہو کہ جان پڑی ہتی تو امام اعظم کے نزدیک حلال نہین انتہے ابن عباس نے کہا مراد مَا فِي الْبُطُونِ سے دودہ ہے عورتون پر حرام مردون پر حلال ٹہیرایا تہا بکری کا بچہ اگر نر ہوتا تو مرد کہاتے نہ عورتین اور اگر مادہ ہوتا تو چہوڑ دیتے ذبح نہ کرتے اگر مردہ پیدا ہوتا سب ملکر کہاتے اللہ نے اسکام سے منع فرمایا یہی قول ہے سدی کا شعبی نے کہا بحیرہ کا دودہ نر سے مرد کہاتے اگر مرجاتا تو مرد عورت سب نوش جان کرتے یہی بات عکرمہ و قتادہ وابن زید نے بہی کہی ہے مجاہد نے کہا مراد مَا فِي الْبُطُونِ سے سائبہ بحیرہ ہے ابو العالیہ مجاہد و قتادہ کہتے ہین وصف سے مراد کذب ہے لقولہ تعالے وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ الآیۃ اللہ تعالے اپنے افعال اقوال شرع و قدر مین حکیم اپنے بندون کے اعمال خیر و شر کا علیم ہے پوری پوری سزا جزا ہر عمل کی اوسکے عامل کو دیگا فتح البیان کا لفظ یہ ہے مراد مَا فِي الْبُطُونِ سے بچے بحائر سوائب کی یا اونکا دودہ ہے

ازواج مین بیٹیان اور بہنین بہی داخل ہین یعنی کوئی عورت بہی اوسکو نکہاوے قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

بیشک خراب ہوئے جنہون نے مار ڈالی اپنی اولاد نادانی سے بے سمجہے اور حرام ٹہیرایا جو اللہ نے اونکو رزق دیا جہوٹ باندہ کر اللہ پر بیشک بہکے اور نہ آئے راہ پر **ف** بیٹیون کا مار ڈالنا روا رکہتے تہے اور یہ سخت وبال ہے انتہے اللہ نے کہا کرنیوالے ان افاعیل کے دنیا و آخرت مین خراب ہین دنیا مین یون کہ اولاد کو مار ڈالتے جی سے بعض اموال کہانے اوپر حرام کرکے تنگی لی آخرت مین بری سے بری جگہہ مین جاوینگے بسبب دروغ بندی و افترا پردازی کے اللہ تعالے پر لقولہ تعالے إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

الربع

لَا يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ابن عباس نے کہا اگر تیرا جی چاہے کہ تو جہل عرب کو معلوم کرے تو ایک سو تیس آیت سورۂ انعام کے اوپر پڑھ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ الخ اسکو بخاری نے بھی منفرد الکتاب بمناقب قریش میں روایت کیا ہی فتح البیان میں کہا ہے کہ مراد قتل اولاد سے واد بنات ہی یہ کام براہ سفہ وطیش و خفت کرتے تھے نہ کسی حجت عقلیہ و دلیل شرعی سے عکرمہ نے کہا آیت حق میں مضر و ربیعہ کے اوتری ہے اونہیں زندہ درگور کرنے کی رسم تھی قتادہ نے کہا یہ صنعہ اہل جاہلیت ہی بعض اونمیں اپنی دختر کو بخوف گرفتاری و فاقہ کشی قتل کرکے کتون کو کھلا دیتے اللہ نے جو رزق دیا تھا جنکا نام بحار و سوائب رکھا ہی اسکو حرام ٹھیرا دیا تھا ان افعال کے سبب سے طریق صواب ورشد سے بہک گئے راہ یاب نہ ہوئے

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

اوسنے پیدا کیے باغ چھتریون سے اور بغیر چھتریون اور کھجور اور کھیتی کئی طرح ہے اوسکا پھل اور زیتون اور انار آپسمین ملتا اور جدا کھاؤ اوسکے پھل مین سے جس وقت پھل لاوے اور دو اسکا حق جسدن کٹے اور بیجا نہ اوڑاؤ اسکو خوش نہین آتے اوڑانے والے اور پیدا کیے مواشی مین لدنے والے اور دبے کھاؤ اللہ کے رزق مین سے اور مت چلو شیطان کے قدمون پر وہ تمہارا دشمن ہے صریح **ف** اوسکا حق دو جسدن کٹے یعنے زکوۃ اور مال کی زکوۃ تو ہے برس دن کے بعد اور اسکی زکوۃ اوسی دن ہے جسدن ہاتھ لگے جو زمین اپنے ملک مین ہو اور اوسمین خراج نہ آتا ہو اوسکے محصول مین حق اللہ کا ہے اگر پانی دیے سے ہو تو بیسوان حصہ اور اگر بن پانی دیے ہو تو دسوان حصہ **ف** لدنے والے اونٹ اور بیل دبے بکری اور بھیڑ انتہی اس آیت مین اللہ نے فرمایا کہ خالق ہر شے کا اللہ ہے کھیتی ہو یا پھل یا مواشی ان مشرکون نے اپنے آراء فاسدہ سے قسمت و تجزیہ کرکے بعض کو حرام بعض کو حلال ٹھیرایا ہے ابن عباس نے کہا معروشات سے مراد سموکات ہین دوسر الفظ یہ ہی کہ معروشات وہ ہی جو چھپر باندھا جاے غیر معروشات وہ ہی جو جنگل پہاڑ مین پیدا ہو یا اول انگور ہے اور ثانی غیر انگور یہی قول ہے سدی کا ابن جریج نے کہا دیکھنے مین ملتا مزے مین جدا محمد بن کعب نے کہا کھاؤ جب پھل لاوے یعنی تر و خشک بعض نے کہا مراد حق دینے سے زکوۃ مفروضہ ہے انس بن مالک کا یہی قول ہی ابن عباس نے کہا جسدن تولین اوسدن اسکی زکوۃ دین اسی کے ابن مسیب بھی قائل ہین لوگ جب کھیتی کاٹتے تو اوسمین سے کچھ نہ دیتے اللہ نے کہا حق دو یعنے وزن کرکے ہر دہائی سے ایک

پیمانہ دو اور وہ جو اوسکے بال سے لوگ چن لین جابر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین ہر دس وسق تمر مین ایک
قنو کا حکم دیا کہ مسجد مین واسطے مساکین مسجد کے لگا وین رواہ احمد وھذا اسناد جید قوی طاوس
ابو الشعثا قتادہ حسن ضحاک ابن جریج کا قول یہ ہے کہ مراد زکوۃ ہے حسن بصری نے کہا صدقہ ہے دانہ وپہل کا
یہی بات زید بن اسلم نے بہی کہی ہے بعض نے کہا یہ ایک اور ہی حق ہے سوی زکوۃ کے ابن عمر نے کہا سوے
زکوۃ کے یہ حق دیا کرتے تہے عطا بن ابی رباح نے کہا دن کاٹنے کے جو حاضر ہوا وسکو بقدر تیسر کچہہ دے
یہ زکوۃ نہین ہے مجاہد نے کہا جب تیرے پاس مساکین آوین توکچہہ اونکے لیے ڈالدے مجاہد نے کہا کہیتی ہین سے
ایک ہی وقت مین کی ایک مٹہی تہے تو منہ کے گری پڑی ڈالنے وہ اوٹہا لین ابراہیم نے کہا یعنے ایک پولا چارہ جانور کا سعید
بن جبیر نے کہا یہ قبل زکوۃ کے تہا واسطے مسکینون کے سعید نے مرفوعاً کہا ہے یعنے وہ جو جہڑ پڑے بال سے رواہ
ابن مردویہ اورون نے کہا یہ ایک شے واجب تہی پہر اللہ نے اوسکو منسوخ کر دیا عشر و نصف عشر سے
اسکو ابن جریر نے ابن عباس ابن حنفیہ ابراہیم نخعی حسن سدی عطیہ عوفی وغیرہم سے حکایت کرکے خود بہی اختیار
کیا ہے ابن کثیر کہتے ہین اسکے نسخ نام رکہنے مین نظر ہے اسلیے کہ اصل مین یہ ایک شی واجب تہی پہر مقدار مخرج
اور کمیت اوس کے بیان کر دی گئی یہ امر سنہ دو ہجرت مین واقع ہوا واللہ اعلم بہر حال اللہ نے اونکی مذمت کی جو
کہیتی و پہل کاٹتے ہین اور صدقہ نہین دیتے جسطرح باغ والون کا قصہ سورہ نون مین فرمایا ہے اذ اقسموا
لیصرمنہا مصبحین ولا یستثنون فطاف علیہا طائف من ربک وھم نائمون فاصبحت
کالصریم فتنادوا مصبحین ان اغدوا علی حرثکم ان کنتم صارمین فانطلقوا وھم یتخافتون
ان لا یدخلنھا الیوم علیکم مسکین وغدوا علی حرد قادرین فلما راوھا قالوا انا لضالون
بل نحن محرومون قال اوسطھم الم اقل لکم لولا تسبحون قالوا سبحن ربنا انا کنا ظلمین
فاقبل بعضھم علی بعض یتلاومون قالوا یویلنا انا کنا طاغین عسی ربنا ان یبدلنا خیرا
منھا انا الی ربنا راغبون کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون مراد کالصریم
سے یہ ہے کہ مثل اندہیری کالی گرم رات کی ہو گئی حرد سے مراد قوت و جلد و ہمت ہے پہر اسراف سے منع کیا یعنے
عطا مین اسراف نہ کرو کہ مقدار معروف سے زیادہ دو ابو العالیہ نے کہا دن حصاد کے کچہہ ذرا سا دیتے تہے
پہر بہت سا دینے لگے اوس پر اللہ نے اسراف سے روکا ابن جریج نے کہا یہ آیت حق مین ثابت بن قیس بن
شماس کے اوتری ہے اونہون نے اپنی کہجور کاٹی تہی کہا آج کے دن جو کوئی آویگا اوس کو

کہلاؤ لگا اتنا کہلایا کہ شام کو ایک کہجور بہی نہ بچی اوسپر آیت آئی لا تسرفوا الخ عطا نے کہا سرف سے ہر شے میں
منع کیے گئے ایاس بن معاویہ نے کہا جو تجاوز کیا تو نے حکم خدا سے وہی سرف ہے سدی نے کہا تم اپنے مال دیکر
فقیر ہو کر ست بیٹہو ابن مسیب و محمد بن کعب نے کہا مت روکو صدقے کو کہ نافرمان بنو تم اپنے رب کے ابن جریر نے
قول عطا کو اختیار کیا ہے کہ یہ نہی ہے سرف سے ہر شے میں ابن کثیر کہتے ہین اسمین شک نہین کہ یہ بات صحیح
ہے لیکن ظاہر واللہ اعلم سیاق آیت سے یہی ہے کہ کہانے مین اسراف نہ کرو کیونکہ اوسمین مضرت عقل و بدن ہے
لقولہ تعالے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا صحیح بخاری مین تعلیقًا آیا ہے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا مِنْ غَيْرِ
اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِيْلَةٍ سو یہ اسراف کہانے مین اسی باب سے ہے یعنے کہاؤ پیو پہنو مگر زیادتی نہ کرو اترا و نہین کیونکہ
لا تسرفوا الخ بعد کلوا من ثمرہ الخ آیا ہے اس سے نہی سرف فی الاکل ظاہر ہوتی ہے آگے خدا جانے حمولہ سے
وہ مواشی مراد ہین جنپر بوجہ لادا جاتا ہے جیسے شتر اسپ خچر بیل فرش سے وہ مراد ہین جو اونمین صغار ہین
عبداللہ نے کہا یعنے کمسن اونٹ یہی قول مجاہد کا ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد حمولہ سے اونٹ
گہوڑا خچر گدہا اور ہر وہ شے ہے جو لادی جاتی ہے فرش سے مراد بکری ہے اسیکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے فرش
اسلیے کہتے ہین کہ زمین سے نزدیک ہے ربیع و حسن و ضحاک و قتادہ وغیرہم کا لفظ یہ ہے کہ حمولہ ابل بقر فرش غنم
ہے سدی نے کہا حمولہ ابل ہے فرش فصلان عجاجیل غنم ہے جسپر کچہ بار کرین وہی حمولہ ہے ابن زید نے
کہا حمولہ وہ ہے جسپر تم سوار ہو فرش وہ جو تم کہاؤ دوہو جیسے بکری کہ اوسکا گوشت کہاتے ہو اوسکے بالونکا
لحاف و فرش بناتے ہو ابن کثیر نے کہا یہ قول تفسیر اس آیت مین حسن ہے دوسری آیت اسکی شاہد ہے
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ
وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ وقال تعالی وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ
وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ الی قولہ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ
وقال تعالی اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا
عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تُنْكِرُوْنَ پہر اللہ نے فرمایا کہ کہاؤ اوسکے رزق سے یعنے پہل کہیتی و مواشی سے یہ سب اللہ نے تمہاری لیے رزق
مقرر کیا ہے شیطان کی راہ پر اور اسکے حکمونپر نہ چلو جسطرح مشرکین تابع شیاطین ہو گئے ہین جنہون نے
شیطان کے کہنے سے بعض رزق خدا کو حرام ٹہیرالیا ہے ثمار و زروع و انعام مین سے یہ اونکا افترا ہے اللہ

اے لوگو شیطان تمہارا کہلا دشمن ہے کما قال تعالی ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعو حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر وقال تعالی یبنی ادم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنۃ ینزع عنہما لباسہما لیریہما سواتہما وقال تعالی افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی وہم لکم عدو بئس للظلمین بدلا قرآن پاک مین اسطرح کی آیتین بہت سی ہین ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

ف فتح البیان مین ہے کہ مراد جنات سے بساتین ہین یعنے باغات اللہ نے اس آیت مین ایک قدرت اپنی یاد دلائی ایک عظیم صنعت بتائی کہ بعض باغ اونچے بلند کہڑے ہوئے ہین جیسے انگور کے تختے اور بعض نیچے پا معروش سے ادہ ہین جو زمین پر پہیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے کدو خربزہ تربوز غیر معروش وہ ہین جو ساق پر قائم ہوتے ہین جیسے کہجور زرع سائر اشجار ضحاک نے کہا انگور مین دونو صورتین ہوتی ہین بعض معروش اور بعض غیر معروش کیونکہ وہ زمین ہی پر منبسط چلتا ہے یا جسکو آدمی لگاتے ہین وہ معروش اور جو جنگل و پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے وہ غیر معروش ہے قتادہ نے کہا معروش وہ ہے جسکو عیدان وقصب پر کہڑا کرین غیر معروش وہ ہے جو ضاحی ہو اصل عرش لغت مین چہت والی چیز کو بولتے ہین جیسے چہپر چہتری کرین جیسے انگور نخل و زرع سے مراد سارے حبوب ہین جو قوت و ذخیرہ ہوتے ہین پیداوار حبات مین یہ دونو افضل ہین اسلیے اونکا ذکر بالخصوص علیحدہ کیا پہر اونمین کوئی جید کوئی ردی ہوتا ہے سب کا مزہ الگ الگ ہے اکل سے مراد ماکول ہے یعنے ہیئت و طعم مین جدا جدا ہین پہر زیتون و رمان کو دیکہو کہ پتون مین متشابہ طعم مین غیر متشابہ ہوتے ہین یہ حکم کہ جب پہل لگے کہاؤ امر اباحت ہے یعنی خواہ پہلے پکنے اور کاٹنے سے یا وقت حصاد کے پہر جب وقت حصاد کا آیا تو واجب حق اس پیداوار کا ادا کرو کسی نے کہا یہ لام منسوخ ہے بعض نے کہا محمول ہے ندب پر بعض نے کہا محکم ہے ہر طرف ایک جماعت صحابہ و تابعین گئی ہے جمہور اہل علم نے کہا ہے کہ آیت مکی ہے اور زکوۃ مدینہ مین سنہ دوم ہجری مین فرض ہوئی ہے ابن عباس نے کہا آیت زکوۃ نے ہر صدقے کو جو قرآن مین آیا ہے منسوخ کر دیا شعبی نے کہا مال مین حق ہے سوا زکوۃ کے صحابہ سوا زکوۃ کے بہی کچھ دیا کرتے تہے واحدی و رازی اسی پر رضی ہین پہر فرمایا کہ تصدق و عطا مین سرف نہ کرو کہ سب دیکر محتاج ہو جاؤ اسراف کہتے ہین خرچ زائد کرنے مال اوڑانے کو لغت مین بمعنے خطا ہے سفیان نے کہا جو کچھ تو

[illegible]

غیر طاعت خدا مین صرف کرتا ہے وہی سرف ہی اگرچہ تہوڑا کیون نہ ہو زجاج نے کہا اگر کوئی انسان سارا مال دیدے
صلہ عیال نہ کرے تو وہ سرف ہے اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے ابدأ بمن تعول ابن مسیب نے کہا مانع صدقہ نہو
یعنے بخل و امساک مین حد سے آگے نہ بڑہو یہانتک کہ صدقہ واجب بہی نہ دو غرضکہ دونو قول پر مراد اسراف
سے مجاوزت حد ہی قول اول پر بذل و اعطا مین قول دوم پر امساک و بخل مین مقاتل نے کہا مطلب یہ ہے کہ اصنام
کو حرث و انعام مین شریک نہ کرو زہری نے کہا یعنی معصیت الٰہی مین خرچ نہ کرو ابن وہب نے کہا یہ خطاب ہے ولاة
کو کہ مالدار سے زیادہ اپنے حق سے نہ لو بعض نے کہا کہ ناحق لیکر ناحق جگہہ مین صرف نہ کرو اللہ مسرفونکو دوست نہین
رکہتا یہ وعید و زجر ہے سرف سے ہر شے مین اسلیے کہ اللہ کا محبوب نہین وہ اہل نار سے ہے مجاہد نے کہا اگر تو طاعت
خدا مین برابر ابو قبیس کے خرچ کرے گا تو یہ اسراف نہ ہوگا اور اگر معصیت خدا مین ایک صاع اوٹہا دیگا تو وہ
اسراف ہوگا مقالات سلف کی اس باب مین طول طویل ہین اُسکے بعد اللہ نے ذکر مواشی کا کیا کہ اون مین کوئی
حمولہ ہے کوئی فرش ہے جو باربردار ہے وہ حمولہ ہے جسکی وبر و صوف و شعر سے نفع لیتے ہین وہ فرش ہے
ابو العالیہ نے کہا فرش بہیڑ بکری ہے اسلیے کہ اوسکو لٹا کر ذبح کرتے ہین زجاج نے کہا اہل لغت کا اجماع
ہے کہ فرش صغار ابل کو کہتے ہین پہر حمولہ و فرش کا یون بیان فرمایا ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ

وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّـُٔوْنِيْ
بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پیدا کیے آٹہہ نر و مادہ بہیڑ مین

سے دو اور بکری مین سے دو پوچہہ تو کہ دونو نر حرام کیے ہین یا دونو مادہ یا جو لپٹ رہا ہے مادون کے پیٹ
مین بتاؤ تو مجکو سند اگر تم سچے ہو اور پیدا کیے اونٹ مین دو اور گاؤ مین سے دو پوچہہ تو دونو نر حرام کیے ہین یا
دونو مادہ یا جو لپٹ رہا ہے مادون کے پیٹ مین یا تم حاضر تہے جسوقت اللہ نے تمکو یہ کہدیا تہا پہر اوس سے
ظالم کون جو جہوٹہہ باندہے اللہ پر تا لوگون کو بہکاوے بغیر تحقیق بیشک اللہ راہ نہین دیتا ہے بے انصاف
لوگون کو **ف** یہ بیان ہے عرب کے جہل کا اسلام سے پہلے کہ اونہون نے مواشی سے کے اجزا انواع مقرر کرکے
بعض کو حرام ٹہیرا رکہا تہا کوئی بحیرہ تہا کوئی وصیلہ کوئی سائبہ کوئی حام اسکے سوا اور انواع بہی انعام مین
ایجاد و ابتداع کیے تہے اسیطرح زروع و ثمار مین اقسام مقرر فرمائے تہے اللہ نے انواع انعام کو بیان کردیا فرمایا کہ

سفید بہیڑ ہے سیاہ بکری ہے پہر اونمین کوئی نر ہے کوئی مادہ ہے یہی حال اونٹ وگاؤ کا ہے سو اللہ
نے توان اقسام ہشتگانہ مین سے کسی شے کو حرام نہین کیا نہ اونکی اولاد کو بلکہ سب کو واسطے بنی آدم کے
پیدا کیا کہ اونکو کہاوین اور اونپر سوار ہون اونکا دودہ پیوین اور طرح طرح کے منافع حاصل کرین کما قال
تعالی ...... ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ یہ جو فرمایا کہ جو پیر اونکے پیٹ لپیٹ رہے ہین یہ وہ ہے قول مشرکین
کا جو اوپر گذرا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا یعنے پیٹ کے اندر
جوان مواشی کے پیٹ مین ہے نرا ہمارے مردونکو ہین اور حرام ہے ہماری عورتون کو ۱۲
جو بچے ہین وہ مردونکو حلال عورتونپر حرام ہین سو بجہے خبر ویقین سے کہ اونکو اللہ نے تمپر کسطرح حرام کیا
بحیرہ وسائبہ ووصیلہ وحام کی تحریم کا زعم تمکو کہانسے حاصل ہوا ابن عباس نے کہا یہ سب انواع حلال
ہین اللہ نے انکی بدعت پر بطور تہکم فرمایا کہ کیا تم اوسوقت حاضر تہے جبکہ اللہ نے ان مواشی کو مطابق تمہارے
خیال مختل وزعم مزعوم کے حرام کیا تہا یہ تو محض تمہارا افترا ہے اللہ پر جو تم نے حرام کر رکہا ہے بہلا اس سے
بہی زیادہ کوئی ظالم ہوگا جو بغیر علم وتحقیق کے لوگون کو اللہ کی راہ سے گمراہ کرے اللہ راہ نہین دکہاتا ظالمون
کو سب سے پہلے جو اس آیت مین داخل ہے عمرو بن لحی بن قمعہ ہے جسنے سب سے اول دین انبیا کو بدل ڈالا
سائبہ وصیلہ حام نکالا جسطرح کہ صحیح مین آچکا ہے غرضکہ اول قدم توحید یہی قمعہ کا پہوتا تہا جو شرک کے
لیے جاگتا ایمان سے سوتا تہا ف فتح البیان کا بیان فائدہ یہ ہے کہ زوج کہتے ہین خلاف فرد کو فرد
اکیلا ہوا زوج جوڑا ہوا مراد آٹہ فرد ہین فردکو آیت مین زوج اسلیے کہا کہ نر و مادہ مین سے ہر ایک
نسبت دوسرے کے زوج ہے علاوہ اسکے لفظ زوج فرد پر بہی بولتے ہین جیسے هُمَا زَوْجٌ وَهُوَ زَوْجٌ
ضان کہتے ہین صوف والی بکریکو یعنے بہیڑ اثنین سے مراد نر و مادہ ہین یعنے کبش ونعجہ معز سے مراد تیس وعنز
ہے یعنے بکرا بکری تیس نر ہوا عنز مادہ ہوئی جبکہ اوسپر ایک برس گذر چکے اور معز غنم سے خلاف ضان
کے ہے اوسکی دم کوتہ بال دراز ہوتے ہین اللہ نے اسجگہہ انواع مواشی کا حال واضح کیا بندونپر منت رکہی زعم
جاہلیت کو بابت تحلیل وتحریم بعض اقسام کے دفع کیا کہ وہ محض انکی دروغ بندی ہے اللہ پر اللہ نے
توان سب انواع کو حلال کیا ہے انہون نے اپنے جی سے بعض کو حرام ٹہیرالیا ابن عباس نے کہا ازواج
ہشتگانہ یہی اونٹ گاؤ بہیڑ بکری ہین شوکانی رحمہ نے فرمایا ہے بیہقی وابن جریر نے جو یہ قول نقل کیا
اسکا کچہہ فائدہ ظاہر نہوا اسلیے کہ تصریح ان آٹہون کی خود آیت شریف مین موجود ہے حاجت تفسیر کی کیا ہے
پہر اللہ نے حضرت سے کہا تم اون لوگون سے جو کبہی نر کو اور کبہی مادہ کو حرام ٹہیرا کر اللہ کیطرف منسوب کرتے ہین یہ بات

کہدو کہ حرام اونمین دو نر ہین یعنے کبش و تیس یا دو مادہ یعنے نعجہ و عنز یہ انکار ہوا مشرکین پر بمقدمہ بحیرہ وغیرہ
کے مطلب یہ کہ اگر نر حرام ہے تو چاہیے کہ ہر نر حرام ہو اور اگر مادہ حرام ہے تو ہر مادہ کا حرام ہونا چاہیے اور اگر
پیٹ کے اندر کا حرام ہے بہیڑ ہو یا بکری تو ہر مولود کا حرام ہونا مناسب ہے خواہ نر ہو یا مادہ کیونکہ یہ سب مولود
ہین تو اب سب مواشی حرام ٹہیرینگے سو تم کیفیت تحریم ان مواشی کی براہ علم نہ بطور جہل ذرا بیان کردو اور ہمکو
سمجہا دو کہ اسطرح پر یہ حرام ہوئے ہین یہ ارشاد تعجیز و تبکیت و الزام محجت ہے اونپر اسلیے کہ یہ بات معلوم
ہے کہ اونکو وجہ تحریم مذکورات کی معلوم نہین ہے اگر وہ اپنے زعم مین سچے ہین تو خبر دینگے سو جسطرح یہ سوال
بابت بہیڑ بکری کے کیا گیا اسی طرح بعد اسکے اونٹ گاؤ سے سوال کرنیکا حکم دیا اور انکی اولاد کا تقدیم ضان
و معز کی ابل و بقر پر باوجودیکہ نفع اونٹ و گاؤ کا بہیڑ بکری سے زیادہ ہے اور بدن مین اکبر و اعظم ہین لائق غور
ہے شاید کہا جاسوس و بختی منجملہ ازواج ثمانیہ کے ہین یہ دونو آیتین تقریع و توبیخ ہین طرف سے اللہ کے اہل
جاہلیت کو انکے حرام کرنے پر بعض مویشی کو رازی نے دو وجہین اور اپنی طرف سے اسجگہہ بیان کین ہین ایک
یہ کہ آیت کچہہ استدلال بطلان قول مشرکین پر نہین ہے بلکہ استفہام ہے بطور انکار کے یعنی جس صورت مین کہ
تم معرفت نبوت و شریعت نہین ہو تو یہ کسطرح کہتے ہو کہ یہ حلال وہ حرام ہے دوسرے تم نے خاص اونٹ میں
بحیرہ و صیلہ سائبہ حام کو حرام ٹہیرایا باقی مواشی مین یہ قسمت جاری نہین کی اس تخصیص کی کیا وجہ ہے حالانکہ
مواشی آٹہہ قسم ہین باعتبار نر و مادہ کے کیا اللہ نے جب انکو حرام کیا تہا تم موجود تہے بڑا ستمگار
جفا کار وہی ہے جو اللہ پر افترا باندہکر لوگون کو گمراہ کرتا ہے اللہ ظالمون کا ہادی نہین ہوتا اس وعید مین
وہ لوگ داخل ہین جو انکے طریقے پر چلتے ہین جس امر کا حکم اللہ و رسول نے نہین دیا ہے اسکو ابتداع کرکے
طرف اللہ یا رسول کی نسبت کرتے ہین کیونکہ لفظ عام ہے تخصیص کی کوئی وجہ نہین اللہ کے دین میں
شرع متین مین جو کوئی نئی بات داخل کریگا جو اس ملت حقہ مین نہین ہے وہ بے شبہہ داخل ہے اس وعید
مین یہی سبب ہے کہ اللہ بدعیتون کو راہ حق نہین دکہاتا ہے وہ ہمیشہ گرفتار ظلمہ بدعت رہتے ہین
بدعات محدثات نکالکر رواج دیکر ہمیشہ کو بغیر علم براہ جہل و افترا گمراہ کیا کرتے ہین اللہم احفظنا انسے
کوئی پوچہے کہ جسوقت وہ بدعت نزدیک اللہ یا رسول کے حسنہ ٹہیرائی گئی تہی کیا تم اسدم وہان موجود
تہے یا یہ تمہارا افترا ہے اللہ پر اور اسکے رسول پر حالانکہ مذمت بدعت کی قرآن و حدیث دونو مین آئی
ہے پہر جو شے مذموم ٹہیری اومین حسن کہان سے آیا اور کسنے وہ حسن بخشا قال تعالی وَرَهْبَانِيَّةً

ابتدعوها ما کتبناها علیہم وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل بدعۃ ضلالۃ آیت باب سے یہ بہی نکلتا ہے کہ بعضی بدعت حد کفر کو پہونچ جاتی ہے جسطرح کہ تحریم بعض مواشی موجب شرک وکفر ہوگئی اسی حکم مین یہ بات بہی داخل ہو سکتی ہے کہ ترک حیوانات کسی کام کے لیے کرے گو وہ تحریم واسطے چند روز ہی کے کیون نہ ہو اسلیے کہ جس چیز کو اللہ نے حلال کیا ہے اسکو کوئی آدمی اپنے اوپر حرام نہین کر سکتا واللہ اعلم

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

تو کہہ مین نہین پاتا جس حکم مین کہ مجھکو پہونچا کوئی چیز حرام کہانے والے کو جو اوسکو کہاوے مگر یہ کہ مردہ ہو یا لہو بہنیک دینے کا یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاک ہے یا گناہ کی چیز جسپر پکارا اللہ کے سوا کسی کا نام پہر جو کوئی عاجز ہو نہ زور کرتا نہ زیادتی تو تیرا رب معاف کرتا ہے مہربان **ف** یعنے جو جانور کہانے دستور ہین اونمین سے یہی چیزین حرام مین اسنتھے اللہ پاک نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ تم ان لوگون سے جنہون نے اللہ کے رزق کو بطور افترا حرام کیا ہے یہ بات کہدو کہ جسکو تم حرام کہتے ہو مین اسکو حرام نہین پاتا سوا ان چیزونکے یا حیوانات مین کوئی سبب حرمت کا اونکے سوا معلوم نہین ہوتا اس بنیاد پر جو محرمات بعد اوسکے سورہ مائدہ اور احادیث مین آئی ہین وہ رافع ہین مفہوم اس آیت کو بعض لوگ اسکا نام نسخ رکہتے ہین مگر اکثر متاخرین منسوخ نہین کہتے بلکہ یون کہتے ہین کہ یہ بابت رفع مباح الاصل سے ہے واللہ علم ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا خون مسفوح وہ ہے جو زمین پر گرایا گیا عکرمہ نے کہا اگر یہ آیت نہ ہوتی تو لوگ رگون مین سے خون نکالکر کہا جاتے جسطرح یہود نے کیا تہا قتادہ نے کہا حرام خون وہی ہے جو مسفوح ہو یعنے روان وریختہ رہا وہ خون جو گوشت مین لپٹا ہو اوسکا کچہہ ڈر نہین ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جاہلیت والے بعض چیزین کہاتے اور بعض چہوڑتے گھن کرکے اللہ تعالے جل شانہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہیجا کتاب اُتاری حلال حرام بیان کر دیا سو جسکو حلال کہا وہ حلال ہے اور جو حرام ٹہیرا دیا وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے پہر یہ آیت باب پڑہی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد واللفظ لابن مردویہ ابن عباس کہتے ہین سودہ بنت زمعہ کی بکری مر گئی کہا اے رسول خدا بکری مر گئی فرمایا تم نے اسکا چمڑہ کیون نہ لے لیا کہا مردار کا چمڑہ لیتے فرمایا اللہ نے کہا ہے قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا الآیۃ سو تم کچہہ اسکو کہاتے نہین چمڑا نکالکر فائدہ اوٹہاتے سودہ نے اسکا چمڑا نکلوا کر ایک مشک بنائی یہانتک کہ وہ پرانی ہو کر پہٹ گئی رواہ احمد والبخاری والنسائی تمیلہ فزاری کہتے ہین مین یا

ابن عمر کے تھا کسی نے اون سے پوچھا کہ قنفذ کا کھانا کیسا ہے اونھون نے آیت ایک پڑہ دی ایک بوڑھا آدمی انکے
پاس بیٹھا تھا اوسنے کہا مینے ابوہریرہ کو سنا ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر قنفذ کا آیا فرمایا
خَبِيْثٌ مِّنَ الْخَبَائِثِ ابن عمر نے کہا اگر حضرت ؐ نے یون فرمایا ہے تو یہی طرح ہے رَوَاہُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ
وَاَبُوْدَاوُدَ پہر اگر کوئی شخص مضطر ہو طرف کہانے کسی شے کے جسکو اس آیت مین حرام کہا ہے اور وہ باغی و عادی
نہو تو اللہ اسکو بخشدیگا اس آیت کی تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے غرض سیاق ہی اس آیہ کے رد کرتا ہے مشرکین پر
جو مبتدع تحریم محرمات تہے اپنے آرا فاسدہ سے اللہ نے زبان رسول پاک سے کہلا دیا کہ جسکو تم حرام کہتے ہو جیسے
وصائل سوائب بحائر حام وغیرہ وہ کچھ حرام نہین حرام یہی ہین جو اس آیت مین مذکور ہین مُردار خون روان گوشت
خوک اور وہ چیز جسپر نام غیر اللہ کا پکارا گیا ہے جیسے بکرا شیخ سدو کا گاؤ سید احمد کبیر کی مرغا زین خان کا توشہ
شاہ عبدالحق کا صحنک بی بی فاطمہ کی نذر نیاز فلان پیر فقیر کی زندہ ہو یا مردہ یہ سب حرام ہین جب غیر اللہ کا نام کسی
شئے ماکول پر لیگا تو اسکا کہانا حلال نرہا شعر غیر حق ہر چہ دولت را بربود ٭ سد راہ تو ہمان خواہد بود ٭ اسکے
سوا جو کچھ ہے جسکو حرام نہین فرمایا یا اوس سے خاموشی اختیار کی اوسکا کہانا حلال و معاف ہے تم کسطرح کہتے
ہو کہ وہ حرام ہے خدا نے تو اوسکو حرام ہی نہین کیا تم کہان سے کس دلیل سے حرام بتلاتے ہو اس بنیاد پر
تحریم دوسری اشیا کی جو بعد اس آیت کے آئی ہے جیسے گوشت دیسی گدہون کا اور درندون کا اور ہر پرندہ پنجہ
دار کا مذاہب مشہور علما پر باقی نہ رہیگی ف فتح البیان کا بیان مفتوح یون ہے کہ مراد وحی سے اسجگہہ
قرآن پاک ہے اسمین اعلام ہے اس بات کا کہ دار مدار حل و حرمت کا نقل ہے نہ محض عقل طاعم سے مراد دو عورت
سب ہین اسمین رد ہے مشرکین پر جو مافی البطون کو عورتون پر حرام بتاتے تہے کسی نے شعبی سے حکم لحم فیل و شیر کا
پوچھا اونھون نے آیت باب پڑہ دی بہر حال اللہ نے حضرت ؐ کو حکم دیا کہ وہ لوگون سے یہ بات کہدین کہ
وحی مین سوا ان مذکورات کے اور کچھ حرام نہین ہے یہ دلیل ہے انحصار محرمات پر ان مذکورات مین اگر یہ آیت
مکی نہوتی لیکن بعد اسکے مدینے مین سورۂ مائدہ آئی اوسمین ان محرمات پر منخنقہ موقوذہ متردیہ نطیحہ کو زیادہ کیا
حضرت ؐ سے تحریم ہر سباع ذی ناب اور ہر طیر ذی مخلب اور حمر اہلیہ و کلاب و نحوہا کے ثابت ہوئی غرضکہ یہ عموم
اگر بہ نسبت حیوانات ماکول کے ہے جسطرح کہ سیاق دلیل ہے اسپر اور استثنا سے یہ فائدہ معلوم ہوتا ہے تو جو کچھ
بعد اسکے کتاب و سنت مین جس حیوان کی تحریم آئی ہے وہ منضم ہے ساتھ اس آیت کی اور اگر عموم بہ نسبت ہر شئے
محرم کے ہے حیوان و غیرہ سے تو بعد اسکے جس شئے کی تحریم آئی ہے وہ اوس سے منضم ہوگی ہان ابن عباس وابن

عمرو عائشہ سے مروی ہے کہ حرام نہین کچہہ مگر جو اس آیت مین ہے امام مالک سے بہی اسیطرح مروی ہے سو یہ قول
ساقط ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف ہو اسلیے کہ اسمین اہمال قرآن وحدیث کا جو بعد اوسکے نازل و ثابت
ہوا ہے لازم آتا ہے حالانکہ کوئی سبب مقتضی اس اہمال کا نہین ہے نہ کوئی موجب واسطے اس ترک عمل کے
ہے بخاری وابوداؤد وابن منذر نے عمرو بن دینار سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا مینے جابر بن
عبداللہ سے پوچہا لوگ زعم کرتے ہین کہ حضرت ؐ نے لحوم حمر اہلیہ سے زمانہ خیبر نہی فرمائی ہے کہا حکم
بن عمر غفاری بصرے مین اسی طرح کہتے تہے اور حضرت ؐ سے روایت کرتے تہے لیکن حبر ابن عباس نے اسبات سے
انکار کیا اور آیت باب پڑہی انتہے مین کہتا ہون کہ گو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اوس سے انکار کیا لاکن
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو ثابت ہوا ہے تمسک بقول صحابی بمقابلہ قول نبی ؐ اختیار رسوا و عدم انصاف ہے
مراد مردار سے اسجگہہ وہ ہے جو خود بخود مر گیا ہو حدیث موت گوسفند سودہ بنت زمعہ اور گذر چکی کہ اوسکے چمڑے
سے نفع لینے کا حکم دیا اوسی کے مثل حدیث شاۃ میمونہ بہی ہے اوسی طرح پر یہ حدیث ہے کہ انما حرم
من المیتۃ اکلھا یہ دونو حدیثین صحیح مین ہین دم مسفوح سے مراد خون جاری سائل مصبوب ہے جو مسفوح نہین
وہ عفو ہے جیسے وہ خون جو رگون مین بعد ذبح کے باقی رہجاتا ہے منجملہ اوسکے جگر و طحال ہے اسیطرح وہ خون
جو گوشت سے لپٹا چمٹا ہوتا ہے قرطبی نے اسپر اجماع نقل کیا ہے جاہلیت والے ذبح کرکے خون لیتے اور اسکو
کہاتے وہ دم مسفوح ہوتا ظاہر تخصیص لحم خوک سے یہ نکلتا ہے کہ سوائے گوشت کے او سے انتفاع لینا سور سے
حرام نہین ہے ضمیر راجع ہے طرف خنزیر یا لحم کے اگرچہ باقی اجزا بہی اوسکے تحریم مین رجس بمعنے نجس ہے
اہلال سے مراد ذبح ہے یا رفع صوت باسم غیر اللہ جو کہ یہ توغل ہے فسق مین اس لیے اسکا نام فسق کہا
ہان شخص مضطر کو جو دوسرے مضطر پر باغی اور نہ تناول مین متجاوز حد سے ہو وقت دفعیہ ضرورت شدید کے
کہانا ان محرمات کا معاف ہے وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا

عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا
لَصَادِقُونَ ○ یہود پر ہم نے حرام کیا تہا ہر ناخن والا اور گاؤ اور بکری مین سے حرام کی انکی چربی مگر جو لگی ہو
پشت پر یا آنتین یا ملی ہو ہڈی کے ساتہہ یہ ہم نے اونکو سزا دی تہی اونکی شرارت پر اور ہم سچے کہتے ہین
ف مواشی مین سے ناخن دار یعنے اونٹ اونپر حرام تہا سو انکی بے حکمیون سے اونپر سخت پڑا تہا
اصل یہ چیزین حرام نہین ہین انتہے ابن جریر نے کہا مراد ناخن دار سے بہائم و طیر ہین جو مشقوق الاصابع

نہون جیسے اونٹ نعام اور بط ابن عباس نے کہا یعنے ابل ونعامہ یہی قول مجاہد و سدی کا ہے سعید بن
جبیر نے کہا یعنے جو منفرج الاصابع نہین ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ مراد ہر متفرق الاصابع ہے اونمین سے
ایک مرغ ہے قتادہ نے کہا کہتے ہین بعیر ونعامہ اور کچہہ طیر اور مچہلی حرام تہی دوسرا لفظ یہ ہے کہ اونٹ و
نعامہ اور طیر مین سے بط او مشابہ اوسکے اور ہر شے جو مشقوق الاصابع نہو حرام تہے مجاہد نے کہا
اَلنَّعَامَةُ وَالْبَعِيْرُ شَقًّا شَقًّا قاسم بن ابی بزہ سے پوچہا شقًّا شقًّا کیا ہے کہا کُلُّ مَا لَمْ يَنْفَرِجْ مِنْ
قَوَائِمِ الْبَهَائِمِ پہر کہا جو منفرج ہو وہ کہاؤ بہائم وعصافیر کے قوائم منفرج ہین یہود اونکو کہاتے اور
بعیر ونعامہ اونکے قوائم منفرج نہین ہین اسکو یہود نہین کہاتے ہین اور نہ حمار وحشی کو تحریم شحوم بقر و
غنم سے مراد ثرب وشحم کلیتین ہین یہود کہتے تہے کہ ان چیزون کو اسرائیل نے حرام کیا تہا اس لیئے ہم بہی
اونکو حرام جانتے ہین یہی قول ابن زید کا ہے قتادہ نے کہا مراد ثرب اور ہر شحم ہے جو ہڈی پر نہو ابن
عباس نے کہا یعنے جو شحم پشت سے لگا ہوا ہے وہ حلال تہا سدی وابو صالح نے کہا الیہ اسی جنس سے
ہے حوایا جمع ہے حاویہ یا حویہ کی یعنے وہ شے جسکو بطن حاوی ہے اور مجتمع و مستدیر ہے مراد حوایا کی
بنات لبن وسباع ہین جن کو مرابض بہی کہتے ہین اونمین امعا یعنے انتین ہوتی ہین ابن عباس نے کہا
حوایا بعر ہے مجاہد نے کہا مربض ہے سعید بن جبیر ضحاک قتادہ ابو مالک سدی ابن زید وغیرہم نے کہا حوایا
وہ مرابض ہین جنمین امعا ہوتے ہین یہ وسط مین اوسکے یہی بنات اللبن ہین کلام عرب مین اونکو مرابض
کہتے ہین ابن جریر نے کہا شحم الیہ مختلط ہے عصعص سے اسلیئے حلال ہے ہر شے قوائم جنب عینین اس
ونحوہ سے اور جو مختلط بعظم ہو حلال ہے سدی نے کہا یہ تنگی ہمنے اونپر بطور سزا کے بدلہ بغی ومخالفت
کے لازم کی تہی کما قال تعالے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ
بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا پہر فرمایا ہم سچے ہین یعنے اس جزا دینے مین عادل و منصف ہین ابن
جریر نے کہا یعنے ہم صادق ہین اس خبر مین جو ہم نے تمکو اے رسول دی ہے کہ ہم نے ان اشیا کو اونپر
حرام کردیا تہا نہ جسطرح وہ خیال کرتے ہین کہ اسرائیل نے اونکو اپنی جان پر حرام کرلیا تہا ابن عباس نے کہا
عمر بن خطاب کو خبر لگی کہ سمرہ نے شراب فروخت کی کہا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا اخرجاہ جابر بن عبد اللہ نے کہا
حضرت نے دن فتح کے کہا کہ اللہ رسول نے فروخت کرنا خمر و مردار و خوک و اصنام کا حرام کیا ہے پوچہا

مردار کی چربی کا کیا حکم ہے چمڑونکو ملتے ہین کشتیون مین لگاتے ہین لوگ چراغ جلاتے ہین فرمایا یہ حرام ہے
پہر فرمایا قتل کرے اللہ یہود کو اللہ نے جب اونپر چربی کو حرام کیا تو اوسکو صاف کر کے بیچ کر کہایا رواہ
الجماعۃ ابو ہریرہ نے کہا حضرت صلعم نے فرمایا قاتل اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فباعوھا واکلوا
ثمنھا رواہ الشیخان ابن عباس نے کہا حضرت صلعم پیچھے مقام کے بیٹھے تھے آنکھ طرف آسمان کے اوٹھا
کر کہا لعن اللہ الیہود ثلاثا ان اللہ حرم علیہم الشحوم فباعوھا واکلوا ثمنھا وان اللہ لم یحرم
علی قوم اکل شیء الا حرم علیہم ثمنہ رواہ ابن مردویہ امام احمد کا لفظ ابن عباس سے یون
ہے کہ حضرت صلعم مسجد مین طرف حجر کے مونہہ کیے ہوئے بیٹھے تھے آسمان کیجانب نظر کر کے ہنسے پہر فرمایا لعنت
کرے اللہ یہود پر چربی اونپر حرام کی گئی اوسکو بیچکر اوسکی قیمت کہائی اللہ جب کسی شے کو کسی قوم پر حرام
کرتا ہے تو اوسکی قیمت بہی اونپر حرام کرتا ہے رواہ ابوداؤد اسامہ بن زید نے کہا مین حضرت صلعم کے پاس
گیا آپ بیمار تھے عیادت کے لیے دیکہا کہ چادر عدنی سے مونہہ چہپائے ہوئے سوتے تھے پہر مونہہ کہولکر فرمایا
اللہ لعنت کرے یہود پر حرام کہتے ہین بکری کی چربی کو پہر اوسکی قیمت کہاتے ہین ابن عباس کا لفظ یہ ہے
ان اللہ اذا حرم علی قوم اکل شیء حرم علیہم ثمنہ رواھا ابوداؤد ف فتح البیان کا لفظ یون
ہے تقدیم ظرف سے فعل پر یہ نکلا کہ تحریم ہر ذی ظفر کی مختص بیہود ہے غیر کیطرف متجاوز نہین ہوتی ذو
ظفر وہ دابہ اور طیر ہے جو اصبع رکہتا ہے اسمین حافر و خف و مخلب داخل ہے اسلیے لفظ شامل ابل و بقر
وغنم و نعام واوز و بط اور ہر طیر ذی مخلب اور ہر دابہ حافر دار ہوگی حافر و خف کو ظفر کہنا بطور مجاز ہے اور
حمل کرنا ظفر کا اوسپر ہے جسپر لغت عرب مین لفظ ظفر صادق آوے کیونکہ یہ تعمیم منکر ہے اوس سے ظفر مین پانچ
لغت ہین اعلی قرائت عامہ ہے بضم ظا و فا شحوم مین ثروب و شحم کلیہ داخل ہے ثرب کہتے ہین شحم رقیق کو
جو کرش و امعا پر ہوتا ہے کما فی القاموس اسجگہہ وہ چربی مراد ہے جو فقط کرش پر ہو جسطرح قرطبی نے
کہا ہے تفسیر کرنا اوسکا باعتبار نظر معنے لغوی ہے مگر وہ شحم جو متعلق بر پشت و پہلو ہو داخل بطون اس شحم کو
اللہ نے شحوم محرمہ سے مستثنی کیا تہا کہ یہ اونپر حرام نہ تہا سدی نے کہا الیہ کو اسمین داخل کر کہا ہے سو الیہ
خاص کر بری مین ہوتا ہے نہ گاؤ مین حوایا سے مراد امعا ہین یعنے مباعر جنمین مینگنی جمع ہوتی ہے جسکو ہندی
مین اوجہڑی کہتے ہین جو شحم اوسمین لگا ہو وہ اونپر حرام نہ تہا یہی قول ہے جمہور مفسرین کا ابن عباس
بہی اسی کے قائل ہین بعض اہل علم نے کہا حوایا خزائن لبن ہین جو متصل امعا ہوتے ہین یعنی گہیرے یا خود

وہ اعضا مراد ہین جنپر چربی ہوتی ہے اسیطرح جو چربی ہڈی سے ملی ہوئی ہے وہ بہی حرام نہ تہی خواہ پہلو کی
ہڈی سے ملی ہوئی ہو یا سر یا آنکھہ سے اوسمین الیہ بہی داخل ہے اسلیے کہ استخوان دم سے ملا ہوا ہے الیہ کہتے
ہین دنبے کی چکتی کو ابن عباس نے کہا شحم الیہ جو عصعص سے ملا ہی حلال ہے اسیطرح ہر شحم توائم و جنب و راس
و عین و اذن مختلط بعظم ہوتا ہے یہ سب حلال ہین حرام فقط ثرب و شحم کلیہ تہا یہ تحریم جزا تہی اونکے بغی و
ظلم کی یہود جب کوئی معصیت کرتے کوئی نہ کوئی حلال چیز عقوبۃً اونپر حرام کر دیجاتی وہ یہ کہتے کہ یہ اشیا سب
امم ماقبل پر ہمیشہ سے حرام چلی آتی ہین ہم نے یہ خبر سچی دی ہے فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ رَّبُّكُمۡ ذُوۡ رَحۡمَةٍ وَّاسِعَةٍ‌ ۚ
وَلَا يُرَدُّ بَاۡسُهٗ عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝ پہر اگر تجہکو جہٹلاوین تو کہہ تمہارے رب کی مہربانی مین بڑی سمائی
ہے اور پہرتا نہین اسکا عذاب گنہگار لوگون سے **ف** یعنے رحمت کی سمائی سے اب تک تم بچے ہو لیکن نہ جانو
کہ عذاب پہر گیا انتہے یہ بات اللہ نے بمقابلہ تکذیب و مخالفت مشرکین و یہود کے ارشاد فرمائی اسمین ترغیب دی
ابتغاء رحمت واسعہ الٰہی و اتباع رضوان خداوندی مین ترہیب ہے مخالفت رسول خاتم النبیین پر قرآن پاک مین
اکثر ترغیب و ترہیب کو یکجا ذکر کیا ہے جسطرح آخر اس سورت مین فرمایا اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ‌ۖ وَاِنَّهٗ
لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ وقال تعالٰی اِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ‌ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ وقال تعالٰی
نَبِّئۡ عِبَادِىۡۤ اَنِّىۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ وَاَنَّ عَذَابِىۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَ لِيۡمُ وقال تعالٰی غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ
التَّوۡبِ شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ وقال اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌ اِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ وَيُعِيۡدُ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ
الۡوَدُوۡدُ آیات اس باب مین بہت ہین **ف** فتح البیان مین ہے تم ان جہٹلانے والون سے کہدو کہ تمہارا
رب صاحب رحمت وسیع ہے اپنے مطیعون پر رحم فرماتا ہے دنیا مین عقوبت کی جلدی نہین کرتا تم اس دہوکے مین
نہ ہو کہ یہ اہمال ہے بلکہ امہال ہے اسکا عذاب مجرمون سے پہر نہین سکتا یعنے دنیا مین جبکہ نازل ہوتا ہے
یا آخرت مین مراد یہان عذاب دینا ہے دیکہو دنیا مین اونپر طیبات کو آخر حرام ہی کر دیا تہا مراد مجرمون سے
یہود و کفار و مشرکین ہین سَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكۡنَا وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمۡنَا مِنۡ
شَىۡءٍ‌ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ حَتّٰى ذَاقُوۡا بَاۡسَنَا ؕ قُلۡ هَلۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ عِلۡمٍ فَتُخۡرِجُوۡهُ لَـنَا ؕ
اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَخۡرُصُوۡنَ ۝ قُلۡ فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ‌ ۚ فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰٮكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ
قُلۡ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ يَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا‌ ۚ فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ
اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ۝ اب کہین کے شرک

اگر اللہ چاہتا تو شریک نہ ٹھہراتے ہم اور نہ ہمارے باپ اور نہ حرام کر لیتے کوئی چیز اسی طرح جھٹلایا کیے اونسے اگلے یہانتک کہ
چکھا ہمارا عذاب تو کہہ کچھہ علم ہے تمہارے پاس کہ ہمارے آگے نکالو یا نری اٹکل پر چلتے ہو اور سب تجویزین کرتے ہو
تو کہہ پس اللہ کا الزام پورا ہے سو اگر چاہتا تو راہ دیتا تم سب کو تو کہہ لاؤ اپنے گواہ جو بتادین کہ اللہ نے حرام
کی ہے یہ چیز پھر اگر وہ کہین بھی تو تو نہ کہہ اونکے ساتھہ نہ چل اونکی خوشی پر جنہون نے جھٹلائے ہمارے حکم اور
جو یقین نہین رکھتے آخرت کا وہ اپنے رب کی برابر کرتے ہین اور کرتے ف کافرون کا شبہ ہے کہ اگر ہمارے کام
اللہ کو پسند نہ ہوتے تو ہمکو کرنے نہ دیتا اسکا جواب فرمایا کہ اگلون کو گناہ پر کیون پکڑا معلوم ہوا کہ وہ بھی ایک
مدت ناپسند کام کرتے تہے اور اللہ پکڑتا تہا آخر پکڑا یہ تمہاری غلطی ثابت ہو چکی کہ دلیل نہین رکھتے تو بھی جو
نہ مانے تو علامت ہے کہ تمہاری قسمت مین ہدایت نہین کبھی لکھتے ابن کثیر نے کہا یہ ایک مناظرہ ہے جسکا
ذکر اللہ پاک نے کیا ایک شبہہ ہے جو مشرک اپنے شرک و تحریم محرمات پر لاتے ہین اللہ کو اونکے شرک و تحریم پر
اطلاع ہے وہ قادر ہے تغییر پر اسطرح کہ ہم کو الہام ایمان کرے یا درمیان ہمارے اور کفر کے حائل ہو جاوے
سو جب اللہ نے تغییر نہ کی تو یہ دلیل ہے اسپر کہ یہ ہمارا کفر و شرک اوسکے ارادے و مشیت سے ہے وہ ہم سے
اسکام پر راضی ہے اسی لیے یون کہتے ہین کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نکرتے اور نہ ہمارے باپ دادے نہ کسی چیز
کو ہم حرام ٹھہراتے کما فی قولہ تعالے وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ اسیطرح وہ آیت جو سورہ نحل
مین مثل اسکے ہے اللہ نے کہا جو لوگ انسے پہلے تہے وہ بھی اسی شبہہ پر گمراہ ہو گئے یہ ایک انکی بودی حجت
باطل ہے اگر یہ بات صحیح ہوتی تو ہرگز اللہ اونکو مزہ اپنے عذاب کا نہ چکھاتا نہ اونکو ہلاک کرتا اپنے رسولونکو
اونپر غلبہ دیتا نہ مشرکونکو انتقام الیم پہونچاتا تمہارے پاس اگر کچھہ علم ہے اسبات کا کہ اللہ تمہارے افعال و
اعمال و اقوال و احوال موجودہ سے راضی و خوشنود ہے تو اوس علم کو ہمپر ظاہر کرو ہمین بھی سمجھا دو تم تو
نرے وہم و خیال کے پابند ہو مراد ظن سے اسجگہہ اعتقاد فاسد ہے یہ فقط تمہاری اٹکل پچو باتین ہین جو
تم خدا پر جہوٹہہ باندہ رہے ہو اللہ اگر چاہتا سب کو ہدایت پر جمع کرتا کوئی بھی مشرک نہ ہوتا لکن حکمت تامہ
حجت بالغہ ہدایت مہدی اضلال ضال مین اللہ ہی کے لیے ہے یہ سب اوسکی قدرت و مشیت و اختیار سے
ہوا ہے اور ہوتا ہے معہذا کہ مومنون سے راضی اور کافرون کا دشمن ہے کما قال تعالی وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ
لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ وقولہ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا
مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

ضحاک نے کہا کسی عاصی کو اللہ پر حجت نہین ہے بلکہ اللہ کی حجت اوسکے بندون پر ہے پہر اللہ نے فرمایا کہ اپنے
گواہ مانگ اگر لاوین توبہی تو اونکے ساتہہ گواہ مت ہو کیونکہ وہ اسحالت مین جہوٹی گواہی دینگے وہ تو اللہ کے
برابر اورون کو ٹہیراتے ہین اونکی خواہش کی پیروی نکر **ف** فتح البیان کا لفظ یہہ ہے مراد مشرکین سے
اسجگہہ کفار قریش ہین یا سارے مشرکین اللہ نے خبر دی کہ وہ یہ بات کہین چنانچہ ایسا ہی ہوا جسطرح
سورہ نحل مین آیا ہے وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا اونکو یہ خیال ہوا کہ یہ بات اونکو اوس
حجت سے جسکا الزام حضرت ص نے اونکو دیا ہے خلاص کردیگی اور جو کام وہ کرتے ہین حق ہے اگر حق نہوتا
تو اونکے باپ داوون کے پاس جو شرک پر مرے ہین اور جنہون نے اللہ کے حلال کو مثلاً حرام کیا تہا رسول
آتے شرک سے اونکو روکتے اللہ نے کہا اگلے مشرکون اور کفار امم خالیہ نے بہی اپنے پیغمبرون سے ایسی ہی
گفتگو کی تہی جسپر عذاب آیا یہ آیت دلیل ہے قدریہ و معتزلہ کی لیکن اسمین کوئی دلالت مذہب جبر و اعتزال
پر نہین ہے کیونکہ اللہ کا امر اللہ کی مشیت و ارادے سے الگ تہلگ ہے ثبوت مشیت سے دفع دعوت انبیا
علیہم السلام لازم نہین آتی ہان تمہارے پاس اگر کوئی دلیل صحیح جو داخل علم نافع ہو یا کوئی حجت قوی کتاب
موجب یقین موجود ہو کہ اللہ تم سے اس شرک و کفر و تحریم پر راضی ہے تو پیش کرو کہ ہم بہی اسکو سمجہین لو جبکہ
پہر کہین مقصود اس جواب سے تبکیت ہے اونکی اسلیے کہ نہونا علم کا پاس اونکے معلوم ہے ولہذا یہ کہا کہ وہ
تابع ظن ہین جو محل خطا و مکان جہل ہے نہ تابع علم صالح حجت وہ تو نرے توہم پر چلتے ہین اللہ پر اٹکل سے
جو چاہتے ہین بکتے ہین تم اے رسول کہدو کہ حجت بالغہ اللہ ہی کو ہے اوسکی حجت کے سامنے ساری معاذیر
منقطع ساری شبہات و ظنون و توہمات باطل ہین مراد اس حجت سے کتب منزلہ رسل مرسلہ معجزات انبیا
ہین عکرمہ نے کہا حجت بمعنی سلطان ہے وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر حجت بالغہ کی لگا دیتا مگر اوسنے
ایسا نہ چاہا اسلیے تم گمراہ رہے ہے و مثلہ قولہ تعالے وَلَوْ شَاءَ مَا أَشْرَكُوا وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
اللَّهُ مثل اسکے اور بہت آیتین ہین غرضکہ منتفی خارج مین مشیت ہدایت کل ہے ورنہ بعض نے ہدایت بہی
پائی ہے ابن عباس نے کہا لوگ کہتے ہین شر تقدیر سے ہے کہا ہمارے اور اہل قدر کے بیچ مین یہ آیت ہے
عجز و کیس سب تقدیر سے ہوتا ہے علی بن زید نے کہا قدریہ کی حجت نزدیک اس آیت کے منقطع ہوگئی
قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ الی قولہ أَجْمَعِينَ پہر ایک دوسری تبکیت فرمائی کہ اچہا تم اپنے گواہ بلاؤ کہ اللہ نے
ان چیزونکو حرام کیا ہے حالانکہ اللہ کو معلوم ہے کہ اونکے پاس گواہ اس بات کے نہین ہین سو یہ اسلیے

کیا کہ اونپر الزام حجت کا ہوا اونکی گمراہی ظاہر ہو جاوے یہ بات ثابت ہو کہ سوائے تقلید کے کوئی تمسک پاس نہین ہی پہر اگر وہ گروہ بطور تعصب بے مجازفت بغیر علم براہ جہل گواہی دینے کو تیار ہی ہون اور جہوٹے شہود لائین تو تم اونکی تصدیق نکرو نہ وہ گواہی دروغ مانو وہ تو جہوٹون اور جہٹلانے والون کے سردار ہین آپکے اہواالنفس کی پیروی کرنا نچاہیے اور نہ اونکا اتباع جو آخرت کے منکر رب کی برابر اور مخلوقات کو ٹہیرانے والے ہین اللہ کا عدیل و شریک مقرر کرتے ہین قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ توکہہ آؤ مین سنادون جو حرام کیا ہے تمپر تمہارے رب نے کہ شریک نکرو اوسکے ساتہہ کسی چیز کو اور مان باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد مفلسی سے ہم رزق دیتے ہین تمکو اور اونکو اور نزدیک نہو بیحیائی کی کام سے جو کہلا ہوا اوسمین اور چہپا اور نہ مار ڈالو جان جسکو حرام کیا ہے اللہ نے مگر حق پر یہہ تمکو کہدیا ہے شاید تم سمجہو **ف** ابن مسعود نے کہا جو کوئی یہ چاہے کہ حضرت صلعم کی وصیت دیکہے جسپر حضرت صلعم کی مہر لگی ہے تو وہ ان آیتون کو پڑہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تک ابن عباس نے کہا انعام مین آیات محکمات ہین وہ ام الکتاب ہین پہر ان آیتون کو پڑہا حدیث عبادہ بن صامت مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کون تم مین سے بیعت کرتا ہے مجہسے تین باتونپر پہر یہ آیت پڑہی جب فارغ ہوئے فرمایا جسنے وفا کیا بیعت کو اوسکا اجر اللہ پہ ہے اور جسنے کم کیا کچہہ اوسمین سے اور پالیا اوسکو اللہ نے دنیا مین وہ عقوبت ہی اور جسکو تاخیر دی آخرت تک اوسکا کام اللہ کے اختیار مین ہے چاہے عذاب کرے چاہے معاف فرمائے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد مان شیخین نے حدیث عبادہ پر بلفظ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا الحدیث اتفاق کیا ہے سفیان بن حسین ان دونو حدیثون کے راوی ہین کوئی وقت جمع مین الحدیثین کا اونکو طرف وہم کے احد الحدیثین مین نسبت نکری واللہ اعلم یہی تفسیر اس آیت کی سو اللہ نے اپنے رسول سے فرمایا کہ تم ان مشرکون سے جو عابد غیر اللہ محرم ما رزق اللہ قاتل اولاد ہین اور یہ سب کام اپنی رائے فاسد و تسویل شیطان سے کرتے ہین یہ بات کہدو کہ آؤ ہم تو سچی خبر ان چیزکی جو اللہ نے حرام کی ہے نہ ظن و تخرص سے بلکہ وحی و علم وامر خدا سے وہ حرام چیز شرک کرنا ہے ساتہہ اللہ کے یعنی اللہ نے اس امر کی تمکو وصیت کی ہے کہ تم کسی شئے کو شریک باری تعالی نکرو جسطرح کہ آخر آیت مین فرمایا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ صحیحین مین حدیث ابوذر سے مرفوعا آیا ہے

جبرئیل نے آکر مجھے بشارت دی کہ جو کوئی مرا اور وہ شریک نہ کرتا تھا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو تیری امت مین سے
وہ بہشت مین جاویگا ابوذر کہتے ہین مینے کہا گو اوسنے چوری کی ہو یا زنا کہا گو سارق و زانی ہو مینے کہا و
ان زنیٰ وان سرق فرمایا وان زنیٰ وان سرق مینے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہے یا چوری فرمایا اگرچہ اوسنے زنا یا
چوری کی ہو یا شراب پی ہو بعض روایات مین یہ ہے کہ تیسری بار مین یون فرمایا وان رغم انف ابی ذر یعنے گو
ناک ابوذر کی خاک مین آلودہ ہو ابوذر بعد تمام حدیث کے کہتے وان رغم انف ابی ذر بعض مسانید و سنن مین ابوذر
سے مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے ای ابن آدم جب تک تو مجھکو پکاریگا اور مجھسے امید رکھیگا مین تجھکو
بخشتا رہونگا جو کچھ کہ تجھسے ہوا ہو کچھ پروا نہین کرتا اور اگر آئیگا تو پاس میرے زمین بھر خطا لیکر مین اونگا پاس
تیرے زمین بھر مغفرت لیکر جب تک کہ تو نے شریک نہین کیا ہے میری ساتھ کسی شے کو اور اگر خطا کی ہے
تونے اور وہ خطا یا آسمان کی چوٹی تک پہونچین پھر تو مجھسے مغفرت چاہے تو مین تجکو بخشدونگا ابن کثیر نے
کہا اس حدیث کا شاہد قرآن مین ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ مسلم
مین ابن مسعود سے آیا ہے مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ آیات و احادیث اس باب مین
بہت ہین حدیث ابوالدردا و عبادہ مین آیا ہے لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ وَاِنْ قُطِّعْتُمْ اَوْ صُلِبْتُمْ اَوْ حُرِّقْتُمْ رواہ
ابن مردویہ یعنے اگر کوئی تمکو ٹکڑے ٹکڑے کرے یا سولی پر کہینچے یا آگ مین جلائے تب بہی شرک نہ کرنا
ابن ابی حاتم کا لفظ عبادہ بن صامت سے یون ہے کہ وصیت کی ہمکو حضرت صلعم نے سات خصلتون کی ایک یہ
کہ شریک نہ کرو تم ساتھ اللہ کے کسی شے کو اگرچہ جلائے جاؤ تم یا ٹکڑے کیے جاؤ یا سولی چڑہائے جاؤ **ف** یہ
وصیت کی کہ ماں باپ سے احسان کرو بعض نے یون پڑہا ہے وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ
اِحْسَانًا یعنے احسان کرو والدین سے اللہ تعالے نے اکثر درمیان اپنی طاعت و بر والدین کے قران فرمایا
کیا ہے کما قال اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ
لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ
بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ غرضکہ یہ حکم دیا کہ ماں باپ سے احسان کرتے رہو گو وہ مشرک کیون نہ ہون موافق انکے حال
کے وقال تعالے وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا الآیۃ
آیات اس باب مین بہت ہین صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ مینے حضرت صلعم سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا
نماز پڑہنا وقت پر مینے کہا پہر کون عمل فرمایا نیکی کرنا ماں باپ سے مینے کہا پہر کون عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین

ابن مسعود کہتے ہین یہ باتین کہین مجہسے حضرت صلعم نے اور اگر مین زیادہ پوچہتا تو زیادہ کہتے معلوم ہوا کہ بر والدین
بعد نماز کے قبل جہاد کے ہی ابو الدرداء و عبادہ بن صامت نے کہا وصیت کی مجہکو حضرت صلعم نے کہ اطاعت کر اپنے
ماں باپ کی اور اگر حکم دین تجہکو کہ نکل جاوے تو او نکے لیے دنیا سے تو ایسا ہی کر رواہ ابن مردویہ لکن اسکی سناد
مین ضعف ہے پہر اللہ پاک نے بعد وصیت والدین واجداد کے ذکر احسان کا ابنار و احفاد سے کیا فرمایا کہ
اونکو ڈر سے مفلسی کے قتل نہ کرو اسلیے کہ مشرکین و کفار اپنی اولاد کو تسویل شیاطین سے مار ڈالتے تہے بیٹیون
کو عار سے اور کبہی بیٹون کو خوف افتقار سے اسی لیے صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ اونہون نے حضرت صلعم
سے پوچہا کون گناہ بہت بڑا ہے فرمایا یہ کہ ٹہیرائے تو واسطے اللہ کے کوئی برابر حالانکہ اوسنے تجہکو پیدا کیا
ہے مینے کہا پہر کون گناہ فرمایا یہ کہ قتل کرے تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کہاے مینے پوچہا پہر
کون گناہ فرمایا یہ کہ زنا کرے تو زن ہمسایہ سے پہر حضرت صلعم نے یہ آیت پڑہی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الاٰية قتل نفس و زنا کو برابر شرک باللہ کے ٹہیرایا
ابن عباس و قتادہ و سدی وغیرہم نے کہا املاق فقر ہے یعنی بسبب فقر حاصل کے اولاد کو جان سے نمار و سورۂ
اسرٰی کا لفظ یون ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ یعنی بخوف فقر آجل انکو قتل نہ کرو اسی لیے
اسجگہہ یون کہا ہے کہ ہم رزق دیتے ہین تمکو اور انکو سیلیے اونکے رزق کا ذکر کیا کہ اسکے مہتم ہم ہین تم اونکو سبب
اپنی محتاجی و مفلسی کے جو سبب انکو رزق کے خیال کرتے ہو مت مارو کہ یہ رزق اللہ کے ذمے پر ہے اور یہان جو
فقر حاصل تہا اسلیے نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ فرمایا اسلیے کہ اہم یہی کام ہے واللہ اعلم پہر قرب فواحش سے ظاہر ہو یا
باطن منع کیا لقولہ تعالے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اسکی تفسیر زیر
کریمہ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ کے گذر چکی ہے فواحش و اثم و بغی کو ہمراہ شرک ذکر کیا یہ دلیل ہے اسپر
کہ یہ کام کبائر عظیمہ ہین شرک کیطرح گناہ ہین صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کوئی زیادہ
غیرت دار اللہ سے نہین ہے اسلیے فواحش کو حرام کیا ہے ظاہر ہون یا باطن سعد بن عبادہ نے کہا اگر دیکہون
مین ہمراہ اپنی عورت کی کوئی مرد تو اسکو تلوار سے مارون ہرگز نہ چہوڑون یہ بات حضرت صلعم کو پہونچی فرمایا تم
کیا تعجب کرتے ہو غیرت سعد سے قسم ہے اللہ کی مین زیادہ غیرت دار ہون سعد سے اور اللہ مجہسے بہی زیادہ
غیرت رکہتا ہے اسی لیے فواحش کو حرام کیا ہے کہلے ہون یا چہپے اخرجاہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت صلعم سے

کہا ہم غیرت کرتے ہین فرمایا واللہ مین بہی غیرت کرتا ہون اور اللہ مجہسے بہی زیادہ غیرت رکہتا ہی اللہ کی
یہ غیرت ہی کہ اوس نے فواحش سے منع کیا رواہ ابن مردویہ اسکو اصحاب کتب ستہ مین سے کسی نے روایت کیا
مگر شرط ترمذی پر ہے اسلیے کہ ایسی سند سے ترمذی نے دوسری حدیث بلفظ اعمار امتی ما بین
الستین الی السبعین روایت کی ہی پہر اللہ نے قتل نفس کو حرام کہا مگر حق سے یہ نص ہی نہی پر تاکیداً
ورنہ قتل نفس داخل ہے نہی فواحش مین اسلیے کہ صحیحین مین ابن مسعود سے مرفوعاً آیا ہے کہ حلال نہین خون
کسی مسلمان کا جو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ مگر تین طرح ثیب زانی اور جان
عوض جان کے اور تارک دین مفارق جماعت یعنی مرتد مسلم کا لفظ یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین
ہے حلال نہین خون مرد مسلمان کا الخ عائشہ سے بہی مثل اسکے مروی ہی کہا حضرت نے فرمایا نہین حلال
خون کسی شخص مسلمان کا مگر ساتہہ ایک خصلت کے تین خصال مین سے ایک زانی بیاہا ہوا دوسرا وہ مرد جسنے
قتل عمد کیا کہ وہ بدلے اوسکے مارا جاتا ہے تیسرا وہ مرد جو اسلام سے نکلا اللہ و رسول سے محاربہ کرتا ہے وہ
قتل یا صلب یا زمین سے نفی کیا جاویگا رواہ ابوداؤد واللفظ للنسائی امیر المومنین عثمان رض محصور نے
کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تہی حلال نہین خون کسی شخص مسلمان کا مگر تین سبب سے ایک وہ مرد جو کافر ہو گیا بعد اسلام
کے یا زنا کیا بعد احصان کے یا قتل کیا کسی نفس کو بغیر نفس کے سو قسم ہے اللہ کی نہین زنا کیا مینے جاہلیت مین
اور نہ اسلام مین اور نہ یہ تمنا کی کہ میرے دین کے بدلے مین کوئی اور دین ہو بعد اسکے کہ اللہ نے مجہکو ہدایت
کی اور نہ مینے کسی نفس کو قتل کیا پہر تم کس لیے مجہکو قتل کرتے ہو رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اسیطرح قتل معاہد یعنے اہل حرب مستامن سے نہی و زجر و وعید آئی ہے ابن عمر
مرفوعاً کہتے ہین جسنے قتل کیا معاہد کو وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا حالانکہ اوسکی بو چالیس برس کی راہ سے پائی
جاتی ہی رواہ البخاری ابوہریرہ کا لفظ حضرت صلعم سے یون ہے جسنے قتل کیا معاہد کو جسکے لیے اللہ و رسول
کا ذمہ ہے اوسنے اللہ کا ذمہ توڑ ڈالا وہ جنت کی ہوا نہ پاویگا حالانکہ اوسکی ہوا پچاس سال کی راہ سے پائی جاتی
ہے رواہ ابن ماجۃ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ وصیت کی ہے اللہ نے تمکو شاید تم اوسکو
امر و نہی کو سمجہو بوجہو ف فتح البیان مین کہا ہی کعب احبار کہتے ہین توریت مین اول جو دس آیتین اتری
ہین وہ یہی ہین جو آخر سورہ انعام مین آئی ہین قل تعالوا الی آخرھا کعب نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ قل تعالوا الخ
پڑہتا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہی جان کعب کی کہ یہ پہلی آیت ہی توریت کی بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل تعالوا الی اٰخر الاٰیات مین کہتا ہون یہ وہی دس وصایا ہین توریت کے جنکا اول یہ ہے انا الرب الٰھک الذی اخرجک من ارض مصر من بیت العبودیۃ لا یکن لک الٰہ غیری منجملہ اونکے یہ ہے اکرم اباک وامک لیطول عمرک فی الارض التی یعطیک الرب الٰھک لا تقتل لا تزن لا تسرق لا تشھد علی قریبک شھادۃ زور ولا تشتہ بیت قریبک ولا تشتہ امرأۃ قریبک ولا عبدہ ولا امتہ ولا ثورہ ولا حمارہ ولا شیئا مما لقریبک شاید مراد کعب احبار کی یہی وصایا ہین یہود کوان وصایا کا بڑا لحاظ وخیال ہے اہل زبور نے اونکو آخر زبور مین اور اہل انجیل نے اول انجیل مین لکھا ہے یہ وصایا دوا جو ن مین مکتوب ہین جو تعلق سبت ہے اوسکو ہم نے چھوڑ دیا ابو السعود نے کہا یہ احکام دہ گانہ باختلاف امم و اعصار مختلف نہین ہوتے ماں باپ سے احسان کر نا یون ہے کہ اونکے امر و نہی کو بجا لائے ایجاب اس احسان کا تحریم ہے ترک احسان کی اسی لیے محرمات مین ذکر اوسکا کیا یہی حکم اوامر مابعد کا بہی ہے مورج نے کہا املاق لغت لخم مین بمعنے گرسنگی ہے بلوطی نے کہا بمعنے انفاق ہے کسی نے کہا بمعنے اسراف شمر نے کہا بمعنے فساد قتادہ نے کہا یعنے فاقہ وحاجت ائمہ لغت وتفسیر کا اطباق اسی معنے پر ہے یہان نرا املاق کہا سورہ اسرا مین خشیۃ املاق فرمایا اس لیے کہ یہان دربارہ فقرا جو احتیاج حاضر ہے یہ خطاب ہے آباء فقرا کو وہان دربارہ سو تہ ہے خطاب ہے آبا اغنیا کو شاید اونکے فقرا و اغنیا دونو قاتل اولاد تہے فقرا خوف حال سے اغنیا اندیشہ استقبال سے یا یہ تفنن ہے بلاغت مین مگر اول اولےٰ ہے اسلیے کہ افادہ جدید بہتر ہے نری تاکید سے ظاہر سیاق مقتضی اسکو تہا کہ نحن نرزقھم وایاکم فرمایا جاتا جسطرح آیت اسرا مین ہے کیونکہ کلام مقدم اولاد مین ہے لکن یہان خطاب آبا کو مقدم کیا تاکہ مابعد پر مثل دلیل کے ہو فواحش سے مراد معاصی ہین ومنہ ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ لکن اولےٰ یہ ہے کہ لفظ فواحش کو عموم پر چہوڑین جمیع محرمات ومنہیات کو حمل کرین اسمین زنا وغیرہ بہی داخل رہین گے کوئی وجہ تخصیص کی کسی نوع فاحشہ کے ساتہ نہین ہے گو سبب خاص کیون نہو اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا ظاہر وہ جو کہلم کہلا بیحیائی ہو لوگ اوسپر مطلع ہون باطن وہ جسپر سوا اللہ کے کسی کو اطلاع نہو مراد علانیہ ومخفی ہے ابن عباس نے کہا جاہلیت مین مخفی زنا کو برا نہ جانتے تہے علانیہ کو بد سمجہتے تہے اللہ نے دونو طرح کے زنا سے منع کیا کسبی سے ہو یا خانگی سے پہر قتل نفس حرام مین کوئی حال کیون نہو نہی فرمائی مگر حالت حق مین یعنے بصورت قصاص یا رجم محصن یا ارتداد وغیرہ جسکا حکم شرع مین آیا ہے قتل کو علیحدہ کر کے اسلیے بیان کیا کہ اعظم فواحش اکبر کبائر ہے ان سب کامون کی تمکو وصیت کی ہے

ف اور پاس نجاؤ بدکاری کے جو ظاہر ہو اوس سے بچائی اور بری راہ سے ۱۲

کمال لطف و رافت سے تمکو اپنا اوصیا ٹہیرایا ہے یہ احسان کچہہ تہوڑا نہین ہے مناط تکلیف عقل ہے اسلیے

یہ کہا کہ شاید تم فوائد ان تکالیف کو سمجہو یعنے بہبود دین و دنیا مین نافع جانکر اونپر عمل کرو وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ

إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا

وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ

تَذَكَّرُونَ ﴿۱۵۲﴾ پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جسطرح بہتر ہو جب تک وہ پہونچے اپنی قوت کو اور پوری

کرو ناپ اور تول انصاف سے ہم ہر کسی پر وہی رکہتے ہین جو اوسکو مقدور ہے اور جب بات کہو تو حق کی کہو اگرچہ

وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تمکو کہدیا ہے شاید تم دہیان رکہو **ف** ابن عباس نے

کہا جب یہ آیت اور وہ آیت اتری إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا الآیۃ تو جس کسی کے پاس کوئی

یتیم تہا اوسنے اپنا کہانا پینا اوسکے کہانے پینے سے جدا کر لیا جو چیز بچتی وہ رکہی رہتی یہانتک کہ یتیم اسکو

کہاتا یا بگڑ جاتی یہ بات صحابہ پر مشکل پڑی حضرتؐ سے ذکر کیا اوسپر یہ آیت آئی وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ

قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ تب اپنا کہانا پینا اونکے کہانے پینے سے ملایا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد شعبی و مالک و غیرہ سلف نے کہا ہے مراد اشد سے احتلام ہے سدی نے کہا تیس برس کو پہنچنا

کسی نے چالیس سال کسی نے کہا ساٹہہ سال مگر یہ سب اقوال بعید ہین پہر لین دین اخذ و عطا مین حکم اقامت

عدل کا دیا جسطرح کہ اوسکے ترک پر وعید فرمائی ہے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ

النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ اللہ نے ایک امت کو اسی کم ناپ تول پر ہلاک کر دیا تہا حدیث ابن عباس مین مرفوعًا

آیا ہے کہ حضرتؐ نے صحاب کیل و میزان سے فرمایا تم ایسے کام پر ہو جسمین اگلی امتین برباد ہو گئین تمسے

پہلے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اسکی سند مین حسن بن قیس ضعیف ہین ہان ابن عباس سے باسناد صحیح موقوفًا آئی

ہے ابن مردویہ نے مرفوعًا ابن عباس سے با این لفظ روایت کیا ہے اے گروہ موالی اللہ نے بشارت دی

ہے تمکو دو خصلتوں کی جنکے سبب سے اگلے قرن ہلاک ہو گئے مکیال و میزان یعنے ماپ اور تول کسی نفس کو وسع سے زیادہ

تکلیف نہین دیجاتی سو جسنے ادائے حق و اخذ حق مین جہد کیا پہر اگر بعد استفراغ وسع و بذل جہد کے اوس

سے کچہہ بہول چوک سہو و خطا ہو گئی تو کچہہ حرج نہین ابن مسیب نے مرفوعًا کہا جسنے پورا کیا اپنے ہاتہہ پر پیمانہ تول

کو اور اللہ جانتا ہے صحت نیت و وفا کی ان دونون مین تو وہ ماخوذ نہ ہوگا یہ تاویل ہے وسع کی هَذَا مُرْسَلٌ غَرِيبٌ

یہ ارشاد کہ بات مین انصاف کرو مثل قولہ تعالے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ
الآیۃ اسی کیطرح آیت سورۂ نساء ہے اللہ نے ہر کسی کو حکم دیا کہ ہر وقت ہر حال مین عدل و انصاف کرے جور و ظلم
سے بچے گو اپنا رشتہ دار بہائی بند کیون نہ ہو انصاف مین برابر چلے جیسے نہ پاس قرابت اَوْفُوْا عہد سے یہ مراد ہے
کہ جو وصیت اللہ نے کی ہے اوسپر قائم دائم رہو اوسکے منقاد و مطیع ہو اللہ کے امر و نہی کی اطاعت کرو کتاب
و سنت پر چلو یہی وفا ہے اللہ کے عہد کا شاید مستغط ہو **ف** فتح البیان مین کہا ہے مراد عدم قربِ مال
یتیم سے عدم تعرض ہے کسی وجہ سے کیون نہ ہو مگر اُسیطرح پر کہ اسمین مصلحت و حفظ مال و تنمیہ و تثمیر و تحصیل
نفع سرمایہ ہو جس وجہ سے کہ ہو سکے جیسے تجارت مضاربت وغیرہ یہانتک کہ یتیم بالغ اشد ہو تب وہ مال
اسکو سونپ دیا جاوے مراد اشد سے استحکام قوت شباب و سن ہے یہانتک کہ حدِ رجال کو پہونچ جاوے اہل
مدینہ کہتے ہین مراد بلوغ و ایناس رشد ہے ابن زید نے کہا یعنے بالغ ہونا کسی نے کہا یعنے انتہا کہولت اولی
یہ ہے کہ مقصود پہونچنا ہے سن تکلیف کو اور معلوم ہونا رشد کا اور یہ اسطرح ہوتا ہے کہ تصرف مال مین سالک
مسلک عقلاء ہو نہ مسلک سفہاء و مبذرین اسی پر وہ آیت دلیل ہے جو سورۂ نساء مین آئی ہے وَابْتَلُوا
الْیَتٰمٰی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ بلوغ نکاح کو جو
عبارت ہے بلوغ سن تکلیف سے مقید بایناس رشد کیا ہے شعبی و مالک نے کہا اشد حلم ہے جبکہ حسنات و سیئات
لکھے جاوین ابو العالیہ نے کہا مراد عقل و اجتماع قوت ہے ابو حنیفہ رح نے کہا پچیس برس کلبی نے کہا اٹھارہ
برس سے تیس برس تک ضحاک نے کہا بیس برس مجاہد نے کہا تینتیس برس پہر کسی نے چالیس سے ساٹھ
سال تک بتلائے ہین یہ سب اقوال نہایت اشد مین نہ بدایت مختار تفسیر آیت وہی قول اول ہے کیل وہ پیمانہ
ہے جس سے ماپ کرتے ہین میزان ترازو ہے جس سے تولتے ہین قسط بمعنے عدل ہے یعنے وقت خرید فروخت
بیع شراء اخذ و عطاء کے بخس یعنے کمی نہ کرو یہ تکلیف داخل ہے تمہاری وسعت مین جہانتک بنے پورا پورا
ماپ تول کرو خطا پر مواخذہ نہین جسطرح حدیث مین آیا ہے لاکن ضمان ہے جسطرح کتب فروع مین ذکر
کیا ہے پہر ہر بات مین خبر ہو یا شہادت جرح ہو یا تعدیل تحری صواب کرتے رہو عدل و انصاف سے چلو
کسی قریب بعید کے لیے تعصب نہ کرو کسی دوست دشمن کیطرف نہ جہکو بلکہ سب لوگون مین برابری کرو
کہ اللہ نے اسی عدل کا حکم ہمکو دیا ہے آسمان و زمین اسی عدل سے قائم ہین و مثلہ قولہ تعالی وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ
اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ پہر وفا کرو ہر عہد اللہ کا جسمین عہود مذکورہ بہی داخل ہین یا مراد ہر عہد خالق و

مخلوق ہے کیونکہ آیات قرآنیہ مین حکم ایفاء عہد خلق کا بہی آیا ہے ان پانچون باتون کی تمکو وصیت کی
ہے شاید تم نصیحت پکڑو پانچ امر یہ ہوئے اور پانچ پہلے اس سے گذرے جنکی بعد تعقلون کہا تہا وہ ظاہر تہے
اسیلیے اونکا تعقل و تفہم واجب ٹہیرا یہ خفیہ و غامضہ ہین انمین حاجت جہد و ذکر کی ہے وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي
مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
بیشک یہ راہ ہے میری سیدہی سو اوسپر چلو اور مت چلو کئی راہین پہر تمکو جدا کر دینگی اوسکی راہ سے یہ کہہ دیا ہے
تمکو شاید تم بچتے رہو ف ابن عباس نے اس آیت مین اور آیت اَنْ اَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ
اور مثل اوسکے جو قرآن مین آیا ہے کہا ہی کہ اللہ نے مومنون کو حکم دیا ہے جماعت کا منع کیا ہے اختلاف
و فرقت سے اور یہ خبر دی کہ اگلے بدولت اسی جہگڑے و خصومات کی دین خدا مین ہلاک برباد ہو گئے مجاہد
وغیرہ احد نے بہی اسیطرح کہا ہے ابن مسعود کہتے ہین حضرت صلعم نے اپنی ہاتہ سے ایک لکیر کہینچی پہر کہا کہ
یہ سیدہا رستہ ہے اللہ کا پہر اوسکے داہنے بائین اور لکیرین کہینچین کہا یہ سبل ہین ان مین کوئی سبیل یعنے
راہ نہین مگر اوس راہ پر ایک شیطان ہے جو طرف اوسکے بلاتا ہے پہر یہ آیت پڑہی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي
مُسْتَقِيمًا الآیۃ رواہ احمد والحاکم وقال صحیح ولم یخرجاہ اس حدیث کو ایک جماعت اہل علم
نے اپنے اپنے سند و طریق سے روایت کیا ہے جیسے ابو جعفر رازی یزید بن ہارون مسدد نسائی و ابن
جریر ابن مردویہ وغیرہم حاکم نے کہا اس حدیث کا شاہد حدیث شعبی ہے یعنے جسکو امام احمد نے طریق
شعبی سے اونے جابر سے روایت کیا ہے کہا ہم بیٹہے تہے پاس حضرت صلعم کے ایک خط کہینچا سامنے
اپنے کہا یہ راہ ہے اللہ کی پہر دو خط داہنے بائین اور کہا یہ راہ ہے شیطان کی پہر اپنا ہاتہ خط اوسط پر
رکہکر یہ آیت پڑہی اِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا الآیۃ رواہ ابن ماجۃ والبزار ابن مردویہ کا لفظ یہ ہے
جابر نے کہا خط کہینچا حضرت صلعم نے ایک خط اور خط کہینچا داہنی طرف اوسکے اور بائین طرف اوسکے
اور رکہا ہاتہ اپنا خط اوسط پر اور پڑہی یہ آیت لکن عمدہ حدیث ابن مسعود پر ہے باوجود اختلاف کے
جو اوسمین ہے اگر موثر ہو اور موقوفا بہی اونسے مروی ہے ایک شخص نے ابن مسعود سے کہا صراط مستقیم کیا ہی کہا
تَرَكَنَا مُحَمَّدٌ صلعم فِي اَدْنَاهُ وَطَرَفُهُ فِي الْجَنَّةِ وَعَنْ يَمِينِهِ جَوَادُّ وَعَنْ يَسَارِهِ جَوَادُّ وَثَمَّ رِجَالٌ يَدْعُونَ مَنْ مَرَّ
بِهِمْ فَمَنْ اَخَذَ فِي تِلْكَ الْجَوَادِّ انْتَهَتْ بِهِ اِلَى النَّارِ وَمَنْ اَخَذَ عَلَى الصِّرَاطِ انْتَهٰى بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ ثُمَّ قَرَأَ اَنَّ
هٰذَا صِرَاطِي الآیۃ رواہ ابن جریر وابن مردویہ یعنے چہوڑ گئے ہمکو حضرت صلعم ایک قریب تر راہ پر جسکی طرف

جنت مین ہی اوسکے داہنی طرف در رستے ہین اور بائین طرف اور کچھ لوگ بلا رہے ہین اوسکو جو کوئی اونپر
گذرتا ہے جو کوئی اون راہو نپر لگا اوسکو آگ مین پہونچا دیا اور جسنے سیدھا رستہ پکڑا اوسکو جنت تک پہونچا دیا
پہر آیت باب پڑہی نواس بن سمعان کہتے ہین حضرت نے کہا اللہ نے مثال بیان کی صراط مستقیم کے دونو جانب
صراط کے دو سور ہین اونمین دروازے ہین کہلے ہوئے دروازونپر پردے لٹکتے ہین صراط کے در پر ایک
پکارنیوالا کہتا ہے ای لوگو ادہر آؤ تم سیدہے رستے پر لگو جدا جدا نہ چلو اور ایک پکارنے والا اندر سے صراط
کے پکارتا ہے انسان جب چاہتا ہے کہ کوئی دروازہ اُن دروازون سے کہولے تو وہ کہتا ہے افسوس ہو تجھکو تو
اوس در کو نہ کہول تو اگر اوسکو کہولیگا تو اندر اوس کے جاویگا سو صراط یعنے سیدہا رستہ اسلام ہے دو سور یعنے
فصیل اللہ کے حدود ہین ابواب مفتحہ محارم ہین اللہ کے داعی سر پر صراط کے کتاب اللہ ہے داعی فوق صراط
سے واعظ اللہ ہے قلب مین ہر مسلمان کے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترمذی نے کہا یہ حدیث
حسن غریب ہے سبیل کو بلفظ واحد ذکر کیا اسلیے کہ حق ایک ہوتا ہے نہ چند اسی لیے مقام تفرق و تشعب مین
سبل فرمایا بلفظ جمع کما قال تعالے اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ
حدیث عبادہ بن صامت مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اَیُّکُمْ یُبَایِعُنِیْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثِ ثُمَّ تَلَا قُلْ
تَعَالَوْا اِلٰی حَتّٰی فَرَغَ مِنْ ثَلَاثِ الْاٰیَاتِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ وَفٰی بِهِنَّ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ
شَیْئًا فَاَدْرَکَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا کَانَتْ عُقُوْبَتَهٗ وَمَنْ اَخَّرَہٗ اِلَی الْاٰخِرَۃِ کَانَ اَمْرُہٗ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَاءَ اَخَذَہٗ
وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ شروع آیات مذکورہ مین ترجمہ اس حدیث کا گذر چکا ہے **ف** فتح
البیان مین ہے هٰذَا صِرَاطِیْ اشارہ ہی طرف اون اوامر و نواہی کے جو ان آیات مین مذکور ہین یہی قول
ہے مقاتل کا یا ساری سورت مشار الیہا ہے کیونکہ تمام ہا بیان اثبات توحید و نبوت و شریعت مین ہی مصحف
ابن مسعود کا لفظ یہ ہے هٰذَا صِرَاطُ رَبِّکُمْ مصحف ابی مین رَبِّکَ ہی صراط کہتے ہین طریق کو مراد طریق دین
اسلام ہے مستقیم سے مراد مستوی ہی یعنی برابر راہ جسمین کجی نہ ہو اور اسمین سے پگ ڈنڈی راہین نکلی ہون کہ جو ادہر
جائے وہ رستے سے نکلکر آگ دوزخ مین جا پڑے اور جو سیدہی راہ پر چلے وہ نجات پائے اس صراط کے اتباع کا حکم
دیا ہے جملۃً و تفصیلاً باقی ساری سبل پہ چلنے سے منع کیا ہے مراد ادیان مختلفہ بدع مختلفہ ہین جنکی طرق متباین
جن کے اہوا و آرا مضل ہین اونپر جو کوئی چلیگا وہ راہ حق و طریق مستوی سے بہک جاویگا یعنے دین اسلام سے

گمراہ ہوگا ابن عطیہ نے کہا یہ سبل شامل ہین یہودیت نصرانیت مجوسیت سائر اہل ملل و اہل بدع وضلالات و اہل اہوا
وشذوذ کو فروعات وغیرہ مین اور اہل تعمق کو جدل وخوض کلام مین کیونکہ یہ سب نشان ہین زلل ولغزش کے مظنے
مین سو معتقد کے قتادہ نے کہا جان لو کہ راہ ایک ہی راہ ہے جماعت ہدی کی جسکا انجام بہشت ہی ابلیس نے سبل متفرقہ
ایجاد کیے وہ جماعت ضلالت ہی انجام اُسکا نار ہے ابن عباس نے کہا مراد سبل سے ضلالات ہین پہر کہا کہ یہ آیات
محکمات ہین جمیع کتب مین انہین سے کوئی شے منسوخ نہین ہوئی یہ سب محرمات ہین بنی آدم پر یہ ام الکتاب ہین
انپر عمل کرنیوالا داخل جنت ہوگا اونکا تارک جہنم مین جاوے گا اللہ نے اُنکی وصیت کی ہی کہ شاید تم لوگ ان طرق
مختلفہ وسبل متفرقہ سے بچتے رہو تھے مین کہتا ہون کہ جسطرح یہ آیت پاک دلیل ہے نہی پر ادیان باطلہ سے اسی
طرح دلیل ہے نہی پر تفرق سے دین اسلام مین پس جو راہ سوا راہ کتاب وسنت کے ہے جسپر قرن مشہود لہا
بالخیر گذرے ہین وہ داخل سبل منہی عنہا ہے خواہ تقلید مذاہب ائمہ ہو یا تبدیع مشارب بدعیہ خواہ وہ بدع قدیمہ
ہون جیسے قدر جبر اعتزال وغیرہ یا جدیدہ جیسے نیچریت صلح کل مداہنت مذہب بہر حال منجملہ وصایائے الٰہی
کے جا بجا جگہہ ذکر فرمائے ہین ایک وصیت یہ بھی ہے کہ تم متفرق رہو نہ پر نہ چلو اللہ کے بندے رسول ؐ کی امت
ہو کر کسی اور پیر شہید امام عالم درویش کے بندے اور امت نہ بنو کہ وہ سب داخل سبل ہین حالانکہ خود ائمہ دین
اور سارے مجتہدین سلف و خلف نے یہی وصیت کی ہے کہ کوئی اونکی تقلید نہ کرے سب کے سب اتباع کتاب و سنت
کرین یہ وصیت اہل حدیث سے پوری ہوئی باقی سارے مسلمان کچھ نہ کچھ بھول چوک گئے اونکا ذکر نہین ہی جنکو حدیث نہین
پہونچی کہ وہ سر سے معذور ہین اونکا ذکر ہی جنکو حدیث پہونچی مگر کسی عذر قوی سے مجبور ہین اونکا ذکر ہے جنکو حدیث ملی مگر فہم معنی مین
خطا کی بوجہ تاویل عمل سے باز رہ گئے ذکر اونکا ہی جنکی ہاتھ مین آج ہر قسم کتاب علم حدیث یا تراجم اونکی یا کتب فقہ سنت مطہرہ عربی فارسی اردو
مین موجود ہین اور وہ اس سبیل واحد کو چھوڑ کر سبل زید و عمر پر یمینا و شمالا سالک ہین اللہم غفرا ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى

الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ پہر دی ہمنے موسی کو کتاب پورا افضل
نیکی والے پر اور بیان ہر چیز کا اور ہدایت ومہر شاید وہ لوگ اپنے رب کا ملنا یقین کرین اور ایک یہ کتاب ہے کہ
ہمنے اوتاری برکت کی سو اسپر چلو اور بچتے رہو شاید تم پر رحم ہو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پہلے حکم ہمیشہ سے
جاری ہے جیسے توریت اوتری تو شرح اور مفصل ہوئی لیکن تہے اللہ پاک نے اسجگہہ قرآن و توریت کا ذکر کیا اور اکثر
دونون کتابون کو ذکر فرماتا ہے کقولہ تعالی وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً وَهَذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ

لساناً عربیاً اسی طرح اول مین اس سورت کو کہا تھا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰی الخ پہر یون
فرمایا تھا وَهٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَکٌ الاٰیۃ وقولہ تعالیٰ مخبرا عن المشرکین فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا
قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِیَ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی الاٰیۃ وقولہ تعالیٰ مخبرا عن الجن انہم قالوا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا
اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ مراد تمام سے یہ ہے کہ کامل وجامع ما یحتاج
الیہ ہے امر دین وشرع مین شرح ہے ہر شی کی کقولہ وَکَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ الاٰیۃ یہ کتاب تمام جزا
ہے احسان کی کہ جسطرح موسی نے عمل حسن کیا ہماری طاعت وامر پر قیام کیا ویسے ہی ہمنے اسکو جزا ی
کامل دی کقولہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ وکقولہ وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ
قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا وکقولہ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَکَانُوْا
بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ربیع بن انس نے کہا یعنے اَحْسَنَ فِیْمَآ اَعْطَاهُ اللّٰهُ قتادہ نے کہا مَنْ اَحْسَنَ فِی الدُّنْیَا
تُمِّمَ لَهٗ ذٰلِکَ فِی الْاٰخِرَةِ ابن مسعود کی قرارت یون ہے تَمَامًا عَلَی الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مجاہد نے کہا مراد
محسنین ومومنین ہین یہی قول ہے ابو عبیدہ کا بغوی نے کہا محسنون انبیا ہین اور مومنون یعنے ظاہر کیا
ہم نے فضل موسے کا اونپر کقولہ تعالیٰ قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ
مگر اس سے کچھہ اصطفا ر اونکا ہمارے حضرت خاتم الانبیا اور ابراہیم خلیل علیہما السلام پر لازم نہین آتا
دوسری دلیلون سے ناس سے مراد اُس وقت کے لوگ ہین نہ قیامت تک کے لوگ سو بیشک موسی اپنے عصر
افضل ناس اکرم خلق تہے بعض نے معنے یہ ہین کہ تَمَامًا عَلٰٓی اِحْسَانِ اللّٰهِ اِلَیْهِ اسکو ابن جریر وبغوی
نے حکایت کیا ہے یہ کچھہ منافی قول اول نہین ہے ولله الحمد پہر بعد مدح توریت کے طرف اتباع قرآن کے بلایا
حکم تدبر وعمل کا اوسپر کیا اوسکو مبارک ٹہیرایا واسطے متبع وعامل کے دنیا وآخرت مین اسلیے کہ قرآن
ایک مضبوط رسی ہے الله پاک کی جسنے اوسکو پکڑا وہ ہدایت کی راہ پر لگا فتح البیان کا لفظ
یون ہے توریت تفصیل تہی ہر شے کی اور ہدایت ضلالت سے اور رحمت او نپر یہ اسلیے کہ بنی اسرائل
بعث پر ایمان لائین ثواب عقاب کی تصدیق کرین پہر قرآن کو کثیر البرکۃ کہا اسلیے کہ مشتمل ہے منافع
دنیویہ ودینیہ پر سو تم اے اہل مکہ اسپر عمل کرو اور اسکی مخالفت وتکذیب سے بچو شاید تم پر الله کی رحمت ہو یہ
خطاب اگرچہ خاص ہے مگر مراد اس سے عموم ہے کیونکہ اتباع قرآن کا ساری امت پر فرض لازم واجب
متحتم ہے اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۝

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ

بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ اسواسطے کہ کبھی کہو تم کتاب جو اُتری تھی سو دوہی فرقونپر ہمسے پہلے اور ہمکو اونکے پڑہنے پڑہانے
کی خبر نتھی یا کہو کہ اگر ہم پر اوترتی کتاب تو ہم راہ چلتے اونسے بہتر سو آچکی تمکو تمہارے رب سے شاہدی اور ہدایت اور
مہربانی اب اُس سے بے انصاف کون جو جہٹلاوے اللہ کی آیتین اور اونسے کترا وے ہم سزا دینگے کترانے والون کو
ہماری آیتون سے بری طرح مار بدلا اُس کترانے کا ف یعنے یہ کتاب اوتاری کہ تمکو جگہہ عذر کی نرہے پہلی امتون
کا حال سنکر شاید تمکو ہوس آتی سو تمکو بھی ویسی کتاب ملی تہے ابن جریر نے کہا مطلب ہوا کہ انقطاع عذر کے لیے
یہ کتاب آئی ہے کقولہ تعالی وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا
رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ الاٰية مراد طائفتین سے یہود و نصارے ہین یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و سدی و قتادہ و
غیر واحد کا غفلت کا درست سے یہ مطلب ہوا کہ ہم اُنکی بات نہین سمجہتے تہے کیونکہ وہ ہماری بولی مین نہتی ہم اُس
کتاب سے غافل و مشغول رہے ہمین ہمارا کیا قصور ہے سو اللہ نے کتاب مبارک قرآن بھیجکر اونکے تعلل کو قطع کردیا
کقولہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ الاٰية اسی طرح سمجہو
کہا کہ تمہارے پاس بینہ آیا یعنے اللہ کیطرف سے زبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن عظیم زبان عربی مین
اُترا اوس کے اندر بیان ہے حلال حرام کا اور ہدایت ہے دلون کو اور رحمت ہے بندونپر جو متبع و متقفی قرآن کریم ہین
بڑا ظالم وہ ہے جو مکذب آیات خدا صارف خلق ہے اہ خدا سے نہ ماجاء بہ الرسول سے منتفع ہوا نہ ما ارسل الرسول
کا متبع ٹہیرا اور نہ اسکی غیر کا تارک ہوا بلکہ لوگون کو آیات الٰہی سے پہیر تا رہا یہی قول ہے سدی کا ابن عباس و
مجاہد و قتادہ نے کہا صدف بمعنی اعرض ہے قول سدی یہان اسجگہہ قوت ہے جسطرح کہ اول سورت مین گذر چکا
وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وقال تعالی اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ وریہان یعن کہا کہ ہم کترانے والون کو آیات سے برا عذاب
دینگے ابن عباس و مجاہد و قتادہ نے کہا صدف عنہا کے یہ معنی ہین لا امن بہا ولا عمل بہا کقولہ فَلَا صَدَّقَ
وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى وغیرہ آیات جو دلیل ہین اسپر کہ کافر مشتمل ہے تکذیب قلبی و ترک عمل بجوارح پر
لکن قول سدی کا اقوی و اظہر ہے واللہ اعلم کیونکہ اسنے یون کہا ہے کہ کون ظالم تر ہے اوس شخص سے جسنے جہٹلایا
اللہ کی آیتون کو اور پہیر الوگون کو اونسے اور باز رکہا کقولہ تعالی اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ

عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ف فتح البیان مین کہا ہی تخصیص انزال توریت وانجیل کی
اسلیے ہی کہ کتب سماویہ مین یہی دونو مشہور تر ہین بسبب اشتمال کے احکام پر اس سے معلوم ہوا کہ مجوس اہل کتاب نہین
ہین اگر کتاب والے ہوتے تو تین طوائف ٹہیرتے دراست کہتی ہین تلاوت کتب کو اپنی بولی مین یہ اونکا عذر
تہا کہ ہم اتباع کتابین سے بوجہ عدم درایت وغفلت کے اونکے معانی سے معذور رہے اگر ہمپر کوئی کتاب
اوترتی تو ہم اونسے بڑہکر ہدایت یاب ہوتے سو یہ مقولہ کفار عرب کا اور معذرت اونکی مندفع ہے ارسال حضرت صلعم
انزال قرآن سے اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بینہ آچکا یعنے کتاب زبان عربی مین یہ جبکہ تم غیر
عارف دراست طائفتین ٹہیرے اب یہ کتاب نبی عربی امی پر اوتری ہے تمہاری زبان مین آئی ہے اب یہ
عذر باطل تمہارا یہ تعلیل علیل تمہاری ساقط ہو آنکہہ والے کے لیے صبح روشن ہوگئی پہر قرآن کو مثل توریت کو ہدے
ورحمت فرمایا اب جو کوئی اوس کی تکذیب کریگا وہی بڑا ظالم ہے اپنے کیے کی سزا رو حبب پائیگا هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ
نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ کاہے
کی راہ دیکہتے ہین لوگ مگر یہی کہ اونپر آوین فرشتے یا آوے تیرا رب یا آوے کوئی نشان تیرے رب کا جس دن آویگا ایک نشان تیرے رب کا نہ کام
آویگا ایمان لانا کسی کو جو پہلے سی ایمان نہ لایا تہا یا اپنے ایمان مین کچہہ نیکی نہ کی تہی تو کہہ راہ دیکہو ہم بہی راہ
دیکہتے ہین ف یعنے اللہ کیطرف سے جو حد تہی ہدایت کی سو آچکی ہے اور شرع اور کتاب تب بہی نہین
مانتے تو اب منتظر ہین کہ اللہ آپ آوے یا قیامت کے نشان دیکہین تب یقین کرین سو جب قیامت کا نشان آویگا
یعنے آفتاب مغرب سے نکلے گا تب کافر کا ایمان اور عاصی کی توبہ قبول نہ ہوگی انتہے اللہ پاک نے اس آیت مین
کافرون مخالفون مکذبون وصارفون کو راہ وآیات خدا سے وعید سنائی کہ تم جو منتظر آمد ملائکہ یا آمد رب یا بعض
آیات رب ہو سو جب کوئی آیت وامارت قیامت وشرائط ساعت جو لا محالہ ہونے والی ہے ظاہر ہو پڑیگی
اور سر پر آجاویگی تو پہر اسوقت پر ایمان کا لانا گناہ سے توبہ کرنا کچہہ کام نہ آویگا اب اگر ایمان لاؤ یعنے قبل قیامت
کے تو کچہہ فائدہ بہی حاصل ہو بخاری نے تفسیر مین اس آیت کی ابو ہریرہ رضہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ قائم نہ ہوگی ساعت یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے پہر جب وہ
نکلیگا اور لوگ اوسکو دیکہین گے تو سب ایمان لاوین گے او سدم کسی جان کو ایمان لانا نفع نہ دیگا جو پہلے سے ایمان نہ

لایا تہا پہر یہ آیت پڑہی یہ حدیث دو طرح پر آئی ہے پہلی طرح کو بقیہ جماعت نے سوائے ترمذی کے روایت کیا ہے
دوسرے طریق کو مسلم نے روایت کیا ہے یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے مسلم منفرد ہین ساتہہ اوسکے ابوہریرہ کہتے
ہین حضرت صلعم نے فرمایا تین چیزین ہین جب نکلین گی تو نفع نہ دیگا کسی جان کو ایمان اوسکا جو پہلے سے ایمان نہ
لایا تہا یا اپنے ایمان مین کسی خیر کو نہ کمایا تہا ایک نکلنا سورج کا مغرب سے دوسرے دجال کا تیسرے دابۃ الارض
کا رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اسکی سند مین ابن اسحاق قدری ضعیف ہین اسلیے اصحاب کتب نے اوسکو
روایت نہین کیا ہے تیسیر الفظ ابوہریرہ کا مرفوعًا یون ہے نہ کہڑی ہوگی قیامت جب تک نہ نکلے سورج مغرب
سے جب نکلیگا تو سب لوگ ایمان لا مینگے ولکن اوسدم ایمان کیا نفع دیگا جبکہ پہلے سے نہ لائے تہے رَوَاہُ ابْنُ
جَرِیْرٍ ان سب طرق کا اخراج ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین کیا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے مَنْ تَابَ قَبْلَ
اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا قُبِلَ مِنْهُ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَلَمْ یُخْرِجْهُ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ الْکُتُبِ السِّتَّةِ حدیث
ابوذر غفاری مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو جانتا ہے کہ سورج کدہر جاتا ہے جبکہ ڈوبتا ہے مینے
کہا مین نہین جانتا فرمایا وہ عرش کے اس طرف پہونچکر سجدے مین گرتا ہے پہر کہڑا ہوتا ہے یہانتک کہ اس سے
یہ بات کہی جاتی ہے کہ پہر جا اسے ابا ذر قریب ہے کہ کہین اوس سے پہر جا جدہر سے تو آیا ہے یہ اوسوقت ہوگا کہ
نفع نہ دیگا کسی نفس کو ایمان اوسکا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تہا رَوَاہُ الشَّیْخَانِ حذیفہ بن اسید غفاری کہتے ہین جہانکا
ہمکو حضرت صلعم نے کہڑکی سے اور ہم ذکر کرتے تہے قیامت کا فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکہو تم دس نشانیان
نکلنا سورج کا پچہم سے اور دہوان اور دابہ اور نکلنا یاجوج ماجوج کا اور نکلنا عیسے بن مریم کا اور نکلنا دجال کا اور ہونا
تین خسوف کا ایک خسف مشرق مین ایک مغرب مین ایک جزیرہ عرب مین اور نکلنا آگ کا عدن سے وہ ہانکے گی
یا حشر کریگی لوگون کو شب باش ہوگی ہمراہ اونکے جہان وہ رات کو رہینگے قیلولہ کریگی ساتہہ اونکے جہان وہ دن کو
قیلولہ کرینگے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَهٰکَذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَهْلُ السُّنَنِ الْاَرْبَعَةِ حذیفہ نے کہا مین نے حضرت صلعم سے
پوچہا کہ نشان نکلنے سورج کا مغرب سے کیا ہے فرمایا وہ رات طویل ہوگی بقدر دو شب کے لوگ اوسمین نماز پڑہین گے
اور کام کرینگے جیسے پہلے اوسکے کام کرتے تہے ستارے نظر نہ آئینگے اپنی جگہہ کو چہوڑ دینگے لوگ پہر سو رہین گے
پہر اوٹہکر کام کرینگے جسطرح کرتے تہے پہر سو مین گے پہر اوٹہین گے پہر کام کرینگے یہانتک کہ طول شب سے گہبرا جاوینگے
صبح نہ ہوگی اس درمیان مین کہ وہ منتظر طلوع آفتاب کے ہونگے ناگہان سورج طرف سے مغرب کے نکلیگا لوگ اوسکو دیکہہ
کر ایمان لانے لگین گے سو وہ ایمان کچہہ اونکے کام نہ آویگا رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ وَلَیْسَ هُوَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْکُتُبِ السِّتَّةِ

مِنْ هٰذَا الْوَجْہِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ابو سعید خدری مرفوعًا تفسیر بعض آیات مین یون کہتے ہین کہ وہ آیت طلوع شمس ہے
مغرب سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ یَرْفَعْهُ ابو امامہ نے مرفوعًا کہا کہ اول آیات
طلوع شمس ہے مغرب سے صفوان بن عسال کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے کہولا ہے ایک دروازہ طرف مغرب کے عرض
اوسکا ستر برس کی راہ ہے واسطے توبہ کے وہ بند نہ ہوگا یہانتک کہ نکلے سورج اُس طرف سے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَصَحَّحَهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ فِی حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ عبد اللہ بن ابی اوفے کہتے ہین مینے حضرت صلعم کو سنا فرماتے
تہے آئیگی لوگون پر ایک رات جو برابر تین رات کی تمہاری راتون سے ہوگی جب وہ رات آئیگی نفل پڑہنے والی اسکو
پہچان لینگے کوئی اوٹہکر اپنا ورد پڑہیگا پہر سو رہیگا پہر اوٹہیگا پہر حزب پڑہیگا پہر سو رہیگا اس اثنا مین
بعض لوگ بعض کو پکارینگے کہینگے یہ کیا حال ہے لوگ گہبراکر طرف مسجدون کے جاوینگے ناگہان سورج
نکلیگا جب وسط آسمان مین پہونچیگا پہر کر جہانسے نکلا تہا وہین سے نکلا کریگا اوسوقت کسی جان کو اسکا ایمان
نفع نہ کریگا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَیْهِ وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْہِ وَلَیْسَ هُوَ فِی شَیْءٍ مِنَ الْکُتُبِ السِّتَّةِ
ابن عمرؓ کہتے ہین مینے حضرت صلعم سے یاد کیا ہے کہ فرماتے تہے اول آیات خروج مین طلوع شمس کا ہے مغرب سے اور نکلنا
دابہ کا دن چڑہے اون مین سے جونسی آیت پہلے اپنے صاحب کے ہوگی تو دوسری اوسکے پیچہے ہی آوے گی
پہر ابن عمرؓ نے کہا اور وہ کتب پڑہتے تہے مین گمان کرتا ہون کہ پہلے سورج ہی پچہم سے برآمد ہوگا اسلیے کہ وہ غروب
ہوکے نیچے عرش کے آکر سجدہ کرکے اذن رجوع کا چاہتا ہے اُسکو حکم رجوع کا ملتا ہے یہانتک کہ جب اللہ نکلنا اوسکا
مغرب سے چاہیگا تو سورج وہی کریگا جو کام کرتا تہا یعنے نیچے عرش کے آکر سجدے مین گرکر اذن رجوع چاہیگا تب
کچہہ جواب اوسکو نہ ملیگا پہر اذن مانگیگا پہر کچہہ جواب نہ ہوگا یہان تک کہ جب کسی قدر رات جتنی اللہ چاہیگا
جاویگی سورج جان لیگا کہ اگر اب اذن رجوع کا بہی ہوا تو مشرق کو نہین پاسکتا عرض کریگا اَیْ رَبِّ مَا
اَبْعَدَ الْمَشْرِقَ یعنے مشرق بہت دور ہے مَنْ لِّیْ بِالنَّاسِ کون ہے میرے لیے واسطے لوگون کے یہانتک کہ
جب افق طوق کیطرح ہو جاویگا تو سورج حکم پہرنے کا مانگے گا اوس سے کہینگے اسی جگہہ سے نکل وہ
مغرب سے لوگون پر نکلیگا پہر ابن عمرؓ نے یہ آیت پڑہی لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا الخ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ عبد الرحمن بن عوف و ابن عمرؓ مرفوعًا کہتے ہین ہجرت دو خصلتین ہین ایک کہ سیئات کو چہوڑ دے دوسری
یہ کہ طرف اللہ و رسول کے ہجرت کرے یہ ہجرت منقطع نہ ہوگی جب تک کہ توبہ قبول ہوتی ہے اور توبہ ہمیشہ مقبول
ہوگی یہانتک کہ سورج مغرب سے نکلے جب وہ مغرب سے نکلیگا مہر لگائی جاویگی ہر دل پر جو کچہہ اوسکے اندر ہے اُسپر

اور کافی ہوگا لوگون کو عمل رواہ احمد وھذا الحدیث حسن الاسناد ولم یخرجہ احد من اصحاب الکتب الستۃ واللہ اعلم ابن مسعود کہتے تہی جن آیات کا ذکر ہوا ہے وہ سب گذر گئین سوا چار آیتون کے نکلنا سورج کا مغرب سے برآمد ہونا دابۃ الارض کا نکلنا یاجوج ماجوج کا وہ آیت جسپر خاتمہ اعمال ہوگا طلوع شمس ہے مغرب سے تو نہین دیکہتا کہ اللہ نے فرمایا ہے یوم یاتی بعض آیات ربک یعنی نکلنا سورج کا پچہم سے ابن عباس کا قول ہے کہ اوسدن سورج چاند ملے جلے نکلین گے نصف آسمان تک پہونچکر واپس جاوینگے پہر بدستور خود نکلتے رہین گے رواہ ابن مردویہ عائشہ نے کہا جسدن پہلی نشانی ظاہر ہوگی حفظ روکدیے جاوینگے حبا عمال پر گواہی دینگے رواہ ابن جریر **ف** عدم نفع ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اوسدن اگر کوئی کافر ایمان لانا چاہیگا تو مقبول نہوگا کافر کا کافر ہی بنا رہیگا مان جو پہلے سے مومن تہا اگر عمل صالح کرتا تہا تو خیر عظیم مین رہا اگر مصلح عمل نہ تہا اب توبہ کرنا چاہیگا تو اوسکی توبہ قبول نہوگی احادیث متقدمہ اسی پر دلیل ہین اسی پر یہ آیت محمول ہے اوکسبت فی ایمانہا خیرا یعنے کسب عمل صالح جبکہ پہلے اوس سے مانع تہا قبول نہوگا پہر یہ فرمایا کہ تم راہ دیکہو ہم بہی منتظر ہین یہ ارشاد تہدید اکید ہی کفار کو وعید شدید مسوف ایمان کو تنبیہ مزید ہے موخر توبہ کو اوسوقت تک جسوقت کہ ایمان لانا توبہ کرنا کچہ فائدہ بخش وسودمند نہوگا یہ حکم اوسدم کا ہے جبکہ سورج طرف سے مغرب کے نکلیگا ساعت قریب ہوگی اشراط ظاہر ہونے لگینگے کما قال تعالے فہل ینظرون الا الساعۃ ان تاتیہم بغتۃ فقد جاء اشراطہا فانی لہم اذا جاءتہم ذکراہم وقولہ تعالی فلما راوا باسنا قالوا امنا باللہ وحدہ وکفرنا بما کنا بہ مشرکین فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا الآیۃ **ف** فتح البیان مین ہی کہ جبکہ ہمنے اونپر حجت قائم کردی کتاب اوتاری رسول بہیجدیا اس سے اونکو نفع نہوا اور وہ اپنی غوایت وضلالت سے بازنہ آئے تو اب بعد اسکے اور کچہ باقی نہین ہے مگر یہی کہ فرشتے آوین جان نکالین یا ملائکہ عذاب آوین یا خود اللہ پاک آوے جسطرح کہا تہا کہ لولا انزل علینا الملئکۃ او نری ربنا مراد اللہ کے آنے سے آنا اللہ کا ہے دن قیامت کو واسطے فصل قضا کے درمیان لوگون کے کقولہ وجاء ربک والملک صفا صفا یہی قول ہے ابن مسعود قتادہ مقاتل کا اللہ پاک ابر کے سایے مین اوسدن آئیگا کیفیت آنے کی متشابہ ہے سوا اللہ کے کون جانے ہمکو اوسپر ایمان لانا بلا تاویل وتعطیل کے واجب ہے مراد بعض آیات دالہ علی الساعۃ سے نزدیک جمہور مفسرین کے نکلنا سورج کا ہے مغرب سے یا وہ علامات قیامت مراد ہین جنکا ذکر احادیث مین آیا ہے مگر اول اولی ہے علامات قیامت دو طرح پر ہین صغرے کبرے صغرے بیشمار ہین اور گذر گئے اور گذر رہے ہین رہی کبرے سو وہ دس اماراتین ہین جنکا ذکر ابہی اوپر ہوچکا رسالہ

اذاعۃ کتاب حجج الکرامہ رسالہ اقتراب الساعۃ جامع جملہ اشراط ساعت ہی وللہ الحمد مطلب یہ ٹہیرا کہ وقت حضور آیات
کے جو نفس مومن نہ تہا یا تہا مگر کاسب خیر نہ تہا اوسکو ایمان لانا اوس دم نافع نہ ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ نافع نہین ہے
مگر جمع درمیان ایمان قبل مجی بعض آیات اور درمیان کسب خیر کے حالت ایمان مین سو جو کوئی ایمان لا چکا ہے پہلی
سے فقط اور کچہہ کسب خیر نہین کیا ہے یا کاسب خیر تہا مگر ایمان نہ لایا تہا تو یہ بات کچہہ اوسکے کام نہ آویگی سدی
نے کہا یعنی مصدق تہا کوئی خیر اوسنے نہین کی اور جو کہ وہ بعد دیکہنے نشان کے کی تو مقبول نہ ہوگی اور
اگر قبل رویت کے کی تہی اور بعد رویت کی بہی کی تو وہ خیر اوس سے مقبول ہوگی مقاتل نے کہا مراد وہ مسلمان ہے
جسنے مومن ہو کر کوئی کام نیک نہ کیا بلکہ قبل آیت کے کبائر پر مقیم تہا **ف** اس آیت مین یہ اشکال ہی کہ عدم ایمان
سابق مستلزم ہے عدم کسب خیر کو اوس ایمان مین بلا شک وشبہ اس لیے کہ کچہہ خیر نہین ہے واسطے اوسکی جسکو ایمان
نہین ہے اس بنیاد پر ذکر اوسکا تکرار ٹہیرے گا پوری تقریر اشکال اور جوابات اشکال کی کہ حرف تخییر کی بنیاد
پر ہے فتح البیان مین مرقوم ہے ساتوان جواب یہ ہی کہ ظاہر آیت مقتضی مجرد نفع ایمان مجرد معارض ادلہ صحیحہ
ثابتہ کتاب وسنت ہی یعنی ایمان نافع نہین ہوتا مگر ہمراہ عمل کے یہ جواب ساری تکلفات سے دور ہے محققین مفسرین
سے تعجب ہے کہ اونہون نے ایسے اشکال وسیع پر کلام مختصر کیا ہے یہانتک کہ رازی نے باوجود اس تطویل
تفسیرات کی جو غالب آیات مین ہی اس آیت کی تفسیر مین اسی قدر کہا ہے کہ معنی آیت کے یہ ہین جب اشراط ساعت ظاہر
ہونگی زمانہ تکلیف کا جاتا رہیگا کسی جان کو ایمان لانا جو پہلے سے مومن اور کاسب خیر نہین ہے نفع بخش نہ ہوگا
لنہتے ذرا اس اقتصار کو دیکھنا چاہیے اسیطرح کا اختصار زمخشری نے بہی کیا ہی جس سے نہ بہوک جاوے نہ پیاس بجہے
آوے پہر اپنے امر تہدید فرمایا کہ اچہا تم انتظار کرو آتیان آیات کا کقولہ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ حالانکہ وہ ہرگز اسکا
انتظار نہین کر سکتے اس لیے کہ منکر بعث ونشور وما بعد ہا ہین بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ جو مشرکین مکذب خاتم
النبیین ہین اون مین سے جو کوئی متاخر فی الوجود ہوگا اوس وقت تک وہ ان آیات کا انتظار کرے گا یعنی غایت
مہلت مشرکون کو بقدر مدت دنیا ہے یا مرے یا آیات ظاہر ہوئے تو پہر ایمان لانا کچہہ کام نہ آئیگا عقوبت لامحالہ
بہر حال نازل ہوگی کسی نے کہا مراد اس آیت سے باز رہنا ہے قتال سے اس قول پر یہ آیت منسوخ ٹہیرے گی بآیت
قتال قول اول پر محکم ہوگی اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى
اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ جنہون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہوگئے فرقے تجہکو اونسے
کچہہ کام نہین اونکا کام حوالے اللہ کے ہے پہر وہی جتاویگا اونکو جیسا کچہہ کرتے تہے **ف** یعنی توریت والون نے

گئی رہین مخالین تو ان مین تحقیقات نہ کرے صحیح کون اور غلط کون اپنی راہ صحیح پر قائم رہ دین مین جو باتین یقین لائی
ہین اون مین فرق نہ چاہیے اور جو کرتے ہین اوسکے طریقے کئی ہون تو برا نہین اسنے مجاہد و قتادہ و ضحاک و سدی
نے کہا یہ آیت حق مین یہود و نصارے کے اوتری ہے ابن عباس نے کہا یہود و نصارے قبل بعثت محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مختلف ہوکر متفرق ہو گئے تھے جب حضرت مبعوث ہوئے تو اللہ نے یہ آیت اوتاری ابو ہریرہ رض
نے کہا حضرت نے اس آیت مین فرمایا ہے هُمْ اَهْلُ الْبِدَعِ وَاَهْلُ الشُّبُهَاتِ وَاَهْلُ الضَّلَالَةِ مِنْ هٰذِهِ
الْاُمَّةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ لیکن اسکے رفع مین وہم ہے کیونکہ طاؤس نے کہا ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا نزلت فی هٰذہ
الْاُمَّةِ ابو امامہ نے کہا مراد شیعہ سے خوارج ہین اسکا رفع بھی صحیح نہین عمر رض سے کہتے ہین حضرت صنے عائشہ رض
سے فرمایا هُمْ اَصْحٰبُ الْبِدَعِ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَهُوَ غَرِيْبٌ لَا يَصِحُّ رَفْعُهُ ابن کثیر نے کہا ظاہر یہ ہے کہ آیت
عام ہے حق مین ہر مفارق دین خدا کے جو مخالف ہے دین کا کیونکہ اللہ نے اپنے رسول کو ہدے اور دین حق دیکر
مبعوث کیا تاکہ اوس دین کو سب دینون پر ظاہر و غالب کرے سو شرع اس دین کی ایک ہے اوسمین نہ اختلاف ہے نہ
افتراق اب جو کوئی اوسمین اختلاف کرکے کئی فرقے ہو جائیگا تو وہ مصداق و اہل اس آیت کا ہوگا مثل اہل ملل و
نحل و اہوا و ضلالات کے اللہ نے تو اپنے رسول کو بری کر دیا ہے اوس چیز سے جسمین یہ مبتلا ہین یہ آیت مثل اس
آیت کے ہے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ الآیہ حدیث مین آیا ہے ہم گروہ انبیا
کے اولاد علات مین ہمارا دین ایک ہے سو سیدھی راہ یہی ہے جو اللہ کے رسول لائے ہین کہ فقط اللہ وحدہ لا
شریک لہ کی عبادت کرو شریعت رسول متاخر کے متمسک رہو جو خلاف اسکے ہے وہ جہالات و ضلالات و آرا
و اہوا ہین رسول اس سے بری ہین کما قال تعالے لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ پھر یہ جو فرمایا کہ اونکا کام حوالے اللہ کے
ہے وہ اونکے فعال پر اونکو خبردار کردے گا یہ مثل اس آیت کے ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ
وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ف فتح البیان مین کہا ہے مراد تفریق
دین سے یہ ہے کہ بعض کو اخذ کیا بعض کو ترک کیا مراد اہل کتاب ہین کقولہ تعالے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ بعض نے کہا مراد مشرکین ہین بعض نے اصنام کو بعض نے ملائکہ کو بعض
نے کواکب کو پوجا یہ تفریق ہوئی اونکے دین کی اہل علم نے کہا ہے یہ آیت عام ہے حق مین سارے کفار جمیع اہل
بدع کے یہی قول صواب ہے اسلیے کہ لفظ مفید عموم ہے اوسمین جملہ طوائف اہل کتاب و طوائف مشرکین
طوائف مبتدعین اہل اسلام وغیرہم داخل شامل ہین بہرحال مراد اس آیت سے حث ہے اسبات پر کہ کلمہ مسلمین ایک ہو دین

مین تفرقہ نہ کرین یعنی مضلہ نکالین حدیث معاویہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے کہڑے ہوکر فرمایا سن لو تم سے پہلے
جو اہل کتاب تہے وہ بہتر ملت پر متفرق ہو گئے اور یہ امت تہتر فرقون پر متفرق ہوگی بہتر دوزخ مین جاوینگے
اور ایک بہشت مین وہ جماعت ہے رواہ ابوداؤد والترمذی ابن عمرو کا لفظ یہ ہے کہ متفرق ہوئے بنی
اسرائیل بہتر ملت پر اور جلد متفرق ہوگی یہ امت تہتر ملت پر یہ سب آگ مین ہین مگر ایک ملت کہا وہ کون ملت
ہے ای رسولخدا فرمایا مَنْ کَانَ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ شیع سے مراد فرق و احزاب ہین
یہ لفظ صادق ہے ہر قوم پر جسکا امر دین مین واحد مجتمع تہا پہر ہر ایک جماعت نے اُن مین سے اتباع رائے
ایک کبیر کا اپنے کبرا مین سے کیا وہ رائے جو مخالف صواب و مباین حق ہے سو اللہ نے حضرت صلعم سے کہا
کہ تمکو اونکے تفرق سے یا سبب تفرق دریافت کرنے سے یا موجب تفرق کے بحث کرنے سے کچہہ مطلب و غرض
نہین ہے وہ جانین اونکا کام جانے تمپر بلاغ تہا سو تم نے اسکا ابلاغ کر دیا یہ آیت مثل اس حدیث کی ہے
مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا ای نَحْنُ بُرَآءُ مِنْہُ فراء نے کہا یعنے اونکا عقاب تمپر نہین ہے تمپر فقط ڈرا دینا
ہے سو ڈراتے رہو جزا و مکافات انکی اللہ کے حوالے ہے اسمین تسلی ہے حضرت صلعم کو پہر فرمایا کہ ہم اونکو دن قیامت
کے اُن کے فعل سے آگاہ کر دینگے یعنی عمل کا بدلا دینگے اس تفریق و تشیع کا مزہ چکہائین گے **ف** معلوم ہوا
کہ دین مین تفرقہ ڈالکر گروہ گروہ ہو جانا خواہ اصول دین ہو یا فروع شرع مین ایسی حرکت بے برکت ہی جس سے
حضرت اور سارے رسول بری بیزار ہین یہ بدعت تفریق اصل مین اہل کتاب نے نکالی تہی فرقے کے فرقے اُن مین
حادث ہو گئے جسطرح ملت اسلام مین خوارج قدریہ مرجیہ معتزلہ رافضہ شیعہ پیدا ہو گئے پہر بعد ہو گروہ اہلسنت
و جماعت مین بہت سے فرقے نکلے جیسے حنفی شافعی مالکی حنبلی ظاہری یہ فروع کی تفریق ہے اصول مین ماتریدی
اشعری حنبلی ہین یہ تفرقہ درمیان ایمان و اسلام کے ہوا رہا احسان سو اسمین بہی بہت سے نام و نشان نکلے
جیسے سہروردی قادری چشتی نقشبندی حالانکہ ہے اسلام کی کتاب ایک ہے ملت ایمان کا معبود اور رسول
محمود ایک ہے کتاب و سنت مین کہین اختلاف نہین اتفاق در اتفاق ہی جس طریقہ مرضیہ پر صحابہ و تابعین
و تبع تابعین گذرے ہین وہ ایک ہی سبیل سوی صراط مستقیم ہے اوسمین نہ اوسوقت انکی حیات مین کچہہ تفرقہ
تہا نہ جب سے ابتک کچہہ تفرقہ ہے دیکہو کتب صحاح و سنن و مسانید علم حدیث کو اور عرض کرو اونپر کتب رائے
و اجتہاد و ہر فقیہ کو بہت جلد بآسانی تمام یہ بات معلوم ہو جاویگی کہ ایک کتاب دوسری کتاب سے مسائل
تفریعات مین موافق نہین ہے نہ ایک فقیہ کی رائے دوسرے فقیہ کی رائے سے ملتی ہے بخلاف کتب سنت مطہرہ

مقدمہ کے کہ جسطرح یہ کتب شرح وتفسیر کتاب اللہ ہین اسیطرح ہر کتاب صحیح وسنن موافق یکدیگر ہے کسی کو کسی سے نہ
اختلاف ہے نہ مباینت بہرحال اللہ پاک نے اس آیت پاک مین اپنے رسول کی برات ان احزاب متحزبہ اور جموع
مجتمعہ اور فرق مبتدعہ وسبل محدثہ وشیع مختلفہ سے بخوبی ظاہر کردے یہ گویا ارشاد ہے امت اسلام کو تم ایسے کام
نہ کرو سو ساری امت نے یہ نکما کام کیا مگر موحدین مخلصین متبعین سنن مطہرہ نے کہ وہ باوجود قلت عدد و عدد کے
اب تک اسی سیرت سلف پر قائم ودائم ہین گو اقطار ارض مین منتشر اور آفاق بعیدہ مین منتشر کیون نہ ہون وللہ
الحمد اس بیان کے بعد اللہ پاک نے ذکر اپنے حکم عدل کا دن قیامت کو فرمایا کہا مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ
أَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ جو کوئی لایا نیکی اوسکے لیے ہے
اوسکے دس برابر اور جو لایا برائی سو سزا پاویگا تو اوتنی ہی اور اونپر ظلم نہوگا **ف** یہ آیت کریمہ تفصیل ہے آیت اجمال
کی وہی قولہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا حدیثین مطابق اس آیت کے بہت آئی ہین ابن عباس کہتے ہین
حضرت ص نے فرمایا کہ تمہارا رب عزوجل رحیم ہے جسنے قصد کیا کسی نیکی کا پھر وہ نیکی نہ کی تو اوسکے لیے ایک نیکی
لکھی گئی پھر اگر وہ نیکی کی تو دس سے سات سو تک بلکہ اضعاف کثیرہ تک لکھی جاتی ہے اور جسنے قصد کیا بدی کا
پھر نہ کی تو لکھا جاتا ہے اسکے لیے ایک حسنہ پھر اگر وہ بدی کی تو ایک ہی بدی لکھی جاتی ہے یا اوس بدی کو اللہ
محو کردیتا ہے اور نہین ہلاک ہوتا اللہ پر مگر ہالک رواہ احمد والشیخان والنسائی ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے
اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جسنے ایک حسنہ کیا اوسکے لیے دس گنا اوسکا ہے اور زیادہ اور جسنے ایک سیئہ کیا اوسکا
بدلا مثل اوسکے ہے یا بخشدیتا ہون اور جسنے خطائین بھرکر پھر ملا وہ مجھسے درحالیکہ شریک نہ کرتا تھا مجھسے کسی شے
کو مین اسکو اوسی کے برابر مغفرت دونگا اور جو کوئی قریب ہوا مجھسے ایک بالشت قریب ہوتا ہون مین اوس سے
ایک گز اور جو قریب ہوتا ہے مجھسے ایک گز قریب ہوتا ہون مین اوس سے ایک باع اور جو کوئی آتا ہے طرف میرے
چلکر مین آتا ہون پاس اوسکے دوڑکر رواہ احمد ومسلم وابن ماجہ انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ حضرت ص
نے کہا جسنے ارادہ کیا نیکی کا اور نہ کی لکھی گئی اوسکے لیے ایک نیکی پھر اگر اوس نیکی کو بجالایا تو دس نیکیان لکھی
جاتی ہین اور جسنے ارادہ کیا بدی کا اور نہ کیا اسکو تو اوسپر کچھ بھی نہین لکھا جاتا اگر کر بیٹھا تو ایک ہی بدی لکھی
جاتی ہے رواہ ابو یعلی **ف** تارک سیئہ جو سیئہ نہین کرتا ہے تین طرح پر ہے ایک وہ جو ترک سیئہ واسطے اللہ
کے کرتا ہے اوسکے لیے ایک حسنہ اوس بازرہنے پر لکھا جاتا ہے یہ عمل و نیت ہوئی اسلیے آیا ہی کہ واسطے اوسکے
ایک حسنہ لکھا جاتا ہے کما جاء فی بعض الفاظ الصحیح فانما ترکہا من جرای ای من اجلی اور کبھی ترک

اوسکا نسیان و ذہول سے ہوتا ہے سو اس ترک سے نہ کچھ فائدہ اور نہ کچھ نقصان اسلیے کہ اس تارک نے نہ
نیت کسی خیر کی کی نہ کوئی فعل شر بجا لایا اور کبھی اس سیئہ کو بعد کوشش کوشش تمام کے اوسکے اسباب مین اور
متلبس ہونے کے مقربات اوسکے سعی عجزًا وکسلاً ترک کر دیتا ہے سو یہ تارک بمنزلہ فاعل کے ہے کما جاء فی
الحدیث الصحیح عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل
والمقتول فی النار قالوا یا رسول اللہ ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصًا علی قتل
صاحبہ انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے من ہم بحسنۃ کتب اللہ لہ حسنۃ فان عملہا کتبت لہ
عشرًا ومن ہم بسیئۃ لم تکتب علیہ حتی یعملہا فان عملہا کتبت علیہ سیئۃ فان ترکہا کتبت
لہ حسنۃ یقول اللہ تعالی انما ترکہا من مخافتی رواہ ابو یعلی خریم ازدی مرفوعًا کہتے ہین کہ لوگ چار طرح
کے ہین اور عمل چھ طرح پر ایک وہ آدمی ہے جو دنیا و آخرت مین موسع ہے دوسرا وہ جو دنیا مین موسع لہ آخرت
مین مقتور علیہ ہے تیسرا وہ جو دنیا مین مقتور علیہ یعنے تنگ دست ہے اور آخرت مین موسع لہ یعنے آسودہ حال ہے
چوتھا جو شقی ہے دنیا و آخرت مین ہے اعمال سو ایک تو وہ ہین جو موجبتان ہین دوسرے وہ جو مثل بمثل ہین تیسرے
وہ جو دس گنے ہین چوتھے وہ جو سات سو گنے ہین سو موجبتان وہ ہین کہ جو کوئی شخص مسلمان مومن رہکر مرا
اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کیا اوسکے لیے جنت واجب ہے اور جو کافر رہکر مرا اوس کے لیے آگ واجب ہے
اور جسنے قصد کیا نیکی کا مگر نہ کر پایا مگر اللہ نے جان لیا کہ اوسکے دل کو خبر ہے اور حریص ہے اوسپر تو لکھا جاتا
ہے واسطے اوسکے ایک حسنہ اور جسنے قصد کیا سیئہ کا تو وہ اوسپر نہین لکھی جاتی اور کر بیٹھا تو ایک ہی سیئہ لکھی
جاتی ہے دو چند نہین ہوتی اور جسنے کوئی نیکی کی وہ اوسپر دس گنی ہوتی ہے اور جسنے نفقہ کیا راہ خدا عز وجل مین
وہ سات سو گنا ہوتا ہے رواہ احمد والترمذی والنسائی حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعًا آیا
ہے حاضر ہوتے ہین جمعے مین تین نفر ایک وہ مرد جو حاضر ہو کر لغو کام کرتا ہے اوسکا حصہ جمعہ سے یہی ہے دوسرا
وہ مرد جو حاضر ہو کر دعا مانگتا ہے چاہے اللہ دے یا نہ دے تیسرا وہ جو حاضر ہو کر خاموش و ساکت رہتا ہے کسی
مسلمان کی گردن کو پامال نہین کرتا نہ کسی کو ستاتا ہے یہ کفارہ ہے واسطے اوسکے دوسرے جمعے تک اور تین دن
زیادہ اسلیے کہ اللہ فرماتا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا رواہ ابن ابی حاتم ابو مالک اشعری کا
لفظ مرفوع یون ہے جمعہ کفارہ ہے ما بین جمعہ کا جو بعد اوسکے آویگا اور تین دن زیادہ اسلیے کہ اللہ نے فرمایا ہے
من جاء بالحسنۃ الآیۃ رواہ الطبرانی ابوذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے روزہ رکہا تین دن ہر مہینے

اور نے روزہ رکہا ساری دہر کا رواہ احمد وهذا لفظه والنسائي وابن ماجه ترمذی نے اتنا زیادہ
کیا فانزل الله تصديق ذلك في كتابه من جاء بالحسنة الخ پہر کہا یہ حدیث حسن ہے ابن مسعود نے
کہا مراد حسنہ سے اس آیت مین کہنا لا اله الا الله کا ہے اور مراد سیئہ سے شرک کرنا اسیطرح ایک جماعت سلف نے
بہی کہا ہے اس باب مین ایک حدیث مرفوع بہی آئی ہے واللہ اعلم صحیح ہے یا نہین ولکن معنی بوجہ ثابت اسکو
نہین پایا احادیث وآثار اس بارے مین بہت کثرت سے ہین ومما ذکر کفایة ان شاء الله تعالی وبه
الثقة ف فتح البیان کا لفظ یون ہے حسنہ واحد حسنات ہے ابن عباس وابو ہریرہ نے کہا مراد لا اله الا الله ہے
سعید بن جبیر نے کہا جب یہ آیت اتری ایک شخص نے مسلمانون مین سے کہا ای رسول خدا لا اله الا الله حسنہ ہے
کہا ہان افضل حسنات ہے اخرجه عبد بن حميد وهذا مرسل كان ذلك اسناده الى سعيد ایک حسنہ
کا دس گنا ہونا احادیث کثیرہ مین ثابت ہوا ہے یہ اقل مقدار استحقاق عامل حسنہ ہے اس سے زیادہ بھی
عموماً وخصوصاً وارد ہوا ہے قرآن مین آیا ہے كمثل حبة انبتت سبع سنابل في كل سنبلة مائة
حبة والله يضاعف لمن يشاء معلوم ہوا کہ سات سو گنے سے بہی اجر ایک حسنہ کا بڑہ جاتا ہے جسکے لیے خدا چاہے
اور بعض حسنات مین جزائے فاعل بغیر حساب آئی ہے جسطرح انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب سنت
مطہرہ مین تضعیف جزا دس اور سات سو تک اور الوف مولفہ تک وارد ہوئی ہے اللہ کا فضل واسع اسکی عطا کثیر
یہ بحث دو جگہہ اس تفسیر مین گذر چکی ہے حاجت تکرار کی نہین سیئہ سے مراد اعمال سیئات ہین اونکی جزا برابر عمل
کے ہے نہ زیادہ یعنے بقدر سیئہ خفت وعظمت مین اگر نوبت جزا کی آوے مثلاً مشرک کو جزا سیئہ شرک کی خلود فی النار
ہوگی مسلمانون مین جو کوئی فاعل سیئہ ہے اسکو مثل سیئہ کے بدلا دیا جاویگا تقدیر عقوبات وارد ہو چکی ہے اس
بارے مین احادیث کثیرہ آئی ہین کہ جو کوئی ایسا کام کریگا اوسکی سزا ایسی ہوگی رسالہ بشارة الفساق جامع
احادیث باب ہے اور جس عقوبت کی تقدیر نہین آئی ہے وہان ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اون ذنوب کی مجازات
مثل بمثل سے ہوگی اگرچہ ہمکو حقیقت اس جزا پر وقوف حاصل نہین ہے یہ جب ہے کہ گناہ سے توبہ نہ کرے اور
اگر توبہ کر لی ہے یا حسنات غالب آ گئے ہین سیئات پر یا اللہ نے اوسکو اپنے پردۂ رحمت سے چہپا لیا ہے
اور اوسکے حال پر تفضل مغفرت فرمایا ہے تو کچہہ مجازات نہین ہے ادلہ کتاب وسنت مین اسکی تصریح اسطرح پر
آئی ہے کہ پہر کسی شاک کو جگہہ شک کی باقی نہین رہتی پہر اللہ نے فرمایا کہ محسنین ومسیئین ظلم نہ کیے جاوینگے
یعنے نہ نقص مثوبات اور نہ بزیادت عقوبات اولی اس آیت مین یہ ہے کہ لفظ شامل ہے ہر حسنہ وسیئہ کو جو بندہ

کرتا ہے دنیا ثواب کا حامل حسنہ کو فضل ہے اللہ کا اور بدلا گر بد کا مثل اوسکے عدل ہے حق سبحانہ کا ملے تہد

تو ہم اپنا فضل کرنا نہ عدل قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ

اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ تو کہہ مجھکو تو سجھائی میرے رب نے راہ سیدھی دین صحیح ملت ابراہیم کی جو ایک طرف

کا تہا اور نہ تہا شریک والون مین تو کہہ میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کیطرف ہے جو صاحب ہے

ساری جہان کا کوئی شریک نہین اوسکا اور یہی مجھکو حکم ہوا اور مین سب سے پہلے حکم بردار ہون ف اللہ پاک

نے اپنی نبی سید المرسلین کو حکم دیا کہ وہ لوگون کو خبر کر دین کہ اللہ نے اونپر انعام کیا کہ اونکو سیدہی راہ دکھائی جسمین

کچھ ٹیڑھ نہین ہے نہ کسی طرح کا انحراف ہے وہ راہ راست دین قیم ملت ثابتہ ابراہیم خلیف علیہ السلام ہے وہ مشرک نہ تھے

بلکہ سارے موحدین کی پیشوا اور امام اعظم تھے کقولہ وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ الآیہ

وقولہ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ الآیہ

وقولہ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًا ؕ وَلَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اس حکم سے کہ اتباع ملت ابراہیم کر یہ بات لازم نہین آتی ہے کہ

ابراہیم علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکمل و افضل ہون اسلیے کہ جو قیام ملت حنیفیہ کے

ساتھ حضرت ص نے کیا وہ قیام عظیم تھا جو اکمال اوسکا آپکی ذات مبارک سے ہوا وہ اکمال تام تھا کہ پہلے حضرت کے

سے کوئی طرف اس کمال و اکمال کے سابق نہین ہوا چنانچہ اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ مین خاتم انبیا سید ولد

آدم ہون یعنے علے الاطلاق اور صاحب مقام محمود ہون جسکی رغبت ساری خلق کریگی حتی کہ خلیل جلیل علیہ السلام

ابن مردویہ نے ابن ابی ابزی سے روایت کیا ہے کہ حضرت جب صبح کو اوٹھتے کہتے اَصْبَحْنَا عَلٰی مِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَ

كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَدِیْنِ نَبِیِّنَا وَمِلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ابن عباس نے حضرت ص سے کہا کونسا دین

محبوب تر ہے اللہ کو فرمایا حنیفیہ سمحہ رواہ احمد عائشہ کا لفظ یون ہے حضرت ص نے فرمایا یہود جانین کہ ہمارے دین میں فسحت ہے مین

بہیجا گیا ہون ساتھ حنیفیہ سمحہ کے رواہ احمد اصل اسحدیث کی صحیحین مین ہے شواہد زیادت کے کئی طریق سے آئی ہین ابن

کثیر نے ان طرق کو شرح بخاری مین استقصا کیا ہے وللہ الحمد والمنة ف پہر اللہ نے یہ حکم دیا کہ مشرکون سے جو عابد و ذابح

لغیر اللہ ہین کہدو کہ ہم تمہارے مخالف ہین اس کام مین ہماری عبادت ہمارا ذبحہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کے نام پر ہوتا ہے

وھذا کقولہ تعالیٰ فصل لربک وانحر یعنے نماز و ذبح کو خالص اللہ کے لیے کیا کیونکہ مشرک بتون کو پوجتے اور انکے لیے
جانور ذبح کرتے تھے اللہ نے انکی مخالفت کرنیکا اونسے منحرف ہونیکا حکم دیا فرمایا قصد و نیت و عزم کا اقبال اخلاص لیے پر
ہونا چاہیے مجاہد نے کہا نسک ذبح کرنا ہے حج و عمرہ میں سعید بن جبیر نے کہا نسک ذبح ہے یہی قول ہے سدی و ضحاک کا
یہی ابن عباس نے کہا قربانی کی حضرت نے دن عید نحر کے دو بکریان حبے ونکو ذبح کرنے لگے تو فرمایا وجہت وجھی للذی
فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی الخ رواہ ابن ابی حاتم قتادہ نے کہا انا اول
المسلمین ای من ھذہ الامۃ یہ بات درست ہے اسلیے کہ ساری انبیاء جو حضرت سے پہلے تھے سب کے سب اسی اسلام کیطرف
دعوت کرتے تھے اصل اسلام کی یہ ہے کہ عبادت نہ کرے مگر اللہ وحدہ لاشریک لہ کی کما قال تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من
رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون اللہ نے ہمکو خبر دی ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا فان
تولیتم فما سالتکم من اجر ان اجری الا علی اللہ وامرت ان اکون من المسلمین وقال تعالیٰ ومن یرغب
عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ ولقد اصطفینہ فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصلحین اذ قال
لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین
فلا تموتن الا وانتم مسلمون یوسف علیہ السلام نے کہا تھا رب قد اتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل
الاحادیث فاطر السموت والارض انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصلحین
موسیٰ علیہ السلام نے کہا یقوم ان کنتم امنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین فقالوا علی اللہ توکلنا ربنا
لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ونجنا برحمتک من القوم الکفرین وقال تعالیٰ انا انزلنا التورىۃ فیھا
ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربنیون والاحبار الایۃ وقال تعالیٰ واذ
اوحیت الی الحواریین ان امنوا بی وبرسولی قالوا امنا واشھد باننا مسلمون غرضکہ اللہ پاک نے خبر دی ہے کہ
بعثت رسل اسی اسلام کے لیے تھی اگرچہ بحسب شرائع خاصہ کے بعض ناسخ بعض ہین متفاوت تھے یہانتک کہ شریعت حضرت
محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ سے ساری شرائع متقدمہ منسوخ ہوگئے اب یہی دین ہمیشہ قائم دائم منصور مظفر رہیگا کبھی
منسوخ نہ ہوگا اسکے نشان و پرچم قیامہ ساعت تک منشور رہین گی وللہ الحمد اسلیے حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ ہم معاشر انبیا
اولاد علات ہین ہمارا دین ایک ہے کیونکہ اولاد علات وہ بھائی ہوتے ہین جو ایک باپ سے ہون امہات جدا ہون سو دین
واحد وہی عبادت ہے اکیلے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی گو شرائع متنوعہ بمنزلہ امہات کی ہون جسطرح کہ برادر خیاف برعکس اسکی
ہوتے ہین یعنی ایک ماں کے بیٹے جدا جدا باپ سے اخوت اعیان وہ شقیق وہ ہوتے ہین جو ایک باپ ایک ماں سے ہون واللہ اعلم

علی مرتضیٰ کہتے ہیں حضرتؐ جب تکبیر کہتے استفتاح کرتے تو فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي الخ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یہ ساری حدیث ذکر کی ہیں یہ ذکر بھی ہے کہ رکوع سجدہ تشہد میں یہ کہتے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ ف فتح البیان کا بیان تفسیر اس آیت میں یون ہے قاموس میں کہا ہے حنیف بروزن امیر وہ ہے جو صحیح المیل ہو طرف اسلام کے ثابت ہو او سپر اور حاجی یا وہ جو دین ابراہیم پر ہو انتہیٰ اس آیت میں رد ہے مشرکین پر اونکو یہ زعم تہا کہ وہ دین ابراہیم پر ہیں اللہ نے کہا ابراہیم تو بت پرست نہ تہے تم تو بتون کو پوجتے ہو پہر کسطرح اونکے دین حق پر ہو یہ سے لفظ صلوٰۃ شامل ہے جنس نماز کو سمین ساری نمازین داخل ہین نسک جمع ہے نسیکہ کی بمعنے ذبیحہ مراد ذبائح حج و عمرہ ہین زجاج نے کہا مراد نسک سے عبادت ہے ناسک کہتے ہین عابد کو ایک جماعت اہل علم کی اسطرف گئی ہے حیات مین اعمال خیر ہوتے ہین ممات مین وصیت صدقات انواع قربات کیے جاتے ہین یا مراد نفس حیات و نفس ممات ہو یہ سب کام واسطے رب العالمین لا شریک کے خالص ہین عبادت امر و خلق و قضا و قدر و سائر افعال مین کوئی مخلوق شریک باریتعالیٰ نہین یہ آیت مجہکو کی توحید الوہیت و ربوبیت کا حکم ہے مین پہلا مسلمان ہون اس امت مین عمران بن حصین کہتے ہین حضرت نے فرمایا اے فاطمہ اوٹہ اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو تیرے ہر گناہ کی جو تو نے کیا ہے مغفرت ہوگی پہلے قطرہ خون پر جو ٹپکیگا اور یہ کہہ اِنَّ صَلَاتِيْ تا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ مینے کہا اے رسول خدا یہ خاص آپ کے لیے اور آپ کے اہل بیت کے لیے ہے تمہین اسکے اہل ہو یا واسطے عام مسلمانون کے ہے فرمایا نہین بلکہ سب مسلمانون کے لیے ہے

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ وَابْنُ مَرْدُوْيَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ تو کہہ کیا مین سوا اللہ کے تلاش کرون کوئی رب اور وہی ہے رب ہر چیز کا جو کوئی کماوے سو اوسکے ذمے پر اور بوجہہ نہ اوٹہاویگا ایک شخص دوسرے کا پہر تمہارے رب کے پاس رجوع ہے تمہاری سو وہ جتاویگا جس بات مین تم جہگڑتے تہے ف اللہ نے حضرتؐ سے کہا تم ان مشرکون سے جو خلاص عبادت و توکل علی اللہ مین شرک کرتے ہین کہدو کہ کیا مین اب سوائے اللہ پاک کے کوئی اور رب جستجو کرون حالانکہ وہی ہر شے کا رب ہے میری پرورش و حفاظت و نگہبانی و تدبیر امر کرتا ہے مین تو اوسی پر بہروسا کرونگا اوسی کیطرف رجوع لاؤنگا

امر و خلق سب اوسی کا ہے وہی ہر چیز کا مالک و پروردگار ہے اس آیت مین امر ہے ساتھ اخلاص عبادت و توکل علی اللہ کے جسطرح کہ آیت ماقبل متضمن اخلاص توحید تھی یہ معنی دوسرے معنی سے اکثر قرین آتے ہین جسطرح اللہ نے اپنی بندون کو یہ ارشاد کیا ہے کہ یون کہا کرین اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وقولہ فَاعْبُدْہُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْہِ وقولہ قُلْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِہٖ وَعَلَیْہِ تَوَكَّلْنَا وقولہ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَكِیْلًا اسکے مشابہ اور بہت آیات ہین ف پہر دن قیامت کے حال سے خبر دی کہ اوس دن اللہ کا حکم و عدل و جزا بمقتضی اس امر کا ہوگا کہ جمیع نفوس کو مجازات اونکے اعمال سیئہ کی دیجاوے خیر کی خیر شر کی شر کسی شخص کی خطا دوسرے شخص پر نہ لگائی جاوے یہ عدل ہے اللہ پاک کا کما قال تعالی وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَۃٌ اِلٰی حِمْلِھَا لَا یُحْمَلْ مِنْہُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی وقولہ تعالی فَلَا یَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا ھَضْمًا علماء تفسیر فرماتے ہین غیر مظلوم ہونیکا مطلب یہ ہے کہ غیر کے سیئات و سیر لا دے نجاوین گے تضم کے معنے یہ ہین کہ اوسکے حسنات مین سے کچھہ کم نکیا جاوے گا کما قال تعالی كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَھِیْنَۃٌ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ یعنے ہر جی گرفتار ہوگا اپنے عمل بد مین مگر ہین وے کہ اونکے اعمال صالحہ کی برکت اونکی ذریات پر عائد ہوگی جسطرح فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ الخ یعنے اولاد منزلہ رفیعہ جنت مین ملحق آبا صالحین ہوگی اگرچہ اعمال مین غیر کی حالت تھی یعنی انکی طرح نیک کام اونسے نہ بنے تھے بلکہ اصل ایمان مین مشارک تھے ہم اون سادات ابرار کے اعمال مین سے بسبب لحوق ذریت کے کوئی شے کم نہ کرینگے یہانتک کہ وہ برابر اون ناقص منازل والون کے ہوجاوین بلکہ ذریت کو منزلت آبا تک بسبب برکت اعمال آبا کے رفعت دینگے یہ اللہ کا فضل و احسان کرم و امتنان ہے پہر فرمایا کہ ہر نفس رہن ہے اپنی کمائی کا یعنی جو شر اوسنے کمایا ہے وہ اوسکے وبال مین گرفتار ہوگا مرجع تم سبکا تمہارے رب کیطرف ہے وہ تمکو تمہارے اختلاف پر خبردار کر دیگا مطلب یہ ہوا کہ تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہین تم ہم سب اوسپر عرض کیے جاوینگے وہ تمکو ہمکو تمہارے ہمارے اعمال کی سزا جزا دیگا دنیا مین جو اختلاف تمہارے درمیان ہے اسکا جھگڑا چکا دیگا کقولہ قُلْ لَّا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْــَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ مسئلہ فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ استفہام واسطے انکار کے ہے مشرک جو طرف عبادت غیر اللہ کے بلاتے ہین اونکے بلانے کا جواب یہ ہے کہ مین اللہ کو چھوڑ کر کسطرح غیر اللہ کو اپنا رب ٹہیراؤن کیونکہ جب وہ رب ہوا ہر شے کا تو جو شے سوا اوسکے ہے وہ مثل میرے ایک مخلوق مربوب ہے نہ قدرت نفع رکھتی ہے نہ طاقت ضرر پہر مملوک کیونکر شریک مالک ہوسکیگا اس کلام مین نہایت درجہ کی تقریع و توبیخ ہے اہل شرک و الحاد پر پہر فرمایا

ماخوذ نہین ہوتا کوئی نفس گناہ کرکے وہ معصیت کسی غیر پر بلکہ ہر نفس کا شر خاص اُسکی جان پر ہے غیر کیطرف تجاوز نہین کرتا وہو مثل قولہ تعالےٰ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ وقولہ لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ یہ بات نہین ہے کہ کوئی جان اثم کسی دوسری جان کا اپنے اوپر اوٹھا وے اُس بار کو اپنے نفس پر لادے وزر اصل مین بمعنے ثقل ہے مراد اسجگہہ ذنب و اثم ہے ابن عباس نے کہا گرفتار نہین ہوتا کوئی گناہ مین کسی غیر کے وہ لوگ اپنے اوزار خود اپنی پشتون پر اوٹھاوینگے اسمین رد ہے جاہلیت پر کہ وہ قریب کو گناہ قریب مین پکڑتے تہے قصور کسیکا ہوتا پکڑتے دوسرے کو بعض نے کہا مراد اس آیت سے مواخذہ آخرت ہے اسیطرح آیت ماقبل ہے لقولہ تعالےٰ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً اسی کے مثل ہے قول زینب بنت جحش کہ یا رسول اللہ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ اولی یہ ہے کہ آیت محمول ہو ظاہر پر یعنے عموم مراد لیا جاوے اور جسجگہ مواخذہ گناہ غیر پر آیا ہے جیسے دیت کہ عاقلہ پر ہوتی ہے اور مثل اوس کے وہ اس عموم کی مخصص ٹہیرے گی اور اپنی جگہہ پر برقرار رہیگی رہی آیت وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَعَ اَثْقَالِهِمْ سو مراد اثقال مع اثقالہم سے اثقال اُن لوگون کے ہین جو اونکو گمراہ کرتے ہین جس طرح کہ دوسری آیت مین آیا ہے لِيَحْمِلُوا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ پہر جب دن قیامت کا ہوگا تو جن ادیان و ملل و نحل و مذاہب و مشارب و آراء و اہوا مین دنیا کے اندر اختلاف افتراق کیا کرتے تہے اوسکی خبر اللہ تمکو دیگا یعنے جزائے اعمال کو پہونچائیگا اُسوقت حق محقین باطل مبطلین پر کہل پڑے گا ہر شخص جان لیگا کہ وہ حق پر تہا یا غیر اوسکا اہل کتاب و مجوس و مشرکین کو معلوم ہو جاویگا کہ مسلمان سچے تہے یا وہ سچے ہین اسی طرح اہل بدع و محدثات جان لین گے کہ وہ حق پر تہے یا اہل سنت و حدیث مقلدین کو ثابت ہو جاویگا کہ متبعین حق پر تہے یا وہ غرضکہ ہر قسم کا حق و باطل خواہ متعلق اصول ملت ہو یا فروع ملت کہل پڑیگا ہر عامل اپنے عمل کی ہر قائل اپنے قول کی ہر فاعل اپنے فعل کی ہر زاعم اپنے زعم کی سزا جزا پا دیگا خیر کی خیر شر کی شر حسنہ کی حسنہ سیئہ کی سیئہ اے رب الہ تو ہمکو اتباع کتاب و سنت پر چلا ہر بدعت و رائے سے بچا قرآن و حدیث پر چلا زمرۂ موحدین مخلصین متبعین مین اوٹہا سلف صالحین پر بتوفیق اعلیٰ سے جا ملا انجمہ یکجیبہ مشکل نہین ہے

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اوسنے تمکو کیا ہے نائب زمین مین اور بلند کیے تم مین درجے ایک کے ایک پر کہ آزماوے تمکو اپنے دیے حکم مین تیرا رب شتاب کرتا عذاب اور وہ

ع ۲۰ / ۱۱ النصف

بخشنے والا مہربان ہے ف خلیفہ زمین کرنیکا مطلب یہ ہے کہ تمکو زمین کا آباد کرنیوالا جیلا بعد جیل و قرنا بعد قرن
خلفا بعد سلف ٹھیرایا ابن زید وغیرہ نے کہا ہے کقولہ تعالیٰ ولو نشاء لجعلنا منکم ملائکۃ فی الارض یخلفون
وقولہ عسیٰ ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پہر فرمایا کہ بعض کے
بعض پر درجے بڑہائے یعنی ارزاق و اخلاق و محاسن و مساوی و مناظر و اشکال و الوان میں تفاوت بنایا اللہ ہی
اس حکمت بالغہ کو جانے کقولہ تعالیٰ نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا ورفعنا بعضہم فوق
بعض درجت لیتخذ بعضہم بعضا سخریا وقولہ انظر کیف فضلنا بعضہم علی بعض وللاخرۃ اکبر
درجت واکبر تفضیلا یہ تفاوت مراتب رفع مدارج اسلیے ہی کہ تمکو آزمائے کہ جو تمہیں نعمت دی ہی تم اوسمیں کیسا
کام کرتے ہو کسطرحکا برتاؤ رکہتے ہو غنی کا امتحان شکر غنا میں کرے فقیر کا امتحان سوال صبر میں فرماوی صحیح مسلم
میں ابو سعید خدری سے مرفوعا آیا ہے کہ دنیا شیرین و سرسبز ہے اللہ تمکو اسمیں خلیفہ کرنیوالا ہے پہر دیکہیگا کہ تم
کیا کام کرتے ہو سو بچو تم دنیا سے اور بچو تم عورتوں سے پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا انہیں عورتوں میں تہا اللہ
کا سریع العقاب غفور رحیم ہونا دلیل ہے ترغیب ترہیب پر کہ اللہ کا حساب عقاب عاصیوں کے لیے شتاب ہی جو مخالف
رسل ہیں اور انکی مغفرت و رحمت واسطے متبعین رسل کے عوض خیر و طلب خیر مقرر ہی محمد بن اسحق نے کہا لیرحم العباد
علی ما فیہم سید پاک کی عادت شریف یہ ہے کہ درمیان ان دو صفتوں کے اکثر قرآن فرماتا ہے کقولہ وان ربک لذو
مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب وقولہ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان
عذابی ہو العذاب الالیم اسکے سوا اور بہت آیات ہیں جو مشتمل ہیں ترغیب و ترہیب پر کبہی اپنے بندونکو ترغیب
دیکر طرف جنت و نعیم جنات کی بلاتا ہے کبہی ترہیب فرماکر نار و انکال و عذاب نار سے ڈراتا ہے کبہی خوف ہیبات
و اہوال قیامت دلاتا ہے کبہی بشارات مغفرت و رضوان سے طمانینت بخشتا ہے کبہی ترغیب و ترہیب کو یکجا ذکر فرماتا
ہے تاکہ ہر کسی کو موافق اوسکی حال و حوصلہ و مقتضاے وقت کے موثر و فائدہ بخش و سودمند و نافع و ناجع ہو جعلنا اللہ ممن
اطاعہ فیما امر وترک ما عنہ نہی و زجر وصدقہ فیما اخبر انہ قریب مجیب سمیع الدعاء جواد کریم وہاب ف
ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہیں اگر جانتا مومن جو پاس اللہ کے ہی عقوبت سے طمع نہ کرتا اسکی جنت کی کوئی شخص اور اگر جانتا کافر
جو نزد اللہ کے ہی رحمت سے ناامید نہ ہوتا کوئی آدمی جنت سے پیدا کی ہیں اللہ نے سو رحمتیں پہر رکہی ایک رحمت درمیان خلق
کے جسکی سبب سے سب لوگ آپسمیں رحمت کرتے ہیں اللہ کے پاس ننانوے رحمتیں ہیں رواہ احمد و الترمذی وقال حسن
ورواہ مسلم دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ نے خلق کو تو لکہا کتاب میں جو پاس اسکے ہے کہ

اوپر عرش کے کہ میری رحمت غالب ہوتی ہے میرے غضب پر اور لفظ اونکا مرفوعا یون ہے اللہ نے رحمت کو ایک سو جزو کیا ہے اپنی پاس ننانوے جزو رکھ لیے ایک جزو زمین پر اوتارا اوسی جزو کے سبب سے خلائق ترحم کرتی ہے یہانتک کہ دابہ اپنے کہر کو اپنے بچہ سے اوٹھا لیتا ہے بچا لیتا ہے اس ڈر سے کہ کہین اسکو لگ نہ جاوے روایت کیا اسکو مسلم نے ابن کثیر نے کہا اخر تفسیر سورۃ الانعام فللّٰه الحمد والمنة ف فتح البیان کا بیان مختصر یہ یون ہے کہ خلائف جمع ہے خلیفہ کی یعنے تمکو بنایا ہے خلیفہ کیا ہے امم ماضیہ قرون سابقہ کا یا مراد یہ ہے کہ بعض خلیفہ ہے تمہین بعض کے یعنے ایک کے بعد دوسرا آتا ہے ع یکی میرود و دیگرے ہمی آید + یا یہ مطلب ہے کہ نوع انسانی اللہ کے خلفا ہین اسکی زمین مین سدی نے کہا قرون اوسے ہلاک ہوکر ہم اونکی جگہ خلیفہ ہوئے بعض کا رتبہ بعض پر رزق و قوت و ضعف و علم و عقل و جہل و حسن و قبح و غنا و فقر و شرف و ضع مین بڑہایا یہ تفاوت درمیان خلق کی درجات مین کچہہ عجز یا جہل یا بخل کی راہ سے نہین ہے کیونکہ اللہ صفات نقص و حلیہ رذائل و نقائص و عیوب سے پاک صاف مقدس منزہ ہے بلکہ اسلیے ہے کہ تمہاری آزمایش کرے کہ تم ان امور مین کیسا معاملہ کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے احوال سے بخوبی آگاہ ہے یا بعض تمہاری کی آزمایش بعض سے کرے کقولہ تعالی وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ بے شبہہ فقیر سے عزت امیر کی ہستی اگر نہ ہو تو شرف کیا بلند کا + پہر عقاب کا وصف ساتہہ سرعت کے کیا اگر ہلاک عذاب دنیا مین مراد ہے تو سرعت عقاب ظاہر ہے اور اگر مقصود عذاب آخرت ہی تو بہی ظاہر ہے کہ ہر آنے والی چیز قریب ہوتی ہے کما قال تعالی وما امر الساعۃ الا کلمح البصر او ھو اقرب پہر مسلمین کو ترغیب دی فرمایا کہ اللہ کثیر الغفران عظیم الرحمۃ ہے واسطے اپنے اولیا وجمیع خلق کے واللہ اعلم وعلمہ احکم خاتمہ اونتیسوین شعبان سنہ ۱۳۰۳ ہجری روز دوشنبہ کو لکہنا تفسیر اس سورۃ مبارکہ کا شروع کیا تہا رمضان شریف مین بعد آٹہہ روزون کے بوجہ علالت طبع چند روز قضا ہوئے لکہنا بہی بند رہا آج سولہوین رمضان مبارک سنہ صدر روز یکشنبہ کو کتابت اس سورت کی مع تفسیر اردو وقت نوخت پانچ منٹ کم گیارہ بجے دن کے تمام ہوئی نصف پارہ ہشتم قرآن مجید بہی آخر اس سورہ پر ختم ہوا اسکے بعد انشاء اللہ تعالی تحریر سورہ اعراف شروع ہوگی والحمد للّٰه الذی بنعمتہ تتم الصالحات

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد ثالث ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۷ ہجری ہفدہم مین شیخ محی الدین تاجر کتب کے اہتمام سے مطبع صدیقی لاہور مین بہت ہی خوشنمائی کے ساتہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقین قرآن مجید کیلیے توشہ آخرت ہوئی پروردگار اسکے مؤلف و مطبع کرانے والے کو جمیع آفات دینی و دنیوی سے اپنی حفظ و امان مین رکہے آمین

ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر
ترجمان القرآن
بلطائف البیان
در مطبع صدیقی واقع لاہور طبع گردید

سورة الاعراف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ اعراف مکی ہے مگر اٹھہ آیتین وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ سے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ تک یہی قول ہے ابن عباس و ابن زبیر کا حسن و مجاہد و عکرمہ و عطا و جابر بن زید بہی اسی کے قائل ہین قتادہ نے کہا ایک آیت اعراف کی وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ مدنی ہے باقی سب مکی ہین حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سورت کو مغرب مین دو رکعت کے اندر پڑہتے تہے اس مین دوسو چہہ آیتین ہین ابن کثیر نے فقط اتنا کہا کہ یہ سورت مکی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ ۚ اول سورہ بقرہ مین کلام متعلق بحروف مقطعہ بسط کے ساتہہ گذر چکا ہے ابن عباس نے کہا اَنَا اللّٰهُ اَفْصِلُ یہی قول سعید بن جبیر کا ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ یہ اور مثل اسکے دوسرے فواتح سور قسم ہے جو اللہ نے کہائی ہو یہ ایک نام ہے اللہ کے نامون مین سے سدی نے کہا اسکے معنے هُوَ الْمُصَوِّرُ ہین قرظی نے کہا هُوَ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الصَّمَدُ ضحاک نے کہا اَنَا اللّٰهُ الصَّادِقُ اسکے سوا اور بہی اقوال ہین لیکن یہ سب اٹکل ہے یا تفسیر بحدس و ظن کوئی قول بہی ان مین سے حجت نہین ہے حق صریح یہی ہے کہ اللہ ہی جانے کہ ان حروف سے کیا مراد ہے یہ اسکا ایک راز ہے اوسکی کتاب مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچہہ معنے اوسکے نکہے تو ہم کیا ہین جو اسکو سمجہ سکین دلکو اس بات کا نہایت قلق ہے کہ بعض سلف اور اکثر خلف نے کیون اس طرف التفات کیا اسی ہی خوض سے تو نہی آئی ہے انا اللہ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○

یہ کتاب اتری ہے تجہکو سو اس سے تیرا جی نہ رکے کہ خبر دار کرے تو اس سے اور نصیحت ہو ایمان والون کو چلو اسی

جو اوترا تم کو تمہارے رب سے اور نہ چلو اوس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے تم کم دہیان کرتے ہو **ف** مجاہد و قتادہ و
سدی نے کہا حرج اس جگہہ بمعنی شک ہے بعض نے کہا تنگی مگر اسکے پہونچانے اور اس سے ڈر نہین بلکہ جیسا صبر رسل
اولو العزم نے کیا تہا ویسا صبر تو بہی کر اسی لیے یون کہا کہ خبردار کر دی تو اس سے یعنے کافرون کو اور نصیحت ہو واسطے
مومنون کے پہر سارے عالم کو مخاطب کر کے یون فرمایا کہ پیروی کرو آثار نبی امی کی جو لایا ہے پاس تمہاری کتاب طرف سے
تمہارے رب کے بلکہ ہر شئے کے مالک و رب کی طرف سے اور نہ چلو راہ پر کسی اور کی سوا اوس کے جو رسول لایا ہی نہین تو
تم حکم خدا سے طرف حکم غیر خدا کے عدول کر وگے تم کو دہیان کم ہے کقوله وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ
وقوله وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وقوله وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَ
هُمْ مُشْرِكُونَ **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ مراد کتاب سے یہان قرآن ہے یعنی اوتا جو کہ وقت نزول اس آیت
کے اوترا تہا حرج بمعنے ضیق ہے یعنے اگر لوگ تجہہ کو جھٹلائین یا ستائین تو بہی تو اس کتاب کو انکے کان مین ڈالدی
ولتنگ مت ہو اللہ تیرا حافظ و ناصر ہے لوگون سے ڈرنا کیا یا یہ مراد ہی کہ اگر لوگ ایمان نہ لائین تو تو دلتنگ مت ہو تجہہ پر یہی
ابلاغ ہے نا اور کچہ یا اس کتاب کے تنزیل من اللہ ہونے مین کسیطرح کا شک و شبہ نہ کر اس بنیاد پر یہ نہی حضرت کو باب تعریض
سے ہی یعنے مراد امت ہے کہ کوئی امتی اسکے کلام اللہ ہونے مین شک لائے یہ کتاب اسلیے اوتری ہی کہ لوگون کو ڈرایا
جاوے صاحب یقین کا اقدام بصیرت سے ہوتا ہے قوت نفس سے مباشر امر و متوکل علی اللہ ہوتا ہے غرضکہ کفار کے لیے
کتاب مستطاب انذار ہی مومنین کے لیے تذکار ہی تخصیص مومنین کی اسی لیے ہے کہ اثر اسکا انہین زیادہ ہوتا ہے اس
تخصیص انذار کی ساتہہ کفار کی نکلی اتَّبِعُوا خطاب ہے کافہ مکلفین کو مراد مَا أُنْزِلَ سے کتاب ہے کتاب کے مثل سنت ہے
بدلیل مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قاله الزجاج یا یہ امر ہی حضرت اور امت کو یا امت
کو بعد امر حضرت کے ساتہہ تبلیغ کے گویا یہ کتاب بواسطہ حضرت امت پر اوتری ہے رازی نے کہا لفظ مَا أُنْزِلَ شامل
کتاب و سنت دونون ہی الیکم اسلیے کہا کہ گویا سب ہی پر نازل ہوئی ہے خطاب ہے کل کو بیضاوی کا لفظ یہ ہی مَا أُنْزِلَ
عام ہے قرآن و سنت کو لقوله سبحانه وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى انتہے حسن نے کہا اے
ابن آدم تو مامور ہی ساتہہ اتباع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واللہ کوئی آیت نہین اوتری ہے
مگر تجہہ کو جاننا اوسکا کہ کس مقدمے مین آئی ہے وجہ یہ ہے یا خطاب ہے کفار کو کہ تم اے مشرکو اس کتاب پر چلو کفر و شرک کو
چہوڑ دو مگر اول اولی ہے امت کو منع کیا ہی اتباع اولیا غیر اللہ سے کہ انکو نہ پوجو نہ انکو اللہ کا شریک ٹہیراؤ جیسے شیاطین
کہان منجم رمال وغیرہم ہین زمخشری نے کہا یعنی نہ ٹہیراؤ ولی کسی ایک کو بہی شیاطین جن و انس سے کہ وہ باعث ہون

تم کو اہوا اور بدع پر ضمیر من دونہ طرف ربکم کے پہرتی ہی یا طرف ما انزل کے یعنے سوا قرآن و حدیث کے کسی اور شئی کی تقلید دین
میں کرو نہ سوا اللہ و رسول کے کسی کو اپنا ولی ٹہیراؤ جس طرح کہ اہل جاہلیت طاعت رؤسا کرتے تہے اونکی تحلیل و
تحریم پر چلتے تہے مالک بن دینار کی قرارت لا تبتغوا ہے ابتغا سے یعنے اللہ کو چہوڑ کر اور اولیا تلاش کرنا منع ہے رازی
نے کہا یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ تخصیص عموم قرآن کی ساتہہ قیاس کے جائز نہیں ہے اسلیے کہ عموم منزل من عند اللہ ہے
اور اللہ نے متابعت ما انزل الیکم واجب کی ہی تو عمل کرنا عموم قرآن پر واجب ٹہیرا سو جب یہ واجب ہوا تو قیاس پر چلنا منع ہوگا
ورنہ تناقض لازم آویگا انتہی تہوڑا دہیان کرتے ہو خوب غور و فکر نہیں کرتے ورنہ حق بات سمجہ جاؤ و باطل سے بچے
رہو وکم من قریۃ اہلکنہا فجاءہا باسنا بیاتا او ہم قائلون ○ فما کان دعوٰہم اذ جاءہم
باسنا الا ان قالوا انا کنا ظلمین ○ فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین ○
فلنقصن علیہم بعلم وما کنا غائبین ○ کتنی بستیاں ہمنے کہپا دیں کہ پہونچا اونپر ہمارا عذاب راتوں رات
یا دوپہر کو سوتے پہر یہی تہی انکی پکار جب پہونچا اونپر ہمارا عذاب کہنے لگے ہم تہے گنہگار سو ہمکو پوچہنا ہی انسے
جنکے پاس رسول بہیجے تہے اور ہمکو پوچہنا ہے رسولوں سے پہر ہم احوال سناوینگے اونکو اپنے علم سے اور ہم کہیں غائب نہ
تہے **ف** یعنی بسبب مخالفت رسل کے بہت سے گاؤں مکذبین کے برباد کر دیے گئے انکو دنیا کی رسوائی آخرت کی ذلت
حاصل ہوئی کما قال تعالے ولقد استہزئ برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منہم ما کانوا بہ
یستہزءون وکقولہ فکاین من قریۃ اہلکنہا وہی ظالمۃ فہی خاویۃ علی عروشہا وبئر معطلۃ
وقصر مشید وقال تعالے وکم اہلکنا من قریۃ بطرت معیشتہا فتلک مساکنہم لم تسکن من
بعدہم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین رات اور دوپہر کا ذکر اسلیے فرمایا کہ یہی دونو وقت غفلت و لہو کے
ہوتے ہیں ایسے وقت میں اللہ کا عذاب و عقاب آتا ہے کما قال افامن اہل القری ان یاتیہم باسنا بیاتا
وہم نائمون او امن اہل القری ان یاتیہم باسنا ضحی وہم یلعبون وقال افامن الذین مکروا
السیئات ان یخسف اللہ بہم الارض او یاتیہم العذاب من حیث لا یشعرون او یاخذہم فی
تقلبہم فما ہم بمعجزین او یاخذہم علی تخوف فان ربکم لرءوف رحیم غرضکہ جن بستیوں پر اللہ کا عذاب
رات یا دن کو آیا تہا وہ وقت آنے عذاب کے بجز اعتراف ذنب کے اور کچہہ نہ کہہ سکے یہی کہنے لگے کہ ہاں ہم ہی قابل ہیں
کقولہ تعالی وکم قصمنا من قریۃ کانت ظالمۃ الی قولہ خامدین ابن جریر نے کہا اس آیت میں دلالت
واضحہ ہے صحت روایت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے ما ہلک قوم حتی یعذروا

مِنْ اَنْفُسِهِمْ ہلاک ہوئی کوئی قوم یہانتک کہ عذر کیا اپنی جانون کا ابن سنان نے عبد الملک سے کہا کیس طرح ہوتا ہے
اونہون نے آیت باب پڑہی یعنے معذبین مقر ہوتے مین اپنے گناہون کی تب ہی اونپر عذاب اترتا ہے یہ نزول نقمت و
باس الٰہی کا استحقاق سے ہوتا ہے نہ ناحق آیت سے سوال رسل کا ہوگا کقولہ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا اَجَبْتُمُ
الْمُرْسَلِيْنَ وقولہ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
غرضکہ قیامت کے دن اللہ امتون سے یہ سوال کرے گا کہ تمنے ہمارے رسولون کو کیا جواب دیا رسولون سے یہ پوچہیگا کہ
تمنے ہماری رسالت انکو پہونچا دی یا نہین ابن عباس نے کہا یعنے لَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ عَمَّا بَلَّغُوْا حدیث ابن عمر
مین مرفوعًا آیا ہے کہ تم سب راعی ہو تم سب سے سوال رعیت کا ہوگا امام رجال سے پوچہا جاویگا رجل سے سوال اوسکے
اہل کا ہوگا عورت سے شوہر کے گہر کا سوال ہوگا بندے سے مال سید کا سوال کیا جاویگا رواہ ابن مردویہ لیث نے
کہا ابن طاوس نے یہ حدیث مجہسے کہی پہر یہ آیت پڑہی فَلَنَسْئَلَنَّ الخ یہ حدیث صحیحین مین بہی آئی ہے لیکن بدون
اس زیادہ کے ابن عباس نے کہا فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ کا مطلب یہ ہے کہ کتاب سامنے لاکر رکہدینگے وہ انکے اعمال کا
حال کہیگی غرضکہ اللہ اپنے بندون کو خبر دیگا اونکے ہر قول و عمل کی قلیل ہو یا کثیر جلیل ہو یا حقیر اسلیے کہ اللہ شہید
ہر شے پر کوئی شی اوس سے غائب نہین ہے نہ کسی شے سے وہ غافل ہوتا ہے بلکہ آنکہہ کے اشارے سینے کی چہپی باتون کا
عالم ہے ایک پتہ جہڑتا ہے تو اوسکو معلوم ہو جاتا ہے زمین کی تاریکیون مین اگر ایک دانہ ہوتا ہے تو اوسکی خبر بہی
اوسکو ہوتی ہے ہر گیلا سوکہا کتاب مبین مین لکہا ہوا ہے **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ قریہ وہ جگہہ ہے جہان لوگ
جمع ہون مراد خود گاؤن ہے یا گاؤن والے باس کہتے ہین عذاب کو بیات سے مراد رات ہے یعنے سوتے مین یا وقت قیلولے
کے حرف او واسطے تفصیل کے ہے نہ واسطے شک کے قوم لوط علیہ السلام پر رات کو عذاب آیا تہا قوم شعیب پر وقت
دوپہر کے قیلولہ کہتے ہین خواب نیمروز یا مجرد استراحت کو اوسوقت پر بسبب شدت گرمی کے بدون خواب کے ہو کہ یہ
دونو وقت سکون و آرام کے ہوتے ہین اسلیے آنا عذاب کا ان اوقات مین اشد و افظع و ازجر و اردع ہے تاکہ سامان
امن و رحمت پر دہوکا نہ کہاوین مطلب یہ ہے کہ ایسے وقت مین ناگہان بحالت غفلت عذاب آیا جسکی توقع نہ تہی نہ
پہلے سے کچہ علامت اسکی نظر آئی اس مین وعید تخویف ہے واسطے کفار کے گویا انسے یہ بات کہی ہے کہ تم اسباب امن
و رحمت پر مغتر نہ ہو فریب کہاؤ بازی مین نہ آؤ اللہ کا عذاب جب آتا ہے تو اسیطرح ایک دفعہ یکایک بے نشان و
گمان آجاتا ہے لوگ اوسوقت اپنے گناہون کا اقرار کرنے لگتے ہین دعوی بمعنے دعا ہے یعنے پکار اور استغاثہ
کرنا یا بمعنے ادعا یعنے جس دین کا دعوی کرتے تہے اب اوسکے بطلان و فساد کا اعتراف کرتے ہین سوہم انسے

بھی پوچھینگے یعنے بطور گھڑکی اور ڈانٹ کے کہ تم نے رسل کو انکی دعوت کی طرف توحید حق کے کیا جواب دیا انکا کہنا مانا یا نہیں انکی بات سنی یا نہیں یہ وعید شدید ہی حق مین امم واہل ملل کے اور رسولون سے بھی دریافت کرینگے کہ تمنے ہمارا حکم انکو پہونچایا یا نہیں یا انہوں نے تم کو کیا جواب دیا کسنے مانا کسنے نہ مانا ارسل الیہم سے انبیاء مراد مین اور مرسلین سے ملائکہ ابن عباس نے کہا لوگون سے سوال مرسلین کا ہوگا اور مرسلین سے سوال تبلیغ کا سدی نے کہا یہ کچھ معارض اوس آیت کے نہیں ہے ولا یسئل عن ذنوبھم المجرمون اسلیے کہ مواطن آخرت کئی ہین کسی موطن مین سوال ہوگا کسی مین نہ ہوگا یہی حال سائر امور ظاہر التعارض کا ہے جنکو کسی جگہہ ثابت کیا ہے کسی جگہہ نفی کی ہے کہ وہ سب تعارضات محمول ہین تعدد مواقف و اختلاف مواطن پر حالانکہ اوسدن کا طول بھی ایک بڑا طول ہوگا ہم انکو سارا احوال سناوینگے یعنے رسل و مرسل الیہم کو اسلیے کہ ہم عالم سر و علانیہ مین کچھ ہم ابلاغ رسل و عدم اجابت امم سے غائب نہ تھے جو کچھ درمیان انبیا و امم کے گذرا ہے وہ سارا حال ہمکو من وعن معلوم ہے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝ تول اوسدن ٹھیک ہے پھر جسکی تولین بھاری پڑین سو وہی ہین جنکا بھلا ہوا اور جسکی تولین ہلکین پڑین سو وہی ہین جو ہارے اپنی جان اسپر کہ ہماری آیتون سے زبردستی کرتے تھے **ف** ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہین موافق وزن کے وہی کام ہے کہ صدق سے اور محبت سے موافق حکم کیا اور برمحل کیا تو اوسکا وزن بڑہگیا اور دکھاوے کو یا ریس کو کیا یا موافق حکم نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا آخرت مین وہ کاغذ تولینگے جسکے نیک کام بھاری ہوے تو برے کام بخشے گئے اور ہلکے ہوے تو بگڑ گیا انتہی اللہ نے فرمایا کہ اعمال کا ترازو مین تلنا دن قیامت کے حق ہے یعنے اللہ کسیپر ظلم نہین کرتا کقولہ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ وقال تعالے إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا وقال تعالے فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ وقال تعالے فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ **ف** قیامت کے دن ترازو مین جو چیز رکھی جاویگی وہ اعمال ہین اگرچہ اعراض ہونگی مگر اللہ اوسدن انکو اجساد کردیگا بغوی نے کہا یہ قول مروی ہے ابن عباس سے جس طرح

صحیح مین آیا ہے کہ سورہ بقرہ وآل عمران دن قیامت کو دو بادل یا دو چہتری یا دو پرندون کی پرے کیطرح پر آوینگی
اسیطرح قصہ قرآن پاک کا صحیح مین آیا ہے کہ وہ پاس قرآن خوان کی صورت مین ایک جوان خوش رنگ کی آویگا وہ
کہیگا تو کون ہی قرآن کہیگا مین قرآن ہون مین نے تجہکو رات کو جگایا دن کو پیاسا رکہا حدیث براء مین قصہ سوال
قبر کا آیا ہے کہ مومن کے پاس ایک جوان حسن اللون طیب الریح آویگا وہ کہیگا تو کون ہی کہیگا مین تیرا عمل صالح ہون
اسکا عکس شان کافر ومنافق مین ذکر کیا ہی دوسرا قول یہ ہی کہ وزن کتاب اعمال کا ہوگا نہ خود اعمال کا جسطرح حدیث
بطاقہ مین آیا ہے کہ ایک آدمی کو لاکر ننانوے سجل یعنے طومار نامہ اعمال اوسکے ایک پلہ میزان مین رکہینگے ہر سجل مد
بصر تک ہوگا پہر وہ بطاقہ یعنی پرچہ کاغذ لاوینگے جسمین لا الہ الا اللہ لکہا ہوگا وہ شخص کہیگا ای رب اس بطاقہ
کے ساتہہ ان سجلات کی کیا ہستی ہے اللہ تعالی فرماویگا تجہپر ظلم نہ ہوگا پہر اوس پرچے کو پلہ ترازو مین رکہینگے
حضرت فرماتے ہین فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ یعنے وہ طومار گناہون کے ہلکے پہلکے ہوجاوینگے
وہ پرچہ بہاری ہوجاویگا رواہ الترمذی بنحو ھذا وصححہ ؎

مَهْمَا تَفَكَّرْتُ فِي ذُنُوبِي خِفْتُ عَلَى قَلْبِي احْتِرَاقَهْ
لٰكِنَّهُ يَنْطَفِي لَهِيبِي بِذِكْرِ مَا جَاءَ فِي الْبِطَاقَةْ

تیسرا قول یہ ہے کہ صاحب عمل کو تولینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ لائینگے دن قیامت کے ایک موٹا مرد وہ اللہ کے
نزدیک برابر ایک پر پشہ کے نہ ہوگا پہر یہ آیت پڑہی فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا مناقب عبد اللہ بن مسعود
(پہر نہ کہڑا کرینگے ہم اونکو واسطے ... وزن)
مین آیا ہے کیا تم تعجب کرتے ہو وقت ساقین ابن مسعود سے قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری وہ دونو
زیادہ بہاری ہونگے ترازو مین کوہ احد سے ابن کثیر نے کہا جمع درمیان ان آثار کے ممکن ہے اسطرح پر کہ یہ سب امور صحیح
ہین کبہی اعمال کا وزن ہوگا کبہی محل اعمال کا کبہی فاعل اعمال کا کبہی نامہ اعمال کا واللہ اعلم **ف** فتح البیان
مین کہا ہی اس انصاف کے دن میں جسمین جور نہوگا وزن کا ہونا حق ہی کیفیت وزن مین اہل العلم کا اختلاف ہے کسی نے
کہا صحائف اعمال بوزن حقیقی موزون ہونگے یہی صحیح ہی اسپر دلیلین قائم ہین کسی نے کہا نفس اعمال تلینگے گو
اعراض ہون کسی نے کہا نفس اشخاص وزن کیجاوینگے کسی نے کہا وزن ومیزان بمعنی عدل وقضا ہی ذکر انکا بطور ضرب
المثل کے کیا ہی لیکن یہ تاویل حجہ کس نہین اگرچہ مجاہد وزجاج اسکے قائل ہین براہ اشاعت لسان مگر پہر زجاج نے
یہ کہا ہے کہ اولی وہی بات ہی کہ اتباع اسانید صحاح کا کیا جاوی سچ مچ کی ترازو مانی جاوی قشیری سنے کہا زجاج
نے اچہی بات کہی اسلیے کہ صراط دین حق پر اور جنت ونار وارد ارواح پر نہ اجساد پر اور شیاطین وجن

اخلاق مذمومہ پر اور ملائکہ اخلاق و قوی محمودہ پر محمول نہین ہین صدر اول مین امت کا اجماع ہوا ہے کہ ان
ظواہر کو لینا چاہیے بدون تاویل کے سو جب منع تاویل مجمع علیہ ہوا تو اخذ بظاہر واجب ٹہیرا یہ ظواہر حکم نصوص
مین ہو گئے انتہے غرضکہ حق بات وہی قول اول ہے کہ وجود میزان اور وزن صحائف اعمال کا ثابت ہے جو لوگ
حمل ان ظواہر کا حقائق پر مستبعد خیال کرتے ہین انکے پاس کوئی دلیل شرعی اس استبعاد پر موجود نہین ہے
یہی نرا استبعاد عقلی ہے سو عقل کیا شے ہے جو دین مین حجت ٹہیر سکے ہمنے مانا کہ انکی عقل اسکو قبول نہین کرتی
پری نہ کیا کرے اور قوم کی تو عقل نے جنکے عقول انکے عقول سے بمراتب قوی و صحیح و اسلم ہین اس ظاہر کو قبول کیا
ہے وہ قوم جماعت صحابہ و تابعین و تبع تابعین و گروہ محدثین و زمرہ موحدین متبعین کی ہے پہر بدعات آئی اہل بدع
ظاہر ہوے جیسے ایک اندہیری رات اور کالی کوٹھری جب جو جا ہا کہا بکا شرع حق کو پس پشت ڈالدیا کاش یہہ
ایسے احکام عقلیہ لاتے جسپر عقلا اتفاق کرتے اونکا قبول متحد ہوتا مشکل تو یہہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے عقل پر مدعی اس
امر کا ہے جو مطابق اوسکی ہوے نفس کے ہے یا موافق اسکے مذہب منتحل کے سو جسطرح انکے مذہب متناقض
ہین اسیطرح انکے عقول بہی باہم تناقض رکہتی ہین اس بات کو ہر منصف جانتا ہے اور جو کوئی اسکا انکار کرے
تو اسکو چاہیے کہ اپنی فہم و عقل کو شوائب تعصب و تمذہب سے پاک صاف کرے کہ اسوقت اوسکی آنکہون
مین صبح روشن ہو جاوےگی میزان و وزن کا ذکر قرآن مین بہت جگہہ آیا ہے احادیث بہی اس باب مین کثرت
سے آئی ہین کتاب و سنت مغنی ہین حاجت التفات کیطرف کسی تاویل تحریف تعطیل کے باقی نہین ہے امر
صادق ہے رسول مصدوق ہین صباح مغنی ہے مصباح سے شعل کے آگے حاجت چراغ کی سورج کے روبرو
ضرورت ستارے کی کیا ہے پس جب کسی کے موازین اسکے حسنات سے بفضل اللہ گران ہوے وہ فائز ثواب
ناجی از عذاب ہوا موازین جمع ہے میزان کی میزان کا بہاری ہونا ثقل صحائف اعمال سے ہوگا کسی نے کہا جمع
ہے موزون کی یعنے جسکے اعمال موزونہ راجح ہوئے وہ مفلح ہے لکن اول اولی ہے ظاہر لفظ یہ ہے کہ ہر عامل کے لیے
کئی ایک میزان ہونگے جن مین ہر ایک قسم کا عمل تولا جاویگا بعض نے کہا نہین بلکہ ایک ہی ترازو ہوگی
مگر بلفظ جمع ذکر کیا ہے جسطرح کوئی کہے کہ ہم مکہ معظمہ کو خچرون پہ گئے یا اسلیے جمع کیا ہے کہ ترازو مین دو پلے
ایک شا ہین ایک زبان ہوتی ہے وزن بغیر ان سب کے نہین ہو سکتا یہ حال مومنین کا ہوگا کہ انکی ترازو کا پلہ بہاری
ہوگا یہے کفار و فجار اونکی ترازو سیئات کی وجہ سے براہ عدل الٰہی ہلکی پڑے گی وہ بسبب تکذیب و جحود آیات
الٰہی کے خاسر نفس ہونگے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اکثر علما کے نزدیک وزن واسطے مسلمانون کے ہوگا کفار کے

اعمال سری ہی سے حبط ہین انکے لیے ترازو کہڑی نہ ہوگی بدلیل فلا نقیم لہم یوم القیمة وزنا عذاب کیا
وزن تو ہوگا گو پلا بہاری نہ ہو تا کہ عذاب مین تخفیف کیجاوے ظاہر نظم قرآنی یہی ہے جنکے حسنات وسیئات برابر
ہین اوسکا ذکر نہین کیا سکوت فرمایا یہ ایک قول ہے اہل اعراف ہونگے کبہی قسم اول مین ہی درج ہو جانے مین لقولہ تعالی
خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم عسی کا لفظ اللہ کیطرف سے بمعنے تحقیق ہوا کرتا ہے
نہ بمعنے شاید علمانے اسکی تصریح کی ہے حافظ نے میزان مین ایک تالیف مستقل کی ہے اوس مین لکہا ہے کہ تعدد وعدم
تعدد میزان مین اختلاف ہی صحیح عدم تعدد ہے وزن بعد حساب کے ہوگا اعمال کفرہ مین تخفیف عذاب کی جائیگی
جسطرح کہ حق مین ابوطالب کے آیا ہے یہی صحیح ہے کما قال القرطبی سخاوی نے کہا یہ محتمل ہے یا بطالت ہے
لکن معتمد وہی قول قرطبی کا ہے کوئی وجہ تردد کی اوس مین نہین ہے حدیث بطاقہ کو احمد وابن ماجہ وابن حبان و
حاکم وابن مردویہ وبیہقی نے ابن عمرو بن العاص سے مرفوعا بطولہ روایت کیا ہے حاکم وترمذی نے صحیح بتایا ہے سند احمد حسن
ہے سجل بمعنے کتاب وکاتب ہے بطاقہ کہتے ہین رقعہ صغیرہ کو یعنے ذرا سا پرچہ کاغذ کا یا کپڑے کا حاصل مقام
یہ ہے کہ وزن سب کے اعمال کا ہوگا کیا مومن وکیا کافر مگر وہ کافر جسکے عمل بالکل حبط ہین ہر چند کافر کے کچھ حسنات
بہی ہونگے اوسکا عذاب بقدر سبک کردیا جاویگا گو خلود نار سے ناجی نہ ہوگا اسلیے کہ بعض کفار سے بہی بعض اعمال
خیر صادر ہوتے ہین اول تو انکا عوض دنیا ہی مین ہو جاتا ہے کہ مال ملا اولاد ہوئی صحت بدن رہی عیش وآرام
کیا عمر زیادہ پائی دولت وثروت جمع کی اور اگر بدلا باقی رہا تو وہان تخفیف عذاب ہوگی واللہ اعلم ولقد
مکنکم فی الارض وجعلنا لکم فیہا معایش قلیلا ما تشکرون ○ ہمنے تم کو جگہہ دی زمین مین اور
بنادین تم کو اوس مین روزیان تم تہوڑا شکر کرتے ہو ف اللہ نے اپنے بندون پر یہ منت رکھی کہ زمین انکے لیے
مقر ٹہیرایا اوس مین پہاڑ رکہے نہرین بہائین منازل وبیوت مقرر کیے منافع زمین انکے لیے حلال ومباح کردیے
بادل کو مسخر کیا کہ اونکی ارزاق کیواسطے برسا کرے ارض کو محل مکاسب ومعیشت بنایا اسباب کو مہیا کردیا تجارت
کی راہ نکالدی معہذا اکثر لوگ کم شکر بلکہ ناشکر ہین کقولہ تعالی وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوہا ان الانسان
لظلوم کفار صواب یہ ہے کہ لفظ معایش بغیر ہمزہ کے پڑہی جاوے اکثر اسیپر ہین مگر عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے
ہمزہ سے پڑہا ہے وزن اوسکا مفاعل ہے یای تحتیہ اصل کلمہ ہے بخلاف مدائن وصحائف وبصائر کے کہ یای تحتیہ
انمین زائد ہے فتح البیان مین کہا ہے مراد تمکین سے تملیک ہے یعنے ہمنے تم کو زمین مین مالک بنایا جگہہ دی
تصرف کی قدرت عطا کی معیشت سے مراد طعام وشراب ہے جس سے انسان کی زیست ہوتی ہے قاموس مین کہا ہے

عیش بمعنے حیات ہے اور نیز بمعنے طعام و خبز زجاج نے کہا معیشت عام ہے جمیع وجوہ منافع کو جن سے رزق ملتا ہے جیسے زرع و ثمار و ارباح مکاسب و تجارات و منافع صناعات یہ اسباب کے دینے سے ملے ہین اوسی نے سکہائی ٹربائی ہین یہ اوسکا انعام و احسان ہے بندو نیز معہذا وہ قلیل الشکر کثیر الکفران ہین حقیقت شکر کی یہ ہے کہ نعمت کو تصور کرکے اوسکا اظہار کرے ستر و نسیان نعمت کا ضد شکر ہے وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ ہمنے تم کو پیدا کیا پہر صورت دی پہر کہا فرشتون کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا مگر ابلیس نہ تہا سجدے والون مین **ف** الله نے بنی آدم کو شرف آدم علیہ السلام پر آگاہ کیا ابلیس کی عداوت انکے باپ سے بیان کی فرمایا اوسکے جی مین تمہارا اور تمہارے باپ کا حسد تہا تم اوس سے بچکر چلو اوسکے طرائق کا اتباع نہ کرو سب فرشتون نے آدم کو سجدہ کیا تہا مگر ایک ابلیس نے نہ کیا کقولہ تعالی اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ یہ اسطرح پر کہ جب اللہ نے آدم کو اپنے ہاتہ سے طین لازب سے بنایا بشر کی صورت کیا اپنی روح اوسکے اندر پہونکی تو اوسیوقت فرشتون کو حکم دیا کہ تم براہ تعظیم شان رب تعالی جلالہ آدم کو سجدہ کرو سبنے یہ حکم سنکر مانا مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا عدول حکمی کی یہی بات مختار ابن جریر ہے کہ مراد اس سب سے آدم علیہ السلام ہین ابن عباس نے کہا پیدا کیا تم کو یعنے اصلاب رجال مین پہر صورت دی تمکو یعنے ارحام نسا مین بعض سلف نے کہا مراد اس سے ذریت ہے ربیع سدی قتادہ ضحاک کا قول یہ ہے کہ مراد خَلَقْنٰكُمْ سے آدم مین صَوَّرْنٰكُمْ سے ذریت ہے لکن اس مین نظر ہے اسلیے کہ بعد اسکے یہ فرمایا ہے کہ ہمنے فرشتون سے کہا آدم کو سجدہ کرو یہ دلیل ہے اس بات پر کہ مراد آدم ہین نہ ذریت جمع کا صیغہ اسلیے کہا کہ آدم ابو البشر ہین جسطرح اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے زمانہ نبوی کے فرمایا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى حالانکہ مراد انکے آبا و اجداد ہین جو زمانہ موسی علیہ السلام مین تہے ولکن جبکہ وہ منت انکے آبا پر تہی جو انکی اصل ہین تو گویا وہ منت ابنا پر واقع ہوئی ہے بخلاف کریمہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ الآیۃ کہ مراد اوس سے آدم ہین اور مخلوق سلالہ سے ذریت آدم ہے کیونکہ خلقت ذریت کے نطفے سے ہوئی ہے اسلیے صحیح ہے کہ مراد پیدا کرنا جنس انسان کا ہے نہ شخص معین کا واللہ اعلم **ف** فتح البیان مین ہے معنے آیت کریمہ کے یہ ہین کہ پیدا کیا ہمنے تمکو پشت آدم سے پہر صورت دی ہمنے تمکو جبکہ تم سے میثاق لیا نحاس نے کہا یہ احسن اقوال ہے کہتے ہین یہ سجدہ قبل دخول جنت کے کرایا گیا تہا دن جمعہ کے وقت زوال سے عصر تک سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام نے کیا پہر میکائیل نے پہر

اسرافیل نے پہر عزرائیل نے پہر ملائکہ مقربین نے ایک ابلیس نے نہ کیا یہ اونکے بیچمین منفرد رہا اسکا ذکر بذیل ملائکہ تغلیباً
آیا ہے یا یہ اوس صنف ملائکہ سے تہا جنکو جن کہتے ہین قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا
خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ○ کہا تجہکو کیا مانع تہا کہ سجدہ نہ کیا جب مین نے
فرمایا بولا مین اس سے بہتر ہون مجہکو تو نے بنایا آگ سے اور اسکو بنایا خاک سے **ف** مَا مَنَعَكَ کے معنی ہین
مَا اَحْوَجَكَ وَاَلْزَمَكَ وَاضْطَرَّكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ ابن کثیر نے کہا یہ قول قوی و حسن ہے اور ابلیس علیہ اللعنة
کا قول کہ مین اوس سے بہتر ہون عذر بدتر از گناہ ہے گویا بجا آوری حکم سے اسلیے باز رہا کہ فاضل کو حکم سجدہ کرنیکا
مفضول کے لیے نہ ہونا چاہیے پہر جب مین بہتر ہوا اور آدم کہتر تو پہر میرا سجدہ اوسکو کیا وجہ میری بہتری کی
یہ ہے کہ مین آگ رخشندہ سے پیدا ہوا ہون آگ اشرف ہے خاک تیرہ سے اعین نے اصل عنصر کیطرف نظر کی
تشریف عظیم پر نظر نہ کی کہ اللہ نے آدم کو اپنے ہاتہ سے بنایا اپنی روح اوس مین پہونکی بلکہ مقابلہ نص مین قیاس
فاسد کیا جماعت ملائکہ ساجدین سے بترک سجود الگ ہو گیا اسی لیے رحمت سے ناامید ہوا ابلیس نام پایا قیاس
مین چوک گیا یہ دعوی کیا کہ نار اشرف ہے خاک سے یہ نہ سمجہا کہ خاک مین رزانت حلم انارت تثبت ہے طین محل
نبات و نمو و زیادت و اصلاح ہے آگ کا کام جلانا طیش و سرعت کرنا ہے اسی لیے ابلیس سے اوسکے عنصر
نے خیانت کی آدم کو اپنے عنصر سے نفع ہوا رجوع انابت سکانت انقیاد و استسلام لامر اللہ اعتراف طلب توبہ
و مغفرت بجا لایا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا پیدا ہوئے ہین ملائکہ نور سے ابلیس شعلہ نار سے آدم
سے جو بیان ہوا یعنے مٹی سے رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہ پیدا ہوئے فرشتے نور عرش سے جان آگ سے آدم
موصوف سے رواہ ابن مردویہ بعض الفاظ مین حدیث کے سوائے صحیح کے اتنا اور بہی آیا ہے کہ پیدا ہوئی ہے حور
عین زعفران سے حسن نے تفسیر آیت باب مین کہا ہے قَاسَ اِبْلِيْسُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ قَاسَ رواہ ابن جریر باسناد
صحیح ابن سیرین کا لفظ یہ ہے اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِيْسُ وَمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اِلَّا بِالْمَقَايِيْسِ
اسکی سند بہی صحیح ہے **ف** فتح البیان مین کہا ہے آیت دلیل ہے اسپر کہ صیغہ امر کا واسطے فور کے ہوتا ہے
یہ بحث علم اصول مین مقرر ہے استفہام بیان واسطے گہڑکی جہڑکی کے ہے ورنہ اللہ جانتا ہے کہ کس لیے سجدہ
نہ کیا بیان مَا مَنَعَكَ کہا سورہ حجر مین فرمایا مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ سورہ ص مین کہا اَنْ
تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اختلاف عبارات کا وقت حکایت کے دلیل ہے اس بات پر کہ ابلیس لعین نے ایک
معصیت مین تین معاصی ایک مخالفت امر دوسری مفارقت جماعت تیسرے استکبار مع تحقیر آدم مندرج کیے

سو ہر ایک معصیت بیان معاصی مین سے دور دیک کی گئی لکن وقت حکایت کی ہر موطن مین با قتصار ایک معصیت پر
کیا دوسرے موطن مین ذکر پر اکتفا ہوا مگر حکایت تو بیچ سورہ بقرہ و اسرا و کہف و طہ مین سرے سے ترک کی گئی ابلیس نے
جواب مین کہا کہ مین آدم سے بہتر ہون مین آگ سے بنا وہ مٹی کا پتلا ہے فاضل ایسا کام ساتھ مفضول کے نہین
کرتا ہے یہ اوس اعتقاد پر کہا کہ عنصر نار کو عنصر خاک سے افضل سمجھا اسلیے کہ آگ ایک جسم نورانی ہے اور طین
ایک جرم ظلمانی حالانکہ عدو اللہ اس جگہہ چوک گیا یہ نہ جانا کہ عنصر خاک بہتر ہے عنصر آگ سے کئی طور پر جیسے رزانت
و سکون و طول بقا مٹی مین اناۃ صبر علم حیا تثبت تحمل بردباری خاکساری ہے آگ مین خفت سبکی اضطراب
سرعت نفوذ طیش ارتفاع حدت و نخوت ہوتی ہے معہذا طین جنت مین ہوگی نہ نار مین آگ عذاب ہے نہ خاک
آگ واسطے تحیز کے محتاج خاک ہے مٹی مسجد و طہور ہے تراب سامان عمارات ہے نار سامان مہالک ہے آگ مظنہ خیانت
و افنا ہے خاک بندۂ امانت و انما ہے مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے آگ مٹی کو تلف نہین کر سکتی لعین ان فضائل
طین سے غافل رہکر قیاس فاسد کی بنیاد پر لغزش کر گیا نسفی نے کہا ہے قیاس وقت وجود نص کے مردود ہے
ابلیس کا قیاس عناد تہا ساتھ امر منصوص کے خارج تہا صواب سے انتہے اگر سابق الشقاوۃ نہ ہوتا اور اللہ کا کہا
اوسکے حق مین برابر نہ اوترتا تو وہ اس امر مین مقتدی ملائکہ مطیعین ہو جاتا اسلیے کہ عنصر ملائکہ نورانی ہے اسکا
عنصر ناری ہے اصل قیاس ابلیس یہ ہے کہ اوس نے نار کو خاک سے افضل و اقوی سمجہا یہ نہ جانا کہ فضل اصل و
جوہر سے نہین ہوتا ہے بلکہ طاعت و قبول امر سے ہوتا ہے اسیلیے مومن حبشی بہتر ہے کافر قرشی سے اللہ نے آدم خاکی
نژاد کو خاص کیا ہے ساتھ ایسی اشیا کی جو غیر مین نہین ہین یعنے اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی روح اوسکے اندر پہونکی
فرشتون سے اوسے سجدہ کرایا ہر شے کے نام نشان سکہائے اجتبا و توبہ و ہدایت کا وارث بنایا اوس کے
سوا اور بہت سے خصائص ہین یہ سب اسیلیے ہوا کہ قدم مین عنایت خاصہ اوسکے حق مین سابق ہو چکی تہی و للہ
الحمد ابلیس کو اوسکے کبر نے وارث لعنت و طرد و رد کیا اسلیے کہ ازل مین وہ شقی ٹہیر چکا تہا جعفر بن محمد نے
کہا سب سے پہلے امر دین مین جس نے اپنی رائے سے قیاس کیا ابلیس ہے سو جو کوئی شخص ایسا کرے گا اللہ دن
قیامت کے اوسکو قرین ابلیس ٹہیراوے گا اسلیے کہ وہ تابع ابلیس ہوا ہے قیاس مین قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا
فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝
قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ کہا تو اوتر یہان سے تجہکو نہ ملیگا کہ تکبر کرے یہان سو نکل تو ذلیل ہے بولا مجہکو
فرصت دے جسدن تک لوگ جی اوٹہین کہا تجہکو فرصت ہے **ف** اللہ پاک نے اس آیت پاک مین

ابلیس کو بامر قدری کوبی مخاطب فرمایا کہ تو نے جو میرا حکم نہ مانا اور میری طاعت سے باہر ہوا تو اب تجھکو یہان تکبر کرنا نہیں ہو پہنچتا ہے مراد یہان سے نزدیک اکثر مفسرین کے جنت ہی اور بعضون نے کہا وہ منزلت ملکوت اعلی جسمین وہ تہا غرضکہ حکم دیا کہ نکل یہان سی تو ہی ذلیلون حقیرون مین یہ معاملہ بنقیض مقصد کیا اوسکے تکبر کی سزا یہی تہی کہ خوار و ذلیل کیا جاوے اوسوقت لعین نے بہت درماندگی کر کے سوال مہلت تا قیامت کیا اللہ نے قبول فرمایا اس مین جو حکمت و مشیت اسکی ہے کوئی مخالف و مانع و معقب اوسکا نہیں ہو سکتا وہ شتاب حساب لینیوالا ہے
ف فتح البیان مین کہا ہے حکم ہبوط کا مخالفت امر پر ہوا یعنے آسمان سے کہ محل ملائکہ مطیعین ہے جہان وہ کوئی نافرمانی اللہ کی نہین کرتے ہین اور تر زمین پر جا جو مقر عاصی و مطیع ہے اسلیے کہ آسمان صالح تکبر و عصیان امر رب نہین ہی یا جنت سی نکل ہبوط بمعنے نزول و انحدار ہے فوق سے اسفل کو بطور قہر و ہوان و استخفاف یا مراد اوترنا ہے زمرۂ ملائکہ سے یہ تفسیر ہبوط کی کہ صورت ناریہ سی نکلکر صورت مدر و تاریک مین ہو جا باطل ہی یہ حکم اسلیے ہوا کہ آسمان یا جنت لائق سکونت متکبر مخالف امر اللہ نہین ہی یہ مطلب نہین کہ سوا اسکے تکبر اور جگہہ جائز ہو بلکہ یہ قید بلا مفہوم مخالف ہے کیونکہ تکبر کسی جگہہ بہی روا نہین پہر امر ہبوط کی تاکید یون کی کہ نکل تو ذلیل و خوار ہے یعنی نزدیک اللہ اور عباد صلحاء کے ہر انسان تیری مذمت کرتا ہے ہر زبان تجہپر لعنت بہیجتی ہے یہ نتیجہ ہے تیرے غرور و تخضیت کا ؎ تکبر عزازیل را خوار کرد ✲ بزندان لعنت گرفتار کرد
آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ صغار لازم استکبار ہے جو کوئی آدمی چادر استکبار اوڑہتا ہے اوسکو چادر ذلت و خواری پہنائی جاتی ہے اور جو شخص لابس ردا ر تواضع ہوتا ہے اللہ تعالی اسکو لباس ترفع پہناتا ہی ؎
دیکہا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی
زجاج نے کہا عدو اللہ ابلیس نے استکبار کیا اللہ نے اوسکو گرفتار صغار کیا صغار بمعنے ذلت و ضیم ہے صاغر بمعنے ذلیل و راضی بالضیم غرضکہ جب حکم ہوا کہ نکل تو اوس نے مہلت مانگی یوم بعث تک مطلب یہ کہ مین اوسدن تک نہ مرون اللہ نے کہا تجہکو مہلت ہے لیکن پہر درکات نار و اصناف عقاب کے طیار ہین اللہ نے مدت اس مہلت کی سورۂ حجر مین ذکر کی ہے فقال تعالی اِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ اِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ وہ وقت نفخۂ اولی ہے جسوقت کہ ساری خلق مر جاویگی بعضون نے کہا ہے کہ حکمت اس مہلت دینے مین ابتلاء عباد ہے تاکہ مطیع عاصی سے الگ پہچانا جاوے آگے خدا جانے کیا مصلحت ہے۔ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ

شٰکِرِیۡنَ ○ بولا تو جیسا تو نے مجھے بد راہ کیا ہے مین بیٹھون گا انکی تاک مین تیری سیدہی راہ پر یعنے
مین تو گمراہ ہوا ہون اب انکی بہی راہ مارون گا پہر اونپر آونگا آگے سے پیچھے سے داہنے سے اور بائین سے اور نہ پاویگا
تو اکثر اُن مین شکر گذار **ف** اللہ نے خبر دی کہ جب ابلیس کو یوم بعث تک مہلت ملی اور اسکو اس مہلت
ملنے کا وثوق ہو گیا تو اوس نے معاندت و تمرد پر کمر باندہی کہ جس طرح مین گمراہ ہوا ہون ایسا ہی اُنکو بہی گمراہ
کرون گا ابن عباس نے کہا اَغْوَیْتَنِیْ بمعنی اَضْلَلْتَنِیْ ہے بعض نے کہا بمعنے اَهْلَکْتَنِیْ یعنے یہ شخص جسکی سبب سے
مین دور پڑا ہون اسکی ذریت کو بہی ہر طرف سے آکر اور بہکا کر طریق حق و صراط مستقیم سے دور ڈالون گا جو
بندے تیرے اوسکی نسل سے پیدا ہونگے مین انکے راہ نجات سے گمراہ کرنے کو آگے پیچھے داہنے بائین تاک جہان تک
مین بیٹھونگا تاکہ وہ تجھکو نہ پوجین تیری توحید کے قائل نہ ہون جسطرح تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مین بہی انکو
خراب و برباد تباہ و ہلاک کرونگا بعض نحویون نے کہا ہے کہ بے سو حدہ اس جگہہ واسطے قسم کے ہے یعنے
فَبِاِغْوَائِکَ اِیَّایَ عون بن عبد اللہ نے کہا یعنے مکے کی راہ پر ابن جریر نے کہا صحیح یہ ہے کہ صراط مستقیم
عام تر ہے مکہ و غیرہا سے ابن کثیر نے کہا اسلیے کہ حدیث سبرہ بن فاکہہ مین مرفوعًا آیا ہے شیطان بیٹھا ہے
واسطے ابن آدم کے کئی راہون پر طریق اسلام مین بیٹھکر کہتا ہے کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنا دین اور
آبا کا دین چھوڑتا ہے وہ اوسکا کہنا نہین مانتا مسلمان ہو جاتا ہے پہر طریق ہجرت پر بیٹھکر کہتا ہے کیا تو
ہجرت کرتا ہے اپنی زمین اپنا آسمان چھوڑتا ہے مثل مہاجر کی مانند فرس کے ہے طول مین وہ اوسکا کہنا نہین
سنتا ہجرت کرتا ہے پہر راہ جہاد نفس و مال مین اُسکے لیے بیٹھکر کہتا ہے کیا تو مقاتلہ کرے گا مارا جاویگا
تیری جورو سے نکاح کیا جاویگا تیرا مال تقسیم ہو جاویگا وہ اُسکی نافرمانی کر کے جہاد کرتا ہے حضرت نے فرمایا
جو کوئی اون مین سے ایسا کام کرے گا یعنے نافرمان شیطان ہوگا پہر مرے گا تو حق ہے اللہ پر کہ اوسکو داخل
جنت کرے یا کسی جانور نے اوسکو گرا کر مارا ہے تو بہی اللہ پر حق ہے کہ اوسے بہشت مین لیجاوے **ف**
ابن عباس نے کہا سامنے کا یہ مطلب کہ شک ڈالا انکو اُنکی آخرت مین پیچھے کا یہ مطلب کہ رغبت دلائی اُنکو
دنیا مین داہنی طرف کا یہ مقصد کہ مشتبہ کر دیا اونپر کام اونکے دین کا بائین طرف کا یہ مقصد کہ شوق دلایا
اونکو معاصی کا دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد سامنے سے دنیا ہے پیچھے سے امر آخرت داہنے سے حسنات
بائین سے سیئات قتادہ نے کہا روبرو آکر یہ کہا کہ نہ بعث ہے نہ جنت نہ نار پیچھے سے آکر طرف دنیا کے بلایا
دنیا کو مزین کر کے دکھایا داہنی طرف سے آکر حسنات بجا لانے مین دیر لگائی بائین طرف سے آکر معاصی کو زینت

ورونق بخشی کہا آؤ گناہ کرو نافرمان خدا ہو سوای ابن آدم شیطان تیرے پاس ہر طرف سے آتا ہے ایک جانب فوق
سے نہین آتا درمیان تیرے اور رحمت خدا کے حائل نہین ہو سکتا ہے اسیطرح ابرہیم نخعی وحکم بن عیینہ وسدی
وابن جریج سے بھی مروی ہے مگر اونھون نے یہ کہا ہے کہ سامنے دنیا ہے پیچھے آخرت مجاہد نے کہا سامنے
دو راہنے سے دیکھتے ہین پیچھے اور بائین سے نہین دیکھتے مختار ابن جریر یہ ہے کہ مراد سارے طرق خیر وشر ہین
خیر سے روکتا ہے شر کراتا یا کرنے دکھاتا ہے ابن عباس نے کہا من فوقہم نہ فرمایا اسلیے کہ رحمت جانب
فوق سے اوترتی ہے انتہے اسمین اشارہ ہے طرف استوای رحمن کے عرش پر اور طرف فوق وعالی ہونے بسم
پاک کی مخلوق سے ابن عباس کہتے ہین مراد شاکرین سے اس جگہ موحدین ہین ابلیس کا یہ قول کہ ان مین اکثر کو تو
شاکر نہ پاویگا ظن وتوہم ہے مگر یہ کہنا اوسکا موافق واقع پڑا کما قال تعالی وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ
اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطَانٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ
مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اسی لیے حدیث مین تسلط
شیطان سے انسان پر ہر طرف اور سب طرف سے پناہ مانگنا آیا ہے اللہم احفظنا ابن عباس کہتے ہین حضرت
یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ
اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ
وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ رَوَاهُ الْبَزَّارُ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَتَفَرَّدَ بِهٖ وَحَسَّنَهُ الْحَ
احمد کا لفظ حدیث ابن عمر سے یون ہے چھوڑتے نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤن کو صبح
شام اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ الی قولہ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ
تَحْتِيْ وکیع نے کہا مراد تحت سے خسف ہے وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ
وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ با سوصدہ واسطے سببیت کے ہے یا قسم کے لیے یعنی
ہے کہ قسم کے لیے ہے کقولہ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اغواء کے معنے مین غی مین ڈالنا مراد غی
سے بیان ترک سجود ہے اللہ نے اسکو اغوا کیا کہ اوس نے ضلالت کو ہدایت پر اختیار کیا یا مراد اغواء سے لعنت ہے
یعنے جبکہ تو نے مجھکو ملعون کیا تو اب مین انکے بہکانے مین کوتاہی نہ کرونگا مطلب لعین کا اس اظہار سے
یہ تھا کہ مین اپنا عوض و بدلا اوس شخص کی اولاد سے لونگا کسیطرح انکا پیچھا نہ چھوڑونگا جیسا مین مطرود ہوا
ہون تو یہ بھی مردود ہون سیدھا رستہ حق کا جو جنت کو پہونچاتا ہے اوس رستے پر انکے لیے بیٹھونگا

صواب پر چلنے سے روکونگا تخصیص راہ کی حاجت نہین ہے سب راہون سے وہ باز رکھتا ہے خواہ نیکی ہو یعنے ہجرت
یا راہ اسلام یا حج یا جہاد عموم اولی ہے مطلب یہ کہ تیری عبادت وطاعت کرنے نہ دونگا مشرک بدعتی بناؤنگا تاکہ
راہ جنت سے باز رہکر طریق جہنم پر چلین مستحق نار ٹھیرین نجات: پادین ہلاک ہون جس طرح کہ بسبب ترک
سجدے کے مین ہلاک وبرباد وتباہ ہوا ہون پہر آتا اپنا پاس انکے چار طرف سے ذکر کیا اسلیے کہ راہین دشمن کے
آنے کی یہی ہین ولہذا ذکر جہت فوق وتحت کا نہین کیا ہے سامنے وپیچھے کو حرف مِن اور داہنے بائین کو بحرف
عن ذکر فرمایا اسلیے کہ آگے پیچھے سے جو کوئی آتا ہے غالب ساری بدن سے بالکل آتا ہے اور جو طرف سے داہنے
بائین کے آتا ہے وہ منحرف ہوتا ہے اسمین یہ بھی اشارہ ہی کہ شیطان کو ان دونو جانب سے ایک طرح کا بعد رہتا ہی
کیونکہ یمین ویسار مین فرشتے بیٹھے رہتے ہین اور وہ ملائکہ سے نافر ہے اسلیے اولیین مین حرف من آخرین
مین حرف عن مناسب ہوا یہ تمثیل ہے وسوسہ وتسویل شیطان کی حقیقۃً ابن عباس نے کہا یعنے معاصی کو
انکے لیے مستحسن کیا باطل کو اونپر مخفی رکھا حکم بن عتبہ نے کہا سامنے سے آکر دنیا کو مزین کرکے دکھایا پیچھے
سے آکر آخرت سے ہٹایا دور ڈالا داہنے سے آکر حق سے روکا باز رکھا بائین سے آکر باطل کو رونق وار دکھایا
تحت سے اسلیے نہین آتا ہے کہ تکبر سے محب علو ہی یا اسلیے کہ تحت سے آنے مین جسکے پاس آؤ اوس کو
گھبراہٹ ہوتی ہے نفرت کرتا ہے اور شیطان محب تالیف انسان ہی نہ تنفیر لہذا انہین چارو طرف سے آتا
ہے نہ نیچے اور اوپر سے یا سامنے کا مطلب یہ ہے کہ جو عمر باقی رہی ہی اوس مین اقدام طاعت پر نہ کرے پیچھے کا مطلب
یہ ہے کہ جو عمر گذر چکی ہے اوس سے تائب نہ ہو داہنے طرف راہ غنا سے آتا ہی تاکہ نفقہ نہ کرین شکر بجا نہ لائین بائین
طرف راہ فقر سے آتا ہے کہ محظورات سے باز نہ رہین **ف** شقیق بلخی نے کہا ہے کوئی صبح نہین ہوتی مگر شیطان
چار جگہہ میری تاک مین بیٹھتا ہے سامنے آکر کہتا ہے تو مت ڈر اللہ غفور رحیم ہے مین یہ آیت پڑھتا ہون
وَاِنِّی لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا پیچھے آکر کہتا ہے اولاد کا خیال کر کہین وہ محتاجی مین نہ پڑین
مین یہ آیت تلاوت کرتا ہون وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا داہنے طرف سے آکر ثنا کرتا ہی
مین کہتا ہون وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ بائین طرف سے آکر شہوات سجھاتا ہے مین کہتا ہون وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ
وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ بعض نے کہا ذکر ان ہر چہار جہت کا بغرض تاکید ومبالغہ ہے القا ووسوسہ فی القلب
مین کچھ مقصور اسی چہار پر نہین ہے مطلب یہ ہی کہ سب طرح پر جو ممکن ہین جمیع اعتبارات سے پاس ابن آدم
کے آتا ہے مگر حمل یعنے حقیقی پر اولے ہے یہ آنا جانا ظاہر کا واسطے ضلال واغواے ظاہر حال کے ہو اور یا باطن

کا گمراہ کرنا سو حدیث مین آیا ہے کہ اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ یعنے خون کی طرح رگون مین دوڑتا پہرتا ہے غرضکہ کوئی دقیقہ گمراہی صوری و معنوی کا حق مین ذریت آدم کے اوٹہا نہین رکہتا اس عداوت و کینہ پروری و حسد ورزی کا کیا ٹہکانا ہے شیطان کی یہ دشمنی اور انسان کی اوس سے یہ دوستی کہ اگر ایمان بہی لاتے ہین تو بہی کچہ نہ کچہ شرک مین مبتلا رہکر دشمن کو خوش کر دیتے ہین مدعی اسلام کلمہ ہے مدعی ایمان ہین مگر پیر پرست گور پرست تقلید پرست بدعت پرست نیاز و نذر پرست ہین انا للہ ؎

بعقول دشمن پیمان دوست بشکستی　　ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

شیطان نے کہا جب مین آدمیون سے ایسا برتاو کرونگا تو اے رب پہر تو اکثر بنی آدم کو شاکر نہ پاویگا یعنے بلکہ ناشکر مراد شکر سے توحید یا ایمان یا طاعت یا سچ مچ شکر ہے یعنے یہ اثر میرے وسوسہ و اغوا کا اون مین ظاہر ہوگا سو یہ اٹکل شیطان کی حق مین انسان کے ٹہیک ٹہیک پڑی یہ گمان اوس نے اس بنیاد پر کیا تہا کہ سبد بشر متعدد ہے سبد خیر واحد ہے یا ملائکہ سے سنکر یہ بات کہی یا لوح محفوظ مین لکہا دیکہا مگر اول اولی ہے۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

کہا نکل یہان سے مردود کہدیڑا جو کوئی اُن مین تیری راہ چلا مین بہرونگا دوزخ تم سب سے لیکے **ف** اللہ نے شیطان پر لعنت و طرد و ابعاد و نفی کو محل ملاء اعلے سے مؤکد فرمایا ابن جریر نے کہا مذؤم بمعنے عیب دار ہے ذام بمعنے عیب لفظ ابلغ ہے عیب مین لفظ ذم سے مدحور بمعنے مقصی مبعد مطرود ہے ابن زید نے کہا مذموم و مذؤم ایک چیز ہے ابن عباس نے کہا یعنے صَغِيْرًا مَّقِيْتًا سدی نے کہا مقیت بمعنی مطرود ہے قتادہ نے کہا یعنے لَعِيْنًا مَّقِيْتًا مجاہد نے کہا یعنے مَنْفِيًّا مَّطْرُوْدًا یعنے کہدیڑا ہوا ربیع نے کہا مذؤم بمعنی منفی مدحور بمعنے مصغر ہے یعنی نکالا ہوا ذلیل و خوار کیا ہوا **ف** یہ فرمانا کہ مین جہنم کو تم سب سے بہرونگا مثل اس آیت کے ہے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا فتح البیان مین کہا ہے کہ نکل یہان سے یعنے آسمان یا بہشت یا زمرہ ملائکہ سے عیبی حقیر مردود مطرود ممقوت مقصی مبعد یہ سباق قریب بکدیگر مین مجہہ کو بہی قسم ہے کہ جو آدمی تیرا تابع ہوگا مین جہنم کو تم سے بہرونگا اس جواب مین جو تہدید ہے اوسکا کچہ اندازہ نہین ہوسکتا اس آیت مین تغلیب حاضر غائب پر کی

ہے حاضر ابلیس تہا غائب ناس تہے جنکو ابلیس نے ستیاناس کیا اپنے تابعدار بناکر اپنے ہمراہ درکات نار مین لے گیا

اللہم احفظنا وَ یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ فَکُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ فَوَسْوَسَ لَھُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَھُمَا مَا وٗرِیَ عَنْھُمَا مِنْ سَوْاٰتِھِمَا وَقَالَ مَا نَھٰکُمَا رَبُّکُمَا عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَا مَلَکَیْنِ اَوْ تَکُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ○ وَقَاسَمَھُمَآ اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ○ اے آدم بس تو اور تیرا جوڑا جنت مین پہر کہاؤ جہان سے چاہو اور پاس نہ جاؤ اس درخت کے پہر ہوگے تم گنہگار پہر بہکایا اون کو شیطان نے تا کہولے اونپر جو ڈہنکے تہے اونسے اونکے عیب وہ بولا تم کو جو منع کیا ہے رب تمہارے نے اس درخت سے مگر یہ کہ کبہی ہوجاؤ فرشتے یا ہو ہمیشہ جینے والے اور اونکے پاس قسم کہائی کہ مین تمہارا دوست ہون ف عیب ڈہنکے تہے حاجت استنجا اور حاجت شہوت کہ جنت مین اونکے بدن پر کپڑے تہے وہ کبہی اوترتے نتہے کہ اوتارنے کی حاجت نہ ہوتی پہر اپنے اعضا سے واقف نتہے جب گناہ ہوا تو لوازم بشری پیدا ہوے اپنی حاجت سے خبردار ہوئے اور اپنے اعضا دیکہے اونہے اللہ پاک نے اس آیت شریعت مین یہ ذکر کیا کہ ہم نے جنت کو آدم و حوا پر مباح کردیا تہا کہ جتنے پہل ہیوے اوس مین ہین جسکو چاہو کہاؤ اوڑاؤ مگر ایک درخت کے پاس نہ جاؤ اوسکا ذکر سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے اسپر شیطان نے حسد کیا مکر و فریب و وسوسہ و خدیعت مین سعی و کوشش بجالایا تاکہ وہ نعمت ولباس حسن اونسے چہین لیا جاوے آخر ان کذب و افترا یہ بات بنائی کہ تمکو جو اس درخت سے منع کیا ہے اوس مین یہی بہید ہے کہ کہین تم اس درخت کا پہل کہاکر فرشتہ یا خالد نہ ہوجاؤ سو اگر تم اس درخت کہ کہاؤگے تو یہ بات تم کو حاصل ہوجاویگی کقولہ یٰاٰدَمُ ھَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَۃِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی یعنے تاکہ تم دونو فرشتے نبو ابن عباس و یحیی بن کثیر کی قرارت بکسر لام ہے یعنے کہین تم اس جگہہ بادشاہ اور بیگم نہوجاؤ جمہور کی قرارت بفتح لام ہے پہر اس جہوٹ پر اللہ کی قسم کہائی کہ مین تمہارا خیر خواہ ہون دوستی کی راہ سے منے یہ بات تم کو سمجہادی ہے کیونکہ مین تمسے پہلے سے اس جگہہ رہتا ہون اس دکان و مقام کو بخوبی جانتا پہچانتا ہون صیغہ مفاعلت کا بیان یکطرفی ہے غرضکہ اللہ کا نام لے کر خدا کی قسم کہاکر فریب دیا وہ دونون اوسکے مکر مین آگئے ابن کثیر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ قَدْ یُخْدَعُ الْمُؤْمِنُ بِاللّٰہِ یعنے مومن اللہ کا نام سنکر دشمن کے فریب مین آجاتا ہے حدیث ضعیف مین آیا ہے اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَّ

المناًصحینَ لتیم قتادہ نے کہا ابلیس نے سوگند کی کہ مین تم سے آگے پیدا ہوا ہون تم سے زیادہ علم رکہتا ہون
تم میرے کہنے پر چلو راہ پاؤ گے بعض اہل علم نے کہا ہے مَنْ خَادَعَنَا بِاللّٰہِ انْخَدَعْنَا لَہٗ جو کوئی ہم کو اللہ کا
نام لیکر دہوکا دیگا تو ہم اوسکے دہوکے مین آجائین گے **ف** فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے جب ابلیس
کو نکالا تو آدم سے کہا جنت تمہارا مسکن ہے کسینے کہا حوا قبل دخول آدم کے جنت مین پیدا ہوئی تہین
کسینے کہا بعد دخول جنت کے کسینے کہا خطاب معدوم کو ہے اسلیے کہ وہ معدوم اللہ کے علم مین موجود تہا بہر
حال گہر بتا کر فرمایا جس نوع کو انواع جنت سے چاہو نوشجان کرو کچہ روک ٹوک نہین ہے لقولہ تعالی وَكُلَا مِنْهَا
رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا حیث ظرف مکان ہے یعنے جس درجہ وطبقہ جنت مین چاہو بیٹہکر کہاؤ یہان فَكُلَا
بحرف فا کہا بقرہ مین وَكُلَا بحرف واو فرمایا وہان جنس مراد ہے یہان نوع مقصود ہے مگر ایک درخت
سے منع کر دیا تہا وہ کون درخت ہے اوسکا اختلاف سورہ بقرہ مین گذر چکا کوئی نہی ہو نہی مقتضی تحریم
اکل تہی اسلیے کہا کہ اگر پاس اوسکے جاؤ گے تو ظالم ہو جاؤ گے یعنے اللہ کے عاصی آثم ٹہیرو گے شیطان
نے اونکے جی مین وسوسہ ڈالا وسوسہ کہتے ہین آواز پنہان حدیث نفس کو وسواس شیطان کا نام بہی ہے
حسن نے کہا زمین مین آسمان تک پہر جنت تک وسوسہ ڈالتا ہے یہ قوت قوی اللہ نے اوسکو دی ہے
ابو مسلم اصبہانی کہتے ہین بلکہ آدم و ابلیس دونو جنت مین تہے اسلیے کہ وہ جنت زمین مین تہی
بعض لوگون کا یہ کہنا کہ ابلیس سانپ کے پیٹ مین گہسکر جنت مین گیا وہان وسوسہ ڈالا ایک قصہ
رکیک ہے یہ کام شیطان نے اسلیے کیا تا کہ آدم ننگے بچے ہو جائین کپڑے اوتر جائین ستر کہلجائے
شرمگاہ کو سوءت اس لیے کہا کہ ظاہر ہونا اوسکا برا لگتا ہے پہلے شرمگاہ مستور رہتی نہ خود آدم کو نظر
آتی نہ ایک دوسرے کے ستر کو دیکہتا اب اس تدبیر سے انکو برہنہ کرنا چاہا جب خطا اونسے ہوئی تو کپڑے
اوتار لیے گئے آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کشف عورت کا منجملہ منکرات محرمات کے ہے ہمیشہ طبائع و
عقول مین قبیح سمجہا گیا ہے جو لوگ اسکی پرواہ نہین کرتے وہ جامہ انسانیت سے عاری ہین پہر شیطان
نے آدم و حوا سے کہا سنو تم کو جو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے روکا منع کیا ہے سو اس لیے
کہ کہین تم فرشتہ صفت ہو کر عالم خیر و شر بنکر مستغنے غذا سے نہ ہو جاؤ یا جنت مین رہ پڑو مرو نہین
یعنے اگر فرشتہ نہ ہو گے تو خالد تو ہو ہی جاؤ گے پہر کبہی نہ مرو گے ان دو باتون مین ایک بات تو ضرور ہی تمکو
حاصل ہو جائیگی نحاس نے کہا قرآن مین کئی جگہہ ملائکہ کو ساری خلق پر فضیلت دی ہے جیسے یہ آیت

اور وہ آیت ولا اقول لکم انی ملک اور وہ آیت ولا الملٰئکۃ المقربون ابن منیر نے کہا یہ کوئی حجت نہیں ہے
ہو سکتا ہے کہ مراد فرشتہ ہونے سے یہ ہو کہ خواہش طعام باقی نہ رہے یا عمر دراز ملے نہ یہ کہ ملائکہ افضل ہیں آدم
سے یہی قول ابو السعود کا بھی ہے اس مسئلہ میں لوگوں کا بڑا اختلاف ہے بڑا النباجوڑا کلام کیا ہے لکن سچ پوچھو تو ہم
مکلف ساتھ اس مسئلہ کے نہیں ہیں جب نہیں ہیں تو کلام کرنا اوس میں لا یعنی ہے ابن العلا نے قرارت
کسر لام کا انکار کیا ہے کہا آدم سے پہلے کوئی بادشاہ نہ تھا جو انکا بادشاہ ہونا سنا تا جس نے کہا بکسر لام ہے اسکی
دلیل لفظ ملک لا یبلی ہے نحاس نے کہا یہ قرارت شاذ ہے پھر شیطان نے آدم وحوا کے سامنے قسم خدا کی
کہائی کہ وہ انکا خیر خواہ دلی ہے کسی نے کہا آدم وحوا نے بھی قبول پر قسم کہائی اسلیے صیغہ مفاعلت کا آیا کہ
دونوں طرف سے قسما قسمی ہوئی فدلٰہما بغرور فلما ذاقا الشجرۃ بدت لہما سوآتہما
وطفقا یخصفٰن علیہما من ورق الجنۃ پھر ڈلایا اونکو فریب سے پھر جب چکھا دونوں نے درخت
کہل گئے اونپر عیب انکے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے بہشت کے ف ابی بن کعب نے کہا آدم ایک مرد طویل
تھے جیسے درخت کہجور کا سر پر انکے بہت بال تھے جب خطا میں پڑے ستر کہل گیا پہلے انکو اپنا ستر نظر نہ آتا
تھا جنت میں بھاگ نکلے ایک درخت بہشت کا سر سے اولجھ گیا اوس سے کہا مجھے چھوڑ دے اوس نے کہا
میں تجھ کو نہ چھوڑونگا اتنے میں اللہ پاک نے پکار کر کہا کہ اے آدم کیا تو مجھ سے بھاگتا ہے کہا اے رب
میں شرماتا ہوں اسکو ابن جریر و ابن مردویہ نے ابی بن کعب سے مرفوعًا بھی روایت کیا ہے مگر اسناد موقوف اصح
ہے ابن عباس نے کہا وہ درخت جس سے آدم اور انکی بی بی کو منع کیا تھا سنبلہ تھا جب اسکو کہایا ستر کہل
گئے پہلے ناخن ستر تھے اب انجیر کے پتے لیکر گانٹھنے لگے آدم جنت میں پیٹھ پہیر کر چلے اونکے سر سے
ایک درخت جنت کا لٹک گیا الخ مجاہد نے کہا پتوں کو مثل کپڑے کے گانٹھا جوڑا وہب بن منبہ نے کہا
لباس آدم وحوا کا اونکی شرمگاہوں پر نور تھا ایک دوسرے کے ستر کو دیکھ نہ سکتا تھا جب درخت کہایا وہ
نور جاتا رہا ستر نظر آنے لگے ف فتح البیان میں کہا ہے شیطان نے آدم وحوا کو پہسلا کر سوگند کا دہوکا
دیکر اوس رتبہ علیہ سے گرا کر اکل شجرہ پر لگا دیا یا زمین پر آسمان سے لا کر ڈالا یا ہلاک میں گرفتار کیا یا فریب
دیا معصیت پر صاحب جرارت بنا کر جنت سے نکلوایا یہ سب معنی ہیں لفظ تدلیہ کے جب اونہوں نے درخت
چکھا انکے ستر کہل گئے ہر ایک نے اپنی قبل اور دوسرے کی قبل و دبر دیکھی وہ نور جو ستر پر تھا سمٹ گیا
عیب ظاہر ہو گیا ابن عباس نے کہا کپڑے ہوں یا پتے اور ترپے جو اندام ایک دوسرے کا پوشیدہ

تہا وہ دیکہنے مین آیا ورنہ پہلے دونون کو دکہائی ندیتا تہا قتادہ نے کہا لباس اُنکا ناخن تہا ساری بدن پر
سب لیا گیا تو ہاتہہ پاؤن مین بطور یادگار وزینت و انتفاع کے باقی رہگیا یعنے چہلکے کی وضع پر سارہ اتن بدن
جنس ناخن سے چہپا ہوا تہا سنر لئے جرم اکل مین وہ چہلکا اوتر کر اتنا سا بطور نشانی کے رہگیا بعض نے کہا جنت
کے کپڑے تہے یہی اقرب بظاہر ہے اسلیے کہ اطلاق لفظ لباس کا ثوب مین متبادر ہے مجاہد نے کہا اونکا لباس
تقوی تہا لفظ ورق دلیل ہے اس بات پر کہ بقصد شناخت طعم ذرا سا مزہ اوس درخت کا چکہا تہا جسپر ننگا
ہو گئے اب لگے جنت کے درختون کی تیون سے ستر چہپانے کسینے کہا ورق تین تہے کسی نے کہا کیلے کے پتے
تہے مطلب یہ کہ پتے توڑ کر شرمگاہ سے چپکانے لگے تاکہ ستر نظر نہ آئے ابن عباس نے کہا آدم جب جنت مین تہے
تو انکو ایک پاجامہ ناخن کا پہنایا جب بسبب خطا ہوئی وہ سرپال یعنے ازار لے لی گئی کچہ اطراف اصابع مین
باقی رہ گئے انس بن مالک نے کہا آدم کا لباس جنت مین یاقوت تہا جب نافرمانی کی سمٹ کر ناخن نکلیا
اولی یہ ہے کہ کوئی لباس تہا جو اتر گیا وہ اُسکے گرجانے سے ننگے ہوگئے اللہ و رسول جبتک تعیین لباس
خاص یا ورق شجر خاص کا نہ کرین ہم کچہ نہین کہہ سکتے کہ کونسا جامہ کونسا پات تہا اتنا معلوم ہوا کہ ستر عورت
نزدیک عقل کے بہی مستحسن ہے کہلنا ستر ابن آدم کا بدنما اور ناجائز ہے اسی لیے اونہون نے خصف ورق
مین بغرض ستر شرمگاہ شتابی کی کشف کو قبیح سمجہا وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ
وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ
تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ پکارا اُنکو اُنکے رب نے کیون مینے منع نہ کیا تہا تم کو اس درخت سے اور
کہا تہا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے بولے ای رب ہمارے ہمنے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر تو نہ
بخشے ہمکو اور ہمپر رحم نکرے تو ہم ہوجاوین نامراد **ف** ابن عباس نے کہا اللہ نے آدم کو پکار کر فرمایا اے
آدم کیا تو مجہہ سے بہاگتا ہے کہا نہین ولکن مین شرماتا ہون تجہہ سے اے رب میرے فرمایا جو کچہ مینے تجہہ کو
جنت مین دیا تہا اور مباح کیا تہا وہ تجہہ کو کافی نہ تہا جو تو نے حرام چیز پر ہاتہہ ڈالا کہا سچ ہے اے رب
لکن قسم ہے تیری عزت کی مینے خیال نہ کیا کہ کوئی شخص تیری جہوٹی قسم بہی کہاتا ہے فرمایا مجہکو اپنی عزت
کی قسم ہے کہ مین تجہکو زمین پر اوتارونگا پہر تجہہ کو جینا نہ ملیگا مگر محنت و مشقت و تکلیف سے غرضکہ
دونون کا جنت سے اخراج ہوا وہان بے تکلف کہاتے پیتے تہے یہان آکر محنت سے کہانا پینا ملا صنعت
حدید سیکہی کہیتی کرنے کا حکم ہوا جوتا بویا سینچا کاٹا روندا اوڑایا پہر نکا پیا گوندہا لگایا پہر کہایا سو اسکو

بہی نہ پہونچا مگر اوتنا ہی جتنا کہ اللہ نے چاہا قتادہ نے کہا آدم نے کہا تہا اے رب بہلا اگر مین توبہ کرون مغفرت چاہون
فرمایا تو پہر داخل کرونگا تجہکو جنت مین ابلیس نے سوال توبہ کا نہ کیا مہلت مانگی سو ہر ایک کو اوسکا سوال دیا الحمد للہ
غفرًا ابن عباس کہتے ہین جب آدم نے درخت سے کہایا کہا گیا تونے کیون اس شجر منہی عنہ سے کہایا آدم نے
کہا مجہہ سے حوا نے کہا فرمایا مینے اوسکے پیچہے یہ امر لگایا ہے کہ حاملہ نہ ہو مگر تہک کر وضع حمل نہ کرے مگر تہک کر
حوا اوسوقت آواز سے رونے لگین کہا گیا یہ رنہ تجہہ پر اور تیری اولاد پر قائم رہے گا ضحاک نے کہا ربنا ظلمنا
الخ وہی کلمے ہین جو آدم نے اپنے رب سے سیکہہ لیے تہے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ کا پکارنا اون دونو
کو بطور عتاب کے تہا کہ جس چیز سے تمکو ڈرایا تہا تم کیون نہ اوس سے بچے تمسے حال عداوت شیطان کا تو پہلے ہی
ظاہر کردیا تہا کہ دیکہو ترک سجدہ سے اوسکا حسد و بغی کہل چکا ہے وہ تم دونون کا جانی دشمن ہو گیا ہے سو
تم پہر اوسی کے کہنے پر چلے کما قال فی سورہ طہ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ سدی نے
کہا آدم نے عرض کیا کہ اے رب تیری قسم کہانی مین کیا جانتا تہا کہ تیری مخلوق مین کوئی تیری قسم بہی کہاتا
ہے مگر سچا ہو کر پہر اپنے گناہ و ظلم کا اقرار کیا بخشش و رحمت چاہی یہ دلیل ہے اسپر کہ انبیا سے بہی گناہ صادر
ہوتا ہے قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ ۝
قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۝ کہا تم اوترو ایک دوسرے کے دشمن ہوئے
تمکو زمین پر ٹہیرنا اور برتنا ہے ایک وقت تک کہا اوس مین تم جیوگے اور اوسی مین تم مروگے اور اوسی سے
نکالے جاؤگے **ف** کہا ہے یہ خطاب بلفظ جمع آدم و حوا و ابلیس و سانپ کو ہے اور بعض نے ذکر سانپ کا نہین
کیا عمدہ عداوت مین یہی آدم و ابلیس ہین ولہذا سورہ طہ مین فرمایا ہے قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا حوا
تابع آدم ہین سانپ کا ذکر اگر صحیح ہو تو وہ تابع ابلیس ٹہیرے گا مفسرین نے اون مکانون کا ذکر کیا ہے
جہان ہر ایک اون مین سے اوترا ہے حاصل اون اخبار کا راجع طرف اخبار اسرائیلیات کی ہوتا ہے
اللہ ہی جانے کہ وہ اخبار صحیح ہین یا نہین اگر تعیین اون اماکن و بقاع مین کوئی فائدہ دین و دنیا بحق
مکلفین عائد ہوتا تو اللہ پاک اپنی کتاب مستطاب مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سنت مطہرہ مین ضرور
اوسکا ذکر فرماتے پہر فرمایا کہ تمہارے لیے زمین مین قرار و اعمار ہین ایک مدت معلوم تک جسکو قلم نے
لکہا قدر نے گنا ہے کتاب اول مین مسطور ہوا ہے ابن عباس نے کہا مستقر فوق و تحت ارض ہے یعنی
روی زمین و زیر قبور جینا مرنا نکلنا سب اسی زمین سے ہوگا کقولہ تعالی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ

وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ تَارَةً اُخْرٰی اللہ نے اس آیت مین یہ خبر دی ہے کہ زمین گھر ہے آدمی زاد کا زندگی دنیا تک
حیات ممات قبور نشور انکا سب اسی سے ہوگا قیامت کے دن اللہ سارے اولین و آخرین کو جمع کرکے ہر کسی
کو جزا اوسکے عمل و فعل کی دیگا **ف** فتح البیان کا بیان یہان پر یون ہے کہ خطاب آدم و حوا اور انکی
ذریت کو ہے یا انکو اور ابلیس کو یا سب کو مع سانپ قول طبری و سدی کا ہے کہا اترو رستہ کا نگو گھر جاؤ
بعض تمہارے دشمن ہین بعض کے تمہاری زیست کی جگہ زمین ہے وہان جیتے کہاؤ پیو پہنو گے یعنے
مرنے تک یا انقطاع دنیا تک یا یوم قیامت تک اول اظہر ہے اوسی زمین مین تم جیو مروگے اوسی سے پھر **ف**
آخرت کو نکلوگے یہ جینا چند روز کا واسطے سفر آخرت کے ہے ؎

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے یعنے آگے چلین گے دم لے کر

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ؕ ذٰلِکَ
مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ○ اے اولاد آدم کی ہمنے اوتاری تمپر پوشاک کہ ڈہانکے تمہارے
عیب اور رونق اور کپڑے پرہیزگاری کے سو بہتر ہین یہ قدرتین اللہ کی شاید وہ لوگ دہیان کرین **ف**
یعنے دشمن نے جنت کے کپڑے تم سے اوترو الیے پھر ہمنے تمکو دنیا مین تدبیر لباس کی سکھادی اب وہی لباس
پہنو جس مین پرہیزگاری ہو یعنے مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے
اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگون کو بدن نظر آئے اور اپنی زینت نہ دکہلاوے انتہے ابن کثیر کہتے
ہین اللہ نے اپنے بندون کو حال لباس و ریش پر آگاہ کیا لباس وہ ہے جو عیب ڈہانکے ستر چھپاوے اور ریش
وہ ہے جس سے ظاہر مین تجمل کرین یعنے آرایش سو لباس منجملہ ضروریات کے ہے ریش منجملہ تکملات و زیادات
کے ابن جریر نے کہا ریاش کلام عرب مین اثاث اور ظاہر ثیاب کو بولتے ہین بخاری نے ابن عباس سے نقل کیا
ہے کہ ریش بمعنے مال ہے یہی قول مجاہد و عروہ بن زبیر و سدی و ضحاک و بہت سے اہل علم کا ہے دوسرا قول
ابن عباس کا یہ ہے کہ ریاش بمعنے لباس و عیش و نعیم ہے ابن زید نے کہا ریاش بمعنے جمال ہے ابو العلاء
شامی کہتے ہین ابو امامہ نے نیا کپڑا پہنا جب گلے تک پہونچا کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ
بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ پھر کہا مینے عمر بن خطاب سے سنا ہے کہ کہتے تھے حضرت نے فرمایا ہے
جس نے نیا کپڑا الیکر پہنا جب گلے تک پہونچا تو کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الخ پھر پرانا کپڑا الیکر صدقہ کیا تو وہ شخص اللہ کی ذمہ
داری اللہ کی ہمسائگی اللہ کی حمایت مین ہیگا زندہ و مردہ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ابو مطر

سنے دیکھا کہ علی مرتضےٰ نے پاس ایک نوجوان لڑکے کے آکر ایک کرتہ تین درہم کو مول لیکر پہنا وہ اپنے گٹون
سے ٹخنون تک ہوا پہر پہنتے وقت کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ وَ
اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ کہا یہ تم اپنے جی سے کہتے ہو یا حضرت سے سنا ہے کہا اسکو حضرت سے سنا ہے کہ وقت
کپڑا پہننے کے یون کہتے تھے رَوَاهُ اَحْمَدُ **ف** مراد لباس تقوے سے وہ لباس ہے جو اہل تقوی من
قیامت کو پہنینگے زید بن علی و سدی و قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے لباس تقوی ایمان ہے ابن عباس نے
کہا عمل صالح ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ سمت حسن ہے وجہ بن عروہ نے کہا اللہ کا ڈر ہے ابن زید نے کہا اللہ
سے ڈر کر ستر چھپاوے یہی لباس تقوے ہے یہ سب معانی متقارب ہین جو فقیر ننگے دہڑنگے پہرتے
ہین اور جاہل لوگ اُن کو ولی اللہ سمجھتے ہین وہ در حقیقت ولی شیطان ہین نہ ولی اللہ اللہ کے ولی متقی ہوتے
ہین جو ستر نہ چھپاوے وہ متقی نہین وہ تو لباس تقوے سے برہنہ ہے اور جب متقی نہ ہوا تو اللہ کا ولی بہی ہرگز
نہ ہوگا اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ نص قطعی ہے شناخت اولیاء اللہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بر سر
منبر کہا تہا اے لوگو ڈرو اللہ سے ان سرائر یعنے خصال پوشیدہ مین مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تہے نہین
چھپایا کسی نے کسی خصلت کو مگر پہنائیگا اللہ اسکو چادر اوس سریرت کی علانیہ اگر خیر ہے تو خیر اور جو شر ہے تو
شر پہر آیت یا بنی آدم پڑہی رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ بِطُوْلِهٖ **ف** فتح البیان مین کہا ہے لباس کے پیدا کرنے کو اوتارنا
فرمایا اسلیے کہ آسمان سے پانی اوترکر زمین سے روئی پیدا ہوکر کپڑا بنتا ہے تو گویا اللہ نے اوسکو اوتارا یا یہ
یا مراد اَنْزَلْنَا سے رَزَقْنَا ہے کہتے ہین کہ سارے برکات ارض منسوب ہوتے ہین طرف آسمان و انزال کے
کما قال تعالے وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ یہ لباس جو اللہ نے پیدا کیا ساتر عیب ہے جسکو ابلیس نے ظاہر کر دیا تہا یہانتک
کہ اضطرار مین حاجت پتے چپکانے کی ہوئی تہی سو اب تم اوس سے بسبب اس لباس کے مستغنی ہو مجاہد نے کہا
کچہ لوگ عرب کے طواف کعبہ کا برہنہ کرتے اتہے اب بہی اطراف ہند وغیرہ مین ایسی قومین ہین جو برہنہ رہتی
ہین یا پتون سے ستر چھپاتی ہین بیان مقدار عورت و وجوب ستر کا کتب فقہ سنت مین مرقوم ہے جیسے
فتح المغیث وغیرہ مین ریش بمعنے لباس ہے ریش طائر بمعنے بال و پر ہے یا مراد ریش سے خصب و رفاہیت
معیش ہے یعنے آسودگی حال پہر فرمایا کہ جامہ تقوے بہتر ہے یعنے اللہ سے ڈرنا جو کوئی اللہ سے ڈریگا وہ
خلاف شرع لباس کبہی نہ پہنے گا نہ ریش منکر کو پسند رکہیگا کسی نے کہا مراد حیا ہے یا اسلام یا صوف و جامہ
درشت بطور تواضع یا زرہ و مغفر کہ لباس جہاد ہے یا ستر عورت نماز مین یا اچہی صورت شرعی یا پارسائی

لکن قول اول اولی ہے اس لیے کہ ہر اوس شے پر صادق ہے جس مین اللہ کا خوف وڈر ہے اسکے نیچے ساری اقرار مذکورہ درج ہو جاتے ہین یہ استعارہ کلام عرب مین بہت آیا ہے اسکو خیر لباس جمیل زینت فرمایا ہے اس لیے کہ ساتر فضائح آخرت ہے ٥

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَلْبَسْ ثِيَابًا مِّنَ التُّقٰى عَرِيْتَ وَاِنْ وَارَى الْقَمِيْصَ قَمِيْصُ

یہ انزال لباس ایک دلیل ہی اللہ کے خالق ہونے پر شاید یہ لوگ اس نعمت کا شکر کرین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اے اولاد آدم کی نہ بہکاوے تمکو شیطان جیسا نکالا تمہارے مان باپ کو بہشت سے اتروائے اونکے کپڑے کہ دکہاوے انکو عیب انکے وہ دیکہتا ہے تمکو اور اسکی قوم جہان سے تم انکو نہ دیکہو ہمنے رکہے ہین شیطان رفیق اونکے جو ایمان نہین لاتے **ف** اللہ نے بنی آدم کو ابلیس سے اور اوسکے قوم سے ڈرایا اوسکی عداوت قدیمہ ابو البشر علیہ السلام کے ساتہہ بتائی کہ دیکہو ابلیس نے آدم کو نعمت کے گہر سے نکلوا کر دار تعب وعنا مین بہجوایا یہانتک عورت کا سبب اپہلے ستر چہپا تہا اب کہل گیا یہ نتیجہ ہے اوسکی دشمنی کا کقولہ تعالے اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اے بنی آدم کہین فتنہ ومحنت مین نہ ڈالے تم کو شیطان کہ روکدے تم کو دخول جنت سے یہ نہی اگرچہ شیطان کے لیے ہے مگر حقیقت مین واسطے آدمی زاد کے ہے کہ کہین تم فتنہ شیطان مین گرفتار نہ ہو جاؤ جیسا دہوکا اوسنے تمہارے ابوین کو دیا تہا ویسا ہی دہوکا تم کو ندے جیسا انکو بہشت سے نکالا تہا ویسا ہی تم کو جنت سے نکالے دیکہو اون دونو کے کپڑے اوتروا لیے تہے وہ لباس ناخن تہا یا نور یا تقوے یا جامہ جنت یہی قرب ہے اس لیے کہ اوتارنا بعد پہننے کے ہوتا ہے قبیل بمعنے جماعت ہے لیث نے کہا ہر جیل جن وانس کا قبیل کہلاتا ہے مراد اعوان شیاطین ہین مجاہد نے کہا جن وشیاطین مراد ہین ابن زید نے کہا نسل ابلیس مراد ہے غرضکہ کپڑے اوتروا کر دو کام کیے ایک یہ کہ اونکا عیب انکو دکہایا دوسرے یہ کہ خود تو انکو مع اپنے لشکر کے دیکہتا ہے مگر یہ اسکو نہین دیکہتے یعنے جبکہ وہ اپنی صورت اصلی پر ہوتے ہین ورنہ دوسری صورت مین تو وہ اکثر نظر آتے ہین کہتے ہین اللہ نے جنون کی آنکہہ مین ایک ادراک رکہا ہے جس سے وہ انس کو دیکہتے ہین عیون انس مین وہ ادراک نہین ہے اسلیے یہ جن کو نہین دیکہہ سکتے معتزلہ نے کہا وجہ اسکی یہ ہے کہ اجسام جن رقیق

ولطیف ہین اجسام انس کثیف وسخیف ہین استدلال بعض اہل علم کا اس آیت سی عدم امکان رویت شیطان پر صحیح نہین ہے کیونکہ غایت مراد یہ ہے کہ جہان سی وہ ہمکو دیکھتے ہین ہم اون کو نہین دیکھ سکتی نہ یہ کہ ہم انکو کبھی دیکھتے ہی نہین ہین ہمارا اندیکھنا انکو جسوقت کہ وہ ہمکو دیکھتے ہین مستلزم انتفاء مطلق کو نہین ہے مالک بن دینار نے کہا ہی جو دشمن تجھکو دیکھے تو اوسکو نہ دیکھے وہ شدید المؤنۃ ہے مگر جسکو اللہ بچاے معنے یہہ ہوئے کہ حذر کرو تم ایسے دشمن سے جو تم کو دیکھتا ہے تم اوسکو نہین دیکھتے حق یہ ہے کہ رویت جن جائز ہے بدلیل ظاہر احادیث صحیحہ آیت باب مخصوص ہے ساتھہ اون حالتون کے پس وہ مرئی ہین بعض احیان مین بعض لوگون کو نہ بعض دیگر کو ابن عباس نے مرفوعًا کہا ہے کہ شیطان پیرتا ہے بنی آدم مین بجاے خون کے صدور بنی آدم انکے مساکن ہین مگر جسکو اللہ تبارک وتعالی محفوظ رکھے کما قال تعالی اَلَّذِی یُوَسْوِسُ فِی صُدُوْرِ النَّاسِ سو جن بنی آدم کو دیکھتے ہین بنو آدم انکو نہین دیکھتے حکاہ الواحدی وابن الجوزی مجاہد کہتے ہین ابلیس نے کہا ہمارے لیے چار چیزین ہین ایک ہم دیکھتے ہین دوسرے دکھائی نہین دیتے تیسرے تحت الثری سے باہر نکلتے ہین چوتھے ہمارا بوڑہا جوان ہوجاتا ہے سو اللہ نے شیاطین کو کفار کا عوان و قرنا و اولیا ورفقا کر دیا ہے وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْہَا اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْہَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ؕ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ فَرِیْقًا ہَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْہِمُ الضَّلٰلَۃُ ؕ اِنَّہُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ مُّہْتَدُوْنَ ۝ جب کرین کچہ عیب کا کام کہین ہمنے دیکھا اس طرح کرتے اپنے باپ دادون کو اور اللہ نے ہمکو یہ حکم کیا تو کہہ اللہ حکم نہین کرتا عیب کے کام کو کیون جھوٹ بولتے ہو اللہ پر جو معلوم نہین کہتے تو کہہ میرے رب نے فرمائی ہے دینداری اور سیدھے کرو اپنے منہ ہر نماز کے وقت اور پکارو اسکو نرے اوسکے حکم بردار ہوکر جیسا تم کو پہلے بنایا دوسری بار بنوگے ایک فرقے کو راہ دی اور ایک فرقے پر ٹہیری گمراہی انہون نے پکڑے شیطان رفیق اللہ چھوڑکر اور سمجھتے ہین کہ وہ راہ پر ہین **ف** یعنے سن چکے کہ پہلے باپ نے شیطان کا فریب کہایا پہر باپ کی کیون سند لاتے ہو انتہی مجاہد نے کہا مشرکین طواف خانہ کعبہ کا ننگ دہڑنگ کرتے تہے کہتے جیسا ہمکو ہماری ماؤن نے جنا ہے ہم ویسا ہی طواف کرتے ہین عورت اپنے ستر پر کوئی لتہ وغیرہ رکھہ لیتی کہتی

اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ كُلُّهٗ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ

اوسپر اللہ نے یہ آیت بہیجی کہ اللہ حکم بے حیائی بیشرمی کا کسی کو نہین دیتا ہے ابن کثیر کہتے ہین سوائے قریش کے باقی
عرب لباس مین طواف نکرتے کہتے جن کپڑون مین معصیت کی ہے ہم اون مین طواف نکرین گے ایک فقط
حمس یعنے قریش کپڑے پہنے ہوئے طواف کرتے تہے اور دوسرے کو بہی کپڑا لطو عاریت دیتے تہے اور جو کوئی
جامہ جدید مین طواف کرتا وہ بعد طواف کے اوسکو ڈالدیتا کوئی اوسکو نہ لیتا اور جسکو نیا کپڑا نہ ملتا یا کوئی قرشی
اسکو عاریۃً نہ دیتا وہ ننگا ننگا طواف کرتا کبہی کوئی عورت بہی برہنہ ستر طائف ہوتی اپنی شرمگاہ کو کسی
چیز سے تہوڑا سا چہپا لیتی جیسے لنگوٹی وغیرہ اور اکثر یہ ہوتا تہا کہ عورتین رات کو طواف کرتین اس بدعت
کو اونہون نے اپنے جی سے نکالا تہا اوس مین باپ دادون کے قدم بقدم چلتے تہے یا اعتقاد ایسے تہے کہ فعل
اونکے اباواجداد کا مستند ہے طرف کسی امر خدا و شرع الٰہی کے اوسپر اللہ نے انکار کیا حضرت سے کہا کہ جو کوئی
یہ دعوی کرے کہ یہ حکم اللہ نے دیا ہے تم اوس سے یہ بات کہو کہ اللہ ایسے کام کا حکم نہین دیتا تو یہ بات کرنی
ہو فاحشہ منکرہ ہے اللہ ایسا امر کیون کرنے لگا کیا تم اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جو تم کو علم نہین ہے اللہ نے
تو حکم عدل و استقامت و دین پروری کا دیا ہے نہ اس بیشرمی بے حیائی بے عزتی کا کہ ننگے ہو کر
پہر اللہ کا امر یہ ہے کہ تم ہر مسجد مین قبلہ رو ہو کر خاص اوسی کی عبادت کرو عبادت مین استقامت اختیار
کرو مرسلین موید بمعجزات جو کچہ اللہ کی طرف سے خبر دین اور لائین اوسکو سچے دل سے مانو شرائع و عبادت
مین اخلاص برتو کیونکہ اللہ کسی عمل کو بدون ان دو رکن کے قبول نہین کرتا ہے ایک صواب موافق
شریعت حقہ و سنت مطہرہ کے دوسرے خلوص شرک سے **ف** بدء و عود مذکور مین اختلاف ہے مجاہد نے کہا
یعنے جس طرح پہلے تم کو پیدا کیا تہا ویسے ہی پہر پیدا کرے گا یعنے مرنے کے بعد جلاوے گا حسن بصری
نے کہا جیسا تم کو دنیا مین بنایا ہے اسیطرح دوبارہ دن قیامت کے پہر بناویگا قتادہ نے کہا پیدا کیا اونکو
اور وہ کچہ نہ تہے پہر لے گیا اون کو پہر دوبارہ لاوے گا ابن زید نے کہا جیسے اولًا ابتدا کی ہے ایسے
ہی وہ آخرًا بہی اعادہ کرے گا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے حدیث مرفوع ابن عباس کو مؤید اس
مطلب کا ٹہیرایا ہے کہا کہڑے ہوئے حضرت ہمارے درمیان وعظ کہنے کو فرمایا اے لوگو تم حشر کیے جاؤ گے
طرف اللہ تعالی کے برہنہ یا ننگے بدن بے ختنہ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا
فَاعِلِيْنَ اسکو شیخین نے روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا یعنے جیسا کچہ تیرے لکہا گیا ہے ویسے ہی تم ہو گے

دوسرا لفظ یون ہے جیسے تم تہے پہر ویسے ہی ہوگے قرظی نے کہا یعنے جسکی خلقت ابتدا سے اللہ نے شقوت و
بدبختی پر رکہی ہے وہ ویسا ہی ہوگا گو اہل سعادت کے سے عمل کرے اور جسکی ابتدائے خلقت سعادت پر رکہی
ہے وہ ویسا ہی ہوگا گو اہل شقاوت کے سے عمل کرے جسطرح سحر نے اہل شقا کے سے عمل کیے تہے مگر پہر
اپنی ابتدا پر آگئے سدی نے کہا یعنے جسطرح تم کو پیدا کیا ہے ایک فریق ہدایت پر ہی دوسرا گمراہی پر اسی
طرح پہر دوبارہ تم ہوجاؤگے ماؤن کے پیٹ سے باہر آؤگے ابن عباس نے کہا فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ
الضَّلَالَةُ اللہ نے ابن آدم کی خلقت یون شروع کی ہے کہ کوئی مومن ہے اور کوئی کافر کما قال هُوَ الَّذِي
خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ پہر دن قیامت کے انکو اوسیطرح پر اعادہ کرے گا جیسا کہ شروع
مین مومن کافر بنایا تہا اس قول کی تایید حدیث ابن مسعود مین ہے صحیح بخاری مین مرفوعًا آیا ہے قسم ہے اُسکی
جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ ایک تم مین کا عمل کرتا ہے جنت والون کا سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان
اوسکے اور جنت کے مگر ایک باع یا ذراع پہر سابق ہوتی ہے اوسپر کتاب سو عمل کرنے لگتا ہے اہل نار کا سا پہر نار
مین جاتا ہے اور کوئی تم مین عمل کرتا ہے دوزخ والون کا سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور آگ
کے مگر ایک باع یا ذراع پہر سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب وہ عمل کرنے لگتا ہے بہشت والون کا سا حدیث
سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بندہ عمل کرتا ہے لوگون کے دیکہنے مین اہل جنت کا سا اور وہ اہل نار
سے ہے اور عمل کرتا ہے لوگون کے دیکہنے مین دوزخ والون کا سا اور وہ اہل جنت سے ہے نہین ہے اعمال مگر خاتمے
سے رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث بخاری کا قصہ قزمان مین دن احد کے جابر کا لفظ مرفوعًا
یون ہے مبعوث ہوگا ہر نفس اوس حال پر کہ جسپر وہ تہا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ الحديث کو مسلم و ابن ماجہ نے بہی
روایت کیا ہے اس لفظ سے يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَىٰ مَا مَاتَ عَلَيْهِ مثل اسکے ابن عباس سے بہی آیا
ہے حدیث ابن مسعود مؤید اسکی ہے ابن کثیر نے کہا جمع کرنا درمیان اس قول کے اور درمیان آیت فَأَقِمْ
وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا کے ضرور ہے اگر مراد آیت سو یہی قول ہے
اور صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر پہر مان باپ اوسکے یہودی
کرتے ہین اوسکو اور نصرانی و مجوسی بناتے ہین مسلم مین ہے عیاض بن حمار سے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کہتا
ہے مینے پیدا کیا ہے اپنے بندون کو حنفا پہر شیاطین نے آکر انکو دین سے الگ سلگ کردیا الحدیث سو وجہ جمع
کی اس بنیاد پر یون ہے کہ اللہ نے انکو اسلیے بنایا کہ کوئی مومن ہو کوئی کافر ثانی الحال مین اگرچہ فطرت ساری

خلق کی معرفت خدا او توحید الٰہی سب جانتے ہین کہ سوا اوسکے کوئی الٰہ نہین ہے چنانچہ اسی بات کا عہد و
میثاق اون سے لیا گیا تہا اور یہ بات اونکے طبائع و فطرت مین رکہی گئی تہی سو بندا تقدیر یون ٹہیرائی کہ کوئی
اون مین شقی ہوا اور کوئی سعید هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ حدیث مین آیا ہے سب
آدمی صبح کرتے ہین کوئی اپنی جان بیچتا ہے اوسکو آزاد کرتا ہے یا ہلاک اللہ کی تقدیر اوسکی خلق مین نافذ ہی
هُوَ الَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى اَلَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى صحیحین مین آیا ہے کہ جو کوئی اہل
سعادت سے ہوتا ہے اوسکو کام اہل سعادت کا آسان کر دیا جاتا ہے اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوتا ہے اوسکو
کام اہل شقاوت کا آسان کر دیا جاتا ہے اسی لیے اللہ نے فرمایا ہے فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ
الضَّلٰلَةُ پہر اسکی تعلیل یون کی ہے کہ اونہون نے شیطانون کو اپنا دوست بنایا ہے سوا اللہ کے ابن جریر
نے کہا یہ کہلی دلیل ہے خطا پر اوس شخص کی جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ کسی شخص کو کسی معصیت کرنے پر یا کسی
ضلالت کے معتقد ہونے پر عذاب نہین کرتا ہے مگر جبکہ اوس گناہ یا گمراہی کو بعد معلوم کرنے وجہ صواب کے براہ
عناد ربّ کرے اسلیے کہ اگر بات یون ہوتی تو درمیان فریق ضلالت کے جو آپ کو مہتدی خیال کرتا ہے
اور درمیان فریق ہدی کے کچہ فرق نہ ہوتا حالانکہ اللہ پاک نے درمیان اسمار و احکام ہر دو فریق کے اس
آیت مین فرق کیا ہے **ف** فتح البیان کا بیان سنو فاحشہ وہ گناہ ہے جو قبح و فحش مین متبالغ ہو اکثر
مفسرین نے کہا ہے کہ مراد یہان طواف مشرکین ہے ننگے ہو کر عطا نے کہا شرک ہے ظاہر یہ ہے کہ لفظ عام
ہے دونو امر پر صادق آتی ہے مطلب یہ ٹہیرا کہ وہ جب کوئی گناہ بد متبالغ فی القبح کرتے تو اوسکے کرنے
مین دو عذر بیان کرتے ایک یہ کہ ہمنے آبا کو اسی فعل فاحشہ پر پایا ہے ہم اونکے مقلد و مقتدی ہین دوسرے
یہ کہ اللہ نے ہمکو یہی حکم دیا ہے سو یہ دونون عذر ابطل باطلات انکر منکرات ہین غایت درجہ کے فاسد و کاسد
ہین اسلیے کہ باپ دادون کا کسی امر قبیح پر عامل ہونا اونکے لیے دلیل جواز فعل مذکور نہین ہو سکتا ہے
یہ تو محض اونکی تقلید باطل بے اصل کرتے ہین وہ بہی امور مذہبی مین ورنہ دنیاوی کامون مین ہرگز اونکے
مقلد نہین بنتے ہین کسینے نہ سنا ہوگا کہ کوئی شخص از خود دریا مین ڈوبکر مر گیا یا اپنے لیے ہم حرق خودکشی
کو اوسنے روا رکہا فقط اسلیے کہ اوسکے باپ نے بہی اسیطرح اپنی جان کہوئی تہی یا اگر باپ نے سارا مال لٹا
دیا تہا تو یہ بہی سب مال برباد کر دے رہا اللہ کا حکم کرنا سو معاذ اللہ کہ اللہ پاک کسی فعل ناپاک کا حکم کرے
بلکہ اللہ کا امر یہ ہے کہ اتباع نبی کرو کتاب منزل پر چلو سنت پیغمبر کو دانتون سے پکڑو تم یہ دعوی باللہ پر کس

دلیل سے کرتے ہو قتادہ نے کہا ہے اللہ نے کبھی کسی بندے کو اکرام کسی معصیت پر نہین کیا ہے نہ اوس معصیت پر راضی ہوا نہ اوسکو حکم اوس معصیت کرنیکا دیا ہان تم سے طاعت پر راضی ہوتا ہے معصیت سے تم کو نہی فرماتا ہے حاصل یہ ہوا کہ ہر دو عذر باطل ہین اول اسلیے کہ تقلید رجال ہے ثانی اسلیے کہ افترا علی ذی الجلال ہے سلیمان جمل نے کہا ہے کہ اس آیت مین اُنکی دوسری بات کو رد کیا پہلی بات سے تعرض نہ فرمایا اسلیے کہ فساد اوسکا واضح تھا کیونکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ تقلید آبا کی کوئی حجت نہین ہوتی ہے ہان دوسری بات پر انکار فرمایا کہا کیا تم اللہ پر جھوٹ باندہتے ہو جو نہین جانتے اس مین تقریع عظیم و توبیخ فخیم ہے کیونکہ جب جہل سے کوئی بات کسی شے مین کہنا قبیح ہے تو پہر اللہ کے حق مین اور بہی زیادہ قبیح ہو گی **ف** اس آیت شریف مین زاجر اعظم اور وعظ بالغ ہے مقلدین آبا و اجداد و مشائخ و اساتذہ و ائمہ کو مذہب مخالف حق میں نہ سنت رجق مین اسلیے کہ یہ تقلید اقتدا ہے اہل کفر کا نہ اہل حق کا کیونکہ مقلدین کا قول ہے کہ اِنَّا وَجَدْنَا آبَائَنَا عَلٰی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰی اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ دوسرا قول ہے وَجَدْنَا عَلَیْهَا آبَائَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا سو مقلد اسی گھمنڈ مین ہے کہ اوس نے اپنے باپ کو اوسی مذہب پر پایا ہے اور اللہ نے اسکا حکم دیا ہے اور وہی حق و صواب ہے اور اگر یہ غرور نہ ہوتا تو ہرگز اوس خصلت پر باقی نہ رہتا یہ وہی خصلت ہے جسکے سبب سے یہودی یہودیت پر نصرانی نصرانیت پر بدعتی بدعت پر مشرک شرک پر باقی ہین یہ بقا اُنکا ان ضلالات پر اسی لیے تو ہے کہ اونہون نے اپنے آبا و اجداد کو مذہب یہودیت و نصرانیت و بدعت و شرک پر پایا ہے اور حسن ظن سے یہ خیال کیا ہے کہ جس طریقے پر وہ تہے اور گذر گئے وہی سیدہی راہ حق کی تہی اللہ نے اُنکو اُسی راہ پر چلنے کا حکم دیا تہا اسی وجہ سے اپنے لیے نہ نظر کرتے ہین نہ طلب حق نہ دین سے کچہ بحث رکہتے ہین اسیکا نام تو تقلید بحت قصور خالص ضلال محض کذب صریح تقول علے اللہ افترا علے الاسلام تجری علے الرسول استخفاف نبی مقبول ہے اَللّٰهُمَّ غَفْرًا ای شخص تو جو کسی ایک مذہب پر مذاہب اسلامیہ سے ناشی و نامی ہوا ہے مین تیرے لیے نذیر عریان ہون تحذیر مین مبالغہ ہون خبردار تو کبھی یہ نہ کہنا کہ مین باپ دادا کی پر دادا کی راہ پر ہون اللہ کا امر یون ہی ہے کیونکہ یہ کہنا گویا تیرا ستم ہوتا ہے ضلالت پر اب تو وہ وقت آیا ہے کہ شر خیر سے صحیح سقیم سے رائے فاسد روایت صحیحہ سے خلط ملط ہو گئی ہے حالانکہ اللہ نے اس امت کیطرف فقط ایک نبی بہیجا ہے امت کو اوسکے اتباع کا امر فرمایا ہے اُسکی مخالفت سے نہی کی ہے فرمایا ہے مَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا سوا گر ائمہ مذاہب کی رائ مجرد اور اتباع اُنکا حجت علے العباد ہوتا تو اس امت کے لیے بہت سے رسول تعداد رائے ثابت ہوتے ہین

جو بکلف مین لوگون کے ساتھہ اوس تکلیف کے کہ جسکا حکم اللہ نے اون کو نہین دیا ہے ایک غفلت عجیب دہول
عظیم حق سی یہ ہے کہ مقلدین نے باوجود موجود ہونے کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے آرا رجال تقلید اشخاص یا شخص
خاص کو اختیار کیا ہے حالانکہ اُنکے درمیان مین اُنکے شہرون قریون قصبون ملک و اقلیم مین ایسے لوگ اب
بہی موجود مین جن سی یہ کتاب و سنت کو لے سکتی سمجہ سکتے ہین اور آلات فہم و اوزار عقل و ملکہ تفقہ بہی
رکہتے ہین ٹری حیرت ہے کہ علوم عقلیہ و فنون فلسفیہ مین دعوی یکتائی کا ہو جن میا بال کی کہال نکالی گئی
ہے اور امور معاش و خانہ داری مین سرآمد عقلائے روزگار کہلائین اور کمال ذہانت و فطانت و غایت
دانش و نکتہ چینی مین مثل اپنا کسی کو نہ جانین اور حل غوامض و کشف معضلات و دقت فہم و باریک بینی مین
مشار الیہ فرقہ رائے ہون مگر بابت کتاب اللہ کے جسکا وصف آیات بینات ہے اور بابت سنت مطہرہ
کے جسکی رات مثل دن کے ہے قصور فہم کا اقرار کرین اور اسکے سمجہنے کو آباؤ اسلاف و ائمہ مین منحصر رکہین
یہ بہی ایک نشانی ہے اللہ کی واسطے اتمام حجت کے کہ خود مقلدین بابت فہم کتاب و سنت کے معترف ہین اپنے
جہل و نادانی و بے فہمی و بے شعوری و عدم لیاقت کے قطع نظر اسکے کہ علما کبار امت جیسے ابن عبد البر
وغیرہ نے تصریح کی ہے اس بات کی کہ شمار مقلدین کا زمرۂ علما مین نہین ہے اگرچہ حامل اسفار کیون نہون
یا لوگ اُنکو ٹرا مولوی ملا سمجہین کیونکہ علم نام ہے قرآن و حدیث و فرائض کے جاننے کا پس جسکو اللہ و رسول کے
احکام پر اطلاع صحیح حاصل ہے اور مسائل اسلام کو کسی کتاب فقہ سنت سی یا زبان سے کسی عالم قرآن و حدیث
کے سن چکا اور معلوم کر چکا ہے گو قدرت کتابت و قرارت کتب درسیہ وغیرہ پر نہ رکہتا ہو تو حقیقت مین وہی
عالم دین ہے نہ وہ گروہ جو کاسہ لیس کفار یونان و پرستار علما رفلاسفہ و متبع خطوات شیطان ہے یہ گفتگو
ہماری ہرچند آج کے دن ہمارے برادران علاقی و اخیافی پر گران گذرتی ہے لکن ہم اظہار مین اس حق و
صواب کے مجبور ہین ہمسے ہمارے رب معبود نے عہد لیا ہی کہ جو حق ہمکو معلوم ہے ہم اوسکو ظاہر کردین اگر نہ کرینگے
تو ملعون ٹہیرینگے عصمنا اللہ تعالی خیر اگر ہم تغییر منکر پر اپنے ہاتہہ سی مقہور ہین تو زبان سے تو ہم گونگے
نہین کہ سونہہ سی بہی کلمہ صواب و قول حق نہ نکالین اگر خوف جان و مال و آبرو کا مقتضی ہے زبان بندی کو
تو ہماری دلپر تو کسیکا قابو نہین ہے اور نہ مہر لگی ہے الحمد للہ کہ اللہ نے ہم کو حق دکہا دیا باطل سے بچا دیا
یہی توفیق عمل سو اسکے لیے ہم سائل زمان و مکان ہین اور طالب طاقت و توان اسکان اللہم غفرا
ف پہر اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ تم کفار مشرکین سے یہ بات کہدو کہ میرے رب کا حکم تو یہ ہے کہ عدل

ہونا چاہیے مجاہد و سُدی نے کہا یہ دلیل ہے اسپر کہ اللہ آمر بعدل ہے نہ جیسا کہ اونہوں نے زعم کیا کہ اللہ پاک آمر
بغحشا ہے کسینے کہا مراد قسط سے اس جگہہ لا الہ الا اللہ ہے یہی قول ابن عباس کا بہی ہے بعض نے کہا عبارت
مین حذف ہے یعنے قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ فَاَطِیْعُوْہُ مراد اقامت وجوہ سے نماز مین اس جگہہ سو نہہ کرنا
ہے طرف قبلے کے جبکہ سجدون مین ہوں یا یہ مراد ہے کہ قصد کرو عبادت خدا کا مستقیم ہو کر غیر کی طرف مائل
نہ ہو وقت ہر سجدہ کے یا ہر مسجد مین مگر اول اولے ہے پہر حکم دیا عبادت بالاخلاص کا یعنے موحد غیر مشرک ہو
تم ویسے ہی عود کروگے جیسے شروع ہوئے تھے زجاج نے کہا یعنے جیسا اللہ نے تمکو ابتداے خلق مین بنایا پہر
ایسا ہی بعد عدم کے پہر ایجاد کریگا تشبیہ نفس احیا و خلق مین ہے نہ کیفیت و ترتیب مین مقصود قائم
کرنا حجت کا ہے منکرین بعث پر یا ہم بعد بعث کے محسن کو جزاء احسان مسی کو سزاے اساءت دینگے یا جس طرح
تم ماؤن کے پیٹ سے تہے دست برہنہ سے نکلے تہے ویسے ہی پہر عود کروگے کوئی شے پاس تمہارے نہ ہوگی
کقولہ تعالیٰ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ بعض نے کہا معنے یہ ہین کہ جس طرح
ہمنے تمکو مٹی سے بنایا ہے اسیطرح پہر تم مٹی مین ملوگے مجاہد نے کہا عود کروگے تم شقی و سعید ہوکر جابر نے
کہا مومن اپنے ایمان پر منافق اپنے نفاق پر مبعوث ہوگا اللہ نے ایک فریق کو ہدایت کی ایک فریق پر
ضلالت رکہی فریق ہدایت وہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا تابع انبیا ہوا فریق ضلالت گروہ کفار کا ہے
جابر سے ذکر قدریہ کا آیا کہا قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ فَرِیْقًا الخ اس آیت مین دلیل ہے اسپر
کہ ہدایت و ضلالت طرف سے اللہ کے ہوتی ہے حدیث ابن عمر و مین مرفوعا آیا ہے پیدا کیا اللہ نے اپنی خلق
کو اندہیری مین پہر ڈالا اونپر نور اپنا جسکو وہ نور پہونچا اوس نے ہدایت پائی جو چوک گیا وہ گمراہ ہوا اَخْرَجَهُ
التِّرْمِذِیُّ غرضکہ جس گروہ پر ضلالت ثابت ہوئی اوس گروہ نے اللہ کو چہوڑکر شیطانون کو اپنا اولیا ٹہیرایا
معہذا اُنکو یہ خیال ہے کہ وہ راہ یاب ہدایت مآب ہین ہرگز اپنی ضلالت کا اقرار نہین کرتے یہ نہایت
درجہ کا تمرد و عناد ہے یہ آیت حجت ہے معتزلہ پر اس بات مین کہ ہدایت و ضلال طرف سے ذی الجلال کے ہے
نیز دلیل ہے اسپر کہ وہ کافر جو ہونا اپنا دین حق پر گمان کرتا ہے اور جاحد و معاند دونون کفر مین برابر ہین اور
مجرد ظن و حسبان صحت دین مین کافی نہین ہوتا ہے بلکہ جزم و قطع و یقین کا ہونا ضرور ہے اسلیے کہ اللہ نے
کفار کی مذمت کی ہے اسپر کہ اُنکو گمان ہے اپنے مہتدی ہونیکا سو اگر حسبان و گمان مذموم نہ ہوتا تو
اللہ اُنکی مذمت نہ کرتا یہ بہی ثابت ہوا کہ شارع امر باطل مستحق ذم ہوتا ہے خواہ یہ گمان کرے کہ وہ ہدایت پر

پ ۸ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۝ اے اولاد آدم کی لے لو اپنی رونق ہر نماز کے وقت اور کھاؤ اور پیو اور مت اڑاؤ اوسکو خوش نہیں آتے اڑانے والے ف یعنے لباس نماز مین فرض ہے مرد کو کمر سے تا زانو ڈھانکنا اور عورت کو سارا بدن مگر لونڈی کو زانو سے نیچے اور بغل ہے اور کھلا معاف ہے اور کپڑا بار یک جسمین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہیں اور فرمایا مت اڑاؤ یعنے منع کام مین خرچ نہ کرو اتنے یہ آیت رد ہے مشرکین پر کیونکہ اونکا اعتماد طواف مین عریانی پر تہا جس طرح مسلم و نسائی و ابن جریر کے نزدیک حدیث ابن عباس مین آیا ہے اور لفظ ابن جریر کا یہ ہے كَانُوا يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ عُرَاةً الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الرِّجَالُ بِالنَّهَارِ وَالنِّسَاءُ بِاللَّيْلِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ ؎

اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ كُلُّهٗ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ

فقال الله تعالى خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ابن عباس نے کہا لوگ گہر کا طواف ننگے کرتے تہے الله نے حکم زینت کا فرمایا یعنے لباس کا جو ساتر عورت ہو اور اسکے سوا جو اچھا کپڑا جامہ ہو مجاہد و عطا و نخعی و ابن جبیر و قتادہ و سدی و ضحاک و زہری اور بہت سے ائمہ سلف کا قول یہی ہے کہ آیت باب حج مین طواف مشرکین کے اوتری ہے مگر حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوْيَه ابن کثیر نے کہا اسکی صحت مین نظر ہے بہر حال اس آیت اور اس سنت سے جو اس باری مین آئی ہے تجمل کرنا وقت نماز کے خصوصاً دن جمعہ اور عید کے مستحب ہے اسی طرح خوشبو کا ملنا مسواک کرنا بہی داخل زینت ہے افضل لباس سفید کپڑا ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ پہنو تم سفید کپڑے یہ بہتر کپڑے ہین تمہارے اور کفن کرو اُن مین مردون کو بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے جو بت کو جلا دیتا ہے بال اگاتا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ یہ حدیث جید الاسناد ہے اسکے رجال شرط مسلم پر ہین رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے سمرہ بن جندب کا لفظ یہ ہے لازم ہین تمپر سفید کپڑے تم پہنو انکو وہ اطہر و اطیب ہین کفن کرو تم اون مین اپنے مردون کو رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَهْلُ السُّنَنِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ ابن سیرین نے کہا تمیم داری نے ایک چادر ایک ہزار کو خرید کی تہی اوسمین نماز پڑہا کرتے رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ ف بعض سلف نے کہا ہے الله پاک نے ساری طب آدہی آیت مین جمع کر دی ہے یعنے کہاؤ پیو مت اڑاؤ ابن عباس نے کہا کہا تو جو چاہو پہن جو چاہو جب تک کہ دو باتین نہ ہون سرف و مخیلہ

پینے اور اتنا اوترانا دوسرا لفظ یہ ہے کہ حلال کیا اللہ نے کھانا پینا جب تک اوڑانا اترانا نہ ہو اسنادہ صحیح
حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعا آیا ہے کھاؤ پیو پہنو صدقہ دو بغیر مخیلہ و سرف کہ اللہ چاہتا ہے
کہ دیکھے اپنی نعمت اپنے بندے پر رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ بِلَفْظِ کُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَ
الْبَسُوْا فِی غَیْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِیْلَۃٍ مقدام بن معدیکرب کندی کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے نہین بھرا ابن آدم نے کوئی برتن بدتر اپنے پیٹ سے کافی ہین ابن آدم کو اکلات یعنی چند
لقمے جو سیدھا رکھین اوسکی پیٹھ کو پھر اگر ضرور ہی پیٹ بھرے تو تہائی واسطے کھانے کے اور تہائی واسطے
پینے کے اور تہائی واسطے سانس لینے کے رکھے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن
صحیح ہے انس بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے اِنَّ مِنَ السَّرَفِ اَنْ تَاْکُلَ کُلَّ مَا اشْتَہَیْتَ رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی
فِی مُسْنَدِہٖ وَالدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْاَفْرَادِ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ تَفَرَّدَ بِہٖ بَقِیَّۃُ سدی نے کہا
جو لوگ برہنہ طواف کعبہ کا کرتے تھے وہ موسم مین روغن کھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے اللہ نے کہا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
یعنے تحریم مین اسراف نہ کرو مجاہد نے کہا یعنے کھاؤ پیو جو رزق دیا ہے تم کو اللہ نے ابن زید نے کہا مت
کھاؤ حرام یہ اسراف ہے ابن عباس نے کہا اللہ مسرفین کو طعام و شراب مین دوست نہین رکھتا ابن جریر
نے کہا یعنے لوگ حلال یا حرام مین حد سے آگے بڑھ جاتے ہین وہ لوگ اللہ کو پسند نہین ہین حلال مین
غلو یہ ہے کہ حرام کو بھی حلال کر لے حرام مین غلو یہ ہے کہ اوسکو حلال سمجھ لے یہ تجاوز ہے حد سے اعتداء
و اسراف ہے اکل و شرب مین بلکہ مناسب ہے کہ حلال کو حلال حرام کو حرام سمجھے اسی کا نام عدل ہے جسکو
اللہ نے واجب کیا ہے یہ شعر شاعر کا ہے

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ زفہمیم بخاطر ست — وازامر یاد ماند کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مرا

اگر بطور طعن کے اہل کفر پر ہے تو خیر ورنہ خود کفر ہے عیاذاً باللہ **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے آیت
خطاب ہے سارے بنی آدم کو اگرچہ ورود اوسکا سبب خاص پر ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ
خصوص سبب کا زینت وہ شے ہے جس سے لوگ آرایش کرین جیسے لباس یہ حکم ہے کہ جب مسجد مین
نماز یا طواف کو آؤ تو ننگے نہ آؤ آیت دلیل ہے وجوب ستر عورت پر حالت نماز مین یہی مذہب ہے جمہور کا
بلکہ ہر حال مین نزدیک اہل علم کے چھپانا ستر کا فرض ہے اگرچہ آدمی تنہا خالی کیون نہ ہو احادیث صحیحہ
اسپر دلیل مین بعض نے کہا امر زینت سے علاوہ لباس کے شانہ و عطر ہے یہ بھی مثل تستر و تقہر

قول اول اولی ہے اس قسم کے تزین کو اگر مستحب کہین تو ہو سکتا ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے حضرتؐ
نے کہا لو زینت نماز کی کہا وہ کیا ہے کہا اِلْبَسُوْا نِعَالَكُمْ فَصَلُّوْا فِيْهَا جوتا پہنکر نماز پڑہا کرو رَوَاهُ ابْنُ
عَدِيٍّ وَّاَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ مَرْدُوْيَه السّ کا لفظ مرفوع تفسیر آیت باب مین یون ہی صَلُّوْا فِيْ نِعَالِكُمْ
اَخْرَجَهُ الْعُقَيْلِيُّ وَاَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ مَرْدُوْيَه وَابْنُ عَسَاكِرَ احادیث مشروعیت نماز مین اندر نعل کے
بہت آئی ہین رہی یہ بات کہ وہ احادیث تفسیر آیت باب ہین جسطرح کہ اسحدیث مین آیا ہے سو حال اسناد
احادیث مذکورہ کا معلوم نہین ہے ہان اسقدر ثابت ہے کہ آدمی ایک کپڑے مین نماز پڑہے کوئی شے دوش پر
نہو صحیحین وغیرہما مین روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نہی آئی ہے مین کہتا ہون جس چیز کا پہننا
استعمال کرنا بدن پر شرعاً جائز ہے اور لغۃً وعرفاً داخل زینت ہے اوسکا عمل مین لانا وقت نماز کے ممنوع
نہین ہے خواہ پاک جوتا ہو یا دستار تکلف یا تاج مکلل یا سلاح یا قوس یا کمر بند قیمتی اسیطرح حکم کہانے پینے
کا عموماً جو جی چاہے اور میسر ہو بغیر اسراف کے دیا ہے سرف یہ ہے کہ حلال کو حرام کرلے یا حرام کیطرف ہاتھ بڑہاوے
یا کہانے پینے مین افراط کرے مقدار سے زیادہ کہاوے یا تکلف مین اسراف کرے سو جسطرح زیادتی منع ہے
اور اوڑانا مال وطعام کا حرام ہے اسیطرح ترک طعام وشراب مین کوئی زہد نہین ہے بلکہ تارک اوسکا قاتل
نفس ہے خودکشی کرنا چاہتا ہے بلکہ اہل نار سے ہے جسطرح احادیث صحیحہ مین آچکا ہے اور جو شخص اتنا کم کہاتا
ہے کہ بدن ضعیف ہوگیا طاعت واجبہ کے ادا کرنے سے عاجز رہا اپنے اور اہل عیال کے لیے کما نہین سکتا
وہ مخالف امر وارشاد الٰہی ہے اسیطرح جو مسرف ہے انفاق مین اہل سفہ وتبذیر کی طرح خرچ کرتا ہے وہ بہی
مخالف شرع الٰہی ہے اور نہی قرآنی مین واقع ہے اسیطرح محرم حلال ومحلل حرام داخل مسرفین ہے زمرۂ مقتصدین
سے خارج ہے بے حاجت کہانا یا شکم سیری پر کہانا داخل اسراف ہے آیت شریف دلیل ہے اس بات پر کہ
ساری مطعومات ومشروبات حلال ہین مگر جسکو شرع نے خاص کرلیا ہے ساتھ کسی دلیل تحریم کے کیونکہ اصل
سب اشیا مین اباحت ہے مگر جسکو شریعت نے محظور کردیا دلیل مفصل سے تحریم اوسکی ثابت ہوچکی علی بن حسین
بن واقد کا قول اوپر گذر چکا ہے کہ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ الطِّبَّ كُلَّهٗ فِيْ نِصْفِ اٰيَةٍ مراد یہی آیت ہے غرضکہ
اللہ اسراف کرنیوالون کو کہانے پینے مین ہو یا پہننے اوڑہنے مین یا مال اوڑانے مین دوست نہین رکہتا
ہے یہ وعید وتہدید ہے حق مین مسرفین کے کیونکہ اللہ کی دوستی عبارت ہے اوسکی رضامندی سے بندے
سے راضی ہوکر ثواب دیتا ہے سو جب اللہ محب اہل اسراف کا نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اوس بندے سے ناراض

ہے یہ وعید سخت ہوئی سرف پر کہانے پینے پہننے مین ٹہرے عمدہ مستحق اس وعید کے فساق و فجار دولتمند

آسودہ حال ہین قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ

لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

تو کہہ کس نے منع کی ہے رونق اللہ کی جو پیدا کی ہے اوس نے اپنے بندون کے واسطے اور ستہری چیزین کہانے

کی تو کہہ وہ ہے ایمان والون کے واسطے دنیا کی زندگی مین نری انکی ہین قیامت کے دن یون بتاتے ہین ہم آیتیں

جن لوگون کو بوجھہ ہے **ف** یعنی منع کام مین خرچ نہ کرے باقی کہانا پینا سب روا ہے جو نعمت ہے مسلمانون کے

واسطے پیدا ہوئی ہے دنیا مین کافر بہی شریک ہو گئے آخرت مین فقط اونہین کو ہے انتہے یہ آیت پاک رد

ہے اونپر جو کسی شے کو ماکل و مشارب و ملابس سے بدون شرع الٰہی کے اپنے جی سے حرام بتاتے ہین اللہ نے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تہا تم ان مشرکون سے جو بآراء فاسدہ خود تحریم اشیاء ابتداع احکام کرتے ہین

یہ بات کہدو کہ یہ اشیاء اللہ نے انکے لیے بنائے نکالے پیدا کیے ہین جو اللہ پر ایمان لائے ہین دنیا مین اللہ کو

پوجتے ہین اگرچہ کفار بہی اون اشیا مین شریک مؤمنین ہو گئے ہین احساس دنیا مین ولکن قیامت مین یہ ساری

زینت کہانے پینے پہننے وغیرہ کی خاص اہل ایمان کو ہوگی وہان کوئی ایک کافر بہی شریک انکا نہ ہوگا کیونکہ

جنت کفار پر حرام ہے ولله الحمد اللہ پاک نے اس آیت مین کہولکر کہدیا ہے کہ اچھا کہانا اچھا پہننا کچھ منع

نہین ہے اگر نقصان ہے تو اسیقدر کہ مصلحت الٰہی و حکمت بالغہ جہان بنا ہی مقتضی شرکت کفار کی

بہی اس لباس و طعام مین یہان خاص دنیا کی زندگی مین ہو گئی ہے ورنہ وہان آخرت مین تو خالص مسلمانون

مومنون ہی کے لیے یہ سب ٹہاٹہہ ہوگا کفار محروم رہین گے ولله الحمد والمنة ابن عباس نے کہا قریش طوف

بیت مین عریان ہو کر سیٹی دیتے تالی بجاتے او سپر اللہ نے یہ آیت بہیجی یعنی حکم کیا کپڑا پہننے کا **ف**

فتح البیان کا لفظ یہ ہے زینت کہتے ہین لباس وغیرہ اشیا مباحہ کو جس سے آدمی آرایش کرتا ہے جیسے جواہر

وغیرہ جو معادن سے نکلتے ہین تزین کرنا ساتھہ انکے منع نہین یہ کہنا کہ مراد یہان خاص ملبوس ہے بلا وجہ ہے

بلکہ لباس منجملہ مشتملات آیت شریف کے ہے سو پہننا جامہ جدید نفیس گران بہا کا جبکہ محرمات مین سے نہو

منع نہین یا جن اشیا کو آرایش و زیب و زینت مین دخل ہے اور کوئی مانع شرعی انسے نہین ہے تو تزین

کرنا ساتھہ انکے درست ہے کوئی حرج نہین یہ گمان کسیکا کہ یہ تزین مخالف زہد ہے غلط واضح ہے یہ اور

بات ہے کہ کوئی شخص براہ تواضع تزین ترک کردے نہ مخالف زہد سمجھہ کر کہ وہ اولی و افضل ہوتا ہے جس طرح

حدیث مین آیا ہے کہ بذاذت ایمان ہی یعنے بے تکلف رہنا میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے پہننے سے عار
نہ کرنا ایمان کی نشانی ہے رازی نے کہا ہے آیت متناول ہے جمیع زینت کو ساری انواع ملبوس و اقسام
زیور نیچے اوسکے داخل ہین اگر نص مقتضیہ تحریم استعمال ذہب و حریر کے حق مین مردون کے وارد نہوتی تو
وہ بہی اس عموم مین داخل رہتے انتہے اللہ نے اس زینت کو اپنے بندون کے لیے برآمد فرمایا ہے روئی
کتان زمین سے ریشم کیڑے سے اشعر صوف پشت حیوان سے چہال درخت سے دوع وجواہر معادن سے
پیدا کیے یہ سب داخل لباس ہین طیبات سے مراد لذیذ کہانے پینے ہین ترک طیبات مین کوئی زہد نہین
ہے بعض فقیر درویش طعام لذیذ کو بدمزہ کرکے کہاتے ہین کوئی ایک نوع طعام کو دوسری نوع طعام
مین ملا کر خراب کرتا ہے کوئی پانی ڈالکر بدطعم بناتا ہے کوئی خشک کرکے یا باسی کرکے کہاتا ہے اُسکو
موجب تقاوت و زہادت کا سمجہتا ہے سو یہ کچہ زہد و تقوی نہیں ہے بلکہ کفران نعمت و خلاف سنت ہی
عمدہ کہانا جب ایک عمدہ برتن مین سامنے نکل کر تازہ بتازہ آتا ہے تو ایک تجلی خاص اُسپر نمایان ہوتی
ہے اوسکا کہانے والا بے اختیار شکر خدا کا دل سے کرتا ہے فقط یہ جاہل اس شکر سے محروم رہتے ہین کاش
نہ ملنے پر صبر ہی کرتے تو صابر ہوتے آفت تو یہ ہے کہ دیدہ و دانستہ قصداً و عمداً موجب شکر کو ضائع کرکے
اجر شکر و خیر نعمت سے حرمان نصیب ہوتے ہین لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اسطرح کے بدعات جاہل فقیرون
نے بہت کچہ بنام نہاد زہد و قناعت و ترک دنیا نکال رکہے ہین احمقون کو اپنا مرید بے وقوفون کو اپنا
معتقد ایسے ہی امور سے بنا رکہا ہے یہ نہین سمجہتے کہ مقصود شرع موافقت حق ہے نہ مخالفت نفس ابن
جریر نے کیا اچہی بات کہی ہے کہ جسنے روئی و کتان کا کپڑا باوجود قدرت و حلت کے چہوڑ کر پہننا لباس
صوف و شعر کا اختیار کیا ہے یا گیہون کی روٹی ترک کرکے مسور کی دال و ساگ کا کہانا پسند کیا ہے
یا گوشت کا کہانا بخوف عارض ہونے شہوت کے ترک کردیا ہے وہ خطا پر ہے ابن عباس نے کہا طیبات
ودک لحم سمن ہے کیسنے کہا گوشت گہی ہے قتادہ نے کہا بحائر سوائب ہین جنکو حرام ٹہیرا رکہا تہا بعض نے کہا
آیت اپنے عموم پر ہے ہر شے مستلذ و مشتہی سائر مطعومات کی اوس مین داخل ہے مگر جسکو نص نے حرام کردیا یہی
حق ہے ابو السعود و بیضاوی نے کہا آیت مین دلیل ہے اسپر کہ اصل مطاعم و ملابس و انواع تجملات مین اباحت
ہے کیونکہ استفہام واسطے انکار کے آیا ہے پہر اللہ نے فرمایا کہ یہ اشیاء واسطے اہل ایمان کے ہین اصالۃً
و استحقاقاً گو ما دام الحیات کفار بہی انکے شریک کیون نہ ہون شرکت کفار کی تبعاً ہے نہ اصالۃً بالعرض

ہے نہ بالذات لقولہ تعالی وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ پہر قیامت
مین یہ چیزین خاص مومنون ہی کو ملین گی وہان کسی کافر مشرک کی شرکت نہ ہوگی یا مراد خلوص ہے تکدیر
وتنغیص وغم سے اسلیے کہ کبہی دنیا مین یہ واقع ہوتا ہے مگر اول اولی ہے ابن عباس نے کہا کفار مشارک
مسلمین ہین طیبات حیات دنیا مین اچہا کہانا اچہا کپڑا پہنتے ہین اچہی عورتون سے بیاہ کرتے ہین پہر اللہ
ان طیبات کو وہان خالص واسطے ایماندارون کے کر دیگا مشرکون کو اوس مین سے کچہ بہی نہ دیگا

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا
بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ تو کہہ میرے رب نے منع کیا ہر
بیحیائی کے کام سے جو کہلی ہین اُن مین اور جو چہپی اور گناہ اور زیادتی ناحق کی اور یہ کہ شریک کرو اللہ
کا جسکی اوس نے سند نہین اُتاری اور یہ کہ جہوٹ بولو اللہ پر جو تمکو معلوم نہین **ف** عبداللہ نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہین کوئی غیرت دار زیادہ اللہ تعالی سے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالشَّيْخَانِ
سورۂ انعام مین کلام متعلق بفاحشہ ظاہر و باطن گذر چکا ہے سدی نے کہا اثم معصیت ہے بغی تجاوز
کرنا ہے لوگونپر ناحق مجاہد نے کہا اثم سارے معاصی ہین باغی کی بغی اوسی کی جان پر پڑتی ہے حاصل
تفسیر اثم و بغی یہ ہے کہ اثم وہ خطایا ہین جنکا تعلق نفس فاعل سے ہے بغی وہ ہے جو متعدی الی الناس
ہو سو اللہ نے دونون کو حرام کیا ہے اسیطرح شرک سے منع کیا اور شرک کو بے اصل بات کہا یعنے اللہ
کی عبادت مین کسی اور کو شریک کرنا حرام ہے یہ دعوی تمہارا کہ اللہ کا کوئی بیٹا ہے یا بیٹی یا ساجہی
محض افترا و کذب و دروغ بندی ہے خدا پر تم اپنے جہل و بے علمی سے یہ دعوی کرتے ہو کقولہ فَاجْتَنِبُوا
الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ (بتون کی گندگی سے) **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے فواحش جمع ہے فاحشہ کی ہر معصیت فعلی
قولی اوس مین داخل ہے ظاہر و باطن سے سر و علانیہ مراد ہے تخصیص فاحشہ کی ساتہ زنا کے بلا وجہ ہے
لفظ اثم متناول ہر عصیان ہے بڑا گناہ ہو یا چہوٹا تخصیص اثم بخمر بے وجہ ہے گو خمر داخل اثم ہے صحاح
مین کہا ہے خمر کا ایک نام اثم بہی ہے حسن و عطا نے کہا اسماے خمر سے ایک اثم ہے ابن سیدہ نے
کہا میرے نزدیک تسمیہ خمر کا اثم صحیح ہے اسلیے کہ شرب خمر اثم ہے ابن الانباری نے اسکا انکار کیا کہا
یہ نام خمر کا نہ جاہلیت مین تہا نہ اسلام مین ہوا ہان کبہی خمر زیر اثم داخل ہوتی ہے لقولہ تعالے قُلْ
فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ نحاس نے کہا سارے معاصی اثم ہین فرا نے کہا اثم وہ ہے جو حق نہ ہو اور زبان

درازی کرنا ہے لوگونپر انتہے بعضنے کہا اثم گناہ صغیرہ ہین فواحش گناہ کبیرہ یا اثم وہ ہے جسمین حد نہین فاحشہ وہ ہے جسمین حد واجب ہے یہ قول قریب بقول اول ہے کسینے کہا اثم لغت مین گناہ کو کہتے ہین اسمین مین بڑے چھوٹے گناہ سب داخل ہین اور فاحشہ خاص کبیرہ کو کہتے ہین ادر اثم مطلق گناہ کو اولی ان اقوال مین قول اول ہی بغی سے مراد وہ ظلم ہے جو مجاوز حد ہو اور لوگونپر دست درازی کرنا جو کہ یہ گناہ بہت بڑا ہے اسلیے اسکو جداگانہ ذکر فرمایا کقولہ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ہان اپنا حق سو مال مانگنا خارج ہے ناحق ہونے سے نہی شرک سے تہکم ہے ساتہہ مشرکون کے اس لیے کہ اللہ ایسے دلیل نہین اُتارتا ہے کہ غیر کو اوسکا شریک کیا جاوے یہ تو محض اُنکا تقول ہے اللہ پر بے جانے بوجہے کہ اپنے تحلیلات تحریمات کو بغیر اذن خدا کے منسوب بخدا کرتے تہے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ○ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

ہر فرقے کا ایک وعدہ ہے پہر جب پہونچا اُنکا وعدہ نہ دیر کرین ایک گہڑی نہ جلدی اے اولاد آدم کی کبہی پہونچین تمہارے پاس رسول تم مین کے سناوین تم کو آیتین میری تو جس نے خطرہ کیا اور سنوار پکڑی نہ ڈر ہے اون پر اور نہ وہ غم کہاوین اور جنہون نے جہوٹہہ جانین آیتین ہماری اور تکبر کیا اون کیطرف سو وہ ہین دوزخ کے لوگ اُسی مین رہ پڑے

ف یعنی ہر قرن و جیل کے لیے ایک اجل و مدت معین و میقات مقدر ہے جس سے ایک ساعت کا تاخر و تقدم نہین ہوتا وعدہ کم نہ زیادہ پہر آدمیون کو ڈرایا کہ دیکہو رسول آوینگے خوشی و ڈر لاوینگے سو جو کوئی محرمات کو چہوڑ دیگا طاعات کریگا وہ بے خوف و بے غم ہوگا اور جو مکذب آیات نبی کا عمل کرنے سے تکبر کریگا وہی دوزخ مین ہمیشہ رہیگا فتح البیان مین کہا ہے ہر امت کے لیے امم مہلکہ سے ایک وقت محدود ہے جسمین اونپر عذاب آتا ہے اُنکو تباہ کر جاتا ہے اجل سے مراد وقت نزول عذاب ہے یا اجل حیات و عمر اجل پوری مدت عمر کو کہتے ہین اور جزء اخیر عمر کو بہی اسماء اوقات مین ساعت اقل وقت کا نام ہے اسلیے اوسکا ذکر بالخصوص کیا یعنے ایک دم کا آگا پیچہا اجل مین نہین ہوتا ہے آیت دلیل ہے جمہور کی اسپر کہ ہر میت اپنی اجل سے مرتا ہے گو اوسکی موت قتل یا حرق و غرق و تردی وغیرہا سے کیون نہ ہو اس مین بڑی بحث ہے یہ جگہہ تفصیل کی نہین و مثل ہذہ الآیۃ قولہ ما

تسبق من امة اجلها وما يستاخرون حسن بصری کہتے تھے یہ قوم کسقدر احمق ہے جو کہتی ہے اللهم اطل عمرہ اے اللہ فلان کی عمر زیادہ کر حالانکہ اللہ فرماتا ہے فاذا جاء اجلهم الخ ابن مسیب نے کہا جب عمر رض زخمی ہوے کعب نے کہا اگر اللہ سے دعا کرین تو انکی اجل مین دیر ہو کہا کیا اللہ نے نہین کہا ہے اذا جاء اجلهم کعب نے کہا ہان یہی تو اللہ نے فرمایا ہے وما يعمر من معمر ولا ينقص من عمره الا فی کتاب انتہے جمہور کا مذہب یہی ہے کہ عمر نہ گہٹتی ہے نہ بڑہتی ہے

گفتم کہ تو اے عمر چرا زود برفتی گفتا کہ فلانے چہ کنم عمر ہمین بود

انکی دلیل آیات بینات ہین جیسے ولن يؤخر الله نفسا اذا جاء اجلها وقوله ان اجل الله اذا جاء لا يؤخر وقوله وما كان لنفس ان تموت الا باذن الله دوسری دلیل احادیث صحیحہ ہین جو اس باب مین آئی ہین جیسے حدیث ابن مسعود مرفوعا کہ جمع کی جاتی ہے خلق ایک کی ماں کے پیٹ مین چالیس دن تک نطفہ ہوتا ہے پہر مضغہ پہر اللہ ایک فرشتے کو بہیجتا ہے اوسکو چار باتون کا حکم دیا جاتا ہے اوس سے یہ کہا جاتا ہے کہ لکھہ عمل اوسکا رزق اوسکا اجل اسکی شقی ہے یا سعید رواه الشيخان وغيرهما اس بارہ مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین رہی وہ آیت شریف کہ يمحوا الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتب سو مراد اوس سے شرائع و فرائض ہین کہ منسوخ و مبدل و مثبت ہوئے رہتے ہین وہ سب ناسخ منسوخ اللہ کے پاس ام الکتاب یعنے لوح محفوظ مین لکہے رکہے ہین لکن یہ تخصیص ہے عموم آیت کی بغیر مخصص کے علاوہ اوسکو قلم لکہہ چکی ہے جو کچہ قیامت تک ہونے والا ہے جسطرح کہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے منجملہ اوسکے ایک شرائع و فرائض بہی ہین تو یہ مثل عمر کے ٹہیرے کہ جس طرح ان مین محو و اثبات جائز ہے اسی طرح عمر مین بہی جائز ہے یا مراد آیت سے محو اوس چیز کا دیوان حفظہ سے ہے جو نہ حسنہ ہے نہ سیئہ اسلیے کہ وہ مامور ہین کہ انسان کی ہر بات لکہا کرین اسکا جواب بمثل جواب اول کے ہے بعض نے کہا بخشتا ہے بعض ذنوب عباد اور نہین بخشتا جسکو چاہے اسکا جواب بہی مثل جواب سابق کے ہے یا محو کرتا ہے بعض قرون کو اور ثابت رکہتا ہے بعض کو کقوله الم يروا كم اهلكنا قبلهم من القرون یہ محو ہوا اور قال تعالى ثم انشانا من بعدهم قرنا اخرين یہ اثبات ہوا اسکا جواب بہی اگلی طرح ہے کسی نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے عمل طاعت کیا پہر معصیت پہر تائب ہوا تو اللہ اوسکو دیوان سیئات سے محو کرکے دیوان حسنات مین ثابت کرتا ہے یا محو دنیا اثبات آخرت فرماتا ہے اسکے سوا اور بہی اقوال ہین لکن یہ سب جوابات نزدیک

دعوی ہین اس مین شک نہین کہ آیت محو و اثبات عام ہے کل مشیت الہی کو تو تخصیص اسکی بغیر کسی مخصص کے جائز
نہوگی ورنہ اللہ پر طوفان بندہے گا سو اللہ نے تقول علے اللہ کو قرین شرک ٹھیرا کر اوسپر وعید فرمائی ہے جیسا
ابہی اوپر گذر چکا ہے رہی آیت وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ الخ سو مراد معمر سے طویل العمر اور مراد ناقص سے قصیر
العمر ہے مگر اس مین نظر ہے اسلیے کہ ضمیر مِنْ عُمُرِهٖ عائد بطرف معمر ہوتی ہے ظاہر نظم قرآنی یہی ہے تاویل مذکور
حسب ہے کہ ضمیر کسی اور ہی طرف پہیر سو اسکا وجود نظم مین نہین ہے بعض نے کہا مَا يُعَمَّرُ سے عمر آیندہ اور
لَا يُنْقَصُ ہی عمر گذشتہ مراد ہی سو یہ بہی خلاف ظاہر ہے کیونکہ اسکو نقص نہین کہتے ہین نقص بمقابلہ زیادت
ہوتا ہے بیان یہہ نقص بمقابلہ بقیہ عمر آیا ہے یہ صحیح نہین ہے رہی آیت ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى
عِنْدَهٗ کہ مراد اجل اول سے نوم اور ثانی سے وفات ہے یا اول عمر گذشتہ اور دوم عمر باقی ہے یا اول موت
اور ثانی مابین موت تا بعث اسکے سوا اور بہت کچہ کہا ہے جو مخالف نظم قرآنی ہے ایک جماعت اہل
علم نے کہا ہے کہ عمر بڑہتی گہٹتی ہے بدلیل آیات متقدمہ کیونکہ محو و اثبات دونو عام ہین شامل عمر و رزق
وسعادت وشقاوت ایک گروہ سلف کا صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے یون دعا کرتا تہا اَللّٰهُمَّ
اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ فِيْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاَثْبِتْنِيْ مِنْهُمْ وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ
فَامْحُنِيْ وَاَثْبِتْنِيْ فِيْ اَهْلِ السَّعَادَةِ اور جو لوگ اسکے قائل ہین کہ عمر بڑہتی گہٹتی نہین ہے انکے
پاس کوئی مخصص اس عموم کا موجود نہین ہے صحیحین وغیرہما مین ایک جماعت صحابہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ صلہ
رحم عمر کو زیادہ کرتا ہے تقوے سے مد عمر و اجل و بسط رزق ہوتا ہے حسن خلق و حسن جوار عمر کو بڑہاتا ہے
جن حدیثون مین حکم دعا مانگنے کا آیا ہے اون مین یہ بات آئی ہے کہ دعا دافع بلا و قضا ہے حضرت صلعم
نے یہ دعا کی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ وَشَمَاتَةِ
الْاَعْدَاءِ دعاء قنوت مین آیا ہے وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ سو اگر دعا سے کچہ فائدہ نہوتا اور قضاے سابق
ازلی نہ بدل سکتی تو امر بدعا لغو ہوتا اللہ نے جو وعدہ اجابت دعا کا کیا ہے وہ بہی بے فائدہ ٹہیرتا دعا کو
جو عبادت کہا ہے یہ بہی لغو ہوتا استعاذہ سوء قضا سے بہی عبث ٹہیرتا یہ کہنا کہ ہر درد کی دوا اتاری ہے
بے سود ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ مراد آیات سے یہ ہے کہ جب اجل سر پر آگئی تو اب نہ آگے ہو نہ پیچہے ہٹے
اور غیر اس حالت مین جائز ہے کہ اللہ دعا یا صلہ رحم یا فعل خیر سے اجل کو موخر کر دے یا عمل شر و قطع
رحم و انتہاک حرمت خدا کے سبب سے متقدم فرمائے اس بحث کو بڑے بسط سے تفسیر فتح البیان مین لکہا

ہے سب دلہ کا اس جگہہ کرنا ضرور نہین مراجعت سو واضح ہوسکتا ہے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ
کَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا
یَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا
عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ۝ پہر اوس سے ظالم کون جو جہوٹ باندہے اللہ پر یا جہٹلاوے
اوسکے حکم کو وہ لوگ پاوینگے جو اُنکا حصہ لکہا کتاب مین یہانتک کہ جب پہنچے اون پاس بہیجے ہمارے
جان لینے کو بولے کیا ہوئے جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے بولے ہمسے گم ہوئے اور قائل ہوئے
اپنی جان پر کہ وہ تہے منکر **ف** یعنی بڑا ظالم وہی شخص ہے جو اللہ پر جہوٹہہ باندہتا ہے یا اللہ کی
آیتون کو جہٹلاتا ہے ابن عباس نے کہا اُنکو لکہا اُنکے نصیب کا پہونچے گا مکذب علی اللہ کا مونہہ سیاہ
ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ عامل خیر کو جزائے خیر عامل شر کو جزائے شر ملے گی مجاہد نے کہا یعنے جسکا وعدہ
ہے اُنکو خیر و شر سے یہی قول ہے قتادہ وضحاک وغیرہما کا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے قرظی نے
کہا مراد کتاب سے عمل و رزق و عمر ہے ربیع بن زید بہی اسی کے قائل ہین ابن کثیر نے کہا یہ قول معنے
مین قوی ہے سیاق بہی اسپر دلیل ہے اس آیت کے معنے گویا اوس آیت کیطرح ہین اِنَّ الَّذِیْنَ
یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ
الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ وقولہ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ
فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ نُمَتِّعُهُمْ قَلِیْلًا الآیہ پہر اللہ نے یہ خبر دی
کہ جب فرشتے مشرکون کی جان نکالتے ہین تو اوسوقت اُنکو خبر آگ کی دیتے ہین جس سے وقت موت و قبض
ارواح کے وہ گہبرا جاتے ہین کہتے ہین وہ لوگ جنکو تم حیات دنیا مین شریک خدا ٹہیرا کر پکارتے پوجتے
تہے اب اُنکو ملاؤ کہ وہ اگر تم کو چہڑا ئین اس تکلیف سے جس مین اس دم تم گرفتار ہو رہائی بخشین وہ جواب
دیتے ہین کہ وہ تمہارے پاس سے چل دیے اب ہمکو اُن سے نہ امید نفع ہے نہ توقع خیر یہ اقرار ہے اُنکا اپنے
کفر پر **ف** فتح البیان مین کہا ہے کہ اون جہٹلانے والون تکبر کرنے والون کو نصیب اُنکا کتاب سے
پہونچے گا یعنے جو کچہہ خیر و شر سے اُن کے لیے پہلے لکہہ گیا ہے وہ پاوینگے بقدر کفر کے معذب ہونگے
یا شقی و سعید مجاہد نے کہا یعنے کتاب سابق غالب آئیگی مراد قرآن ہے جس مین ذکر عذاب کفار کا آیا
ہے یا لوح محفوظ یا نوشتہ پیشانی رسل سے مراد یہان ملک الموت و اعوان ملک الموت ہین یا وہ

ملائکہ جو ہوکل ہین اُنکے داخل کرنے پر آگ مین خازن نے یہ دونون قول ذکر کیے ہین کوئی بھی ہون وہ گھڑ
گھڑی تک یہ سوال اونسے کرینگے کہ سوا اللہ کے جو معبود تم نے ٹھیرائے تھے وہ اب کدہر ہین کہان ہین آئین تم
کو چھڑائین بچائین وہ جواب دین گے کہ ہم نہین جانتے کدہر غائب ہو گئے اب وقت پر کچھ ہمارے کام آئی
یہ اُنکا اقرار ہو گا وقت موت کے اپنی جان پر کفر کا اللھم احفظنا قال ادخلوا فی امم قد خلت

من قبلکم من الجن والانس فی النار کلما دخلت امۃ لعنت اختہا حتی
اذا اداركوا فيها جميعا قالت اخرىهم لاولىهم ربنا هؤلاء اضلونا فاتهم
عذابا ضعفا من النار قال لكل ضعف ولكن لا تعلمون ۝ وقالت اولىهم
لاخرىهم فما كان لكم علينا من فضل فذوقوا العذاب بما كنتم تكسبون ۝

فرمایا داخل ہو ساتھ اور امتون کے جو تم سے پہلے ہو چکی ہین جن و انسان آگ مین جہان داخل ہوئے
ایک امت لعنت کرنے لگی دوسری کو جبتک گر چکے اوس مین سارے کہا پچھلون نے پہلون کو اے
رب ہمارے ہم کو انہین نے گمراہ کیا سو تو دے اُنکو دونا عذاب آگ کا فرمایا کہ دونو کو دونا ہے پر تم نہین جانتے
اور کہا پہلون نے پچھلون کو سو کچھ نہ ہوئی تم کو ہم پر زیادتی اب چکھو عذاب بدلا اپنی کمائی کا **ف**
یعنے ایک حساب سے پہلی امت کا گناہ بڑا کہ پچھلون کو راہ ڈالی اور ایک طرح پچھلون کا بڑا کہ پہلون
کا حال دیکھ سنکر عبرت نہ پکڑی انتہے یعنے اللہ ہر امت کو اوسکے جوڑ کی امت سے ملاوے گا جن
ہون یا انس کافر کافر سب ایک جگہ آگ مین جمع کیے جاوینگے تاکہ ہم جنس کا پرواز ہم جنس کے ساتھ ہو ہر
امت کفر دوسری امت کفر کو لعنت کریگی جسطرح فرمایا ہے ثم یوم القیامۃ یکفر بعضکم ببعض وقال
تعالی اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا وراوا العذاب وتقطعت بہم الاسباب وقال الذین
اتبعوا لو ان لنا کرۃ فنتبرا منہم کما تبروا منا کذلک یریہم اللہ اعمالہم حسرات
علیہم وما ہم بخارجین من النار پھر فرمایا کہ جب وہ سب تابعین پچھلی اگلی نار مین جمع ہو چکین گے
تو اتباع اپنے متبوعین کا شکوہ اللہ پاک سے کرین گے کہ ہمکو بار بار راہ سے انہین نے ڈگایا ہے ان کا
عذاب دگنا چاہیے کما قال تعالی یوم تقلب وجوہہم فی النار یقولون یلیتنا اطعنا اللہ و
اطعنا الرسولا وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ربنا اتہم ضعفین
من العذاب الآیہ یہ جواب کہ تم سب کو دگنا عذاب ہے لکن تم نہین جانتے اسکا مطلب یہ ہے کہ تم نے

ہر کسی کو تم مین اور ان مین سے موافق اوسکے عمل کے سزا دی ہے جو تم چاہتے ہو وہ ہم پہلے ہی سے کر گذرے
کقوله الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا الآية وقوله وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ
وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ وقوله وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ سدی نے کہا یعنے تبوع
تابع سے کہینگے کہ جیسے ہم گمراہ ہوئے تہے ویسے ہی تم بہی گمراہ ہوئے اب اپنے کیے کو بہگتو عذاب کا مزہ چکہو
یہ ویسا حال ہے جس کی خبر اللہ نے اونکے حالات محشر مین دی ہے وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ
رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ
لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ
إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ
وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فتح البیان
مین ہے کہ قائل اس قول کا کہ تم داخل ہو ہمراہ امم گذشتہ کے نار مین اللہ پاک ہے حرف فی بمعنے مع ہے
یا یہ قول مالک خازن نار کا ہے مراد امم سے کفار جن و انس اہل ملل و نحل ہین ظاہر یہ ہے کہ یہ ذکر ہے
حالت منتظرہ کا امت کو امت باعتبار دین یا ضلالت یا آگ مین ہونے کے کہا ہے سدی نے کہا
مشرکین مشرکین کو یہود یہود کو نصاریٰ نصاریٰ کو صابئین صابئین کو مجوس مجوس کو لعنت کرینگے
یہ لعنت وقت تلاحق و تتابع و اجتماع کے آگ مین ہوگی اخرے سے پچہلے زمانے کے لوگ مراد مین یا اولے
سے اگلے زمانے کے یا اخرے سے اتباع و سفلہ مراد ہین اولی سے رؤسا و کبار قالہ مقاتل یہ قول
اولی ہے بدلیل مابعد کہ وہ یون کہینگے اے رب انہین نے تو ہم کو ہدی سے ضلال کیا ہے سو مضلین
وہی رؤسا ہین اللہ فرما دیگا ہر طائفہ کو تم مین دو چند عذاب ہے کرخی نے کہا پیشواؤن کو یہ سبب انکے
کفر و اضلال کے اتباع کو بسبب انکے کفر و تقلید و اقتداء کے بہر سابقین لاحقین سے یا متبوعین تابعین
سے مشافہۃً کہینگے کہ ہم تم کفر باللہ و استحقاق عذاب مین برابر ٹہیرے تم ویسے ہی گمراہ ہوئے جیسے
گمراہ ہم تہے یہ خطاب وہے پچہلے گروہ کا کہ هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا مجاہد نے کہا مراد فضل سے یہان تخفیف عذاب
ہے اب چکہو عذاب بعوض کسب کفر و معاصی کے یہ قول قتادہ اتباع سے یا اولی کا اخرے سے ہوگا انتہی

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ

وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ بیشک جنہون نے جھٹلائین ہماری آیتین
اور اونکے سامنے تکبر کیا نہ کہلینگے اونکے لیے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے وہ جنت مین جب تک
پیٹہے اونٹ سوئی کی ناک مین اور ہم یونہی بدلا دیتے ہین گنہگارون کو اونکو دوزخ کے فرش ہین اور اوپر
سائبان اور ہم یون بدلا دیتے ہین بے انصافون کو **ف** مراد فتح باب سے یہ ہے کہ کوئی عمل صالح یا دعا
اُن کیطرف سے آسمان پر نہین جاتی یہ قول ہے مجاہد و سعید بن جبیر و ابن عباس کا یا اُنکی ارواح کے لیے
دروازے آسمان کے کہولے نہین جاتے یہ قول ہے سدی و ابن عباس وغیر واحد کا اسی کی مؤید ہے حدیث
براء کی کہ حضرتؐ نے فرمایا جب روح فاجر کو آسمان کیطرف لیکے چڑہتے ہین تو کسی گروہ ملائکہ پر گذر نہین ہوتا
مگر وہ کہتے ہین یہ کیا روح خبیث ہے کہتے ہین فلان ہے بہت برا نام اوسکا لیکر جسکے ساتہہ دنیا مین
پکارا جاتا تہا جب آسمان تک پہونچتے ہین دروازہ کہلوانا چاہتے ہین تو کہولا نہین جاتا پہر حضرتؐ نے یہ
آیت پڑہی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ رواہ ابن جریر یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل کا جسکو ابوداؤد
ونسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے لفظ احمد کا بطولہ براء بن عازب سے یون ہے کہ براء نے کہا ہم
نکلے ہمراہ حضرتؐ کے ایک جنازے مین ایک مرد انصار کے جب قبر تک پہونچے اور وہ ابہی نہ کہدی گئی تہی حضرتؐ بیٹہ
گئے ہم بہی گرد آپکے بیٹہے گویا ہمارے سرون پر پرندے ہین حضرتؐ کے ہاتہہ مین ایک لکڑی تہی
اوس سے زمین کریدنے لگے پہر سر اوٹہا کر کہا پناہ مانگو اللہ سے عذاب قبر کی دو بار یا تین بار فرمایا پہر
کہا بندہ مومن جبکہ دنیا سے انقطاع مین اور آخرت کیطرف اقبال مین ہوتا ہے فرشتے آسمان سے
سفید مونہہ کے اوسکی طرف اوترتے ہین گویا اونکے چہرے سورج ہین اُنکے ساتہہ کفن جنت کے حنوط
جنت کا ہوتا ہے اوس سے مد بصر پر بیٹہتے ہین پہر ملک الموتؑ آکر پاس سر کے بیٹہتا ہے کہتا ہے اے
نفس مطمئنہ نکل طرف مغفرت خدا اور رضوان کے فرمایا وہ نکلتا ہے بہتا ہوا جیسے بوند پانی کی مونہہ
سے مشک کے ٹپکتی ہے وہ اوسکو لے لیتا ہے جب اوس نے جان کو لیا تو پہر اوسکے ہاتہہ مین ایک
طرفۃ العین نہین چہوڑتے اوسکو لیکر کفن مین رکہتے ہین اور حنوط مین وہ جان اس طرح نکلتی ہے
جیسے بہت عمدہ خوشبو مشک کی روے زمین پر پائی جاتی ہے اوسکو لیکر اوپر چڑہتے ہین پہر کسی گروہ
ملائکہ پر نہین گذرتے مگر وہ فرشتے کہتے ہین کہ یہ کیا روح پاک ہے یہ کہتے ہین فلان بن فلان ہے

بہت اچہا نام اوسکا جو دنیا مین لیا جاتا تہا وہ لیتے ہین یہانتک کہ آسمان دنیا تک پہونچکر دروازہ کہلواتے
ہین وہ کہولدیا جاتا ہے ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان متصل تک اوسکو پہونچا دیتے ہین جب
ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین تو اللہ فرماتا ہے لکہو کتاب میرے بندے کی علیین مین اور پہیر و اوسکو طرف
زمین کے اسلیے کہ مینے اونکو یعنے بنی آدم کو زمین سے پیدا کیا ہے اوسی مین اونکو پہیرونگا اوسی سے اونکو نکالونگا
دوسری بار فرمایا اوسکی روح پہیری جاتی ہے دو فرشتے آکر اوسکو اوٹہا بٹہلاتے ہین اوس سے کہتے
ہین تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے کہتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام
ہے کہتے ہین یہ کون شخص ہے جو تمہارے بیچ مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے اللہ کے رسول ہین کہتے ہین
تونے کسطرح جانا وہ کہتا ہے مینے اللہ کی کتاب پڑہی اوسپر ایمان لایا اوسکی تصدیق کی تب ایک
منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ ہان میرے بندے نے سچ کہا اوسکے لیے فرش کر و جنت سے پہناو
جنت سے کہولو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کی اودہر سے ہوا و خوشبو جنت کی اوسکو آتی ہے
قبر مد بصر تک کشادہ کردیجاتی ہے فرمایا آتا ہے پاس اوسکے ایک شخص خوبصورت خوش لباس خوشبودار
کہتا ہے تجہکو بشارت ہو اوسکی جو تجہکو خوش کرے یہ وہ دن ہے تیرا جسکا تجہسے وعدہ تہا وہ اوس
سے کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونہہ آج کے دن خیر لاتا ہے کہتا ہے مین ہون تیرا عمل صالح وہ کہتا
ہے اے رب قائم کر قیامت اے رب قائم کر ساعت کہ مین اپنے اہل و مال کے پاس پہر کر جاؤن
فرمایا بندہ کافر جب کہ انقطاع مین دنیا سے اور اقبال مین آخرت کے ہوتا ہے تو آسمان سے
کالے مونہہ کے فرشتے اوترتے ہین اونکے ساتہہ ٹاٹ ہوتا ہے اوس سے مد بصر پر بیٹہتے ہین ملک
الموت آکر پاس سر کے بیٹہتا ہے کہتا ہے اے نفس خبیث نکل طرف سخط و غضب خدا کے فرمایا
اوسوقت روح اوسکے بدن مین پریشان ہوجاتی ہے ملک الموت اوسکو اس طرح کہینچتا ہے جس
طرح کوئی سفود یعنے سیخ آہن کو صوف نم سے کہینچے پہر جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو اوسکے ہاتہہ
مین ایک طرفۃ العین نہین چہوڑتے یہانتک کہ اوس ٹاٹ مین لپیٹتے ہین اوس سے بہت بری بدبو
مردار کی سی جو روے زمین پر ہو نکلتی ہے اوسکو لیکر اوپر چڑہتے ہین کسی گروہ ملائکہ پر اوسکا گذر
نہین ہوتا مگر وہ کہتے ہین کہ یہ کیا جان ناپاک ہے یہ کہتے ہین فلان بن فلان ہے بہت برا نام
جس سے وہ دنیا مین پکارا جاتا تہا دروازہ کہلواتے ہین تو کہولا نہین جاتا پہر حضرت صلی اللہ علیہ

واله وسلم نے یہ آیت پڑھی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ الخ اللہ عزوجل فرماتا ہے لکھو اسکی کتاب سجین مین بیچ
سفلے کے اندر اور پھر اوس روح کو پھینک دیتے ہین پھر یہ آیت پڑھی وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ
مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ سو وہ روح بدن مین پھیری جاتی
ہے دو فرشتے آکر اس شخص کو اٹھا بٹھالتے ہین اوس سے کہتے مین تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہا ہا مین نہین جانتا
کہتے ہین تیرا دین کیا ہے کہتا ہے ہا ہا مین نہین جانتا کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین اٹھایا گیا
وہ کہتا ہے ہا ہا مین نہین جانتا ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اسکے لیے فرش
کرو آگ سے کھولو دروازہ آگ کا اوسکو آگ کی ہوا گرم اور لو آتی ہے اور قبر تنگ کر دیجاتی ہے
یہانتک کہ پسلیان درہم برہم ہوجاتی ہین ایک مرد بد صورت بدلباس بدبودار آکر اوس سے کہتا ہے
تجھے خوشی ہو اوسکی جو تجھے برا لگے یہ وہ دن ہے تیرا جسکا وعدہ تجھکو دیا گیا تھا وہ کہتا ہے تو کون
ہے یہ کہتا ہے مین تیرا عمل ناپاک ہون وہ کہتا ہے اے رب قیامت کو قائم نہ کر اس باب کے متعلق
مسند وسنن مین اور بھی حدیثین ہین جن مین انجام نفس مطمئنہ مومنین اور نفس خبیثہ کفار و فجار کا ذکر
آیا ہے اور فتح و عدم فتح باب آسمان مذکور ہے پھر اللہ نے کہا یہ لوگ جو اس طرح مرتے ہین یعنے کفر و تکبر
پر یہ جنت مین نجاوینگے جب تک کہ جمل سم خیاط مین نہ گھسے جمل کی تفسیر بعیر کی ہے یعنے اونٹ ابن
مسعود نے کہا هُوَ الْجَمَلُ ابْنُ النَّاقَةِ دوسری روایت مین زوج الناقہ کہا ہے حسن نے کہا یعنے
یہانتک کہ اونٹ ناکے مین سوئی کے داخل ہو یہی قول ابوالعالیہ ضحاک ابن عباس کا ہے دوسری
قرارت جمل ہے بضم جیم و تشدید میم یعنے موٹی رسی یہ قرارت ابن عباس کی ہے سعید بن جبیر نے اسی
کو اختیار کیا ہے دوسری روایت ہے کہ مراد حبل غلیظ سفینہ ہے مہاد بمعنے فرش ہے غواش بمعنے
لحاف ہے یہی قول ہے ضحاک وسدی کا یعنے آگ کی توشک آگ کا لحاف ہوگا اوڑھنا بچھونا
دوزخ ٹھیرا اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا یہ جزا ہے ظالمون ستمگارون کی **ف** فتح البیان مین ہے کہ ارواح
مکذبین آیات و متکبرین کے لیے جبکہ وہ مرتے ہین دروازے آسمان کے نہین کہلتے فتحاب واسطے ارواح
مومنین کے ہوتا ہے انکی روح آسمان ہفتم تک جاتی ہے جہان اللہ پاک ہے اسپر احادیث صحیحہ دلیل
ہین کہ فرشتے جب جان کفار کی آسمان دنیا تک لیجاکر دروازہ کہلوانا چاہتے ہین تو نہین کہلتا یا یہ
مطلب کہ انکی دعوات کے لیے باب سما مفتوح نہین ہوتا ہے یعنے دعا قبول نہین ہوتی یہ قول ہے

مجاہد و نخعی کا یا مراد اعمال ہین کہ مردود ہوتے ہین نہ مقبول اونکے منہہ پر اونکے عمل پہینک مارے جاتے
ہین یا مراد آسمان سی جنت ہی یعنے بہشت کا دروازہ اونکے واسطے نہین کہلتا کیونکہ جنت کو آسمانپر بتلاتے
ہین بلکہ حمل کرنے آیت سی ارواح و ادعیہ و اعمال پر عموماً کوئی مانع نہین ہے ولوج معنی دخول ہو سوراخ مین گہسنے کو ولوج بولتے ہین اونٹ کا ذکر
کیا نہ اور حیوانات کا اسلیے کہ سارے حیوانات مین عظیم الجثہ ہونے مین بہی نزدیک عرب کے ضرب المثل
ہے سوئی کے ناکے کا ذکر اسلیے کیا کہ سب سے زیادہ تنگ منفذ سوئی کا ہوتا ہے اونٹ قیامت تک اس
مین گہس نہین سکتا اس سے ثابت ہوا کہ جو چیز موقوف ہو محال پر وہ محال ہے اس اعتبار سے یہ امر ٹہیرا
کہ کفار دخول جنت سی قطعاً مایوس و نا امید و محروم ہین انشاء اللہ تعالی ابن عباس نے بضم جیم و تشدید
میم پڑہا ہے یعنے رسن سطبر خواہ ناو کا رسا ہو جسکو قلس کہتے ہین یا کئی رسون کا مجموعہ یا پایند شتر یا وہ
رسا جس سے درخت پر چڑہتے ہین سم و سام کہتے ہین ذرا سے چہید کو بدن مین ہو یا ناک مین یا کان مین
مراد سوراخ تنگ ہے مثل مسامات کی خیاط کے معنے ہین سوزن یعنے سوئی بعض اہل معانی نے کہا
ہے کہ مراد اللہ کی اس تعلیق سے نفی تابید دخول جنت ہی عرب جب کسی ناجائز کی تعلیق جائز سے کرتے
ہین تو مراد اوس سے استحالہ اوس امر جائز کا ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ ہم تیرے پاس نہ آئین گے جب تک
کوا بوڑہا نہ ہو چوپایا انڈا نہ دے یہ سزا ہے مجرمون کی انکو اوپر نیچے سے آگ جہنم کی گہیرے گی ظالمون
کی جزا ایسی ہی ہوتی ہے حرمان جنت مین ذکر جرم کا دخول نار مین ذکر ظلم کا کیا اس مین تنبیہ ہے اسپر
کہ ظلم عظیم اجرام ہے اسی لیے شرک کو ظلم عظیم فرمایا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ○ وَنَزَعْنَا مَا فِي
صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا
كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

اُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ جو یقین لائے اور کین بہلائیان ہم بوجہہ نہین کہتے کسیپر مگر
اوسکے مقدور کا وہ مین جنت کے لوگ وہ اُس مین رہ پڑے اور نکالی ہمنے جو اونکے دلمین تہی خفگی
بہتی ہین اُنکے نیچے نہرین اور کہتے ہین شکر اللہ کو جسنے ہم کو یہان راہ دی اور ہم نہ تہے راہ پانے والے
اگر نہ راہ دیتا ہم کو اللہ البتہ بیشک لائے تہے رسول ہمارے رب کے تحقیق بات اور آواز ہوئی کہ یہ جنت
ہے وارث ہوئے تم اوسکے بدلا اپنے کامون کا **ف** معلوم ہوا کہ نیکون کے دل مین بہی آپس مین

خفگی ہوگی جنت کے قریب پہونچکر آپس مین دل صاف ہونگے تب جنت مین جاوینگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ مین اور عثمان اور طلحہ و زبیر اون لوگون مین ہین جنت کو وارث فرمایا یعنے آدم کی میراث پائی
انتہی اللہ پاک نے اس جگہہ بعد ذکر حال اشقیا کے ذکر حال سعدا کا فرمایا کہ جن لوگون کے دل ایمان لائے
ہین جوارح سے اونہون نے اعمال صالحات کیے ہین یہ چند مین اون کے جو کافر ہوئے اللہ کی آیتون سے اور
تکبر کیا اُنکے قبول سے اللہ نے آگاہ کیا کہ ایمان لانا اور ایمان پر عمل کرنا سہل ہے کیونکہ اللہ کسی جی کو
طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا یہی لوگ اہل بہشت ہین ہمیشہ جنت مین رہینگے اُنکے دلون مین جو کچھہ
حسد و بغض ہوگا وہ نکال لیا جاوے گا سینہ صاف پاک دل بے کینہ ہو کر بہشت مین جائینگے بخاری
مین ابو سعید خدری سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب مومنین آگ سے رہائی پائینگے ایک پل پر درمیان جنت
و نار کے روکے جاوینگے اون مظالم کا بدلا لیا جاوے گا جو اُن کے درمیان دنیا مین تھے یہانتک
کہ جب مہذب و منقی ہو جائینگے تب اُنکو حکم ہوگا جنت مین جانیکا سو قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ
مین ہے جان میری کہ ہر ایک اون مین کا اپنے گھر کو بہشت مین زیادہ تر اپنے گھر سے جو دنیا مین تھا
جان لے گا سدی نے کہا جنت والے جب طرف جنت کے ہانکے جاوینگے تو در جنت پر ایک درخت
پاوینگے جسکی جڑ مین دو چشمے ہونگے ایک چشمہ کا پانی پئینگے جو کچھہ اونکے سینون مین غل و غش ہوگا
وہ سب دور ہو جاوے گا یہ شراب طہور ہے دوسرے چشمے مین نہاوینگے اونپر تازگی نعیم کی ظاہر ہو
جائے گی پھر بعد اوسکے نہ کبھی میلے کچیلے ہونگے نہ بدصورت بدشکل اَللّٰھُمَّ اَرْزُقْنَا مثل اسکے
علی مرتضے سے بھی مروی ہے قتادہ نے کہا علی کہتے تھے اِنِّیْ لَاَرْجُوْاَنْ اَکُوْنَ اَنَا وَعُثْمَانُ وَ
طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ مِنَ الَّذِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْھِمْ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ
حسن نے کہا علی کہتے تھے فِیْنَا وَاللّٰہِ اَھْلِ بَدْرٍ نَزَلَتْ یعنے یہ آیت نزع حق مین ہم بدریون کے اتری
ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے سارے اہل جنت اپنی جگہہ دوزخ مین دیکھینگے کہینگے اگر ہدایت
نہ کرتا ہم کو اللہ یعنے قسم کلمہ کو راہ یاب ہوتے یہ اُنکا شکر ہوگا اور سارے دوزخی اپنی جگہہ جنت مین
دیکھینگے کہینگے کاش ہدایت کرتا ہم کو اللہ یہ اُنکی حسرت ہوگی اسی لیے جبکہ جنتی وارث مقاعد اہل
نار ہوئے تو اون کو یہ ندا کی جاوے گی اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ الخ یعنے تمہارے اعمال کی وجہ سے تم کو
یہ رحمت پہونچی کہ تم جنت مین آئے اپنے گھرون مین مطابق اپنے اعمال کے قیام پذیر ہوئے رَوَاہُ

النسائی وابن مردویہ آیت شریف کا محل اسپر واجب ہے اسلیے کہ صحیحین مین حضرت سے ثابت ہو چکا ہے
کہ تم مین کسی کو عمل اوسکا داخل جنت نکریگا کہا آپ کو بھی اے رسول خدا فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ چھپالے مجھے
اللہ اپنے رحمت وفضل سے انتہے معلوم ہوا کہ عمل موجب نجات نہین ہین نجات وجنت محض خدا کے رحم
وکرم سے ملتی ہے مگر اعمال مطلوب ہین اسلیے کہ نشان ہین واسطے حصول جنت ونجات کے ؎

بجستجوی نیابد کسے مراد ولے کسی مراد بیابد کہ جستجو دارد

ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ ہم بندون کو ایسی تکلیف نہین دیتے جو اونکے مقدور سے باہر ہو
بلکہ ایسی تکلیف دیتے ہین جو اون کی وسعت وقدرت مین داخل ہو و مثلہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتَاھَا
زجاج نے کہا وسع وہ ہے جسپر قدرت ہو اوس سے عجز نہین جس نے یہ کہا کہ وسع بذل مجہود ہے اوسنے غلط کہا
مثلاً یہ تکلیف کہ ایمان لاؤ اللہ ورسول کی تصدیق کرو اچھے عمل بجالاؤ برے کامون سے بچو کوئی ایسا
بوجھ نہین ہے جو ہماری طاقت سے باہر ہو اسی لیے مومن عامل صالحات جنتی ہون گے ہمیشہ وہان رہا
کرین گے اونکے سینون کا بغض حسد کینہ سب نکال لیا جاوے گا یہ ایک اللہ کی دوسری نعمت ہوگی
کہ سب لوگ صاف دل ہو کر ایک دوسرے کے دوستدار ہون گے اس لیے کہ اگر دنیا کی طرح وہان بھی
جی مین کچھ غل وغش باقی رہتا تو عیش ونعیم جنت منغص ہوتا کیونکہ عیش کینہ ور کا باوجود اوس شخص
کے جسکا کینہ اوسکے جی مین ہے خوشگوار نہین رہتا مطلب یہ کہ ہم نے اُنکو جنت مین اس حالت پر مخلوق
کیا ہے جانے سے پہلے اونکو مطہر ومقدس کر دیا ہے نہ یہ کہ بعد دخول جنت کہ اون سے غل کو نکالا
ہے غل کہتے ہین کینے کو بعض نے کہا مراد نزع غل سے جنت مین یہ ہے کہ بعض اہل جنت بابت
تفاضل منازل ورفعت مدارج کے بعض اہل جنت پر حسد نہ کرینگے پھر جب اپنے گھرون مین جا ٹھیرینگے
تو اللہ کا شکر ادا کرینگے کہین گے شکر ہے اوس خدا کا جس نے ہمین اس جزاء عظیم کو پہونچایا یعنے خلود
جنت نزع غل نصیب کیا مراد ھَدٰنَا لِھٰذَا سے وہ ہدایت ہے جو ایمان وعمل صالح دنیا سے سبب
ہوئی ہے ہمارے رب کے رسول سچی بات لائے تھے کہ ایمان وعمل صالح کی جزا بہشت ہے پھر اللہ پاک
یا ملائکہ ندا کرین گے کہتے ہین کہ یہ ندا جنت مین ہوگی کہ یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے ہو اہل
نار سے لیکر بسبب اپنے اعمال کے کشاف مین کہا ہے یعنے نہ بسبب تفضل کے جس طرح مبطلہ کہتے
ہین انتہے مراد مبطلہ سے اہل سنت وجماعت ہین مین کہتا ہون اسے سکین تجھکو نہیں پہنچتا ہے کہ یہ

بات کہ دخول جنت وراثت فردوس اللہ کی رحمت ومہربانی سے ہوگی نہ عمل سے خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے نہ کسی اور شخص نے حدیث میں آیا ہے سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّدْخُلَ اَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ ایک سبب کی تصریح سے نفی دوسرے سبب کی لازم نہیں آتی ہے اگر اللہ کا فضل عامل پر نہ ہوتا اور اسکو قدرت عمل کی نہ دیتا تو سرے سے عمل ہی پایا نہ جاتا سو اگر اوپر تفضل اوسکا نہ ہوتا اگر یہی قدرت دیا عمل پر تو بھی قائلین تفضل محق ٹھیرتے نہ مبطل خود قرآن پاک میں آیا ہے ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ دوسری جگہہ فرمایا ہے فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ تیسری جگہہ فرمایا ہے لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ فتح الباری میں کہا ہے کہ منفی حدیث میں دخول جنت کا ہے عمل مجرد عن القبول سے اور مثبت آیت میں دخول جنت کا ہے بعمل متقبل حصول قبول کا تفضل ہے طرف سے اللہ کے قرطبی نے کہا جنت ومنازل جنت بدون رحمت الٰہی کے نہیں ملتی سو جب اپنے اعمال کیوجہ سے اوسمین داخل ہونگے تو وراثت ودخول محض اللہ کی رحمت سے ہوا اسلیے کہ ان کا عمل کرنا خود ایک رحم وتفضل خدا ہے انتہی حدیث ابو سعید وابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جب جنتی جنت میں جاچکینگے ایک منادی ندا کرے گا اب تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ تم صحیح رہو کبھی نہ مرو تندرست رہو کبھی بیمار نہ پڑو جوان بنے رہو بوڑہے نہ ہو چین کرو کبھی رنجیدہ نہ ہو فذلک قوله عز وجل وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ رواہ مسلم معلوم ہوا کہ یہ ندا اندر بہشت کے ہوگی وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ اے اللہ انواع شرک خفی وجلی سے بچا کر گناہان ظاہر ومخفی معاف فرما کر جنت میں لیجا دوزخ سے بچا اے اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن جنت کی تعریف تیری کتاب عزیز تیرے رسول کی سنت میں پڑھتے پڑھتے دیکھتے دیکھتے سنتے سنتے اب جی بیقرار ہوگیا ہے اپنے رحم وفضل وکرم وفیض سے ہمارے ساتھ ایسا معاملہ کر کہ ہم عذاب نار سے نجات پائیں مرحوم مغفور معافی ہو کر بہشت میں جائیں کب تک سننے سنانے پر صبر کرتے رہیں ○

مشتاق دیدنیم شنیدن زحد گذشت تا کے بچشم غیر تماشا کند کسے

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○

الذین یصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا وھم بالاخرۃ کفرون ۝ پکارا جنت
والون نے آگ والون کو کہ ہم پاچکے جو ہم کو وعدہ دیا تہا ہمارے رب نے تحقیق سو تم نے بھی پایا جو تمہارے
رب نے وعدہ دیا تہا تحقیق بولے ہان پہر پکارا ایک پکارنے والا اونکے بیچ مین کہ لعنت ہے اللہ کی بے
انصافون پر جو روکتے ہین اللہ کی راہ سے اور ڈہونڈہتے ہین اوس مین کجی اور وہ آخرت سے منکر ہین
ف اللہ پاک نے قرآن شریف مین بے انصاف فرمایا اکثر گناہون پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہین مگر ایسون پر جیسے
اس آیت مین خبر دی ہے جنتی دوزخیون کی بات چیت سے کہ بعد استقرار کے بہشت ونار مین باہم انکی
یہ گفتگو ہوگی یعنے بطور تقریع وتوبیخ کے کہ ہمنے تو اپنے رب کا وعدہ سچا پایا کہو تم نے بھی سچا پایا
یا نہین وہ جہک مار کر کہینگے کہ ہان ہمنے سچا پایا جسطرح سورہ صافات مین ایک شخص سے جسکا
یار کافر تہا نقل کیا ہے فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم قال تاللہ ان کدت لتردین ولولا نعمۃ
ربی لکنت من المحضرین افما نحن بمیتین الا موتتنا الاولی وما نحن بمعذبین یعنے اسپر
اوسکی دنیا کی بات کا انکار کرے گا عذاب ونکال کا طعنہ دیگا فرشتے کہینگے ھذہ النار التی
کنتم بہا تکذبون افسحر ھذا ام انتم لا تبصرون اصلوھا فاصبروا اولا تصبروا
سواء علیکم انما تجزون ما کنتم تعملون اسیطرح حضرت نے دن بدر کے کشتگان قلیب
کی تقریع فرمائی تہی پکار کر کہا تہا اے ابا جہل بن ہشام اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ اور انکے
رؤس کے نام لے کر فرمایا ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا فانی وجدت ما وعدنی ربی حقا
عمر نے کہا اے رسول اللہ آپ خطاب کرتے ہین ایسی قوم کو جو مردار ہوگئی فرمایا والذی نفسی بیدہ ما
انتم باسمع لما اقول منھم ولکن لا یستطیعون ان یجیبوا یعنے یہ تم سے زیادہ سنتے ہین
مگر جواب نہین دے سکتے اس سے سماعت موتی ثابت ہوتی ہے مگر نہ علی الدوام بلکہ جب اللہ چاہے سنوادے
مگر اس سماعت سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ انسے مرادین مانگو اور انکو متصرف فی العالم جانے یہ کام خاص
خدا کا ہے کہ کشف سور انجاح مرام کرے لوگ اسی دہوکے مین آکر کہ مردے سنتے ہین گور پرست
مردہ پرست ہوگئے مومن کہلا کر مشرک بن گئے ۵

تو تا کے گور مردان را پرستی ۔ بگرد کار مردان گرد رستی

غرضکہ بعد اس بات چیت کے ایک ندا ہوگی کہ ظالمون پر خدا کی پھٹکار ہے یعنے ہمیشہ کے لیے ہے اون کا

ظلم تہا یا کہ وہ لوگون کو راہ خدا سے یہ چاہتے ہین کہ کجروی کرین سیدہے رستے پر نہ چلین پاک ڈنڈی راہ
اختیار کرین تا کہ کوئی تابع رسول نہ ہو آخرت کے منکر تہے اللہ سے ملنا دار آخرت مین جہٹلاتے تہے اسی
لیے دل کہولکر بے پروا ہو کر قول و فعل و عمل منکر مین گرفتار رہتے تہے کیونکہ انکو بوجہ انکار معاد نہ خوف حساب
تہا نہ اندیشہ عقاب نہ فکر عذاب وہ تو بدترین مردم تہے اقوال و اعمال مین انتہے بے شبہ جرات کرنا
گناہون پر کہلے ہون یا چہپے دل کے گناہ ہون یا جوارح کے اوسی شخص سے ہوگی جو کہ معتقد معاد
نہین ہے آخرت کا منکر ہے وہ جانتا ہے کہ جو چاہون سو کرون کیسا گناہ کہان کا ظلم جب مر تو گئے
گذرے کچہ دوبارہ جینا نہین ہے کہ ڈر انصاف کا ہو ؎

مَنْ رَاقَبَ النَّاسَ مَاتَ غَمًّا　　وَفَازَ بِاللَّذَّةِ الْجَسُوْرُ

گناہ کا ڈر تہوڑا ہو یا بہت اوسی کو ہوتا ہے جسکو آخرت کا یقین ہے خدا کے ملنے پر ایمان رکہتا ہے
یہی یقین و ایمان اوسکو مانع گناہ سے ہوتا ہے یا توبہ پر آمادہ کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ذرہ
ذرہ کا حساب کتاب ہوگا شر کی جزا شر خیر کی جزا خیر ملے گی اسلیے اکثر گناہون سے خصوصًا
کبائر و محرمات سے تو ضرور ہی بچتا ہے یہ ادنیٰ درجہ ہے تقوے کا **ف** فتح البیان مین کہا ہے کہ
جب جنت والے جنت مین آگ والے آگ مین جا چکین گے اپنے اپنے منازل مین قرار پکڑین گے تو
اہل جنت اہل نار کو پکارین گے یہ پکارنا کچہ بقصد خبر دہی نہ ہوگا بلکہ بقصد تبکیت و ایقاع حسرت ہوگا
وہ ندا یہ ہوگی کہ ہم نے تو وعدہ اپنے رب کا زبان انبیا و رسل سے سچا پایا تم کہو تم بہی اپنے وعدہ
عذاب الیم کو پہونچے یا نہین وہ کہین گے ہان پہونچے ظاہر آیت مفید عموم ہے جمع کا مقابلہ جب جمع
سے ہوتا ہے تو ہر فرد ہر فرد پر قسمت پاتا ہے سو ہر فریق اہل جنت کا ہر فریق اہل نار کو پکارے گا جس
کو دنیا مین جانتا پہچانتا تہا ایک موذن یہ اذان دے گا یعنے درمیان ہر دو فریق کے اسرافیل
علیہ السلام یا اور کوئی فرشتہ کہ لعنت ہے اللہ کی ظالمون پر یہ مضمون ہے اذان کا مراد اذان سے
اس جگہہ ندا موذن سے منادی ہے حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
قلیب بدر پر کہڑے ہوئے تو یہ آیت پڑہی رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوْیَه
ظلم کی تفسیر یہ فرمائی کہ وہ سبیل اللہ سے روکتے ہین راہ حق پر لوگون کو چلنے نہین دیتے بلکہ نفرت
دلاتے ہین استقامت صراط مستقیم مین قدح و جرح کرتے ہین اتباع سنن مطہرہ مین شکوک و

شبہات ڈالکر طرف تقلید رجال کے بلاتے ہین کہتے ہین حق وہ ہے جسپر ہم ہین جسپر تم ہو وہ حق نہین ہے ناحق ہی آخرت کا انکار کرتے ہین

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۝ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

دونون کے بیچ مین ہے ایک دیوار اور اُسکے سرے پر مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو اوسکے نشان سے اور پکارین جنت والون کو کہ سلامتی ہے تمپر داخل نہین ہوے جنت مین اور وہ امیدوار ہین اور جب پھری انکی نگاہ دوزخ والون کیطرف بولے اے رب ہمارے نہ کر ہم کو گنہگار لوگون کے ساتھ **ف** جنت و دوزخ کے بیچ مین ایک دیوار ہوگی اوسکے سرے پر مرد ہین نجات والے جو حشر اور حساب سے فارغ ہین بہشتی اور دوزخی کو نشان سے پہچان کر جنت والون کو خوشخبری کہینگے سلامتی کی یہ ابھی امیدوار ہین خوشخبری سنکر خوش ہونگے انتہے جب اللہ نے ذکر جنت و دوزخ والون کی مخاطبت کا کیا تو اب یہ بھی جتا دیا کہ مابین جنت و نار ایک حجاب یعنی حاجز ہوگا جو وصول اہل نار سے جنت کو مانع ہے ابن جریر نے کہا یہ حجاب وہی سور یعنے دیوار فصیل ہے جسکا ذکر اللہ نے اس آیت مین کیا ہے فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ یہی سورہ اعراف ہے جسکے حق مین فرمایا ہے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ پھر سدی سے نقل کیا ہے کہ حجاب وہی سور ہے وہ سور اعراف ہے ہوگا مجاہد نے کہا اعراف ایک حجاب ہے درمیان بہشت و دوزخ کے ایک سور ہے جسکے لیے دروازہ ہے ابن جریر کہتے ہین اعراف جمع ہے عرف کی عرب کے نزدیک ہر اونچی زمین کو عرف کہتے ہین مرغ کے کیس کو جو عرف بولتے ہین وہ بھی اسی لیے کہ وہ اونچا و مرتفع ہوتا ہے ابن عباس نے کہا اعراف شئی مشرف یعنی مرتفع کو کہتے ہین دوسرا لفظ یہ ہے اعراف ایک فصیل ہے مثل کیس مرغ کے تیسرا لفظ یہ ہے اعراف ایک ٹیلا ہے درمیان جنت و نار کے وہان کچھ لوگ گنہگار مابین جنت و نار کے روکے ٹوکے جا وینگے چوتھا لفظ یہ ہے کہ ایک سور ہے بیچ مین بہشت و دوزخ کے یہی قول ضحاک کا ہے بہت علماء تفسیر بھی اسطرف گئے ہین سدی نے کہا اعراف کو اعراف اسلیے کہتے ہین کہ اعراف والے عارف مردم ہونگے عبارات مفسرین کی تعریف اصحاب اعراف مین کہ وہ کون لوگ ہین مختلف ہین مگر مرجع سب کا ایک ہی معنے کی طرف ہوتا ہے یعنے اعراف والے وہ ہین جنکے حسنات سیات برابر ہین اسی معنے پر حذیفہ

وابن عباس وابن مسعود اور بہت سے سلف و خلف نے نقل کی ہے حدیث جابر بن عبداللہ مین آیا ہے
کہ حضرت صلعم سے حال اوس شخص کا پوچھا جسکی نیکیان بدیان برابر ہین فرمایا وہ اعراف والے ہین جو ہنوز
جنت مین نہین گئے ہین طمع رکھتے ہین رواہ ابن مردویہ یہ حدیث غریب ہے اور دوسری طرح
پر ایک شخص مزنیہ سے یون مروی ہے کہ پوچھا حضرت صلعم سے حال اسکا جسکے حسنات سیئات برابر ہین
اور حال اصحاب اعراف کا فرمایا اِنَّهُمْ قَوْمٌ خَرَجُوا عُصَاةً بِغَيْرِ إِذْنِ آبَائِهِمْ فَقُتِلُوا فِي
سَبِيلِ اللهِ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ عبدالرحمان مزنی کہتے ہین سوال کیے گئے حضرت صلعم اصحاب اعراف سے
فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو مارے گئے راہ خدا مین معصیت آبا سے آبا کی معصیت نے اون کو دخول جنت
سے روکا قتل فی سبیل اللہ نے آگ سے منع کیا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ وَابْنُ جَرِيرٍ وَ
ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَاجَةَ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ ابن کثیر کہتے
ہین وَاللهُ أَعْلَمُ بِصِحَّةِ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ الْمَرْفُوعَةِ وَقُصَارَاهَا أَنْ تَكُونَ مَوْقُوفَةً وَفِيهِ دَلَالَةٌ
عَلَى مَا ذُكِرَ کسی نے حذیفہ سے پوچھا اصحاب اعراف کون ہین کہا وہ قوم ہے جسکے حسنات سیئات
برابر ہین سیئات نے جنت سے روکا حسنات نے آگ سے بچایا سو وہ سور پر ٹھیرینگے جبتک کہ اللہ
اون مین فیصلہ کرے دوسرا لفظ حذیفہ کا یہ ہے هُمْ قَوْمٌ تَجَاوَزَتْ بِهِمْ حَسَنَاتُهُمُ النَّارَ وَقَعَدَتْ
بِهِمْ سَيِّئَاتُهُمْ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُمَا ابْنُ جَرِيرٍ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ فَقَالَ
لَهُمُ اذْهَبُوا فَادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ابن مسعود نے کہا دن قیامت کے لوگون کا
حساب لیا جاوے گا جسکے حسنات زیادہ ہونگے سیئات سے ایک ہی سہی وہ جنت مین جاوے گا جس
کے سیئات زیادہ ہونگے حسنات سے ایک ہی سہی وہ جہنم مین جاوے گا پھر یہ آیت پڑھی فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ
الخ پھر کہا ترازو ایک دانے سے ہلکی بھاری ہو جاتی ہے سو جنکے حسنات سیئات برابر ہونگے وہ اصحاب
اعراف مین ہونگے یہ لوگ صراط پر ٹھیر کر جنت دوزخ والون کو پہچانینگے جب نظر کرینگے طرف اہل جنت
کے پکار کر سلام علیکم کہینگے جب آنکھ طرف اہل نار کے پھیرینگے کہینگے اے رب ہم کو ان
ظالمون کے ساتھ نہ بھیجیو اون کے منازل سے پناہ مانگینگے حسنات والون کو ایک نور ملیگا جو آنکے
سامنے اور داہنی طرف رہیگا اوسکی روشنی مین وہ چلینگے اوس دن ہر بندے اور ہر امت کو ایک
نور دیا جاوے گا جب صراط پر آوینگے اللہ ہر مرد عورت منافق کا نور سلب کر لیگا اہل جنت بحالت

منافقین کو دیکھکر کہین گے رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا رہے اصحاب اعراف سو جو نور اونکے سامنے ہوگا وہ اون سے
لیا جاویگا اوسوقت اللہ فرماویگا کہ وہ جنت مین نہین گئے ہین انکو طمع ہے مراد طمع سے دخول ہے ابن مسعود نے کہا بندہ
جب کوئی حسنہ کرتا ہے تو دس نیکیان لکھی جاتی ہین جب سیئہ کرتا ہے تو ایک ہی بدی لکھی جاتی ہے پہر کہا
هَلَكَ مَنْ غَلَبَ وَاحِدَتُهُ اَعْشَارَهُ یعنے برباد ہوا وہ شخص جسکی ایک بدی اوسکی دہائی پر غالب آئی رَوَاهُ
اِبْنُ جَرِيْرٍ ابن عباس کہتے ہین اعراف ایک فصیل ہے درمیان جنت و نار کے اعراف والے اوس جگہہ ہون گے
جب اللہ کو عافیت دینا اون کا منظور ہوگا تو انکو طرف نہر سو موسوم بہ نہر حیات کے لیجاوینگے دونو کنارے اوس
نہر کے سونیکی شاخین موتیون سے جڑی ہونگی مٹی اوسکی مشک ہے انکو اس نہر مین ڈالدین گے یہان تک کہ
اون کی رنگتین درست ہون پہر اون کے گلے مین ایک سفید تل نکلیگا جس سے وہ پہچانے جاوینگے جب
اونکے رنگ درست ہوجائین گے تو رحمان تبارک وتعالی کے پاس لائے جاوینگے اللہ تعالی فرماوے گا
تمنا کرو جو چاہو وہ اپنی آرزوئین ظاہر کرینگے یہانتک کہ جب تمنا کر چکین گے اللہ انسے فرماویگا تم کو
وہ دیا جو تم نے چاہا اور ستر گنا اور وہ جنت مین جائینگے اونکے گلون مین سفید تل ہوگا جس سے وہ پہچانے
جائینگے اون کا نام ساکین الجنت ہوگا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ
مِنْ قَوْلِهٖ وَهٰذَا اَصَحُّ یہی قول مجاہد و ضحاک وغیرہما سے بہی مروی ہے عمرو بن جریر نے کہا حضرت صلعم سے اصحاب
اعراف کو پوچہا فرمایا یہ وہ لوگ ہین جنکا فیصلہ من جملہ عباد کے سب سے پیچھے ہوگا جب رب العلمین فیصل عباد
سے خالی ہوگا فرمائے گا تم وہ قوم ہو جنکو حسنات نے نار سے نکالا اور جنت مین نگئے اب تم میرے آزاد کیے
ہوئے جاؤ چرو جنت مین جہان چاہو رَوَاهُ سُنَيْدُ بْنُ دَاؤُدَ یہ مرسل حسن ہے بعض نے کہا اعراف والے
اولاد زنا ہین اسکو قرطبی نے حکایت کیا ہے انس بن مالک کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا مومنین جن کے لیے
ثواب و عقاب ہے ہمنے حال اون کے ثواب ایمان کا پوچہا فرمایا اعراف مین ہون گے نہ جنت مین ہمراہ
امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمنے کہا اعراف کیا ہے فرمایا دیوار ہے جنت کی جس مین نہرین جاری
ہین اشجار و ثمار پیدا ہوتے ہین رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مجاہد نے کہا اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فُقَهَاءُ
عُلَمَاءُ ابو مجلز نے کہا رِجَالٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَعْرِفُوْنَ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَاَهْلَ النَّارِ مگر یہ دونو قول غریب و
خلاف سیاق کے ہین جمہور کا قول مقدم ہے آیت انہین کے مذہب پر دلیل ہے قرطبی وغیرہ نے حق
مین اصحاب اعراف کے بارہ قول نقل کیے ہین ان مین ایک قول یہ ہے کہ شہدا ہین دوسرا یہ کہ صلحا ہین

فزع آخرت سے متفرع ہوئے ہین لوگون کے اخبار پر مطلع ہین تیسرا یہ کہ انبیا ہین ۴ یہ بات کہ وہ پہچانتے ہین ہر ایک کو
اوسکے نشان سے ابن عباس نے کہا یعنے جنت والون کو سفیدی چہرہ سے اور دوزخ والون کو سیاہی چہرہ
سے یہی قول ضحاک کا بھی ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ اللہ نے اون کو اس تہہ مین اوتارا ہے
تاکہ جنتی دوزخی کو پہچانین اہل نار کو سواد وجوہ سے پہچان کر اللہ سے پناہ مانگین گے کہ اون کو ظالمون کے
ساتھہ نہ کرے اور وہ اس حال مین اہل جنت کو سلام کرین گے اگرچہ داخل جنت نہین ہوئے ہین لیکن طمع
دخول کی رکھتے ہین سو وہ انشاء اللہ تعالی داخل جنت ہونگے مجاہد و ضحاک و سدی و حسن و ابن زید و
غیرہم اسی کے قائل ہین حسن نے اس آیت کو پڑہکر کہا واللہ یہ طمع اُنکے دل مین نہین رکھی گئی مگر بارادہ
کسی کرامت کو قتادہ نے کہا اللہ نے تم کو اُنکی طمع کی خبر دی ہے ابن عباس نے کہا وہ جب طرف اہل نار
کے نظر کرین گے تو اللہ سے اپنا اون کے ساتھہ نہ ہونا مانگین گے سدی نے کہا جب کوئی گروہ اہل نار کا
اُنکی طرف سے گذر کرے گا تو اوسوقت وہ یون کہین گے کہ اے رب تو ہمکو اُنکے ساتھہ نہ کرنا ابن زید نے
کہا دوزخیون کے کالے مونہہ کنجی آنکھین دیکھکر یہ کہین گے **ف** فتح البیان کا بیان فائح یہ ہے
کہ حجاب بمعنی حاجز ہے یعنے درمیان بہشت دوزخ کے ایک اوٹ ہوگی بطور دیوار فصیل کے اعراف سے
مراد کنگورے یا ٹیلے اوس دیوار کے ہین سعید بن جبیر نے کہا اعراف پہاڑ ہین درمیان جنت و نار کے وہ انکی
چوٹیون پر ہونگے یا مراد صراط ہے قالہ ابن جریج یا اعراف سے نفس حجاب مراد ہے قالہ الواحدی
یا جبل احد کو اوٹھا کر وہان رکھدین گے قالہ القرطبی رجال سے مراد افاضل مسلمین ہین یا جو سب سے پیچھے
جنت مین جائین گے یا جس سے مان باپ اوس کے ناراض تھے اس باب مین تیرہ قول ہین منجملہ اوسکے
خازن نے آٹھہ قول ذکر کیے ہین قرطبی نے اوس پر پانچ اور زیادہ کیے بعض نے کہا شہدا ہین کسی نے کہا
فضلاے مومنین ہین اپنی جان کے شغل سے فارغ ہوکر مطالعہ احوال مردم کرین گے کسی نے کہا انبیا ہین
یا وہ جنکی نیکی بدی برابر ہے یا عباس و حمزہ و علی و جعفر طیار ہین اپنے دوستون کو روی سفید سے
دشمنون کو روئے سیاہ سے شناخت کرینگے یا عدول قیامت ہین کہ اعمال خلق پر گواہی دینگے
پیراست مین ہون گے اس قول کو نحاس نے احسن اقوال بتایا ہے یا اولاد زنا ہے یا اطفال مشرکین
یا علماء فقہاء صالحین یا ملائکہ موکلین جو تمیز مومن کا کافر سے کرین گے قبل دخول جنت و نار کے ان
اقوال مین دلیل ہے اس بات پر کہ اہل اعراف اہل جنت سے درجات مین گھٹ کر یا بڑہکر ہون گے

لکن اس باب میں کوئی نص جلی یا برہان روشن جسپر یقین کامل حاصل ہو موجود نہیں ہے یا وہ قوم ہے جن کے گناہ صغیرہ آلام و مصائب دنیا سے مکفر نہیں ہوئے اور کبائر خود نہ تھے وہ چندے جنت سے روکے جاوینگے تاکہ غم حسرت بمقابلہ الصغائر ذنوب کے کفارہ ہوجاے یا وہ لوگ ہین جنکے باپ اون سے رضی تھے نہ مائین یا انکی مائین اونسے خوش تہین نہ باپ اس باب میں بعض احادیث مرفوعہ بھی آئی ہین جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے پس اگر رفع اون کا ثابت ہوجاوے تو تصیر طرف اون کے متعین ہے پھر کسی ایک کا قول نہ ہوگا واللہ اعلم سیما بمعنے علامت ہی یعنے جنتی دوزخی کو علامت سے پہچان لینگے جیسے سفیدی سیاہی چہرہ کی یا روشنی مواضع وضو کی یا کوئی اور علامت جو اللہ اوس موقع مین مقرر کردیگا جس سے معرفت سعداء و اشقیاء کی حاصل ہوگی انتہے حاصل کریمہ شریفہ اسی قدر ہے کہ درمیان جنت و نار کے ایک حجاب ہوگا جو کچھ ہو اور جیسا کچھ ہو اوسکی کیفیت اللہ ہی کو معلوم ہے اور کچھ لوگ جنکی تعیین بطریق رفع معلوم نہین اونچی جگہ سے ہر ایک شخص کو پہچانینگے کہ فلان بہشتی ہے فلان دوزخی بہشتی سے صاحب سلامت کرینگے اور خود بھی امیدوار بہشت کے ہونگے اور دوزخی کو دیکھکر اوسکی معیت سی پناہ چاہینگے ۔

ع از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت ست ۔ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ پکارے دیوار کے سرے والے ایک مردون کو کہ اون کو پہچانتے ہین نشان سے بولے کیا کام آیا تم کو جمع کرنا اور جو تم تکبر کرتے تھے اب یہ وہی ہین کہ تم قسم کہاتے تھے نہ پہونچاوے گا اون کو اللہ کچھ مہر چلے جاؤ جنت مین نہ ڈر ہے تمپر نہ غم کہاؤ ف اللہ نے خبر دی کہ اعراف والے صنادید مشرکین و روساء کفار سے بطور تقریع یہ بات کہینگے کہ کہو تمہاری جمعیت و کثرت کچھ کام نہ آئی آخر تم اس عذاب و نکال مین پہنسے کیون جی یہ وہی غریب بیچارے ہین جن کو تم رحمت خدا سے قسم کہا کر محروم بتاتے تھے پھر اون سے کہینگے کہ اب تم تو جنت مین جاؤ تم کو کچھ ڈر غم نہین ہے ابن عباس نے کہا یہ بات اون سے اللہ تعالی کہے گا کہ تمہین اون کو جنت سے محروم ٹہیراتے تھے لو اب وہ جنت مین داخل ہوتے ہین نہ خوف ہے نہ غم ابن کثیر نے اس جگہہ ایک روایت طویل حذیفہ سے نقل کی ہے مگر سند اوسکی نہین

لکھی روایت مذکور مین آیا ہے کہ بعد فیصلہ عباد کے اللہ اہل اعراف کو حکم دیگا کہ تم شفاعت طلب کرو وہ
پاس آدم و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ کے جاوینگے ہر پیغمبر عذر کرے گا آخر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی
سفارش کے لیے طیار ہون گے مقام محمود مین شفاعت کرینگے آخر وہ نہر حیوان مین نہا کر مثل رشن
تارون کے ہوجاوینگے اون کے سینون مین کچہ سفید تل باقی رہین گے جس سے وہ پہچانے جاوینگے اون
کو مساکین اہل جنت کہا جاوے گا **ف** فتح البیان مین ہے کہ اعراف والے کچہ لوگون سے جنکو جانتے
پہچانتے ہون گے یہ کہینگے کہ تمہارے وہ اموال وسامان جو دنیا مین تم نے راہ خدا سے روکنے کے
لیے جمع کیے ہے آج کچہ کام نہ آئے مخاطب اس قول کے عظماے کفار رؤساے مشرکین دنیا ہونگے
نہ وہ تکبر تمہارا قبول ایمان سے اب دمند ہوا پہر طرف ضعفا مسلمین اہل جنت کے اشارہ کرکے
کہینگے کہ یہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین تم قسم کہا کر کہتے تہے کہ اللہ اونپر رحمت نہ کرے گا یہ کہنا حسرت
دلانے کو ہوگا پہر اون بچارون سے کہینگے کہ تم تو جنت مین جاؤ نہ تمپر ڈر ہے نہ تم کو غم لگے گا یہ بات
چیت اہل اعراف کی ہوگی اب گفتگو دوزخیون کی جنتیون سے سنو وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ
الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى
الْكَافِرِينَ ۝ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ
نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ ع اور پکارے آگ
والے جنت والون کو بہاؤ ہمپر تہوڑا پانی یا جو روزی دی تم کو اللہ نے بولے اللہ نے یہ دونو بند کیے
ہین منکرون سے جنہون نے ٹہیرایا ہے اپنا دین تماشا اور کہیل اور بہکے دنیا کی زندگانی پر سو
آج ہم اون کو بہلا وینگے جیسے وہ بہولے اپنے اس دن کا ملنا اور جیسے ہماری آیتون سے جہگڑتے
ف اللہ نے خبر دی ہے ذلت اہل نار کی کہ وہ جنت والون سے پینا کہانا بطور بہیک کے مانگین گے
پر اون کو کچہ نہ ملے گا سدی نے کہا مراد رزق سے یہان طعام ہے ابن زید نے کہا یعنے سوال طعام
وشراب کرینگے سعید بن جبیر نے کہا آدمی اپنے باپ یا بہائی کو پکار کر کہے گا کہ مین جل بہن گیا ذرا
پانی مجہپر ڈالو حکم ہوگا تم اونکو یہ جواب دو کہ اللہ نے تمپر پانی بہلانے رزق دینے کو حرام کیا ہے ابن
عباس سے اسیطرح مروی ہے مراد طعام وشراب جنت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچہا کون صدقہ افضل
ہے کہا حضرت صلعم نے فرمایا ہے افضل صدقہ پانی ہے تو نے نہ سنا کہ اہل نار جب اہل جنت سے استغاثہ کرینگے

تو یہی کہین گے کہ ہمپر پانی بہاؤ یا رزق دو رواہ ابن ابی حاتم ابو صالح نے کہا ابو طالب بیمار رہے اون سے
کہا کہ تم کسی کو پاس اپنے بھتیجے کے بھیجکر کہو کہ ایک خوشہ انگور جنت کا ہمکو بھیجدین شاید اوس سے تم کو شفا ہو قاصد
آیا ابو بکر پاس حضرت کے بیٹھے تھے ابو بکر نے جواب دیا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ پہر آگے حال کفار کا
دنیا مین بیان کیا کہ اون کا اعتماد دین مین لہو و لعب پر تہا زینت و زخرفت و رونق دنیا نے اون کو عمل آخرت
سے روک رکہا تہا وہ حیات فانی پر معاد باقی کو بہول گئے تہے سو ویسا ہی معاملہ اوس دن اون کے ساتھ
ہوگا کہ اللہ اون کو دیدہ و دانستہ بہول جاویگا ورنہ کوئی شے اللہ کے علم سے شاذ نہین ہوتی ہے نہ فراموش
ہو کما قال تعالے فِیْ کِتٰبٍ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰی یہ قول اللہ پاک کا بمقابلہ اون کے قول کے ہے کقولہ
نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَہُمْ وقال کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَہَا وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی وقال تعالی
وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰکُمْ کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا سو اللہ خیر سے انکو بہولجائے گا نہ شر سے ابن
عباس نے کہا یعنے ترک کر دینگے ہم اون کو جسطرح ترک کر دیا اونہون نے ملنا اوس دن کا مجاہد نے کہا چھوڑ دینگے
ہم اون کو آگ مین سدی نے کہا ترک کرینگے ہم انکو رحمت سے جسطرح ترک کیا اونہون نے عمل کرنا واسطے
ملنے اس دن کے صحیح مین آیا ہے کہ اللہ تعالی بندہ سے دن قیامت کے کہے گا کیا مینے تجہہ کو جورو نہین دی
تیرا اکرام نہین کیا گہوڑے اونٹ کو تیرا مسخر نہین بنایا تجہہ کو نہین چہوڑا کہ تو سردار ہو کر چہارم لیتا تہا
وہ کہے گا ہان اللہ فرمائیگا تجہہ کو گمان تہا کہ تو مجہہ سے ملے گا وہ کہیگا نہین اللہ تعالی کہے گا فَالْیَوْمَ اَنْسٰکَ
کَمَا نَسِیْتَنِیْ مین آج تجہے بہول جاؤنگا جسطرح تو مجہہ کو بہول گیا تہا **ف** فتح البیان مین لکہا ہے
افاضہ کہتے ہین پانی بہانے کو مطابقت کہ دوزخی بہشتیون سے گڑگڑا کر ذرا سا پانی مانگین گے وہ جواب
صاف دینگے کہ یہ تم کو مل نہین سکتا اسکو تو اللہ نے تمپر حرام کیا ہے یہ نداء جب ہوگی کہ اعراف والے جنت
مین جاچکین گے ابن عباس نے کہا یہ سائل وہ لوگ ہونگے کہ جب اون کو طرف ایمان کے بلایا جاتا تہا
تو بلانے والے سے ہنسی دل لگی کرتے یہ اللہ سے استہزاء تہا یا وہ لوگ ہین جنکو شیطان نے تحریم بحایر
وسوائب وغیرہ کار و تصدیہ و سائر خصال ذمیمہ جو جاہلیت مین کرتے تہے اچہے دکہلائے تہے یا مراد دین
سے اس جگہہ عید ہے کہ اوس دن بالکل لہو و لعب مین رہتے تہے اللہ کو ذرا بہی یاد نہ کرتے تہے مجاہد نے
کہا اللہ انکو بہول جائے گا یعنے انکو بہوکا پیاسا چہوڑ رکہیگا انکی بالکل خبر نہ لے گا کہ مرتے ہین یا جیتے مراد
عدم اعتناء ہے طلب کہ جیسا کام ناسی ساتہہ منسی کے کرتا ہے ویسا ہی معاملہ ہم اونکے ساتہہ کرین گے اسطرح

کا استعارہ قرآن پاک مین بہت آیا ہے کیونکہ تعبیر تعلیم معانی عالم غیب ممکن نہین ہے مگر ساتھہ مثال کے عالم شہادت سے اللہ نے جزا نسیان کا نام مجازاً نسیان ہی رکھا اسلیے کہ اللہ کو کسی شی کا نسیان نہین ہوتا ہے وَ

لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؑ

ہمنے اون کو پہونچا دی ہے کتاب جو کہول کر بیان کی ہے خبرداری سے راہ بتاتی اور مہربانی ایمان والے لوگون کو کیا راہ دیکھتے ہین مگر یہی کو وہ ٹہیک پڑے جسدن ٹہیک پڑے گی کہنے لگین گے جو اوس کو بہول رہے تہے پہلے سچ بات لائے تہے ہمارے رب کے رسول اب کوئی ہین سفارش والے تو ہماری سفارش کرین یا ہم کو پہر جاوا تو ہم کام کرین سوای اوسکے جو کر رہے تہے تحقیق ہارے اپنی جان اور ہو گیا جو جہوٹ بناتے تہے **ف** یعنے کافر راہ دیکھتے ہین کہ اس کتاب مین خبر ہے عذاب کی ہم دیکھہ لین کہ ٹہیک پڑی تب قبول کرین سو جب ٹہیک پڑے گی تب خلاصی کہان ملے گی خبر اسی واسطے ہے کہ آگے سے بچاؤ پکڑین انتہے اللہ نے اپنا عذر کفار و مشرکین سے رسول و کتاب بہیجکر بیان کر دیا کتاب بہی وہ جو مفصل مشرح مبین ہے کقولہ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ پہر فرمایا کہ جو تفصیل ہمنے اوس کتاب مین کی ہے ہمکو اوسکی خبر ہے کقولہ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ اللہ نے جب کہ خبر دی خسارت آخرت کی تو یہ بہی ذکر فرمایا کہ ہمنے انزال کتب ارسال رسل سے ساری علل انکے دور کر دیے ساری عذر منقطع ہو چکے کقولہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اسی لیے کہا کہ وہ تاویل کی راہ دیکھتے ہین یعنے جو وعدہ عذاب و نار کا ہوا ہے اوس کے منتظر ہین یہی قول ہے مجاہد وغیرہ احد کا مالک نے کہا انتظار ثواب کا کرتے ہین ربیع نے کہا ہمیشہ کچہ نہ کچہ تاویل اوسکی آتی رہتی ہے یہانتک کہ جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین جاوین تب اوس دن وہ تاویل پوری ہو جاوے گی ابن عباس نے کہا یوم تاویل قیامت کا دن ہے اوس دن کہینگے کہ کوئی سفارشی ملے یا پہر دنیا مین جانا میسر ہو تو اچہا عمل کرین کقولہ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ بہرحال اوس دن اپنی جان ہار رہینگے وہ سارا افترا انکا غائب غلا ہو جائیگا **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے ہمنے انکو کتاب مفصل دی ہے

جسکی تفصیل ہمین معلوم ہے وہ کتاب رحمت و ہدایت ہی واسطے قوم ایمان دار کے اگر ضمیر کفار کے لیئے تو مراد جنس
کتاب ہے اور اگر معاصرین حضرت صلعم کے لیے ہے تو مراد قرآن شریف ہے تفصیل سے مراد کہول کر سنانا ہے نظم قرآن
مین نہ انواع بیان کیے ہین جو اس شعر مین منظوم ہین ؎

حَلَالٌ حَرَامٌ مُحْكَمٌ مُتَشَابِهٌ بَشِيرٌ نَذِيرٌ قِصَّةٌ عِظَةٌ مَثَلُ

سمین نے کہا مراد تفصیل سے ایضاح حق کا باطل سے ہے یا نازل کرنا اوسکا فصول مختلفہ مین کقولہ وَقُرْاٰنًا
فَرَقْنٰهُ کسینے فصلناہ تفصیل سے پڑہا ہے یعنے اور کتب آسمانی پر اس کتاب کو فضیلت حاصل ہے تاویل
سے مراد وعدہ عقاب یا جزا یا انجام کار ہے یہ سب معانی متقارب ہین سوجسدن وہ آویگی تارکین عمل بقرآن
فراموشکاران ایمان صدق رسل کا اقرار کرینگے طالب تشفیع یا رد الی الدنیا ہون گے تاکہ پہر کر کفر کو
ایمان سی شرک کو توحید سے بدعت کو سنت سی تقلید کو اتباع سے بدلین سوجواب اون کے سوال کا یہ ہوگا کہ
تم ہلاک ہیکہ تمہارا افترا کہو گیا وہ دعوی شرک کا جہوٹ نکلا اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تہا وہ ہو چکا

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ تف
یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ تمہارا رب اللہ ہے جس نے بنائے آسمان و زمین چہہ دن مین پہر
بیٹہا تخت پر اوڑہاتا ہے رات پر دن اوسکے پیچہے لگا آتا ہے دوڑتا اور سورج اور چاند اور تارے کام لگے اوس کے
حکم پر سن لو اوسی کا کام ہے بنانا اور حکم فرمانا بڑی برکت ہے اللہ کی جو صاحب ہے ساری جہان کا **ف**
اللہ پاک نے خبر دی کہ سارے آسمان ساری زمین اور جو کچہ اون دونو کے بیچ مین ہے وہ سب ہم نے چہہ
دن مین بنایا یہ مضمون کئی آیتون مین قرآن کے آیا ہے چہہ دن یہ ہین یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ
پنجشنبہ جمعہ انہین ایام مین ساری خلق فراہم ہوگئی آدم پیدا ہوئے اس مین اختلاف ہے کہ ہر دن اند نون
مین سے مثل ہمارے ان دنون کے تہا جسطرح کہ ذہن مین شتاب یہی بات آتی ہے یا ہر دن ہزار برس کا
تہا جسطرح کہ مجاہد و امام احمد نے اسپر نص کی ہے اور ابن عباس سے بہی مروی ہے سنیچر یعنے شنبے کا دن
خالی رہا اوس مین کوئی شے پیدا نہین ہوئی کیونکہ وہ ساتوان دن تہا اسی لیے اوسکو سبت کہتے ہین یعنے
قطع یعنے اوسدن آفرینش خلق منقطع ہو چکی تہی رہی وہ حدیث جسکو امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ حضرت نے میرا ہاتہ پکڑ کر فرمایا اللہ نے تربت یعنی مٹی و خاک دن سنیچر کے

پیدا کی پہاڑون اور درختوں کو منگل کے دن اور پیدا کیا پانی اور عمارات کو چہار شنبہ کے دن اور پھیلایا جانورون کو پنجشنبہ کے دن
پیدا کیا آدم کو بعد عصر دن جمعہ کے بنایا یہ آخر خلق میں آخر ساعت میں ساعات جمعہ سے عصر سے لیکر رات تک
سو اس حدیث کو مسلم و نسائی نے بھی روایت کیا ہے اس میں ایام سبعہ کا استیعاب ہوا ہے اور اللہ پاک نے چھ دن
کہے ہیں اسی لیے بخاری اور بہت سے حفاظ نے اس حدیث میں کلام کیا ہے ابوہریرہ کا اس حدیث کو کعب بن احبار سے روایت
کرنا ٹھیرایا ہے مرفوع نہیں ہے واللہ اعلم **ف** ابن کثیر کہتے ہیں استواء علی العرش میں لوگون کے مقالات
کثیرہ ہیں یہ جگہہ اونکے بسط کی نہیں ہے یہان مذہب سلف صالح پر جیسے مالک اوزاعی ثوری لیث بن سعد
شافعی احمد اسحاق وغیرہ ائمہ قدیم و حدیث مسلمین پر چلنا چاہیے وہ مذہب ان کا یہ ہے کہ اس آیت شریف
کو جس طرح پر یہ آئی ہے جاری کرے بغیر تکییف تشبیہ تعطیل کے اور جو طرف اذہان مشبہین کے ظاہر متبادر ہوتا
ہے وہ اللہ پاک سے منفی ہے کیونکہ کوئی شے اوسکی مخلوق میں سے مشابہ خدا نہیں ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ
هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ بلکہ بات وہ ہے جو ائمہ نے کہی ہے جیسے نعیم بن حماد خزاعی شیخ بخاری کہ جس نے تشبیہ
دی اللہ کو اوسکی خلق کے ساتھہ وہ کافر ہوا اور جس نے انکار کیا اوس بات کا جو اللہ نے اپنی ذات کا وصف
فرمایا ہے وہ بھی کافر ہوا اور جو وصف کہ اللہ و رسول نے اللہ کے بیان کیے ہیں اون میں تشبیہ نہیں
ہے سو جو کوئی آدمی اللہ کے لیے وہ بات ثابت کرے گا جو آثار صحیحہ و اخبار صریحہ میں لائق جلال الہی آئے
ہیں اور نقائص کو اللہ سے دور کرے گا وہی سالک سبیل ہدی ہے انتہی میں کہتا ہون سلف نے آیات و
احادیث صفات کو ظاہر پر جاری کیا تھا بدون خوض کے کیف و کم میں ہمراہ اعتقاد تنزیہ کے تجسیم و تشبیہ
سے وہ تشبیہ و تمثیل کے علاج ایک کلمہ اجمالیہ سے کرتے تھے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ
خلف کی سعادتمندی اور نجات اخروی اسی میں ہے کہ وہ سلف کی راہ پر چلیں ہر آفت تاویل و بلائے
بدعقیدگی وغیرہ سے سلامت باکرامت رہیں جس امر میں ہم کو حکم خوض کرنے کا نہیں ہے نہ کوئی دلیل وجوب
تاویل پر موجود ہے لکن قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر اور ائمہ اربعہ مجتہدین اور سارے محدثین تابمکین بدون
تاویل و توجیہ کے باجرائے نصوص و سنن علی ظاہرہا گذر گئے ہیں تو اب پچھلے لوگ کیا خاک بہتر اون سے
کوئی طریقہ اعلم و اسلم نکال سکتے ہیں جبکہ امت اسلام نے اللہ پاک کو متصف باوصاف واردہ کتاب و
سنت مان لیا اور تشبیہ و تمثیل مخلوقات و کائنات سے پاک و منزہ یقین کر لیا تو اب اعتقاد تجسیم کہان باقی
رہا ہزار بار کوئی ظاہر صیغہائے و الفاظ مذکورہ سے جسمیت سمجھا کرے مگر لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

حاشیہ: [illegible]

سیف قاطع ہے واسطے نفی تشبیہ کے جسطرح کہ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ محبت ساطع ہے عدم تمثیل پر و بالجملہ التوفیق
یہ مسئلہ ایک بڑا معرکۃ الآرا ہے جس کے سبب سے قدیماً و حدیثاً بڑے بڑے قلاقل و زلازل دنیا مین واقع
ہو چکے ہین جہلہ متکلمین نے جو خوگر مذاق فلاسفہ تھے سلف کی تکفیر تضلیل کی مقلدین مذاہب رجال نے بڑے
بڑے ائمہ دین کے حق مین بے ادبی ظاہر فرمائی حالانکہ یہ کچھ ایسی مشکل بات نہ تھی جسپر یہ ہنگامہ قائم ہوا انا للہ
ف یہ جو فرمایا کہ رات کا اندھیرا دن کے اوجالے اور دن کا اوجالا رات کے اندھیرے سے چلا جاتا ہے
ہر ایک رات دن مین سے دوسرے کی طلب مین سرگرم تیز رفتار شتاب کار ہے ذرا دیر و سستی و تاخیر نہین کرتا بلکہ
جہان ایک گیا دوسرا جھٹ پٹ اوسی دم آموجود ہوا کقولہ وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ
فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ
حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ سو مطلب نفی سبق لیل کا نہار پر یہ ہے کہ وقت اوسکا فوت نہین ہوتا کیا ذکر ہے
کہ ذرا سی بھی تاخیر ہو بلکہ دن پیچھے رات کے ملا ہوا بطور درمیانی لگا چلا آتا ہے جہاں وہ ٹلے سے آموجود ہوتا
ہے غرضکہ سورج چاند تارے سب کے سب مسخر حکم الٰہی ہین زیر قہر و مشیت و تسخیر خدا ہین اسی لیے یہ کہا
ہے کہ اوسی کا سب ملک و تصرف ہے اوسکے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ متصرف وہ بڑی برکت والا ہے کقولہ
تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا والد عبد العزیز شامی سے جو ایک صحابی تھے مرفوعاً آیا ہے جس نے
حمد نہ کی اللہ کی عمل صالح پر اور حمد کی اپنی جان کی وہ کافر ہوا اور اوسکا عمل اکارت گیا اور جس نے یہ زعم کیا
کہ اللہ نے کوئی امر ہاتھ مین اپنے بندون کے رکھا ہے اوس نے کفر کیا اوس بات کا جو اللہ نے اپنے نبیون پر
اتاری ہے بقولہ تعالےٰ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ رواہ ابن جریر اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو ایک صد اعوام
مین مروج ہے کہ ملک خدا کا حکم فلان بادشاہ کا یہ کلمہ بہت برا ہے بلکہ ملک و حکم اوسی کیلیے ہے مالک متصرف
وحدہ لا شریک لہ کا ہے دعاء ماثور مین ابو الدردا سے مرفوعاً آیا ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ
الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَاِلَیْكَ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ **ف**
فتح البیان کا بیان اس جگہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اس آیت پاک مین اپنے صنع بدیع و قدرت جلیل کو جو بندون پر اوسکی
توحید و عبادت و عبودیت کو واجب کرتی ہے بیان کیا ہے اصل معنے لفظ خلق کے لغت مین اندازہ کرنا
ہے پھر یہ لفظ کسی شے کی ایجاد و ابداع کرنے مین بغیر کسی اصل سابق و نمونہ قدیم کے مستعمل ہوتی ہے سو اسی

نے ساری خلق چھ دن مین بنائی دن ایک مقدار زمان کو کہتے ہین سورج نکلنے سے ڈوبنے تک کے یہ ایام برابر ایام
دنیا کے تھے یا برابر ایام آخرت کے جمہور نے کہا ہر دن ہزار برس کا تہا یہی قول ابن عباس کا بھی ہے پہلا دن یک
شنبہ پچھلا دن جمعہ تھا یہی قول ہے عبد اللہ بن سلام کعب احبار ضحاک و مجاہد کا اسی کو ابن جریر طبری نے بھی
اختیار کیا ہے اللہ پاک کو قدرت ہے کہ ایک لحظہ مین سب کچھ بنا ڈالتا کیونکہ ایک حرف کن سے یکون ہوتا ہے و
لکن اپنے بندون کی تعلیم و تفہیم کے لیے دیر لگائی تاکہ سر انجام امورات مین رفق و تانی کیا کرین جلد بازی
شتاب کاری نکرین سعید بن جبیر نے کہا یہ تعلیم ہے خلق کو تثبت کی جسطرح حدیث مین آیا ہے اَلتَّاَنِّیْ مِنَ اللّٰہِ
وَالْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ یا اس لیے دیر لگائی کہ اللہ کے پاس ہر ایک شے کے لیے ایک مدت مقرر ہے دوسری
آیت مین آیا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ
یہ حدیث کہ اللہ نے زمین دن یکشنبہ دو شنبہ کے بنائی اور پہاڑ اور جو کچھ ان پہاڑون کے اندر ہے منافع
وغیرہا سے وہ دن سہ شنبہ کے بنائے الخ نزدیک مسلم و حاکم کے ابن عباس سے مرفوعاً آئی ہے لکن اس توزیع
پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ وہان ایام کہان تھے کیونکہ سورج چاند نہ تھا نہ یک شنبہ تھا نہ دو شنبہ وغیرہ ایام
تو چاند سورج کی گردش سے پیدا ہوتے ہین سلیمان جمل نے اسکا جواب دیا ہے کہ اس مقدار مدت مین
انکو بنایا پہر کہا کہ یہ جواب دافع اشکال نہین ہے کما لا یخفے **ف** مسئلہ استوا علی العرش مین چودہ
قول ہین احق و اولے بصواب وہی مذہب سلف صالح کا ہے کہ اللہ عرش پر مستوی ہے بلا کیف جسطرح
پر کہ لائق اوسکی شان عظیم کے ہے ہمراہ منزہ ہونیکے اون چیز سے جو اوسپر جائز نہین استوا لغت عرب
مین بمعنے علو و استقرار ہے معتزلہ نے کہا بمعنے استیلا و ظہور ہے ایک جماعت متکلمین کی اسی طرف گئی
ہے ابو عبیدہ نے کہا اسجگہہ معنے استوا کے علو و ارتفاع کے ہین شوکانی نے اثبات اجرائے صفات
علی ظواہرہا مین کہ من جملہ اونکی ایک صفت استوا بھی ہے رسالہ مستقلہ لکہا ہے اوسمین تفویض کو مختار
تاویل کو غیر مختار ٹہیرایا ہے حتی کہ معیت و قرب وغیرہ کی تاویل سے بھی منع کیا ہے مطابق
ظاہر کے ساری صفات پر ایمان لانے کو واجب لکہا ہے بڑی تالیف تصنیف کمال تحقیق تدقیق
مسئلہ استوا مین شیخ الاسلام ابن تیمیہ و حافظ ابن القیم انکے تلمیذ رشید رضی اللہ عنہما نے کی ہے اثبات
علو و فوقیت باریتعالی مین کتب و رسائل مستقلہ لکہی ہین ایک عجب طرح کا شغف انکو ساتھ اثبات
صفات الٰہی کے تھا انصاف یہ ہے کہ جو مباحث و مسائل توحید ذات کے ان حضرات نے ہم غربا کو

اپنے بیان صدق ترجمان سے سکھائے بتلائے ہیں وہ اہل علم کے مؤلفات میں اوس تفصیل و توضیح سے میسر نہیں آتے
جزاھم اللہ عنا خیرا حافظ ذہبی نے بھی ایک کتاب العلو دوسری کتاب العرش اس باب میں لکھی ہے آیات
و احادیث واردہ کو تتبع کر کے یکجا جمع کیا ہے متکلمین مذاہب کا یہ کہنا کہ محدثین اس مسئلہ میں مجسمہ ہیں افترا ء
مذہب جدید و استطالت ناسدید ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں استوار کچہ مجہول نہیں ہے کیف معقول نہیں
ہے اقرار استوا کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے اخرجہ ابن مردویہ مالک بن انس سے بھی اسیطرح مروی
ہے اتنا زیادہ کیا ہے کہ سوال کرنا استوار کے حال سے بدعت ہے سو قول ام سلمہ و قول مالک اقوی اقوال و
اصح مذاہب ہے ساری سلف اسی عقیدہ پر گذرے ہیں اس سے زیادہ کچہ پوچہنا یا کہنا بدعت ہے نسفی نے کہا تفسیر
عرش کی ساتہہ سریر یعنے تخت کے اور تفسیر استوار کی ساتہہ استقرار کے جسطرح مشبہ کہتے ہیں باطل ہے انتہی ان
بیچارے مسکین کو یہ نہیں معلوم کہ لغت میں عرش سریر ہی کو کہتے ہیں اور استوا بمعنی استقرار آتا ہے حبر
امت ترجمان قرآن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر عرش و استوار کی یہی کی ہے جسکو یہ غریب باطل بتاتے
ہیں تشبیہ ٹہیراتے ہیں چنانچہ یہ تفسیر ابن عباس کی بخاری شریف میں موجود ہے اس تفسیر میں ہرگز تشبیہ نہیں
تشبیہ تو بیان کیفیت میں ہوتی ہے بلکہ انکار اس تفسیر کا ایک تعطیل مخالف مقصود تنزیل و مذہب سلف امت
و ائمہ ملت کی ہے جنہوں نے یہ کہا ہے کہ امرار و اجرار صفات کا ظواہر پر اوسیطرح جون کا تون کرنا چاہیے جس
طرح پر کہ وہ وارد ہیں نہ تکییف ہو نہ تاویل نہ تشبیہ ہو نہ تمثیل نہ جحود ہو نہ تعطیل احادیث صحیحہ میں صفت عرش
کی آئی ہے اوسکا محیط ہونا سموات و ارض و ما بینہما کو مذکور ہے واللہ اعلم **ف** پہر فرمایا کہ رات ڈہانپ
لیتی ہے دن کو یعنے ظلمت شب دن پر مثل پردے کی پڑجاتی ہے اسجگہہ یہ نہیں کہا کہ دن رات کو چہپا
لیتا ہے حالانکہ تغشیہ دونوں طرف سے ایک دوسرے کا ہوتا ہے جسطرح اور آیت میں فرمایا ہے یُکَوِّرُ اللَّیْلَ
عَلَی النَّهَارِ وَیُکَوِّرُ النَّهَارَ عَلَی اللَّیْلِ سو یہ عدم ذکر بطور اکتفا ہے کہ خود ہی ایک بات سے دوسری بات
سمجہ لیجاتی ہے ہان یہ فرمایا ہے کہ رات طالب دن ہے سرعت سے اوسکے کسی حال میں فتور نہیں ہوتا رازی
نے کہا اللہ نے اس حرکت کو وصف کیا ہے ساتہہ سرعت شدیدہ کے یہ اسلیے کہ تعاقب رات دن کا حرکت
فلک اعظم سے حاصل ہوتا ہے یہ حرکت ساری حرکات سے سرعت میں شدید تر ہے انسان جبکہ خوب ہی زور سے
دوڑے اور ایک قدم اٹہا کر پہر اوسکو رکہے اتنی دیر میں فلک اعظم تین ہزار میل طے کر جاتا ہے یہ ایک
ہزار فرسخ ہوئے اسی لیے یہ فرمایا یَطْلُبُهُ حَثِیثًا یعنے دن کے پیچہے رات ڈرے جہپاٹے سے لگی چلی آتی

ہے کیا ذکر ہے کہ درمیان ان دونون کے کچہہ بہی فصل ہوسکے بہر مہر و ماہ و نجوم کی تسخیر کا ذکر فرمایا تسخیر کہتے ہین تذلیل کو کیونکہ انکو کام
طلوع و غروب و سیر و رجوع کا لیا جاتا ہے یہ اپنی ذات سے کچہہ قدرت نہین رکہتے بلکہ ارادہ مدبر کے مطابق اوسکی مشیت
کے تصرف کرتے ہین خلق سے مراد مخلوق ہے امر سے مراد کن فیکون ہے کما قال تعالیٰ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنَاہُ
اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ مراد امر سے وہ احکام ہین جو مخلوقات پر تفصیل و تصرف جاری ہوتے ہین ابن عیینہ
نے کہا عرش کے نیچے خلق ہے عرش کے اوپر امر ہے اس سے یہ نکلا کہ اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے کیونکہ خلق و امر مین
فرق کیا ہے جس نے امر کو جو کہ اللہ کا کلام ہے منجملہ خلق کے ٹہیرایا وہ کافر ہوا آیت دلیل ہے اس بات پر کہ نہین
کوئی خالق مگر اللہ اس مین رد ہے اوس پر جو قائل ہے تاثیرات شمس و قمر و کواکب وغیرہ نیرات کا اس عالم مین اس
لیے کہ اللہ نے خبر دی کہ خالق مدبر اس عالم کا اللہ ہے نہ نیرات مسخرات امر مطلق اوسی کو ہے سوا اوسکے کسی کا امر
نہین ہے وہی آمر و ناہی ہے جو چاہے کرے جو چاہے حکم دے کسی مخلوق کا یہ مقدور نہین کہ اوس پر معترض ہوسکے
اوسکی برکت وسیع و کثیر ہے ابن عباس نے کہا یعنے ہر برکت اللہ تعالیٰ ہی لایا ہے بعض نے کہا ہر شے مین اوسی
کے نام کی برکت ہے ؎

خدا کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے　　عصای پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ پکارو اپنے رب کو گڑگڑاتے اور
چپکے اوسکو خوش نہین آتے حد سے بڑہنے والے اور مت خرابی مچاؤ زمین مین اوسکے سنوارے پیچہے اور پکارو اوس کو
ڈر اور توقع سے بیشک مہر اللہ کی نزدیک ہے نیکی والون سے **ف** دعا مین یہ بہتر ہے کہ چپکے مانگے تا اپنی
نمود نہ ہو اور دل سے گڑگڑا کر نکلے اور حد سے نہ بڑہے یعنی اپنے مُنہ سے بڑی بات نہ مانگے انتہے پہر فساد سے
بعد اصلاح کے منع کیا ہے یعنے اسلام مین رسوم کفر کے داخل نہ کرو اور اللہ پر دلیر بہی مت ہو اور نا امید بہی
مت ہو انتہے اللہ نے اس آیت مین ارشاد کیا ہے کہ اے بندو تم اپنے رب سے دعا مانگا کرو جسمین تمہاری دنیا و
آخرت کی صلاح ہے یہ مانگنا بطور زاری و پوشیدہ کاری کے ہو یعنے تذلل و استکانت کے ساتہہ مخفی صورت
پر نہ چلا کر کقولہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ صحیحین مین آیا ہے ابو موسیٰ اشعری نے کہا لوگون نے اپنی آوازین
ساتہہ دعا کے بلند کین حضرت نے فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا
اِنَّ الَّذِيْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ الحدیث یعنے تم کسی بہرے غائب کو نہین پکارتے ہو جو چلاؤ جسکو تم پکارتے

ہو وہ سنتا ہے اور قریب ہے پھر چپکے سے کیون نہین دعا کرتے ابن عباس نے کہا خفیہ بمعنی سر ہے ابن جریر نے کہا تضرع بمعنے تذلل و استکانت ہے یعنے زاری و خواری خفیہ سے مراد خشوع قلب و صحت یقین ہے وحدانیت و ربوبیت کے بابین اپنے اور خدا کے سو چپکے سے مانگو نہ چلا کر سنا کر دکھا کر حسن نے کہا کوئی آدمی سارا قرآن جمع کرتا کوئی نہ جانتا کوئی بڑا فقیہ ہو جاتا لوگ جانتے کوئی اپنے گھر مین بڑی لنبی نماز پڑہتا گھر مین مہمان ہوتے کسی کو خبر ہوتی ہمنے ایسے لوگ پائے ہین کہ زمین پر اگر کوئی عمل پوشیدہ ہو سکتا تو کبھی اوسکو علانیہ نہ کرتے مسلمان دعا مین خوب جہد کرتے اونکی آواز سنائی نہ دیتی درمیان انکے اور رب کے یہی بھنبھناہٹ تہی یہ اسلیے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ پکارو تم اپنے رب کو گڑگڑا کر چپکے سے دیکھو اللہ نے ایک اپنے بندہ صالح کا ذکر کیا ہے جسکا فعل پسند آیا تہا فرمایا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَاۤءً خَفِيًّا ابن جریج نے کہا ہے رفع صوت و ندا و صیاح یعنے چیخنا چلانا آواز بلند کرنا دعا مین مکروہ ہے دعا مین تخضع و استکانت چاہیے ابن عباس نے کہا اللہ حد سے بڑہنے والون کو دوست نہین رکھتا یعنے نہ دعا مین نہ غیر دعا مین ابو مجلز نے کہا یعنے سوال منازل انبیا کا نہ کرے سعد نے اپنے ایک بیٹے کو دعا کرتے سنا کہ وہ یون کہتا تہا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَاِسْتَبْرَقَهَا وَنَحْوَ هٰذَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَاَغْلَالِهَا کہا تونے خیر کثیر کا سوال کیا شر کثیر سے پناہ مانگی مینے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاۤءِ دوسرا لفظ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاۤءِ ہے پھر یہ آیت پڑہی اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ سو تجہہ کو اتنا کہنا کافی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ یہ دعا باوجود اختصار کے نہایت درجہ جامع ہر خیر مانع ہر شر ہے اس اجمال مین ساری جہان کی تفصیل درج ہے اسی جنس کے وہ دعای قرآنی ہے رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الخ عبداللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو سنا یہ دعا کرتا تہا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلْتُهَا کہا اے بیٹے مانگ اللہ سے جنت اور پناہ مانگ آگ سے مین نے حضرت کو سنا فرماتے تہے ایک قوم ہوگی جو دعا مین زیادتی کریگی اور طہور مین رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَهُوَ اِسْنَادٌ حَسَنٌ لَّا بَاْسَ بِهٖ **ف** پہر اللہ نے افساد سے بعد اصلاح کے منع کیا کیونکہ جب سب کام ایک سیدہی چال درستی حال سے چل رہے ہین پہر اون مین کوئی بعد اوسکے فساد و بگاڑ کرے تو اوسکا ضرر حق مین عباد کے بہت سخت ہوتا ہے اس لیے اللہ نے منع کیا اپنے دعا و عبادت کرنیکا ساتہہ تضرع و تذلل کے حکم دیا فرمایا کہ دعا کرو خوف و طمع سے خوف عذاب

وبیل کار کہ طمع ثواب جزیل کی ہو اللہ کی رحمت محسنین کی تاک میں رہتی ہے جو تابع اوامر تارک نواجر الٰہی ہیں کما
قال تعالیٰ وَرَحْمَتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِینَ یَتَّقُونَ الآیۃ لفظ قریب کہا نہ قریبۃ اسلیے کہ رحمت
متضمن معنی ثواب ہے یا اسلیے کہ مضاف ہے طرف اللہ کے یا یہ کہ مؤنث غیر حقیقی میں مطابقت خبر کی مبتدا سے
ضرور نہیں ہوتی ہے مطر وراق نے کہا تم ایفاے وعدہ خدا چاہو اوسکی طاعت کرکے اسلیے کہ اللہ نے یہہ
حکم دیا ہے کہ اوسکی رحمت محسنوں سے نزدیک ہے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے حکم کیا دعا مانگنے
کا داعی کے ساتھہ یہ قید لگائی کہ زار و خوار ہوکر چپکے سے مانگے کسی نے کہا دعا اس جگہہ بمعنی عبادت ہے
مگر اول اولی ہے خفیۃ اسلیے فرمایا کہ قاطع رگ ریا و دافع خلاف اخلاص ہے زجاج نے کہا تضرع سے مراد تملق
و چاپلوسی ہے حسن نے کہا چپی کہلی دعا میں ستر گنا فرق ہے اعتدا کے معنے ہیں حد سے آگے بڑہنا سو جو کوئی
دعا یا غیر دعا میں کوئی شے ہو تجاوز الحد ہوتا ہے تو اللہ اوسکو دوست نہیں کہتا پہر زمین میں فساد کرنے
سے منع کیا کسی طرح کا فساد کیوں نہ ہو تہوڑا یا بہت منجملہ فساد کے قتل کرنا لوگوں کا ویران کرنا گہروں کا
قطع کرنا درختوں کا مسدود کرنا نہروں کا ہے یا جیسے کفر کرنا ساتہہ اللہ کے وقوع ہونا معاصی میں سو جب
اللہ نے اصلاح زمین کی کردی یعنے رسول بہیجکر کتابیں اوتار کر شرائع مقرر کرکے تو اب اوسکا بگاڑنا
حرام ہے یہی قول ہے حسن و سدی و ضحاک و کلبی کا کسی نے کہا مراد اصلاح سے باران و سرسبزی زمین کی
ہے اولی یہہ ہے کہ اصلاح و فساد کو عام لیا جاوے تاکہ شامل ہر اصلاح شرعی و عرفی و افساد دینی و دنیاوی
کو ہے **ف** داعی کو چاہیے کہ وقت دعا کے خائف و طامع ہو اللہ سے اجابت کی طمع رکہے سو جبکہ وہ جامع
خوف و رجا وقت دعا کے ہوگا تو اپنے مطلوب کو پائیگا قرطبی نے کہا اللہ نے ہم کو حکم کیا ہے کہ ہم وقت دعا
کے حال ترقب و تخوف میں ہوں اسلیے کہ خوف و رجا واسطے انسان کے مانند دو بازو کے ہیں جو اوس کو راہ
استقامت میں اوٹہاتے ہیں سو جب ایک پر ہوگا تو انسان ہلاک ہو جائیگا اسلیے عقاب سے ڈرکر ثواب کا
طامع ہوکر دعا مانگے ابن جریج نے کہا یعنے خوف عدل طمع فضل ہو یا خوف ریا کا طمع اجابت میں بعض
اہل علم نے کہا ہے کہ حالت حیات میں غلبہ خوف کا چاہیے جب مرنے لگے تو امید غالب ہو جاے حضرت نے
فرمایا ہے نہ مرے کوئی تم میں مگر گمان نیک رکہتا ہو وہ ساتہہ اللہ کے اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ پہلی آیت بیان میں شرط
صحت دعا کے ہے دوسری آیت بیان میں فائدہ دعا کے ہے پہر یہ خبر دی کہ جو محسن ہیں کسی نوع کا احسان
کیوں نہ ہو اونسے اللہ کی رحمت قریب ہے اس میں ترغیب و تنشیط ہے بندوں کو طرف خیر کے کیونکہ قرب

اس رحمت کا جس سے ہر طلب کا ملنا آسان ہے مقصود ہے عرب ہر رحمت کہتے ہین رقت کو جو مقتضی احسان کی طرف مرحوم ہوتی ہے استعمال اسکا کبہی نری رقت مین کبہی نرے احسان مین آتا ہے اللہ کے وصف مین فقط احسان ہی مراد ہوتا ہے نہ رقت بعض نے کہا رحمت کہتے ہین ارادہ ایصال خیر ونعمت کو بندون پر اس بنیاد پر رحمت صفات افعال سے ہے دوسرے معنے پر صفات ذات سے ہے وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝ وہی ہے کہ چلاتا ہے ہوائین خوشخبری لاتین آگے اوسکی مہر کے یہانتک کہ جب اٹہا لائین بدلیان بہاری ہانکا ہمنے اوسکو ایک شہر مردہ کیطرف پہر اوس مین اوتارا پانی پہر اوس سے نکالے سب طرح کے پہل اسیطرح نکالینگے مردون کو شاید تم دہیان کرو اور جو شہر ستہرا ہے اوسکا سبزہ نکلتا ہے اوسکے رب کے حکم سے اور جو خراب ہی اوس مین نکلے سو ناقص یون پہیر پہیر بتاتے ہین ہم آیتین حق ماننے والون کو **ف** یہ قدرت اپنی بیان فرمائی ہوائین چلنی اور مینہ برسنا اور سبزہ نکلنا اسی طرح سمجہا یا مردون کا نکلنا ایک مردون کا نکلنا قیامت مین ہے اور ایک دنیا مین یعنے جاہلون ادنی لوگون مین پیغمبر بہیجا اور علم دیا سردار کیا پہر ستہری استعداد والے کمال کو پہونچے اور جن کی استعداد خراب تہی انکو بہی فائدہ پہونچ رہا ناقص سا انتہے آلہ نے بعد اس ذکر کے کہ اللہ ہی خالق ہے سب آسمانون اور زمین کا اور وہی ایک حاکم متصرف مدبر ہے خلق و رشد عباد سوی دعا ہے اس بات پر یہان آگاہ کیا ہے کہ رازق کل مخلوق کا اور اعادہ کرنے والا ساری مردون کا دن قیامت کے بہی وہی ہے نہ اور کوئی مینہ سے پہلے ہوائین بہیجتا ہے جو بادلون کو گہیر لے آتی ہین پہر مینہ کو جو ایک سی اوسکی رحمت ہی برساتا ہے بعض نے بجای بُشْرًا الْمُبَشِّرَاتِ پڑہا ہے بعض نے نُشُرًا ابنون کہا ہے یعنے ادہر ادہر ہوائین چلتی ہین یہ مقدمہ ہے بارش کا کما قال هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ وقال فَانظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ہوائین حامل ہین بہاری بادلون کی کیونکہ بادل بسبب کثرت آب کے ثقیل ہوتے ہین بوجہ ثقل ہونے کی وجہ سے زمین سے نزدیک رہتے ہین پہر جو زمین مردہ وبے نبات وخشک ہے اوس طرف وہ بادل بہیجا جاتا ہے کقولہ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ

المیتة فاحیینا بہا وہ جبکہ وہان پہونچکر برستا ہی تو ہر طرح کے پہل نکلتی ہین میوی پیدا ہوتے ہین سو جیسے ہم
زمین مردہ کو پانی برسا کر زندہ کردیتے ہین اسیطرح مردون کو زمین سے زندہ کرکے باہر نکالین گے گو وہ گل
سڑ کے مٹی دہول کیون نہ ہوگئے ہون قیامت کے دن اللہ تعالی آسمان سے چالیس دن تک پانی برسائیگا اوس
سے اندر قبرون کے مردے زندہ ہونگے جسطرح پر کہ زمین سے دانے اوگتے ہین یہ بات قرآن پاک مین بہت جگہہ
آئی ہے کہ اللہ نے دن قیامت کے لیے مثال زندہ کرنے زمین کی بعد موت کے بیان فرمائی ہے اسی لیے یہ کہا
کہ شاید تم سوچو سمجھو دہیان کرو پہر فرمایا کہ جو زمین پاکیزہ و نفیس ہے اوسکا سبزہ جلد اور اچہا نکلتا ہے اور جو ناپاک
و خراب ہے اوسمین جو کچہ نکلا وہ ناقص ہوتا ہے مجاہد وغیرہ نے کہا جیسے کہورا وغیرہ ؎

زمین شورہ سنبل بر نیارد ۔ درو تخم عمل ضائع مگردان

ابن عباس نے کہا یہ کہاوت واسطے مومن و کافر کے بیان فرمائی ابو موسی کہتے ہین حضرت صلعم نے کہا مثال اوس
علم و ہدی کی جو اللہ نے مجھے دیکر بہیجا ہے مثال بہت سے مینہ کی ہے کہ زمین کو پہونچا بعضی زمین پاک صاف تہی
اوس نے وہ پانی قبول کر لیا بہت سا گہاس سبزہ اوگایا بعض خشک تہی اوسنے پانی روک رکہا اللہ نے اس سے
لوگون کو نفع دیا اونہون نے پیا پلایا کہیتی کی ایک ٹکڑا زمین کا بالکل چٹیان تہا جس نے نہ پانی روکا نہ گہاس
سبزہ اوگایا سو یہ مثال اوس شخص کی ہے جو دین خدا مین فقیہ فہیم ہوا اور اوسکو اوس چیز نے نفع دیا جو اللہ نے
مجھے دیکر بہیجا تہا اوس نے علم سیکہا سکہایا اور مثال ہے اوس آدمی کی جس نے اوس طرف سر نہ اٹھایا اور نہ اوس
ہدایت خدا کو جسکو مین لیکر آیا ہون قبول کیا رواہ البخاری ومسلم والنسائی ف زمین تین طرح کی تہی
سب پر ایک ہی پانی برستا ہی مگر اثر ہر ایک کا جدا جدا ظاہر ہوتا ہے ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

ایک زمین نقی ہے جیسے اصحاب قرون مشہود لہا بالخیر یعنے صدر اول کے لوگ یہ زمین قابل انبات عشب
کثیر و کلا تہے دوسری زمین اجادب ہے جیسے وسط امت کے لوگ جنکو علم و عمل و تالیف و جمع سے خلق کو تمیز
حق و باطل و سنت و بدعت و توحید و شرک کا حاصل ہوا تیسری زمین قیعان ہے جیسے اخیر امت کے لوگ کہ نام
کے مسلمان ہین انکو کچہ غرض و مطلب دین و ہدی سے نہین کبہی ایک بات بہی دین کی کان رکہکر نہین
سنتے اور اگر سنتے ہین تو قبول نہین کرتے اپنی ضلالت و جہالت و بدعت مین گرفتار رہین ف
فتح البیان مین آیا ہے کہ یہ آیت متضمن بیان نعمت ہے جو اللہ نے بندون پر کی ہے کون نعمت جو دلیل ہے وحدت

اصد ثبوت الٰہیت الٰہ پر نُشُرًا ماخوذ ہے نشر سے جو خلاف طی ہے یعنی جبتک ہوا ٹھیری تھی چلتے رہتے نہ تھے
گویا لپٹے دہرے تھے اب جو اوسکو چلایا یا چھوڑ دیا تو گویا کھل پڑے پھیل گئے ادہر اودہر متفرق ہوگئے یہ وہ
ہوا ہوتی ہے جو ہر طرف سے خوشگوار چلتی ہے یا نشر بمعنے احیا ہے فرا نے کہا نرم ہوا بادل کو منتشر کرتی
ہے ابن الانباری نے کہا ہوائے منتشر واسع الہبوب ہے بُشْرًا جمع بشیر ہے یعنے یہ ہوائین پانی برسنے
کی بشارت دیتی ہین ہوا کے بعد مینہ برستا ہے وہ اللہ کی رحمت ہے جو ہوا مشرق سے مغرب کو جاتی ہے اوسکو
صبا کہتے ہین وہ بادل کو اوبھارتی ہے جو ہوا مغرب سے مشرق کو جاتی ہے اوسکا نام دبور ہے اوسکا کام
تفریق ابر ہے جو ہوا شمالی ہے وہ جامع سحاب ہوتی ہے قطب شمالی کے نیچے سے چلتی ہے ہوائے جنوبی
مدر مطر ہے یہ قبلہ کی داہنی طرف سے چلتی ہے ابن عمر نے کہا ہوائین آٹھ قسم ہین چار عذاب قاصف عاصف صرصر
عقیم چار رحمت ناشرات مبشرات مرسلات ذاریات کعب نے کہا اگر اللہ تین ہوا کو اپنے بندون سے روک
لے تو اکثر اہل زمین سڑ جاوین پھر آب باشی کو زمین پر مثال نکالنے مردون کی قبور سے بتایا یہ ردہی منکرین
بعث پر حاصل یہ ٹھیرا کہ جسکو یہ قدرت ہے کہ سوکھی لکڑی سے تر بیل نکالتا ہے وہ اسپر بہی قادر ہے کہ قبر
سے مردون کو زندہ کرکے نکالے زمین پاک کے سبزے اوگانے کو مخصوص باذن رب فرمایا حالانکہ دونو
زمین سے جو کچھ نکلتا ہے وہ اوسی کے اذن سے ہوتا ہے سو یہ واسطے مدح و تشریف کے فرمایا ہے نکد کے معنے
ہین قلیل جس مین کچھ خیر و برکت نہ ہو یا نشکل جو بمشقت و کلفت سے نکلی بعض نے کہا یہ مثال ہے سریع الفہم
اور بلید الذہن کی کہ اول مثل بلد طیب کے ہے اور ثانی مثل بلد خبیث کے ذکرہٗ النحاس کسی نے کہا مثال
دل کی ہے کہ قلب قابل وعظ مانند پاکیزہ شہر کے ہے ناقابل مانند ارض سبخہ کے ہے قَالَہُ الْحَسَنُ
قتادہ نے کہا یہ مثال ہے مومن و منافق کے دل کی بعض نے کہا کہاوت ہے طیب و خبیث کی زمرہ بنی آدم
مین سے قَالَہٗ مُجَاهِدٌ حدیث ابو موسی جو اوپر گذر چکی ہے وہ فقط مناسب باب ہے نہ سبب نزول کریمہ
مستطاب بہرحال یہ پھیر پہار آیتون کا طرف سے اللہ پاک کے قوم شاکر ذاکر کے لیے ہے جو معترف نعمت
منتفع بسماع قرآن کریم ہے لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ہمنے بہیجا نوح کو اوسکی قوم کیطرف تو

بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا صاحب اسکے سوا مین ڈرتا ہون تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے
بولا سردار اسکی قوم کے ہم دیکھتے ہین تجھ کو صریح بہکا ہے بولا اے قوم مین کچھ بہکا نہین ہون لیکن مین بھیجا ہوا ہون
جہان کے صاحب کا پہونچاتا ہون تم کو پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کرتا ہون اور جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو
تم نہین جانتے **ف** اللہ پاک نے اول سورت مین ذکر آدم علیہ السلام کا کیا تھا جب اونکے متعلقات و متصلات سے
فراغت ہوئی تو اب اور پیغمبرون کا قصہ شروع کیا پہلے ذکر نوح علیہ السلام کا نکالا کیونکہ سب سے پہلے طرف
اہل ارض کے بعد آدم علیہ السلام کے وہی بھیجے گئے تھے وہ نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ ہین لوگ کہتے ہین اخنوخ نام
ادریس کا سب سے پہلے ادریس نے قلم سے لکھا وہ بیٹے ہین برد بن مہلیل بن قنین بن یانش بن شیث بن
آدم علیہ السلام کے ابن اسحاق وغیرہ ائمہ نسب نے اسی طرح لکھا ہے ابن اسحاق کہتے ہین جو ایذا ہاتھ سے
قوم کے نوح علیہ السلام کو پہونچی وہ کسی نبی کو نہین پہونچی مگر وہ نبی جو قتل کیا گیا یزید رقاشی کہتے ہین وہ
اپنی جان پر بابت نوحہ وگریہ کیا کرتے تھے اسلیے نوح کہلائے آدم سے تا نوح دس قرن گذرے تھے وہ
سب اسلام پر تھے ابن عباس وغیرہ علما تفسیر نے کہا ہے سب سے پہلے جو بت پرستی ہوئی یون ہوئی کہ ایک
قوم صلحا مر گئی اونکی قوم نے اونپر مسجدین بنائین صورتین کھینچین تاکہ انکی حالت وعبادت یاد رکھکر اون کی
مشابہت پیدا کرین جب زمانہ دراز گذرا اون تصویرون کے بدن اوسی شکل کے بنائے جب زمانہ ممتد ہوا
تو اون بتون کو پوجنے لگے وہی نام اون صلحا کے اونپر رکھدیے ود سواع یغوث یعوق نسر جب یہ امر مروج و
عام ہوگیا تو اللہ پاک نے نوح علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ قوم کو طرف عبادت وحدہ لاشریک لہ کے بلائین وَ
لَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ نوح علیہ السلام نے کہا ای لوگو ڈرو اللہ کو جو مجھکو تم پر ڈر ہے عذاب عظیم کا یعنے دن
قیامت کی جبکہ تم اللہ سے مشرک ہوکر ملوگے جمہور سادہ وقادہ وکبرا قوم نوح نے کہا ہم تجھکو گمراہ جانتے
ہین تو ہم کو طرف ترک عبادت اصنام کے بلاتا ہے جسپر ہمنے اپنے آبا واجداد کو پایا ہے ابن کثیر کہتے ہین
هٰكَذَا حَالُ الْفُجَّارِ اِنَّمَا يَرَوْنَ الْاَبْرَارَ فِيْ ضَلَالٍ یعنے فجار کا حال یہی ہے کہ وہ ابرار کو گمراہ جانا کرتے
ہین کقولہ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَضَاۗلُّوْنَ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ
خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ اسکے سوا اور بہت
آیات ہین نوح علیہ السلام نے اونکے جواب مین یہ بات کہی کہ مین گمراہ نہین ہون مین تو بھیجا ہوا اوس
شخص کا ہون جو ہر شے کا رب و مالک ہے اوسکی رسالت پہنچاتا ہون تمہاری خیرخواہی کرتا ہون جو بات

اس کی تجہے معلوم ہے وہ تم کو نہین معلوم سو رسول کی شان یہی ہی کہ مبلغ فصیح ناصح صریح عالم صحیح عارف بالسر
ہو کوئی شخص اسکی خلق مین ان صفات مین اوسکو پا نہ سکے جسطرح صحیح مسلم مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے دن عرفے
کے جہان جمعیت بہت تہا مجمع وافر تہا کہا اے لوگو تم پوچہے جاؤ گے مجہ سے سو تم کیا کہوگے سب نے کہا ہم گواہی دین گے
کہ آپ نے ہمکو پہونچا دیا اور ادا کر دیا ہماری خیرخواہی کی تب حضرتؐ نے انگلی اوٹہا کر طرف آسمان کے اور پہر جہکا کر
یہ فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ لفظ حدیث کا یہ ہے فَجَعَلَ یَرْفَعُ اِصْبَعَهٗ اِلَی السَّمَاۗءِ وَیَنْکُسُھَا عَلَیْھِمْ
اس سے معلوم ہوا کہ کئی بار رفع اصبع ونکس اصبع کیا یہ دلیل ہے علو وفوق خالق پر آخر عمر مین اندر مجمع عظیم
الشان کثیر العدد کے ولله الحمد آیت باب سے یہ بہی نکلا کہ نوح وغیرہ انبیا سب قائل قیامت تہے **ف** فتح
البیان مین لکہا ہے اللہ نے اس جگہہ سے اقاقیص امم کا ذکر شروع کیا کافرون کو تحذیر ووعید فرمائی تاکہ یہ
امت خبردار ہوشیار ہو جائے اور کسی مخالف حق کی امم سابقہ سے مقتدی نبنے نوح علیہ السلام نجار تہے
عمر چہل سالہ مین مبعوث ہوئے یا عمر پنجاہ سالہ یا دو صد و پنجاہ سال یا یک صد سالہ عمر مین حدیث انس مین مرفوعًا
ایک ہے اَوَّلُ نَبِیٍّ اُرْسِلَ نُوْحٌ رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ مَرْدُوْیَه یزید رقاشی نے کہا نام نوح علیہ السلام کا
عبد الغفار تہا بسبب کثرت نوحہ کے نوح کہلائے وجہ نوحہ کی یہ تہی کہ قوم پر دعائے ہلاک کر بیٹہے یا اللہ پاک
سے بمقدمہ کنعان بیٹے اپنے کے گفتگو کی یا ایک سگ مجذوم سے کہا اِخْسَأْ یَا قَبِیْحُ دور ہو اے کتے اللہ نے وحی
بہیجی کہ تو نے مجہپر عیب لگایا یا کتے پر آدمی کی قوم اسکے اقربا ہوتے ہین جو یکجدی ہون ہان کبہی آدمی اجانب
مین رہتا ہے مجازًا بطور محاورت انکو اپنی قوم کہتا ہے قرآن پاک مین آیا ہے قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ
حالانکہ وہ درمیان انکے مقیم تہے اون مین سے نہ تہے کسی نے یہ بہی کہا ہے کہ اوسی قوم کے تہے نوح علیہ السلام
کا ذکر آل عمران مین گذر چکا ہے حاجت اعادہ کی نہین ہے یہ جو کہا ہے کہ ادریس نوح سے پہلے تہے ابن
العربی نے اوسکو وہم ٹہیرایا ہے مازری نے کہا اگر ثابت ہو تو محمول ہے اسپر کہ ادریس نبی غیر مرسل تہے واللہ اعلم
عذاب عظیم سے مراد عذاب قیامت یا عذاب طوفان ہے ملا کہتے ہین اشراف ورؤسا قوم کو عدول کہتے ہین
راہ حق سے پہر جانے کو رسالات جمع ہے رسالت کی بسبب اختلاف اوقات وتنوع معانی کے اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ

جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ
وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ع ○ کیا تم کو تعجب
ہوا کہ آئی تم کو نصیحت تمہارے رب کیطرف سے ایک مرد کے ہاتہہ تمہارے بیچ مین سے کہ تم کو ڈر سناوے اور

تم بچو شاید تم پر رحم ہو پہر اوسکو جہٹلایا پہر ہم نے بچا لیا اوسکو اور جو اوسکے ساتھہ تہے کشتی مین اور غرق کیے جو جہٹلاتے
تہے ہماری آیتین وہ تہے لوگ اندہے **ف** یہ بات نوح نے اپنی قوم سے کہی تہی کہ تم اس بات کا کیا تعجب کرتے
ہو کہ اللہ تعالی ایک شخص پر تم مین سے براہ رحمت و لطف و احسان وحی بہیجے تمہارے ڈرانے بچانے کو اونہون نے نوح
کی تکذیب و مخالفت کرنا شروع کیا بہت تہوڑے لوگ ایمان لائے جسطرح دوسری جگہہ ذکر آیا ہے سو نوح اور
کشتی والے تو بچ گئے جو مکذب تہے وہ غرق ہوئے کما قال تعالی مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ
يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا اوس قوم کو اندہا فرمایا یعنے انکو حق نہ سوجہتا تہا نہ راہ پاتے صواب
ہوتے تہے اللہ نے اس قصے مین ذکر انتقام لینے کا اعداء سے نجات دینے کا رسول و مومنین کو بیان کیا کقوله
اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا یہ ایک سنت ہے درمیان بندون کے دنیا و آخرت مین کہ بہلی عاقبت کی واسطے متقیون
کے ہوتی ہے وہی مظفر و منصور و غالب رہتے ہین جسطرح کہ نوح کی قوم ہلاک ہوئی نوح اور انکے ساتہہ والے بچ گئے
زید بن اسلم نے کہا قوم نوح پر سہل و جبل سب تنگ ہو گیا ابن زید نے کہا جب اللہ نے قوم نوح پر عذاب بہیجا
اوسوقت مین ان [illegible] تہی زمین مین کوئی بقعہ ایسا نہ تہا جہان کوئی مالک و حارث نہ ہو ابن عباس نے
کہا کشتی مین ہمراہ نوح کے اسی مردون نے نجات پائی اون مین ایک جرہم بہی تہا اوسکی زبان عربی تہی **ف**
فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ استفہام واسطے انکار کے ہے ذکر سے مراد وحی رسالت یا موعظت ہے یا مراد وہ کتاب
ہے جو نوح پر اوتری تہی یا وہ معجزہ ہے جو انکو ملا تہا مگر اول اولی ہے مطلب یہ ہے کہ تمہارے ہی جنس کے آدمی
پر جسکو تم جانتے ہو اوسکی زبان پہچانتے ہو وہ ذکر آیا ہے اسلیے کہ تم ڈرو تو تم پر رحم ہو ترتیب آیت مین عجب حسن
ہے اسلیے کہ مقصود ارسال سے انذار انذار سے تقوی تقوی سے فوز برحمت ہے لیکن قوم نوح نے اس انذار پر
خیال نہ کیا بدستور تکذیب دعوی نبوت نوح پر جمے اور اڑے رہے نہ وحی کو مانا نہ نبی کی بات کو سنا آخر اللہ نے
نوح کو تو طوفان و غرق سے مع ہمراہیون کے بچا لیا چالیس مرد چالیس عورتین تہین بعض نے کہا نو نفر تہے تین بیٹے
نوح کے چہہ آدمی اور کشتی مذکور کو دو برس مین بنایا تہا دسوین رجب کو اوسپر سوار ہوئے دسوین محرم کو اس
سے اوترے وہ لوگ جو جہٹلاتے تہے اور تائب نہ ہوئے وہ سب کے سب غرقاب ہو گئے اور کیون نہ ہوتے کہ حق
سے اندہے تہے اون کے دل مین کسی نصیحت و وعظ کا کچہ اثر نہ ہوتا تہا ابن عباس نے کہا اندہے تہے یعنی
کفار زجاج نے کہا دل کے اندہے تہے نہ آنکہون کے حق اور ایمان اون کو سوجہہ نہ پڑتا تہا یا اندہے تہے
نزول عذاب سے

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا

تَتَّقُونَ ○ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ○ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ○ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

اور عاد کیطرف بھیجا اون کا بھائی ہود بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا صاحب اُسکے سوا کیا تمکو ڈر نہین بولے سردار جو منکر تھے اوسکی قوم مین ہم تو دیکھتے مین تجھکو عقل نہین اور ہماری اٹکل مین تو جھوٹا ہے بولا اے قوم مین کچھ بےعقل نہین لکن مین بھیجا ہون جہان کے صاحب کا پہونچاتا ہون تم کو پیغام اپنے رب کے اور مین تمہارا خیرخواہ ہون معتبر کیا تم کو تعجب ہوا کہ آئی تم کو نصیحت تمہارے رب کی ایک مرد کے ہاتھ تمہارے بیچ مین سے کہ تم کو ڈرسناوے اور یاد کرو کہ تم کو سردار کر دیا پیچھے قوم نوح کے اور زیادہ دیا تم کو بدن مین پھیلاؤ سو یاد کرو احسان اللہ کا شاید تمہارا بھلا ہو **ف** اللہ پاک نے فرمایا کہ جسطرح ہمنے نوح کو طرف اوسکی قوم کے بھیجا اسی طرح ہود کو طرف عاد کے بھیجا محمد بن اسحاق کہتے ہین وہ قوم اولاد عاد بن ارم بن عوص بن سلم بن نوح تھے ابن کثیر نے کہا یہ عاد اولی ہین جنکا ذکر اللہ نے کیا ہے کما قال أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ان لوگون نے شدت قوت و باس سے جنگل مین بڑے بڑے کھمب کھڑے کیے تھے جن مین رہتے تھے یہ عاد بن ارم مین کما قال تعالی فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○ انکے گھربار احقاف مین مین تھے احقاف کہتے ہین ریت کے پہاڑون کو عامر بن واثلہ نے کہا مین نے علی کو سنا ایک مرد حضرموتی سے پوچھتے تھے تو نے لال ٹیلا کلوخ سرخ کا ملا ہوا سا ننے اراک اور بیری بہت سے درخت بیچ فلان ناحیہ مین زمین حضرموت کی دیکھا ہے اوس نے کہا ہان اے امیرالمومنین واللہ آپنے تو اوسکا ایسا حال بیان کیا جیسے کوئی دیکھا شخص کہتا ہو فرمایا نہین مینے اوس کا حال سُنا ہے حضرمی نے کہا اُسکا کیا حال ہے کہا وہان قبر ہے ہود علیہ السلام کی رَوَاہُ ابْنُ جَرِیر اس روایت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ مساکن عاد یمن مین تھے ہود علیہ السلام وہین دفن مین ہود اپنی قوم مین اشرف النسب تھے اسلیے کہ اللہ تعالی رسولون کو افضل قبائل اشرف عشائر سے مبعوث کرتا ہے ہمارے شیخ الشیخ محمد بن علی شوکانی رضی اللہ عنہ کا نسب بھی ہود علیہ السلام سے جاملا ہے یہ انہین کی اولا د خاص مین تھے و

الله الحمد لکن قوم ہود کی جسطرح کہ شدید الخلق تھی اسیطرح اونکے دل بہی بہت سخت و درشت تہے سب ایتون سے
دربارہ تکذیب حق سخت ترتہی ہود نے انکو طرف عبادت وحدہ لا شریک لہ اور طاعت و تقوی کے بلایا
اوس قوم کے سرداروں نے کہا ہم تجہکو احمق و دروغگو جانتے ہین تو جو ہم کو کہتا ہے کہ ہم بتون کو ترک کرکے
نرے اللہ کو پوجین یہ تیری حماقت و ضلالت ہے اسی طرح قریش کے سردارون نے وقت دعوت الی اللہ کے کہا تہا
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ہود نے کہا سنو بہائی مین بے وقوف نہین ہون اللہ کا رسول ہون جو
ہر شے کا رب و خالق و مالک ہے مین اوسکی رسالت کو پہونچاتا ہون تمہارا خیر خواہ ہون امانت دار یہ وہ صفات
ہین جنکی ساتھہ اللہ کے رسول متصف ہوتے ہین یعنی بلاغ نصح امانت تم اس بات کا تعجب کرو کہ اللہ نے ایک
مرد کو تم مین سے رسول کیا تمہارے ڈرانے اور عذاب سے بچانے کو بلکہ تمکو چاہیے کہ تم اللہ کی حمد و ثنا کرو اور یاد
کرو کہ اوس نے تم کو بعد قوم نوحؑ کے خلیفہ کیا یہ اللہ کا انعام ہے کہ تم ذریت نوحؑ سے ہو کون نوحؑ جن کی دعا
سے ساری زمین والے بسبب مخالفت و تکذیب کے ہلاک ہو گئے اور تم کو اللہ نے خلق مین بسطت عنایت
فرمائی یعنے ابنای جنس تمہاری مین تم کو دراز قد قوی جثہ بہاری بہرکم نشان دار بنایا کقولہ تعالی فی قصۃ طالوت
وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ سو تم اسکی نعمتین یاد کرو شاید تمہارا چہٹکارا اور بہلا ہو **ف**
فتح البیان مین کہا ہے قوم عاد اولاد سام بن نوح تہی عاد بن اوص بن ارم بن شالخ بن ارفخشد بن سام
ان کو عاد اولی کہتے ہین عاد ثانیہ قوم صالح علیہ السلام تہی جنکا نام ثمود ہے دونون کے درمیان فاصلہ
ایک سو سال کا تہا ہود یا تو اون کے قبیلے مین سے تہے یا اون کے صاحب اور اسلیے کہا کہ مثل اون کی
ابن آدم تہے یہ قول ہے زجاج کا عرب صاحب قوم کو اخ قوم بولتے ہین ہود بیٹے عبد اللہ بن رباح بن خلود
بن عاد کے تہے یہ قول سیوطی کا ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہود بیٹے شالخ مذکور کے ہین اول اولے ہے
زبان نحویون پر چڑہا ہے کہ ہود عربی تہے مگر سیبویہ نے اونکو ہمراہ نوح و لوط کے گنا ہے تو عجمی ٹہیرے درمیان
ہود اور نوح کے آٹھہ سو برس کا فاصلہ ہوا چار سو چونسٹھہ برس جیے ربیع بن خثیم نے کہا عاد یمن سے شام تک
مثل موسچے کے پہیلی تہے جو ریگستان قریب عمان و حضرموت ہو اوسکو احقاف کہتے تہے اوسی جگہہ اون کے
گہر تہے وہب نے کہا قد قوم عاد کا اون کے گز سے ساٹہہ گز تہا سر ہر مرد کا مثل ایک بڑے قبے کے ہوتا آنکہہ کے
اندر درندے بچہ دیتے یہی حال اونکی نتہنون کا تہا قتادہ نے کہا ہم نے سنا ہے کہ طول مین بارہ گز تہے ابن عباسؓ
نے کہا اسی ہاتہہ تہے لکن یہ اقوال ضعف و بعد سے خالی نہین ہین قرآن پاک سے صرف اتنا ثابت ہوا کہ طویل القامت

عظیم الجثہ تھے بہ نسبت اوراشخاص کے اگرچہ فائدہ دینی یا دنیاوی بیان مین انکے کیف وکم کے ہوتا تو فرقان حمید یا
یا رسول مجید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکوت نکرتے غرضکہ اون کی قوم نے انکو منسوب طرف خفت وطیش و قلت
عقل وجہالت کی کیا پھر اسپر بھی کفایت نہ کی دعوی رسالت کو جھٹلایا اونہون نے کہا سنو مین احمق نہین ہون
اللہ کا رسول مبلغ رسالت تمہارا ناصح امین ہون معلوم ہوا کہ ضرورت کی جگہہ اپنی مدح کرنا جائز ہے انبیاء و رسل
کی حلم وچشم پوشی و ترک مقابلہ کو دیکھنا چاہیے کہ اون کے جواب مین نہ کہا کہ تم بے وقوف گمراہ ہو حالانکہ وہ بڑے
احمق وگمراہ تھے یہ ایک اونکا ادب حسن وخلق عظیم تھا اللہ نے اپنے بندون کو تعلیم کی کہ تم مقابلہ سفہا مین چشم
پوشی کیا کرو حلم وتحمل سے پیش آؤ نالائق بات کا جواب لائق دو کقولہ تعالی وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا ابن عباس نے کہا مراد بسطت سے شدت ہے ابوہریرہؓ نے کہا ایک آدمی قوم عاد کا ایک پتھر کا
کواڑ اوٹھا لیتا جو اس امت کے پانسو آدمی سے نہ اوٹھے اپنا پاؤن زمین مین گھسا تا تو گھس جاتا سدی و
کلبی نے کہا طویل القامت سو گز کا قصیر القامت ساٹھہ ستر گز کا ہوتا تھا سلف سے حکایات عظم اجرام قوم عاد
منقول ہین مگر ان مین بعد ہے قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ
اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝
فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ بولے
کیا تو اسلیے آیا ہمارے پاس کہ بندگی کرین ہم نرے اللہ کی اور چھوڑ دین جنکو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے
تو لے آجو وعدہ دیتا ہے ہم کو اگر تو سچا ہے کہا تم پر پڑ چکی ہے تمہارے رب کے یہان سے بلا اور غصہ کیون جھگڑتے
ہو تم مجھہ سے کئی ناموں پر کہ رکھہ لیے ہین تم نے اور تمہارے باپ دادون نے نہین اوتاری اللہ نے اونکی
کچھہ سند سو راہ دیکھو تم مین بھی تمہارے ساتھہ راہ دیکھتا ہون پھر ہمنے بچادیا اوسکو اور جو اوسکے ساتھہ تھے
اپنی مہر سے اور کاٹی اونکی پچھاڑی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتین اور نہ تھے ماننے والے ف اللہ نے
یہان تمرد وطغیان وعناد سے قوم ہود علیہ السلام کی خبر دی کہ اونہون نے ہود پر انکار کیا جسطرح کفار قریش نے
کہا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ محمد بن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ قوم بت پرست تھی ایک بت کا نام صمد دوسرے کا نام صمود رکھا
تھا کسی کا نام ہبا تھا اسی لیے ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم پر خدا کا عذاب وغضہ آچکا ہے یعنے اس کہنے پر لفظ

ابن عباس حسن بصری
عشر
ع ۹
۱۶

جس مقلوب جذ ہے ابن عباس نے کہا معنے سخط ہی یعنے خفگی تم ایسی بات مین جھگڑتے ہو جنکو تمہارے آبا
نے خدا ٹھیرایا وہ نہ ضرر کرین نہ نفع دین نہ اللہ نے کوئی سند اُنکی عبادت پر مقرر کی ہے سو تم اور ہم دونون
منتظر ہین دیکھو کیا ہوتا ہے یہ تہدید و وعید ہی حق مین قوم کے طرف سے رسل کے اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ
ہمنے ہود کو مع اُنکے ہمراہیون کے بچا دیا قوم مکذب کو ہلاک کیا صفت اس ہلاک کی کئی جگہہ مین قرآن
پاک سے آئی ہے ایک ریح عقیم چلی جس شئے پر گذری اوسکو مثل ریگ کے کر دیا کما قال تعالی وَاَمَّا عَادٌ
فَاُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ
فِيهَا صَرْعَى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ غرضکہ جب بنیاد ثمر و عتو
پر سناٹے کی ہوا چلی تو یہ حال ہوا کہ آدمی ہوا مین اُڑ کر اوندہے منہ گرتا سر ہیٹ کر تن سے جدا ہو جاتا
اسی لیے یہ کہا ہی کہ گویا وہ جڑین ہین کھجور کی گری ہوئی محمد بن اسحاق نے کہا یہ قوم یمین مین عمان سے
حضرموت تک رہتی تھی بعد ازین زمین مین پھیل کر سب کو مقہور کرتی کیونکہ اللہ نے اون کو بہت قوت
دی تھی بسبب بت پرستی اللہ نے ہود علیہ السلام کو طرف اون کے بہیجا یہ اون مین عالی النسب بلند
رتبہ تھے اُنکو حکم دیا کہ تم اوس قوم سے کہدو کہ اللہ کی عبادت کرین ظلم کرنا چھوڑ دین اونہون نے نہ مانا
ہود کو جھٹلایا کہا ہم سے زیادہ کس کو قوت ہی تھوڑے سے لوگ مخفی ایمان لائے جب فساد عاد کا زمین میں
زیادہ ہوا اور جبر کرنے لگے اور ہر اونچی جگہہ پر بیفایدہ عمارت بنانے لگے تو حضرت ہود علیہ السلام نے
اون سے گفتگو کی اور کہا اَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ اٰيَةً تَعْبَثُونَ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ
وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُونِ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ
وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِي اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ اِنْ نَّقُولُ اِلَّا اعْتَرَاكَ
بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوٓءٍ قَالَ اِنِّيٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوٓا اَنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ مِنْ
دُونِهٖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ اِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ
اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ محمد بن اسحاق نے کہا عاد نے جب نہ
مانا مگر کفر تو اللہ نے تین برس تک اونپر پانی نہ برسایا نہایت جہد مین پڑے اوس ملنے مین یہ رسم
تھی کہ جب کوئی مشکل پڑتی تو اللہ پاک سے اوسکے حرم و مکان و گھر مین طلب کشایش کی کرتے
یہ بات سب ملتون مین معروف تھی وہان عمالیق رہتے تھے یہ عاد سلالہ عملیق بن آدم بن سام

بن نوح تہے انکا سردار اوسوقت مین ایک شخص معاویہ بن بکر نام تہا اوسکی مان جلہدہ بنت خیبری قوم عاد کی تہی عاد
نے ایک قافلہ ستر آدمی کا طرف حرم کے روانہ کیا کہ وہان پہونچکر استسقا کرین اللہ پاک سے پانی مانگین انکا
گذر معاویہ بن بکر پر ہوا وہ ظاہر مکہ مین رہتا تہا یہ لوگ ایک ماہ تک اوسکے پاس ٹہیرے شراب پیا کیے گانا
سنا کیے ایک ماہ کے سفر مین معاویہ تک پہونچے تہے جب مقام زیادہ ہوا اور معاویہ کو بوجہ ہمقومی کے انپر شفقت
تہی شرم سے نہ کہا کہ اب تم جاؤ کچہ شعر بنا کر گانے مین سنوائے دربردہ اشارہ طرف و اپسی کے کیا تب قوم
متنبہ ہوئی اور واسطے دعا کے طرف حرم کے چلے وہی نے جسکا نام قیل بن عنز تہا دعا مانگی تین بادل نمودار
ہوئے سفید کالا لال ایک منادی نے ندا کی کہ ان مین سے کسی ایک بادل کو پسند کر اوس نے سیاہ بادل کو
اختیار کیا آواز آئی ؎

اِخْتَرْتَ رِمَادًا رِمْدًا	لَا تُبْقِ مِنْ عَادٍ اَحَدًا
وَلَا وَالِدًا تَتْرُكُ وَلَا وَلَدًا	اِلَّا جَعَلْتَهُ هَمَدًا اِلَّا بَنِي اللُّوذِيَّةِ مِنْهُمَا

بنو لوذیہ ایک بطن تہا عاد کا جو مکے مین رہتا بستا تہا انکو وہ عذاب نہ پہونچا جو قوم کو پہونچا عاد آخرہ نہین
کے انساب و ذریت سے تہے اللہ نے اوس ابر سیاہ کو جسے قیل بن عنز نے اختیار کیا تہا طرف عاد کے بہیجا اوسمین نقمت
و آفت تہی وہ وادی مغیث کی طرف سے برآمد ہوا قوم نے اوسکو دیکہکر کہا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا اور خوش ہوئے
اللہ نے کہا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ سب سے پہلے معاینہ اس
عذاب کا ایک عورت عادیہ نے کیا جسکو مہمید کہتے تہے اوس نے پہچان لیا کہ اوس ہوا مین بلا ہے وہ چلا کر بیہوش
ہو گئی جب ہوش آیا اوس سے کہا اے مہمید تو نے کیا دیکہا کہا اس ہوا مین کوئی شے آگ کی سی ہے اوسکے سامنے
کچہ لوگ ہین جو اوس آگ کو کہینچے لاتے ہین غرضکہ سات رات آٹہہ دن برابر وہ ہنگامہ رہا کما قال اللہ تعالے
عاد مین کوئی نہ بچا مگر ہلاک و برباد ہو گیا ہود علیہ السلام مع چند مومنین کے ایک خطیرہ مین کنارہ کش ہو گئے
تہے انکو سوای رحمت و آرام کے کوئی تکلیف نہ پہونچی قوم پر درمیان آسمان و زمین کے پتہر برسے جس سے انکے
سر ٹوٹے تیمی نے یہ قصہ بطولہا ذکر کیا ہے سیاق قصہ غریب ہے مگر اوس مین بہت فوائد ہین اسی لیے اللہ نے
اسجگہہ ذکر نجات ہود کا اپنی رحمت سے ذکر ہلاک عاد کا عذاب غلیظ سے فرمایا یہ قصہ بعنوان دیگر نزدیک امام
احمد و اہل سنن کے بہی مطولا آیا ہے اوس مین ذکر ایک عجوز بنی تمیم کا بہی ہے آخر روایت یہ ہی کہ جب سے
وہ واقعہ ہوا تب سے جب کوئی قافلہ کسی طرف بہیجا جاتا تو کہتے لَا تَكُنْ كَوَافِدِ عَادٍ ف فتح البیان

مین لکھا ہے کہ عاد نے بجواب نصیح ہود علیہ السلام یہ کہا کہ کیا تو نزدیک اللہ کی عبادت کرانے کو ہمارے پاس آیا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ ہمارے باپ دادے پوجتے تھے وہ ہم ترک کردین سو یہ ہرگز نہ ہوگا تو سچا ہے تو اپنا وعدہ عذاب کا پورا کر یہی جواب مقلدین کا اہل اتباع کو مبتدعین کا اہلسنت کو ہوتا ہے ہود علیہ السلام جس عذاب کا وعدہ اون سے شدت تمرد علی اللہ نکوص عن طریق الحق بعد عن اتباع الصواب پر کرتے تھے عاد نے اسکی جلدی کی اونہون نے کہا عذاب کا آنا مقرر ہو چکا ہے تم ان خداؤن کے پیچھے جنکو تمہارے باپ دادون نے مقرر کیا ہے ناحق مجھسے مجادلہ کرتے ہو اللہ نے تو کوئی حجت و دلیل تمہاری ان دعاوی باطلہ پر نہین بھیجی بہتر ہے اب تم اور ہم دونون منتظر رہین کہ کب تمپر عذاب آتا ہے اور ہمارا وعدہ پورا ہوتا ہے اللہ نے کہا کہ جب عذاب آیا تو ہمنے ہود کو مع ایمان والون کے بچا دیا یہ ہماری رحمت تھی قوم کی تہتے جڑ کاٹ ڈالی ابن عساکر کہتے ہین وہ ہوا جب ہود و مومنین کو خطیرہ مین لگتی جی خوش ہوتا فرحت حاصل ہوتی تن بدن کو جبین آتا قوم کو اوٹھا کر پتھرون پر دے مارتی وہ ہلاک ہوتے اللّٰھم احفظنا ابو ہریرہ نے کہا ہود کی عمر چار سو بہتر برس کی ہوئی علی مرتضے نے کہا ہود کی قبر حضر موت مین ہے پاس لال ٹیلے کے اونکے سرہانے ایک درخت بیری کا ہے ابن ابی العاتکہ نے کہا کہ سامنے مسجد دمشق کے ہے ابن سابط نے کہا درمیان رکن و مقام و زمزم کے نناوے نبیون کی قبر ہے اوسی جگہ ہود و صالح و شعیب و اسمعیل علیہم السلام مدفون ہین کہتے ہین جس پیغمبر کی قوم ہلاک ہوجاتی وہ مع صلحاء قوم مکہ مین آکر رہتے دم تک اللہ کی عبادت کرتا واللہ اعلم قوم نے بیان قصہ قوم و ہلاک قوم مین قول طویل لکھا ہے مگر اجمال قرآن تفصیل بے سند سے مغنی ہے

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ اور ثمود کی طرف بھیجا اون کا

وقف لازم

بہائی صالح بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا صاحب اسکے سوا تم کو پہونچ چکی ہے دلیل تمہارے
رب کیطرف سے یہ اونٹنی اللہ کی ہے تم کو نشانی سو اسکو چہوڑ دو کہاوے اللہ کی زمین مین اور اسکو ہاتہ نہ
لگاؤ بری طرح پہر تمکو پکڑے گی دکہہ کی مار اور وہ یاد کرو جب تم کو سردار کیا عاد کے پیچہے اور ٹہکانا دیا زمین
مین بناتے ہو نرم زمین پر محل اور تراشتے ہو پہاڑون کے گہر سو یاد کرو احسان اللہ کے اور مت مچاتے پہرو
زمین مین فساد کہنے لگے سردار جو بڑائی رکہتے تہے اوسکی قوم مین سے غریب لوگون پر جو اون مین یقین رکہتے
تہے یہ تمکو معلوم ہے کہ صالح بہیجا ہوا ہے اپنے رب کا بولے ہمکو جو اوسکے ساتہہ بہیجا یقین ہے کہنے لگے بڑائی
والے جو تمنے یقین کیا سو ہم نہین مانتے پہر کاٹ ڈالی اونٹنی اور پہرے حکم سے اپنے رب کے اور بولے اے
صالح لے آ ہمپر جو وعدہ دیتا ہے اگر تو بہیجا ہے پہر پکڑا انکو زلزلے نے پہر صبح کو رہگئے اپنے گہر مین اوندہے
پڑے **ف** علماء تفسیر نسب نے کہا ہے ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح برادر جدیس بن عابر تہا اسی
طرح قبیلہ طسم یہ سب احیاء عرب عاربہ قبل ابرہیم خلیل علیہ السلام تہے ثمود بعد عاد کے ہوئے انکے مساکن درمیان
حجاز و شام کے وادی قرے اور گرد اوسکے مشہور ہین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گذر اون کے دیار و
مساکن پر تبوک کو جاتے ہوئے سنہ نو ہجری مین ہوا تہا ابن عمر کہتے ہین حضرت جب مع لوگون کے تبوک مین اترے
تو حجر پر نزدیک بیوت ثمود کے ڈیرا ہوا جن کنوون سے ثمود پانی پیتے تہے لوگون نے پانی لیکر آٹا گوندہا دیگچے
چڑہائے حضرت نے حکم دیا کہ دیگچے اوندہی کردو آٹا اونٹون کو کہلا دو پہر وہان سے کوچ کیا اوس کنوے پر اترے
جسکا پانی ناقہ پیتا تہا لوگون کو منع کیا کہ قوم معذب پر داخل نہ ہو فرمایا مجہے ڈر ہے کہ کہین وہ بلا تم کو بہی نہ
پہونچے جو انکو پہونچی تہی سو تم انپر داخل نہ ہو رَوَاہُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ ابن عمر کا یہ ہے کہ حضرت نے حجر مین یہ
فرمایا داخل نہ ہو تم ان معذبین پر مگر روتے ہوئے اور جو نہ رؤو تو داخل بہی نہ ہو کہین نہ پہونچے تم کو جو انکو
پہونچا تہا رَوَاہُ اَحْمَدُ اصل اس حدیث کی صحیحین مین کئی طرح سے آئی ہے ابو کبشہ انماری کہتے ہین غزوہ
تبوک مین لوگون نے طرف اہل حجر کے شتابی کی اونپر داخل ہونے لگے یہ خبر حضرت کو پہونچی اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ
کی ندا ہوئی مین حضرت کے پاس آیا آپ ایک نیزہ ہاتہہ مین لیے کہڑے تہے فرمایا کیا تم ایسی قوم پر داخل ہوتے
ہو جسپر اللہ نے غضب کیا تہا ایک آدمی نے کہا ہم تعجب کرتے ہین اون سے فرمایا کیا مین خبر نہ دون تم کو اس سے
زیادہ عجیب ایک آدمی تم مین کا خبر دیتا ہے تم کو حال ماقبل و حال مابعد کی سو تم سیدہے ہو سیدہے چلو اسے
کو تمہارے عذاب کی کچہہ پروا نہین ہے قریب ہے کہ آوے گی ایک قوم جو دور نہ کر سکے گی اپنی جان سے

کسی شی کو رَوَاہُ اَحْمَدُ اسحدیث کو اصحاب سنن مین سے کسینے روایت نہین کیا ہے ابوکبشہ کا نام عمر بن سعد یا عامر بن
سعد ہے واللہ اعلم جابر نے کہا جب حضرت کا گذر حجر پر ہوا فرمایا سوال آیات نہ کرو قوم صالح نے سوال کیا تہا ناقہ اس گہاٹی سے
اور اُس گہاٹی سے جاتا اونہون نے حکم سے اپنے رب کے سرکشی کرکے اوس ناقے کو کاٹ ڈالا وہ ایک دن اون کا پانی
پیتا یہ ایک دن اوسکا دودہ پیتے جب اوس کے ٹکڑے کیے تو اون کو ایک چنگہاڑ نے پکڑا جس سے وہ سب جو
زیر آسمان تہے بجہ گئے مگر ایک آدمی جو حرم مین تہا پوچہا وہ کون آدمی تہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ابو رغال
جب وہ حرم سے باہر نکلا تو اوسکو بہی وہی بلا پہونچی جو اوسکی قوم کو پہونچی تہی رَوَاہُ اَحْمَدُ یہ حدیث بہی صحاح
ستہ مین نہین ہے مگر شرط مسلم پر ہے معنی آیت شریف کے یہ ہوئے کہ ہمنے صالح کو طرف قبیلہ ثمود کے
بہیجا تہا اوس نے اون سے کہا اللہ کو پوجو سوا اللہ کے کوئی تمہارا معبود نہین ہے یہی دعوت ساری رسولون
کی تہی کہ عبادت نری اللہ کی چاہیے کما قال تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ وقال وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ
اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ صالح نے کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے حجت اللہ کی ہے میرے صدق دعوی پر کیونکہ
اونہون نے خود صالحؑ سے سوال آیت کا کیا تہا اور یہ فرمائش کی تہی کہ اس سنگ سخت سے ناقہ نکلے اُس
پتہر کو خود ہی متعین کر دیا تہا وہ صخرہ صما ایک ناحیہ حجر مین تہا اوسکو کاتبہ کہتے تہے کہا اس جگہہ اس پتہر سے
ایک شتر مادہ حاملہ نکلے صالح علیہ السلام نے عہود و مواثیق قبول ایمان کے لیکر نماز پڑہکر دعا کی وہ پتہر
ہلا پہر پہٹ گیا اوسمین سے ایک اونٹنی اچہی خاصی نکلی اوسکا بچہ اوسکے شکم مین جنبش کرتا تہا اوسوقت
اون کا رئیس جندع بن عمرو مع اپنے ہمراہیون کے ایمان لے آیا بقیہ اشراف ثمود نے چاہا کہ ایمان لے
آوین مگر ذواب بن عمرو بن لبید و حباب صاحب اوثان و رباب بن صعر بن جلمس نے اونکو باز رکہا جندع
بن عمرو کا چچا زاد بہائی شہاب بن خلیفہ افاضل ثمود سے تہا وہ بہی آمادہ ہوا کہ ایمان لاوے مگر اوس
گروہ نے اوسکو بہی قبول ایمان سے روک دیا اس باب مین ایک مومن ثمود نے کچہ اشعار کہے جن کو
ابن کثیر نے ذکر کیا ہے وہ ناقہ مع اپنے بچہ کے ایک مدت تک درمیان اُنکے رہا ایک دن اون کے
کنوے کا پانی پیتا یہ اوسدن اوسکا دودہ دہتے جتنے برتن چاہتے بہر لیتے کما قال تعالیٰ وَ
نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ وقال تعالیٰ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ
شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ بعض اون وادیہ مین وہ ناقہ چرا کرتا ایک درے سے نکلتا دوسرے درے سے جاتا

تاکہ اوس راہ کو کشادہ کرے اسلیے کہ خوب تن کر پانی پیتا تھا ایک ٹال منظر رائع تھا جب اوس کا گذر اونکے ڈھوردن
پر ہوتا وہ ڈر کر بہاگ جاتے جب ایک مدت اسحالت پر گذری اور تکذیب انکی صالح کو حد سے گذر گئی تو اونہون نے چاہا
کہ اوس ناقے کو قتل کر ڈالین تاکہ سارا پانی ہر دن اونہین کے ہاتہہ مین رہے اسلیے سب نے متفق ہو کر اوسکا
مار ڈالنا چاہا قتادہ نے کہا مینے سنا ہے کہ جسنے اوس ناقے کو قتل کیا وہ سارے لوگون کے پاس جاکر پوچھ
آیا کہ تم راضی ہو یا نہین یہانتک کہ عورتون سے پردے مین اور بچون سے بہی پوچہا سب نے رضامندی ظاہر کی
تب اوسنے قتل کیا ابن کثیر کہتے مین ظاہر یہی بات ہے لقولہ تعالی فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ
بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا وقال وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا وقال فَعَقَرُوا النَّاقَةَ غرضکہ اسناد
قتل کیطرف مجموع قبیلہ کے فرمائی یہ دلیل ہے اون سب کی رضامندی پر واللہ اعلم ابن جریر وغیرہ علماء
تفسیر نے ذکر کیا ہے کہ سبب قتل کرنے ناقہ کا یہ تہا کہ ایک عورت قوم ثمود کی تہی اوسکو عنیزہ بنت غنم بن مجلز
کہتے تہے اوسکی کنیت ام عثمان تہی وہ ایک بوڑہی کافرہ شدید العداوۃ ساتہہ صالح علیہ السلام کے
تہی اوسکی بیٹیان خوبصورت مالدار تہین اوسکا شوہر ذاوب بن عمرو ایک رئیس ثمود تہا ایک دوسری عورت
تہی جسکا نام صدوقہ بنت محیا بن زہیر بن مختار تہا یہ بہی حسب مال جمال والی تہی اوسکا شوہر ایک مرد مسلمان
قوم ثمود کا تہا اوسنے اوسکو چھوڑ دیا اون دونون نے کہا ہم اوسکے پاس رہین گے جو ذمہ دار قتل ناقہ
کا ہو صدوقہ نے ایک مرد حباب نام کو بلایا اپنی جان اوسپر عرض کی اس شرط سے کہ عقر ناقہ کرے اوسنے
نہ مانا تب اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج بن محیا سے کہا اوسنے قبول کیا عنیزہ بنت غنم نے انگ ایک
مرد کو راضی کیا جسکو قدار بن سالف بن جندع کہتے تہے وہ ایک مرد سرخ رنگ پستہ قد ازرق چشم تہا
لوگ گمان کرتے تہے کہ ولد الزنا ہے سالف جسکی طرف منسوب تہا وہ اوسکا باپ نہین تہا بلکہ صبیان
نام ایک مرد کے نطفے سے پیدا تہا مگر فراش سالف پر متولد ہوا تہا اسلیے اوسکی طرف منسوب ہو گیا اس
بڑہیا نے اوس سے کہا اگر تو اس ناقے کو عقر کرے تو جس میری بیٹی کو چاہے مین تجہکو دون گی قدار بن سالف
مصدع بن مہرج دونون چلے بدمعاشان ثمود کو اغوا کیا سات نفر متفق ہوئے مع انکے نو نفر ٹہیرے
اونہین کا ذکر اللہ نے کیا ہے وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ
یہ نو آدمی اپنی قوم مین سردار و رئیس تہے اونہون نے سارے قبیلہ کافرہ کو بہکا لیا اپنی طرف کر لیا وہ
سب اون ہل گئے ناقے کی تاک مین بیٹھے کہ جب وہ پانی پیکر پہرے تو اوسکو مارین ایک پتہر کی جڑ مین

جو سر راہ ناقہ تھا قدار بن سالف چھپا اور دوسرا کمینگاہ مین مصدع بیٹھا ناقہ گذر مصدع کیطرف ہوا اوسنے تیر مارا جس سے ایک لوتھڑا
اوسکی پنڈلی کا چھید گیا عنیزہ نے نکلکر اپنی دختر سے کہ نہایت خوش شکل خوبصورت تھی کہا صورت دکھا
اوس نے قدار وغیرہ کے سامنے منہ پر سے نقاب اوٹھا کر چہرہ اپنا سب کو دکھایا قدار تلوار لیکر دوڑا اور کونچین
اوس ناقے کی کاٹ ڈالین وہ زمین پر گر کر بلبلایا اپنے بچے کو ڈرایا یہ قدار نے اوسکے حلق مین مار کر اوسکو
نحر کیا اوسکا بچہ پہاڑ پر چڑھ گیا ایک اونچے پتھر پر کھڑے ہوکر آواز کی جس کو رغا کہتے ہین اوس نے یہ کہا
کہ اے رب میری ماں کہاں ہے تین بار آواز کرکے اوسی پتھر کے اندر غائب ہو گیا بعض نے کہا کہ اونھون نے
اوس کے پیچھے جاکر اوسکو بھی عقر کیا واللہ اعلم بہر حال سب عقر ناقہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر حضرت صالح علیہ
السلام کو پہونچی وہ پاس اون لوگون کے آئے یہ سب مجمع تھے ناقہ کو دیکھکر روئے فرمایا اب تم تین دن اپنے
گھر مین بسر کرو پس بعد چہار شنبہ ناقہ کو قتل کیا شام کو نو نفر نے عزم کیا کہ حضرت صالح کو مار ڈالین
اگر یہ سچا ہے تو پہلے ہم سے مارا جاوے اور اگر جھوٹا ہے تو اوسکو ناقے سے ملحق کردین کما قال تعالی تقاسموا
باللہ لنبیتنہ واهله ثم لنقولن لولیه ما شهدنا مهلك اهله وانا لصدقون ومكروا مكرا
ومكرنا مكرا وهم لا يشعرون فانظر كيف كان عاقبة مكرهم الآیہ جب ارادہ پر آمادہ ہوکر رات
کو بقصد شبخون نکلے اور اللہ پاک کے نبی پاک کو ناگہان دھوکے سے مارنا چاہا تو اللہ تعالے نے اونپر آسمان
سے پتھر برسائے پتھرون نے یوم موعود سے پہلے اونکے سر کچل دیے پنجشنبہ کے دن صبح کو کہ پہلا دن تھا
ایام مہلت کا اونکے مونہہ زرد پڑ گئے جیسا کہ صالح نے وعدہ کیا تھا دوسرے دن جمعہ کے ایام تاجیل سے سب
کے چہرے سرخ ہوگئے تیسرے دن ایام متاع سے کہ سنیچر کا دن تھا سب کے مونہہ کالے ہو گئے اتوار کی صبح
کو لگے انتظار کرنے عذاب و نقمت خدا کا عیاذاً باللہ من ذلک کچھ نہ جانتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ
ہوگا کس طرح پر عذاب آئیگا جب سورج چمکا ایک چنگھاڑ طرف سے آسمان کے ہوئی ایک زلزلہ سخت زمین
مین ہوا ایکدم مین سب کے سب قالب بے روح ہو کر رہ گئے کوئی صغیر کبیر مرد عورت نہ بچا مگر ایک لڑکی جسکا
نام کلب بنت سلق تھا اوسکو زریقہ کہتے تھے وہ بھی کافرہ شدید العداوت تھی ساتھ صالح علیہ السلام
کے اوس نے جب اوس عذاب کو دیکھا پاؤن پھیلا کر خوب تیز دوڑی ایک قبیلے کے پاس آکر خبر دی کہ یون
عذاب آیا قوم پر یہ حالت گذری پھر پانی مانگ کر پیتے ہی مر گئی علمائے تفسیر کہتے ہین کہ سوا صالح ع
کے ذریت ثمود سے کوئی نہ بچا مگر وہ جو تابع صالح ہو گئے تھے ایمان لے آئے تھے مگر ایک آدمی ابو رغال

نام کہ جب عذاب ثمود پر اوترا تو وہ اوس زمانے مین مقیم حرم محترم تہا اوسکو وہ عذاب نہ پہونچا جب بعض ایام
مین طرف حل کے نکلا تو ایک پتہر نے آسمان سے آکر اوسکو قتل کیا کہتے ہین کہ والد ثقیف یہی ابو رغال ہے
قبیلۂ ثقیف طائف مین بستا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جب قبر ابو رغال پر ہوا فرمایا تم جانتے ہو کہ
یہ کون شخص ہے کہا اللہ و رسول کو معلوم ہے فرمایا یہ قبر ابو رغال ہے یہ ایک شخص تہا قوم ثمود مین سے
اوس وقت حرم خدا مین تہا اللہ کے حرم نے اوسکو عذاب خدا سے روکا جب حرم سے باہر گیا جو قوم پر گذری وہی اسپر
گذری سو اسکو اس جگہہ دفن کر دیا ہے اوسکے ساتہہ ایک شاخ زر بہی مدفون ہے قوم دوڑ کر تلوارون سے
زمین کرید کر وہ غصن ذہب نکال لی زہری نے کہا ابو رغال کا ابو ثقیف ہونا مرسلا آیا ہے سو جہ سے اور دوسری
وجہ سے متصلا بہی آیا ہے ابن عمرو نے کہا مین نے حضرت کو سنا فرماتے تہے جبکہ ہمراہ اونکے طرف طائف
کے گئے اور ایک قبر پر گذرے کہا یہ قبر ہے ابو رغال کی وہ باپ ہے ثقیف کا قوم ثمود سے تہا یہان حرم
مین جب وہان سے دفع کیا گیا اور باہر نکلا تو پہونچی اوسکو وہ نقمت جو اوسکی قوم کو پہونچی تہی اس جگہہ پر
وہ یہین دفن کیا گیا نشانی اوسکی یہ ہے کہ مدفون ہوئی ہے ساتہہ اوسکے ایک شاخ سونے کی تم اگر قبر
کو کہود کر دیکہوگے تو اوس شاخ کو پاؤگے لوگ دوڑے اوس غصن ذہب کو نکالا ہٰکذا رواہ ابوداؤد
مزی نے کہا یہ حدیث حسن عزیز ہے مگر جب ابن کثیر نے اوس مین احتمال وقف کا ابن عمر پر ذکر کیا تو کہا
ہان محتمل ہے واللہ اعلم **ف** فتح البیان مین لکہا ہے ثمود ایک قبیلہ ہے اپنے باپ کے نام سے مشہور
ہوا ثمود بن عاد بن ارم بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح حضرت صالح علیہ السلام بن عبید بن
آسف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود ہین حجاز و شام کے بیچ مین ایک جگہہ تہی حجر نام وہان ان کے
گہر بار تہے تا وادی قری ابو عمرو بن العلاء نے کہا ثمود اسلیے نام ہوا کہ ثمد کہتے ہین تہوڑے پانی کو
وہان پانی بہت کم تہا صالح انکے برادر دینی تہے نہ برادر نسبی ثمود و ہود کے درمیان سو برس کا فاصلہ
ہے صالح علیہ السلام کی عمر دو سو اسی برس کی ہوئی اونہون نے ثمود سے کہا تمہارے پاس اسکی نشانی
آئی ہے یعنے معجزہ ظاہرہ و برہان جلی کہ ایک سخت پتہر ٹہوس سے ناقہ نکالا ثمود نے صالح سے کہا تہا
کوئی نشانی دکہاؤ اگر سچے ہو اونہون نے کہا اچہا باہر نکلو ایک پست پہاڑ پر لے گئے اوس مین سے
ایسی آواز آئی جیسے حاملہ وقت جننے کے کراہتی ہے اتنے مین پتہر پہٹ گیا اوسکے بیچ مین سے ایک
ناقہ نکلا صالح نے کہا لو یہ اللہ کا ناقہ نشانی ہے واسطے تمہارے یہ خطاب کچہہ پہلا خطاب نہ تہا بلکہ

قبل اسکے بہت کچھ نصیحت اونہین کرچکے تہے جسطرح اللہ نے سورۂ ہود مین ذکر فرمایا ہے هُوَ اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا الآیت اضافت ناقہ کی طرف اللہ کی واسطے تشریف وتکریم ناقے
کے ہے اسلیے کہ وہ اونٹنی آیت صدق صالح علیہ السلام تہی کہ بغیر نر و مادہ کی ایک ٹہوس پتہر سے پہاڑ
کے نکلی کامل الخلقت بغیر حمل وتدریج کے کہا اے لوگو تم اسکو چہوڑ دو جہان چاہے اللہ کی زمین مین
چرتی پہرے کیونکہ جب یہ ایک نشانی ٹہیری اللہ کی تو اب اسلیے تعرض نہ کرنا واجب ہوا یہ اونٹنی اللہ کی
ہے یہ زمین بہی اللہ کی ہے تم اوسکے منع کرنیوالے کون تم تو اوسکو ہاتہ نہ لگاؤ کسیطرح کی ایذا نہ دو اگر
دوگے عذاب سخت آویگا ذرا سوچو تو کہ اللہ نے کس طرح تمکو بعد عاد کے خلیفہ اس زمین کا کیا یا بادشاہ بنایا
اس مین حجر بکسر حا مین تمکو بسایا تم یہان کی نرم زمین سے مٹی لیکر محل بناتے ہو اور پہاڑون مین گہر
تراشتے ہو کیونکہ وہ لوگ بسبب قدرت قوت وصلابت ابدان کے پتہرون مین کہوف بناکر رہتے تہے
اسلیے کہ گہر اور گہرون کی چہت قبل انکی فنای عمر کے فنا ہو جاتے تہے ضحاک نے کہا ایک ایک کی عمر تین
سو برس سے ہزار ہزار برس تک کی ہوتی تہی یہی حال قوم ہود کا تہا کہتے ہین گرمی مین اندر محل کے رہتے
ہو زمین نرم پر ہوتے تہے جاڑون مین اندر پہاڑون کے آرام کرتے تہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ لوگ
آسودہ حال متنعم مرفہ تہے صالح علیہ السلام نے اونسے کہا تم اللہ کو یاد کرو زمین مین فساد کرتے نہ پہرو قوم
کے سردارون نے ضعفا مومنین سے کہا کہ تم صالح کو رسول برحق جانتے ہو مگر ہم اوسکے منکر ہین اسی
بنیاد پر ارادہ عقر ناقہ کا کیا عقر بمعنے جرح ہے یا قطع عضو جسکو تلف نفس مین اثر ہو یا اونٹ کی کونچ
کاٹنا جب ناقہ کا عقر کیا تو اوسکا بچہ بہاگا وہی پتہر جس سے ناقہ نکلا تہا کشادہ ہو گیا اوسکے اندر وہ گہس
گیا بعض کے نزدیک وہ بچہ بہی مارا گیا کہنے لگے اے صالح اگر تم رسول ہو تو اپنا وعدہ سچ کر دکہاؤ غرض انکا نزول
عذاب کے لیے جلدی کی چاہا کہ بلا جہٹ پٹ اوترے یہ انکا استہزا تہا ساتہ صالح علیہ السلام کے کیونکہ
انکو جہوٹا جانتے تہے آخر اللہ پاک نے انکے استہزا و سرکشی پر عذاب نازل کیا زلزلۂ عظیم وشدید برپا ہوا یا
ایک چنگہاڑ سخت پیدا ہوئی جس سے اونکے دل پہٹ گئے یا اوپر سے صیحہ اور نیچے سے رجفہ ہوا جسطرح دوسری
آیت مین آیا ہے معلوم ہوا کہ ہر جگہ مین ایک نوع کا عذاب ذکر فرمایا اصل مین دونو عذاب واقع ہوئے
واللہ اعلم فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِيْنَ ○ پہر اوسنے منہ پہیرا اونسے اور بولا اے قوم مین پہنچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کا اور بہلا چاہا

تمہارا لکن تم نہیں چاہتے بھلا چاہنے والوں کو **ف** یہ تقریع و توبیخ ہے طرف سے صالح علیہ السلام کے قوم کو کہ جیسا تم نے کیا ویسا پایا یہ بدلا ہے تمہارے تمرد و انکار کا قبول حق و اعراض کرنے کا ہدی سے یہ بات بعد انکے ہلاک کے فرمائی اور وہ سنتے تھے جسطرح کہ صحیحین میں آیا ہے کہ جب حضرت اہل بدر پر غالب ہوئے تین دن وہاں مقام کیا پھر حکم سواری کسنے کا دیا آخر شب کو روز سوم پھر سوار ہو کر چلے جب بدر کے کنوی پر آئے کھڑے ہو کر فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ اے فلان بن فلان تمنے پایا وہ جو وعدہ کیا تھا تمہارے رب نے سچ بیشک میں نے پایا وعدہ اپنے رب کا سچ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای رسول خدا آپ کیا بات کرتے ہیں اوس قوم سے جو مر دار ہو چکی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم نہیں زیادہ سنتے جو کچھ میں اون سے کہتا ہون لیکن وہ جواب نہیں دیسکتے اور سیرت میں آیا ہے کہ حضرت نے کہا تم برا کنبہ ہو نبی کا تم نے مجھکو جھٹلایا لوگون نے مجھکو سچا کہا تمنے مجھکو نکالا یعنے شہر سے لوگون نے مجھکو جگہہ دی تم مجھسے لڑے لوگون نے میری مدد کی فَبِئْسَ عَشِيرَةُ النَّبِيِّ كُنْتُمْ لِنَبِيِّكُمْ ایک صالح علیہ السلام تھے جنہون نے اپنی قوم سے کہا لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ یعنے تم اس کہنے سے منتفع نہ ہوئے کیونکہ تم حق کو نہیں چاہتے اور نہ پیروی ناصح کی کرتے ہو بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے جس نبی کی امت ہلاک ہوئی وہ آکر مقیم حرم ہوا ابن عباس کہتے ہیں حضرت کا گذر وادی عسفان پر ہوا وقت حج کے کہا اے ابوبکر یہ کون وادی ہے کہا وادی عسفان ہے فرمایا یہاں ہود و صالح نے گذر کیا ہے اونٹنیوں پر جنکی لگام چھال تھی درخت کی انکی ازاریں عبا تھیں انکی چادریں پوستین کی تھیں لبیک کہتے ہوئے آئے بیت عتیق کا حج کیا رَوَاهُ أَحْمَد یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہے اسی لیے کسی نے اوسکو روایت نہیں کیا۔

ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جب صالح انکی اجابت سے ناامید ہوئے تو پھرے یا بعد اون کی ہلاک کے پھر قول مذکور اون سے کہا بعد انکی موت کے بطریق حکایت ماضیہ جسطرح کہ حضرت نے اہل قلیب بدر سے کہا یا عین وقت نزول عذاب کے یہ خطاب کیا انکی فوت ایمان و عدم سلامت پر بر اہ افسوس فرمایا یا یہ خطاب بسبب تھا کہ پچھلے عبرت پکڑیں اور اس طریقہ نامرضیہ سے منزجر ہون صالح نے اون سے کہدیا تھا کہ اب تمہارا بقا فقط تین دن ہی پہلے دن چہرہ زرد دوسرے دن سرخ تیسرے دن سیاہ ہو جاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے دن انکو یقین ہلاک ہو گیا کفن پہنکر حنوط ملکر طیار ہوئے جنگہاڑنے آکر سب کو ہلاک کیا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا کہتے ہیں فرقہ اس سنہ قوم صالح کے چار ہزار تھے جو ہمراہ اونکے شہر چھوڑ کر نکلے تھے جب حضر موت میں پہونچے

وت صالح علیہ السلام کی حاضر ہوئی اسلیے وہ جگہہ حضرموت کہلائی ہیر اونہون نے چار ہزار شہر بنائی جسکا نام حاضورا ر کہا ایک قوم نے کہا صالح کی وفات مکہ مین ہوئی اٹھاون برس کی عمر مین قوم مین بیس برس رہے وَلُوطًا

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ اور لوط کو بہیجا جب کہا اپنی قوم کو کیا کرتے ہو بیحیائی تم سے پہلی نہین کی یہ کسینے جہان مین تم دوڑتے ہو مردون پر شہوت کے مارے عورتین چہوڑکر بلکہ تم حد پر نہین رہتے **ف** لوط بن ہاران بن آزر بہتیجے تہے ابرہیم خلیل علیہ السلام کے ہمراہ ابرہیم کے ایمان لائے اونکے ساتہہ طرف ارض شام کے ہجرت کی اللہ نے اون کو طرف سذوم کی مبعوث کیا اونہون نے سذوم والون کو اور جو اوسکے گرد گاؤن تہے انکو طرف اللہ کے بلایا امر معروف نہی عن المنکر کی وہ مآثم ومحارم وفواحش اونہون نے اختراع کیے تہے کہ پہلے کسینے بنی آدم مین سے نہ غیر بنی آدم سے ویسا کام کیا تہا اون سے منع کیا وہ فاحشہ غیر مسبوق یہ تہا کہ ذکور سے صحبت کرتے یہ ایک ایسی شئے تہی جو کبہی مالوف ومتعہد بنی آدم مین نہ ہوئی نہ اون کے دلمین اوسکا خطرہ گذرا انہین اہل سذوم نے یہ فعل مذموم ایجاد واحداث کیا تہا عَلَيْهِمْ لَعَائِنُ اللّٰهِ عمرو بن دینار کہتے ہین نہین دیکہتے ہم کوئی ذکر پر ذکر دنیا مین مگر قوم لوط کہ اوسنے یہ کام کیا ولید بن عبد الملک خلیفۂ اموی بانی جامع دمشق نے کہا ہے کہ اگر اللہ عز وجل خبر قوم لوط کی ہمکو نہ سناتا مجہے کبہی گمان نہ ہوتا کہ ذکر بہی ذکر پر سوار ہوتا ہے اسی لیے لوط علیہ السلام نے کہا کہ تم وہ کام کرتے ہو جو پہلے تم سے کسینے نہین کیا تم عورتین جنکو تمہارے رب نے واسطے تمہارے بنایا ہے چہوڑکر مردون پر گرتے ہو یہ تمہارا اسراف وجہل ہے کیونکہ وضع شئے غیر محل مین ہے اسیوجہ سے دوسری آیت مین کہا ہے هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ یعنے انکو یہ ہدایت کی کہ تم عورتون سے ملو اونہون نے کہا ہم کو عورتون کی خواہش نہین ہے نہ تمہاری بیٹیون مین ہمارا کچہ حق ہے تم ہمارے ارادے کو جانتے ہو یعنے ہماری مراد یہ تمہاری مہمان ہین مفسرین نے کہا ہے کہ اون مین مرد بعض بعض سے مستغنی تہے یعنے مرد مرد سے عورت عورت سے کام نکالتی **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ لوط برادر زادہ خلیل جلیل ہین انبیاء بنی اسرائیل مین سے نہین ہین خلیل و لوط دونون بابل عراق مین تہے شام کی طرف ہجرت کی حضرت ابرہیم زمین فلسطین مین اوترے لوط علیہ السلام اردن مین نازل ہوئے اردن ایک گاؤن ہے شام کا اللہ نے انکو طرف ایک امت کی بہیجا جسکو سذوم

۷ سطر دیگر بعض بعض سے مستغنی ہین

کہتے تہے بدذال معجمہ وہ ایک شہر تہا حمص کا لوط نے دیکھا کہ وہ اس فاحشہ مین گرفتار ہین کہ ادبار رجال مین آتے ہین اُنپر اس فعل کا انکار فرمایا اور توبیخ کی اور کہا کمبختو تم سے پہلے یہ کام تو کسی نے بہی نہین کیا ہے یا سلیے کہا کہ کسی امت مین امم گذشتہ سے یہ خصلت ناپاک نہ تہی یہ بلا اسی قوم نے نکالی تہی ابن عباس نے کہا سے شروع اسکام کا یون ہوا کہ ابلیس ایک خوب بصورت لڑکے کی شکل مین جسکو لوگون نے دیکھا ہو بن ٹہن کر اُنکے پاس آیا اور اُنکو اپنی طرف بلایا اونہون نے اوس سے وہ فعل بد کیا تب سے لواطت کا رستہ چل نکلا آیت باب مین دلیل ہے اس بات پر کہ اون کو اس حرکت سے بجز قضاے شہوت کے اور کوئی غرض موافق عقل کے نہ تہی وہ اس فعل مین مثل بہائم کے تہے کہ ایک دوسرے پر بتقاضاے شہوت جست کرتا تہا عورات جو محل قضاے شہوات اور موضع طلب لذت اور مقام حصول نتیجہ ہین اور اللہ نے اون کو مردون پر مطابق شرع شریف کے حلال کیا ہے اونہین چہوڑ کر مردون کو استعمال کرتے تہے عوض فرج لینا ہکے ادبار رجال پر گرتے تہے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ○ کچہ جواب نہ دیا اوسکی قوم نے مگر یہی کہا نکالوا نکو اپنے شہر سے یہ لوگ ہین ستہرائی چاہتے ف یعنی لوط علیہ السلام کی بات کا کچہ جواب نہ بنا یہ ارادہ کیا کہ انکو مع اُنکے ہمراہیون کے جو وہان موجود ہین نفی و اخراج شہر سے کر دین اور سبحانہ نے لوط کو سالم رکہا اُنہین کو انکی زمین مین ذلیل و خوار کر کے تباہ و ہلاک کیا قوم نے کہا تو یہ کہا کہ یہ لوگ متطہر ہین قتادہ نے کہا یعنی بے عیبی کا عیب لگایا مجاہد نے کہا یعنے ادبار رجال و ادبار نساء سے بچتے اور الگ رہتے ہین اسیطرح ابن عباس سے بہی مروی ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جو لوگ اوس فاحشہ مین آلودہ و گرفتار رہتے اونہون نے بجواب انکار لوط علیہ السلام کی یہ بات ٹہانی کہ اوس شخص کو سدوم سے جو ایک قریہ تہا حمص کا ملک شام مین نکالدو یہی ارادہ گویا جواب تہا انکی بات کا جو کہ بالکل خلاف انصاف کے ہے اونپر یہ قصور لگایا کہ یہ لوگ ادبار رجال و نساء سے پاک صاف رہتے ہین یہ اس لائق نہین کہ ہماری بستی مین بسین یا یہ بات بطور سخریہ و استہزاء کے کہی تہی معاصی و آثام سے دور رہنے کو طہارت بولتے ہین جو شخص گناہ سے الگ رہا وہ متطہر ہے فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ○ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ○ پہر بچا دیا ہمنے اوسکو اور اوسکے گہر والون کو مگر اوسکی عورت رہگئی رہنے والون مین اور برسایا اونپر برساؤ پہر دیکہہ آخر کیسا ہوا حال

ع ۱۲　۱۷

گنہگارون کا **ف** مطلب یہ ہے کہ لوط اور اونکے گہر والے بچ گئے سوای اونکے اہل بیت کے اور کوئی اونپر ایمان
بہی نہ لایا تہا کما قال تعالی فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ مگر اونکی عورت کہ وہ ایمان نہ لائی تہی اپنی قوم کے دین پر تہی وہ قوم کو اوسی فعل پر مائل کرتی جو کوئی
مہمان پاس لوط علیہ السلام کے آتا جاتا اون کو خبر کر دیتی آپس مین کچہ اشارات مقرر کر لیے تہے اسی لیے جب
لوط علیہ السلام کو یہ حکم ہوا کہ وہ اپنے اہل کو لیکر باہر نکلین تو یہ حکم بہی ہوا کہ وہ عورت نجانے نہ اوسکو شہر
سے باہر نکالین بعض نے کہا ہے کہ وہ خود ہی پیچہے اون کے لگ لی تہی جب عذاب آیا اور اوس نے منہ پہیر کر
دیکہا تو اوسکو بہی آلگا لکن اظہر یہ ہے کہ وہ شہر ہی مین رہی باہر نہین آئی نہ اوسکو معلوم ہوا کہ لوط علیہ السلام
نکلے جاتے ہین وہ قوم کے ساتہ رہگئی اسی لیے اس جگہہ یون فرمایا ہے کہ اوسکی عورت باقی رہگئی بعض
نے کہا نہین بلکہ ہلاک ہوگئی یہ تفسیر ساتہ لازم معنے کے ہے برسنے کی تفصیل دوسری آیت مین یون آئی ہے
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ اسی لیے یہ فرمایا
ہے کہ دیکہہ انجام مجرمون کا کیسا ہوا یہ خطاب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جو لوگ گناہون پر جرأت
کرتے ہین اللہ کے رسولون کو جہٹلاتے ہین اون کا حال اسیطرح ہوتا ہے **مسئلہ** مذہب ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی
کا یہ ہے کہ لائط کو اونچی جگہہ سے پہاڑ ٹیلہ ٹیکری سے نیچے گرا کر پتہر سے چکنا چور کرین جسطرح قوم لوط سے
کیا گیا اور علما نے کہا ہے سنگسار کیا جاوے خواہ محصن ہو یا غیر محصن ایک قول شافعی کا بہی ہے مگر
حجت اس بات مین حدیث مرفوع ابن عباس ہے کہ جسکو تم پاؤ کہ کام قوم لوط کا کرتا ہے تو فاعل و مفعول
دونو کو قتل کر ڈالو رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ دوسرون نے کہا وہ مثل زانی کے
ہے اگر محصن ہے یعنے جورو والا تو رجم کیا جاوے گا اور اگر محصن نہین ہے تو سو کوڑے لگائے جاوین گے
یہی پچہلا قول شافعی کا بہی ہے مین کہتا ہون کہ بعد ورود نص کے جسمین یہ کچہ تفاصیل نہین ہین حاجت
کسی کے قول و مذہب کی کیا ہے سب سے مقدم قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے رہا دبر مین عورتون
کی آنا سو یہ لوطیت صغری ہے باجماع علما حرام ہے مگر ایک قول شاذ بعض سلف کا احادیث کثیرہ مرفوعہ
نہی سے اسکام مین آئی ہین سورۂ بقرہ کی تفسیر مین کلام اس مسئلہ پر گذر چکا **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے
کہ مراد اہل لوط سے وہ لوگ ہین جو نسب مین اون سے متصل تہے یا مراد سے دو دختر اونکی ہین عورت مستثنی ہی
اسلیے کہ وہ ایمان نہ لائی تہی وہ کافرہ تہی اللہ کے عذاب مین باقی رہگئی غابرات اسی لیے نہین کہا کہ وہ ہم

رجال سندین کے تہی کہتے ہین قوم لوط علیہ السلام چار لاکہہ آدمی تہے انپر پتہر برسے جن مین آگ و گندہک کا میل تہا تو دیکہہ کہ انجام مجرمین کا کیسا ہوا یہ خطاب ہی ہر صالح خطاب کو یا خاص حضرتؐ کو سورۂ ہود مین یہ قصہ بیان سی مفصل تر و واضح تر آوے گا مجاہد نے کہا جبرئیل علیہ السلام نے اوترکر اپنا بازو نیچے مدائن قوم لوط کے داخل کر کے اون شہرون کو جڑ سے اوکہاڑ کر اور آسمان کیطرف اُٹھا کر اوندہا کر کے نیچے کو گرایا اعلی انکا اسفل کر دیا پہر پتہرون کا مینہ برسایا انتہے مین کہتا ہون عمل قوم لوط کے تعبیر بلفظ لواط یا لوطت یا دیگر مشتقات اگرچہ زبان اہل علم پر قدیماً وحدیثاً جاری ہو چکے ہین لکن قرآن وحدیث مین اس قسم کے مشتقات نہین آئے کیا ضرور ہے کہ ہم ایک نبی مرسل کے نام شریف سی اشتقاق ایک فعل قبیح کا کرین جو لفظ اللہ و رسول نے بولا ہے یعنے عمل قوم لوط وہی لفظ کیون نہ اپنی بول چال مین رکہین یا بلفظ مرادف معنی تلفظ کرین جیسی اغلام یا علت ابنہ

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ط قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ع

اور مدین کو بہیجا انکا بہائی شعیب بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمہارا صاحب اسکے سوا اپہونچ چکی تمکو دلیل تمہاری رب کی طرف سے سو پوری کرو ماپ اور تول اور مت گہٹا دو لوگون کو انکی چیزین اور مت خرابی ڈالو زمین مین اوسکے سنوارے پیچہے یہ بہلا ہے تمہارا اگر تمکو یقین ہے **ف** محمد بن اسحاق نے کہا مدین والے سلالہ مدین بن ابراہیم تہے شعیب بن میکیل بن یشجر ہین انکا نام سریانی مین شبرون تہا ابن کثیر کہتے ہین اطلاق مدین کا قبیلہ پر اور مدینہ یعنے شہر پر آتا ہے یہ وہ شہر ہے جو نزدیک معان کے راہ حجاز سے ہے قال تعالی وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْہِ اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ یہ لوگ ایکہ والے تہے شعیب نے اون کو طرف اخلاص عبادت و توحید کے بلایا یہی دعوت ساری رسل کی تہی اون سے یہ بات کہی کہ اللہ نے حجتین اپنی اور دلیلین روشن میرے صدق پر قائم کر دی ہین سو تم لین دین مین لوگون کی کم و بیشی نہ کیا کرو کہ یہ ایک طرح کی خیانت ہوا ہے بخس کہتے ہین ماپ تول مین چپکے سے کمی کرنے کو براہ تدلیس کما قال تعالی وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الی قولہ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ تہدید شدید وعید اکید ہے نسأل اللّٰہُ الْعَافِیَۃَ مِنْہُ **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مدین نام قبیلہ کا ہے یا شہر کا اول اولی ہے باپ کے نام پر قوم مشہور ہوئی مدین فرزند ابراہیم علیہ السلام تہا جسطرح بکر و تمیم بنام آبا معروف ہین یا مدین اوس پانی کا نام ہے جس کے قریب وہ رہتے تہے

تھے یا مشترک ہو درمیان دونون امر کے شعیب فرزند ہین میکائیل بن یشجب بن مدین بن ابراہیم کے یہی قول
ہے عطا و ابن اسحاق وغیرہما کا شرقی بن القطامی نے کہا شعیب بن عیفا بن نویب بن مدین ہین ابن سمعان
نے زعم کیا کہ شعیب بن حرہ بن یشجب بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہین ابن اسحاق نے کہا شعیب بن
میکیل بن یشجر بن مدین ہین میکیل کی مان لوط کی بیٹی تہین شعیب گویا فرزند تھے لوط علیہ السلام کے نواسی کے بعض نے
کہا شعیب بن شیرون بن مدین ہین قتادہ نے کہا شعیب بن صفوان بن عیفا بن ثابت بن مدین ہین یہ
سات قول ہوئے نسب مین شعیب علیہ السلام کے واللہ اعلم عکرمہ و سدی نے کہا اللہ نے کسی نبی کو دوبار مبعوث
نہین کیا مگر شعیب علیہ السلام کو ایک بار طرف مدین کے بھیجا مدین والے چنگھاڑ سے ہلاک ہوئے دوسری
بار طرف اصحاب ایکہ یعنے بن والون کے بھیجا اون پر عذاب یوم الظلہ آیا شعیب علیہ السلام آخر عمر مین نابینا
ہو گئے تھے انکو خطیب الانبیا کہتے تھے اسلیے کہ امت کو جواب مستحسن دیتے تھے حسن مراجعت فرماتے تھے
انکی قوم کافر تھی ماپ تول مین کمی کرتے تھے غرضکہ اونہون نے قوم کو طرف عبادت خالص خدا کے بلایا کہا دیکھو
تمہارے پاس بینہ آچکا یعنے معجزہ مگر بیان اس معجزہ کا قرآن عظیم مین نہین کیا ہے جس طرح کہ اکثر معجزات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی نہین فرمایا ہے بعض نے کہا مراد معجزے سے خود ذات شعیب علیہ
السلام ہے یا مراد بینہ سے ایفائی کیل و میزان ہے وہ لوگ اسی جنس کا معاملہ کرتے تھے لین دین کا بیوپار
تھا اوسمین کمی کرتے اون کو اس حرکت بے برکت سے منع کیا ظاہر آیت یہہ ہے کہ وہ سب اشیا مین بخس و
نقص کرتے تھے بخس اسطرح پر ہوتا ہے کہ مال مین کچھ عیب نکالدیا یا بے رغبتی ظاہر کی یا مالک مال کو فریب
دیا یا کوئی حیلہ نکالا کیونکہ یہ سب اکل ہے مال مردم کا ساتھہ باطل کے بعض نے کہا وہ سب کاس تھے جو کچھ
اون کے بازارون مین آتا اوسپر محصول سائر لیتے تھے یہ جو فرمایا کہ زمین مین بعد اصلاح کے فساد نہ کرو
سو مراد اصلاح سے یہی کہ اللہ نے رسول بھیجکر عدل قائم کیا پہلے اس سے کہ شعیب اوس سرزمین مین نبی رسول
ہوکر آئین اوس زمین مین عمل معاصی ہوتا تھا اللہ کے محارم حلال تھے خونریزی ہوتی تھی یہ فساد زمین کا تھا جب
اونہون نے انکو طرف اللہ کے بلایا تو زمین صالح ہو گئی جو نبی جس قوم کی طرف مبعوث ہوتا ہے وہی اوس قوم
کی اصلاح ہے اسیطرح اب بعد ختم سلاسل رسالت و نبوت کے جو عالم کتاب و سنت جس گاؤن قصبے شہر مین
خلق کو طرف اخلاص توحید و عبادت و اتباع کتاب و سنت کی دعوت کرتا ہے وہی اصلاح اوس سرزمین اور
اس جگہہ کے لوگون کی ہے اگر اونہون نے اوسکی وعظ و نصیحت و ارشاد و ہدایت پر عمل کیا فساد دور ہوا اصلاح حسنت

آئی اور اگر عمل نہ کیا تو اللہ کی حجت تمام ہو گئی عالم بالبلاغ حق بری الذمہ ہوا وہ لوگ مجرم لائق عذاب وعقاب ٹہر گئے

اللّٰھم احفظنا ۔ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ○ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ○ مت بیٹھو ہر راہ پر ڈر دیتے اور روکتے اللہ کی راہ سے جو کوئی یقین لاوے اوسپر اور ڈھونڈتے ہو اوس مین عیب اور یاد کرو جب تھے تم تھوڑے پھر تمکو بہت کیا اور دیکھو آخر کیسا ہوا حال بگاڑنے والون کا اور اگر تم مین ایک فرقے نے مانا ہے جو میرے ہاتھ بھیجا اور ایک فرقے نے نہین تو صبر کرو جبتک اللہ فیصلہ کرے ہمارے بیچمین اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے **ف** شعیب علیہ السلام نے انکو رہزنی حسی و معنوی دونون سے منع کیا کیونکہ وہ لوگون کو دھمکاتے تھے کہ اگر تم ہمکو مال نہ دوگے تو ہم تم کو قتل کر ڈالینگے سدی وغیرہ نے کہا وہ عشار تھے یعنی مکاس لینے والے محصول سارقون کی ابن عباس و مجاہد وغیرہ واحد نے کہا کہ وہ مومنین کو جو پاس شعیب کے آتے جاتے تھے ڈرایا کرتے تھے مگر قول اول اظہر ہے اسلیے کہ ہر راہ پر بیٹھنے کا ذکر کیا ہے رہی دوسری قسم قطع طریق کی سو وہ یہ تھی کہ جو کوئی ایمان لانا چاہتا ہے اوسکو مومن بننے سے روکتے باز رکھتے چاہتے تھے کہ اللہ کی راہ ٹیڑہی رہے شعیب نے ان دونو فعل سے انکو نہی فرمائی اللہ نے انکو یہ بات بتائی کہ تم پہلے بسبب قلت کے مستضعف تھے پھر کثرت عدد سے عزیز و قوی ہو گئے اس نعمت خدا کا شکر ادا کرو دیکھو جو اگلی امتون مین مفسد تھے انکی کیا گت ہوئی کیسا عذاب نکال انپر اوترا آخر اسکا سبب یہی تھا کہ اونہون نے اللہ پر جرأت کی رسولون کو جھٹلایا معاصی سے باز نہ رہے پھر کہا تمہارا حال نسبت میرے دعوی کے مختلف ہے ایک گروہ ایمان لایا تو دوسرا نہ لایا سو ذرا صبر کرو اللہ کے فیصلے تک اس اختلاف کا فیصلہ وہی خیر الحاکمین کر دیگا یعنے انجام متقیون کا نیک کافرون کا انجام دمار و ہلاک ہے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے مراد صراط سے یہان راہ ہے وہ لوگ اون راہون پر بیٹھتے جو طرف شعیب علیہ السلام کے جاتی تہین یعنے اون کے گھر کے رستون پر گلی کوچون پر بیٹھکر جسکو اوس طرف جاتے دیکھتے دھمکاتے ڈرلاتے کہتے تم کدھر جاتے ہو وہ تو بڑا جھوٹا ہے جسطرح کہ قریش اسیطرح کا برتاؤ حضرت ؐ کی ساتھ کرتے تھے یہ قول ہے ابن عباس و قتادہ و مجاہد و سدی

وغیرہم کا کسی نے کہا مراد قعود سے طریق دین پر یعنے جو کوئی سلوک دین کا ارادہ کرتا اوسکو روکتے حقیقۃً کسی
راہ پر بیٹھنا مراد نہین ہے لفظ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اوسکی موید ہے بعض نے کہا مراد نہی ہے قطع
طریق و اخذ سلب سے یعنے رہزنی غارتگری نکرو کیونکہ وہ لوگ یہ دونو کام کرتے تھے کسی نے کہا عشار مکاس
تھے رہون مین بیٹھکر بہزار کے پرمال لوگون کا لیتے قول اول اقرب بصواب ہے اگرچہ حمل نہی کا ان سب
اقوال پر ہو سکتا ہے مطلب یہ ٹھیرا کہ تم رستون پر بیٹھکر لوگون کو نہ ڈراؤ کس چیز کا وہ ڈراتے تھے اسکا
ذکر نہین کیا تاکہ خیال ہر طرف جاوے روکنے سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ اسی راہ پر بیٹھے ہوتے جو شعیب علیہ
السلام تک پہونچتے تو یہ انکو منع کرتے کہ تم ادہر نہ آؤ یہان کیون بیٹھے ہو شعیب کے پاس جانے سے منع کرنا
یہی اللہ کی راہ سے روکنا تھا وہ چاہتے تھے کہ یہ سیدہا رستہ کج رہے کوئی رستے باز نہ ہو پہر اللہ نے انکو
اپنی نعمت اونپر یاد دلائی کہ تم نسل و قوت و غنا مین بہت تھوڑے تھے پہر ان سب امور مین بہت سارے ہوگئے
تم کو اس نعمت کا شکر کرنا چاہیے نہ ناشکری اور گذشتہ لوگون کے حال مین غور کرو کہ جب انہون نے اللہ
پر سرکشی کی رسولون کا کہنا نہ مانا گناہون پر جمے اڑے رہے تو ان کا انجام کیا ہوا اللہ نے اون سب کو
ہلاک کر دیا اپنا عذاب اونپر نازل کیا اب انکا کچہ اتا پتا نہین چلتا کہ کدہر گئے تم سے قریب زمانہ لوط علیہ
السلام کا تہا اور کچہ نہین تو انہین کی قوم کا انجام دیکہو کہ کس طرح آسمان پر سے پتہراؤ ہوا خاک مین
مل گئے نشان تک باقی نہین رہا اور یہ جو ایک گروہ تم مین سے ایمان لے آیا ہے میری رسالت پر اور
احکام شرعیہ کو اوس نے سچے دل سے قبول کیا اور دوسرا گروہ ایمان نہین لایا سو تم صبر کرو منتظر رہو
اللہ تعالی ہمارے تمہارے درمیان مین فیصلہ کر دے گا وہ سارے حاکمون مین بہتر حاکم ہے یہ ارشاد
شعیب علیہ السلام کا بطور تہدید شدید و وعید اکید تہا یہ مطلب نہین ہے کہ تم کفر پر صابر رہو اللہ کا حکم بیچ
فریقین کے یہی ہے کہ محقین منصور ہونگے مبطلین پر و مثلہ قولہ تعالی فَتَرَبَّصُوْا اِنَّا مَعَکُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ
سو منتظر رہو ہم بہی ساتھ تمہارے منتظر ہین
یا امر ہے مومنون کو کہ تم ایذا سے کفار پر صابر رہو یہان تک کہ اللہ تمہارے مدد کرے یا خطاب ہے
دونون فریق کو یہی ظاہر ہے اس آیت شریف پر پارہ ہشتم قرآن مجید ختم ہوا للہ الحمد آج سی ام رمضان
سنہ ۱۳۰۰ ہجری روز یکشنبہ کو ایک بجے دن کے یہ ترجمہ تمام ہوا و الحمد للہ تعالی علی ذلک

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَآ

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۞ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ

بعد اذ نجٰنا اللہ منہا وما یکون لنا ان نعود فیہا الا ان یشاء اللہ ربنا وسع ربنا کل شیء علما علی اللہ توکلنا ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ○ بولے سردار جو بڑائی رکہتے تہے اوسکی قوم کے ہم نکالدینگے اے شعیب تجہکو اور جو یقین لائے ہین تیرے ساتہہ اپنے شہر سے یا تم پہر آؤ ہماری دین مین بولا کیا ہم بیزار ہون تو بہی ہم نے جہوٹہہ باندہا اللہ پر اگر پہر آوین تمہارے دین مین جب اللہ خلاص کر چکا ہم کو اوس سے اور ہمارا کام نہین کہ ہم پہر آوین اوس مین مگر کبہی اللہ چاہے رب ہمارا ہمارے رب کی سمائی مین ہے سب چیز کی خبر ہمنے اللہ پر بہروسا کیا ہے اے رب فیصلہ کر ہمارے اور ہماری قوم کے بیچ مین انصاف کا اور تو ہے بہتر فیصلہ کرنے والا **ف** اللہ پاک نے خبر دی ہے کہ کفار نے اپنے نبی شعیب سے اور جو لوگ اونپر ایمان لائے تہے منہ در منہ یہ بات کہی کہ ہم تمکو اس گاؤن سے نکالدینگے یا زبردستی تم کو اپنی ملت مین بلاینگے جو کام ہم کرتے ہین اوسمین تمکو بہی داخل کرینگے خطاب تو رسول کو ہے مگر اتباع رسول مراد ہین جو کہ ملت رسول پر تہے شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا تم باوجود ہماری بیزاری کے ایسا کام کروگے ہم اگر تمہاری ملت مین داخل ہوئے تو سمجہو کہ ہمنے اللہ پر بہتان باندہا اللہ کے لیے شریک و برابر ٹہیرائے اس کہنے مین اپنی نفرت انکی اتباع سے ظاہر کی پہر کہا یہ اور بات ہے کہ پہر ہی یون چاہے کہ ہم گمراہ ہو جاوین تمہارے دین مین داخل ہون یہ رد طرف اللہ کے نہایت مستقیم ہے کیونکہ وہ ہر شئے کو جانتا ہے اوسکا علم محیط ہر شئے ہے ہمارا بہروسا اللہ تبارک وتعالی پر ہے پہر اللہ سے دعا مانگی کہ اے رب درمیان ہمارے اور ہماری قوم کے نیاؤ کر دے تو بہتر حاکم ہے تیرے انصاف مین ہرگز کسی طرح کا جور نہین ہوتا **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ کفار قوم شعیب نے ترک ایمان و تمرد پر اجابت سے اکتفا نہ کیا بلکہ بغی وبطر واشر سے اولٹا اونکو اور مومنون کو دہمکایا ڈرایا کہ یا تو ہم تمکو اس شہر سے خارج کردینگے یا تم ہمارا دین قبول کرو ان دو کامون مین سے ایک کام ضرور ہوگا اصل مقصود انکا وہی عود تہا طرف ملت کفریہ کی ذکر نفی واجلا کا محض بطور قسر والجا کے کیا تہا اسی لیے شعیب علیہ السلام نے اخراج کا جواب نہ دیا نام شعیب کا واسطے زیادت تقریر وتہدید کے لیا یہ تہدید نہایت درجہ کی بیحیائی ووقاحت تہی عود کے دو معنے ہوتے ہین ایک رجوع کرنا حال اول پر دوسرے ہوجانا ایک حال ہو جود پر اس جگہہ بہی دوسرے معنے مراد ہین اور اگر معنے اول مراد لین تو یہ مطلب ہوگا کہ جسطرح پہلے تم خاموش تہے اب بہی خاموش رہو دعوت طرف دین حق کے نہ کرو رد سا کفار کا مقصد اس کہنے سے کہ تم ہماری

ملت مین پہر آؤ دہوکا دینا عوام کا تہا کہ وہ لوگ یہ سمجہین کہ یہ لوگ پہلے سے کفر پر تہے اب اونہون نے اپنا دین بدل
ڈالا ہے شعیب نے فرمایا کہ تمکو ہمپر بابت ان دونو امر کے زبردستی کرنا نہین پہونچتا ہے اسلیے کہ مکرہ کو کچہہ
اختیار نہین ہوتا ہے زبردستی کی موافقت درحقیقت موافقت نہین سمجہی جاتی ہے نہ ایسا عود طرف
ملت کی عود گنا جاتا ہے اس تقریر سے وہ اشکال جو بہت سے مفسرین اسجگہہ ذکر کیا ہے اور طویل ذیل فرمائی
ہے دور دفع ہوگیا افترا سے مراد یہان شرک ہے جب اسنے ہمکو شرک سے بچا لیا تو اب پہر دام شرک مین پہنسنا
نہین ہوسکتا اور نہ ہمکو ایسا کام کرنا چاہیے ہان اگر اسد چاہے تو وہ اور بات ہے کیونکہ اوسکا چاہا ہوتا ہے نہ
کسی اور کا چاہا تم ہو یا ہم ہون یہی قول ہے اہلسنت کا انبیا اور اکابر ہمیشہ سوء عاقبت و انقلاب امر سے
ڈرتے رہتے تہے خلیل جلیل علیہ السلام نے کہا تہا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ہماری حضرت صلعم فرمایا
کرتے تہے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَىٰ دِيْنِكَ کسی نے کہا عود کا مطلب یہ ہے کہ جبکہ تمنے ہمارا رہنا اسجگہہ
پسند نہ کیا تو اب ہم اس گاؤن مین پہر کر قدم نہ رکہینگے مگر یہ کہ اسد چاہے تو عود کرینگے والا فلا پہر اسد کی
وسعت علم کا ذکر کیا اپنا توکل واعتماد اسد پر ظاہر فرمایا پہر دعائے افتتاح مانگی فتاحت بالضم بمعنی حکومت
ہے اسد کا حکم نہین ہوتا مگر یہی کہ محققین کو مبطلین پر نصرت حاصل ہو جسطرح قرآن پاک مین جابجا یہ مضمون
آیا ہے گویا مقصود اس دعا کا یہ تہا کہ کافرون پر عذاب اوترے اسد کی نقمت منکرون پر نازل ہو فرا سے
کہا اہل عمان قاضی کو فاتح و فتاح کہتے ہین لغت والون نے کہا یہ لغت قبیلہ مراد کی ہے قتادہ و سدی
و ابن جریج کا قول بہی یہی ہے جمہور مفسرین بہی اسیطرف گئی ہین کسی نے کہا لغت حمیر ہے ظاہر یہ ہے کہ
قوم شعیب علیہ السلام کی لغت ہو واسد اعلم وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا
إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ○ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ○ الَّذِينَ كَذَّبُوا
شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ○ بولے سردار جو منکر تہے اسکی
قوم کی اگر چلے تم شعیب کی راہ بیشک تو تم خراب ہوئے پہر پکڑا اون کو زلزلے نے پہر صبح کو رہ گئے
اپنے گہر مین اوندہے پڑے جنہون نے جہٹلایا شعیب کو جیسے کبہی نہ رہے تہے وہان جنہون نے جہٹلایا
شعیب کو وہی ہوئے خراب **ف** اسد تعالی نے قوم شعیب کے کفر و تمرد و عتو و سرکشی کی خبر دی جس گمراہی
مین وہ تہے اور جس مخالفت حق پر جبلت اونکی دلون کی تہی اوسکا ذکر کیا اسی لیے قسم کہا کر اونہون نے
کہا کہ تم اتباع شعیب سے خراب خستہ ہوجاؤگے سو جسطرح اونہون نے شعیب کو ڈرایا تہا اوسی طرح زلزلے

نے اونکو ہلا ہلا دیا سورہ ہود مین فرمایا ہے وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ یہ عوض ہوا اُنکی اُس وعید کا جو بابت اخراج
کے قریہ سے مومنون کو سناتے تہے وجہ مناسبت کی یہ ہے کہ جب اونہون نے اپنے اس قول مین اَصَلٰوتُكَ
تَاْمُرُكَ الخ تہکم کیا تو صیحہ نے آکر اون کو خاموش کر دیا سورہ شعراء مین اون کفار کے حال سے یون خبر دی
ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ یہ اسلیے ہوا کہ اونہون نے
سیاق قصہ مین یون کہا تہا فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اوسپر یہ خبر دی کہ عذاب یوم ظلہ اونپر اوترا وہ
عذاب یہ تہا کہ ایک بادل آیا اوسمین چنگاریان اور بہڑکتی آگ اور لپٹ تہی پہر آسمان سے ایک چنگہاڑ
ہوئی پہر زمین سے زلزلہ اوٹہا سب کا دم نکل گیا تن ٹہنڈے پڑ گئے اپنے اپنے گہرون مین اوندہے پڑے
رہگئے اللہ نے کہا یا تو رسول اور اتباع رسول کو شہر سے نکالتے تہے یا خود ہی بعد حلول نقمت کے ایسے ہوگئے
کہ گویا کبہی اوس جگہہ نہ رہے تہے پہر اون کی بات کا جواب دیا کہ شعیب کے جہٹلانے والے خراب ہوئے نہ اونکے
تابع لوگ وللہ الحمد **ف** فتح البیان مین کہا ہے مراد ملأ سے وہی متکبرین ہین یا کوئی اور گروہ کفار
کا جنکی طرف شعیب مرسل ہوئے تہے اونہون نے اتباع شعیب سے کہا کہ اگر تم شعیب کے کہنے پر چلوگے تو دین
دنیا دونون برباد جاوینگے دنیا کی بربادی یہ تہی کہ بسبب پورا تولنے ونا پنے و ترک تطفیف کی نقصان
مایہ ہوگا سو اس کہنے پر زلزلہ یا صیحہ آیا یا شروع مین صیحہ تہا آخر مین زلزلہ ہوگیا اسلیے اسناد انکی ہلاک
کی کبہی طرف سبب قریب کی فرمائی اور کبہی طرف سبب بعید کے بہرحال تینون عذاب مذکور اُنکے لیے مجتمع ہوگئے
وہ مرکر رہگئے قصہ صالح علیہ السلام مین تفسیر اسکی گذر چکی ہے قتادہ نے کہا اللہ نے شعیب کو طرف اصحاب
ایکہ اور اہل مدین کے بہیجا تہا ایکہ والے بادل سے ہلاک ہوے مدین والونپر زلزلہ ہوا جبریل علیہ السلام نے ایک
ایسی چیخ ماری کہ سب کے سب مرگئے ایک روایت مین یہ بہی آیا ہے کہ سات دن تک ہوا بند رہی پہر لو چلی
سب ہلاک ہوگئے گویا کبہی اون گہرون مین رہے بسے نہ تہے ایک دن بہی وہان آکر نہ ٹہیرے تہے اسطرح
عذاب نے اُنکو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدیا وہی خاسر ہوئے نہ شعیب اور اُنکے ہمراہی فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ
لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ پہر اولٹا پہرا اون سے
اور بولا اے قوم پہونچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کے اور بہلا چاہا تمہارا اب کیا غم کہاؤن نہ ماننے لوگونپر
ف یعنی بعد نزول عذاب کے شعیب علیہ السلام وہان سے چلدیے اور اُن سے بطور تقریع و توبیخ

ع ۹ ۱

یوں فرمایا کہ مینے تو رسالت اپنی ادا کر دی تم نے نہ مانا اب مین پہر کیون افسوس کرون فتح البیان کا لفظ یہ ہے
کہ نکلنا شعیب کا وہان سے قبل نزول یا بعد نزول عذاب کے ہوا تہا یہ دو قول ہین جنکا ذکر قصہ صالح علیہ
السلام مین ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ ہلاک کفار و متمردین پر حزن نہ کرنا چاہیے یہ بات شعیب نے بطور حسرت
کے اونکے عدم ایمان پر کہی تہی اپنے جی کو یون تسلی دی کہ یہ لوگ سبب کفر کے لائق حزن نہین ہین
ابن عباس نے کہا ہے مسجد حرام مین دو قبرین ہین ایک اسمعیل کی دوسری شعیب کی اسمعیل کی قبر حجر مین ہو شعیب کی قبر مقابل حجر
اسود کے ہے وہب بن منبہ کہتے ہین شعیب مکہ مین آکر مرے اونکے ہمراہ مومنین بہی آے اون سب کی قبور غربی
کعبہ مین ہین درمیان دار الندوہ اور باب بنی سہم کے ہمارے حضرت جب ذکر شعیبؑ کا کرتے فرماتے وہ خطیب
الانبیا تہے اپنی قوم سے بہت شایستہ سنجیدہ گفتگو کرتے تہے قوم نے جب اون کو جہٹلایا رجم و اخراج
بلد کا ڈر سنایا اللہ پر سرکشی کی تو عذاب یوم الظلہ آیا اخرجہ ابن ابی حاتم والحاکم عن یعقوب
ابن ابی مسلمۃ مرفوعاً وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ○ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا
الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ نہین بہیجا ہمنے کسی بستی مین کوئی نبی
کہ نہ پکڑا وہان کے لوگون کو سختی و تکلیف مین شاید وہ گڑگڑا دین پہر بدل دی ہمنے برائی کیجگہ بہلائی جبتک
کہ بڑہ گئے اور کہنے لگے پہونچتی رہی ہمارے باپ دادون کو بہی تکلیف اور خوشی پہر پکڑا ہمنے انکو ناگہان اور
وہ خبر نہ رکہتے تہے **ف** بندے کو دنیا مین گناہ کی سزا پہونچتی ہے تو امید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست
آگیا تو یہ اللہ کا بہلاوا ہے پہر ڈر ہے ہلاک کا جیسے زہر کہایا اوگل دی تو امید ہے اور اگر پچ گیا تو کام
آخر ہوا انتہی ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے خبر دی حال سے اگلی امتون کے کہ ہم نے اونکے پاس رسول بہیجکر
انکو جانچا تہا باساء سے مراد اسقام و امراض ہین ضراء سے مراد فقر و حاجت ہے یہ جانچ اسلیے تہی کہ وہ دعا
و خشوع و ابتہال کرین کشف نوازل چاہین عاجزی و زاری ظاہر کرین پہر انکا حال بدلدیا آسودگی دی
یہ بہی ایک امتحان تہا مرض و سقم کے عوض صحت و عافیت بخشی فقر و حاجت کے عوض آسودگی و تونگری
دی تاکہ شکر ادا کرین احسان مانین لیکن جب انکو کثرت اموال و اولاد کی ہوئی تو یہ کہنے لگے کہ خصوصیت
ضراء و باساء کی کچہ ہمارے ساتہہ نہین ہے یہ حالت ہماری آبا پر بہی گذر چکی ہے اللہ نے اس کہنے پر یکایک
انکو پکڑ لیا وہ بے خبر رہے مطلب ہوا کہ اللہ نے انکو دونو طرح پر آزمایا صحت و سقم سے اور فقر و غنا سے

لکن وہ کسی حال مین بہی متضرع و منیب نہوئے بلکہ اپنے حال کی یون تاویل کرنے لگے کہ یہ کچہ نئی بات نہین ہے
گردش زمانے کی ہے کبہی یون ہوتا ہے کبہی وون اللہ کے حکم کو نہ سمجہے نہ اللہ کی آزمایش کو بوجہے بخلاف
حال مومنین کہ وہ حالت سرا مین اللہ کا شکر بجالاتے ہین حالت ضرا مین صبر کرتے ہین جیسا کہ صحیحین
مین آیا ہے عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ لَا يَقْضِي اللّٰهُ لَهٗ قَضَاءً اِلَّا كَانَ خَيْرًا لَّهٗ اِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ
فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ سو مومن اللہ کی ابتلا کو ضرا و سرا مین سمجہ
جاتا ہے اسی لیے حدیث مین آیا ہے ہمیشہ بلا مومن کو لگی رہتی ہے یہانتک کہ وہ اپنے گناہون سے پاک صاف
ہو کر نکلتا ہے منافق کی مثال جیسے گدہا وہ نہین جانتا کہ اوسکو گدہے والے نے کیون باندہا کیون چہوڑا
بہر حال اللہ نے ناگہان اونکو پکڑ لیا اور وہ اپنے حال مین غافل تہے حدیث مین آیا ہے موت ناگہان رحمت
ہے واسطے مومن کے اور افسوس کی گرفت ہے واسطے کافر کے فتح البیان مین کہا ہے جو کوئی نبی جس
کسی گاؤن مین آیا ہے ہمنے اوس جگہکے لوگون کو باسا و ضرا مین پکڑا کہ شاید وہ تضرع و تذلل کرین
استکبار و تکذیب کرنا انبیا کی چہوڑ دین اس حکایت سے غرض ڈرانا ہے قریش کا کہ وہ کفر و تکذیب سے باز
آئین پہر یہ ذکر کیا کہ ہمنے اہل قری کو عوض سیئہ کے حسنہ دیا تکلیف کو آرام سے بدل دیا اس آیت سے
معلوم ہوا کہ اہل معاصی کو کبہی شدت ہوتی ہے کبہی رخا یہ ایک طرح کا استدراج ہے ساتھ اونکی اسی
لیے جب وہ لوگ مال و اولاد مین بڑہ گئے تو کہنے لگے پہلے ہم تکلیف مین تہے اب ہم آرام مین ہین یعنے
یہ ایک زمانے کی قدیم چال ہے سلف خلف مین یون ہی ہوتا آیا ہے یہ کچہ اللہ کیطرف سے امتحان نہین ہے
اس شدت و عناد و قوت و تمرد و عتو پر اللہ نے اونکی عقوبت مین جلدی کی مہلت ندی یکا یک اون کو
پکڑ زیر و زبر کر ڈالا تراخی امہال کا ندینا اسلیے تہا کہ اونکی حسرت بڑہجاوے جو کوئی شخص اس قصے کو سنے
وہ نہ ڈرے جو عبرت پکڑے

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا
بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝
اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور کبہی بستیون والے یقین لاتے
اور بچ چلتے تو ہم کہولدیتے اونپر خوبیان آسمان و زمین سے لیکن جہٹلانے لگے تو پکڑا ہمنے اون کو بدلا اونکی
کمائی کا اب کیا نڈر ہین بستیون والے کہ آ پہونچے اونپر آفت ہماری رات ہی رات جب سب سوتے ہون یا نڈر

ہین بستیون والے کہ آپہونچے اونپر آفت ہماری دن چڑہے جب کہیلتے ہون کیا نڈر ہوے اللہ کے داؤ سے سو نڈر نہین اللہ کے داؤ سے مگر جو لوگ خراب ہون گے **ف** اس آیت مین خبر دی ہے حال سے اہل قری کے جنکے پاس رسول بہیجے تہے مگر اونہون نے اونکی بات نہ سنی کقولہ تعالی فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ یعنے کوئی ایسا گاؤن اور شہر نہین ہے جہان کے سارے لوگ ایمان لائے ہون مگر قوم یونس علیہ السلام کہ وہ بعد معاینہ عذاب کے ایمان لے آئے کما قال تعالی وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَآمَنُوا الخ وقال تعالی وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ الآیۃ پہر یہ فرمایا کہ اگر گاؤن والے ایمان لے آئین دل سے یقین کرین رسولون کو سچا جانین انکی راہ پر چلین طاعات بجا لائین محرمات ترک کردین تو ہم اونپر آسمان و زمین کی برکتین کہولدین آسمان سے پانی برسے زمین سے پیداوار ہو لکن اونہون نے یہ کام نہ کیا بلکہ رسولون کو جہٹلایا آخر بسبب اون مآثم و محارم کے عذاب مین گرفتار ہو کر ہلاک ہوگئے پہر اللہ نے مخالفت امر و تجری علی الزواجر سے ڈرایا اور کہا کیا اہل قری اس بات سے امن مین ہین کہ رات کو یا دن کو سوتے ہوئے یا کہیلتے ہوئے ہمارا عذاب اونکو پکڑلے مراد حالت غفلت و شغل ہے کیونکہ اللہ کے مکر سے امن مین ہو جانا خراب لوگون کا طریقہ ہے حسن بصری نے کہا ہے مومن طاعات بجا لاتا ہے اور خوف و ڈر رکہتا ہے فاجر گناہ کرتے ہین اور امن مین ہین فتح البیان مین ہے کہ مراد فتح برکات سے سارے خیرات و انعام و ارزاق و امن و امان آفات سے ہین یہ سب اللہ کا فضل و احسان ہے استفہام واسطے تقریع و توبیخ و انکار کے آیا ہے عذاب کبہی رات کو آتا ہے حالت غفلت و بیخبری مین کبہی دن کو حالت لہو و لعب مین لعب سے وہ کام مراد ہین جنمین کچہ فائدہ نہین ہوتا ہے مراد اللہ کے مکر سے اللہ کا عقاب و عذاب ہے کفر و فسق پر شبلی نے کہا اللہ کا مکر یہ ہے کہ اون کو اونکے حال پر چہوڑدے جو کچہ وہ کرتے ہین اونکو کرنے دے أَوَلَمْ يَهْدِ

لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ○ کیا سوجہ نہین آئی انکو جو قائم ہوتے ہین ملک پر پیچہے وہان لوگ جاکر کہ ہم چاہین تو انکو پکڑین اونکے گناہون پر اور ہم مہر کرتے ہین اونکے دلپر سو وہ نہین سنتے **ف** ابن عباس نے کہا کیا انپر یہ بات نہین کہلی کہ ہم چاہین تو پکڑلین انکو اونکے ذنوب پر یہی قول مجاہد وغیرہ

کا ہے ابن جریر کہتے ہین کیا یہ بات اون پر ظاہر و روشن نہین ہوئی جو خلیفہ ہوے ہین زمین مین بعد ہلاک
اوس قوم کے جو پہلے اون سے زمین کے خلیفے تھے اور اب یہ بھی اونہین کی چال پر چلتے ہین اونہین کے
سے کام کرتے ہین اپنے رب پر سرکش ہین ہم چاہین تو جو گت اون کی کی تھی وہی گت انکی بھی اون کے
گناہون پر کردین انکے دلون پر مثل اون کے مہر لگادین یہ نہ نصیحت سنین نہ تذکیر وکذا قال تعالی افلم
یهد لهم کم اهلکنا قبلهم من القرون یمشون فی مساکنهم ان فی ذلک
لآیات لاولی النهی وقال تعالی اولم یهد لهم کم اهلکنا قبلهم من القرون یمشون فی
مساکنهم ان فی ذلک لآیات افلا یسمعون وقال اولم تکونوا اقسمتم من قبل ما
لکم من زوال وسکنتم فی مساکن الذین ظلموا انفسهم الآیة وقال وکم اهلکنا قبلهم
من قرن هل تحس منهم من احد او تسمع لهم رکزا یعنے کیا تو دیکھتا ہے اون مین سے
کسی شخص کو یا سنتا ہے اون کی آواز وقال تعالی الم یروا کم اهلکنا من قبلهم من قرن
مکناهم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء علیهم مدرارا وجعلنا الانهار
تجری من تحتهم فاهلکناهم بذنوبهم وانشانا من بعدهم قرنا آخرین وقال تعالی بعد
ذکر اہلاک عاد فاصبحوا لا یری الا مساکنهم کذلک نجزی القوم المجرمین ولقد مکناهم
فیما ان مکناکم فیه وجعلنا لهم سمعا وابصارا وافئدة فما اغنی عنهم سمعهم
ولا ابصارهم ولا افئدتهم من شیء اذ کانوا یجحدون بآیات الله وحاق بهم ما کانوا
به یستهزءون ولقد اهلکنا ما حولکم من القری وصرفنا الآیات لعلهم یرجعون وقال
تعالی وکذب الذین من قبلهم وما بلغوا معشار ما آتیناهم فکذبوا رسلی فکیف کان
نکیر وقال تعالی ولقد کذب الذین من قبلهم فکیف کان نکیر وقال تعالی فکاین من
قریة اهلکناها وهی ظالمة فهی خاویة علی عروشها وبئر معطلة وقصر مشید افلم
یسیروا فی الارض فتکون لهم قلوب یعقلون بها او آذان یسمعون بها فانها لا تعمی
الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور وقال تعالی ولقد استهزئ برسل من قبلک
فحاق بالذین سخروا منهم ما کانوا به یستهزءون ان آیتون کے سوا اور بہت سی آیتین
مین جو دلیل ہین حلول نقمت پر واسطے اعدا کے حصول نعمت پر واسطے اولیا کے ان آیات سے

ثابت ہوا کہ بڑا اسبب ہلاک قوم کا دو امر ہوتے ہین ایک تکذیب و استہزا ساتھہ رسول خدا کے دوسرے کثرت
ذنوب اور غفلت تذکر حالات ماسبق سے جو قوم ہلاک ہوئی وہ انہین دو باتون سے ہوئی گناہون مین مبتلا
رہے خواہ وہ گناہ کبیرہ تہے یا خود شرک و کفر تہا رسولون کی بات نہ سنی حالانکہ اگلی امتین ان پچھلی
امت سے زور و زر و گہر و در مین بہت بڑہکر تہین کسی قوم کو یہ گمان تہا کہ ہمارا زوال نہ ہوگا کوئی قوم بڑی
ہوشیار بیدار چالاک و شاطر تہی اللہ نے فرمایا کہ اونکی وہ شنوائی بینائی ہوشمندی کچہ کام نہ آئی تم کو
تو دسوان حصہ بہی اون کے کان آنکہہ دل کا نہین دیا گیا ہے تم کس گہمنڈ مین پڑے ہو کہین تمہارا
حال مثل اون کے نہ ہو جاوے کہ گہر اوندہے پڑے ہوئے ہین کنوین بے پانی ہو رہے ہین بڑے مضبوط
محل اوجڑ گئے ہین یہ انجام اونکے آثام و تکذیب رسل کرام کا ہوا اگرچہ انکی تکذیب حیات رسل مین تہی
لکن اس تکذیب مین حالت حیات و حالت ممات دونون برابر ہین اب جو کوئی تکذیب خاتم رسل کی
کرتا ہے وہ شخص اور وہ آدمی جس نے حیات نبوی مین انکی تکذیب اس طرحپر ہو کہ انکار نبوت کرے یا
اس طرحپر کہ بعد اقرار رسالت عمل بالحدیث سے منکر ہو محدثین پر استہزا کرے یہی حال عمل معاصی
کا ہے کہ جیسا اوس عہد سعادت مہد مین حکم گناہ کا تہا وہی حکم اب بہی باقی ہے جس عذاب کے مستحق
گناہون پر حیات رسل مین تہے وہی استحقاق اب بہی باقی ہے گو عذاب ظاہر نہ آوے لکن اگر ذرا غور
کرین عقل و ہوش سے کام لین واعظ و ناصح کی بات سنین تو سمجہ لین کہ اب بہی عذاب الٰہی کسی
نہ کسی قالب مین وقت کثرت ذنوب کے آثار رہتا ہے جو موجب ہلاک ایک قوم کا ہوتا ہے جیسے غلبہ کفار
کا اہل اسلام پر ذلت و محتاجی مسلمانون کی قحط کا ہونا زکوۃ نہ دینے سے وبا کا آنا زناکاری کیوجہ
سے بے برکتی بسبب سود خواری رشوت ستانی کے تباہی دنیا کی مان باپ کی نافرمانی کرنے سے
غرضکہ اللہ کی نعمت اوس کے اعدا پر اور اسکی نعمت اولیا پر ہمیشہ جاری ہے **ف** فتح البیان مین
کہا ہے ہدایت کے معنے اسجگہہ تبیین کے ہین مراد وارثین ارض سے یہان اہل مکہ ہین آل سے مراد تفسیر
سا القین مین بطلت ٹہیرا کہ جسطرح ہمنے مورثین کو ہلاک کر دیا تہا اسیطرح وارثین کو بہی ہلاک کر
سکتے ہین جسطرح اون کے دلون پر مہر لگائی تہی اسیطرح انکے دلون پر بہی مہر لگا سکتے ہین یہ تو خطاب
امم ہالکہ کو سنتے تک نہین ہین پہر اون اخبار مین تدبر و تفکر کرنے کا اور اون سے عبرت پکڑنے کا
کیا ذکر ہے تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا

لیؤمنوا بما کذبوا من قبل کذلک یطبع اللہ علی قلوب الکفرین ○ وما وجدنا لاکثرھم
من عھد وان وجدنا اکثرھم لفسقین ○ یہ بستیان ہین کہ سناتے ہین ہم تجھہ کو کچھ احوال انکا
اور انکے پاس پہونچ چکے اون کے رسول نشانیان لیکر پہر ہرگز نہوا کہ یقین لاوین جو بات پہلے جھٹلا
چکے یون مہر کرتا ہے اللہ منکرون کے دل پر اور نہ پایا ہمنے اون کے اکثرون مین نباہ اور اکثر اون مین
پائے بے حکم **ف** اللہ نے اپنے نبی کو پہلے خبر دی قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب کی اور یہ بات
سنائی کہ ہمنے اون امتون کے کفار کو ہلاک کیا مومنون کو بچایا رسولون کی زبان پر حق واضح سنایا
حجت ظاہر کر دی عذر تمام ہوا اب اس آیت پاک مین کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اخبار قری جو
ہمنے تم کو سنائی ان سب اہل قری کے پاس ہمارے رسل دلائل بینات حجج وصحات لیکر آئے تھے کما
قال تعالی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا وقال تعالی ذلک من انباء القری نقصہ علیک
منھا قائم وحصید وما ظلمنھم ولکن ظلموا انفسھم پہر فرمایا بہلا وہ کب ایمان لانیوالے تھے
اوسپر جو کہ رسول لائے کیونکہ وہ تو اول ہی تکذیب حق کر چکے تھے ابن کثیر نے کہا یہ معنی ابن عطیہ نے ذکر
کیے ہین یہ معنے توجیہ حسن ہے کقولہ وما یشعرکم انھا اذا جاءت لا یؤمنون ونقلب افئدتھم و
ابصارھم کما لم یؤمنوا بہ اول مرۃ الآیۃ اسی لیے اس جگہہ یون فرمایا کہ یون ہی مہر کرتا ہے
اللہ دلونپر کفار کے جو امتین گذر چکی ہین اکثر اون مین بدعہد لوگ تھے جو اپنے اقرار پر قائم نرہے مراد
عہد سے پیمان وہی عہد توحید الوہیت و ربوبیت ہے جو اون سے عالم ذر مین لیا گیا تھا جبکہ وہ اصلاب
آبا مین تھے اونہون نے اقرار کر لیا تھا کہ ہمارا رب ومالک ایک تو ہی ہے نہین ہے کوئی معبود مگر تو اس بات
کی گواہی اپنی جانون پر دیکر مقر ہو کر تارک عہد اور منکر اقرار ومخالف حق ہو گئے بلا کسی دلیل وحجت
کے عقل وشرع وفطرت سلیمہ سے اللہ کے ساتھہ غیر اللہ کو پوجنے لگے ساری رسول اول سے تا آخر اسی لیے
آئے کہ انکو اس حرکت بے برکت سے باز رکہین مگر وہ باز نہ آئے صحیح مسلم شریف مین آیا ہے یقول اللہ
انی خلقت عبادی حنفاء فجاءتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم وحرمت
علیھم ما احللت لھم یعنے اللہ فرماتا ہے کہ مین نے اپنے بندون کو موحد پیدا کیا تھا شیطانون نے
آکر اونکو اونکے دین سے بہکا دیا جو چیزین مین نے اون کے لیے حلال کی تہی اونہون نے اسکو اونپر
حرام کر دیا صحیحین مین مرفوعا آیا ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ

ویمجسانہ الحدیث یعنی ہر بچہ فطرت توحید پر پیدا ہوتا ہے اللہ کا ایک معبود برحق ہونا سمجھے ہوئے آتا ہے پھر اوس کے
ماں باپ اوسکو یہودی نصرانی مجوسی بنا دیتے ہین غرضکہ حالت اصلی اور کیفیت فطری ہر بشر کی یہی توحید الٰہی
ہے شرک و کفر طفیل سے شیاطین کے حاصل ہوتا ہے قال تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ
اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ معلوم ہوا کہ توحید رب العالمین پر سارے رسولوں کا اجماع ہو چکا ہے
وقال تعالیٰ وَاسْاَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ یعنی
اس اجماع کی تصدیق تو چاہے تو سب اگلی رسولوں سے کر لے کوئی رسول بھی تو یہ بات نکہیگا کہ سوای رحمن کے
کوئی اور معبود بھی کبھی لائق عبادت کے تہا وقال تعالیٰ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ مراد طاغوت سے ہر معبود باطل ہے کوئی شے ہو کہین ہو اس طرح کی اور بہت سی
آیتین ہین ابی بن کعب نے کہا دن اقرار میثاق کے اللہ پاک کے علم مین یہ بات تہی کہ وہ لوگ ایمان لانیوالی
نہین ہین یعنے اگرچہ اس دم اقرار کرتے ہین یہی قول ربیع بن انس کا بھی ہے اسی کو ابن جریر نے اختیار
کیا ہے سدی نے کہا وہ پہلے سے تکذیب کر چکے ہین دن میثاق کے اب بردستی سے ایمان لاتے ہین مجاہد
نے کہا یہ مثل اس آیت کے ہے وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا الخ **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ یہ حکایت حال قری
کی واسطے تسلی رسول خدا و صحابہ و تحذیر کفار قریش وغیرہم کی فرمائی ہے اون قری کے اخبار تو بہت کچھ ہین
بیان اوتنا ہی قصہ کہا جس مین وعظ و زجر تہا کیون کہ وہ لوگ کثرت نعمت و طول مہلت کی وجہ سے غرور مین پڑ گئے
تہے سمجھے کہ ہم حق پر ہین اللہ نے حضرت کی قوم کو ڈرایا کہ تم انکے سے اعمال سے بچو اون کے پاس رسول آئے تہے
توحید لائے تہے مگر وہ اون پر ایمان نہ لائے اس لیے کہ اون رسولون کے آنے سے پہلے تکذیب توحید کر چکے تہے
اب انکے آنے پر بدستور کفر پر مستمر رہے طغیان کو نہ چھوڑا طاغوت سے منہ نہ موڑا رسولون کا آنا کچھ موثر نہ ہوا جیسے
وہ پہلے تہے اب بھی اوسی حال پر جمے رہے اوسی چال پر چلے یا یہ مطلب ہے کہ وہ اب بعد ہلاک بھی ایمان نہ لائینگے اگر
ہم اونکو زندہ بھی کر دین اسلیے کہ پہلے جھٹلا چکے ہین یا یہ مراد ہے کہ معجزات مانگے جب دیکھے تو ایمان نہ لائے
اسلیے کہ دیکھنے سے پہلے مکذب تہے معنے اول اولی ہین معنے تکذیب کے قبل آمد رسل یہ ہین کہ جاہلیت مین جب
سنتے کہ رسول آئے تہے کتابین اوتری تہین تو اس خبر کی تکذیب کرتے طبری نے کہا اولی اقوال مین قول
ابی و ربیع ہے کہ اللہ کے علم مین جو منکر ٹہیر چکا ہے وہ کبہی ایمان نہ لائے گا سو اللہ دل پر کفار کے اسیطرح
کی مہر شدید لگا دیتا ہے پھر کوئی ترغیب ترہیب اون مین اثر نہین کرتی وہ ہر حال مین عہد شکن رہتے ہین کوئی ہا

عہد بہی کیون نہو عالم ذر کا یا اور کچہ اون مین تو اکثر ایسے ہی ہین جو طاعت سے باہر ہین فاسق ناقض عہد و تو بہ ہین

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○ پہر بہیجا ہمنے اُن کے پیچہے موسی کو اپنی نشانیان دیکر فرعون اور اوسکے سردارون کے پاس پہر زبردستی کی اونکے سامنے سو دیکہہ آخر کیا ہوا حال بگاڑنیوالون کا **ف** یعنے بعد نوح وہود وصالح ولوط وشعیب کے موسی آئے حجج و دلائل روشن پاس فرعون بادشاہ مصر کے لائے اوسکے ارکان دولت اعیان سلطنت نے اُن براہین درخشان کا انکار کیا یہ اُنکا ظلم وعناد ہوا کقولہ تعالی وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا مفسدون سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے لوگون کو اللہ کی راہ سے روکا رسولون کو جہٹلایا سو تو ای پیغمبر اون کے انجام پر نظر کر کہ ہمنے اُنکے ساتہہ کیا کیا سامنے موسی اور قوم موسی کے اون سب کو اول سے تا آخر غرق کر دیا یہ فعل ابلغ تہا وبال و نکال مین واسطے فرعون اور اوسکی قوم کے اور اشفی تہا واسطے قلوب اولیائے اللہ یعنے موسی اور اُنکی قوم کے جو موسی پر ایمان لائے تہے **ف** فتح البیان نے لکہا زبان قبط مین ما یعنی پانی کو مو کہتے تہے درخت کو سا بولتے تہے موسی کو پانی وشجر کے بیچمین پایا تہا اسلیے اون کا یہ نام رکہا موسی علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی اُنکے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے درمیان مین چار سو برس کا فاصلہ تہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سات سو برس کا تفاوت تحبیر مین اسیطرح لکہا ہے واللہ اعلم آیات سے مراد نشانیان ہین جیسے ید بیضا عصا و نحوہا معلوم ہوا کہ نبی کے ہمراہ کسی آیت و معجزے کا ہونا بہی ضروری ہے تاکہ غیر نبی سے ممتاز ٹہیرے ورنہ قبول کرنا اُسکے قول کا قبول کرنے قول غیر سے اولی نہ ہوگا ہر مالک مصر کا لقب بعد عمالقہ کے فرعون ہوتا تہا جیسے بادشاہ فرس کو کسری بادشاہ روم کو قیصر بادشاہ حبشہ کو نجاشی بادشاہ تاتار کو خان بولتے ہین فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تہا یہ بادشاہ تہا قوم قبط کا جو مصر مین رہتی تہی کنیت اسکی ابو مرہ ہے یا ابو العباس اس فرعون موسی سے پہلے ایک اور فرعون تہا بہائی اوسکا اوس کا نام قابوس تہا اوسکا ذکر قرآن پاک مین نہین آیا ہے مجاہد نے کہا فرعون پارسی تہا اصطخر کا رہنے والا ابن لہیعہ نے کہا ابنائے مصر مین سے تہا ابن منکدر کہتے ہین فرعون تین سو برس جیا علی بن ابی طلحہ نے کہا ہے وہ قبطی ولد الزنا تہا سات بالشت کا لنبا حسن نے کہا ایک علج تہا ہمدان سے ابن مقسم نے کہا چار سو برس تک جیا کبہی سر مین درد تک نہ ہوا ملأ سے مراد اشراف قوم ہین اگرچہ رسالت عام تہی اسلیے کہ ماعدای اشراف انہین کا اتباع کرتے ہوتے ہین مراد ظلم سے اس جگہ کفر ہے اسلیے کہ وہ منکر و کافر تہے اون آیات کی جنکو موسی علیہ السلام لائے

اللہ نے اُن کا نام مفسد رکھا اسلیے کہ کفر و تکذیب اقبح انواع فساد ہی اپنی جان پر بھی کفر کیا اور دوسرون پر بھی کہ اون کو ایمان لانے سے روکتے تھے وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى

اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا موسی نے ای فرعون مین بہیجا ہوا ہون جہان کے صاحب کا قائم ہون اسپر کہ نہ کہون اللہ کیطرف سو مگر جو سچ ہے کہ لایا ہون تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی سو رخصت دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بولا اگر تو آیا ہے کچہ نشان لیکر تو وہ لا اگر تو سچا ہے **ف** اللہ پاک نے اس آیت پاک مین خبر دی ہے اوس مناظرے کی جو موسی اور فرعون سو ہوا تہا اور موسیٰ نے اوسکو بیان حجت و اظہار آیات بینات سو سامنے اوسکی قوم قبط کے قائل کر دیا لاجواب بنا دیا کہا سن ای فرعون مجھکو اس نے بہیجا ہے جو ہر شے کا خالق مالک ملیک ہے مجھکو یہ بات لائق نہین ہے کہ مین سوا سچ کے اللہ پر کچہ اور بات کہون حقیق یعنے جدیر و حری ہے بعض نے کہا یعنے حریص ہے اہل مدینہ کہتے ہین یعنے واجب حق ہے یعنے مجھپر لازم ہے کہ جو بات طرف سے اللہ کے کہون وہ حق و صدق کہون اسلیے کہ مین اوسکی عز و جلال و عظمت و شان کو خوب جانتا پہچانتا ہون بینہ سے مراد حجت قاطعہ ہے جو دلیل تہی صدق موسی پر موسے نے فرعون سے کہا کہ تو بنی اسرائیل کو اپنی قید و قہر سے چہوڑ دے وہ جائین اور تیرے اور اُنکے رب کی عبادت جانے اس لیے کہ یہ سلالہ مین ایک نبی کریم کے جنکا نام یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل الرحمن تہا اور اسرائیل اللہ لقب تہا فرعون نے کہا نہ مین تیری تصدیق کرتا ہون نہ اُنکی رہائی مین تیرا کہنا مانون گا اگر کچہ نشان لائے ہو تو لاؤ دو کہاؤ **ف** فتح البیان مین ہے موسے علیہ السلام نے وسط حریت مہابت و ادخال رُوعت کی عنوان کلام پر کہا کہ مین رب العالمین کا رسول امین ہون سو جو کوئی ایسے شخص کیطرف سے آوے جو سارے جہان کا مالک ہو اوسکی بات قبول کرنا ضرور ہے جسطرح کوئی قاصد یا وکیل کسی بادشاہ کا نزدیک اوسکی رعیت کے جاتا ہے تو وہ یہی بات کہتا ہے کہ مجھکو بادشاہ نے تمہارے پاس بہیجا ہے پہر حکایت سفارت و بیان وکالت کرتا ہے اسمین ایک بڑی عظمت و ہیبت ہوتی ہے پہر فرعون سو کہا کہ تو بنی اسرائیل کو آزاد کر دے یہ اپنے وطن ارض مقدسہ مین جا کر رہین بسین یہ اسلیے کہا کہ فرعون نے اون کو غلام بنا کر رکہا تہا وطن جانے سے روک دیا تہا وجہ اُنکی سکونت کی مصر مین یہ تہی کہ اسباط اولاد یعقوب نزدیک اپنے بہائی یوسف کے آئے تہے مصر مین رہ پڑے نسل جاری ہوئی بعد وفات یوسف علیہ السلام فرعون نسل اسباط پر غالب

ہوگیا اونکو اپنا بندہ بناکر اون سے مشکل کام اور ذلیل اعمال لینا شروع کیا موسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ اون کو قید فرعون سے رہا کراوین ارض شام کو جو وطن اصلی اونکے آبا کا تہا لیجاوین سو اللہ نے ہاتھہ سے موسیٰ کے یہ کام کرا دیا ولله الحمد حسب دن یوسف مصر مین آئے اور موسیٰ مصر مین داخل ہوئے دونون کے بیچ مین چار سو برس کا فاصلہ ہوا ہے فرعون نے موسیٰ سے نشان طلب کیا تو موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالدی فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ○ تب ڈالا اپنا عصا تو اوسیوقت ہوا وہ اژدہا صریح اور نکالا اپنا ہاتھہ تو اوسیوقت وہ سفید نظر آیا دیکھنیوالون کو **ف** ابن عباس نے کہا نر سانپ ہوگیا یہی قول سدی وضحاک کا ہے حدیث الفتون مین ابن عباس سے آیا ہے کہ وہ عصا ایک مار عظیم بن گیا منہ پہاڑ کر طرف فرعون کے لپکا اوس نے جو دیکہا کہ اوسکی طرف آتا ہے تخت سے اوٹھہ بہاگا موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کیا کہ مجھے اس سے بچاؤ اونہون نے بچا دیا قتادہ نے کہا ایک بڑا اژدہا برابر ایک شہر کے ہوگیا سدی نے کہا ثعبان کہتے ہین نر سانپ کو جو منہ پہاڑے ہوئے نیچے کا جبڑا زمین پر اور اوپر کا فصیل محل پر رکہے ہوئے ہو اور ثعبان نے جب منہ طرف فرعون کے کیا تو فرعون ڈر کر بہاگا حدث کر دیا ورنہ پہلے اس سے کبھی حدث نہ کیا تہا کہا لے موسیٰ اسکو پکڑ لے مین تجھپر ایمان لاؤنگا بنی اسرائیل کو تیرے ساتہہ کر دونگا جب جناب موسیٰ نے اوسکو اوٹہا لیا تو وہ عصا ہوگیا ابن عباس سے بہی اسی طرح مروی ہے نزع ید سے یہ مراد ہے کہ ہاتھہ جیب مین ڈالکر باہر نکالا وہ جوا ہر کیطرح چمکنے لگا نہ برص تہا نہ مرض کما قال تعالیٰ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ حدیث الفتون مین آیا ہے من غیر سوء یعنے من غیر برص پہر جب جیب مین ڈالا تو اگلی رنگت پر ہوگیا یہی قول مجاہد وغیرہ کا ہے **ف** فتح البیان مین کہا ہے وہ عصا حیہ عظیمہ بن گیا کسی طرحکا دہوکا اوس کے اژدہا ہونے مین باقی نہ رہا دوسری آیت مین اوسکو جان فرمایا ہے جان کہتے ہین چہوٹے سانپ کو جمع درمیان دونون آیتون کے اس طرح پر ہے کہ عظم جثہ مین تو اژدہا تہا خفت حرکت مین مثل چہوٹے سانپ کے تہا قتادہ نے کہا ہے ذکر کیا گیا کہ وہ عصا حضرت آدم علیہ السلام کا عصا تہا جب سوئے طرف مدین کے چلے تو ایک فرشتہ نے اون کو دیدیا تہا رات کو چمکتا دن کو زمین پر مارتے رزق نکلتا بکریون کو اوس سے ہانکتے جب پاس فرعون کے آئے صوف کا جبہ پہنے ہوئے تہے کہنی تک تہا اوس عصا کا نام ماشا تہا سید ہا ہاتہہ جیب سے یا بغل کے نیچے سے نکالا وہ چمکنے لگا قرآن مین جیب ہی کا لفظ آیا ہے ابن عباس نے کہا اوس کی چمک سے لوگون کو چکاچوند ہوئی اندھے منہ گر پڑے بعض نے کہا اوسکی چمک سورج کی چمک پر بہی غالب

ع ۱۳ ۹

* یعنی برص والا نہ ہوا ۔ کذا فی الموضح

تہی موسی گندم گون تہے لنتہے قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ○ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ
أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ○ بولے سردار فرعون کے یہ بیشک کوئی بڑا جادوگر ہے نکالا چاہتا ہے تم کو
تمہارے ملک سے اب تم کیا مشورت دیتے ہو **ف** ملا سے مراد جمہور سادات قوم فرعون ہین جو موافق فرعون تہے
جب اون کا ڈر گیا اور فرعون تخت پر بیٹہا اور اُسنے حضرت موسی کو جادوگر ٹہیرایا تو سب نے اوسکے قول کا اتفاق
کیا قال تعالی وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ **ف** فتح البیان مین
کہا ہے کہ ملائنے موسی کو کثیر العلم بالسحر ٹہیرایا کہا یہ شخص نظر بندی مین بڑا دانشمند ہے لوگون کی آنکہہ مین عصا کو اژدہا
کر دکہایا اس جگہہ نسبت اس قول کی طرف ملا کے کی اور سورۂ شعرا مین طرف فرعون کے معلوم ہوا کہ سب نے
مع فرعون یہی بات کہی تہی اسلیے سب کیطرف یہ نسبت صحیح ہوسکتی ہے خطاب ملا کا قبط کو تہا ارض سے مراد
مصر ہے فرعون نے ملا سے مشورہ لیا کہ کہو اب کیا کرین یا ملائنے فرعون سے حکم مانگا کہ اسکے ساتہہ کیا کرنا
چاہیے صیغہ جمع کا بطور تعظیم کہا اولی قول اول ہے بدلیل آیہ مابعد قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ
حَاشِرِينَ ○ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ○ بولے ڈہیل دے اوسکو اور اسکے بہائی کو اور بہیج پرگنون مین نقیب
کہ لاوین تیرے پاس جو ہو بڑا جادوگر **ف** ابن عباس نے کہا ارجہ بمعنے اخرہ ہے قتادہ نے کہا بمعنے
احبسہ ہے مدائن سے مراد اقالیم ہین یعنے جو شہر تیرے قبضہ حکومت مین ہین اون مین آدمی بہیجکر جادوگرون
کو جمع کراو اس زمانے مین جادوگر بہت تہے اور ظاہر ظہور تہے کسی کو یہ اعتقاد تہا کہ موسی علیہ السلام جو بات لائے
ہین شعبدہ ہے کسی کو یہ وہم تہا کہ جادو ہے اسی لیے جادوگرون کا جمع کرنا واسطے مقابلہ موسی کے قرار دیا کہ
وہ بہی بمقابلہ بینات موسی کی نظیر لاوین کما قال تعالی عن فرعون حیث قال أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ
أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا
أَنْتَ مَكَانًا سُوًى قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ
ثُمَّ أَتَىٰ **ف** فتح البیان نے کہا ارجا بمعنے تاخیر ہے حسن نے کہا بمعنے حبس ہے وہ قول ضعیف ہے یا رجاء
سے مشتق ہی یعنے موسی کو طمع و امید دینی چاہی یہی قول ہے سب کا مدائن جمع ہے مدینے کی مراد شہر ہین سر
زمین مصر کے لفظ حاشرین بمعنے جامعین ہے یعنے اُن شہرون مین جتنے ساحر ملین سب کو جا کر لے آوین وہ
موسی سے مقابلہ کرین وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ○ قَالَ نَعَمْ
وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ○ آئے جادوگر فرعون کے پاس بولے ہماری کچھ مزدوری ہے اگر ہم غالب ہوئے بولا ہان

اور تم پاس ہا کروگے ف فرعون نے سحرہ سے وعدہ کیا کہ مین تم کو عطائے جزیل دون گا اور اپنا مقرب بناؤن گا
اگر تم موسی کو ہرا دوگے ف فتح البیان مین ہے کلمہ سلف مختلف ہے تعداد سحرہ مین ابن عباس نے کہا ستر
جادوگر آئے صبح کو ساحر تھے شام کو شہید ہوگئے بعض نے کہا بہتر تھے دو قبط اور ستر بنی اسرائیل یہی قول
مقاتل کا ہے کلبی نے کہا دو آدمی مجوسی شہر نینوی کے معلم سحرہ تھے کعب احبار نے کہا بارہ ہزار تھے ابن
اسحاق نے کہا پندرہ ہزار تھے کسی نے کہا سترہ ہزار تھے کسی نے کہا انیس ہزار تھے بعض نے کہا تیس ہزار تھے
عکرمہ نے کہا ستر ہزار تھے محمد بن منکدر نے کہا اسی ہزار تھے کسی نے کہا آٹھ لاکھ تھے کسی نے کہا نو لاکھ
تھے اجر کہتے ہین جائزہ وعطا و مزد کو انہون نے بسبب غلبہ پانے کے اپنا مزد ٹھیرایا فرعون نے کہا مزد کیا
مین تم کو مزد بھی دون اور اپنے نزدیک بھی رکھون کلبی نے کہا یعنے سب سے پہلے تمہین میرے پاس آؤ سب کے
پیچھے تمہین میرے پاس سے جاؤ خطیب نے کہا آیت دلیل ہے اس بات پر کہ ساری خلق نے یہ بات معلوم کرلی
کہ فرعون ایک عبد ذلیل خوار و زار و عاجز ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو جادوگرون سے مدد کیون چاہتا یہ بھی معلوم ہوا
کہ وہ ساحر قلب اعیان پر قادر نہ تھے ورنہ مزدوری کیون مانگتے اسلیے کہ اگر انکو قلب اعیان پر قدرت
ہوتی تو مٹی کو سونا بنا لیتے مملکت فرعون کے خود مالک بن بیٹھتے ملوک عالم رو سائے ممالک بن جاتے
ان آیات سے مقصود آگاہ کرنا انسانون کا ہے ان دقائق پر تاکہ اہل اباطیل کے کلمات و اکاذیب پر دہوکا
نہ کہا دین انتہے غرضکہ جب سحرہ نے فرعون سے پیمان اجر لے لیا تو یون کہا قَالُوا يٰمُوسٰى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَ

إِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ۝ قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا

بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ۝ بولے اے موسی یا تو ڈال یا ہم ڈالتے مین کہا تمہین ڈالو پھر جب ڈالا باندہ دین لوگون کی آنکھین
اور انکو ڈرا دیا اور کرلائے بڑا جادو ف یہ ایک مبارزہ تھا یعنے جنگ تھی سحر کی ساتھہ موسی کے کہ پہلے
کون اپنے جادو کو ڈالے کما قال فی الآیۃ الاخری إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى قَالَ بَلْ
أَلْقُوا یعنے پہلے تمہین اپنی کارستانی ظاہر کرو اس مین یہ حکمت تھی کہ لوگ انکی صنعت و ہیرپھیر و شعبدہ
دیکھہ بحال لین جب تامل کرنے سے اور کام مین فارغ ہون تو حق واضح جلی بعد تطلب و انتظار کے آوے
انکی وقعت نفوس مین زیادہ ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا انہون نے خیال الابصار مین یہ بات ڈالی کہ انکے
فعل کی حقیقت خارج مین موجود ہے حالانکہ نری نظر بندی و خیال تھا کما قال تعالی فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَ
عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ابن
عباس نے کہا موٹی موٹی رسیان لنبی لنبی لکڑیان ڈالین وہ دوڑتی ہوئی نظر آنے لگین محمد بن اسحاق نے
کہا پندرہ ہزار ساحرون نے صف باندہی ہر ساحر کے ساتہہ رسیان لاٹھیان تہین موسی علیہ السلام مع اپنے
بہائی کے عصا ٹیکے ہوی نکلے مجمع سحرہ مین آئے فرعون مع اشراف اہل مملکت کے اپنی مجلس مین تہا سحرہ نے
جب اپنا جادو ڈالا تو سب سے پہلے موسی علیہ السلام اور فرعون لعنہ اللہ کی آنکہہ کو نظر بند کیا پہر اورون کی
آنکہہ پر اثر ڈالا پہر ہر ساحر نے جو اوسکے ہاتہہ مین تہا رسی یا لاٹھی ڈالدی پہاڑ کی برابر سانپ نظر آنے
لگے سارا جنگل اون سے بہر گیا بعض بعض پر سوار نظر آتے سدی نے کہا کچہہ اوپر تیس ہزار جادوگر تہے ہر کسی کے
پاس رسی و عصا تہا جب ڈالا تو لوگون کی آنکہہ کو جادو کیا سب کو ڈرا دیا قاسم بن ابی بزہ نے کہا فرعون
نے ستر ہزار رسے ستر ہزار لاٹھی جمع کی تہی جو چلتی دوڑتی نظر آنے لگی اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ وہ
ایک بڑا جادو لے آئے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اونہون نے موسی علیہ السلام کو اختیار دیا
کہ تمہاری طرف سے ابتدا ہو یا ہم ابتدا کرین یہ بات بطور ادب کے کہی تہی وہ اپنی جانون پر اعتماد رکہتے
تہے کہ وہی غالب ہونگے اگرچہ پیچہے پہینکین کیون نہ ڈالین موسے علی نبینا وعلیہ السلام نے اونہین کیطرف
ابتدا رکہی کچہہ پروا اللہ ڈرا ون کا نہ کیا اسلیے کہ وہ جانتے تہے کہ یہ جادوگر کبہی رب پر غالب ہونگے
نہ اللہ کے ایام کا ابطال کر سکتے ہین غرض کہ جب اونہون نے اپنی رسیان لاٹہیان زمین پر ڈالین
تو براہ تمویہ و تلمیع کاری آنکہون کو صحت ادراک سے متغیر کر دیا کچہہ کا کچہہ نظر آنے لگا نظر بندی نے خیال
کو پہیر دیا اہل شعبدہ اسیطرح کیا کرتے ہین یہی فرق ہے درمیان سحر کے جو کام بشر کا ہے اور درمیان معجزہ
انبیا کے جو کام اللہ پاک کا ہے سحر مین قلب اعین صرف ابصار ادراک شی سے ہوتا ہے معجزہ مین قلب
اعیان ہوتا ہے شی بنفسہ اپنی حقیقت سے منقلب ہو جاتی ہے جیسے عصا موسی کا سچ مچ سانپ بنکر دوڑنے
لگا خطیب نے کہا یہ واقعہ سحرہ کا اسکندریہ مین ہوا تہا یہی قول خازن کا بہی ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا

هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ۝ ہمنے حکم بہیجا موسی کو کہ ڈال اپنا عصا تب ہی وہ لگا نگلنے جو سوانگ وہ بناتے تہے تب اوا
ثابت حق کا اور غلط ہوا جو وہ کرتے تہے تب ہارے اوس جگہہ اور پہرے ذلیل ہو کر اور ڈالے ساحر سجدے مین

بولے ہم نے مانا جہان کے صاحب کو جو صاحب ہے موسے اور ہارون کا **ف** اللہ پاک نے خبر دی کہ ہم نے اوس
موقف عظیم مجمع فخیم مین اپنے بندہ رسول کو وحی بھیجی حق کو باطل سے جدا کر دکھایا عصا نے سارا جادو اونکا
نگل لیا وہ اوسکو حق جانتے تھے سو باطل نکلا ابن عباس نے کہا عصا کا گذر جس رسی لاٹھی پر ہوا اوسکو
چکھہ گیا سحرہ نے جان لیا کہ امر آسمانی ہے سحر نہین ہے جب کے سب سجدے مین گر پڑے ایمان کا اقرار کیا
محمد بن اسحاق نے کہا عصای موسی علیہ السلام نے ایک ایک حبل و عصا کو ڈھونڈھکر چٹ کیا وادی مین کوئی امر
قلیل و کثیر اون کے سحر کا باقی نہ چھوڑا جب میدان صاف ہو چکا موسی نے اپنا عصا اوٹھا لیا وہ بدستور
ہاتھہ مین ایک چوب دستی کیطرح ہو گیا سحرہ نے کہا اگر یہ شخص ساحر ہوتا تو کبھی ہمپر غلبہ نہ پاتا سب سجدے
مین گرے رب موسی و ہارون پر ایمان لائے قاسم بن ابی بزہ نے کہا سحرہ نے سجدے سے سر نہ اوٹھایا جب تک کہ
جنت و نار اور ہر دو کام کا انجام دیکھہ نہ لیا **ف** فتح البیان نے کہا ہے جب سحرہ نے اپنا جادو دکھایا
تو اللہ نے زبان جبریل علیہ السلام پر سند لیا بھیجا کہ اب تم بھی اپنا عصا ڈالدو سیاق قرآن پاک مقتضی
اس بات کا ہے کہ القای عصا اور انقلاب اوسکا بصورت مار دو بار ہوا تھا ایک بار پہلی سامنے فرعون کے
جسپر گرد اوری جادوگرون کی ٹھیری تھی دوسری بار اس مرتبہ سامنے جادوگرون کے فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ
سے بار اول ہے اور یہان بار دوم ان دو بار سے پہلے بھی ایک بار عصا مار بن چکا تھا لیکن اوسوقت
سوا حضرت موسی علیہ السلام کے اور کوئی حاضر نہ تھا اوس بار کا ذکر سورہ طہٰ مین آیا ہے اِذْ رَاٰ نَارًا
الی قولہ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَيَّةٌ تَسْعٰى تلقف کہتے ہین پکڑ کر جلدی سے نگلجانے کو افک کہتے ہین کسی شے
کو اوسکی صورت سے بدلدینے کو اسی لیے کذاب کو افاک بولتے ہین کیونکہ وہ صحیح بات کو بدل کر باطل کر
دیتا ہے سو جو کام اپنی صورت سے پھیر دیا جاتا ہے وہ افک ہوتا ہے اللہ نے فعل سحرہ کو افک فرمایا اسلیے
کہ در حقیقت بے حقیقت تھا واقعہ مین کذب و زور و تمویہ و شعوذت تھا ابن زید نے کہا یہ جماؤ اسکندریہ
مین ہوا تھا سانپ کی دم دریا پار تک پہونچی اسی گز تک منہ پھاڑ کر سارے حبال و عصی سحرہ کو نگلنا
شروع کر دیا موسی علیہ السلام سچے ہوئے جادوگر جھوٹے ٹھہرے اوس مجمع عظیم مین خوار و زار ہو گئے
گویا کسی ملقی نے اون کو سجدے مین گرا دیا یا خود وہ اس معجزے کو دیکھکر ساجد ہوئے ابن عباس
نے کہا سحرہ تین سو اونٹ کا بوجھہ لیکر آئے تھے جب عصای موسے نے سارے بار کو چٹ کر لیا
تو سحرہ سجدے مین گر پڑے کہنے لگے ہم ایمان لائے رب العلمین پر پھر اسپر بھی اکتفا نہ کیا تھا بلکہ یہ بات

کہم مومن ہین رب موسی و ہارون کے تاکہ قوم فرعون مین سے کسی شخص کو یہ وہم نہ ہو کہ یہ سجدہ اونہون نے فرعون کو کیا ہے جسکی الوہیت کے پہلے سے وہ قائل تہے اور اعی نے کہا وہ سجدہ مین گرے انکو بہشت دکہلا دی گئی موسی کا نام پہلے لیا حالانکہ ہارون اونسے عمر مین بڑے تہے اسلیے کہ رتبہ موسی کا بڑا تہا یا اسلیے کہ لفظ ہارون اوسوقت بطور فاصلے کے واقع ہوئے ولہذا سورۂ طٰہٰ مین رَبِّ ہٰرُوْنَ وَمُوْسٰی فرمایا ہے کیونکہ وہان فاصلہ یعنی قافیہ لفظ موسی تہے یا ہر گروہ نے ایک عبارت بولی تہی اسلیے اسجگہہ فعل بعض کو طرف مجموع کے منسوب کیا دوسری جگہہ فعل بعض دیگر کو طرف مجموع کے نسبت کر دیا قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۝ بولا فرعون تم نے مان لیا اوسکو ابہی مین نے حکم نہین دیا تم کو یہ مکر ہے کہ باندہ لائے ہو شہر مین کہ نکالو یہان سے اوسکے لوگ سو اب تم جانوگے مین کاٹونگا تمہارے ہاتہہ اور دوسرے پاؤن پہر سولی چڑہاؤنگا تم سب کو بولے ہمکو اپنے رب کے گہر جانا ہے اور تو ہمسے یہی بیر کرتا ہے کہ مانین ہم نے اپنے رب کی نشانیان جب ہم تک پہونچین اے رب ہمارے دہانے کہولدے ہم پر صبر کے اور ہمکو مار مسلمان **ف** یعنی تم ملکر اس فریب سے شہر کی ریاست لیا چاہتے ہو فرعون نے اس تقریر سے لوگون کو دہشت کیا انتہے ابن کثیر نے کہا جو وعید فرعون نے سحرہ کو ایمان لانے پر ساتہہ موسی علیہ السلام کے سنائی تہی اور جو کید و مکر اپنا لوگون پر اس کہنے سے کہ تم نے یہ ایک مکر کیا ہے شہر لینے کو ظاہر کیا تہا اللہ نے اوسکی خبر دی یعنے یہ کام تو خاص تمہاری مشورے سے کیا تہا اب تم کیون اوس سے منحرف ہوتے ہو کقولہ تعالیٰ فی الآیۃ الاخری اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ حالانکہ خود فرعون اور ہر عقل والا یہ بات جانتا تہا کہ یہ قول اوس ملعون کا اطلل باطل ہے اسلیے کہ موسی علیہ السلام نے مدین سے آتے ہی فرعون کو طرف ایمان کے بلایا تہا معجزات باہر و حجج قاطعہ صدق رسالت پر ظاہر کیے تہے اوسیوقت فرعون نے لوگ ہر شہر مین بہیجکر سائر اقالیم بلاد مصر سے جادوگر ملاکر جمع کیے جنکو فرعون اور اوسکے ملأ نے پسند کیا وہ حاضر دربار ہوکے اون سے عطای جزیل اجر جمیل کا وعدہ ٹہیرا انکو بڑی حرص تہی کہ ہم کسی طرح سے بہی موسی علیہ السلام پر غالب ہو جاوین تو ہمکو تقرب فرعون کا حاصل ہو موسی علیہ السلام تو کسی ایک کو بہی اون مین سے پہچانتے نہ تہے نہ کسی کو دیکہا تہا نہ کبہی انکے پاس آنا جانا یہ بات خود فرعون کو معلوم تہی لکن اوسنے واسطے پردہ پوشی

ع ۱۴ / ۸

ہو فریب دہی رعایا وبرایائے دولت کے یہ فقرہ چلا کما قال تعالی فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَاَطَاعُوْهُ یا جس قوم نے تصدیق
فرعون کی اسقول مین اوسکے کی تہی اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى وہ اجہل وضل خلق اللہ تہے ابن مسعود وابن عباس وغیرہ
صحابہ نے کہا ہے کہ موسی کی ملاقات امیر سحرہ سے ہوئی موسی نے اوس سے کہا بہلا اگر مین تجہہ پر غالب ہوجاؤن
تو کیا تو مجہپر ایمان لائیگا اور اس بات کی گواہی دے گا کہ جو کچہ مین لایا ہون وہ حق ہے اوسنے کہا کل مین وہ
سحر لاؤن گا جسپر کسیکا سحر غالب نہو واللہ اگر تو مجہپر غالب ہوا تو مین تیرے ساتہہ ایمان لے آؤنگا تیری
حقیت کی گواہی دون گا جب یہ گفتگو ہوئی تو فرعون ادن دونون کیطرف دیکہہ رہا تہا اسی لیے فرعون نے
کہا کہ یہ ایک مکر ہے جو تمنے شہر مین کیا ہے تم سب جمع ہو کر اپنی لیے دولت وصولت چاہتے ہو اکابر ورؤسا
کا مصر سے نکالدینے کا ارادہ کرتے ہو سو تم جلد معلوم کرلوگے کہ مین تمہارے ساتہہ کیا کارروائی کرتا ہون
پہر یہ وعید سنائی کہ تمہارے ہاتہہ پاؤن کاٹ کر تم سب کو سولی پر چڑہاؤن گا دوسری آیت کا لفظ یہ ہے
فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ یعنے درختون کی شاخون پر مار کر لٹکا دون گا ابن عباس نے کہا سب سے پہلے جس نے سولی
کہجور کے ڈہنٹہ پر ۱۲
پر چڑہایا اور ہاتہہ پانون خلاف سے کاٹے یہی فرعون تہا سحرہ نے کہا ہم کو یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ہم پاس اپنے
رب کے پہر کر جاوین گے اللہ کا عذاب تیرے عذاب سے زیادہ تر سخت ہے تو ہمکو طرف کفر کے بلاتا ہے زبردستی ہم
سے سحر کراتا ہے اللہ کا نکال وعقاب تجہ سے بڑہکر ہے اسلیے ہم آج کے دن تیرے عذاب پر صبر کرینگے تاکہ اللہ کے عذاب سے رہائی پائیں
پہر اونہون نے اللہ سے دعا صبر کرنے کی دین پر ثابت رہنے کی توحید پر مرنے کی اسلام پر مانگی اور فرعون سے
کہدیا حکم کر جو تو چاہے تیرا حکم اسی دنیا مین چلتا ہے یعنی نہ آخرت مین ہم تو اپنے رب پر ایمان لائے
ہین تاکہ وہ ہمارے قصور بخشدے اور اس سحر کرنے کو جو تو نے زبردستی ہم سے کرایا ہے معاف فرمادے
اللہ بہتر و باقی تر ہے جو کوئی اوسکے پاس مجرم ہو کر آتا ہے اوسکے لیے جہنم ہے جس مین نہ مرے گا نہ جیئے گا
اور جو کوئی نزدیک اوسکے مومن بنکر آتا ہے اور اُسنے اچھے کام کیے ہوتے ہین اوسکے لیے درجات عُلی ہین
غرضکہ اول نہار مین وہ ساحر تہے آخر دن مین شہدا ابرار ہوگئے وللہ الحمد ابن عباس وعبید بن عمیر و
قتادہ وابن جریج نے کہا ہے كَانُوْا فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ سَحَرَةً وَّفِیْ اٰخِرِهٖ شُهَدَاءَ بَرَرَةً **ف** فتح البیان
مین کہا ہے یہ کہنا فرعون کا کہ تم قبل میری اجازت کے ایمان لے آئے بطور انکار و توبیخ تہا تم نے اور موسی
علیہ السلام نے پہلے سازش کر کے یہ حیلہ اوٹہایا ہے تاکہ قبط کو جو اہل مصر ہین مصر سے باہر نکالدو اور خود
مصر پر مع بنی اسرائیل مستولی ہوجاؤ یہ بات واسطے تثبیت عوام قبط کے کہی کہ وہ بہڑک کر اپنے حال پر قائم

دائم رہین پہر مجملاً ڈرایا کہ دیکہو مین کیا کرتا ہون پہر تفصیل اس اجمال کی بیان کی کہ سیدہا ہاتہہ بایان پاؤن
سمیت یا سیدہا پاؤن بایان ہاتہہ سمیت کاٹون گا قطع من خلاف اسی کو کہتے ہین پہر اسپر بہی اکتفا نہ کیا
کہا تمکو سولی چڑہاؤن گا یہ اسلیے کہا کہ افراط عذاب بزیادت تنکیل ثابت ہو اونہون نے کہا اگر تو یہ کام کریگا
تو کر اسکے بعد دن جزا کا ہے وہان اللہ پاک تیرے فعل کی سزا تجہکو دیگا ہماری مصیبت کا اجر ہمکو بخشیگا یعنی
جس طرح فرعون نے انکو عذاب دنیا سے ڈرایا اسیطرح اونہون نے اوسکو عذاب آخرت یاد دلایا **بیت**

اے شاہ جگجوی جو بپرسند از تو   جائیکہ ترسے ونترسند از تو

یا یہ مطلب تہا کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے موت تو ضرور ہی آوے گی تیرے ہی ہاتہہ سہی۔ **بیت**

چون خوردنیست کاسۂ زہریکہ قسمت ست   باجبہۂ کشادہ ننوشد کسے چرا

تجہکو ہمارا ایمان لانا اللہ کی نشانیون پر برا لگا حالانکہ یہ امر ایک شرف عظیم خیر کامل اصل مفاخر ہے نہ محل
عیب و مکان انکار یہ بات تو لائق تہا تحسین استحسان بالغ کے تہی تو ناحق اس بات سے بیزار ہوتا ہے انکار کرتا
ہے یہ لیکر اللہ کیطرف مخاطب ہوے اپنا ثبات اوس محنت پر اپنا اسلام پر مرنا چاہا جو سحر و مہارت اس علم مین
انکو تہی وہ شر محض تہی انجام کو سبب فوز و فلاح و سعادت کی ہوگئی اسلیے کہ اونہون نے جان لیا کہ جو کام موسی سے
سے ہوا وہ طوق البشر سے خارج ہے خاص اللہ پاک کا فعل ہے اوس شر سے طرف خیر کے پہنچ گئے یہ بات اون اتباع
فرعون کو حاصل نہوئی جو اس علم کو جانتے نہ تہے سو جبکہ مہارت سے علم شر کے یہ فائدہ ملا تو پہر اوس مہارت کا
کیا پوچہنا ہے جو کسی کو علم خیر مین حاصل ہو اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا مِنْ عِلْمِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا عَلَی الْحَقِّ الْوَاضِحِ وَاَفْرِغْ عَلَیْنَا بِحَالِ الصَّبْرِ وَالْاِسْتِقَامَۃِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ کہتے ہین فرعون نے انکے ساتہہ جو کہا تہا ویسا ہی کیا بعض نے کہا نہ کرسکا لقولہ تعالی اَنْتُمَا وَمَنِ

اتَّبَعَکُمَا الْغٰلِبُوْنَ + وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَیَذَرَکَ
وَاٰلِھَتَکَ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَھُمْ وَنَسْتَحْیٖ نِسَآءَھُمْ وَاِنَّا فَوْقَھُمْ قٰھِرُوْنَ ○ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہِ
اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰہِ وَاصْبِرُوْا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ○
قَالُوْٓا اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ
فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ بولے سردار قوم فرعون کے کیون چہوڑتا ہے موسی کو اور اسکی قوم کو
کہ دہوم اوٹہاوین ملک مین اور موقوف کرے تجہکو اور تیرے بتون کو بولا اب ہم مارین گے انکے بیٹے اور جیتی

۱۵ ع ۳

رکھین گے اونکی عورتین اور او نپر ہم زور کرینگے موسی نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو زمین ہے اللہ کی
اوسکا وارث کرے جسکو چاہے اپنے بندون مین اور آخر بہلا ہے ڈرو الون کا بولے ہمپر تکلیف رہی تیرے آنے
سے پہلے اور جب تو ہم مین آچکا کہا نزدیک ہے کہ رب تمہارا کہپا دے تمہارے دشمن کو اور نائب کرے تم کو ملک
مین پہر دیکہے تم کیسا کام کرتے ہو **ف** فرعون کے بت یہ تہے کہ اپنی صورت بنا دیتا تہا لوگون کو کہ اوس کو
پوجا کرین اور بیٹے مارنے اور بیٹیان چہوڑنی پہلے بہی کرتا تہا اب پہر قصد کیا **ف** زمین کا وارث کری
یعنے ملک کا حاکم بنا وی جو حق ہے حضرت آدم کا **ف** یہ کلام عسے سے الی قولہ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ
فرمایا مسلمانون کے سنانے کو یہ سورت مکی ہے اوسوقت مسلمان بہی ایسے ہی مظلوم تہے پہر بشارت بہیجی پردے
مین انتہے **ف** ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے خبر دی ارادہ وما فی الضمیر فرعون وقوم فرعون سے کہ اون
کے دل مین ایذا وبغض موسی کا اس درجہ تک پہنچا تہا کہا موسی کو مت چہوڑ وہ تمہاری رعیت کو بگاڑ دیگا
اللہ کی عبادت کی طرف بلا ویگا نہ طرف تیری عبادت کی سبحان اللہ موسی اور اونکی قوم سے خوف فساد کا
کیا نہ فرعون سے اور اوسکی قوم سے جو اصل فسادی بدمعاش اوباش تہے بعض نے کہا فرعون کا ایک معبود
تہا جسکی وہ عبادت کرتا تہا حسن بصری نے کہا یعنے چہپ کے دوسرا لفظ یہ ہے کہ اوسکے گلے مین ایک جنازہ لٹکتا
تہا جسکو وہ سجدہ کیا کرتا ابن عباس رض نے کہا جب کوئی خوبصورت گائے نظر آئی فرعون کہتا اوسکو پوجو یہ اوسکی
معبود تہے اسی لیے سامری نے بہی واسطے بنی اسرائیل کے ایک بچہڑا گائے کا آواز دار نکالا تہا بہرحال فرعون
نے قوم کو یہ جوابدیا کہ مین اونکی یہ علاج کرتا ہون کہ بیٹیونکو جان سے مارونگا عورتون کو زندہ رکھونگا یہہ
دوسرا حکم تہا اوس ملعون کا ساتہہ اسکام کے کیونکہ ولادت موسی سے پہلے بہی ڈر سے موسی علیہ السلام
کے یہی حکم جاری وساری کیا تہا غرض اس حرکت بے برکت سے ذلیل وخوار کرنا بنی اسرائیل کا منظور تہا مگر اللہ
پاک نے برخلاف ارادے اوس موذی کے خود اوسی کو ذلیل کیا مع قوم کے دریا مین ڈبا دیا موسی علیہ السلام نے
جب سنا کہ وہ یون کہتا ہے تو اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کچہ مت ڈرو اللہ سے مدد چاہو صبر کرو انجام بخیر تمہارے
ہی لیے ہے زمین پر تمہارا ہی قبضہ ہوجاویگا دشمن ہلاک ہوگا غرضکہ انکو آمادہ کیا عزم شکر پر وقت
حلول نعم وزوال نقم کے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ فرعون مدعی ربوبیت تہا کما فی قولہ مَا عَلِمْتُ
لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي وقولہ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ اور بیان فرمایا يَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ سو معنی الہتک کے ہر
جگہہ طاعت یا عبادت کے ہین اسی لیے علی وابن عباس وضحاک نے یون پڑہا ہے وَإِلَاهَتَكَ ایکی قرات

یہ ہے لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَقَدْ تَرَکُوْکَ اَنْ یَّعْبُدُوْکَ کسینے کہا وہ گاؤ پرست تہا کسینے کہا ستارہ پرست تہا کسینے کہا بت پرست تہا کسی نے کہا اوسکی قوم بت پوجتی تہی واسطے تقرب کے طرف اوسکی اسلیے نسبت آلہہ کی طرف اُسکے کی گئی و لہذا اوس نے یون کہا انا ربکم الاعلی یہ قول زجاج کا ہے بعض نے کہا آفتاب کواکب پرست تہا اقرب اقوال یہ ہے کہ فرعون دہری منکر وجود صانع تہا کہتا تہا مدبر اس عالم سفلی کا یہی کواکب ہین اسلیے اُنکی صورت کی مورت بنائی تہی اوسکی عبادت کرتا تہا اپنے جی مین یہ کہتا تہا کہ مطاع و مخدوم ارض مین ہی ہون اسی لیے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کا مدعی تہا سعید بن جبیر نے کہا چہ سو برس زندہ رہا منجملہ اوسکے چار سو برس بادشاہی کی کبہی کوئی مکروہ نہ دیکہا اگر اس مدت دراز مین ایکدن بہی بہوکا رہتا یا گرفتار تپ ہوتا یا کوئی درد اوٹہتا تو دعوی ربوبیت کا نہ کرتا غرضکہ قوم کو اوس نے یہ جواب دیا کہ مین قتل ابنا و استحیا نسا کرون گا یہ نہ کہا کہ موسی کو بہی مار ڈالون گا کیونکہ جانتا تہا کہ او پر قدرت حاصل نہ ہوگی بعد ولادت موسی علیہ السلام کے قتل کرنا اولاد بنی اسرائیل کا ترک کر دیا تہا اب جو موسی رسالت لیکر آئے تہے پہر دوبارہ حکم دیا اگلا حکم جاری کیا ہم زبردست ہین یہ زیر دست ہین ہم جو چاہینگے سو کرینگے مگر ملعون نے یہ نہ جانا ؎

اے زبردست زیر دست آزار　　گرم تا کے بماند این بازار

بنی اسرائیل نے اس امر کی شکایت جناب موسی سے کی فرمایا اللہ پاک سے استعانت کرو محنت پر صابر رہو زمین اللہ کی ہے مصر کی ہو یا تمام روے زمین وہ جسکو چاہے اوسکا وارث کرے اوس مین کسیکا کیا اجارہ ہے گویا موسی نے قوم سے وعدہ نصر کا فرعون پر کیا پہر کہا عاقبت محمودہ دنیا و آخرت مین اسطے پرہیزگارون کے ہے یا مراد عاقبت سے اس جگہہ جنت ہے عاقبت کہتے ہین آخر ہر شئے کو جب اونہون نے کہا کہ ہم تو قبل و بعد آنے تمہارے کے اذیت پاتے رہے تو فرمایا رب تمہارا جلد دشمن کو برباد کر کے تمکو خلیفہ زمین کا کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زمان داؤد و سلیمان علیہما السلام مین وہ مالک مصر ہوگئے بیت المقدس کو ہمراہ یوشع بن نون کے فتح کرلیا فرعون اور اسکی قوم سامنے موسیٰ کے غرق ہوگئی بنی اسرائیل نے ہاتہہ سے اوس ملعون کے نجات پائی ۔

ف ابن عباس نے کہا ہم اہل بیت ہین فاتحہ و خاتمہ ہم سے ہوگا وقوع دولت بنی ہاشم کا ضرور ہے تم دیکہو کہ دولت کون سی بنی ہاشم مین ہوتی ہے یہ آیت عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِکَ عَدُوَّکُمْ الآیۃ انہین کے حق مین اوتری ہے اَخْرَجَهٗ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ اس اثر کی صحت مین نظر کرنا چاہیے اسلیے کہ آیت حق مین بنی اسرائیل کے نازل ہوئی ہے جو ماجرا درمیان موسی و فرعون کے ہوا تہا اوس قصے مین آئی ہے نہ بمقدمہ بنی ہاشم انتہے

لکن ہوسکتا ہے کہ عموم لفظ سے استناد کیا ہو خصوص سبب پر مقصور نہ کیا ہو معہذا مضمون اثر کا صحیح نکلا کیونکہ
دولت وصولت اسلام ابتدای ابن عباس سے شروع ہوئی یہ فاتحہ تھی اس خلافت اسلامیہ کی پہر بعد چہ سو برس کے
خاتمہ اوس دولت کا بہی اونہین پر ہوا جب سے اب تک پہر ویسی دولت کسی کو اسلام مین ہاتہہ نہ لگی یہ سارے
خلفاے عباسیہ بالیقین بنی ہاشم تہے حضرتؐ نے عباس رضی اللہ عنہ کو دعا دی تہی کہ اے اللہ انکی اولاد مین
خلافت رکہہ وہ دعا قبول ہوئی وللہ الحمد وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ○ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ
مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ہمنے پکڑا فرعون والون کو قحطون
مین اور میوون کے نقصان مین شاید وہ دہیان کرین پہر جب پہونچی اون کو بہلائی کہنے لگے یہ ہے ہمارے واسطے
اور اگر پہونچی برائی شومی بتلاتے موسی کی اور اوسکے ساتہہ والون کی سن تو شومی اونکی اللہ ہی کے پاس ہے پر
اکثر لوگ نہین جانتے **ف** یعنے شومی قسمت بد ہی سو اللہ کی تقدیر سے ہے بہلائی اور برائی کا اثر ہوگا آخرت
مین اسکا جواب یہ نہ فرمایا کہ شومی اونکی کفر سے تہی کیونکہ کافر دنیا مین عیش کرتے ہین اصل حقیقت تہی سو
فرمائی کہ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہین انتہے **ف** اللہ نے خبر دی کہ ہمنے انکا امتحان لیا تہا قحط
اور نقصان ثمار سے رجاء بن حیوہ نے کہا نخلہ مین ایک ہی دانہ کہجور کا لگتا اگر کوئی سال اچہا آتا پیداوار ہوتی
تو کہتے کہ ہم اوسی کے مستحق تہے اور جو کوئی سال قحط کا آتا تو موسی اور انکی قوم سے فال بد لیتے کہ انکی شومی
سے یہ سال اور حال ہوا اللہ نے فرمایا تمپر جو مصائب آتے ہین یہ اللہ کی تقدیر سے ہین مگر تمکو کیا بلکہ اکثرون کو
سمجہ نہین ہے **ف** مراد سنین سے جدب و قحط ہے یعنی سال در سال انکو گرفتار گرسنگی رکہا ابن مسعود نے
کہا سنین بمعنے جوع ہے مجاہد نے کہا بمعنی جوائح یعنے آفات ابن عباس نے کہا جب اللہ نے اون کو سنین سے
پکڑا تو ہر شے خشک ہوگئی مواشی جلتے رہے نیل مصر سوکہہ گیا قوم پاس فرعون کے آئی کہا اگر تو ویسا ہی
ہے جیسا تجہ کو زعم ہے تو نیل مین پانی جاری کر کہا صبح کو پانی جاری ہو جاوے گا جب وہ لوگ کہر چلے گئے
فرعون نے کہا اگر کل صبح کو پانی جاری نہوا تو پہر مین نے کیا کیا سب مجہ کو جہٹلا وینگے آدہی رات کو
نہا کر پیرہن صوف پہنکر برہنہ پا نیل مصر پر آکر کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجہے یہ بات معلوم ہے کہ تو نیل مصر
کو پانی سے بہر سکتا ہے سو اوسکو پانی سے بہر دے اوس مین پانی بہر گیا یہ اس لیے ہوا کہ اللہ کو غرق کرنا
اوسکا پانی مین منظور تہا نقص ثمرات اس طرح پر ہوا کہ آسمان سے مینہ برسنا بند ہوگیا غلات تلف

ہوگئے آفات وعاہات میوون پر آئے قتادہ نے کہا سنین کا عذاب اہل بوادی پر آیا نقص ثمرات کا عقاب
اہل امصار پر ہوا اون کی کہیتی برباد گئی اونکے باغات تباہ ہوئے یہ اس لیے ہوا کہ شاید وہ کچہ متنبہ ہون اور اپنی
غوایت سے رجوع کرین مگر کچہ تنبہ نہ ہوا اس طرح کا امتحان طرف سے اللہ پاک کے اب بہی ہوا کرتا ہے مگر کوئی تائب
نہین ہوتا اسی لیے اللہ پاک نے یہ بات بیان کی کہ وقت نزول عذاب ومحن کے اونکا تمرد وکفر بڑہ گیا سال پیداوار
کو اپنا استحقاق سمجہا سال قحط کو شومی موسی علیہ السلام جانا یہ نہ سمجہے کہ وہ اللہ کا فضل تہا یہ اوسکا عدل
ہے عرب جاہلیت کا بہی یہی دستور تہا کہ طیور وحیوانات سے بدفالی لیتے شومی کا خیال کرتے حالانکہ ساری
حیوانات وطیور بے عقل وبے شعور ہین اونکے بیٹہنے اوڑنے بولنے مین شوم وسعد کا کیا دخل ہے اسی لیے اللہ نے
فرمایا کہ سبب خیر وشر وقحط وخصب اللہ کے پاس ہے نہ موسی کے پاس یہ جواب مطابق اونکے اعتقاد کے دیا
ولہذا خیر وشر کو تعبیر کیا ہے ساتہہ لفظ طائر کے یہ اکثر لوگون کی نادانی ہے کہ نسبت خیر وشر کے طرف
غیر اللہ کے کرتے ہین حالانکہ حق یہی ہے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ
لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ
وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ۝ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا
يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ
بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۝ کہنے لگے جو تو
لاوے گا ہمارے پاس نشانی کہ ہمکو اوس سے جادو کرے سو ہم تجہہ کو نہ مانین گے پہر بہیجا اونپر غرقاب اور
ٹڈی اور چچڑی اور مینڈک اور لہو کتنی نشانیان جدی جدی پہر تکبر کرتے رہے اور تہے وہ لوگ
گنہگار اور جس بار پڑا اونپر عذاب بولے اے موسی پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکہا رکہا ہے
تجہہ کو اگر تو نے اوٹہا یا ہمسے عذاب تو بیشک تجہہ کو مانین گے اور رخصت کرین گے تیرے ساتہہ بنی اسرائیل
کو پہر جب ہم نے اوٹہا لیا اون سے عذاب ایک وعدے تک کہ اونکو پہونچنا تہا تب ہی منکر ہو جاتے **ف**
حضرت موسی نے فرعون سے چالیس برس مقابلہ رہا اسپر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اوس نے
نہ مانا اون کی بد دعا سے یہ بلائین پڑین دریائے نیل چڑہ گیا کہیت اور باغ اور گہر اوسسے بہت
تلف ہوئے ٹڈی سبزی کہا گئی آدمیون کے بدن اور کپڑون مین چچڑیان پڑ گئین اسیطرح چیزمین
مینڈک پہیل گئے ہر پانی خون بنگیا آخر ہرگز نہ مانا ملتے تہے **ف** اللہ تعالی نے قوم فرعون کے تمرد

عتو وعناد حق سی خبر دی اون کا اصرار باطل پر بیان کیا وہ صاف صاف کہتے تہے کہ تم کوئی سی بہی نشانی کیون
نہ لاؤ ہم ہرگز نہ مانینگے ابن عباس نے کہا مراد طوفان سے اسجگہہ امطار مغرقہ متلفہ زروع وثمار ہین یعنے اتنا پانی
برسا کہ ساری زراعت وپیداوار باغات وغیرہ تلف ہوگئی جسطرح کہ اب بہی کثرت بارش سے غلات برباد
ہوکر قحط پڑ جاتا ہے یہ ایک نمونہ طوفان کا ہوتا ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد طوفان سے
کثرت موت ہے یہی قول عطا کا ہے مجاہد نے کہا طوفان پانی ہوتا ہے طاعون ہر حال مین ہوتا ہے حدیث
عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ طوفان موت ہے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ بِسَنَدِہٖ وَکَذَا ابْنُ مَرْدُوَیْہِ وَھُوَ حَدِیْثٌ
غَرِیْبٌ تیسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ طوفان ایک حکم تہا اللہ کا جس نے انکا طواف کیا پہر یہ آیت پڑہی
فَطَافَ عَلَیْھَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّکَ وَھُمْ نَآئِمُوْنَ جراد ٹڈی کو کہتے ہین ٹڈی ماکول ہے صحیحین مین ابو
یعفور سے آیا ہے کہ ہم نے ابن ابی اوفی سے حال ٹڈی کا پوچہا کہا جہاد کیا ہمنے ہمراہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے سات بار ٹڈی کہایا کرتے شافعی واحمد کا لفظ ابن عمر وسے مرفوعًا یون ہے اُحِلَّتْ
لَنَا مَیْتَتَانِ وَدَمَانِ اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالْکَبِدُ وَالطِّحَالُ وَرَوَاہُ الْبَغَوِیُّ عَنْہُ مَرْفُوْعًا مِّثْلَہٗ سلمان
نے کہا حضرت ؐ سے حکم جراد کا پوچہا فرمایا وہ اللہ کے لشکرون مین سب سے زیادہ ہے مین اوسکو نہین کہاتا
اور نہ حرام بتاتا ہون رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ حضرت ؐ کا نہ کہانا جراد کو بسبب گہن کے تہا جسطرح کہ نفس شریفہ
کو اکل ضب سے گہن آتی تہی مگر اوسکے کہانے کی اجازت دی حافظ ابن عساکر نے ایک جزء بمقدمہ جراد
جمع کیا ہے اوس مین ابن عباس سے روایت کیا ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
لَایَاْکُلُ الْجَرَادَ وَلَا الْکُلُوْتَیْنِ وَلَا الضَّبَّ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّحَرِّمَھَا اَمَّا الْجَرَادُ فَرِجْزٌ وَّعَذَابٌ
وَّاَمَّا الْکُلُوْتَانِ فَلِقُرْبِھِمَا مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الضَّبُّ فَقَالَ اَتَخَوَّفُ اَنْ یَّکُوْنَ مَسْخًا پہر کہا یہ حدیث
غریب ہے مینے اوسکو نہین لکہا مگر اسیوجہ سے ہان عمر بن خطاب اوسکو پسند کرتے تہے ابن عمر نے
کہا عمر سے جراد کا حال پوچہا کہا لَیْتَ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْہُ قَفْعَۃً اَوْ قَفْعَتَیْنِ نَاْکُلُہٗ انس بن مالک
کہتے ہین حضرت ؐ کی بیبیان طباق مین ٹڈی رکہکر ایک دوسری کو ہدیہ بہیجتی تہین رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
حدیث ابو امامہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ مریم بنت عمران نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ایسا گوشت کہلا جس
مین خون نہ ہو اللہ نے انکو ٹڈی کہلائی مریم نے کہا اَللّٰھُمَّ اَعِشْہُ بِغَیْرِ رِضَاعٍ وَّتَابِعْ بَیْنَہٗ
بِغَیْرِ شِیَاعٍ رَوَاہُ الْبَغَوِیُّ نمیری نے کہا شیاع بمعنے صوت یعنے آواز ہے ابو زہیر نمیری مرفوعًا کہتے ہین

لا تقاتلوا الجراد فانّه جند اللہ الاعظم رواہ ابو بکر بن ابی داود وهذا غریب جلّ۔ مجاہد نے کہا
ٹڈی سامیہ ابواب کو کہا جاتی مکڑی کو چھوڑ دیتی اوزاعی کہتے ہین مین طرف صحرا کے گیا آسمان پر ایک دل ٹڈی
کا دیکھا ایک ٹڈی پر ایک شخص ہتیار باندہے سوار تہا وہ جدہر ہاتہہ سے اشارہ کرتا اوسیطرف وہ ٹڈی چلتی
وہ آدمی کہتا تہا الدنیا باطل باطل ما فیہا الدنیا باطل باطل ما فیہا الدنیا باطل باطل ما فیہا رواہ
ابن عساکر۔ قاضی شریح سے کسی نے پوچہا حال جراد کا کیا ہے کہا اللہ اوسکا برا کرے اوس مین سات جبابرہ
کی خلقت ہی سر جیسے گہوڑے کا گردن جیسے بیل کی سینہ شیر کا سا بازو نسر کے سے پاوں اونٹ کے سے دم سانپ
کی سی پیٹ بچہو کا رواہ الحافظ ابو الفرج الجریری حدیث حماد بن سلمہ مین آیا ہے نکلے ہم ساتہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حج یا عمرے مین ہماری سامنے ایک ٹڈی کا دل آیا ہم اوسکو لاٹھیون سے مارنے لگے اور ہم محرم تہے حضرت
سے پوچہا فرمایا لا باس بصید البحر انس و جابر کہتے ہین حضرت جب ٹڈی پہ دعا کرتے تو یون فرماتے اللّٰھم
اھلک کبارہ واقتل صغارہ وافسد بیضہ واقطع دابرہ وخذ بافواھہ عن معایشنا وارزقنا
انک سمیع الدعاء جابر نے کہا اے رسولخدا آپ بددعا کرتے ہین ایک لشکر خدا پر قطع دابر کی فرمایا ھو نثرۃ
حوت فی البحر رواہ ابن ماجۃ زیاد نے کہا مجھے خبر دی اوس شخص نے جس نے مچھلی کو چھینکتے دیکھا مچھلی جب
ساحل بحر پر انڈے دیتی ہے اور اوسجگہہ سے پانی خشک ہوجاتا ہے دہوپ پڑتی ہے تو وہ سب ٹڈی بنکر
اوڑنے لگتی ہین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالی نے ہزار امتین پیدا کی ہین چہہ سو دریا مین چار سو خشکی مین
اون مین سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی حدیث براء بن عازب مین مرفوعًا آیا ہے لا دنیا مع السیف ولا لحاء
مع الجراد رواہ ابو بکر بن ابی داود وهذا حدیث غریب **ف** ابن عباس نے کہا قمل کہتے ہین
سوس کو جو گیہون سے نکلتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ قمل دبا ہے دبا چہوٹی ٹڈی کو کہتے ہین جسکے پر نہ ہون
یہی قول ہے مجاہد و عکرمہ و قتادہ کا حسن و سعید بن جبیر نے کہا قمل چہوٹے چہوٹے کالے کالے دواب ہوتے ہین
عبدالرحمن بن زید کہتے ہین قمل بعضے براغیث ہین ابن جریر نے کہا قمل جمع ہے قملہ کی قملہ ایک دابہ ہے مشابہ
قمل جوا بل کو کہا تا ہے بعض علماء بصرہ نے کہا ہی قمل نزدیک عرب کے حمنان کو کہتے ہین حمنانہ صغار قردان
فوق قمقامہ ہوتا ہے ابن جریر نے کہا جب موسی نے فرعون سے سوال ارسال بنی اسرائیل کیا تو اللہ نے
طوفان بہیجا یعنے مینہ برسا وہ ڈرے کہ کہین عذاب نہ ہو کہا اے موسی دعا کرو کہ پانی کہلجاوے ہم بنی اسرائیل
کو تمہارے ساتہہ بہیجدینگے تمپر ایمان لائینگے حضرت موسی نے دعا کی خوب غلہ و میوہ و گہاس پیدا ہوا

کہا ہم بہی چاہتے تہے مگر ایمان نہ لائے اور بنی اسرائیل کو ہمراہ نہ کیا اللہ نے ٹڈی کو اون کی پیداوار پر مسلط کیا دیکہا
اب کہیتی نہین بچتی ناچار پہر حضرت موسی علیہ السلام سے کہا تم دعا کرو کہ یہ ٹڈی دور ہو ہم ایمان لائین گے
بنی اسرائیل کو چہوڑ دینگے دعا کی ٹڈی دور ہو گئی پہر بہی ایمان نہ لائے نہ بنی اسرائیل کو چہوڑا جب غلہ خرمن
کر کے گہرون مین رکہا کہا ہمنے بندوبست غلہ کا کر لیا اللہ نے قمل کو بہیجا یعنے گہن کو وس احر یہ جلی ہین ڈالتہ
تین تغیر بہی آٹا نہ نکلتا پہر دہی سوال دعا موسی سے کیا اور وعدہ ایمان وارسال بنی اسرائیل کا کیا جب انکی
دعا سے وہ بلا دور ہوئی تو پہر ایمان نہ لائے اور ارسال بنی اسرائیل سے انکار کیا موسی پاس فرعون کے بیٹہے
تہے کہ تنے مین آواز مینڈک کی سُنی فرعون سے کہا تو اور تیری قوم اس شخص سے کیا کچہ دیکہے گی کہا اس
شخص کا مکر کچہ بہی چلنے والا نہین ہے تب وہ لوگ ایمان لانیسے باز رہے نوبت یہانتک پہونچی کہ آدمی کے
وقت تک ڈہیر مینڈکون کا ہو جاتا وہ بات کرنا چاہتا تو مینڈک مونہہ مین جا پڑتے موسی سے کہا تو اپنے رب سے
دعا کر کہ ان مینڈکون کو دور کرے ہم تجہ پر ایمان لائین گے بنی اسرائیل کو تیرے ہمراہ کر دین گے جب اس پر بہی
ایمان نہ لائے تو اللہ نے خون بہیجا کنوین نہر کا پانی پینا چاہتے وہ خون ہو جاتا برتن مین پانی لیتے وہ لہو بنجاتا
فرعون سے شکایت کی کہ اب خون مین مبتلا ہین ہم کو پانی نہین ملتا کہا موسے نے تم پر جادو کیا ہے کہا کیونکر
جادو کیا ہم اپنے برتنون مین پانی بہر کر رکہتے ہین وہ سرخ خون ہو جاتا ہے ناچار پاس موسے علیہ السلام
کے آکر دعا طلب کی کہ اس خون سے نجات ملی تو ہم تم پر ایمان لائین بنی اسرائیل کو تمہارے ہمراہ روانہ کر دین
جب موسی کی دعا سے وہ بلا دور ہوئی تو پہر بہی ایمان نہ لائے نہ بنی اسرائیل کو چہوڑا اسیطرح یہ قصہ ابن
عباس سدی وقتادہ وغیرہ علمائے سلف سے بہی مروی ہے محمد بن اسحاق نے کہا جب سحرہ ایمان لے آئے
تو دشمن خدا فرعون لعین مغلوب مخذول ہو کر پہر ابدستور کفر وتمادی پر مشر مین قائم رہا اللہ پاک نے اسکا تار
نشانیان اپنی بہیجین قحط پڑا طوفان آیا ٹڈی گری گہن لگا مینڈک پہیل گئے پانی خون بنگیا جدا جدا نشانیان
آئین پانی برسکر زمین پر ٹہیر گیا کہیتی نہ کر سکے بہوک سے مرنے لگے موسی سے دعا کرائی مگر وعدہ ایمان پورا
وفا نہ کیا او سپر ٹڈی نے آکر زراعت کہائی دروازون کی کیلین تک چاٹ لین در گہر سب گرنے لگے پہر وہی
وعدہ کر کے دعا کرائی مگر وفا نہ کیا او سپر قمل کا زور ہوا کہتے ہین موسی علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم جا کر فلان ٹیلے
کو عصا سے مارو اونہون نے ایک بڑے ٹیلے پر عصا مارا اوسمین سے قمل نکلکر پہیل گئے گہرون مین کہانون مین گہس
گئے سونا قرار پکڑنا منع ہو گیا ع اس قفص کے قیدیون کو آب ودانہ منع ہے ٭ جب سخت تکلیف ہوئی

توپہر طالب دعا بوعدۂ ایمان ہوئے لکن ایفای اقرار نہ کیا اللہ پاک نے غوک کو بہیجا گہر طعام برتن سب لبریز ہوگئی جس
کپڑے کو اوٹہاتے جس طعام کو کہانا چاہتے ضفدع موجود ہوتے جب اس آفت سے تہکے توپہر کہا اے موسی دعا کرو
یہ بلا دور ہو ہم ایمان لائین گے جب اون کی دعا سے کشف جہد ہوا توپہر بہی کسی ایک وعدی کو پورا نہ کیا اوسپر خون
بہیجا گیا ساری پانی آل فرعون کے خون ہوکر بہی جس کنوے نہہ سے پینا چاہتے یا برتن مین پانی بہرتے وہ لال
لہو ہو جاتا عبید اللہ بن عمرو کہتے ہین تم مینڈکون کو مت مارو اللہ نے جب ان کو قوم فرعون پر بہیجا تہا ایک
مینڈک تنور مین بطلب رضا سندی خدا جا پڑا اللہ نے عوض اوس آگ کے مینڈکون کو بہت ٹہنڈی چیز بخشی
یعنے پانی اونکی آواز تسبیح ہے رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ اسی کے مانند بہت ابن عباس سے بہی مروی ہے زید بن
اسلم نے کہا مراد خون سے نکسیر ہے رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ **ف** فتح البیان مین ہے قوم فرعون نے بعد دیکہنے
حال عصا و سنین و نقص ثمار کی بطور استہزا یہ بات کہی کہ اے موسی جب کوئی نشانی طرف سے اپنے رب
کے لاؤ گے تاکہ ہمپر سحر کرو تو ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کرین گے یہ اسلیے کہا کہ وہ آیات کو سحر سمجہتے تہے اوس پر
اللہ کیطرف سے عقوبت نازل ہوئی طوفان آب آیا یا کثرت موت کی ہوئی شے مہلک کو طوفان بولتے ہین
موت ہو یا سیل یا کوئی امر یا طاعون لغت اہل یمن مین یا چیچک ابو قلابہ نے کہا سب سے پہلے عذاب چیچک کا قوم
فرعون پر آیا مقاتل نے کہا آٹہہ دن تک سنیچر سے سنیچر تک لگاتار بڑی زور شور سے پانی برسا چاند سورج کچہ
نظر نہ آیا نہ کوئی شخص گہر سے باہر نکل سکا پانی گہرون مین گہس گیا گردن تک پہونچا جو کوئی بیٹہا وہ ڈوب گیا بنی اسرائیل
کے گہرون مین ایک بوند بہی نہ گئی جراد جمع ہے جرادہ کی نر و مادہ کی دونون کو جرادہ کہتے ہین اللہ نے اس
حیوان کو واسطے اکل زروع قبط کے بہیجا اوس نے آکر کہیتی سوے سقف بیوت ثیاب امتعہ سب صاف کردی
جراد پر جوع مسلط تہی اونکا پیٹ کسی طرح نہ بہرتا تہا ساری گہر قبطیون کے ٹڈیون سے لبریز ہوگئے بنی اسرائیل
محفوظ رہی اون کے گہرون مین ایک ٹڈی بہی نہ گئی قمل بضم قاف و فتح میم مشددہ ہے حسن نے اس لفظ کو
بفتح قاف و سکون میم پڑہا ہے کسی نے کہا مراد دبا ہے یعنے جراد قبل طیران جو چیز اکل جراد سے بچ گئی
تہی اوسکو قمل نے کہا لیا زمین کو چاٹ کر صاف کردیا یا مراد قمل سے سوس ہے یعنے گہن دانہ گندم کا کسی نے
کہا مراد جعلان ہین نحاس نے کہا ہوسکتا ہے کہ یہ سب اشیا بہیجے گئے ہون حمنان ایک قسم ہے قراد کی
سنیچر سے سنیچر تک یہ بلا اونپر قائم رہی مینڈک کہانے پینے مین گرتے بات کرتے وقت مونہہ مین جا پڑتے
آٹہہ دن تک یہی گت رہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ضفادع بری تہے جب آل فرعون پر مرسل ہوئے

تو سمع وطاعت کی وجہ سے ہانڈیون اور تنوروں مین بحالت غلیان جاگرتے اللہ نے اون کو بحری کر دیا حضرت موسی
علیہ السلام بعد مغلوبیت سحرہ کے چالیس برس تک آل فرعون مین رہے آیات الٰہی دکھلاتے رہے مگر کچھ اثر نہ ہوا
نیل کا پانی خون ہوکر بہا یا نکسیرین پہوٹین یا ساری پانی چاہ و نہر کے لہو ہوگئے ایک سنیچر سے دوسرے سنیچر تک
یہی گت رہتی پہر ایک ماہ تک مرفوع ہو جاتی یہ پانچ نشانیان جدا جدا آئین تا کہ اللہ کی حجت اونپر قائم و تمام
ہو جاوے مگر اونہون نے تکبر کیا ایمان لانے سے منکر ہوئے اور کیون نہ ہوتے کہ وہ اقوام مجرمین تہے نہ حق کی
طرف راہ پاتے نہ باطل سے باز رہتے جب اونپر یہ امور بطور عذاب اترے تو موسی علیہ السلام سے دعا کرائی
رجز کہتے ہین عذاب کو بعض نے کہا طاعون آیا ایک دن مین ستر ہزار قبطی مر گئے حدیث اسامہ مین مرفوعاً آیا
ہے طاعون ایک رجز ہے جو ایک گروہ بنی اسرائیل پر یا اون سے پہلے بہیجا گیا تہا جب تم کسی زمین پر اوسکو
سنو تو وہان نہ جاؤ اور جس زمین پر وہ ہو تو وہان سے نکلکر مت بہاگو اخرجہ الشیخان موسی سے یہ وعدہ تہا
کہ اگر یہ آفات دور ہو جاوینگی تو ہم تیرا ایمان لے آئین گے بنی اسرائیل کو تمہارے سپرد کرین گے جہان چاہو
اون کو لیجاؤ یہ اسلیے کہ قوم فرعون نے بنی اسرائیل کو اپنا بندہ بنا رکہا تہا ذلت وخواری کے کام اون سے
لیتے تہے انکو سفر کرنے سے مانع تہے لکن جب کہ وہ بلا یا دعاے موسی سے دور ہو گئے اور اللہ نے تا غرق
ہونے اوس قوم کے وہ رجز مکشوف کر دیا تو اونہون نے اپنا عہد توڑ ڈالا وعدہ وفا نہ کیا فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ○ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا
یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

الربع

بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ○ پہر ہم نے بدلا لیا اون سے
پہر ڈبا دیا گہرے پانی مین اسپر کہ جہٹلائین ہماری باتین اور کر رہے اون سے تغافل اور وارث کیے ہم نے
وہ لوگ جو کمزور ہو رہے تہے اوس زمین کے مشرق و مغرب کی جس مین برکت رکہی ہے ہم نے اور پورا ہوا
نیکی کا وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر اسپر کہ وہ ٹہیرے رہے اور خراب کیا ہمنے جو بنایا تہا فرعون اور
اوسکی قوم نے اور جو انگور چڑہاتے چہتریون پر **ف** موضح قرآن مین فرمایا ہے یہ سب بلائین اونپر آئین ایک
ایک ہفتے کے فرق سے اول حضرت موسی فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تجپر یہ بلا بہیجیگا وہی بلا آتی پہر مضطر ہوتے
حضرت موسی کی خوشامد کرتے اونکی دعا سے دفع ہوتی پہر منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کو ساری شہر مین
ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مردون کے غم مین حضرت موسی علیہ السلام اپنی قوم کو لیکر شہر سے نکل گئے

پہر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا دریائے قلزم پر جا کر پکڑا وہان یہ قوم سلامت گذر گئی اور فرعون ساری فوج
سمیت غرق ہوا **ف** جس مین برکت رکہی یعنے زمین شام اوس مین ظاہر و باطن کی برکت بہت ہے انتہی
ابن کثیر نے کہا اللہ نے خبر دی کہ جب قوم فرعون نے باوجود ان آفات متواترہ کو جو لگاتار ایک بعد دوسرے کے
آئین اپنا تمرد و عتو نہ چہوڑا تو پہر ہم نے اون سے یون انتقام لیا کہ سب کو دریا مین ڈبا دیا یم اوس دریا کا نام ہے
جسکو موسی علیہ السلام پہاڑ کر نکل گئے تہے بنی اسرائیل کو نکال لے گئے تہے پہر اونکے پیچھے فرعون اپنے
لشکر سمیت آیا جب درمیان یم کے پہونچا تو دونو ٹکڑے دریا کے مل گئے سب کے سب از اول تا آخر غرقاب
ہو گئے یہ غرق بسبب اون کی تکذیب کے ہوا کہ اونہون نے اللہ کی آیتون کو جہٹلایا اوسکی نشانیون سے غفلت
اختیار کی پہر اللہ نے یہ خبر دی کہ بجائے قوم غرق شدہ کے ہمنے کمزور لوگون کو وارث اوس جگہہ کا کر دیا یعنے
بنی اسرائیل کو وہ مشارق و مغارب ارض کے مالک حاکم ہو گئے کما قال تعالی وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى
الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ
وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ وقال تعالی كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ
وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ
حسن بصری و قتادہ نے کہا مراد مشارق و مغارب ارض سے ملک شام ہے جو برکت والا ہے اللہ نے وہ ملک
بنی اسرائیل کو عوض اونکے صبر کے عطا کیا ابن عباس نے کہا يَعْرِشُونَ بمعنے يَبْنُونَ ہے یہی قول مجاہد کا
بہی ہے **ف** فتح البیان مین کہا ہے یم وہ دریا ہوتا ہے جسکی تہاہ نہ ملے یا وسط دریا یا لجہ دریا کو بولتے
ہین ازہری نے کہا یہ لفظ سریانی ہے عرب نے اوسکو معرب کر لیا بحر شیرین و نمکین دونون پر اوسکا اطلاق
آتا ہے مراد یم سے اسجگہہ نیل مصر ہے وہ شیرین تہا علت غرق کی یہ فرمائی ایک تکذیب آیات کی دوسرے
غفلت حلول نقمت سے مراد غفلت سے عدم تدبر ہے عدم تدبر پر مواخذہ ہوتا ہے کبہی کسی شئے سے اعراض
کرنے اہمال کرنے کو یا اوس کے ترک کرنے کو بہی غفلت کہتے ہین قوم کمزور سے مراد بنی اسرائیل ہین کیونکہ یہ تہے
مین قبط کے ذلیل و خوار و ممتہن تہے فرعون و قوم فرعون کی خدمتگاری غلامی بجا لاتے تہے مشارق و
مغارب سے مراد اطراف و جوانب و جہات ہین ارض سے مراد زمین مصر و شام ہے یہ زمین قبضہ قدرت فرعون
و قوم قبط کی تہی بعد عمالقہ و فراعنہ اللہ نے بنی اسرائیل کو مالک اوس ملک مبارک کا کیا مشرقاً و مغرباً اوس
مین تصرف کرنے لگے زجاج نے کہا مراد ساری روے زمین ہے اسلیے کہ داود و سلیمان علیہما السلام

منجملہ بنی اسرائیل کمزور تھے وہ ساری زمین کے مالک ہو گئے تھے یا مراد ارض مقدسہ ہی یعنے
بیت المقدس اور جو شرق و غرب اسکی متصل تھا برکت یہ تھی کہ وہان کھیتی و پھل اتم وانفع پیدا ہوتا تھا
حسن نے کہا مراد شام ہے ابن شوذب نے کہا مراد فلسطین ہے احادیث مرفوعہ مین فضیلت شام کی بہت آئی
ہے یہ جگہہ اون کے ذکر کی نہین ہے انتہے مین کہتا ہون ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
لَنَا فِیْ شَامِنَا الحدیث دوبار یہ دعا کی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ زید بن ثابت کا لفظ مرفوع یون ثابت ہوا ہے طُوْبٰی
لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَیِّ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِکَۃَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَھَا عَلَیْھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ ابن عمر نے کہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر خروج نار کا طرف سے حضر موت کے فرمایا
تو ہم نے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے کہا عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اسی طرح حدیث ابن عمرو مین مہاجرین
شام کو خیار ناس ٹہیرایا ہے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ ابن حوالہ مرفوعاً کہتے ہین عَلَیْکَ بِالشَّامِ فَاِنَّھَا خِیَرَۃُ اللّٰہِ
مِنْ اَرْضِہٖ یَجْتَبِیْ اِلَیْھَا خِیَرَتَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَیْتُمْ فَعَلَیْکُمْ بِیَمَنِکُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ
فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَکَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَھْلِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ علی مرتضے نے مرفوعاً کہا ہے کہ
ابدال شام ہی مین ہوتے ہین جنکے سبب سے مینہ دشمن پر فتح ملتی ہے اہل شام سے عذاب پھیر دیا جاتا
ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ پہر حدیث مین ایک صحابی کی منجملہ شام کے مدح دمشق فرمائی ہے کہ گھر بناؤ تو وہان جا
رہو رَوَاہُ اَحْمَدُ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہے کہ خلافت مدینے مین ہے ملک شام مین ہے عمر نے کہا
حضرت صلعم نے فرمایا مینے دیکھا کہ ایک کھم نور کا نیچے سے میرے سر کے نکلا وہ شام مین جا کر ٹہیرا رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ
فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ لمعات مین کہا ہے کہ خاص یمن و شام کو اسلیے دعا دی کہ مکہ معظمہ حضرت کا مولد شریف
ہے وہ یمن مین سے ہے مدینہ آپ کا مسکن و مدفن ہے وہ زمین شام سے ہے مرقات مین کہا ہے وجہ
تخصیص ظاہر ہے کیونکہ طعام اہل مدینہ شام و یمن سے آتا ہے ہجرت کرنے کو طرف شام کے اس لیے
فرمایا کہ جب ساری بلاد مین کثرت فتنون کی ہوگی اور اُن مین کوئی شخص قائم بامر اللہ نہ ہوگا تو اُسوقت
مین بلاد شامیہ محروس و محفوظ رہین گے اُنکی سیاست ہاتھ مین عساکر اسلامیہ کے ہوگی وہ حق پر غالب
ہونگے یہانتک کہ دجال سے جدال و قتال کرینگے سو جس کسی شخص کو محافظت اپنے دین کی منظور ہو
وہ ہجرت کر کے شام مین جا بسے دمشق کو معقل یعنے ملاذ مسلمین ملاحم سے اور فسطاط ملاحم فرمایا ہے
وہان ایک زمین ہے جسکو غوطہ کہتے ہین ملحمہ کے دن خیمہ گاہ اہل اسلام کا وہی غوطہ ہوگا جانب شہر

دمشق ہی دمشق کو خیر مدائن شام فرمایا ہے رواہ ابوداؤد **ف** پہر اللہ نے فرمایا کہ تیری رب کی بات پوری ہوئی یعنے جو وعدہ نصر وظفر کا اعدا پر استیلا کا املاک پر کیا تھا وہ وفا ہوا جس مصیبت پر فرعون اور قوم فرعون کی بنی اسرائیل نے صبر کیا تھا یہ نصرت اوس صبر کی جزا ہی فرعون اور قوم فرعون کی کارسازی برباد گئی جو عمارات و قصور مصر مین بنائے تہے وہ سب تباہ ہوگئے جو باغات میوجات و انگور طیار کیے تہے وہ سب ہلاک ہوئے بیان پر قصہ فرعون اور اوسکی قوم کا تمام ہوا

وَجَاوَزْنَا بِبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ پار اوتارا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے تو پہونچے ایک لوگون پر کہ پوجتے مین لگ رہے تہے اپنے تبون پر بولے اے موسی بنا دے ہمکو بہی ایک بت جیسے اون کے بت ہین کہا تم لوگ جہل کرتے ہو یہ لوگ جو ہین تباہ ہونا ہے جس کام مین لگے ہین اور غلط ہے جو کر رہے ہین **ف** جاہل آدمی نری بیصورت کو عبادت کر کے تسکین نہین پاتا جب تک سامنے ایک صورت نہ ہو وہ قوم دیکہی کہ گائے کی صورت پوجتی تہی انکو بہی یہ ہوس آئی آخر سونے کا بچہڑا بنایا اور پوجا اتہے اللہ تبارک و تعالی نے اس آیت مین خبر دی ہے حال سے جاہلان بنی اسرائیل کے کہ باوجود دیکہنے اللہ کی آیات و عظیم سلطان کے دریا پار ہوتے ہی ایک قوم پر گذر کیا وہ تبون کی پوجا مین لگ رہے تہے بعض مفسرین نے کہا وہ کنعانی لوگ تہے کسی نے کہا قبیلہ لخم کے تہے ابن جریر نے کہا گاو کی مورت پوجتے تہے اسی لیے انکو عبادت گوسالہ مین شبہ ہوا انکا اثر اکبر پڑا موسی علیہ السلام سے فرمایش کی کہ اون کا سا ایک معبود ہمارے لیے بہی مقرر کر دو اونہون نے کہا تم جاہل لوگ ہو اللہ کی عظمت و جلال کو نہین جانتے پہچانتے ہو اللہ کو ہر شریک و مثیل سے پاک سمجہنا چاہیے یہ لوگ جو کچہ پوج رہے ہین سب ہالک و باطل ہے ابو واقد لیثی کہتے ہین ہم ساتہ حضرت کے مکے سے طرف حنین کے نکلے وہان کافرون کا ایک درخت بیر کا تہا وہ اوسپر اپنے ہتیار لٹکاتے عکوف کرتے اوسکو ذات انواط کہتے تہے جب ہمارا گذر اوس بڑے سرسبز درخت بیر پر ہوا ہمنے کہا اے حضرت ہمارے لیے بہی ایک ذات انواط ٹہیرا دو جسطرح اون کے لیے ہے فرمایا اللہ کی قسم ہے تم نے وہی بات کہی جو قوم موسے نے کہی تہی اِجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ الخ رواہ ابن جریر بسندہٖ امام احمد کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُ اَکْبَرُ هٰذَا کَمَا قَالَتْ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ لِمُوْسَی اجْعَلْ الخ

پہونچا دیا اِنْکُمْ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ یعنے تم وہی اگلون کی چال پر چلوگے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ

ف فتح البیان کا لفظ یہہ ہی کلبی نے کہا موسی دن عاشوراء کی دریا پار ہوئے فرعون مع قوم ڈوب گیا
اللہ تعالی کے شکر کیلیے اوسدن روزہ رکہا عکوف کہتے ہین کسی شی پر اقامت کرنیکو کہتے ہین وہ قوم جسپر
آئے تھے لخم وجذام تہے شہر رقہ مین ساحل بحر پر نازل ہوئے تہی اونکے بت بصورت گاو تہے تانبے
کے ہہ بنے ہوئے تہے جب سامری نے بچہڑا ابنایا تو مشابہ اونہین تماثیل کے طیار کیا یا وہ لوگ کنعانی
تہے جنکے حکم کرنے کا موسی کو تہا غرضکہ بنی اسرائیل نے اون تماثیل یعنے مورتون کو دیکہکر موسی علیہ السلام
سے یہ درخواست کی کہ جسطرح انکے اصنام ہین اسیطرح ایک صنم ہمارے لیے بہی بنا دو کہ ہم بہی اوسکو پوجین
بغوی نے کہا اون کو کچہ شک اللہ کی توحید مین نہ تہا مگر یہ چاہا کہ ایک شے معظم ہمارے پاس بہی ہو کہ ہم اوس
کی تعظیم کرکے اللہ کا تقرب حاصل کرین یہ گمان کیا کہ یہ بات کچہ مضر نہین ہے لیکن اس قول مین ایک تعبد
کے سبب کہا اونکو یہ توہم ہوا تہا کہ عبادت غیر اللہ جائز ہے اس جہل کیوجہ سے یہ بات اونہون نے کہی تہی
[illegible] کچہ بہی ہو یہ بات بعض سفہ کے موہنہ سے نکالی تہی نہ سب نے اسلیے کہ اونہین مین سے وہ ستر
آدمی تہے جنکو اللہ نے واسطے میقات موسی کے پسند کیا تہا اون سے ایسی بات کا نکلنا بہت بعید ہے موسی
نے جواب دیا کہ تم نادان جاہل ہے وقوف لوگ ہو جو ایسی درخواست کرتے ہو کیونکہ وہ آیات الہی کا مشاہدہ
کر چکے تہے جسکو ذرا سا بہی علم ہوگا وہ طالب عبادت غیر اللہ سے زاجر ہی ٹہیریگا لیکن یہ قوم بنی اسرائیل کی
[illegible] خدا سے عناد وجہل کرنے مین زیادہ وسخت تر تہی انکی جہالت کا کچہ ذکر سورہ بقرہ مین
[illegible] حضرت موسی [illegible] علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو بتون کے پجاری ہین اور جس
[illegible] ہوئے ہین یہ سب شکستہ ہونے والی چیز ہے ان کا دین باطل انکا عمل غلط ومضمحل
[illegible] اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْکُمْ اِلٰھًا وَّھُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ کہا کیا اللہ کے سوا لا دون تم کو
[illegible] اوس نے تمکو بزرگی دی سب جہان پر **ف** موسی نے انکو اللہ کی نعمتین یاد دلائین
[illegible] اوس نے تم کو قید وقہر فرعون سے اور ہر طرح کی ذلت وخواری سے چہڑا کر اس عزت
[illegible] دشمن کیطرف سی تمہارے دل کو ٹہنڈا کیا اوسپر تم یہ خیال باطل کرتے ہو ؎

بعد از خدا ہرچہ پرستند خوب نیست بی دولت آنکہ تکیہ بغیر اختیار کرد

فتح البیان مین کہاہے کہ یہ استفہام بطور انکار وتوبیخ کے کیا تہا یعنے بہلا کہین یہ بہی ہو سکتا ہے

کہ اللہ کے سوا کسی اور کو معبود ٹہیرا یا چاہو حالانکہ ساری نعمتین اوسی نے ہم تم سب کو بخشی ہین ساری اہل عصر پر تم کو فضیلت دی ہے مراد عالمین سے اسجگہہ قبط ہین کہ اون کو سنا کر تم کو خلیفہ زمین کیا ہے سواس نعمت کا کیا یہی شکر ومقابلہ ہی کہ عبادت غیر اللہ طلب کیجاوے وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ وہ وقت یاد کرو جب بچا نکالا ہمنے تم کو فرعون والون سے دیتے تہے تم کو بری مار مار ڈالتے تمہارے بیٹے جیتی رکہتے تمہاری عورتین اسمین احسان ہے تمہارے رب کا بڑا **ف** یہ کلام موسی علیہ السلام سے حکایت کیا گیا ہے یا خطاب ہے اون یہود کو جو زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود تہے یعنے اپنے اسلاف کا ماجرا یاد کرو کہ اون کا حال سامنے فرعون اور قوم فرعون کے کیا تہا اب اللہ ذوالکبر کیسی نعمت ظاہر کی اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ مین گذر چکی ہے یہان ذکر اسکا اسلیے کیا کہ جب اللہ پاک منعم ہے تو پہر عبادت غیر کب لائق حال ہو سکتی ہے جو تم ایسا سوال بیہودہ کرتے ہو وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وعدہ ٹہیرایا ہمنے موسی سے تیس رات کا اور پورا کیا اون کو دس سے تب پوری ہوئی مدت تیری رب کی چالیس رات اور کہا موسی نے اپنے بہائی ہارون کو میرا خلیفہ رہ میری قوم مین اور سنوار اور نہ چل بگاڑنیوالون کی راہ + **ف** اللہ نے وعدہ دیا حضرت موسی کو کہ پہاڑ پر تیس رات خلوت کرو کہ تمہاری قوم کو توریت دون اس مدت مین اونہون نے ایک دن مسواک کی فرشتون کو اون کے منہ کی بو سے خوشی تہی وہ جاتی رہی اوسکے بدل دس رات اور بڑہا کر مدت پوری کی انتہے **ف** اللہ نے بنی اسرائیل پر احسان رکہا اس بات کا کہ ہمنے تم کو ہدایت کی موسیٰ سے باتین کین توریت دی اوس مین احکام و تفاصیل شرع ہین مفسرین نے کہا موسیٰ نے تیس دن تک روزہ رکہا جب میعاد ختم ہوئی ایک درخت کی چہال سے مسواک کی اللہ نے حکم دیا کہ اب دس دن اور پوری کرو اکثر علما کا یہ قول ہے کہ وہ تیس دن ذیقعدہ کے مع عشرہ ذیحجہ تہے مجاہد و مسروق و ابن جریر اسی کے قائل ہین ابن عباس سے بہی یون ہی مروی ہے اس بنیاد پر دن نحر کے میقات تمام ہوئی اوسی دن اللہ پاک نے موسی سے باتین کین اوسی دن اللہ پاک نے ہمارے حضرت کے لیے بہی دین مرضی کامل کر دیا کما قال تعالی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا بعد اتمام میقات جب موسی علیہ السلام نے عزم جانے کا طرف طور کے کیا کما قال تعالی یا بنی

ع ۱۲/۱۶ ۶

اسرائیل قد انجینکم من عدوکم وواعدنکم جانب الطور الایمن تو اوسوقت اپنے بڑے بہائی
ہارون کو اپنی جگہہ قوم بنی اسرائیل پر نائب و خلیفہ کر گئے اور یہ وصیت کی کہ تم اصلاح کرتے رہو کوئی فساد
نہ ہونے پاوے یہ وصیت بطور تنبیہ و تذکیر تہی ورنہ ہارون علیہ السلام خود بھی ایک پیغمبر شریف کریم نبی عظیم
تہے وجاہت جلالت سب کچہ رکہتے تہے صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی سائر الانبیاء **ف**
فتح البیان مین کہا ہے یہ بلانا موسی کا واسطے توریت دینے کے تہا تیس دن بعد اون سے بات کی دس دن اور
بڑہائے سورہ بقرہ مین ذکر اس چلّے کا مجمل آیا تہا یہان مفصل فرمایا اس مدت کو واسطے مکالمت موسی کے میعاد
مقرر کیا ابن عباس نے کہا یہ تکلیم دن بحر کے ہوئی تیس اور دس چالیس ہوتے ہین یہ بات سب کو معلوم ہے
مگر ذکر لفظ اربعین کا اسلیے کیا کہ کبہی یہ وہم نہ ہو کہ اونہین تیس کو ایک عشرہ ثلاثین سے پورا کیا بہر حال ہم
جاتے وقت ہارون کو قوم مین چہوڑ گئے اور کہہ گئے کہ اونکی سیاست اچہی طرح کرنا نرمی سے انکو ریتا
اون کے احوال کی خبر رکہنا انکو اللہ کی عبادت پر چلانا و باعث ہونا جو لوگ اون مین عاصی و آثم ہین تم
انکی راہ پر نہ چلنا یعنے اُن کے مددگار نہ بنّا ابن عباس نے کہا موسی نے اپنی قوم کو فرمایا کہ میرے رب نے مجہہ سے
تیس رات کا وعدہ کیا ہے مین ہارون کو بجائے اپنے تمہارے درمیان چہوڑے جاتا ہون جب موسی قوم سے
جدا ہو کر چلے اللہ نے دس راتین اور زیادہ کر دین اسی دہائی مین بنی اسرائیل بہک گئے تیس رات گذر جانے
کے بعد سامری نے جبرئیل کو دیکہ لیا اثر اسپ ایک مٹہی مٹی لیکر بچہڑا بنایا تا آخر قصہ سامری ولما جاء

موسی لمیقاتنا وکلمه ربه قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر
مکانه فسوف ترانی فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسی صعقا فلما افاق قال
سبحنک تبت الیک وانا اول المؤمنین ○ جب پہونچا موسی ہمارے وقت پر اور کلام کیا اوس سے اوسکے
رب نے بولا اے رب تو مجہہ کو دکہا کہ مین تجہہ کو دیکہون کہا تو مجہہ کو ہرگز نہ دیکہیگا لکن دیکہتا رہ پہاڑ کیطرف
جو وہ ٹہیرا اپنی جگہہ تو آگے تو دیکہیگا مجہہ کو پہر جب نمودار ہوا رب اوسکا پہاڑ کی طرف کیا اوسکو ڈہا کر
برابر اور گر پڑا موسی بیہوش ہو کر پہر جب چونکا بولا تیری ذات پاک ہے مین نے توبہ کی تیرے پاس اور مین سب
سے پہلے یقین لایا **ف** حضرت موسی کو حق تعالی نے بزرگی دی کہ فرشتے بغیر خود کلام کیا اونکو شوق
آیا کہ دیدار بہی دیکہون اوسکی برداشت نہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالی کو دیکہنا ہو سکتا ہے کیونکہ
نمود ہوا تہا پہاڑ کی طرف لکن دنیا کے وجود کو برداشت نہوئی پہاڑ ٹوٹ گیا حضرت موسی بیہوش گر سے

ف ابن کثیر نے کہا اللہ پاک نے خبر دی ہے کہ جب موسیٰ وقت پر آئے اور اون سے ہم نے بات کی تو اونہون نے ہماری رویت چاہی ہمنے کہا تم مجہ کو نہین دیکہہ سکتے ہو حرف لن اس جگہہ نزدیک معتزلہ کے واسطے نفی رویت کو دنیا و آخرت مین ہے اسلیے کہ واسطے نفی تابید کے وضع کیا گیا ہے لکن یہ قول اضعف اقوال ہے کیونکہ احادیث متواترہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہین کہ مومنین اللہ پاک کو دار آخرت مین دیکہین گے اسکا بیان زیر کریمہ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ آویگا انشاء اللہ اللہ پاک نے حال کفار سے یہ خبر دی ہے کہ وہ اوسدن اپنے رب سے اوٹ مین ہون گے کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ بعض نے کہا یہ حرف واسطے نفی تابید کے دنیا مین ہے نہ آخرت مین اس بنیاد پر درمیان آیت کی اور درمیان دلیل قاطع صحت رویت کو دن قیامت کے جمع حاصل ہوتی ہے بعض نے کہا یہ کلام اس مقام مین مثل اوس کلام کے ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ اسکا بیان سورۂ انعام مین گذر چکا کتب متقدمہ مین آیا ہے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ کوئی زندہ مجہ کو نہین دیکہتا مگر مر جاتا ہے اور نہ کوئی خشک مگر ڈگمگ جاتا ہے اسی لیے اللہ نے کہا کہ پہاڑ ڈہی گیا موسیٰ بیہوش ہو گئے ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ انس نے کہا حضرت صلعم نے فرمایا جب تجلی کی رب موسیٰ نے واسطے پہاڑ کے تو اشارہ کیا اپنی ایک انگلی سے پہر ڈہا دیا اوسکو پہر اشارہ کرکے دکہایا ہم کو ابو اسمٰعیل نے اپنی انگلی سبابہ سے اس اسناد مین ایک مرد مبہم غیر مسمی ہے دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے یہ آیت باب کو پڑہکر اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور ابہام کو مفصل اعلے پر خنصر سے رکہا پہاڑ ٹوٹ چلا تیسرا لفظ انس کا یون ہے پڑہا حضرت صلعم نے اس آیت کو اور رکہا ابہام کو قریب طرف خنصر کے پہر فرمایا فَسَاخَ الْجَبَلُ حمید نے ثابت سے کہا کیا یون اشارہ کیا ثابت نے اپنا ہاتہہ اوٹہا کر حمید کے سینے پر مارا اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اور انس نے اشارہ کیا اور مین اسکو پوشیدہ رکہون رَوَاهُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَّهٰكَذَا رَوَاهُ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِهٖ عَنْ اَنَسٍ وَّلَفْظُهٗ قَالَ هٰكَذَا یَعْنِیْ اَنَّهٗ اَخْرَجَ الْخِنْصَرَ حمید طویل نے کہا تیرا اس کہنے سے کیا مطلب ہے اوس پر ثابت بنانی نے ایک زور سے سینہ حمید کو دہکا دیا اور کہا مَنْ اَنْتَ یَا حُمَیْدُ وَمَا اَنْتَ یَا حُمَیْدُ یُحَدِّثُنِیْ بِهٖ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ مَا تُرِیْدُ اِلَیْهِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حُمَیْدٍ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِیْ مُسْتَدْرَكِهٖ عَنْ حَمَّادٍ وَّقَالَ

هٰذَا الحَدِيثُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرطِ مُسلِمٍ وَّلَم يُخرِجَاهُ وَرَوَاهُ اَبُو مُحَمَّدِ بنُ مُحَمَّدِ الخَلَّالُ عَن حَمَّادِ ابنِ سَلَمَةَ فَذَكَرَهُ فَقَالَ هٰذَا اِسنَادٌ صَحِيحٌ لَّا عِلَّةَ فِيهِ وَقَد رَوَاهُ دَاوُدُ بنُ المُحَبَّرِ عَن اَنَسٍ مَّرفُوعًا بِنَحوِهٖ وَاَسنَدَهُ ابنُ مَردُوَيهِ مِن طَرِيقَينِ مَرفُوعًا وَّلَا يَصِحُّ وَرَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الحَاكِمُ وَقَالَ عَلٰى شَرطِ مُسلِمٍ ابن عباس نے کہا تجلی نہین کی ربنے پہاڑ کی طرف مگر بقدر خنصر اوسپر پہاڑ ڈہا دیا یعنے مٹی ہوگیا موسی بیہوش ہوکر گرے قتادہ نے کہا صَعِقًا بمعنی میتًا ہے سفیان ثوری نے کہا پہاڑ زمین مین دہس کر دریا مین جا پڑا اوسکے ساتھ چلا جاتا ہے ابوبکر ہذلی نے کہا پہاڑ زمین مین گھس گیا اب قیامت تک ظاہر نہ ہوگا بعض اخبار مین آیا ہے کہ زمین مین دہس گیا قیامت تک دہستا چلا جاویگا رَوَاهُ ابنُ مَردُوَيهِ ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جب اللہ نے پہاڑ کے لیے تجلی کی تو اللہ کی عظمت کے لیے چھہ پہاڑ اور بہی اوڑ گئے تین مدینے مین گرے تین مکہ مین مدینے مین اُحُد ورقان رضوی مکہ مین حرا ثبیر ثور مگر یہ حدیث غریب ہے بلکہ منکر عروہ بن رویم نے کہا ساری پہاڑ قبل اسکے کہ اللہ تجلی کرے چکنے اور ٹھوس تہے جب موسی ؑ کے لیے طور پر نمودار ہوا تو ڈہے گئے پہٹ گئے اون مین شقوق وکہوف پیدا ہوگئے ربیع بن انس نے کہا جب پردہ اوٹھا اور پہاڑنے نور دیکھا تو چکنا چور ہوگیا بعض نے کہا دَكًّا بمعنے فتتہ ہے مجاہد نے کہا اللہ پاک نے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام سے فرمایا پہاڑ تجہسے زیادہ بڑا اور سخت ہے تو اوسکی طرف دیکھہ اگر وہ تہم گیا تو پہر تو مجہہ کو بہی دیکھہ سکتا ہے جب پہاڑ کیطرف تجلی ہوئی اور انکی نظر پڑی تو بے قابو ہوگئے پہاڑ ڈہے گیا موسی نے دیکھنا چاہا کہ اب پہاڑ کیا کرے گا بیہوش ہوکر گر پڑے عکرمہ نے کہا جب اللہ پاک نے طرف پہاڑ کے دیکھا پتہر مٹی ہوگیا بعض کی قرارت یون ہے نَظَرَ اللّٰهُ اِلَى الجَبَلِ فَصَارَ صَخرًا تُرَابًا ابن جریر نے بہی اسی کو اختیار کیا ہے اس بابکے مین نزدیک ابن مردویہ کے ایک حدیث مرفوع بہی آئی ہے معروف یون ہے کہ صعق بمعنے غشی ہے جسطرح ابن عباس وغیرہ نے تفسیر کی ہے نہ بمعنے موت جسطرح قتادہ نے کہا اگرچہ لغت مین یہ معنے صحیح کیون نہ ہون کقولہ تعالی وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الاَرضِ اِلَّا مَن شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ اُخرٰى فَاِذَا هُم قِيَامٌ يَّنظُرُونَ کیونکہ وہان ایک قرینہ دال موت پر موجود ہے یہان دلالت قرینے کی غشی پر ہے وہ قرینہ یہ لفظ ہے فَلَمَّا اَفَاقَ کیونکہ افاقہ غشی سے ہوتا ہے بہرحال جب یہ حالت گذری تو موسی نے اللہ کی تنزیہ وتعظیم واجلال کے لیے سُبحَانَكَ کہا یعنے تو پاک ہے اس سے کہ کوئی دنیا مین تجہہ کو دیکھہ سکے اگر

دیکھ تو مر جاوے توبہ کا مطلب مجاہد نے یہ کہا کہ مین سوال رویت سے بار دیگر تائب ہوتا ہون مین اول مومنین ہون
یعنے بنی اسرائیل مین یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد کا اسی کو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے دوسرا لفظ ابن
عباس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے مین ایمان لاتا ہون اسبات پر کہ تجہہ کو کوئی شخص نہین دیکہہ سکتا ابو العالیہ نے
کہا موسی سے پہلے مومنین تہے لیکن مطلب اونکا یہ تہا کہ مین پہلا مومن ہون اون مین جو اس بات کے قائل
ہین کہ تجہہ کو کوئی تیری مخلوق مین سے قیامت تک نہین دیکہہ سکتا ہے ابن کثیر نے کہا وَهٰذَا قَوْلٌ حَسَنٌ
لَهٗ اتِّجَاهٌ ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اس جگہہ ایک اثر طویل ذکر کی ہے جس مین غرائب عجائب ہین
راوی اوسکے محمد بن اسحاق بن یسار ہین گویا اوسکو اسرائیلیات سے حاصل کیا ہے واللہ اعلم **ف**
بیہوشی موسی علیہ السلام مین دو حدیثین آئی ہین ایک ابو سعید خدری سے کہ ایک مرد یہودی پاس حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا اوسکے منہ پر طمانچہ لگا تہا کہا اے محمد ایک شخص نے انصار مین سے جو تمہارا
صحابی ہے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے فرمایا اوسکو بلاؤ وہ آیا فرمایا تو نے اسکو کیون طمانچہ مارا کہا اے
رسول اللہ میرا گذر اس یہودی پر ہوا مینے اوسکو سنا کہتا تہا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ مینے کہا
وَعَلٰى مُحَمَّدٍ اور مجہہ کو غصہ آیا مین نے ایک طمانچہ جڑا فرمایا لَا تُخَيِّرُوْنِيْ مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ لوگ دن قیامت
کو بیہوش ہون گے سب سے پہلے مین ہوش مین آؤنگا ناگہان موسی کو دیکہون گا کہ ایک پایہ عرش کے پکڑے ہوے
ہین مین نہین جانتا کہ مجہسے پہلے ہوش مین آے یا عوض بیہوشی طور کے بدلا دیے گئے اس حدیث کو بخاری
نے بہت جگہہ صحیح مین روایت کیا ہے مسلم نے احادیث انبیا مین لکہا ہے ابوداؤد نے کتاب السنۃ مین لاکے
ہین دوسری حدیث ابو ہریرہ کی ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے کہ گالی گلوچ کی دو آدمیون نے ایک
مرد مسلمانون مین سے تہا دوسرا یہودی تہا مسلمان نے کہا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ یہودی
نے کہا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ مسلمان کو یہودی پر غصہ آیا ایک طمانچہ مار دیا یہودی پاس
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا حال پوچہا اوس نے خبر دی حضرت نے مسلمان کو بلایا اوس نے اقرار کیا فرمایا
لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى مُمْسِكٌ
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یہ
حدیث بہی صحیحین مین آئی ہے حافظ ابو بکر بن ابی الدنیا نے کہا ہے کہ وہ شخص جس نے یہودی کو طمانچہ مارا ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ تہے لیکن صحیحین مین گذر چکا کہ وہ کوئی شخص انصار مین سے تہا سو وہی اصح و اصرح ہے

واللہ اعلم کلام اس مسئلہ پر کہ لا تخیرونی علی موسیٰ اوسیطرح یہ ہے جسطرح جملہ لا تفضلونی علی الانبیاء و
لا علی یونس بن متی یہ ہے یعنے یہ بات بطور تواضع فرمائی تھی یا قبل اسکے کہ اپنی فضیلت اونپر معلوم ہو
یا منع کیا ہے اس بات سے کہ انبیا مین بطور غضب و تعصب کے تفاضل کیا جاوے یا مجبور رائے تشہی واللہ اعلم
یہ بات کہ لوگ دن قیامت کو بیہوش ہوجاوینگے ظاہر یہ ہے کہ وہ صعق یعنی بیہوشی عرصات قیامت مین
ہوگی کوئی ایسا امر پیش آوے گا جس سے ہوش غلط ہوجاوینگی واللہ اعلم ہوسکتا ہے کہ یہ بات اوسوقت
ہو جبکہ رب تبارک و تعالی واسطے فصل قضا کے آوے اور خلائق کے لیے تجلی فرماوے جسطرح کہ موسی
علیہ السلام تجلی رب تعالی سے بیہوش ہوگئے تھے ؎

ہوش یارون کی بجا ہین پھر اغیار کی ہوش منتظر ہین تیرے اک جلوہ دیدار کی ہوش

اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہین جانتا کہ مجھ سے پہلے وہ افاقے مین آئے یا یہ بدلا ہے
صعقہ طور کا قاضی عیاض نے اول کتاب الشفا مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جب تجلی کی اللہ نے
واسطے موسی کے تو چیونٹی پتھر پر اندھیری گھپ رات مین دس فرسخ تک نظر آنے لگی پھر کہا کیا دور ہے
اگر مختص ہون ہماری نبی صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ اون امور کے جو ہم نے اس باب مین ذکر کیے ہین بعد
اسرا کے جبکہ آیات کبرائے رب تعالی سے محظوظ ہوئے تھے انتہے گویا کہ قاضی جی نے اس حدیث کو صحیح
بتایا ہے حالانکہ اوسکی صحت مین نظر ہے رجال اسناد اوس کے مجاہیل غیر معروفین ہین ایسی حدیث جب
قبول کیجاتی ہے کہ روایت کی کسی عدل ضابط کے آوے اور سلسلہ عدل و ضبط رواۃ کا منتہی تک پہونچ
جاوے واللہ اعلم **ف** فتح البیان کا بیان فاتح اسجگہہ تفسیر آیت باب بیع ہر کہ موسی وقت موعود پر آئے
اوسدن پنجشنبہ روز عرفہ تھا صبح روز جمعہ کو دن نحر کے توریت دی گئی اللہ نے اپنا کلام بغیر واسطہ و بلا کیفیت
کے انکو سنایا اپنے کلام اور اون کے درمیان مین کوئی پردہ نہ رکھا موسی نے اوس کلام کو سنا یہ مطلب
نہین ہے کہ اللہ نے کوئی بات ایجاد کی جسکو موسی نے سنا ہو اسلیے کہ اللہ کا کلام قدیم ہے تفاسیر مین یہ بات
نظر نہ آئی کہ موسی نے اوس کلام مقدس الہی سے کیا سمجھا بوجھا حدیث جابر مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جب
اللہ نے موسی سے دن طور کے بات کی تو وہ بات سوا اوس بات کے تھی جو دن ندا کے کی تھی موسے نے کہا اے
رب کیا یہ تیرا کلام ہے جو تو نے مجھ سے کہا فرمایا اے موسی مینے گفتگو کی ہے تجھ سے دس ہزار زبان کی
قوت سے مجھکو ساری زبانون کی قوت ہے اور اس سے بھی زیادہ طاقت ہے موسی پھر کر پاس بنی اسرائیل

کے آئے کہا ہم سے حال کلام رحمن کا بیان کرو کہا تم کو طاقت نہیں کیا تمنے آوازین کڑک کی نہین سنی ہین
جو احلی حلاوت مین تم سنتے ہو یہ آوازین قریب ہین اوس سے نہ ویسی اَخْرَجَہُ الْبَزَّارُ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَبُوْنُعَیْمٍ
فِی الْحِلْیَۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ پاک کی بات چیت موسی
علیہ السلام سے دو بدو ہوئی زمخشری کا یہ کہنا کہ ایک کلام منطوق ہر کو بعض اجرام مین پیدا کر دیا تھا جسطرح الواح
مین محفوظ پیدا کیا ہے انتہے مذہب معتزلہ ہے یہ مذہب فاسد کاسد ہر کتاب و سنت اس مذہب کو رد کرتے
ہین اوس درخت و جرم کا کیا حوصلہ ہے کہ وہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ کہے سادات حنابلہ و اہلحدیث کا مذہب یہہ ہے
کہ اللہ کا کلام با حروف و اصوات مقطعہ ہے اور قدیم ہے اور یہی اونکا مذہب حق ہے سنت مطہرہ بہی اسی
کے ساتھ ناطق ہے جمہور متکلمین کہتے ہین کہ کلام الٰہی ایک صفت مغایر ہے ان حروف و اصوات سے مراد
انکی کلام نفسی ہے لیکن سنت مطہرہ سے کہین ہوا تک اس کلام نفسی کی معلوم نہین ہوتی نری ان صاحبون
کی ہوا بندی ہے اسیطرح شیخ نے تاویلات مین ذکر کیا ہے کہ موسی نے ایک آواز سنی جو دلیل تہی کلام اللہ
پر سو یہ قول بہی ظاہر البطلان مخالف نص قرآن مباین حدیث سید انس و جان ہے ایک جماعت سلف
خلف نے خوض کرنے سے تاویل صفت کلام الٰہی مین خاموشی اختیار کی فقط اتنا کہا ہے کہ اللہ پاک
متکلم بکلام قدیم ہے اوسکا کلام حرف و صوت ہر مگر لائق اوسکی ذات رفیع السمات کے مشابہ کلام مخلوق
کے نہین ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی بہرحال موسیٰ نے اللہ کی بات سنکر شوق دیدار سرکت
شعار فیض و ثمار نور آثار ظاہر کیا کہا اے رب ذرا تو آپ کو مجہے دکہا بہی دے اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ
کے نزدیک رویت الٰہی فی الجملہ جائز تہی اگر مستحیل ہوتی تو سوال ہی کا ہیکو کرتے اللہ پاک نے جواب دیا کہ
تو مجہہ کو نہین دیکہہ سکتا ہے یعنے اس چشم فانی سے بطور سوال ملکہ چشم باقی سے بطریق عطا و نوال یا اس
وقت کہ تو طلب رویت کرتا ہے نہین دیکہہ سکیگا یا دیکہنے والا جبتک کہ دار دنیا مین ہو نہین دیکہہ سکتا ہو

بے فنائے خود میسر نیست دیدار شما . . مے فروشد خویش را اول خریدار شما

ہان رویت حق سبحانہ و تعالی کی دار آخرت مین احادیث متواترہ سے ثابت ہو چکی ہے جو شخص عارف سنت مطہرہ
عالم حدیث شریف ہو اوسپر یہ ثبوت مخفی نہین جدال و گیدڑ بہبکی کرنا ایسے مسئلے مین بیفائدہ ہو کچہ حاصل
نہین کیونکہ حق کا رستہ صاف اور کہلا ہوا ہے یاد رہے بات ہو کہ انسان کا نشو و نما جس مذہب پر ہوتا ہے
اور آبا و اہل بلد کو جس مشرب پر پاتا ہے اور جو امر عادت سے اس شریعت حقہ مین مطلوب ہے اوس پر آگاہ

نہین ہوتا تو ایسا شخص سناک تعصب سخن پروری مین گرفتار ہو جاتا ہے متعصب کی آنکھہ گو درست ہو مگر اوسکو
دل کی آنکھہ اندہی ہوتی ہے اوسکی کان سماع حق سی بہرے ہوتے ہین اوسکی زبان حق گوئی سے گونگی ہو
جاتی ہے وہ درپے دفع حق ازالہ صواب کے ہوتا ہے اور گمان یہ ہے کہ وہ آپ کو دافع باطل سمجھ رہا ہے او جس
اعتقاد پر ناشی و نامی ہوا ہے اوسی کو حق سمجھتا ہے نظر صحیح تلقی مدلول کتاب و سنت اذعان و تسلیم قرآن و
حدیث جو اللہ نے اوسکے ذمہ پر واجب کیا ہے اوس سے غافل جاہل عاطل رہتا ہے جب سے یہ مذاہب بوجہ
اصول و فروع مین حادث ہوئے ہین تب سی اہل انصاف بہت کم نظر آئے دروازے حق کے بند ہوگئے رستہ انصاف
کا مسدود ہوگیا یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اسجگہہ لَنْ اُرٰی نہ فرمایا کہ کہین نفی جواز کی نہ سمجھی
جاوی اگر ذات پاک اوسکی مرئی نہ ہوتی تو ضرور یہ خبر دیتا کہ اِنَّہٗ لَیْسَ بِمَرْئِیٍّ کیونکہ وہ حالت احتیاج بیان
کی تہی اہل بدعہ و خوارج و معتزلہ و بعض مرجیہ نے ظاہر لفظ سے تمسک کرکے کہا ہے کہ حرف لَنْ واسطے
تابید و دوام کے ہے حالانکہ یہ دعوی غلط ہے کوئی نص اہل لغت عربیہ وغیرہ کی شاہد اس مدعا پر نہین
ذکر کی شخص اوسکا قائل ہے بلکہ کتاب و سنت برخلاف اس دعوی کے ہین اللہ تعالی نے حق یہود مین فرمایا
ہے وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا حالانکہ وہ دن قیامت کو موت کی تمنا کرین گے کما قال تعالی وَنَادَوْا یَا مَالِکُ
لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ وقولہ یَا لَیْتَہَا کَانَتِ الْقَاضِیَۃَ اور احادیث تو زیادہ تر شمار سے ہین بہرحال مراد
اسجگہہ رویت دنیاوی تہی اشعریہ کہتے ہین کہ تعلیق رویت کی ساتہہ استقرار جبل کے دلیل ہے اس بات پر
کہ رویت جائز ہے ممتنع نہین ہے لکن مخفی نہین کہ وہ رویت اُخرویہ ایک الگ چیز ہے او خلاف درمیان
معتزلہ و اشعریہ کے بابت رویت اُخروی کے ہے نہ رویت دنیاوی کے زمن صحابہ مین بہی اس بابت
اختلاف رہا ہے دک بمعنے مدکوک یعنی مدقوق ہے مطلب یہ کہ پہاڑ خاک ہوگیا یا برابر زمین کے ہوگیا یا ایک
چہوٹا سا ٹیلہ بن گیا کسائی نے کہا دک کہتے ہین چوڑے پہاڑون کو دکاوات کہتے ہین مٹی کے ٹیلون
کو جو موٹے نہین ہوتے ہین عطیہ عوفی نے کہا پہاڑ ایک ریل ہائل ہوگیا کلبی نے کہا چہوٹی چہوٹی ٹیکریان
ہوگئین کسینے کہا پہاڑ کا نام زبیر تہا ضحاک نے کہا اللہ نے اپنا نور برابر منخر ثور کے ظاہر کیا ابن سلام و کعب نے کہا تجلی نہین
کی مگر برابر ناکے سوئی کے سدی نے کہا بقدر خنصر کے ابن عباس نے کہا وہ پہاڑ طور تہا خنصر کی برابر تجلی سے خاک
ہوگیا سہل بن سعد نے کہا برابر ایک درہم کے ستر ہزار پردون سی وہ نور ظاہر ہوا تہا موسی علیہ السلام اوس نور
کے ہول سے بیہوش ہوگئے کلبی نے کہا یہ بیہوشی دن جمعرات کی ہوئی تہی روز عرفہ کے اسکی صبحکو روز جمعہ دن نحر کی

[illegible]

توریت دی گئی ابن عباس نے کہا جب تک اللہ نے چاہا بیہوش رہے قتادہ نے کہا مر گئے مگر قول اول اولی ہو بدلیل لفظ افاق واقدی نے کہا جب موسی علیہ السلام بیہوش ہوکر گر پڑے تو فرشتون نے کہا ابن عمران کو کیا ہوا ہے جو سوال رویت کیا پہر حال جب ہوش مین آئے سمجھے کہ مینے ایک امر عظیم کا سوال کیا تہا جسکا چاہنا لائق نہ تہا تب سبحانک کہا سوال بے اذن سے تنزیہ چاہی یا رویت دنیا یا سارے نقائص سے پہر ویسے سوال کرنے سے توبہ کی قرطبی نے کہا ساری امت کا اجماع ہے اسپر کہ یہ توبہ کسی گناہ سے نہ تہی کیونکہ انبیا معصوم ہوتے ہین کسی نے کہا قتل قبطی سے توبہ کی ذکرہ القشیری لکن یہ قول اسجگہہ بلاوجہ ہے کسی نے کہا چونکہ رویت مخصوص باتحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تہی اسلیے اوس سے روکے گئے تب کہا تُبتُ اِلَیک یعنے ایسے سوال سے توبہ کرتا ہون یہ قول نہایت بعید ہے پہر کہا مین پہلا ایمان لانیوالا ہون اپنی قوم موجودہ سے اس عصر مین ساتہہ اس اعتقاد کے کہ تو دنیا مین مرئی نہین ہوتا ہے باوجود جواز رویت کے قَالَ يٰمُوسٰىٓ اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ○ فرمایا اے موسے مینے تجہہ کو امتیاز دیا لوگون سے اپنے پیغام بہیجنے کا اور اپنے کلام کرنے کا سو جو مینے تجہہ کو دیا اور شکر کرہ اور لکہدی ہمنے اوسکو تختون پر ہر چیز مین سے سمجہوتی اور بیان ہر چیز کا سو پکڑ انکو زور سے اور کہہ اپنی قوم کو کہ پکڑ رہین اوسکی بہتر باتین اب مین تم کو دکہاؤن گا گہر بے حکم لوگون کا **ف** انکی بہتر باتین یعنے جو کرنے کے حکم مین اور بری باتین جنکے نہ کرنے کا حکم ہے دکہاؤن گا گہر بے حکمون کا یعنے اگر تم حکم پر نہ چلوگے تو تمکو اس طرح ذلیل کرین گے جسطرح شام کا ملک اونسے چہین کر تم کو دیا انتہے **ف** اللہ پاک نے ذکر کیا کہ ہمنے موسی سے یہ خطاب کیا کہ تم کو ہمنے ساری اہل زمان مین سے واسطے اپنی رسالت وکلام کے منتخب کر لیا ہے اس مین شک نہین کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید ولد آدم ہین کیا اولین اور کیا آخرین اسی لیے اللہ نے اون کو مختص کیا تہا ساتہہ ختم نبوت ورسالت کے انکی شریعت قیام ساعت تک مستمر رہیگی انکے اتباع ساری انبیا ومرسلین کے اتباع سے زیادہ ہونگے حضرت کے بعد شرف وفضل ابرہیم خلیل علیہ السلام کو ہے پہر موسی کلیم الرحمن علیہ السلام کو اسی لیے یون فرمایا کہ اے موسی مینے تجہکو اپنا کلام دیا ہے تجہہ سے سرگوشی کی ہے تو اس بات پر شکر بجا لا جو بات تیری طاقت مین نہین ہے اوسکو مت مانگ پہر یہ خبر دی کہ ہمنے واسطے موسی علیہ السلام کے اون الواح مین ہر طرحکی نصیحت وموعظت وہر شے کی تفصیل لکہدی ہے کہتے ہین یہ الواح جواہر کے تہے اللہ نے اون

تختیون پر مواعظ و احکام مفصلہ مبینہ حلال و حرام تحریر فرما دیے تھے وہ الواح مشتمل تھے توریت پر جسکو حق مین
یون ارشاد کیا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَکْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ بعض
نے کہا الواح قبل توریت کے دیے گئے تھے اللہ ہی جاننے ہر تقدیر پر یہ الواح بعوض سوال رویت عطا ہوئی تھی
رویت سے منع کیا گیا تھا واللہ اعلم قوت سے پکڑنے کا یہ مطلب ہے کہ عزم طاعت پر رکھو قوم سے بھی کہدو کہ وہ احسن
توریت کو پکڑے رہین ابن عباس نے کہا موسیٰ مامور تھے ساتھ اس امر کے کہ جس امر کا حکم قوم کو دیا گیا ہے اوس میں
جو امر سخت تر ہو اوسکو وہ اختیار کرین ۔ دکھانے سے فاسقین کے گھر کی یہ مراد ہے کہ جو کوئی خلاف میرے حکم کے کریگا
مین تم کو اوسکا انجام دکھا دونگا کہ کس طرح وہ بسبب خروج کے میری طاعت سے طرف دمار و ہلاک کے
پہونچا ابن جریر نے کہا یہ ارشاد بطور تہدید و وعید کے ہے واسطے عصاۃ و مخالفین امر و فساق کی یہی معنے مجاہد و
حسن بصری سے بھی مروی ہین یا مراد اہل شام ہین کہ ہم اونکے گھر بار تم کو دینگے یا مراد منازل قوم فرعون
ہین مگر اول اولیٰ ہے یعنے جسطرح کوئی شخص کسی سے کہتا ہے کہ اب کل تجھکو معلوم ہو جاویگا کہ انجام
حال مخالف کا کیا ہے اوسی طرح یہ تہدید اللہ پاک نے بیان فرمائی واللہ اعلم کیونکہ یہ ارشاد بعد انفصال موسیٰ
و قوم موسے کے بلاد مصر سے تھا مخاطب اس خطاب کے بنی اسرائیل تھے قبل دخول تیہ کے **ف** فتح البیان
کا لفظ یہ ہے اصطفا کہتے ہین اختیار و اجتبا کو اللہ نے موسیٰ کو اون کے معاصرین پر برگزیدہ و پسند کر لیا رسول
بھی بنایا کلیم بھی ٹھیرایا پھر کہا اس شرف کریم فضل جسیم کا شکر ادا کر بنی اسرائیل جس چیز کے دین و دنیا مین محتاج
تھے وہ سب الواح مین لکھدی سدی نے کہا یعنے ہر امر و نہی یہی قول مجاہد کا بھی ہے سلف کا اختلاف ہے
کہ الواح مین کیا چیز مکتوب تھی حمل مکتوب پر جمیع اوامر و نواہی وغیرہا پر کوئی مانع نہین ہے یہی الواح تورات
تھے کسی نے کہا سبز زمرد کے تھے کسی نے کہا یاقوت سرخ کے کسی نے کہا زبرجد سبز کے کسی نے کہا ٹھوس پتھر کے
کسی نے کہا چوب خشک کے کسی شے کے بھی ہون مگر آسمان سے اوترے تھے عدد الواح و مقدار طول و عرض
مین اختلاف ہے لوح کی جمع الواح ہے لوح اسلیے کہتے ہین کہ اوس مین معانی لائح و واضح ہوتے ہین اللہ
نے کتابت کو طرف اپنے نفس مقدس کے اسناد کیا واسطے تشریف مکتوب کے ورنہ وہ الواح حکم الٰہی سے
لکھے گئے تھے بعض نے کہا اوس کتابت کو اللہ نے الواح مین مخلوق کر دیا تھا حدیث شریف مین آیا ہے
اللہ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا توریت کو اپنے ہاتھ مبارک سے لکھا درخت طوبے اپنے ہاتھ سے لگایا
دوسری لفظ یہ ہے کہ فردوس کو اپنے ہاتھ سے جمایا ذَکَرَهُ الدَّارِمِیُّ وَاَبُو النَّجَّارِ وَغَیْرُهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن الحارث محفوظ یہی کہ حدیث موقوف ہی اوسکی سند مین ابو معشر متکلم فیہ ہے ابن عمر نے کہا اللہ نے چار چیزین
اپنے ہاتھہ سی پیدا کی ہین عرش و قلم و عدن و آدم میسرہ نے کہا اللہ نے کسی شئے کو اپنی مخلوق مین سے نہین چہوا سوا
تین چیزون کے آدم کو اپنے ہاتھہ سے بنایا توریت اپنے ہاتھہ سی لکھی جنت عدن کو اپنے ہاتھہ سی لگایا اسی کے
لگ بہگ کعب سے بہی مروی ہے رَوَاهُمَا اللّٰلکائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتی ہین اللہ نے الواح
واسطے موسیٰ کے لکھے موسیٰ قلمون کی آواز لوح مین سنتے تہے جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ مرفوعاً کہتے ہین وہ
الواح جو موسیٰ پر اوتری جنت کی بیر کے تہے ہر لوح کا طول بارہ گز کا تہا اَخْرَجَهُ اِبْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَبُو الشَّیْخِ
وَابْنُ مَرْدُوْیَہ سعید بن جبیر نے کہا لوگ کہتی ہین وہ الواح سرخ یاقوت کی تہے مین کہتا ہون زمرد کے تہے
کتاب زرین تہی سونیکی اللہ نے اوسکو اپنے ہاتھہ سی لکھا آسمان والون نے آواز اقلام کی سنی انتہےٰ اللہ سعید
پر رحم کرے انکو ایسی بات اپنے جی سے کہنا کیا ضرور تہا جو کہ رے سے نہین کہی جاتی ہے نہ حدس سی ظن غالب
یہی کہ اکثر سلف رحمہم اللہ تعالیٰ ایسی باتین یہود سے پوچہا کرتے تہے اسی سبب سے اون کے اقوال مختلف و
مضطرب آئے ہین ایک کہتا ہے کہ وہ تختیان لکڑی کی تہین دوسرا کہتا ہے یاقوت کی تہین تیسرے نے
کہا زمرد کی جو تہے نے کہا زبرجد کی کسینے کہا اولے کی کسینے کہا پتہر کی ٹہیک بات یہ ہے کہ وہ الواح
تہے اون مین کتاب توریت لکہی تہی اللہ جانے کس چیز کے تہے ہمکو بعد اس مدت دراز کے کوئی ضرورت
اس کرید کی نہین ہے نہ ہم یہود کی بات کو سچا کہہ سکتے ہین نہ جہوٹہا بنا سکتے ہین نہ اس بال کی کہال نکالنے
مین کوئی نفع دنیاوی یا اُخروی متصور ہے جتنا اللہ پاک نے قرآن پاک مین اپنے پیغمبر پاک سے فرمایا ہے
اوسپر ایمان لانا اور ہندی کی زیادہ چندی نہ کرنا کافی و وافی شافی ہے بہرحال توریت مقدس مین ایک تو
موعظت تہی واسطے بنی اسرائیل وغیرہم کے جو کوئی اوس سے نصیحت پکڑنا چاہتا حقیقت موعظت کی تذکیر
و تحذیر ہی یعنے یاد دلانا انجام نیک کا ڈرانا انجام بد سی دوسری چیز اوس مین تفصیل تہی ہر شے کی یعنے جو جو کام
محتاج توضیح تہے جو امور و نواہی و حلال و حرام لائق تبیان تہے اون سب کا ذکر کیا گیا تہا کہتے ہین
توریت ستر شتر کا وزن تہا کسینے اوس کتاب شریف کو پورا نہ پڑہا مگر چار شخصون نے موسیٰ و یوشع
و عزیر و عیسیٰ علیہم السلام نے پہر اللہ نے کہا ملے موسیٰ لے اوسکو یعنے الواح کو یا رسالات کو یا ہر شے کو یا توریت
کو بہت کوشش و نشاط سی ابن عباس نے کہا ہوشیاری سی ربیع بن انس نے کہا طاعت سے سدی نے کہا جہتا د
سے کسی نے کہا قوت قلب سے کسی نے کہا صحت عزیمت و نیت صادقہ سی ہو سکتا ہے کہ لفظ قوت سی یہ سبب

امور مراد ہون پہر فرمایا کہ قوم کو بہی حکم دے کہ وہ بہتر سے بہتر چیز کو جو توریت مین لکہی ہے جسکا اجر غیر سے بڑہکر ویشتہ
ہے اوسکو لیوین اختیار کرین کقولہ تعالی اِتَّبِعُوا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ وقولہ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ
منجملہ احسن کے ایک یہ ہی کہ غیر پر صبر کرے اوسکا قصور معاف کرے عمل عزیمت پر بجالائے نہ رخصت پر فریضہ
پر چلے نہ نافلے پر فعل مامور ترک محظور صبر علے المقدور اختیار کرے ابن عباس نے کہا حلال کو حلال حرام کو حرام
سمجہے امثال مین تدبر کرے متشابہ پر متوقف ہو موسی علیہ السلام ساری قوم سے بڑہکر عابد تہے اس لیے ہوم
اون کو ہوا دہ قوم کو نہ ہوا حسن نے کہا یعنی احسن کے واجب مندوب مباح داخل ہے احسن سے مراد اخذ بالشدہ و
اشق علی النفس ہے یا احسن بمعنی حسن ہے سو ساری توراۃ حسن تہی اب دکہاؤن گا مین تم کو گہر فساق یعنی
کفار کا یہی قول ہے ابن عباس کا مراد دار فاسقین سے اس جگہہ زمین مصر ہے جو پاس فرعون اور اوسکی
قوم کے تہی قالہ عطیۃ العوفی یا منازل عاد وثمود یہ قول ہے کلبی کا یا جہنم یہ قول ہے حسن وعطا کا یا منازل
جبابرہ وعمالقہ تاکہ اون کو دیکہہ کر عبرت پکڑین یہ قول ہے سدی کا یا ملک شام جہان منازل قرون ماضیہ تہے
یا مراد لفظ دار سے ہلاک ہے یعنے عنقریب تم کو ہلاک فاسقین کا ملاحظہ کراؤنگا مجاہد نے کہا مراد بازگشت
ہے طرف آخرت کے قتادہ نے کہا مراد منازل دنیا ہین دکہلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم تمکو اون گہرون مین
بطور ارث کر داخل کرین گے بعض نے اسی جگہہ سے سَاُوْرِثُکُمْ پڑہا ہے کما فی قولہ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ
کَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَہَا قالہ ابو السعود یہ قول رد کرتا ہے اوس قول کو کہ مراد
گہر سے اسجگہہ جہنم ہے سیوطی سے تعجب ہے کہ اونہون نے بعد اس خلاف مقرر کے کسطرح اوسکو بدعوی تصحیف
وتحریف رد کیا حالانکہ کتاب حسن المحاضرہ مین لکہا ہے کہ اکثر لوگون کی زبان پر یہ بات مشتہر ہے کہ مراد دار
فاسقین سے مصر ہے حالانکہ ابن الصلاح وغیرہ حفاظ نے کہا ہے کہ یہ غلط تصحیف سے پیدا ہوا ہے مجاہد
وغیرہ مفسرین سلف سے تفسیر سَاُوْرِیْکُمْ الخ مین مَصِیْرَہُمْ آیا ہے اوسکی تصحیف ہوگئی انتہے جمہور مفسرین
کا قول ہے کہ بنی اسرائیل شام کو جاکر پہر طرف مصر کے آئے اور زمین قبط واموال قبط کے مالک ہو گئے قرطبی
وکرخی نے کہا یہ قول حسن ہے بعض نے کہا کہ مصر کو پہر کر نہین آئے یہ قول سخت ضعیف ہے سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ

الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِہَا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ
لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا عَنْہَا
غٰفِلِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ ؕ ہَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

مین پھیر دونگا اپنی آیتون سے اونکو جو بڑائی ڈھونڈھتے ہین ملک مین ناحق اور اگر دیکھین ساری نشانیان یقین
نکرین انکو اور اگر دیکھین راہ سنوارکی وہ نہ پکڑین اوسکو راہ اور اگر دیکھین راہ الٹی اوسکو ٹھہراوین راہ اوسکو یہ اسلیے کہ اونہون نے جھوٹھہ جانین ہماری
آیتین اور ہو رہے اون سے بے خبر **ف** الواح دیکر یہ بھی فرمادیا کہ قوم کو تقید کرو کہ عمل کرین اور یہ بھی فرمادیا کہ جو
بے انصاف ہین اور حق پر ست نہین اون کے دل مین پھیر دونگا اوسپر عمل نہ کرین سکے یعنی ہدایت اور ضلالت
دونو اسیپاک کیطرف سے ہین اسیطرح بہشت اور دوزخ انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ پاک فرماتا ہے مین منع کرونگا
فہم حجج و ادلہ واللہ کا میری عظمت و شریعت واحکام کا قلوب متکبرین پر میری طاعت سے جو کہ تکبر کرتے ہین
لوگون پر ناحق یعنے جسطرح اونہون نے ناحق غرور کیا اسی طرح اللہ نے انکو جاہل بنا کر ذلیل وخوار کردیا کقوله
تعالى وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وقوله تعالى فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ
قُلُوبَهُمْ بعض اہل علم نے کہا ہے جو آدمی شرمگین یا مستکبر ہوتا ہے اوسکو علم نہین آتا کسی نے کہا جس نے ایک
دم ذل تعلم پر صبر نہ کیا وہ ساری عمر ذل جہل مین رہا سفیان بن عیینہ نے کہا یعنے مین اون سے فہم قرآن کا چھین
لونگا اور اپنی آیتون سے انکو پھیر دونگا ابن جریر نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت خطاب ہے اس
امت کو ابن تیمیہ کہتے ہین یہ کچھ لازم نہین ہے مراد ابن عیینہ کی یہ ہے کہ یہ حکم مطرد ہے حق مین ہر امت کے
درمیان کسی امت اور اس امت کے اس بارے مین کچھ فرق نہین ہے واللہ اعلم یہ ارشاد کہ اگر نشانیان بھی دیکھین
تو بھی ایمان نہ لاوین مثل اوس آیت کے ہے إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ پھر فرمایا کہ
اگر راہ رشد و طریق نجات اون کو ظاہر ہو تو بھی اوس رستے پر نہ چلین اور اگر شرک ہلاک وضلال کی دیکھہ
پائین تو اوسی کو رستہ بناوین یہ اسلیے کہ اونکے دل ہماری آیتون کے مکذب اور عمل سے غافل ہین پھر فرمایا کہ
اعمال مکذبین آیات ولقای آخرت کی حبط ہین یعنی اگر مرتے دم تک اوسی حال پر مستمر رہے ہین انکو جزا اونکے
عمل کی ملے گی خیر کی خیر شر کی شر کما تدین تدان **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ ہم متکبرون کو فہم
کتاب یعنی قرآن پاک سے روکدینگے یہ قول سفیان بن عیینہ کا ہے سدی نے کہا تفکر کرنے سے آیات مین
پھیر دینگے ابن جریج نے کہا مراد آیات سے خلق ارض وسموات ہے آسمان وزمین خدا کی نشانیان ہین کسینے
کہا ایمان سے پھیر دینگے وہ ہرگز تصدیق اون آیات کی نہ کرینگے بعض نے کہا یہ صرف نفع سے ہے جزا ہے
انکی تکبر کی یا یہ مراد ہے کہ انکے دلون پر مہر لگادینگے وہ تفکر و اعتبار سے باز رہجاوینگے پھر کسینے کہا مراد آیات
سے نو معجزے حضرت موسی علیہ السلام کے ہین کسی نے کہا کتب منزلہ مین کسی نے کہا خلق عالم ہے کوئی مانع اس سے نہین

کہ لفظ آیات کا حمل ان سب معانی پر کیا جاوے تکبر کہتے ہین اظہار کبر نفس کو غیر پر یہ صفت فقط ہے حق مین عباد کی
یعنے وہ یہ خیال کرتے ہین کہ ہم اورون سے افضل ہین یہ تکبر کرنا اون کا ناحق ہے وہ کوئی سی بہی نشانی آیات منزلہ
یا تکوینیہ یا معجزات سے دیکہین ہرگز ایمان نہ لاوینگے اونکا کام یہ ہے کہ سبیل ہدایت کو ترک کرین راہ غی پر چلین رشد
سے مراد حق و سداد و صواب ہے جس کو اونہون نے چہوڑ رکہا ہے غی سے مراد ضلال و باطل ہے جسکو اونہون نے
اختیار کر لیا ہے یہ تکبر و عدم ایمان بآیات و تجنب سبیل رشد و سلوک سبیل غی اسلیے ہے کہ وہ مکذب ہین
ہماری آیات کے اور غافل ہین تامل و تدبر کرنے سے اون مین سے جو لوگ ہماری آیتون کو جہٹلاتے ہین لقائے
آخرت کو دروغ بتاتے ہین اون کے اعمال حبط یعنے باطل ہین گو ظاہر مین بصورت طاعت کیون نہ ہون
جیسے صدقہ و صلہ اگرچہ حالت کفر مین وہ طاعات اونکی کَانْ لَمْ تَكُنْ ہین یا یہ مراد ہے کہ وہ باطل ہین بعد اسکے
کہ مرجوۃ النفع تہے بر تقدیر اسلام کیونکہ حدیث مین آیا ہے اَسْلَمْتَ مَآ اَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ یہ جزا نہین ہے
مگر اونکے عمل کی کہ جیسا کرتے ہین ویسا ہی پاوینگے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ وَ
لَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ۝ بنا لیا موسی کی قوم نے اوسکے پیچہے اپنے زیور سے بچہڑا ایک دہڑ اوس مین گاؤ کی آواز یہ نہ دیکہا
کہ وہ اون سے بات نہین کرتا اور نہ دکہاوے راہ اوسکو ٹہیرا لیا اور وہ تہے بے انصاف اور جب پچہتائے
اور سمجہے کہ ہم بہکے کہنے لگے اگر نہ رحم کرے ہم کو رب ہمارا اور نہ بخشے تو بیشک ہم خراب ہونگے **ف**
اللہ نے خبر دی اون لوگون کی جو منجملہ بنی اسرائیل کے بچہڑے کو پوج کر گمراہ ہوگئے کہ سامری نے قبط کے
زیور سے جو اونہون نے مستعار لیا تہا واسطے اونکے ایک شکل بچہڑے کی بنا کر ایک مٹہی مٹی جسکو اثر
اسپ جبریل علیہ السلام سے لیا تہا اوسکے منہ مین ڈالدی وہ آواز کرنے لگا خوار کہتے ہین گاؤ کی آواز کو موسی
علیہ السلام تو میقات طور پر گئے تہے اون کے پیچہے اونہون نے یہ بدطوری کی اللہ نے موسی کو وہین طور
پر اسحال کی خبر دی چنانچہ فرمایا اِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ مفسرین کا اختلاف
ہے کہ وہ دہڑ گوشت و خون کا آواز کرنے لگا یا بدستور سونیکا رہا اوسکے اندر ہوا گہستی اوس سے گاؤ کی سی
آواز نکلتی یہ دو قول ہین واللہ اعلم کہتے ہین جب دہڑ نے آواز کی تو بنی اسرائیل اوسکے ارد گرد ناچنے
لگے فتنے مین پڑ گئے سامری نے کہا تمہارا اللہ و موسیٰ کا اللہ یعنے معبود یہی دہڑ ہے اور اللہ کو بہول گیا

وقف لازم

اللہ تعالی نے کہا افلا یرون الا یرجع الیہم قولا ولا یملک لہم ضرا ولا نفعا اور اس جگہہ یون فرمایا
کہ اونہون نے نہ دیکہا کہ وہ اون سے بولتا نہین ہے غرضکہ وہ محبت عجل مین اندہے بہرے ہوگئے جس طرح حدیث
مین آیا ہے حبک الشیء یعمی ویصم اونکی ابصار پر جہل وگمراہی کا پردہ پڑگیا پہر جب سمجہے کہ وہ بہک گئی ہین
تو اپنے فعل پر نادم ہوکر معترف بگناہ ہوئے اللہ پاک سے التجا کرنے لگے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جب
موسی طور پر واسطے مناجات کے گئے تو یارون نے اوس زیور سے جو واسطے آرایش عید کے قوم فرعون سے عاریت
لیا تہا اور پہر ایک مصر سے نکلنا ہوا تو وہ زیور اونہین کے ہاتہہ مین رہگیا فرعون مع قوم ڈوب گیا یہ اوسکے
مالک ہوگئے ایک بچہڑا بنایا حُلی حَلی حِلی ہر سہ طور پر آیا ہے وہ زیور چاندی سونیکا تہا جس سے بچہڑا بنایا وہ گاؤ
کی بولی بولتا تہا جمہور مفسرین وابن عباس وحسن وقتادہ کا یہی قول ہے خوار کے معنے ہین صیاح بنایا تو سامری
نے تہا مگر اضافت طرف قوم کے فرمائی اسلیے کہ سامری اوسی قوم کا ایک شخص تہا وہ سب اسکے فعل سے راضی
تہے قتادہ نے کہا وہ ایک جسد تہا لحم ودم کا بعض نے کہا جسد بے روح ہوا آمد وشد ہوا سے آواز کرتا تہا قول
اول اولی ہے کیونکہ گاؤ کی بولی بولتا تہا وہب نے کہا آواز سنی جاتی تہی مگر حرکت نہ کرتا سدی نے کہا آواز بہی کرتا
چلتا پہرتا بہی بعض نے جوار جیم سے پڑہا ہے یعنی آواز سخت کی اللہ نے فرمایا اونہون نے یہ بہی نہ سوچا کہ یہ
کیسا معبود ہے جسکو بات کرنیکی طاقت نہین ہے یہ کیا نفع وضرر پہونچا سکے گا یا کوئی راہ بتاوے گا وہ اس
کار مین ستمگار نابکار تہے لکن جب موسی علیہ السلام میقات سے پہر کر آئے اور اونکو یہ بات ظاہر ہوئی کہ
وہ اللہ کی نافرمانی مین مبتلا ہوگئے ہین عجل کو پوج کر تو پشیمان ہوکر استغاثہ وتضرع وابتہال وسوال و
غفران واعتراف گناہ کرنے لگے سورۂ طہ مین آوے گا کہ یہ کلام انکا بعد رجوع موسی کے طور سے تہا
اور بیان اوسکو رجوع پر مقدم کیا ہے اس قصد سے کہ جو قول وفعل اون سے صادر ہوا ہے اوسکی حکایت
ایک ہی جگہہ مین آجاوے ولما رجع موسی الی قومہ غضبان اسفا قال بئسما خلفتمونی من بعدی
اعجلتم امر ربکم والقی الالواح واخذ براس اخیہ یجرہ الیہ قال ابن ام ان القوم
استضعفونی وکادوا یقتلوننی فلا تشمت بی الاعداء ولا تجعلنی مع القوم الظلمین ۝ قال
رب اغفر لی ولاخی وادخلنا فی رحمتک وانت ارحم الرحمین ۝ جب پہر آیا موسی اپنی
قوم مین غصے بہرا اور افسوس بولا کیا بری جگہہ رکہی تمنے میرے بعد کیون جلدی کی اپنے رب کی حکم سے اور
ڈالدین وہ تختیان اور پکڑ پہرا اپنے بہائی کا لگا کہینچنے اپنی طرف وہ بولا کہ اے میری ماں کے جنے

ع ۱۸ ۸

لوگون نے مجھے بودا سمجھا اور نزدیک تھے کہ مجھے مار ڈالین سو مت ہنسا مجھ پر دشمنون کو اور نہ ملا مجھکو گنہگار لوگون
مین بولا اے رب معاف کر مجھکو اور میرے بھائی کو اور داخل کر اپنے رحم مین اور تو سب سے زیادہ رحم کرنیوالا
ہے **ف** حضرت ہارون اور انکی اولاد حضرت موسیٰ کی امت مین امام تھے لیکن جب اون کی جای خلیفہ
ہوئے تو بہت حکم مین نہ رہی خلافت اور کی قسمت مین تھی خلیفہ وہ کہ امت کو دین اور دنیا کی بندوبست
مین رکھے جسطرح پیغمبر سنوار گیا تاکہ نصرت حق اون کی ساتھ رہی اور امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار ہو جو خدمت
دنیا ز پیغمبر سے منظور ہو سو است اون سی کرے تاکہ برکت اور قبول پاوین توریت مین امام سے لوازم دیکھے
تو معلوم ہوا تھے ابو الدردا نے کہا اسف کہتے ہین اشد غضب کو سو خلافت سے مراد عبادت عجل ہے استعجال
امر رب سے یہ مراد ہے کہ تم نے میرا آنا اپنے پاس جلد چاہا حالانکہ وہ تقدیر طرف سے خدا کے تھی الواح زمرد یا
یاقوت یا برد یا سدر کے تھے جنکو ہاتھ سے ڈالدیا اس مین دلیل ہے مضمون حدیث پر لَيْسَ الْخَبَرُ
كَالْمُعَايَنَةِ ظاہر سیاق یہی کہ القاء الواح کا براہ غضب کے قوم پر تھا یہی قول ہے جمہور سلف و خلف کا ابن
جریر نے قتادہ سے اس جگہہ پر ایک قول غریب نقل کیا ہے جسکی اسناد طرف حکایت قتادہ کی صحیح نہین ہے
ابن عطیہ اور بہت سے علما نے اوسکا رد کیا ہے اور یہی لائق بھی ہے گویا قتادہ نے اوس قول کو بعض اہل
کتاب سے حاصل کیا ہے اہل کتاب مین کذابین و ضاعین افاکین و زنادقہ ہوتے ہین بھائی کا سر پکڑ کر اسلیے
کھینچا کہ کہین اونہون نے نہی منکر مین تقصیر نہ کی ہو جسطرح دوسری آیت مین آیا ہے قَالَ يَا هَارُونُ
مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا أَلَّا تَتَّبِعَنِ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا
بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي اور یہان یون کہا ابْنَ
أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي الخ یعنے تو مجھکو اون گنہگارون مین شامل نہ کر مان کا بیٹا اس لیے کہا کہ
زیادہ رقت و نفع دے ورنہ موسیٰ ہارون کے حقیقی بھائی ایک ہی مان باپ سے تھے نہ فقط مان کی
طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو برات ساحت ہارون متحقق ہو گئی جسطرح کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے وَلَقَدْ
قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي تو
اوسوقت موسیٰ نے یہ دعا کی رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ ابن عباس نے کہا حضرت صلعم نے فرمایا ہے يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَىٰ لَيْسَ
الْمُعَايِنُ كَالْمُخْبَرِ أَخْبَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ قَوْمَهُ فُتِنُوا بَعْدَهُ فَلَمْ يُلْقِ الْأَلْوَاحَ فَلَمَّا رَآهُمْ وَعَايَنَهُمْ
أَلْقَى الْأَلْوَاحَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فتح البیان کا لفظ یہی **ف** محمد بن کعب نے کہا اسف ایک اور درجہ

ہے سو اسے غضب کے سخت تر غضب ہے ابن عباس و سدی نے کہا اسف حزن ہی ہیف حزین ہی واحدی نے کہا
دونون قول قریب یکدیگر ہین اسلیے کہ غضب حزن سے حزن غضب سے ہوتا ہے جب کوئی امر مکروہ و ناخوش
تجہہ سی کم درجہ شخص کیطرف سے تیرے پاس آتا ہے تو اوسوقت تجہکو غضب ہوتا ہے اور جب وہ امر مکروہ طرف سی
ممن فوق کے تجہہ کو آتا ہے تو حزن ہوتا ہے اسوجہ سی ایک حالت کا نام حزن ہوا دوسری حالت کا نام غضب
ٹہیرا ابن جریر نے کہا اللہ نے رجوع سے پہلے موسی کو یہ خبر دی تہی کہ اون کی قوم بہک گئی ہے سامری نے قوم
کو گمراہ کر ڈالا وہ بڑی غصہ و رنج مین بہرے ہوئی وہان سے پہرے اور قوم سے کہا کہ تم نے پیچھے میرے یہ کیا
کام کیا یہ ذم و انکار قوم پر اسلیے فرمایا کہ قوم قبل اس آمد و شد کے آیات کو دیکھہ چکے تہے سب کو جانے دو
بعض آیات ہی کا مشاہدہ واسطے انزجار کے شرک و کفر سے اور واسطے ایمان لانیکے اللہ پر کافی و وافی
شافی تہا لکن حال بنی اسرائیل کا تلون شان و اضطراب فعال مین ایطرح پر تہا کہ جہٹ پٹ بدلجاتے
تہے پہر خفا ہو کر کہا کہ تم نے انتظار امر رب یعنی میعاد میقات مین کیون جلدی کر کے یہ کام کیا ایک چلہ تک
صبر کیون نہ کیا یا تمنے سخط رب مین جلدی کی یا عبادت گوسالہ مین پہر نہایت غصے مین الرجن لوحون مین
توریت تہی انکو ڈالدیا یہ بات موسی علیہ السلام سی براہ حمیت دین سرزد ہوئی جبکہ قوم کو عبادت عجل پر
عاکف پایا ابن عباس نے کہا موسی نے جب الواح زمین پر ڈالدیے تو وہ ٹوٹ گئی ایک سدس اونکا رہگیا
باقی اوٹہا لیے گئے دوسرا لفظ یہ ہی کہ اللہ نے چھ اسباع اوس کے اوٹہا لیے ایک سبع باقی رہگیا مجاہد نے کہا
موسی کے ڈالدینے سے تفصیل چلی گئی یعنے اخبار غیب ہدی باقی رہگیا یعنے مواعظ و احکام ابن جریج
نے کہا لوحین نو عدد تہین دو مرفوع ہوگئین سات باقی رہگئین حاشیہ زادہ مین کہا ہی کہ مراد القا سی یہ ہے
کہ اون الواح کو ایک جگہہ رکہدیا تاکہ فارغ ہو کر قوم سے گفتگو کرین نہ بے رغبتی سے چنانچہ اسی لیے جب گفتگو
کر کے واپس آئے تو او نکو بعینہا اوٹہا لیا انتہی مراد پکڑنے سے سر کے یہ ہے کہ سر اور داڑہی کے بال پکڑے
شدت غضب سے نہ بطور اہانت کے ابن الانباری نے کہا موسی نے ہاتہہ طرف سر کے بڑہایا نہایت غصے سے اور
یہ کام ساتہہ ہارون کے کیا یعنے اسوجہ سی کہ اونہون نے سامری پر انکار کیون نہ کیا اور اوس فعل منکر کو بنی
اسرائیل سے کس لیے دور نہ کر دیا ہارون نے اپنا عذر ظاہر کیا موسی کو بلفظ ابن ام یاد کیا کیونکہ یہ کلمہ لین و
رفق و عطف کا ہے اسی لیے حق مان کا بہت بڑا ہوتا ہے اور وہ زیادہ تر حقدار مراعات کی ہوتی ہے موسی
کی مان نے بہت سے مخاوف و شدائد کا اون کے لیے بوجہہ اوٹہایا تہا کہتے ہین وہ مومنہ بہی تہین زجاج

نے کہا کہتے ہین ہارون بہائی موسٰی کی طرف سے اُن کی مان کے تہے نہ طرف سی باپ کے آبو السعود نے کہا ہارون تین برس موسے سے بڑے تہے ہمراہ اُنکی مان کے آئی تہے اسی لیے بنی اسرائیل کو زیادہ تر محبوب تہے شماتت کہتے ہین کسی کی مصیبت پر خوش ہونیکو حدیث مین آیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْءِ الْقَضَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَجَھْدِ الْبَلَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ یعنے ہارون نے موسے سی کہا کہ تم میرے ساتھہ ایسا کام نکرو جس سے میرے دشمن خوش ہون اور مجھکو قوم گنہگار مین شمار نہ کرو اوسپر موسی نے دعاء مغفرت کی گویا اپنے فعل پر نادم ہوے اور اللہ سے رحمت چاہی اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ○ وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِھَا وَاٰمَنُوْۤا اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِھَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ البتہ جنہون نے بچہڑا بنا لیا اون کو پہونچیگا غضب اُنکے رب کا اور ذلت دنیا کی زندگی مین اور یہی سزا دیتے ہین ہم جہوٹ باندہنے والون کو اور جنہون نے کیے برے کام پہر بعد اوسکے توبہ کی اور یقین لائے تیرا رب اسکے پیچہے بخشنے والا ہے مہربان **ف** وہ غضب جو بنی اسرائیل کو عبادت عجل پر پہونچا وہ یہ تہا کہ قبول نہ کی اللہ نے توبہ اُنکی جب تک کہ قتل نہ کیا بعض نے بعض کو جسطرح سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے فَتُوْبُوْۤا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَکُمْ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ ؕ فَتَابَ عَلَیْکُمْ ؕ اِنَّهٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رہی ذلت سو اللہ نے اون کو حیات دنیا مین ہمیشہ کے لیے ذلیل وخوار کر رکہا ہے یہ ارشاد کہ اسیطرح ہم سزا دیتے ہین مفترین کو شامل ہر مفتری بدعتی ہے کیونکہ ذل بدعت ومعنی لغت ریاست اوسکی دل سے جدا ہو کر اوس کے دوش پر آتی ہے جسطرح حسن بصری نے کہا ہے اِنَّ ذُلَّ الْبِدْعَةِ عَلٰۤی اَکْتَافِھِمْ وَاِنْ ھَمْلَجَتْ بِھِمُ الْبِغَالُ وَطَقْطَقَتْ بِھِمُ الْبَرَاذِیْنُ ابو قلابہ جرمی نے اس آیت کو پڑہکر یون کہا ہے وَاللّٰهِ لِکُلِّ مُفْتَرٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کُلُّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ ذَلِیْلٌ پہر اللہ پاک نے اپنے بندون کو آگاہ کیا کہ اللہ ہر گناہ سے توبہ کو قبول کرتا ہے یہانتک کہ گو شرک یا کفر یا نفاق یا شقاق ہی کیون نہ ہو اسی لیے اس قصے کو بعد توبہ پر وعدہ غفران ورحمت کا فرمایا ہے علقمہ نے کہا کسی نے ابن مسعود سی پوچہا اوس شخص کا کیا حکم ہے جس نے ایک عورت سے زنا کیا پہر اوسی سی بیاہ کیا اونہون نے یہ آیت پڑہی وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ الخ اس آیت کو ابن مسعود نے دس بار پڑہا نہ اُنکو امر کیا نہ منع کیا **ف** فتح البیان مین کہا ہے جن لوگون نے گوسالہ کو اپنا معبود ٹہیرایا اونپر خدا کا غضب پڑا دنیامین قتل ہوے آخرت مین دیکہیے کیا گت ہوتی ہے دنیامین ذلیل ہوئے ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ

الذِّلَّةُ مرادذلت سے بعض کے نزدیک اخراج ہے دیار سے اولی یہ ہے کہ اس غضب و ذلت کو مخصوص بدنیا ہی رکھیں
لقولہ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یہ بلا خاص اونپر پڑی جو عابد عجل تھے نہ اونکی ذریت ما بعد پر قتل نفس و خروج دیار مین غضب
و ذلت دونو جمع ہو گئے رہی وہ ذلت جو اونکی ذریت کو عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پہونچی جسطرح کہ ابن عباس
و عطیہ عوفی نے کہا ہے سو تفسیر آیت کی ساتھہ اوسکے صحیح نہین ہے مگر اوسی وقت کہ حمل کرنا آیت کا معنے حقیقی
پر متعذر ہو اور اسجگہہ متعذر نہین ہے ابن جریج نے کہا یہ غضب و ذلت اون کے لیے ہوئی جو عبادت عجل پر
مر گئے قتل سے بہاگے سو یہ قول گو کسی وجہ سے درست ہو سکے لکن خلاف جمیع مفسرین ہے اللہ پاک نے فرمایا جیسا
کام ہمنے ان عابدان عجل کے ساتھہ کیا ایسی ہی جزا ہم افترا کرنے والون کو دیتے ہین ابو قلابہ نے کہا یہ جزا
ہے ہر مفتری کی کہ قیامت تک ذلیل رہے گا ابن عیینہ نے کہا هٰذَا فِي كُلِّ مُبْتَدِعٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
مالک بن انس نے کہا مَا مِنْ مُبْتَدِعٍ اِلَّا وَهُوَ يَجِدُ مَا فَوْقَ رَاسِهٖ ذِلَّةً پہر یہ آیت بابت پڑہکر کہا اَلْمُبْتَدِعُ
مُفْتَرٍ فِي دِيْنِ اللّٰهِ انتہی افترا کہتے ہین دروغ بندی کو سو جو کوئی اللہ پر افترا کرتا ہے اوسکو زندگی دنیا
مین غضب و ذلت پہونچتی ہے گو بعینہ ویسی نہ ہو جیسے عباد عجل کو پہونچی تہی کیونکہ مراد مصداق غضب و
ذلت ہے کسی طرحکا کیون نہ ہو کوئی فریہ اس قول سامری سے بڑہکر نہین ہے کہ یہ گوسالہ تمہارا اور موسی کا
معبود ہے پہر اللہ نے یہ بہی فرما دیا کہ جس نے کوئی گناہ کیا ہے خواہ کفر ہو یا کمتر کفر سے جیسے عبادت عجل
وغیرہ پہر اوسنے توبہ کر ڈالی ایمان لے آیا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ بعد اوس توبہ کے غفور رحیم ہے
آیت دلیل ہے اسپر کہ ساری سیئات کیا صغیرہ اور کیا کبیرہ مشترک ہین توبہ مین اللہ تبارک و تعالی اپنے فضل
وکرم سے ساری گناہ بخشدیتا ہے یہ اوسکی رحمت ہے یہ آیت اعظم بشارت ہے واسطے مذنبین تائبین کے و للہ
الحمد و المنۃ اے رب یہ تیرا بندہ عاصی ساری معاصی صغائر و کبائر سے ظاہراً و باطناً سچی نیت و عزیمت
سے اسجگہہ توبہ کرتا ہے اس دم تک جتنی سیئات اوس سے تیرے علم کامل مین اور اوسکے علم ناقص مین ہوئے
ہون اون سب کو بخشدے اور آیندہ ایسے سامان کر کہ ابتلائے آثام سے نجات حاصل رہے انجام مرام تیری
رحمت و مغفرت پر ہو تجہپر یہ بات کچہ دشوار نہین ہے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ صلے

وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ○ جب چپ ہوا موسی سے غصہ اوٹہا لین
تختیان اور اونکی نقل جو لکہی اوس مین راہ کی سوجہہ ہے اور مہر ہے اون کے واسطے جو اپنے رب سے ڈرتے
ہین **ف** ابن کثیر نے کہا سکوت سے مراد سکون ہے یعنی جب موسی کا غصہ گیا غضب تہما تو الواح

توریت جو براہ غیرت الٰہی شدت غضب سے ڈالدیے تھے اوٹھالیے اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ وہ وقت القا
کے ٹوٹ گئے تھے پھر انکو سمیٹ کر جمع کیا اوس مین ہدایت ورحمت پائی تفصیل جاتی رہی لوگون کا یہ زعم ہے
کہ ٹکڑے اون الواح کے خزائن ملوک بنی اسرائیل مین ہمیشہ سے تا دولت اسلامیہ موجود چلے آتے تھے واللہ
اعلم اسپر دلیل کہان ہو کہ وہ الواح ریزہ ریزہ ہو گئے وہ تو جو برجنت سے تھے اللہ نے تو فقط اتنا فرمایا ہے
کہ جب اون الواح کو اوٹھالیا تو اون مین ہدی ورحمت کو پایا واسطے ڈرنیوالون کے رہبت مین معنی
خضوع کے رکھے گئے ہین اسی لیے متعدی بلام ہوے قتادہ نے کہا ہو موسیٰ نے کہا ای رب مین ان
الواح مین یہ بات پاتا ہون کہ ایک امت خیر امم ہوگی جو لوگون کے لیے پیدا کی گئی ہے وہ امر معروف
نہی عن المنکر کرے گی تو وہ امت میری ہی امت کر اللہ نے فرمایا وہ امت احمدؐ کی امت ہو موسیٰ نے کہا
مین یہ بھی الواح مین پاتا ہون کہ ایک امت ہو جو آخرین سابقین ہوگی یعنے خلق مین آخر دخول جنت
مین سابق تو وہ امت میری ہی امت کر فرمایا وہ امت احمدؐ ہو کہا مین الواح مین پاتا ہون ایک امت
ہے جنکی اناجیل اون کے سینون مین ہونگے وہ انکو پڑہین گے اگلے اپنے کتاب پڑہتے تھے دیکھ کر
یہانتک کہ جب اوس کتاب کو اوٹھالین تو پھر کچھ بھی یاد نہین نہ کچھ معلوم اے امت اللہ نے تم کو وہ حافظہ
دیا ہے جو کسی امت کو نہین دیا کہا اے رب وہ امت میری امت کر فرمایا وہ تو احمدؐ کی امت ہو کہا مین
الواح مین پاتا ہون کہ ایک امت اگلی پچھلی کتاب پر ایمان لائیگی اہل ضلالت سے مقاتلہ کرے گی یہانتک
کہ اعور کذاب سے لڑے گی وہ میری ہی امت کر فرمایا وہ امت احمدؐ ہے کہا مین الواح مین پاتا ہون
ایک امت ہو کہ وہ اپنے صدقات کو آپ کھاوے گی اور اوسپر اجر پاوے گی اگلی امتون مین جب
کسی کا صدقہ قبول ہوتا تو اللہ آگ کو بھیجتا وہ اوس صدقہ کو کھا جاتی اور جو قبول نہ ہوتا تو درندے پرندے
کھا جاتے اللہ نے تمہارے صدقات غنی سے لیکر فقیر کو دلائے کہا اے رب انکو میری امت کر فرمایا
وہ احمدؐ کی امت ہے کہا اے رب مین الواح مین پاتا ہون کہ جب کوئی اون مین کا ارادہ نیکی کا کریگا
اور عمل مین نہ لاویگا تو اوسکے لیے ایک نیکی لکھی جاوے گی اگر عمل مین لاوے گا تو دس مثل اسکی
سات سو مثل تک لکھا جاویگا اے رب اون کو میری امت کر کہا وہ امت احمدؐ ہے کہا اے رب مین
الواح مین پاتا ہون کہ ایک امت ہوگی شفیع و مشفوع لہ وہ میرے ہی امت کر کہا وہ امت احمدؐ قتادہ
نے کہا ہم سے ذکر ہوا کہ موسیٰ نے آخر کو یہ کہا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّۃِ اَحْمَدَ ف فتح البیان

کا لفظ یہ ہے رازی نے کہا ظاہر لفظ اخذ الواح دلیل ہے اس بات پر کہ نہ کوئی لوح ٹوٹی نہ توریت مین سے کوئی
شے مرفوع ہوئی نقل و منقول عنہ دونون کو نسخہ کہتے ہین قشیری نے کہا یعنے جو کچھ اون الواح شکستہ سے
الواح جدیدہ مین نقل کیا گیا اوس مین ہدی و رحمت تھی یعنے ضلالت و عذاب سے مجاہد نے کہا بیان
ذکر تفصیل کا نہین ہوا رہبت بمعنی خوف ہے وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ

اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ○ چنے موسی نے اپنی قوم سے ستر مرد لانیکو ہمارے وعدے کے وقت پر جب اون کو
لرزنے پکڑا بولا اے رب اگر تو چاہتا پہلے ہی ہلاک کرتا اون کو اور مجھکو کیا ہم کو ہلاک کرے گا ایک کام پر
جو کیا ہمارے احمقون نے یہ سب تیرا آزمانا ہے بچلاوے اسمین جسکو چاہے اور راہ دے جسکو چاہے تو ہی ہے ہمارا تھامنے والا سو
بخش ہم کو اور مہر کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ف حضرت موسٰی اپنے ساتھ لیگئے ستر آدمی سردار
اپنی قوم کے جب حق تعالی نے کلام کیا سنکر کہنے لگے ہم جب تلک نہ دیکھین ہمکو یقین نہین اس سے اوپر بجلی
گری وہ کانپ کر مر گئے حضرت موسیٰ نے اس طرح دعا کی آپ کو شامل کرکے تب بخشے گئے پھر زندہ ہوئے
یہ شاید بچھڑا پوجنے سے پہلے تھا یا شاید پیچھے تھا انتہے ف ابن عباس نے کہا اللہ نے موسی کو حکم دیا تھا
کہ ستر آدمی اپنی قوم مین سے چنکر لے آؤ وہ لے گئے اونہون نے منجملہ دعا کے یہ بھی کہا کہ اے اللہ ہمین وہ دے
جو تو نے کسی کو ہم سے پہلے نہین دیا ہے اور نہ بعد ہمارے پھر کسی کو دیگا اللہ کو اونکا یہ کہنا برا لگا زلزلے مین
گرفتار ہو گئے اوسپر موسےؑ نے دعا مذکور کی سدی نے کہا اللہ نے موسی سے فرمایا تھا کہ تم کچھ لوگ لیکر واسطے عذر
خواہی عبادت عجل کے حاضر ہو اور ایک وقت حاضری کا بتا دیا تھا موسیٰ نے ستر آدمی منتخب کرکے اپنے ہمراہ
واسطے معذرت کے لے گئے وہ لوگ جب اوس جگہہ پہونچے کہنے لگے ہم اے موسیٰ تمپر یقین نہین لاینگے
جبتک کہ اللہ پاک کو کھلم کھلا اپنی آنکھون سے نہ دیکھ لین تو نے اللہ سے باتین کی ہین اب ہمکو بھی اللہ کا دیدار
کرادے اس کہنے پر بجلی گری سب مرکر رہگئے موسیؑ رونے لگے کہا اے رب مین بنی اسرائیل سے وقت ملاقات
کے کیا کہونگا جو لوگ انکی چیدہ و برگزیدہ و سنجیدہ تھے وہی ہلاک ہو گئے تو اگر چاہتا تو اون کو اور مجھکو اس
واقعہ کے پہلے ہی ہلاک کردیتا محمد بن اسحاق نے کہا موسیٰ نے ایک سے ایک بہتر آدمی انتخاب کیا تھا اون
کو پاس اللہ تبارک و تعالی کے لیگئے تھے کہ وہان جاکر توبہ کرین عبادت عجل سے اور باقی قوم کی طرف

سے سوال توبہ پیش کرین وہ لوگ روزہ رکھکر پاک صاف ہوکر کپڑے پہن کر طرف طور سینا کی میقات معین پر
جو اللہ پاک نے مقرر کردی تہی نکلے موسی علیہ السلام اوس جگہہ بدون اذن کے نہ جاتے تہے ان ستر آدمی نے
باہر نکلکر موسی علیہ السلام سے یہ فرمایش کی کہ ہم اپنے رب کا کلام سُننا چاہتے ہین کہا اچہا صاحب یہ پہاڑ
کے نیچے ایک بڑا ابر آیا جس نے ساری پہاڑ کو ڈہانپ لیا موسیٰ نزدیک جاکر اوس بادل مین گہسے اور قوم سے
کہا نزدیک آجاؤ اللہ تبارک وتعالی نے حضرت موسیٰ سے باتین کین جب کوئی بات فرماتا تو موسی علیہ السلام
کی پیشانی پر ایک نور چمکنے لگتا کسی شخص کا بنی آدم سے یہ مقدور نہ تہا کہ اوس طرف نظر کر سکے گویا ایک پردہ
سا پڑا ہوا تہا قوم جب پاس آکر بادل مین داخل ہوئی تو اللہ تبارک تعالی نے اُنکی طرف مُنہ کیا قوم نے
حضرت موسیٰ سے کہا ہم تجہپر ایمان نہ لائین گے جب تک اللہ پاک کو جہرۃً نہ دیکہین پس اُنکو لرزنے
نے پکڑا یعنے بجلی گری التقاء ارواح ہوا سب کے سب مر گئے موسی کہڑے رہے اللہ پاک سے دعا کی کمال
رغبت سے عرض کیا کہ اے رب تو چاہتا تو مجہکو اور اُنکو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا انہون نے اپنی بے وقوفی
سے یہ بات کہی جو بنی اسرائیل میرے پیچہے ہین کیا تو اونکو بہی ہلاک کریگا اثر علی بن ابی طالب مین ذیل
اس قصے کے ذکر وفات ہارون کا آیا ہے بنو اسرائیل نے موسی پر تہمت اُنکی قتل کی لگائی مگر ثابت نہ ہوئی
یہ اثر بطولہ غریب ہے ابن عباس وقتادہ ومجاہد وابن جریر نے کہا ہے بجلی اسلیے گری کہ اونہون نے اپنی
قوم کو عبادت عجل سے باز نہ رکہا یہ بات متوجہ ہی طرف قول موسیٰؑ کے اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا
فتنے سے مراد آزمایش وابتلاء واختبار وامتحان ہے یہی قول ہے ایک جماعت سلف وخلف کا اسکی
سوا اور کچہہ معنے نہین ہین مطلب یہ کہ نہین حکم مگر تیرا حکم تو جو چاہے سو کرے جسے چاہے گمراہ کرے جسے چاہے
ہدایت بخشی کون ہدایت کرے جسے تو گمراہ کرے کون گمراہ کر سکے جسکو تو نے ہدایت دی کون دے جس کو
تو نے نہ دیا کون نہ دے جسکو تو نے دیا ہے سارا حکم تیرا ہے نہ کسی اور کا خلق وامر سب تیرے ہی لیے ہے
غفر کے معنے ہین ستر وترک مواخذہ ذنب کے رحمت کا ذکر جب ہمراہ غفر کے ہوتا ہے تو مراد اوس سے یہ ہوتی
ہے کہ زمانہ مستقبل مین پہر اوس طرح کے گناہ مین گرفتاری نہ ہو تو بہترین غافرین ہے یعنے گناہون کو
کوئی نہین بخشتا مگر تو **ف** فتح البیان مین کہا ہے یہ قصہ ہی موسیٰ اور اُنکی قوم کا جبکہ ستر آدمی چنے تہے
کہتے ہین ہر سبط سے چہہ نفر لیے بہتر آدمی ہوئے پہر دو آدمیون سے کہدیا کہ تم ٹہیر جاؤ اونہون نے تامل کیا فرمایا
قاعد کا اجر برابر خارج کے ہے یوشع بن نون کالب بن یوقنا رہگئے باقی ہمراہ موسیٰ کے گئے کہتے ہین بوڑہے

ساتھہ ہی آدمی نکلے تب وحی آئی کہ دس جوان لو صبحکو وہ بہی بوڑہے ہوگئے اون کو موسے علیہ السلام نے حکم دیا کہ تم روزہ رکہو
پاک کپڑے پہنو پہر طور سینا کو چلو ذکرہ الخطیب میقات سے وقت معین مراد ہے یہ لوگ طور پر واسطے اعتذار
کے عبادت عجل سے گئے تہے بعض نے کہا یہ میقات اور تہی اور میقات کلام اور وہ اس سے پہلے تہی لکن مدت
کا بیان نکیا رجفہ لغت مین زلزلۂ شدید کو کہتے ہین کہتے ہین ایسا زلزلہ ہوا اہل جل پڑا کہ سب کے سب ایک ہی
رات دن مین مر کر رہگئے وہب نے کہا موت نہین آئی رعدہ وقلق ورجفہ سے قریب تہا کہ بند بند جدا ہوجاوے
مگر معظم روایات یہی ہے کہ وہ مر گئے مجاہد نے کہا مر گئے پہر الله نے انکو زندہ کر دیا یہ زلزلہ اسپر آیا کہ الله پاک کا
کہلم کہلا دیکہنا چاہا یا عبادت عجل سے منع نکیا ساکت رہے موسیٰ نے کہا اے رب تو چاہتا تو اسوقت سے پہلے
ہی انکو اور ہمکو غارت کر دیتا اپنی جان کو اسلیے شریک فرمایا کہ تہمت بنی اسرائیل سے ڈرے کہ کہین یہ کہین
کہ وہ ستر آدمی نہین مرے ہین تمنے انکو لیجا کر تباہ کیا یہ استفہام کہ فعل سفہا پر کیا تو ہم کو ہلاک کریگا بغرض
استعطاف وتضرع تہا مطلب یہ کہ ایسا نکر بعض نے کہا موسیٰ کو معلوم تہا کہ کوئی شخص غیر کے گناہ پہ ہلاک
نہین ہوتا ہے لکن یہ بات اوس طرح پر کہی جیسے حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ
عِبَادُكَ کسینے کہا مراد سفہا سے وہی ستر آدمی تہے یا سامری اور اوسکے یار اے رب یہ تیری آزمایش ہے
کما قال تعالی اِنَّا فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ ابن عباس نے کہا یعنے تیری مشیت ہے تو جسے چاہے ہدایت دے
جسے چاہے گمراہ کرے ومثلہ قولہ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا واحدی نے کہا یہ آیت حجت ظاہرہ ہے قدریہ
پر اس آیت کے بعد اونکے لیے کوئی عذر باقی نہین رہتا ہے پہر دعای مغفرت ورحمت مانگی وَاكْتُبْ لَنَا فِي
هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ ط لکہدے ہمارے واسطے اس دنیا مین نیکی اور آخرت
مین ہم رجوع ہوے تیری طرف **ف** پہلی دعا واسطے رفع محذور کے تہی یہ دعا واسطے تحصیل مقصود کے
ہے کہ ہمکو یہان اور وہان دونون جگہہ صاحب نکر حسنہ کی تفسیر سورۂ بقرہ مین گذر چکی ہے ہُدْنَا کے معنے
ہین تُبْنَا ورَجَعْنَا واَنَبْنَا اِلَيْكَ یہہ قول ہے ابن عباس وسعید بن جبیر ومجاہد وابو العالیہ وضحاک وابراہیم
تیمی وسدی وقتادہ وغیرہم کا لغت مین بہی اس لفظ کے یہی معنے ہین علی مرتضے نے کہا یہود اسلیے نام
ہوا کہ اونہون نے اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ کہا تہا **ف** فتح البیان مین ہے کہ مراد حسنہ سے اسجگہہ اعمال صالحہ ہین یا
یہ مراد ہے فضل کر ہمپر ساتہہ حیات طیبہ وسعت رزق کے اور دے ہمکو آخرت مین بہشت ونعیم جنت ہم عبادت
سے باز آئے تائب ہوتے ہین ہود بمعنے توبہ ہے یہی قول ہے جمہور مفسرین کا یہود بہی اسیوجہ سے کہلاتے ہین

کہ وہ تائب ہوئے تھے یہ نام مدح کا تھا قبل نسخ شریعت موسوی کے پھر اسم ذم لازم ہوگیا اصل ہود رجوع کرنا ہے اسیدہی طرح نرمی سے مہاد نہ بمعنے مصالحہ ہے عکرمہ نے کہا اوسدن واسطے اس امت کے رحمت لکھی گئی بعض نے کہا ہدنا بمعنے ملنا ہے یعنے ہم مائل ہوئے طرف اللہ سبحانہ وتعالی کے قَالَ عَذَابِیٓ اُصِیۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ ؕ فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ بِاٰیٰتِنَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝ فرمایا میرا عذاب جو ہے سو ڈالتا ہوں جسپر چاہوں اور میری مہربانی شامل ہے ہر چیز کو سو وہ لکھدونگا اونکو جو ڈر رکھتے ہین دیتے ہین زکوۃ ہماری باتین یقین کرتے ہین **ف** شاید حضرت موسی ؑ نے اپنی امت کے حق مین دنیا وآخرت کی نیکی جو مانگی مراد یہ تھی کہ سب امتوں پر مقدم رہین دنیا وآخرت مین اللہ پاک نے فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقے پر مخصوص نہین سو عذاب تو اوسیپر ہے جسکو اللہ چاہے رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ رحمت خاص لکھی ہے اونکے نصیب مین جو اللہ کے ساری باتین یقین کرین گے یعنی آخری امت کہ سب کتابوں پر ایمان لاویگی سو حضرت موسی ؑ کی امت مین سے جو کوئی آخری کتاب پر ایمان لائی وہ پہونچے اس نعمت کو اور حضرت موسی ؑ کی دعا اون کو لگی انتہے **ف** اللہ نے بجواب قول موسی اِنۡ هِیَ اِلَّا فِتۡنَتُكَ یہ ارشاد فرمایا کہ مین جو چاہتا ہون وہ کرتا ہون حکم وارادہ وعدل ہر چیز مین خاص میرا ہے نہین کوئی معبود سوا میرے یہ آیت رَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ ایک بڑی آیت عظیمۃ الشمول والعموم ہے کقولہ تعالی اخبارا عن حملة العرش ومن حوله انهم یقولون رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَیۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا جندب نے کہا ایک اعرابی آیا اونٹنی بٹھال کر پاؤن باندھکر پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑہی جب حضرت نماز پڑہ چکے اپنی اونٹنی کا پاؤن کھول کر سوار ہوکر کہنے لگا اَللّٰهُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تُشۡرِكۡ فِیۡ رَحۡمَتِنَا اَحَدًا حضرت ؐ نے فرمایا کیا تم کہتے ہو کہ یہ زیادہ گمراہ ہے یا اوسکا اونٹ تم نے نہین سنا کہ اوس نے کیا کہا عرض کیا ہان سنا فرمایا لَقَدۡ حَجَرۡتَ رَحۡمَةً وَّاسِعَةً یعنے تو نے ایک رحمت کشادہ کو تنگ کردیا اللہ نے سو رحمتین پیدا کی ہین اون مین سے ایک رحمت اوتاری ہے جس کے سبب سے خلق کیا جن وانس وبہائم کو ایک دوسرے پر محبت وعطوفت کرتے ہین اور ننانوے ۹۹ رحمت اپنی پاس روک رکھی ہین اب تم کہو کہ یہ گنوار زیادہ گمراہ ہے یا اونٹ رَوَاهُ اَحۡمَدُ وَاَبُوۡ دَاوٗدَ سلمان کا لفظ مرفوع یون ہے اللہ پاک کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک رحمت کے سبب سے خلق باہم تراحم کرتی ہے وحوش اپنی اولاد پر تعاطف کرتے ہین ننانوے ۹۹ رحمت کو قیامت کے دن کے لیے رکھ چھوڑا ہے رَوَاهُ اَحۡمَدُ وَتَفَرَّدَ بِاِخۡرَاجِهٖ مُسۡلِمٌ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ کی سو

رحمتین ہین ننانوے اوسکے پاس ہین ایک رحمت تمکو دی ہے جسکی وجہ سے جن و انس و خلق ہین تم تراحم کرتے ہو جب
قیامت کا دن ہوگا تو اوس رحمت کو اون رحمتون کے ساتھہ ملا لیگا تفرد بہ احمد من ھذا الوجہ ابو سعید
کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ کے لیے سو رحمتین ہین اون ہین سے ایک جزء کو تقسیم کیا ہے درمیان خلق کے جسکی
وجہ سے لوگ اور وحش و طیر باہم تراحم کرتے ہین رواہ احمد و ابن ماجہ پھر اللہ نے فرمایا قریب ہے کہ واجب
کرون گا مین حصول رحمت اپنی کو بطور منت و احسان کے واسطے متقیون کے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
کما قال تعالی کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ مراد تقوی سے بچنا ہے شرک و عظائم ذنوب سے پھر زکوۃ کا ذکر
فرمایا مراد تزکیہ نفس ہے یا تزکیہ اموال یا دونون کیونکہ آیت مکی ہے ایمان سے مراد تصدیق آیات ہے **ف** فتح
البیان کا لفظ یہ ہے عذاب سے مراد اسجگہہ رجفہ ہے یا قتل یکدیگر یعنے ای موسی یہ تیرا کام نہین ہے بلکہ میری
مشیت ہے جو چاہون سو کرون ظاہر یہ ہے کہ لفظ عذاب شامل ہے ہر عذاب کو اوس مین عذاب بنی اسرائیل
بہی داخل ہے بدخول اولی یعنے جس مستحق عذاب کو چاہون عذاب کرون جسکو چاہون گمراہ کر دون سلب
توفیق کرون کسیکو مجہپر اعتراض نہین پہنچتا ہے کیونکہ سب کے سب بطریق ملک و عبید مین میری رحمت مکلفین
وغیرہم کو شامل حال ہے اس عموم سے مراد خصوص ہے اسلیے کہ اللہ کی رحمت دنیا مین بر و فاجر کو عام ہے مگر
آخرت مین خاص ساتھہ مومنین کے ہے قالہ الحسن و قتادۃ ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے جب آیت
اوتری ابلیس کا حوصلہ بہی بڑہا کہا وانا من ذلک الشیء اوسپر اللہ تعالی نے اپنی رحمت کو اوس سے کہینچ لیا
قالہ السدی و ابن جریج غرضکہ یہ رحمت اون لوگون کے لیے ہے جو ذنوب و شرک سے بچتے ہین زکوۃ
مفروضہ ادا کرتے ہین اللہ کی نشانیون کو مانتے ہین ابلیس مایوس ہے یہود نے کہا تہا ہم متقی زکاۃ دہندہ
مومن بآیات ہین اللہ پاک نے اون سے رحمت کو منتزع کرکے اس امت کو دیا ابن عباس نے کہا موسیٰ
نے اللہ سے سوال کیا اللہ نے وہ مسئول حضرت کو بخشا اس آیت مین جو کچہ موسیٰ نے اپنے رب سے مانگا تہا وہ سب
حضرت کو دیا ولله الحمد الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ
فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ
عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ
وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وہ جو تابعدار ہوتے ہین اوس رسول
کے جو نبی ہے امی جسکو پاتے ہین لکہا ہوا توریت و انجیل مین بتاتا ہے اونکو نیک کام منع کرتا ہے برے کام

سو حلال کرتا ہے اونکے واسطے سب پاک چیزین حرام کرتا ہے اوپر ناپاک اوتارتا ہے اون سے بوجہ اونکے اور پہانسیان
جو اوپر تہین سو جو لوگ اوسپر یقین لائے ہین اور اوسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابع ہوئے اوس نور کے جو
اوسکے ساتھہ اوترا ہے وہی مراد کو پہونچے **ف** حضرت کو پہلی کتابون مین نبی امی بتایا تہا دو معنون سے
ایک تو بن پڑہے تہے دوسرے ام القری سے پیدا ہوئے یعنے مکے سے اور یہود پر سخت احکام تہے اور کہانی کی چیزون
مین تنگی تہی اس دین مین وہ سب آسان ہوئے اوسی کو بوجہ اور پہانسی فرمایا نور سے مراد قرآن و شریعت
ہے انتہے **ف** ابن کثیر نے کہا یہ صفت ہے حضرت کی کہ جن پیغمبرون نے حضرت کے وجود باجود کی بشارت
اپنی امتون کو دی تہی اون کی کتابون مین یہ وصف آپکی امت کا حق مین خاتم الانبیا سید الرسل کے لکہا
چلا آتا ہے سب انبیا نے امم مذکورہ کو حکم حضرت کی متابعت کا پہونچا دیا تہا یہ صفات ہمیشہ اون کتب مین
موجود ہین علما و احبار اون کو پہچانتے ہین ابو صخر عقیلی نے کہا مجہہ سے ایک اعرابی نے ذکر کیا کہ مین
مدینے کو جلوا لیکر بیچنے کو حیات حضرت مین گیا تہا جب پہونچ چکا مینے کہا اس شخص کو بہی مین دیکہون
اوسکی بات سنون وہ مجہہ کو درمیان ابوبکر و عمر کے چلتے ہوئے ملے مین اون کے ساتھہ لگ گیا ایک یہودی
توریت کہولے ہوئے پڑہ رہا تہا اوسکا بیٹا جو بہت اجمل و احسن جوان تہا مرتا تہا اوسکی تعزیت وہ اپنی جان
کو کر رہا تہا حضرت نے اوس سے کہا تجہہ کو قسم ہے اوسکی جس نے توریت نازل کی ہے تو اس اپنی کتاب مین
میری صفت میرا مخرج پاتا ہے یا نہین اوس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہین اوسکے بیٹے نے کہا قسم ہے اوس
کی جس نے توریت اوتاری ہے ہم تمہاری صفت و تمہارا مخرج اپنی کتاب مین پاتے ہین اور مین گواہی دیتا
ہون اس بات کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللہِ حضرت نے فرمایا اس یہودی کو تم پاس سے اپنے بہائی
کے اوٹہا دو پہر خود متولی اوسکے کفن و نماز کے ہوئے هٰذَا حَدِيْثٌ جَيِّدٌ قَوِيٌّ لَهٗ شَاهِدٌ فِي الصَّحِيْحِ
عَنْ اَنَسٍ حاکم نے مستدرک مین ابو امامہ باہلی سے روایت کیا ہے کہ ہشام بن عاص اموی نے کہا مین اور
ایک آدمی دونون طرف ہرقل صاحب روم کے بہیجے گئے ہم اوسکو طرف اسلام کے بلاتے تہے ہم چلکر غوطہ
دمشق مین پہونچے جبلہ بن ایہم غسانی پر نازل ہوئے جب پاس اوسکے گئے وہ ایک تخت پر بیٹہا تہا اوس نے
ایک قاصد بہیجا کہ ہم سے بات چیت کرے ہم نے کہا واللہ ہم قاصد سے بات نہ کرین گے ہم تو طرف بادشاہ
کے بہیجے گئے ہین اگر ہم کو اجازت دیگا تو ہم اوس سے بات کرین گے ورنہ قاصد سے کلام نہ کرین گے قاصد
نے واپس جاکر یہی بات کہی اوسنے ہم کو اجازت دی کہا کہو کیا کہتے ہو ہشام بن عاص نے گفتگو کی اوسکو

طرف اسلام کے بلایا وہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہا ہشام نے اوس سے کہا یہ تمہارے کپڑے کیسے ہین کہا منے
یہ لباس پہنکر قسم کہائی ہے کہ ان کپڑون کو نہ اتارون گا جبتک کہ شام سے تمکو نکال ندون ہمنے کہا ہم
ہم تجہسے اس تیری مجلس کو چہین لینگے بلکہ بادشاہ اعظم کا ملک بہی انشاء اللہ تعالی لے لین گے ہم کو
یہ خبر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اوسنے کہا تم وہ لوگ نہین ہو بلکہ وہ قوم وہ لوگ ہون گے جو
دن کو روزہ رکہتی ہین رات کو کہڑے ہوتے ہین تم کہو تمہارا روزہ کیسا ہے ہم نے حال کہا اوسکا منہ سیاہ
ہوگیا کہا جاؤ اور ہمارے ہمراہ ایک قاصد کر دیا کہ وہ ہم کو پاس بادشاہ کے پہونچا دے ہم وہان سے باہر نکلے
جب قریب شہر کے پہونچے جو آدمی ہمارے ہمراہ تہا اوس نے ہم سے یہ بات کہی کہ یہ تمہارے دواب شہر
مین جانے نپاوینگے تم کہو تو ہم تم کو عربی خچرون پر سوار کر کے لے چلین ہمنے کہا واللہ ہم نہ جاوینگے مگر
انہین سواریون پر اوس نے آدمی پاس بادشاہ کے بہیجا اور کہلا بہیجا کہ وہ لوگ اس بات سے انکار کرتے ہین
کہ خچرون پر سوار ہوکر داخل ہون اوس نے کہا اونہین کی سواریون پر اونہین اندر آنے دو ہم تلوارین لگائے
ہوئے داخل ہوئے جب نزدیک غرفے کے پہونچے ہمنے اوسکی جڑ مین اپنے اونٹ بٹہائے وہ ہماری طرف
دیکہتا جاتا تہا ہمنے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ جانتا ہے کہ وہ غرفہ گر پڑا مثل ایک درخت خرما
کے ہوگیا جسکو ہوا ہلاتی ہے بادشاہ نے ہمارے پاس آدمی بہیجکر کہلا بہیجا کہ تم کو چلا کر کہنا اپنے دین کا ہمپر
نہین پہونچتا ہے پہر ہمکو بلایا جب ہم آئے وہ ایک فرش پر بیٹہا تہا اوسکے اردگرد بطارقہ یعنے علمای روم
بیٹہے تہے ہر چیز اوسکی مجلس مین لال رنگ تہی اوس کے گرد سب سرخ تہا وہ خود بہی سرخ لباس پہنے ہوئے
تہا جب ہم قریب اوسکے پہونچے ہمکو دیکہکر ہنسا کہا تمہارا کیا نقصان تہا اگر تم اپنا سلام ہمکو کرتے اسکو
پاس ایک مرد عربی بولنے والا زبان آور تہا ہمنے کہا جو تحیت ہماری ہے وہ تمہارے لیے درست نہین
ہے اور جو تحیت تمہاری ہے وہ ہم تم کو نہین کہہ سکتے کہا تمہاری تحیت آپس مین کیا ہے ہم نے کہا السلام
علیک کہا تم اپنے سردار کو کیا تحیت کرتے ہو کہا یہی کہا وہ تم کو کیا جواب دیتا ہے ہمنے کہا یہی کہا بڑا
کلام تمہارا کیا ہے ہم نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ جب ہم نے یہ کلمہ کہا اللہ جانتا ہے کہ غرفہ گر پڑا
اوس نے سر اوٹہا کر طرف اوسکی دیکہا کہا اس کلمہ کے کہنے سے غرفہ گر گیا کیا جب تم اس کلمے کو اپنے گہرون
مین کہتے ہو تمہارے غرفے گر جاتے ہین ہمنے کہا نہین اس کلمہ سے یہ بات کبہی نہین دیکہی مگر تمہارے
پاس کہا مین چاہتا ہون کہ جب تم یہ کلمہ کہو تو ہر شے تمپر گر پڑے مین آدہا ملک اپنا چہوڑتا ہون ہم نے

کہا کیون کہا یہ بات ہمارے لیے سہل ہے کہین یہ امر نبوت نہ ہو حیلہ ہو پہر ہم سے پوچہا تم کیا چاہتے ہو ہمنے حال
کہا پہر ہم سے حال ہماری نماز اور روزہ کا پوچہا ہم نے بیان کیا کہا اچہا جاؤ ایک عمدہ گہر مین ہم کو اوتارا
بہت سی مہمانی کی ہم تین دن ٹہیرے پہر ہمکو بلایا جب ہم آئے پہر ہمسے وہی باتین کین اور ہمنے بہی وہی
جواب دیا پہر ہم کو ایک بڑی حویلی سنہری مین بلایا جس مین چہوٹے چہوٹے گہر تہے اور اون کے دروازے
تہے ایک گہر کا دروازہ وقفل کہولکر ایک حریر سیاہ نکالکر پہیلایا اوس مین ایک لال صورت تہی ایک آدمی
بڑی آنکہون والا بڑے سرین والا تہا کہ ویسی لنبی گردن ہمنے نہین دیکہی اوسکے منہ پر داڑہی نہ تہی دو
بالون کی لٹین تہین وہ شخص احسن خلق اللہ تہا کہا تم اسے پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا یہ آدم علیہ السلام
ہین دیکہا تو وہ سب لوگون سے زیادہ بال سر رکہتے تہے پہر ایک دوسرا دروازہ کہولا ایک کالا حریر نکالا
اوس مین ایک سفید صورت تہی اوسکے بال سخت گہونگر والے تہے آنکہین لال سر بڑا داڑہی اچہی
کہا اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا یہ نوح علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک حریر سیہ
نکالا اوس مین ایک مرد بہت سفید رنگ خوبصورت آنکہون والا کشادہ پیشانی دراز رخسار سفید ریش
تہا گویا مسکراتا ہے کہا اِسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ
کہولا اوس مین ایک سفید صورت تہی واللہ نکلا یکایک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے کہا تم اسکو پہچانتے
ہو ہمنے کہا ہان یہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ہم روئے واللہ وہ کہڑا ہو گیا پہر بیٹہکر ہم سے کہا واللہ کیا
یہ وہی ہین ہمنے کہا ہان یہ وہی ہین گویا تم انکو دیکہہ رہے ہو ایک ساعت چپکا رہا طرف اوس صورت کی
نظر کرتا رہا پہر کہا واللہ یہ آخر حجت تہا لکن مینے جلدی کی تمہارے لئے تاکہ مین دیکہون کہ تمہارے پاس کیا ہی
پہر ایک دروازہ کہولا ایک کالا حریر نکالا اوس مین ایک صورت گندم گون سانولی مائل بزردی تہی
ایک مرد گہونگر والے بالون کا گہری آنکہون کا تیز نظر برابر دانت والا موٹے ہونٹون کا تہا گویا غصے مین
بہرا ہوا ہے کہا اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا حضرت موسے علیہ السلام ہین اُنکے پہلو مین ایک اور
صورت مشابہ اوسی صورت کی تہی مگر چکنے بال چوڑی پیشانی آنکہون کے کوئے اوبہرے ہوئے کہا تم
اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا یہ ہارون بن عمران علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک
سفید حریر نکالا اوس مین صورت ایک مرد گندم گون سیدہے بال میانہ قد کی تہی گویا غصے مین ہے کہا
اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین کہا یہ لوط علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر سفید حریر نکالا اوسمین

ہیرا خرقہ قبول کا مطلب علیہ السلام

صورت ایک مرد سفید سرخ کی تہی ناک اونچی عارض سبک چہرہ خوبصورت کہا اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین
کہا یہ اسحاق علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک حریر سفید نکالا اوسمین ایک صورت مشابہ اسحاق
علیہ السلام تہے مگر اوسکے ہونٹہہ پر ایک تل تہا کہا اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین کہا یہ یعقوب علیہ السلام
ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک کالا کپڑا ریشمی نکالا اوس مین صورت ایک مرد سفید رنگ خوب
صورت بلند بینی خوش قامت کی تہی جسکے چہرے پہ نور چڑہا آتا تہا خشوع ظاہر ہوتا تہا رنگ سرخی مائل
تہا کہا اسکو پہچانتے ہو کہا نہین کہا یہ اسمعیل علیہ السلام ہین دادا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک سفید حریر نکالا اوس مین ایک صورت مثل صورت آدم کے تہی منہ جیسے
سورج کہا اسکو پہچانتے ہو ہم نے کہا نہین کہا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر
ایک سفید حریر نکالا اوس مین ایک مرد کی صورت سرخ باریک ساق خورد چشم کلان شکم میانہ قد کے تہے
تلوار لٹکائے ہوئے کہا اسکو پہچانتے ہو کہا نہین کہا یہ داؤد علیہ السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر
ایک سفید حریر نکالا اوس مین ایک مرد گران سرین دراز پای گہوڑے پر سوار تہا کہا اسکو پہچانتے ہو کہا
نہین کہا یہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہین پہر ایک اور دروازہ کہولکر ایک سیاہ ریشمی کپڑا
نکالا اوس مین ایک سفید صورت تہی وہ ایک جوان شخص سیاہ ریش بسیار موی خوب چشم خوبصورت تہا
کہا اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا نہین کہا یہ عیسی بن مریم علیہ السلام ہین ہمنے کہا تمکو یہ صورتین کہان سے
ملین ہم جانتے ہین کہ یہ صورتین شکل انبیا علیہم السلام پر ہین اسلیے کہ ہمنے صورت اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی برابر دیکہی کہا آدم علیہ السلام نے اللہ پاک سے سوال کیا تہا کہ اونکی اولاد مین جو انبیا ہونگے
اون کو دکہادے تب آدم پر یہ صورتین اوتریں یہ صور خزانہ آدم مین قریب مغرب شمس کے تہین ذو
القرنین نے انکو مغرب شمس سے نکالکر سپرد دانیال کیا تہا پہر کہا واللہ میرا جی خوش ہے اسبات سے
کہ مین اپنا ملک چہوڑ دون اگرچہ کسی ایک شخص شریر بدخلق کا مرتے دم تک غلام ہی کیون نہ بنا رہون پہر ہم کو
بہت اچہا جائزہ دیکر رخصت کیا ہم نے واپس آکر یہ حال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور جو کچہ
دیکہا تہا وہ ذکر کیا اور جائزہ کا حال کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے اور کہا مسکین ہے اگر اللہ اوسکے
ساتہہ ارادہ خیر کا کرے گا تو فعل مین لاویگا پہر کہا ہم کو خبر دی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ لوگ یعنے
نصاری اور یہود پاتے ہین نعت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنے اس حدیث کو حافظ کبیر بیہقی نے

کتاب دلائل النبوۃ مین حاکم سے اجازۃً اسیطرح مع اسناد روایت وذکر کیا ہے اسکی اسناد لا باس بہ ہے
ف مترجم کہتا ہے اس روایت مین چودہ پیغمبرون کا حلیہ مذکور ہے قرآن پاک مین اٹھارہ انبیا کا ذکر
آیا ہے چودہ تو یہی چار اور ہین جو انبیا زیادہ مشہور تھے اونہین کی صورتون پر اس روایت مین اقتصار کیا
گیا ہے روایت دلیل ہے اس بات پر کہ اوسکے دلمین تصدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی مگر اظہار اسلام
کا نکیا اللہ ہی جانے کہ انجام کیا ہوگا عطا بن یسار کہتے ہین مینے ابن عمروؓ سے ملاقات کی کہا تم مجھکو خبر دو صفت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے توریت وانجیل مین کہا ہان واللہ وہ موصوف ہین توریت مین ویسے ہی جیسی کہ
صفت انکی قرآن پاک مین آئی ہے اے نبی ہمنے بھیجا ہے تجھکو گواہ خوشخبری سنانیوالا اور ڈرانیوالا اور
امان واسطے ان پڑھون کے تو میرا بندہ اور رسول ہے تیرا نام متوکل ہے تو سخت گو سخت دل نہین ہے قبض
نہین کریگا اوسکو اللہ یہانتک کہ سیدھا کردے بسبب اوسکے ملت کج کو اس طرح کہ لوگ لا الہ الا اللہ
کہنے لگین وہ بند دلون کو بہرے کانون کو اندہی آنکھون کو کھولدیگا عطا نے کہا پھر میری ملاقات کعب
سے ہوئی اون سے بھی مینے یہی بات پوچھی ایک حرف کا بھی اختلاف نکیا اتنی بات ہوئی کہ کعب نے اپنی
لغت مین بجاے قُلُوبًا غُلْفًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَاَعْيُنًا عُمْيًا قُلُوبًا غُلُوفِيًا وَاٰذَانًا صُمُومِيًا کہا رواہ
ابن جریر ورواہ البخاری نحوہ بخاری کی روایت مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ بازارون مین چلاتا نہین
نہ بدی کو بدلا بدی سے کرے بلکہ عفو وصفح کرتا ہے پھر حدیث ابن عمرو کا ذکر کرکے کہا بہت سے سلف کی
کلام مین اطلاق توریت کا کتب اہل کتاب پر واقع ہوتا ہے بعض احادیث مین بھی اسی کے مشابہ آیا ہے
واللہ اعلم جبیر بن مطعم کہتے ہین مین تجارت کے لیے شام کو گیا جب قریب شام کے پہونچا ایک مرد اہل کتاب
مین سے مجھے ملا کہا تمہارے پاس کوئی مرد نبی ہے مینے کہا ہان کہا بھلا تو اوسکی صورت پہچان لیگا جبکہ
اوسکو دیکھے مینے کہا ہان مجھکو ایک گھر مین لے گیا وہان تصویرین تہین مینے کوئی صورت حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی نہین دیکھی اتنے مین ایک اور آدمی اون مین کا آیا کہا تم کیا کرتے ہو ہمنے حال کہا وہ ہمکو
اپنے گھر لے گیا داخل ہوتے ہی نظر صورت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی ایک آدمی حضرت صلعم کی ایڑی پکڑے
ہوئے تھا مینے کہا یہ قابض عقب کون شخص ہے کہا جو نبی آیا اوسکے بعد ایک اور نبی آتا گیا مگر یہ نبی کہ اسکے
بعد کوئی نبی نہین ہے یہ شخص بعد اوسکے خلیفہ ہوگا وہ اتفاقاً صفت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھی رواہ الطبرانی
اقرع موذن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھکو عمر بن خطاب نے پاس ایک پیشوا نصاری کے بھیجا مین اوسکو بلا لایا

عمر نے اوس سے کہا بہلا تو مجہ کو بہی اپنی کتاب مین پاتا ہے کہا ہان کہا کس طرح پر کہا مین تم کو ایک قرن پاتا
ہون یعنے حریف ہمدست شاخ زن عمر نے درہ اوٹہایا اور کہا کیسا قرن اوس نے کہا قرن آہن امیر شدید کہا
پہر بعد جو شخص ہوگا تو اوسکو کیسا پاتا ہے کہا ایک خلیفہ صالح اتنی بات ہے کہ وہ اپنی قرابت کو اختیار
کرے گا عمر نے کہا اللہ عثمان پر رحم کرے تین بار یہ کلمہ کہا پہر پوچہا بہلا جو شخص بعد اوسکے ہوگا اوسکو کیسا
پاتا ہے کہا زنگ لوہیکا عمر نے اپنا ہاتہہ سر پر رکہکر کہا یا دفراہٗ یا دفراہٗ دفر کہتے ہین گند کو کہا اے امیر المومنین
وہ خلیفہ صالح ہوگا لکن اوسوقت خلافت پاویگا جسوقت تلوار ننگی ہوگی اور خون بہایا جاویگا رواہ ابوداود
ف پہر اللہ پاک نے فرمایا حکم دیگا اونکو معروف کا منع کریگا انکو منکر سے یہ صفت ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی کتب متقدمہ مین بہی حضرت صلعم کا حال اسیطرح پر تہا کہ حکم نہ کرتے مگر خیر کا نہی نہ فرماتے مگر شر سے جسطرح کہ ابن
مسعود نے کہا ہے کہ جب تو اللہ کو سنے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فرماتا ہے تو اوسپر اپنے کان رکہہ کہ کسی خیر کا
تجہ کو حکم دیتا ہے یا کسی شر سے نہی فرماتا ہے سب سے زیادہ امر اہم و اعظم جس کے لیے اللہ پاک نے رسول کو بہیجا
یہ امر ہے کہ اکیلے رب اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کرو اوسکے سوا کسی کو نہ پوجو یہی بات ساری رسل لیکر
آئے تہے کما قال تعالی وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ابو حمید
وابو اسید نے کہا حضرت صلعم نے فرمایا ہے جب سنو تم کوئی حدیث میری جسکو تمہارے دل پہچانین تمہارے اشعار
و ابشار یعنے بال و چمڑے نرم پڑین اور تم دیکہو کہ وہ حدیث تم سے قریب ہے تو جانو کہ مین اولی تر ہون ساتہہ اوسکو
اور جب سنو تم کوئی حدیث مجہہ سے جسکا انکار کرین تمہارے دل اور نافر ہون اوس سے اشعار و ابشار تمہارے
اور دیکہو تم کہ وہ بات مجہہ سے دور ہے تو مین دور تر ہون اوس سے رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَلَمْ يُخْرِجْهُ
أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الْكُتُبِ معلوم ہوا کہ کلام نبوت پر اثر ہوتا ہے اور جو کلام نبوت نہین ہوتا اوسکو دل بہی
قبول نہین کرتا ہے علی مرتضے نے کہا جب تم کوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنو تو اوسکے ساتہہ
وہ گمان کرو کہ جو اہدی اہنی اتقے ہے رَوَاهُ أَحْمَدُ ف پہر اللہ نے فرمایا کہ وہ نبی امی خبائث کو حرام
طیبات کو تمہارے لیے حلال کرتا ہے بحائر سوائب وصائل حام وغیرہا جن کو اونہون نے اپنے اوپر حرام کر رکہا
تہا اپنی جانون کو تنگی مین ڈالا تہا حضرت صلعم نے انکو حلال کردیا گوشت خنزیر و ربا وغیرہ ماکل جنکو اللہ نے حرام
کیا تہا اونہون نے اوسکو حلال ٹہیرالیا تہا اوسکو حضرت صلعم نے حرام فرمایا یہ قول ہے ابن عباس کا بعض علما
نے کہا ہے جو شے اللہ نے ماکل مین سے حلال کی ہے وہ طیب اور نافع ہے بدن اور دین کو اور جو شے حرام

کی ہے وہ خبیث اور مضر بدن و دین ہے یہ آیت کریمہ دلیل ہے اوس شخص کی جو قائل تحسین و تقبیح عقلی ہے سوا اوسکا
جواب دیا گیا ہے مگر اس جگہہ گنجایش اوسکے ذکر کی نہین ہے اسیطرح بعض علما نے اس آیت کو دلیل ٹھیرایا ہے
اس بات پر کہ مرجع حل ما کل کا جنکی تحلیل یا تحریم پر کوئی نص نہین آئی ہے طرف استطابت عرب کے حال
رفاہیت مین ہے اسی طرح طرف تحریم کے کہ جسکو وہ مستخبث سمجہین وہ حرام ہے ابن کثیر نے کہا اس مین ہی
کلام طویل ہے **ف** وضع اصر و اغلال سے مراد تیسیر و سماحت ہے جسطرح حدیث مین چند طریق سے آیا ہے کہ
حضرت نے فرمایا بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ اور جب معاذ و ابو موسی اشعری کو طرف یمن کے روانہ کیا تہا تو
یہ ارشاد فرمایا تہا بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا ابو برزہ اسلمی کہتے ہین مین
صحبت مین رہا حضرت کے اور دیکہا مینے آپکی تیسیر کو جو اتین ہم سے پہلے تہین اُنکی شریعتون مین اونپر مشقت
تہی اللہ نے اس امت پر سارے کام اوس کے کشادہ و آسان کر دیے اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے اللہ نے تجاوز کیا میری امت سے حدیث نفس کو جب تک کہ نہ کہے یا نکرے اور اوٹہا لیا میری امت
سے بہول چوک کو اور جسپر زبردستی کیجاوے اونپر اسی لیے اللہ نے اس امت کو یہ ارشاد کیا ہے کہ وہ یون کہا
کرین رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ صحیح مسلم مین آیا ہے کہ اللہ پاک نے بعد ہر سوال کے ان سوالات سے یہ فرمایا
قَدْ فَعَلْتُ یعنے مینے ایسا ہی کیا ہے جیسا تمنے مانگا ولله الحمد معلوم ہوا کہ یہ دعا داعی سے قبول ہوتی ہے
نہ رد یہ دعا جامع جملہ مہمات امور ہے **ف** تعزیر کے معنے اسجگہہ تعظیم کے ہین انصرت سے مراد توقیر ہے نور سے
مراد قرآن و وحی الٰہی ہے جسکو حضرت لائے ہین سو جو لوگ مومن معظم موقر و متبع قرآن و حدیث ہین وہی
دنیا و آخرت مین رستگار ہین **ف** فتح البیان کا بیان فائح اس جگہہ یون ہے کہ مراد الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
الرَّسُولَ الْأُمِّيَّ سے خاص بنی اسرائیل ہین قَالَهُ الرَّازِيُّ مگر جمہور کہتے ہین کہ ساری امت مراد ہے خواہ اسرائیلی
ہون یا سواون کے نبی امی سے مراد ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین باجماع مفسرین امی قید سے سارے
اہل ملل اور اہل کتاب خارج ہو گئے امی نسبت ہے طرف امت امیہ کے جو نہ لکہے نہ گنے نہ پڑہے یہ لوگ عرب
ہین قَالَهُ الزَّجَّاجُ یہ نسبت ہے طرف اُم کے یعنے اپنی حالت ولادت پر باقی ہین کہ لکہنا پڑہنا کچہ نہین
آتا ہے یا نسبت ہے طرف ام القرے کہ قول اول اولے ہے نظامی گنجوی سے ایک اور ہی تاویل اُمیت

حافظ شیراز نے قول کی ہے کہتے ہین ؎ ازالف آدم و میم مسیح　　امی گویا بزبان فصیح

اول کی بنیاد پر یہ شعر کیا خوب کہا ہے ؎

نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت　　بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

فیضی کا شعر بہی مناسب قول ثانی بہت اچہا ہے ؎ امی و کتابخانہ در دل　　خاکی و براوج عرش منزل

قصیدہ بردہ کا یہ شعر ؎ فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا　　وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

خالی ایکطرح کی مبالغہ و اطرا ممنوع عنہ سے نہین ہے اسلیے کہ اس شعر مین اثبات علم غیب کا واسطے سید الانبیا کے نکلتا ہے اور وہ بہی اس شد و مد سے کہ علم لوح و قلم منجملہ بعض علوم کے ہے حالانکہ اللہ پاک یہ ستاتر ہے ساتہ علم لوح و قلم اور جملہ علوم غیوب کے مگر جتنا جسکو بتا دیا اس تعلیمی مین مغیبات سی ساری خلق یکسان ہے نہ فرشتون کو خبر ہے نہ رسولون کو تو پہر اہل نجابت و رمل و کہانت کا کیا ذکر ہے اسی لیے صدق نجومی رمال کاہن وغیرہم ایمان سی خارج ہو کر مشرک ٹہیر جاتے ہین لوگون کو راہ ہدایت صراط اسلام سے بہکا دیتے ہین اسیطرح وہ شعر میر آزاد بلگرامی رح کا ہے ؎

مَا كَانَ يَعْرِفُ لَوْحًا وَلَا قَلَمًا　　وَكَانَ يَعْرِفُ مَا فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کیونکہ یہ بات نہ کسی آیت صریح سے ثابت ہے نہ کسی حدیث صحیح سے کہ حضرت کو سارے مرقومات و مکتوبات لوح و قلم کا علم حاصل تہا بلکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی علم غیب کی اپنے نفس مقدس مبارک سے عموما و شمولا ارشاد فرمائی ہے لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ بلکہ اظہار اس ارشاد کا بحکم علام الغیوب بطور اعلام امت کے فرمایا تاکہ اچہی طرح سے سمجہ لین کہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر حدیث صحیح مین بابت ایک معاملہ خیالی کے فرما دیا لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ معلوم ہوا کہ عواقب امور سے بالکل بیخبری حاصل رہتی تہی جتنی بات طرف سے اللہ پاک کی بتا دی جاتی تہی اوسی کا علم ہوتا تہا نہ ساری امور ذاتی و امور خلق کا یہی عقیدہ ہر مسلمان کو رکہنا فرض ہے اور جو کوئی یہ سمجہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا سارے انبیا سابقین یا ملائکہ مقربین یا اولیاے متقدمین یا صلحاے متبعین یا ائمہ دین یا مجتہدین بشرع مبین عالم الغیب ہین تو وہ بالیقین مشرک بددین ہے نہ زمرہ مومنین مسلمین سے میر آزاد نے شعر مذکور کو گویا بطور ترجمہ شعر جامی کے نظم کیا ہے اسلیے کہ اونہون نے مستی محبت و خمار شاعری مین جسطرح کہ عادت شعرا کی ہوتی ہے یون فرمایا ہے ؎

بقلم گر نرسید انگشتش بود لوح و قلم اندر مشتش

اسد تعالی ان شعراء عشاق مزاج کو یہ جرات و اغراق و مبالغہ معاف فرماوے کیونکہ حسن ظن یہ ہے کہ ان
مضامین کو اونھون نے کچھ بطور اثبات عقیدہ کے نہین کیا ہے بے ساختہ جوش و خروش الفت و محبت
مین ایسے معانی و الفاظ انکی زبان پر جاری ہو گئے اوسوقت خیال و لحاظ تنقید و تنقیح مسائل کا نرہا
ورنہ انکو مسئلہ مذکورہ خوب معلوم تھا اوسی عقیدے پر انشاء اللہ تعالی وہ دنیا سے گذر گئے ہین لکن ہم
لوگون کو جو مراتب نقصان مین کامل اور مدارج کمال سے بڑے نقصان مین شامل ہین انکی تقلید سی تلفظ
ایسے الفاظ کا اپنی کلام مین نثر ہو خواہ نظم کرنا نہ چاہیے ادب یہ ہے کہ کبھی دیدہ و دانستہ بے ادبی جناب
الٰہی بارگاہ رسالت پناہی مین ہونے نہ پاوے و باللہ التوفیق لو ذکر کیا تھا ہم کہہ گئے حضرت کا امی یعنی
بن پڑھا ہونا ایک بڑا معجزہ ہے حاشیہ بیضاوی مین منسوب بطرف ام بفتح ہمزہ کہا ہے یعنی قصد یعنے
مقصود آپ ہی تھے ضم ہمزہ کو باب تغییر نسب سے بتایا ہے یعقوب کی قرارت بھی یہی ہے انتہے لکن پہلے
قرارت اولی ہے ابو السعود نے کہا امی وہ شخص ہے جسکو ممارست قرارت و کتابت نہ ہو معذالک آپ جامع
علوم اولین و آخرین تھے انتہے یہ جامعیت مستلزم غیب دانی نہین ہو سکتی ہے کیونکہ قاری قرآن تھے کوئی
رطب و یابس ایسا نہین ہے جو قرآن مین نہ ہو سب سے زیادہ عارف مقاصد قرآن عالم معالم فرقان جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے اسی لیے عالم علوم اولین و آخرین ٹھیرے صلح حدیبیہ مین آپنے
لکھا جس طرح ظاہر حدیث مشہور سے ہے یا نہین لکھا بلکہ لکھوایا اور بطور مجاز آپکی طرف منسوب ہوا اس
مین اختلاف ہے بعض نے کہا صدور کتابت اوس دن بطور معجزے کے ہوئی اس بحث کی تفصیل فتح
الباری مین ہے مرجع یہود و نصاری یہی دو کتابین تھین ایک انجیل دوسرے توریت سو اللہ پاک نے خبر
دی کہ حضرت کا حال اون دونو کتابون مین مکتوب اور موجود ہے یہ آیت اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا
عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ اللہ کا کلام ساتھ موسی علیہ السلام کے تھا قبل نزول انجیل کے گویا خبر آئندہ
ارشاد فرمائی رازی نے کہا یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ نعت و صفت نبوی دونو کتابون مین لکھی تھی
اگر لکھی نہ ہوتی تو ذکر اس کلام کا اعظم منفرات سی واسطے یہود و نصاری کے قبول قول حضرت سے ہوتا کیونکہ ٹھہرا
کرنا کذب و بہتان پر ایک بڑی نفرت انکی بات ہے کوئی عاقل ایسی بات مین ساعی نہین ہوتا ہے خصوصا جب
اُسکے نقصان حال و تنفیر ناس کا قبول قول سے ہو لکن جب یہ بات کہی گئی او سو طرسے صاف صاف

اوسکو ظاہر کر دیا تو ثابت ہوا کہ بے شبہ وہ نعت نبوی توریت و انجیل مین مذکور ہے یہ ایک عظیم دلیل ہے صحت نبوت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر لستے تاریخ خمیس مین ہے کہ لفظ محمد توریت مین بلغت سریانیہ بلفظ منحمنا مذکور ہے اس لفظ کے معنے اوس لغت مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین محمد وہ ہے جسکی حمد لوگ بہت سے کیا کرین احمد کا لفظ انجیل مین اسی لفظ عربی کے ساتھہ آیا ہے احمد وہ ہے جو اکثر اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اللہ نے حضرت کو جامع ان دونو اوصاف کا بنایا تھا نہ اللہ کی حمد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی نے کی نہ حضرت سے زیادہ کسی کی حمد لوگون نے کی ولله الحمد والمنة ٥

حمد را با تو نسبتی ست درست بر در ہر کہ رفت بر در تست

معروف وہ شے ہے جسکو دل جانتے پہچانتے ہین انکار اوسکا نہین کرتے جیسے مکارم اخلاق و محاسن عادات منکر وہ شے ہے جسکا انکار دل کرین اوسکو نہ پہچانین جیسے مساوی اخلاق محاشن صفات عطا نے کہا حضرت امر کرتے ہین لوگون کو خلع انداد وصلہ ارحام کا نہی فرماتے ہین عبادت اصنام وقطع ارحام سے مستلذات کو جنھین انفس مستطاب سمجھتے ہین حلال کرتے ہین یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اصل ہر مستطاب و مستلذ نفس و طبع مین حلت ہے یا مراد لحوم ابل و شحوم غنم و معز و بقر ہین جنکو اہل کتاب نے حرام کر رکھا تھا یا بحائر و سوائب و حوامی و وصائل ہین جنکو مشرکین نے محرم ٹھیرا دیا تھا مستخبثات کو جیسے حشرات و خنازیر و ربوا و رشوت وغیرہا ہین حرام فرماتے ہین ابن عباس نے کہا مراد خبائث سے اسجگہہ مردار خون گوشت خوک ہے بعض نے کہا ہر وہ شے جسکو طبع مستخبث سمجھے اوس سے گھن کرے کیونکہ اصل مضار مین حرمت ہے مگر جسکی حلت پر کوئی دلیل آئی ہو اصر کہتے ہین ثقل کو مراد تکالیف شاقہ ثقیلہ ہین یا عہد عمل کرنے کا احکام توریت پر اغلال استعارہ ہے تکالیف شاقہ سے جو اونکے گلے بندہی تھین جیسے قتل نفس کا توبہ مین قطع اعضا کا خاطئہ مین کاٹنا نجاست کا بدن و جامہ سے ساتھہ مقراض کے تعیین قصاص کا قتل مین وتحریم اخذ دیت کی ترک کرنا عمل کا دن سنیچر کے عدم جواز نماز کا مگر کنائس مین اسطرح کے بہت احکام سخت اونپر جاری تھے اللہ نے اون سختیون کو نرمیون سے بطفیل خاتم الانبیا سید الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدلدیا سو جو کوئی اب اہل کتاب بلکہ سائر ناس میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضرت کی عظمت و وقار کا حفظ رکھیگا دشمن کے مقابلے مین آپ کا مددگار ہوگا قرآن پاک پر عمل کرے گا سنت مطہرہ پر چلیگا امر و نہی بجا لائیگا وہی ناجی فائز صاحب فلاح و ہدایت ہوگا نہ اور کوئی کسی امت کا کین

نہ ہو یہ آیت شریفہ دلیل ہے اس بات پر کہ ذکر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتب متقدمہ قدیمہ مین ثابت ہے ولله الحمد **ف** اسجگہہ فتح البیان مین قریب ایک کراسہ کے کتب قدیمہ سے اثبات ذکر کیا ہے ترجمہ ان عبارات کا یہان ضرور نہین یہی آیت ایک دلالت واضحہ حجت نیرہ ثبوت مدعا پر کافی ہے فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُونَ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ تو کہہ اے لوگو مین رسول ہون اللہ کا تم سب کیطرف جسکی حکومت ہے آسمان و زمین مین کسی کی بندگی نہین سوا اسکے وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے سو مانو اللہ کو اور اسکے بھیجے نبی امی کو جو یقین کرتا ہے اللہ پر اور اسکے سب کلام پر اور اس کے تابع ہو شاید تم راہ پاؤ **ف** اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ تم یون کہدو یہ خطاب ہر گورے کالے عربی عجمی کو کہ مین تم سب کیطرف مرسل ہوا ہون یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف اعظم ہے کہ وہ خاتم الانبیا ہین سب لوگون کیطرف مبعوث ہین کما قال تعالی قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ وقال تعالی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ وقال تعالی وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ اس باب مین بہت آیات ہین جسطرح احادیث بھی اکثر آئی ہین یہ بات ضرورت دین اسلام سے بخوبی معلوم ہے کہ حضرت ساری لوگون کیطرف بھیجے گئے ہین بخاری نے اس آیت کی تفسیر مین ابو الدرداء سے روایت کیا ہے کہ درمیان ابو بکر و عمر کے کچھ بحث ہوگئی ابو بکر نے عمر کو غصہ دلایا وہ خفا ہو کر چلے گئے اونکے پیچھے ابو بکر گئے معافی چاہی اونہون نے معاف نہ کیا دروازہ بند کر لیا ابو بکر پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے ابو الدرداء کہتے ہین ہم نزدیک حضرت کے تھے حضرت نے فرمایا اس تمہارے صاحب نے غضب و حقد کیا عمر اپنے فعل پر نادم ہوئے سلام کرکے پاس حضرت کے بیٹھکر حال کہا حضرت کو غصہ آیا ابو بکر کہنے لگے واللہ یا رسول اللہ مین ہی ظالم ہون حضرت نے فرمایا کیا تم میرے صاحب کو میرے لیے ترک نہین کرتے مینے کہا تھا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا تمنے کہا تو جھوٹا ہے ابو بکر نے کہا تم سچے ہو انفرد به البخاري ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین دیا گیا ہون پانچ چیزین جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہین دیگئین یہ بات کچھ فخر کی راہ سے مین نہین کہتا مین مبعوث ہوا

ہون طرف ساری لوگون کے کیا لال کیا کالے مدد کیا گیا ہون ساتہہ رعب کے ایک ماہ کی راہ تک حلال کی
گئین میرے لیے غنیمتین اور نہین حلال ہوئین کسی کو پہلے مجہہ سے کردی گئی میرے لیے زمین مسجد و طہور دیا گیا
ہون مین شفاعت سو رکھہ چہوڑا ہے مینے اوس شفاعت کو واسطے اپنی امت کے یہ شفاعت اوسکی لیے ہوگی
جو شریک نہین کرتا ہے ساتہہ اللہ کے کسی شی کو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ وَلَمْ یُخَرِّجُوْہُ معلوم ہوا کہ
جو کوئی ایمان اسلام لاکر گور پرستی پیر پرستی بت پرستی وغیرہ کرتا ہے حضرت اوسکی شفیع نہ ہونگے شفاعت
اون اہل کبائر کی کرینگے جو کسی طرح کا شرک جلی یا خفی نہین کرتے ہین حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ مین آیا ہے کہ جس سال غزوہ تبوک تہا ایک رات حضرت نے کہڑے ہو کر نماز پڑہی کچہ لوگ آپکے اصحاب
مین سے پیچہے آپکے واسطے حراست کے جمع ہوگئے جب نماز پڑہ کر پہرے فرمایا آج کی رات مین پانچ چیزین دیا
گیا جو کسی کو مجہہ سے پہلے نہین دیگئین ایک مین ہون کہ سب لوگون کی طرف عامۃ بہیجا گیا مجہہ سے پہلے جو
لوگ تہے وہ فقط اپنی قوم کیطرف بہیجے جاتے تہے مین منصور ہوا دشمنون پر رعب سے گو میرے اور انکے بیچ مین ایک
ماہ راہ کیون نہ ہو وہ میرے رعب سے بہرے ہین حلال ہوئین میرے لیے غنیمتین یعنے کہانا اون کا جو مجہہ سے
پہلے تہے وہ اونکے کہانیکو ایک امر عظیم جانتے تہے غنائم کو جلا دیتے تہے زمین میرے لیے مسجد و طہور
کردیگئی جہان کہین مجہہ کو نماز پالے مین تیمم کرکے نماز پڑہ لون مجہہ سے اگلے لوگ اسکو ایک بڑی بات سمجہتے
تہے اپنے کنائس و بیع مین ہی نماز پڑہتے تہے پانچوین چیز یہ ہے کہ مجہہ سے کہا کچہہ مانگ اس لیے کہ ہر نبی
نے کچہ مانگا ہے سو مینے اپنا سوال قیامت کے دن پر اوٹہا رکہا ہے وہ تمہارے لیے ہے اور اسکے لیے جو
گواہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی دیتا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ قَوِیٌّ وَلَمْ یُخَرِّجُوْہُ ابو موسی اشعری مرفوعًا کہتے
ہین جس نے مجہکو سنا میری امت سے یا یہودی یا نصرانی سے پہر ایمان نہ لایا مجہہ پر تو وہ جنت مین نہ جاویگا۔
رَوَاہُ اَحْمَدُ یہ حدیث صحیح مسلم مین دوسری طرح پر ابو موسی سے آئی ہے لفظ یون ہے قسم ہے اوسکی جس کے
ہاتہہ مین میری جان ہے نہ سنیگا مجہکو کوئی آدمی اس امت سے یہودی یا نصرانی پہر ایمان نہ لائیگا مجہہ پر تو
داخل ہوگا وہ دوزخ مین احمد کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ
الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَا یُؤْمِنُ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ
تَفَرَّدَ بِہٖ اَحْمَدُ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا بُعِثْتُ
اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِمَنْ کَانَ

قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ شَهْرًا وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَ الشَّفَاعَةَ وَإِنِّي قَدْ
اخْتَبَأْتُ شَفَاعَتِي ثُمَّ جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا رواه احمد وهذا اسناد
صحيح ولم أرهم خرجوه وله مثله من حديث ابن عمر بسند جيد ايضًا ترجمہ اس حدیث کا احادیث متقدمہ
سے واضح ہے اس حدیث مین شفاعت مقید ہی ساتھ غیر مشرک کے یہ حدیث صحیحین مین بھی حدیث جابر بن عبد اللہ سے
آئی ہے لفظ یہ ہین أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ
وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ
الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ
عَامَّةً حاصل ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گذر چکا اس مین ذکر شفاعت کا مطلقًا آیا ہے یہ مطلق محمول ہے مقید
پر اہل بدعت جنکو یہ گھمنڈ ہے کہ ہم جو پیرون بزرگون کی نذر نیاز کرتے ہین کسی کا عرس کسی کی قبر کا طواف بجا
لاتے ہین کسی کے نام کا جانور ذبح کرتے ہین کسی سے استعانت استغاثہ طلب شفاے مریض عطائی ولد کرکے
قبور پر پیشکش لاتے ہین وہ اولیا علما مشائخ صوفیہ قیامت کو ہماری شفاعت کرکے ہم کو عذاب دوزخ سے
بچا کر بہشت مین لیجاوینگے یہ محض اون کا خیال باطل گمان دروغ وہم عاطل ہے بے شبہ سوا انبیا علیہم السلام
کے اور بھی صلحا شہدا علما عرفا اطفال ملائکہ شفیع مذنبین ہونگے لیکن شفاعت اوسی کے واسطے ہوگی
جسنے کسی کو اللہ کی عبادت و ربوبیت مین کھلے چھپے شریک نہین کیا ہے اگر باوجود اقرار ایمان و اسلام و نماز
و روزہ و حج و زکوٰۃ و جہاد کی وہ عقیدہ یا عمل مین مشرک تھا گو ذرہ برابر شرک کیون نہو تو اوسکی شفاعت ہو
معلوم ہے یہ توشیطان کا ایک ہوکا ہے جو اوس نے انکو دیکر کہا ہے اگر قرآن پاک کو یہ سمجھ پڑھتے تو
جان لیتے کہ کبھی ایمان ظاہری کے ساتھ شرک بھی جمع ہوجاتا ہے جس جگہ اللہ پاک نے فرمایا ہے وَمَا يُؤْمِنُ
أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ یہ بات نہین ہے کہ جس نے ایمان کا اقرار کیا کلمہ شہادت پڑھا نماز روزہ وغیرہ
اعمال اسلام بجا لایا اب وہ مشرک نہین ہوسکتا ہے مشرک وہی ہوگا جو کلمہ گو نہین ہے بت پرستی ستارہ پرستی
وغیرہ افعال اہل جاہلیت و کفر کے کرتا ہے بلکہ تجربے سے یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ جو شرک ان عوام اہل اسلام
بلکہ بعض خواص گور پرست پیر پرستون سے ہوتا ہے وہ بالکل منافی ایمان و مباین اسلام ہے اس زمانہ آخر کے مسلمان
اکثر برائے نام ہین خالص اللہ پاک کے پوجنے والے اوسی کو نافع و ضار و مستعان و مستغاث سمجھنے والے عنقا و کیمیا
کیطرح نایاب ہین ہر جگہ زبانی دعوی اسلام کا باوجود مخالفت ظاہر و باطن کچھ بکار آمد نہین ہوسکتا نہ ایسے

مشرکون کی شفاعت کوئی پیغمبر استاد شہید صالح فرشتہ بجا کر سکتا ہے وہ دن تو ایسا ہول ناک ہوگا کہ انبیاے اولوالعزم کانپین گے دوسرون کی کیا ہستی ہے پیر خود درماندہ شفاعت کجا ہے

درآن دم کہ از فعل پرسند وقول اولوالعزم راتن بلرزد زہول

ف پہر اللہ پاک نے اپنی صفت قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ذکر کی کہ جس نے مجھکو بہیجا ہے وہی ہر شئے کا خالق ورب ومالک ہے اوسی کے ہاتہہ مین ملک ہے وہی جلاتا ہے اوسی کا حکم چلتا ہے

خدایا جہان پادشاہی تراست زما خدمت آید خدائی تراست

پناہ بلندی وپستی توئی ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

پہر لوگون کو یہ حکم دیا کہ یہ ہمارے رسول ہین طرف تمہاری تم انکی راہ پر چلو اون پر ایمان لاؤ یہ وہی نبی امی ہین جنکا وعدہ تم سے ہوا تہا جنکی بشارت کتب قدیمہ مین دی گئی تہی یہ نعت انکی اون کتابون مین لکہی چلی آئی ہے پہلے اسجگہہ حضرت کو بلفظ نبی امی یاد فرمایا ہے تم جب انکی طریقہ مستقیمہ پر چلوگے تو ہدایت پاؤگے

ف فتح البیان مین ہے جب ذکر اوصاف حضرت کا جو توریت وانجیل مین لکہا تہا ہو چکا تو اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اب تم ان لوگون سے ایسی بات کہدو جو مقتضی عموم رسالت ہو کیونکہ اگلے رسول خاصۃً طرف اپنی ہی قوم کے مبعوث ہوتے تہے ابن عباس نے کہا حضرت کو اللہ نے طرف اسود و احمر کے بہیجا ہے اس باب مین بہت سے حدیثین صحیح آئی ہین اسجگہہ حاجت انکی ذکر کی بوجہ طول کلام کے نہین ہے پہر اپنی مالکیت بنسبت ارض وسموات اپنی معبودیت علی الاطلاق ذکر کی اپنا متفرد ہونا مع نفی شرکاء صفت ربوبیت واحیا واماتت مین بیان کیا سوا اللہ کے کس کو طاقت جلانے مارنے پر ہے کلمات سے مراد کتب منزلہ قدیمہ یا آیات الٰہیہ یا عیسیٰ یا قرآن ہے مگر عموم اولی ہے اس آیت مین حکم اتباع نبی امی کا فرمایا ہے یہ اتباع عام ہے اقوال وافعال واعتقادات واعمال واحوال کو پہر ہدایت کو علت اس حکم کا ٹہیرایا معلوم ہوا کہ حکم اتباع سنت مطہرہ کا عموماً ہر امر وترک مین کتاب عزیز سے ثابت ہو یہ اتباع ہدایت ہی اتباع کی نقیض ابتداع ہے اوس مین تقلید آراء ومذاہب بہی داخل ہے وہ ضلالت ہی وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ موسی کی قوم مین ایک فرقہ راہ بتاتا ہے حق کی اور اوسی پر انصاف کرتا ہے **ف** یہ وہی لوگ تہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے تو ایمان لائے جیسے عبد اللہ رضی بن سلام انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے حال بنی اسرائیل کا خبر دی کہ اون مین ایک تابع حق ہے

حق کو سوا فق حکم دیتا ہے کما قال تعالی مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُوْنَ اٰيَاتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ
يَسْجُدُوْنَ وقال تعالی وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ
لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ وقا
ل تعالی اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا الآیۃ وقال
تعالی اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ الآیہ وقال تعالی اِنَّ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ابن جریر نے اپنی تفسیر مین ایک
خبر عجیب ذکر کی ہے ابن جریج نے کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ جب بنی اسرائیل نے اپنے انبیا کو قتل کیا اور وہ
بارہ سبط تھے تو ایک سبط نے اون سے بیزاری ظاہر کر کے اعتذار کیا اللہ عزوجل سے یہ سوال کیا کہ درمیان انکے
اور درمیان اون اسباط قاتلین کے جدائی کر دی اللہ نے اونکے لیے زمین مین ایک سرنگ کھولدی وہ اُس راہ
سے چلکر ورا چین سے نکلے وہ اوس جگہہ حنفا مسلمین ہین ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرتے ہین ابن عباس نے
کہا فذلک قولہ وَقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا
بِكُمْ لَفِيْفًا مراد وعد آخرت سے حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام ہین وہ ایک سال چھہ ماہ تک سرنگ کے رستے
مین چلے قالہ ابن عباس سدی نے کہا وہ ایک قوم ہے جنکو اور تمہارے بیچ مین شہد کی نہر ہے **ف** فتح البیان
کا بیان یہ ہو کہ جب اللہ نے قصہ سامری کا ذکر کیا اور تنزلزل بنی اسرائیل کا بیان فرمایا تو اب اوس گروہ کا اون
مین سے ذکر کیا جو مخالف امت مذکور تھے کہ وہ لوگون کو طرف ہدایت کو بلاتے ہین حق کا رستہ دکھاتے
ہین عدل و انصاف و حق پرستی کا حکم دیتے ہین لین دین دا و ستد سب عدل سے ہوتا ہے بعض نے کہا یہ
قوم تھی جو دین حق پر امت موسوی سے باقی رہی جو کچھ موسی سے قبل تحریف و تبدیل لائے تھے اوسپر قائم رہی
لوگون کو بھی اسیطرف بلایا کلبی و ضحاک و ربیع نے کہا یہ قوم اقصے مشرق مین ورے چین کے ایک ندی کیپ
بستی ہے جسکو نہر اردن کہتے ہین کسی کے پاس اونکے دوسرے سے کم مال نہین ہے رات کو پانی برستا ہے دن
کو کہلجاتا ہے کھیتی کرتے ہین ہم مین سے کوئی اون تک نہین پہونچ سکتا وہ سب دین حق پر ہین تا آخر قصہ
شوکانی نے فرمایا یہ قصہ صحت سے دور تر وضع سے نزدیک تر ہے ایک جماعت مفسرین جنکو معرفت علم حدیث سے

نہین ہے وہ ذکر مین اس قصے کے مبتلا ہو گئی ہے بعض نے کہا مراد اس قوم سے وہ بنو اسرائیل ہین جو قرآن پر اور حضرت صلعم پر ایمان لائے ہین ابن عباس نے کہا موسی نے کہا اے رب مین ایک امت پاتا ہون جنکی اناجیل اون کے دلون مین ہوگی فرمایا وہ امت بعد تیرے ہے امت احمد کہا ایک امت پاتا ہون جو نماز پنجگانہ پڑہین گے وہ نماز کفارہ ہوگی فرمایا وہ امت بعد تیرے ہے امت احمد کہا ایک امت پاتا ہون جو صدقات دیگی پہر وہ اونہین مین پہر آوینگے وہ اوسکو کہا وینگے فرمایا وہ امت بعد تیرے ہوگی امت احمد کہا اے رب مجہکو امت احمد سے کر اسپر

الله پاک نے یہ آیت باب بطور رضی اوتاری وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ بانٹ کر کیا ہمنے اونکو کئی فرقے بارہ دادون کی اولاد اور حکم بہیجا ہمنے موسی کو جب پانی مانگا اوس سے اوسکی قوم نے کہ مار اپنی لاٹہی سے پتہر پہوٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے پہچان لیا سب لوگون نے اپنا گہاٹ اور سایہ کیا ہمنے اونپر ابر کا اور اوتارا اونپر من اور سلوی کہاؤ ستہری چیزین جو ہمنے روزی دی تمکو اور ہمارا کچہ نہ بگاڑا لیکن اپنا برا کرتے رہے اور جب حکم ہوا انکو کہ بسو اس شہر مین اور کہاؤ اوس مین جہان سے چاہو اور کہو گناہ اوتری اور پیٹہو دروازے مین سجدہ کرتے تو بخشین ہم تمہاری تقصیرین آگے اور دینگے نیکی والون کو سو بدل لیا بے انصافون نے اون مین سے اور لفظ سوائے اوسکے جو کہدیا تہا پہر بہیجا ہمنے اونپر عذاب آسمان سے بدلا انکی شرارت کا **ف** یعنے ابہی ایک شہر فتح ہوا ہے آگے سارا ملک ملے گا انتہے ابن کثیر نے کہا اس ساری آیت کی تفسیر سورہ بقرہ مین گذر چکی ہے وہ مدنی ہے اور یہ سیاق مکی ہے دونون سیاقون مین جو فرق ہے اوسپر ہم تنبیہ کر چکے ہین حاجت اعادہ کی نہین ہے ولله الحمد والمنة انتہی فتح البیان مین کہا ہے الله نے فرمایا ہمنے بنی اسرائیل کو بارہ گروہ کر دیا بعض کو بعض سے تمیز بخشا ایک یہی اونپر احسان کیا تہا وہ بارہ سبط ہو گئے ہر سبط کا ایک نقیب تہا کما فی قولہ تعالی وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا سبط کہتے ہین پوتے کو بارہ بیٹون کی اولاد بارہ گروہ ہو گئی

ع ۲۰ ۵ ۱

اسباط سے مراد وہی قبائل ہین مراد اولاد یعقوب ہے یعقوب کا نام اسرائیل ہے اُنکی اولاد اسباط کہلاتی ہے اُنکا
نام امم اسلیے رکہا کہ ہر سبط ایک جماعت کثیرۃ العدد تہی مختلف الآراء تہی ایک جماعت کا کوئی امام دوسری
جماعت کا کوئی امام علی مرتضٰے نے کہا بنی اسرائیل بعد موسی علیہ السلام کے اکہتر فرقے ہوگئے سب دوزخی ہین
مگر ایک فرقہ نصاری بعد عیسی علیہ السلام کے بہتر فرقے ہوگئے سب ناری ہین مگر ایک فرقہ یہ امت تہتر فرقے
ہوجاویگی سب نار مین ہوگی مگر ایک فرقہ یہود کے حق مین اللہ نے فرمایا ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ
بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ یہی امت یہود مین سے ناجی ہے نصاری کے حق مین کہا ہے مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ
یہی امت نصاری مین سے ناجی ہوگی رہے ہم سو فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ
سو یہی امت اس امت سے نجات پاویگی رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّاَبُو الشَّیْخِ حافظ حدیث نے کہا ہے زیادت
كُلُّهَا فِی النَّارِ صحیح نہین ہے نہ مرفوعًا نہ موقوفًا موسی علیہ السلام کو حکم استسقاء کا اُسوقت دیا گیا جبکہ تیہ
مین پیاس لگی اور پانی نہ تہا تب فرمایا کہ تم اپنی لاٹھی پتہر پر مارو جب لاٹھی ماری تو بارہ چشمے نکلے
ہر سبط کا ایک چشمہ الگ تہا جس سے وہ پانی پیتے ہر سبط نے بعلم ضروری جسکو اللہ نے پیدا کیا تہا اپنا اپنا
چشمہ پہچان لیا پہر جب تیہ مین چلے تو بادل سایہ کرتا تہا جب ٹہیر جاتے تو بادل بہی ٹہیر کر دہوپ سے بچاتا
من وسلوی یعنے ترنجبین وسمانی کہانے کو ملتا یہ سلوے جنس طیر سے تہا اللہ نے اس طعام کو طیبات
مستلذات فرمایا ہے ایک شیرین دوسرا نمکین تہا لکن اونہون نے کچہ قدر اس طعام بے مشقت کی منجانب نعمت
کی کفران نعمت کیا اپنے جانون پر آپ ظلم کیا اونکو یہ کہا تہا کہ تم اس شہر بیت المقدس یا اریحا مین ہو
سو ماکولات موجودہ کو تا روز رجوع وبقول وحبوب سو کہاؤ پیو کوئی تم کو مانع نہین ہے لفظ حطہ کہتے
ہوے شہر مین جاؤ دروازے مین سجدے کرتے ہوئے داخل ہو اس قول وفعل کو جمع کرو ہم تمہاری
خطائین بخشین گے جو محسنین ہین اُنکو علاوہ مغفرت اور نعمتین بہی زیادہ کردین گے ظالمون نے وہ لفظ
نہ کہا کچہ اور ہی کہا جیسے حِنْطَةٌ فِیْ شَعِیْرَةٍ سجدے کے عوض سرین کے بل گہسکر داخل ہوئے سورۂ بقرہ
مین بیان اسکا ہوچکا ہے یہ آیت باب اُس آیت بقرہ سے اٹہہ طرح پر علاحدہ ہے خطیب نے ذکر اون وجوہ خلاف
کا کیا ہے جب اونہون نے یہ حرکت کی تو اللہ تعالی نے اونپر عذاب بہیجا طاعون آیا ایک وقت مین ستر ہزار آدمی
مر گئے یہ عذاب اونپر آسمان سے اوترا تہا بسبب انکے ظلم کے بقرہ مین کہا ہے کہ بسبب اون کے فسق کے مطلب
ہوا کہ جب اونہون نے اپنے قول وفعل کو بدلڈالا تو وہ فاسق ہوئے کہ طاعت خدا سے باہر ہوگئے ہر فسق ظلم

ہوتاہے معلوم ہوا کہ تغییر وتبدیل کرنا الفاظ نصوص کا اور مخالفت کرنا فعل مین نصوص سے موجب نزول عذاب وارسال عقاب کا ہوتاہے اس امت نے بہی جب سے قول وعمل نصوص کو ترک کردیا اور آرا رجال پر چلنے لگے تب سے ہرطرحکا عذاب وعقاب آنے لگا جس جگہہ دیکہو وباقحط موجود ہے جیچک سے صدہا بچے مرجاتے ہین ترک امر معروف ونہی منکر سے فسق وفجور کا ہرجگہہ زور وشور ہے دین لہو ولعب ٹہیر گیا ہے جسطرح بنی اسرائیل اپنے انبیا وخلفا رسل کو قتل کرتے تہے اسیطرح اب موحدین اس امت پر دست درازی اہل بدعت وہوی کی ہر قالب وہر شکل مین ہوتی رہتی ہے

وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ○

وقف لازم

پوچہہ اون سے احوال اوس بستی کا کہ تہی کنارے دریا کے جب حد سے بڑہنے لگے ہفتے کے حکم مین جب آنے لگین اونکے پاس مچہلیان ہفتے کے دن پانی کے اوپر اور جسدن ہفتہ نہ ہو نہ آوین یون ہم آزمانے لگے انکو اسواسطے کہ بے حکم تہے **ف** حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد مین یہ قصہ ہوا ہے یہود پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع کیا اللہ نے اوس شہر والے لوگ بحکم دیکہے لگا آزمانے ہفتے کے دن مچہلیان اوپر پہرین اور دنون غائب ہین انکا جی نہ رہ سکا آخر ہفتے کو شکار کیا اپنی دانست مین حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچہلیان وہان بند ہو رہین تو بہی مچہلیان نہ ہاتہہ لگتین ہفتہ کی شام کو نکل جاتین آخر ہفتے کے دن راہ بہاگنے کی بند کی اتوار کو پکڑ لیا پہر وہ لوگ بندر ہوگئے اس سے معلوم ہوا کہ جس شخصکو حلال روزی نہ ملی اور حرام چاہے تو ملی تو اوسکو آزمایش ہے آخر وہ روزی وبال ہوگی اور معلوم ہوا کہ حیلہ اللہ تعالے کے پاس کام نہین آتا انتہے **ف** یہ سیاق بسط ہے اوس آیۃ کریمہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ الآیۃ کا اللہ تعالی نے حضرت کو فرمایا کہ تم اپنے سامنے ان یہود سے قصہ اصحاب سبت کا پوچہو کہ کسطرح اونپر اللہ کی نقمت یکایک سبب مخالفت امر الہی کے آپڑی پہر انکو کتمان سے تمہاری صفت کی جسکو وہ اپنی کتاب مین لکہا ہوا پاتے ہین ڈراؤ کہ کہین ان کا حال بہی مثل انکے حال کے نہ ہوجاوے یہ قریہ ایلہ نام تہا کنارہ بحر قلزم پر ابن عباس نے کہا درمیان مین و طور کے تہا یہی قول ہے عکرمہ ومجاہد وقتادہ وسدی کا عبد اللہ بن کثیر قاری نے کہا ہم نے سنا ہے کہ وہ گاؤن ایلہ تہا کسی نے کہا مدین تہا یہ ایک روایت ابن عباس سے بہی ہے ابن زید نے کہا اوسکا نام مقنا تہا درمیان مدین وعینونا کے سنیچر کے دن وہ لوگ خلاف حکم خدا کے شکار ماہی کرتے تہے ابن عباس

نے کہا مچھلیان پانی پر پہرتین یہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ ہر جگہہ ظاہر ہوتین اللہ نے انکو آزمایا جس دن شکار حرام تھا
اوس دن پانی پر مچھلیون کو ظاہر کیا جس دن حلال تھا اوس دن چھپایا انکو اور انسے مخفی رکھا یہ بات بطور اثر
عمل مین آئی اونہون نے حکم خدا مین حیلہ لگا کر ہتک حرمت کیا ایسے اسباب ظاہر مین کیے جو باطن مین تعالی
حرام تھے ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین تم وہ کام نہ کرو جو یہود نے کیا تھا اللہ کے محارم کو ادنی حیلون سے حلال کر لیا
رواہ الفقیہ الامام ابو عبد اللہ بن بطة ح یہ اسناد جید ہے کیونکہ احمد بن محمد بن مسلم راوی اس حدیث
کو خطیب نے اپنی تاریخ مین موثق کہا ہے باقی رجال مشہور وثقات ہین ایسے اسناد کو ترمذی اکثر صحیح کہا کرتے
ہین **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے حکم سوال کرنے کا قریہ سے بطور تقریع وتوبیخ کے ہے اس سوال مین ایک
فائدہ جلیلہ یہ ہے کہ یہود کو یہ بات جتلانا ہے کہ حضرت کو اس قصہ پر اطلاع حاصل ہے اور اسکی خبر اللہ نے انکو دی ہے
ورنہ انکو کہان سے یہ ماجرا معلوم ہوا یہ دلیل ہے صدق حضرت پر وہ قریہ ایلہ یا مدین یا ایلیا تھا یا کوئی اور گاؤن
درمیان مصر ومدینہ ومغرب کے قالہ ابن عباس زہری نے کہا طبریہ شام تھا بعض نے کہا منجملہ قرے ساحل شام
کے تھا بہر حال ایسے پانی قلزم پر واقع ہوا تھا مچھلیان اوس جگہہ خاص سنیچر ہی کے دن آتین اور دن نہ آتین
پانی پر پہرتین پانی سے اوپر ظاہر ہوتین انکے دروازون تک آجاتین یہ اللہ کا امتحان تھا واسطے اونکے وَاِذْ

قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً
اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا
قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○ جب بولا ایک فرقہ اون مین کیون نصیحت کرتے ہو ایک لوگون کو کہ اللہ چاہتا ہے
انکو ہلاک کرے یا انکو عذاب کرے سخت بولے الزام اتارنے کو تمہارے رب کے آگے شاید وہ ڈرین پھر جب بھول
گئے جو انکو سمجھایا تھا بچا لیا ہمنے انکو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑ لیا گنہگارون کو برے عذاب
مین بدلا انکی بےحکمی کا پھر جب بڑھنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا تو ہمنے حکم کیا کہ ہوجاؤ بندر پھٹکارے
ف اون مین تین فرقے ہوئے ایک شکار کرتے ایک منع کیے جاتے ایک تھک کر منع کرنا چھوڑ بیٹھے
لیکن وہی بچے جو منع کرتے رہے **ف** منع کرنے والون نے شکار کرنیوالون سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ مین
دیوار اٹھائی ایک دن صبح کو اوٹھے دوسرون کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکھا ہر گھر مین بندر ہین وہ آدمیون
کو پہچان کر اپنے قرابت والون کے پاؤن مین سر رکھنے لگے اور رونے لگے آخر برے حال سے تین دن مین

گئے تھے ف اللہ پاک نے خبر دی حال سے اہل قریہ کے کہ وہ تین فرقے ہوگئے تھے ایک فرقہ مرتکب محذور تھا
دن سنیچر کے حیلہ نکالکر شکار ماہی کرتا تھا اون کا بیان سورۂ بقرہ مین ہوچکا ہے دوسرا فرقہ اون کو اس کام سے
مانع تھا جب نہ مانا تو کنارہ کش ہوگیا تیسرا فرقہ خاموش رہا نہ شکار کھیلا نہ اون کو منع کیا فرقہ منکرہ کو کہا کہ اون
کو کیون نصیحت کرتے ہو اللہ پاک انکو ہلاک کرے گا یا عذاب شدید دیگا یعنی جب تمنے سمجھ لیا ہے کہ یہ ہلاک ہین
تو پھر منع کرنے مین کیا فائدہ ہے اوس گروہ نے کہا یہ فائدہ ہے کہ ہم سامنے تمہارے رب کے معذور ٹھیرینگے ہمسے
امر معروف نہی عن المنکر کا عہد لیا گیا ہے اسلیے ہم مانع ہوتے ہین کہ شاید وہ ہمارے اس کہنے سے پرہیزگاری
اختیار کرین ترک شکار کرکے طرف اللہ کے رجوع لاوین کیونکہ اگر تائب ہوجاوینگے تو اللہ پاک بھی انکی توبہ قبول
کریگا رحم و کرم فرماویگا لکن جب اونہون نے نصیحت ناصحین کو قبول نہ کیا نہی و منع کو بھلا دیا تو اللہ پاک نے
اُس گروہ ناہیہ عن السوء کو بچا لیا اونہین ظالمین مرتکبین معصیت پر عذاب سخت ڈالا اس آیت شریف مین نص
کی ہے نجات ناہین ہلاک ظالمین پر ساکتین سے سکوت فرمایا ہے اسلیے کہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے وہ نہ
مستحق مدح تھے کہ انکی مدح کیجاتی نہ مرتکب نہی تھے جو مذمت کیجاتی معہذا ائمہ نے اختلاف کیا ہے اس بات
مین کہ آخر وہ کیا ٹھیرے ہالکین مین رہے یا ناجین مین یہ دو قول ہین ابن عباس نے کہا یہ دونو گروہ ناہی و ساکت
بچگئے فرقہ خاموش نے اللہ کے لیے نہایت غضبناک ہوکر یہ بات فرقہ ناہیہ سے کہی تھی کہ اب تم انکو نصیحت
نہ کرو یہ تو برباد و تباہ ہوا چاہتے ہین وہی فرقہ ثالث مرتکب معصیت ہلاک ہوا آدمی سے بندر بن گئے دوسرا لفظ
عکرمہ کا ابن عباس سے یہ ہے مین نہین جانتا تھا کہ فرقہ ساکتہ ناجی ہوا تھا یا نہین ہمیشہ اس بات کے پیچھے لگا رہتا
تھا تا کہ مینے جان لیا کہ اوس گروہ نے نجات پائی عکرمہ نے کہا ایک دن مین پاس ابن عباس کے گیا وہ روتے
تھے مصحف انکی بغل مین تھا پہلے تو انکے نزدیک جانے سے جھجکا پھر آگے بڑھکر پاس جا بیٹھا مینے کہا تم کیون روتے
ہو مین تمپر فدا ہون کہا ان ورقات نے رولایا ہے وہ اوراق سورہ اعراف کے تھے کہا تو ایلہ کو پہچانتا ہے
مینے کہا ہان کہا وہان ایک قبیلہ یہود کا تھا پھر قصہ شکار کرنے ماہی کا دن سنیچر کے ذکر کیا اوس مین یہ بھی
کہا کہ جس رات عذاب آیا اوسکی صبح کو ایک مرد نے فرقہ ناجیہ مین سے فصیل شہر پر سیڑھی لگاکر جہانککر دیکھا
کہ بندر ہوگئے ہین چلاتے ہین انکی دم بھی ہے دروازے کھولکر انکے پاس گئے بندرون نے اپنے نسب والے آدمی پہچان لیے لوگون نے
اپنے نسب والے بندر نہ پہچانے ہر بندر پاس اپنے قرابتی کے آکر کپڑا سونگھتا روتا وہ کہتا ہمنے تو تجھکو منع بھی کیا
کیا تھا وہ سر ہلاکر کہتا ہان سچ ہے پھر ابن عباس نے آیت پڑھی کہا مین دیکھتا ہون کہ جو ناہی تھے وہ ناجی ہوگئے

دوسری گروہ کا حال معلوم نہین ہم بہت اشیاء دیکھتی ہین جسکا انکار کرتے ہین مگر کچہ کہہ نہین سکتے یعنے کیا ہین تم پر قدا تم نہین
دیکھتی کہ جب اوس فرقے نے اونکی فعل کو برا جانا مخالف سمجہا تب ہی تو یہ کہا کہ تم کیون انکو نصیحت کرتے ہو اللہ تو
انکا ہلاک کرنا چاہتا ہے اسپر ابن عباس نے دو موٹے کپڑے مجھکو پہنائی مجاہد نے بہی ابن عباس سے اسیطرح روایت
کیا ہے پوری روایت پہلی ابن کثیر مین ہے ابن رومان نے کہا مچہلیان دن سنیچر کے آیا کرتین جب پانی ہٹ
جاتا تو وہ بہی چلی جاتین دوسرے سنیچر تک نظر نہ آتین ایک آدمی نے ایک سی ایک میخ لیکر سنیچر کے دن پانی میز
ایک مچہلی باندہ رکہی جب یکشنبہ کی رات ہوئی اوسکو بہونکر کہایا لوگون نے خوشبو مچہلی کی پائی اوس سے پوچہا
اوسنے انکار کیا وہ اوسکی پیچہے پڑے رہی یہانتک کہ اوسنے یہ کہا کہ ایک کہال مچہلی کی مجہے مل گئی تہی جب
دوسرا سنیچر آیا پہر وہی کام کیا یہ نہین معلوم کہ شاید یون کہا دو مچہلیان باندہین لکن جب رات اتوار کی
آئی مچہلی پکڑ کر تلی اوسکی خوشبو لوگون نے پائی اگر پوچہا کہا اگر تم چاہو تو میری طرح کرو کہا تو کیا کرتا ہے حال بتایا
کیا وہی اوسی طرح پر مچہلیان پکڑنے لگی یہانتک کہ یہ ایک راہ نکل گئی اون کے شہر کی فصیل تہی اوسکے
دروازے رات کو بند کر لیا کرتے تہے رات کو وہ مسخ ہوگئے صبحکو جب ہمسایہ لوگ جو اونکے ارد گرد بستے تہے آئے
تو شہر کو بند پایا پکارا تو کچہ جواب نہ ملا ناچار دیوار شہر پناہ پر چڑہے دیکہا کہ وہ سب بندر ہوگئے ہین وہ بندر پاس آکر
جسکو پہچانتے تہے اوسکو چہونے لگے اس گاؤن کا حال سورۂ بقرہ مین گذر چکا ہے وہ کافی وافی ہے دوسرا
قول یہ ہے کہ فرقہ ساکتہ بہی ہلاک ہوگیا ابن عباس نے کہا تین ثلث ہوگئے ایک تہائی نے منع کیا ایک تہائی نے کہا تم انکو
کیون وعظ کرتے ہو اللہ انکو ہلاک کرے گا ایک تہائی اصحاب خطیئہ تہے نجات نہ پائی مگر ناہین نے باقی رہے
سب ہلاک ہوگئی یہ اسناد جید ہے لکن ابن کثیر نے کہا کہ رجوع طرف قول عکرمہ کے نجات ساکتین مین اولی
ہے اس قول سے اسلیے کہ حال انکا بعد اسکے ظاہر ہوگیا اس آیت مین کہ عذاب سخت مین اون کو پکڑا
دلالت ہے اس بات پر کہ جو بچے وہ ناجی ہوئے بئیس بمعنے شدید ہے قالہ مجاہد یا بمعنے الیم یا موجع قالہ قتادہ
یہ سب معانی متقارب ہین خاسئین کے معنے ہین ذلیل حقیر خوار زار **ف** فتح البیان مین کہا ہے امت
نے یعنے ایک جماعت صلحا نے اہل قریہ مین سے دوسرے لوگون سے جو وعظ شکاریون مین کوشش وکشش کرتے
تہے قبول موعظت و اقلاع معصیت سے نا امید ہوکر یہ بات کہی کہ تم اس قوم کو جنکا استیصال عقوبت سے اللہ
پاک کو منظور ہے کیون نصیحت کرتے ہو اللہ پاک انکو ہلاک کریگا یا کسی عذاب سخت مین پہانسیگا بعض نے
کہا یہ قول جماعت عصاۃ کا تہا جو دن سنیچر کے شکار مچہلیون کا کیا کرتے تہے یعنے جب تم کو معلوم ہے کہ

ہم ہلاک ہونگے تو پھر ہمکو نصیحت کرنا کیا ضرور ہے اونہون نے جواب دیا ہم اسلیے نصیحت کرتے ہین کہ اسمین ہم
کو ترک امر معروف و نہی عن المنکر پر نہ پکڑے اور شاید تم اس گناہ سے باز رہو جمہور مفسرین نے کہا ہے بنی
اسرائیل تین گروہ ہوگئے تھے ایک گروہ نے عاصی ہوکر شکار کیا تھا وہ قریب ستر ہزار کے تھے دوسرا گروہ
کنارہ کش تھا اوسنے نہ منع کیا نہ شکار کیا تیسرے گروہ نے منع کیا عصیان نہ کیا یہ بات دوسرے گروہ نے
تیسرے گروہ سے کہی تھی اس غلبۂ ظن پر کہ اللہ کی عادت ہے کہ وہ عصاۃ کو ہلاک یا معذب کرتا ہے سو جب
عصاۃ نے تذکیر صلحا کو نہ مانا فراموش کردیا تو اللہ نے فرقہ ناہیہ کو نجات دی عصاۃ کو عذاب الیم مین پکڑ لیا
اسلیے کہ وہ فاسق تھے ابن عباس نے کہا فرقہ ساکتہ ناجی ہوا یمان بن رباب نے کہا دونون گروہ ناہی ساکت
ناجی ہوئے شکاری ہلاک ہوگئے یہی قول حسن کا بھی ہے ابن زید نے کہا ناہی ناجی ہوئے دو گروہ ہلاک
ٹھیرے یہ آیت بہت سخت ہے ترک نہی منکر مین اللہ نے عصاۃ سے کہا تم بندر ہوجاؤ وہ پہلے انسان تھے
مرد عورت اب مسخ ہوکر ذلیل بندر ہوگئے بعض نے کہا جوان بندر بن گئے بوڑھے سؤر ہوگئے تین دن تھکر
مرگئے ظاہر نظم قرآنی یہ ہے کہ نجات نہ پائی مگر گروہ ناہیہ نے بدلیل اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْھَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ
اور معذب نہ ہوا مگر گروہ عصاۃ بدلیل فَلَمَّا عَتَوْا عَمَّا نُھُوْا عَنْہُ قُلْنَا لَھُمْ کُوْنُوْا قِرَدَۃً خٰسِئِیْنَ
رہا تیسرا گروہ جو نہ ناہی تھا نہ عاصی یا تو وہ ہمراہ طائفہ عاصیہ مسوخ ہوگیا اسلیے کہ بوجہ سکوت عن
النہی ظالم نفس تھا یا مسخ نہ ہوا بوجہ عدم ارتکاب معصیت اور اگر یہ طائفہ ساکتہ ناہی تھا مثل طائفہ ثانیہ
کے تو درحقیقت یہ ایک ہی گروہ ٹھیرا کیونکہ اجتماع نہی و اعتزال و نجات مین سب سے یکسان رہا اسکو
طائفہ مستقلہ اسلیے ٹھیرایا گیا کہ درمیان اسکے اور طائفہ ناہیہ کے گفتگو رہی تھی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکَ

لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْھِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ یَّسُوْمُھُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّکَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّہٗ
لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وہ وقت یاد کرو کہ خبر دی تیرے رب نے البتہ کثرا رکھیگا یہود پر قیامت کے دن تک
کوئی شخص کہ دیا کرے انکو بری مار بیشک رب شتاب سزا دیتا ہے اور وہ بخشتا ہے مہربان ف توریت
مین فرمایا تھا کہ جب حکم توریت چھوڑ دو گے تو تم پر اور بندی مسلط ہونگے پھر قیامت تک تم ذلیل رہوگے
اب یہود کو کہین کی حکومت نہین غیر کی رعیت ہین انتہے ف تاذن تفعل ہے اذان سے بمعنے اعلم یہ قول
مجاہد کا ہے بعض نے کہا اسمین قوت کلام مفید بمعنے قسم ہے اسی لیے اوسکے پیچھے لام آیا ہے گویا اللہ نے
قسم کھائی ہے کہ مین یہود پر کسی نہ کسی کو قیامت تک واسطے تعذیب کے مسلط رکھونگا یہ بلا اونپر اسلیے آئی

کہ اونہوں نے حکم خدا کے خلاف کیا حیلہ بہانہ کرکے ترک محارم الٰہی ہوئے کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے اون پر سات سال یا تیرہ سال کا خراج لگایا تھا سب سے پہلے خراج موسیٰ نے باندہا پہر یہود قہر ملوک یونانیین کسرانیہ کلدانیین مین مقہور رہے پہر قہر نصاری مین آئے اونہوں نے خوب ہی ان کو ذلیل و خوار کیا جزیہ و خراج لیا پہر اسلام آیا زیر قہر و ذمہ اسلام ہو کے خراج و جزیہ دینے لگے ابن عباس نے کہا مراد مسکنت و اخذ جزیہ ہے یہ دینے مین مراد برے عذاب دینے والے سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین امت اسلام قیامت تک اون کو مقہور رکہیگی یہی قول ہے سعید بن جبیر و ابن جریر و سدی و قتادہ کا سعید بن المسیب نے کہا یُستحبُّ اَنْ تُبْعَثَ الانباط فی الجِزیَۃِ پہر انجام اونکا یہ ہوگا کہ وہ انصار دجال ہوجاوینگے مسلمان ہمراہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آخر زمان مین انکو قتل کرینگے جو کوئی اللہ کا عصیان کرتا ہے خلاف شرع کام کرتا ہے اللہ اُسکا حساب اور کتاب جلد سمجھ لیتا ہے اور جو کوئی تائب و منیب ہوکر آتا ہے اوسکو بخشدیتا ہے ہر جگہ رحمت کو عقوبت سے ملا یا ہے تاکہ نا اُمیدی کلی نہو اللہ تعالیٰ اکثر ترغیب و ترہیب کا ذکر کیجا فرمایا کرتا ہے تاکہ نفوس بندے رجا و خوف مین رہین **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ آذن بمعنے اعلم ہے اور اذن بتشدید بمعنے نادی ہے حاصل ہر دو معنی ایک ہے بعض نے کہا تاذن بمعنے قال یا حکم یا عزم یا الیٰ یا حلف واوجب ہے بعث سے مراد یہان تسلط ہے کقولہ بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باسٍ شدید قیامت کو غایت اس تسلط کا ٹہرایا ہے یسومہم کے معنے مین یذیقہم یعنے ایسا شخص اونپر مسلط و نافذ کریگے جو اون کو برا عذاب چکہایا کریگا یہود کا وعدہ پورا ہوا یہود اقم اُمم ان ہمیشہ ہاتہہ مین اہل ملل کے ذلیل و ضعیف بنے رہتے تہے پہر اسلام مین بہی ہر قطر مین اقطار ارض سے خوار و بیقدر ہین ذلت و خواری و عذاب اونکے گلے کا ہار ہوگئی ہے جان بچانے کو جزیہ دیتے ہین مسلمان انسے وہ خدمت لیتے ہین جس سے اور ون کو عار آتی ہے بعض نے کہا اللہ نے اون پر بخت نصر و سنجاریب و ملوک روم کو مسلط کردیا تہا یہ آیت نص ہے اس بات پر کہ یہ عذاب واسطے اون کے تا قیامت مستمر رہیگا اسی لیے اس عذاب کو تفسیر کیا ہے ساتھ اہانت و ذلت و اخذ جزیہ و خراج کو پہر آخرت مین عذاب انکا اور بہی اعظم و اشد ہوگا اللّٰھُمَّ احفظنا وتب علینا اللہ کفار پر دنیا مین جلد عذاب بہیجتا ہے مومنین پر رحمت فرماتا ہے مغفرت کرتا ہے

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ

مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا

فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا

الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ○ منفرق کیا ہمنے اونکو ملک مین فرقے فرقے بعضے اونمین نیک اور

بعضے اور طرح کے اور آزمایا اُنکو خوبیون اور برائیون مین شاید وہ پہر آوین پہر اون کے پیچہے آئے ناخلف

وارث کتاب کے لیتے اسباب ادنی زندگی کا اور کہتے ہین کہ ہمکو معاف ہوگا اور اگر ایسا ہی اسباب پہر آوے

تو لیلیوین کیا اُنپر عہد نہین لیا کتاب کے حق مین کہ نہ بولین اللہ پر سوا سچ کے اور پڑہا ہے جو لکہا ہے اُس

مین اور پچہلا گہر بہتر ہے ڈر والون کو کیا تمکو بوجہ نہین اور جو لوگ پکڑ رہے ہین کتاب اور قائم رکہتے ہین

نماز ہم ضائع نہ کرینگے ثواب نیکی والون کا **ف** یہود کی دولت برہم ہوئی تو آپس کی مخالفت سے ہر

طرف نکل گئے اور مذہب مختلف پیدا ہوئے یہ احوال اس امت کو سنایا ہے کہ یہ سب کچہ اونپر بہی ہوگا حدیث

مین فرمایا ہے کہ اس امت مین بعضی بندر اور سور ہو جاوینگے اللہ گمراہی سے پناہ دے **ف** پچہلے لوگ

رشوت لیکر مسئلے غلط لگے کہنے اور امید رکہتے کہ ہم بخشے جاوینگے حالانکہ پہر اوسی کام کو حاضر ہین امید

بخشنے کی ہے جب باز آوین یہ اسباب زندگی مال دنیا کو فرمایا انتہے **ف** اللہ پاک نے ذکر کیا کہ ہمنے بنی

اسرائیل کو زمین مین گروہ گروہ فرقہ فرقہ امت امت کردیا کما قال وَقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا پہر فرمایا کہ اون مین بعضے صالح ہین اور بعض اور

طرح ہین کقول الجن وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا پہر فرمایا کہ آزمایا ہمنے انکو

حسنات سیئات سے یعنے رخا و شدت و رغبت و رہبت و عافیت و بلا سے شاید کہ وہ رجوع کرین سید ہے

ہو جاوین لیکن بعد اوس گروہ کے جو صالح و طالح تہا ایسے لوگ آئے جن مین کسیطرح کی خیر نہ تہی وہ درست

کتاب توریت کے وارث بنے مجاہد نے کہا وہ نصارے ہین یا عموماً ساری اہل کتاب وہ عوض بذل حق و نشر صواب کے

ادنی مال دنیا کا سمیٹتے اپنی جانون سے وعدہ توبہ کا کرتے مگر جب اسطرح کا مال دوبارہ اونکے سامنے آجاتا تو اوسکو

لینے کو طیار ہو جاتے توبہ کرنے مین دیر لگاتے جسطرح سعید بن جبیر نے کہا ہے گناہ کرتے پہر اللہ سے بخشش مانگتے

اللہ کے سامنے اقرار کرتے جب وہی گناہ پہر پیش آتا تو کرنے لگتے مجاہد نے کہا جب کوئی شے دنیا کی انکے

سامنے آتی لے لیتے حلال ہوتی یا حرام پہر تمنا مغفرت کی رکہتے کہتے یہ کام ہم کو معاف ہوگا ہم بخشے

جائینگے پہر وہی کام کرنے لگتے جب مال ہاتہ آتا قتادہ نے کہا اللہ وہ ناخلف تہے بعد انبیا و رسل کے

وارث کتاب کے ہوئے اللہ نے اون سے عہد لیا تہا لکن اونہون نے وفا نہ کیا وقال تعالی فی اخری فخلف من بعدہم
خلف اضاعوا الصلوٰۃ الآیۃ اس دنیاے ادنی کا سامان اسباب مال متاع لیتے اور سیغفر لنا کہتے اسی
طرح طرح کی تمنا کرتے دہوکے مین گرفتار رہتے پہر اگر ویسا ہی حرام کا سامان سامنے آتا تو لیتے کوئی شے انکو کسی شے سے شغول نکرتی
اور نکوئی شی انکو کسی شی سے باز رکہتی کوئی شے دنیا کی انکے روبرو آتی یا نظر پڑتی تو اوسکے کہانے کو طیار رہتے حلال ہو یا
حرام سدی نے کہا بنی اسرائیل جسکو قاضی کرتے وہ حکم مین رشوت لیتا انکے خیار نے جمع ہوکر بعض نے بعض
سے یہ عہد لیا تہا کہ دیکہو تم ایسا کام نہ کرنا رشوت نہ لینا لکن جب کوئی اون مین سے قاضی و حاکم ہوتا تو
رشوت ستانی کرنے لگتا جب اوس سے کوئی شخص یہ بات کہتا کہ تیرا کیا حال ہے کہ تو حکم مین رشوت لیتا ہے تو
وہ یہ کہتا سیغفر لی باقی بنی اسرائیل اوس پر طعن کرتے جب وہ مرجاتا اور دوسرا شخص منجملہ طاعنین کے
اوسکی جگہہ مقرر ہوتا تو وہ بہی رشوت لینے لگتا یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جب اوس دوسرے کے سامنے دنیائی
مال آیا تو اوس نے بہی اوسکا لینا شروع کیا اللہ نے فرمایا کیا اونسے یہ عہد نہین لیا گیا تہا کہ سوای حق کے
نہ کہنا حق کو نہ چہپانا اللہ نے اس آیت مین انکے اس کردار پر انکار ظاہر فرمایا کقولہ تعالی واذ اخذ اللہ
میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ الآیۃ ابن عباس نے کہا وہ اسپر تمنا
غفران ذنوب کی رکہتے تہے اور ہمیشہ انہی گناہون مین پہسے رہتے عود کرتے توبہ بجا نہ لاتے پہر اللہ نے یہ فرمایا
کہ پہر ثواب بہتر ہے واسطے اوس شخص کے جو میرے محارم سے بچتا ہے ترک ہواے نفس کرتا ہے میری طاعت
پر متوجہ ہے کیا اون لوگون کو جو عوض آخرت عرض دنیا لیتے ہین اتنی عقل نہین ہے کہ انجام کار کو سمجہ کر
اس سفہ و تبذیر وارتشا سے باز رہین پہر اون لوگون پر ثنا کی جو متمسک کتاب ہین وہ کتاب انکو طرف
اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہینچتی ہے کیونکہ حضرت کا حال اوس کتاب مین مکتوب ہے سو وہ
اوس کتاب کو پکڑے ہوئے ہین امر کے امر و نہی و خبر پر چلتے ہین نماز پڑہتے ہین ان مصلحین صلحا کا اجر
برباد نہ جاویگا ف فتح البیان مین ہے کہ مراد تقطیع یہود سے زمین مین انکی تفریق ہے جوانب ارض
مین بالتشتیت امر کہ پہر انکی بات یکجا نہ ہوگی ابن عباس نے کہا اللہ نے یہود کو زمین مین پہیلا دیا کوئی
بقعہ نہین مگر وہان ایک گروہ انکا موجود ہے یا یہ مطلب کہ ہمنے ہر ایک فرقہ انکا ایک قطعہ زمین پر
پریشان کردیا ہے کوئی ناحیہ زمین اونسے خالی نہین ہے تاکہ انکی شوکت باقی نرہے یہ قول ابو السعود
کا ہے سوا ایسا شہر کوئی کم ہے جہان نرے یہود ہی ہون نہ انکا اب کوئی قلعہ رہا ہے نہ سلطنت بلکہ

اماکن متفرقہ مین متفرق ہین ملک ترک فرس ہند وغیرہ مین سب جگہہ رہتے بستے ہین مگر ساتہہ ذلت وخواری
واہانت کی صلحا سے وہ لوگ مراد ہین جو اون مین سے حضرت ؑ پر ایمان لائے یا جو بعثت محمدیہ سے پہلے بدون
تبدیل وتحریف کے مرگئے طبری نے کہا یہ وصف اونکا قبل اونکے ارتداد کے دین سے تہا دلیل قولہ فَخَلَفَ
مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ بعض نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو چین سے پرے رہتے ہین مگر یہ قصہ صحیح نہین ہے دُوْنَ
ذٰلِكَ سے وہ لوگ مراد ہین جو مخالفت مین منہمک ہوگئے اللہ نے اون صلحا طلحا کا امتحان خیر وشر سے لیا
آسودگی وتندرستی دی بلا وعقوبت بہی ڈالی یا خصب وجدب دکہلایا کہ شاید وہ متنبہ ہوکر اپنے کفر ومعاصی
سے باز آئین لکن یہ تو کچہ نہوا جو بجاے اون کے آئے اور وارث کتاب ہوئی اونہون نے متاع دنیا کا لینا
اختیار کیا خَلْف بسکون لام بمعنے طالح ہے اور بفتح لام بمعنے صالح اسجگہہ بسکون ہے اگرچہ استعمال ایک
کا بجاے دیگر بہی آجاتا ہے عرض بفتحتین را بمعنی جمیع متاع دنیا ہے کہتے ہین اَلدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاكُلُ مِنْهَا
الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ عرض بسکون را بمعنی جمیع مال سوا درہم ودینار کے ہے یعنے سامان اسباب دنی سے مراد یہان
دنیا ہے مطلب یہ کہ بمقابلہ تحریف کلمات الٰہی وتبدیل کتاب جو مال ومنال رشوت وسحت اونکو ملتا ہے
وہ اوسکو لیکر نوشجان کرتے ہین جو احکام توریت صدق وصواب ہین اونکو مخفی رکہتے ہین ادنی ماخوذ ہے
دنارت سے بمعنے سقوط یعنے یہ متاع دنیا ایک حقیر ساقط خسیس ردی نا قابل بے حقیقت شی ہے دنیا ماخوذ ہی
دنو سے بمعنے قرب ودنو لفظ متقارب ہین کیونکہ ساری دنیا حقیر فانی ہے جو شخص دنیا مین راغب ہوتا
ہے وہ دنیا سے بہی زیادہ احقر واہون ہے کسی نے ابن عباس سے معنے اس آیت کے پوچہے تہے کہا
کچہ اقوام دنیا پر متوجہ ہوکر دنیا کو کہائین گے رخص قرآن کو جستجو کرین گے سَیُغْفَرُ لَنَا کہین گے جو شے دنیا
کی اونکے سامنے آویگی اوسکو لے لینگے مجاہد نے کہا یہ نصاری ہین جو سامان اس ادنی کا لیتے ہین جو
شے حرام حلال دنیا کی اونکو نظر آتی ہے اور اوسکے خواہشمند ہین اوسکو اخذ کرتے ہین اگر ویسی ہی کچہ اور چیز
ملے تو اوسکو بہی لیلین انتہے دنیا مین کوئی شے نجس یا حرام اعلے ادنے بول براز استخوان سگ وخوک
تک باقی نہین ہے جسکو لیکر اپنا کام نہین نکالتے نہ حلال سے غرض نہ حرام کی پروا اب جو کوئی شخص اس امت
اسلام کا یہی کام کرے تو وہ بہی انہین کے حکم مین ہوگا اسی لیے ابن عباس نے آیت باب کو متبعین
رخص قرآن پر محمول کیا ہے خصوص سبب پر مقصور نرکہا عموم لفظ کا اعتبار کیا ہے معہذا اون اقوام
کا یہ قول ہے کہ سَیُغْفَرُ لَنَا یعنے اپنے جیون کو وعدہ مغفرت کا باوجود تمادی عصیان کے دیکر بہلاتی

ہین اللہ پاک یہ جہوٹی باطل تمنائین رکہکر دل بہلاتے ہین مراد اس کلام سے تقریع و توبیخ ہے شداد بن اوس کہتے
ہین حضرت نے فرمایا ہے عقلمند وہ شخص ہے جس نے حساب لیا اپنی جان کا اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے
عاجز وہ شخص ہے جو تابع ہوا اسے نفس کے اللہ پر تمنی امانی رکہتا ہے اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ یہود گناہ ہون پر اقدام
کرتے سَیُغْفَرُ لَنَا کہتے یہ بعینہ وہی تمنی ہے جسکا ذکر حدیث مین گذرا مقصد اگر اون کے پاس مثل اوس مال
کے کچہ آجاتا ہے جو لے چکے ہین تو اب بہی کچہ پروا عقاب کی خوف عذاب کا نکرکے اوسکے لینے مین کسر نہین
کرتے یا مراد یہود مدینہ ہین جو عصر حضرت مین تہے کہ جسطرح اونکے اسلاف نے لیا دیا ہے اوسیطرح یہ بہی لیتے
دیتے ہین حالانکہ اون سے یہ قرار مدار ہوگیا تہا کہ دیکہو کبہی احکام مین رشوت نہ لینا جو بات کہنا وہ حق حق
مطابق توریت کے کہنا توریت کا درس کرنا مگر اونہون نے وہ عہد ترک کردیا یہ ترک اونکا دیدہ و دانستہ تہا نہ
جہل سے اسلیے گناہ اس ترک کا اعظم و اشد جرم ٹہیرا حالانکہ اگر ایسا نکرتے تو آخرت کا گہر واسطے ڈرنیوالون
کے کہین بہتر ہے کیا تم لوگ یہ بات نہین سمجہتے اس استفہام مین وہ دہمکی گہڑکی ہے جسکا ٹہکانا نہین ہے ہان
جو لوگ کتاب کو پکڑے ہوئے ہین اور نماز بہی پڑہے جاتے ہین تو ہم اون کا اجر ضائع کرنے والے نہین
ف جو کچہ اس آیت مین حال یہود و نصاری کا ذکر ہوا کہ وہ پڑہ لکہکر جان بوجہکر خلاف حکم کتاب کرتے
ہین حکم توریت کا چہوڑکر رشوت لیکر کچہ اور ہی فتوے اپنی راے کا دیتے ہین یہی حال بعینہ فقہاء اس
امت کا ہوگیا ہے الا ماشاء اللہ اگلے فقہاء قرون مشہود لہا بالخیر کے صلحی زہاد و عباد تہے اون کے بعد جو
خلف آئی وہ بالکل ناخلف ہے مگر جس کسی کو اللہ نے بچایا حدیث مین آیا ہے تم پیروی کروگے اگلون کی
چال کی دست بدست شبر بشبر الحدیث سو وہ فرمانا حضرت کا برابر آگیا ہزارہا مین سو بہی متمسک کتاب بنظر
نہین آتے جسکو دیکہو سنو وہ اپنی لال کتاب کا دستگیر ہے انا للہ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ
وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ جس وقت اوٹہایا
ہمنے پہاڑ اونکے اوپر جیسے سائبان اور ڈرے کہ وہ گرے گا اونپر پکڑو جو ہمنے دیا ہے زور سے اور یاد کرتے
رہو جو اوس مین ہے شاید تمکو ڈر ہو **ف** ابن عباس نے کہا نَتَقْنَا بمعنے رَفَعْنَا ہے کقولہ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ
الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ فرشتون نے اوس پہاڑ کو اونکے سرون پر اونچا کیا پہر موسے انکو لیکر طرف ارض
مقدس کے چلے جب غصہ تہا الواح اوٹہاکر اونکو حکم دیا کہ جو وظائف اوسمین ہین اونپر عمل کرو یہ بات انپر
گران گذری اقرار کرنے سے منکر ہوئی اللہ نے پہاڑ لاکر اون کے سر پر کہڑا کردیا گویا ایک سائبان تہا

ع ۱۹/۱۱

رَوَاہُ النَّسَائِیُ بِطُولِہٖ سنید بن داودنے اپنی تفسیر مین ابوبکر بن عبداللہ سے روایت کیا ہی کہ موسیٰؑ نے بنی اسرائیل
سے کہا جو کچہ اس کتاب مین ہی تم اوسکو قبول کرتے ہو اس مین بیان حلال حرام امر و نہی کل ہے کہا ہم کو کہولکر
دکہاؤ اگر اس کتاب کی فرائض و حدود سہل و آسان ہین تو ہم قبول کرلین گے کہا تم مانو جو کچہ اسکے اندر
ہی کہا نہین جب تک کہ ہم معلوم نکرلین کہ اسمین کیا ہے کس طرح کے حدود و فرائض ہین جب بار بار یہی
تکرار کی تو اللہ نے پہاڑ کو وحی بہیجی وہ اوکہڑ کر طرف آسمان کے اونچا ہو گیا جب بیان آسمان اور انکو
سرون کے آیا تو موسیٰؑ نے اون سی کہا تم نہین دیکہتے کہ میرا رب عزوجل کیا کہتا ہے کہ اگر تم توریت کو مع انسر
سب کے جو اوس مین ہے قبول نکروگے تو مین تمپر اس پہاڑ کو پہینک مارونگا حسن بصری نے کہا جب طرف
اُس پہاڑ کے دیکہا تو ہر مرد سجدے مین گرا بائین ابرو کی طرف سجدہ کیا داہنی طرف سے آنکہہ اوٹہا کر پہاڑ
کو مارے ڈر کے دیکہتا رہا کہ کہین اوسپر گر نہ پڑے اسیطرح اب جہان مین جو کوئی یہودی ہے وہ بائین ابرو
پر سجدہ کرتا ہے یہود کہتے ہین اسی سجدے کی وجہ سی عقوبت مرفوع ہو گئی تہی ابوبکر نے کہا جب موسیٰؑ نے
الواح کو کہولا تو اوس مین اللہ کے ہاتہ کا لکہا ہوا تہا روئے زمین پر کوئی شجر حجر پہاڑ باقی نہ رہا مگر جنبش
مین آگیا اب بہی کوئی چہوٹا بڑا یہودی روئے زمین پر نہین ہے کہ جسپر توریت پڑہی جاوے مگر وہ اہتزاز مین
آتا ہے اپنا سر ہلاتا ہے واللہ اعلم **ف** فتح البیان مین لکہا ہے مراد پہاڑ سے اس جگہہ طور ہے جسپر موسیٰ
نے اللہ کا کلام پاک سنا تہا الواح کو پایا تہا یا کوئی اور پہاڑ فلسطین کا تہا یا بیت المقدس کا وہ سر
بنی اسرائیل کے بقدر اُنکے قد و قامت کے بمقابلہ اون کے سرون کے بلند تہا جیسے کسی مکان کی چہت
ہوتی ہے ایک سائبان کیطرح اوسکا اقتلاع تہا اونہون نے دیکہا کہ یہ تو ہمپر گرا ہی چاہتا ہے تب اون سی کہا کہ
تم اس کتاب کو زور سے پکڑو قوت سی اسپر عمل کرو اور ان احکام کو بخوبی یاد رکہو کسیطرح فراموش نہ
کرو ورنہ ابہی تمہارا سر اس پہاڑ سے کچل کچل دیا جائے گا وہ جب طرف پہاڑ کے دیکہتے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
کہتے جب کتاب کیطرف نظر کرتے سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا کہتے قَالَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ غرضکہ یہود نے سجدہ نہ کیا مگر ایک جانب
پر اسر نے اوسی سجدے کو اون سے پسند کر لیا اونہون نے اس سجدے کو سنت ٹہیرا دیا قتادہ نے کہا اللہ نے اُس
پہاڑ کو جڑ سے اوکہاڑ کر اون کے سرون پر لاکر کہڑا کر دیا ہر آدمی نے رخسار و ابرو سے چپ کے بل سجدہ ادا کیا
چشم راست کیجانب سے پہاڑ کو دیکہتا جاتا تہا کہ کہین اُسپر گر نہ پڑے اسی لیے یہود شق الیسر وجوہ پر سجدہ
کیا کرتے ہین اس آیت شریف کی تفسیر سورۂ بقرہ مین بہی گذر چکی ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ

مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

جسوقت نکالی تیرے رب نے آدم کے بیٹون سے اُنکی پیٹہہ مین سے اونکی اولاد اور اقرار کروایا اون سے اُنکی جان پر کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولی البتہ ہم قائل ہین کبہی کہو تم قیامت کے دن ہمکو اسکی خبر نہ تہی یا کہو کہ شرک تو نکالا ہماری باپ دادون نے پہلے اور ہم ہوے اولاد اُنکی پیچہے تو ہم کو کیون ہلاک کرتا ہے ایک کام پر کہ کیا ہے خطا والون نے یون ہم کہولتے ہین باتین شاید وہ لوگ پہر آوین **ف** اللہ پاک نے حضرت آدمؑ کی پشت سے اون کی اولاد اور اُن سے اُنکی اولاد نکالی سب سے اقرار کروایا اپنی خدائی کا پہر پشت مین داخل کیا اس سے مدعا یہ کہ خدا کے ماننے مین ہر کوئی آپ کفایت ہے باپ کی تقلید نہین اگر باپ شرک کرے بیٹا چاہیے ایمان لاوے اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ عہد تو یاد نہین رہا پہر کیا حاصل تو یون سمجہے کہ اسکا نشان ہر کسی کے دل مین رہا ہے اور ہر زبان پر مشہور رہا ہے کہ سب کا خالق اللہ ہے سارا جہان قائل ہے اور جو کوئی منکر ہے یا شرک کرتا ہے سو اپنی عقل ناقص کے دخل سے پہر آپ ہی جہوٹا ہوتا ہے یہ قصہ یہود کو سنایا کہ وہ بہی عہد سے پہر کر جیسے مشرک پہر ہین انتہے **ف** کتاب تقویۃ الایمان مین فرمایا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ہے کہ اللہ نے اولاد آدم کی اکہٹی کی پہر اُنکی شکلین لگائین پہر اُنکی صورت بنائی پہر اُنکو بولنے کے طاقت دی سو بولنے لگے پہر اون سے قول وعہد لیا اور اُن سے اُنکی جان پر اقرار کروایا کہ کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولے کیون نہین فرمایا سو مین گواہ کرتا ہون تم پر ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور تمہاری باپ آدم کو اسواسطے کہ کہین تم کہنے لگو قیامت کے دن کہ ہم نہ جانتے تہے سو جان رکہو کہ بیشک بات یون ہے کہ نہین کوئی حاکم سواے میرے اور نہین کوئی مالک سواے میرے اور مت شریک ٹہیراؤ میرا کوئی بیشک مین آپ بہیجون گا طرف تمہاری رسول اپنے کہ یاد دلاوین گے تم کو قول وقرار میرا اور اُتارون گا تم پر کتابین اپنی بولے اقرار کیا ہم نے کہ بیشک تو مالک ہمارا ہے اور حاکم ہمارا نہین کوئی مالک ہمارا سوا تیرے اور نہین کوئی حاکم ہمارا تیرے سوا **ف** یعنے اللہ نے سورۂ اعراف مین فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ الخ سو اسکی تفسیر مین ابی بن کعب نے

نے کہا کہ اللہ صاحب نے ساری اولاد آدم اکٹھی کی ایک جگہہ اور اونکی جدی جدی شکلین لگائین جیسے پیغمبرون کی
جدی شکل اولیا کی جدی شکل شہیدون کی جدی شکل نیکبختون کی جدی شکل حکم بردارون کی جدی شکل
بدکارون کی جدی شکل اسیطرح کافرون کی شکلین لگائین جیسے یہود و نصاری و مجوس و ہنود و علی ہذا
القیاس پہر اون سب کی صورتین بنائین یعنے ہر کسی کی صورت جیسی دنیا مین بنانی منظور تہی ویسی ہی
وہان ظاہر کی کسیکو خوبصورت کسی کو بدصورت کسی کو گونگا کسی کو کانا کسی کو اندہا علے ہذا القیاس
پہر اونکو بولنے کی طاقت دی پہر اون سب سے اللہ نے یون فرمایا کہ کیا مین تمہارا رب نہین سو سب نے اقرار
کیا کہ تو ہمارا رب ہے پہر اون سے قول و قرار لیا کہ میرے سوا کسی کو حاکم مالک شہ جانیو اور کسی کو میرے سوا نہ
مانیو سو اون سب نے اس سب کا قول و قرار کیا اور اللہ نے اس بات پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا اور
فرمایا کہ اس قول کی یاد دلانے کو پیغمبر آوینگے اور کتابین لاوینگے سو ہر کسینے جدی جدی اللہ کی توحید
کا اقرار کیا اور شرک کا انکار سو شرک کی بات مین ایک کو دوسرے کی سند نہ پکڑنی چاہیے نہ پیر کی نہ استاد
کی نہ باپ دادون کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی اور یہ جو کوئی خیال کرے کہ
ہم تو دنیا مین آکر اوس بات کو بہول گئے پہر بہولی بات کی کیا سند ہے سو یہ خیال غلط ہے اسواسطے
کہ بہت باتین آدمی کو یاد نہین ہوتین پہر معتبر لوگون کے کہنے سے یقین کرتا ہے جیسے کسی کو اپنی ماں
کے پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہین ہوتا پہر لوگون ہی سے سنکر یقین کرتا ہے اور اپنی مان ہی کو مان
سمجہتا ہے اور کسی کو مان نہین بتا سکتا پہر اگر کوئی اپنی مان کا حق ادا نکرے اور کسی کو مان بتاوے
تو اوسکو سب لوگ برا کہین گے اور جو وہ جواب دیوے کہ مجہے تو اپنا پیدا ہونا کچہ یاد نہین کہ مین اوسکو اپنی
مان جانون تو سب لوگ اوسکو احمق کہینگے اور بڑا بے ادب سمجہین گے تو جب عوام الناس کے کہنے سے
آدمی کو بہت باتون کا یقین آجاتا ہے پہر پیغمبرون کی تو بڑی شان ہے اون کے خبر دینے سے کیونکر
نہ یقین آوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ صاحب نے ہر کسی سے عالم ارواح
مین کہدیا ہے اور ساری پیغمبر اوسی کی تاکید کو آئے ہین اور ساری کتابین اوسی کے بیان مین اتری
ہین سو ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبرون کا فرمانا اور ایک سو چار کتاب آسمانی کا علم اسی ایک نکتے مین ہے
کہ توحید خوب درست کیجیے اور شرک سے بہت دور بہاگیے نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجہیے کہ کسی چیز
مین کچہ تصرف کر سکتا ہے نہ کسی کو اپنا مالک ٹہیرا لیے کہ اوس سے کوئی اپنی مراد مانگے اور اپنی حاجت اوسکو

پاس بہیجا ہے تمام ہوا کلام تقویۃ الایمان کا **ف** پوری حدیث ابی بن کعب کی یہ ہے کہ جب اونہوں نے
اس بات کا اقرار کر لیا کہ سوا تیرے نہ کوئی ہمارا رب ہے نہ ہمارا معبود تو آدم علیہ السلام نے اونکی طرف نگاہ
کر دیکہنا شروع کیا غنی فقیر خوبصورت بدصورت دیکہی کہا اے رب تو نے اپنے ان بندون مین برابری نہ
کی کہ سب ایک طرح کے ہوتے فرمایا مین چاہتا ہون کہ شکر کیا جاؤن پہر آدمؑ نے انبیا کو دیکہا جیسے چراغ
اون پر نور تہا اون سے ایک اور بہی اقرار مقدمہ رسالت و نبوت کا لیا گیا وہ اقرار یہ قول ہے اللہ پاک کا وَ
اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ الی قولہ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وہ انہین ارواح مین تہے اون کو طرف
مریم علیہا السلام کے بہیجا ابی بن کعب کہتے ہین وہ مریم کے منہ کی طرف سے داخل ہوئی رَوَاهُ اَحْمَدُ اس حدیث کو
عبداللہ بن امام احمد نے بہی اپنے باپ کی مسند مین روایت کیا ہے بعد ذکر آیۃ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ الخ
کے اتنا اور زیادہ کیا ہے وَهُوَ الَّذِيْ يَقُوْلُ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَةَ اللّٰهِ الآیۃ وَمِنْ ذٰلِكَ
قَالَ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى وَمِنْ ذٰلِكَ مَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ
وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ مَرْدُوْيَهِ فِيْ تَفَاسِيْرِهِمْ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيْ بِهٖ ابن عباس نے کہا حضرت
نے فرمایا ہے اللہ نے میثاق پشت آدم سے نعمان یعنے عرفے مین لیا تہا اونکی پیٹہ سے ساری اولاد
جو پیدا کرنا تہا باہر نکالی اور اپنے سامنے بکہیر دی جیسے چیونٹیان پہر اون سے روبرو بات کی فرمایا کیا مین
تمہارا رب نہین ہون سب نے کہا ہان ہم گواہ ہین کہ تو ہمارا رب ہے کہین تم دن قیامت کو کہنے لگو کہ ہم
تو اس بات سے غافل تہے یا یہ کہو کہ شرک تو ہمارے آبا نے ہم سے پہلے کیا تہا ہم اولاد اونکی پیچہے ہوئے
کیا تو ہمکو فعل پر اون مبطلین کے ہلاک کرتا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ النَّسَائِيُّ فِيْ
كِتَابِ التَّفْسِيْرِ مِنْ سُنَنِهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ اِلَّا اَنَّهٗ جَعَلَهٗ مَوْقُوْفًا وَاَخْرَجَهُ
الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وقف اس حدیث کا اکثر و اثبت ہے واللہ
اعلم فتح البیان مین ہے وَاِسْنَادُهٗ لَا مَطْعَنَ فِيْهِ مسلم بن یسار کہتے ہین عمر بن خطاب سے اس آیت کو
پوچہا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ الخ عمر نے کہا مین نے حضرتؐ کو سنا فرماتے تہے اللہ پاک نے آدم کو بنایا پہر اونکی پیٹہ کو اپنے
ہاتہ سے چہوا ذریت کو اوس سے نکالا فرمایا انکو مین نے جنت کے لیے بنایا ہے یہ اہل جنت کا سا کام کرینگے
پہر پیٹہ کو چہوا ذریت کو اوس سے نکالا فرمایا انکو مین نے نار کے لیے بنایا ہے یہ اہل نار کا سا عمل کرینگے
ایک آدمی نے کہا پہر عمل کیون ہے اے رسول خدا فرمایا اللہ جب کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس

سے جنت والون کا کام لیتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل جنت سے مرتا ہے پہر اوسکو بہشت مین داخل
کرتا ہے اور جب کسی بندی کو واسطے آگ کے پیدا کرتا ہے تو اوسکو عمل اہل نار مین لگائے رکہتا ہے یہانتک
کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل نار سے مرتا ہے پہر اوسکو دوزخ مین داخل کرتا ہے رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ
اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ کُلُّھُمْ عَنِ الْاِمَامِ مَالِکٍ
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے مسلم بن یسار کو عمر سے سماعت نہین ہے یہی قول ابوزرعہ کا ہے ابن ابی
حاتم نے ان دونون کے درمیان مین نعیم بن ربیعہ کو ذکر کیا ہے اسیطرح ابوداؤد مین بہی ہے سو اندونو
کا قول اولی بصواب ہے قول مالک سے ابن کثیر کہتے ہین ظاہر یہ ہے کہ امام مالک نے ذکر نعیم بن ربیعہ کا عمداً
بوجہ جہل حال نعیم و عدم معرفت نعیم ساقط کر دیا کیونکہ وہ غیر معروف ہین مگر اسی حدیث مین چنانچہ اسی وجہ
سے وہ ذکر ایک جماعت کا جسکو پسند نہین کرتے ہین ساقط کر دیا کرتے ہین بہت سے مرفوعات کو اونہون
نے مرسل بہت سے موصولات کو اونہون نے منقطع کر دیا ہے واللہ اعلم **ف** ابن کثیر نے کہا اللہ پاک نے
خبر دی ہے کہ ہم نے ذریت بنی آدم کو اصلاب بنی آدم سے لیکر انکی جانون پر اون کو اسبات کا گواہ
ٹہیرایا کہ اُن کا رب و ملیک وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے جسطرح کہ اللہ نے اُنکی فطرت و
جبلت بہی اسی توحید پر کی ہے قال تعالیٰ فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ
عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ
فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ اسی ملت یعنی اسلام پر متولد ہوتا ہے پہر ماں باپ اُسکی
اوسے یہودی اور نصرانی اور مجوسی کر ڈالتے ہین جسطرح بہیمہ یعنی کوئی چوپایہ ایک بہیمہ سالم جنتا ہے کیا
تم اوسمین کوئی کان کٹا دیکہتے ہو یہ حدیث دوسری طرح پر متفق علیہ ہے صحیح مسلم مین عیاض بن حمار سے
آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ کہتا ہے مین نے پیدا کیا ہے اپنے بندون کو حنفا یعنے سوحد شیطانون نے
آکر انکو اُنکے دین سے اوچک لیا اور پہیرے حلال کو حرام کر دیا اسود بن سریع بنی سعد مین سے تہے وہ کہتے
ہین مینے حضرت کے ساتہ چار بار غزا کی قوم نے بعد قتل مقاتلہ کے ذریت کو مارنا شروع کیا یہ بات حضرت
کو پہنچی سخت ناگوار ہوئے فرمایا لوگون کا کیا حال ہے جو ذریت کو بہی قتل کرتے ہین ایک آدمی نے
کہا ای رسول خدا کیا وہ اولاد مشرکین نہین ہین فرمایا بہتر تم مین ابنا مشرکین ہین یہ سن رکہو کوئی جان
نہین ہے جو پیدا ہو مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ اوسی فطرت پر رہتی ہے یہانتک کہ اُسکی

زبان کہلے پہر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی نصرانی کر ڈالتے ہین حسن نے کہا واللہ اللہ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے
وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ الخ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ بِسَنَدِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ اَيْضًا وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ
الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَاسْتِحْضَارَهُ الْاٰيَةَ عِنْدَ ذٰلِكَ حدیثین نکلنے مین ذریت کو پشت آدم سے اور تمیز دینے
مین اصحاب یمین و اصحاب شمال کے بہت آئی ہین بعض مین یہ بہی آیا ہے کہ اللہ کے رب ہونے پر گواہی لی گئی
انس بن مالک نے مرفوعًا کہا ہے ایک دوزخی کو دن قیامت کے کہینگے کہ بہلا اگر تیرے پاس ہر وہ شی ہو جو روئے
زمین پر ہے تو کیا تو فدیہ دیگا وہ کہیگا ہان اللہ پاک فرماوے گا مین نے تو اس سے بہی آسان بات تجہہ سے
چاہی تہی تجہہ سے پشت آدم مین یہ اقرار لیا تہا کہ تو کسی شے کو میرا شریک نکرنا سو تونے نہ مانا مگر یہی شریک کرتا
میرے ساتہہ رَوَاهُ اَحْمَدُ ابن عباس کہتے ہین اللہ نے ذریت آدم کو اون کی پشت سے بشکل مورچہ نکالا وَهُوَ فِي
اَدْنٰى مِنَ الْمَآئِدِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ جابر نے کہا ضحاک بن مزاحم کا بیٹا چہہ دن کا مر گیا مجہہ سے کہا اے جابر جب
تو اوسکو قبر مین رکہے تو اوسکا مونہہ کہولدینا عقد حل کر دینا وہ بیٹہے گا اوس سے سوال کیا جائے گا جب مین یہ
کام کر چکا تو مینے کہا اللہ تمپر رحم کرے اس بچے سے کیا سوال ہوگا کون اوس سے سوال کریگا کہا اوس میثاق
کا سوال ہوگا جسکا اقرار اوس نے صلب آدم مین کیا تہا مینے کہا اے ابو القاسم وہ کیا اقرار ہے جسکا عہد
پشت آدم مین کیا تہا کہا مجہہ سے ابن عباس نے کہا ہے کہ اللہ نے پشت آدم پر ہاتہہ پہیرا ہر جان کو
جسکا وہ قیامت کی دن تک پیدا کرنے والا ہے اوس سے نکالکر پیمان و عہد لیا کہ اللہ ہی کو پوجے کسی چیز کو
اوسکا شریک کرے پہر اونکے لیے تکفیل رزق ہوکر بدستور پشت آدم مین پہیر دیا سو قیامت قائم نہ ہوگی
جبتک کہ میثاق کرنے والا پیدا نہ ہولے پہر جس نے اون مین سے دوسرے میثاق کو پا لیا اور پورا کیا اوسکو
اگلا میثاق نفع دیگا اور جس نے دوسرا میثاق پایا اور اوسکا اقرار نہ کیا اوسکو پہلا میثاق نافع نہوگا اور جو
کم عمر مر گیا قبل پانے دوسرے میثاق کے وہ اسی میثاق اول پر جو اوسکی فطرت ہے مرا ابن کثیر کہتے ہین یہ ساری
طرق مقوی وقف ہین ابن عباس پر واللہ اعلم انتہے لکن ایسا وقف حکم رفع مین ہوتا ہے کیونکہ ایسی
خبر کوئی شخص اپنے جی سے بنا کر نہین کہہ سکتا ہے ابن عمر نے کہا حضرت صلعم نے فرمایا اللہ نے پشت آدم سے
یون لیا جسطرح کہ کنگہی سے سر کے بال لیے جاتے ہین پہر اون سے کہا کیا مین تمہارا رب نہین ہون انہون
نے کہا ہان ہم شنون نے کہا ہم گواہ ہین کہ کہین وہ دن قیامت کو یہ بات کہنے لگین کہ ہم اس سے غافل
تہے یہ حدیث کئی طرق سے آئی ہے وقف اسکا اصح ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا جب اللہ نے آدم

کو بنایا اونکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا جان جسکا اللہ کو انکی ذریت سے دن قیامت تک پیدا کرنا تھا وہ پشت سے گر پڑی
درمیان دونوں آنکھوں ہر انسان کے اون مین سے ایک چمک نور کی رکھی پھر اون سب کو آدم پر عرض کیا آدم نے
کہا اے رب یہ کون ہین فرمایا تیری ذریت ہے ایک آدمی کو اون مین سے دیکھا اوسکی آنکھوں کی چمک بہت اچھی
معلوم ہوئی کہا اے رب یہ کون ہے کہا یہ ایک آدمی پچھلی امتون مین سے تیری ذریت کا ہے اوسکو داؤد کہتے
ہین کہا اے رب اسکی عمر کتنی مقرر کی ہے فرمایا ساٹھ برس کی کہا اے رب بڑھادے چالیس برس اپنی عمر سے اوسکو
دیے جب آدم کی عمر پوری ہوچکی ملک الموت آیا کہا کیا میری عمر سے چالیس برس باقی نہین ہین کہا کیا تونے
وہ چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہین دیے ہین حضرت نے فرمایا آدم منکر ہوگئے انکی اولاد بھی منکر ہوگئی آدم بھول گئے انکی ذریت بھی بھول
گئی آدم چوک گئے انکی ذریت بھی چوک گئی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح یہ حدیث
کئی طریق سے بروایت ابوہریرہ آئی ہے حاکم نے مستدرک مین کہا ہے صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ
ورواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ فذکر نحوہ لکن اس لفظ سے کہ پھر دکھلائی وہ ذریت آدم کو اور کہا اے
آدم یہ تیری ذریت ہے اتفاقاً اون مین اجذم ابرص اعمی اور سانواع اسقام کے لوگ تھے آدم نے کہا اے رب
یہ تونے کیون کیا فرمایا اسلیے کہ وہ میری نعمت کو یاد کرین کہا اے رب کون لوگ ہین جنپر نور ظاہر ہے
فرمایا یہ انبیا ہین پھر داؤد علیہ السلام کا قصہ ذکر کیا جسطرح کہ اوپر گذرا ہشام بن حکیم نے کہا ایک آدمی نے
حضرت صلعم سے کہا اے رسولخدا یہ اعمال ابتدائی ہین یا قضا جاری ہوچکی فرمایا اللہ نے ذریت آدم کو انکی پشت سے
لیکر اونکی جانون پر گواہ کیا پھر اون کو اپنے دونو کف مین لیکر فرمایا یہ جنت مین ہین یہ دوزخ مین سو جنت
والون کو عمل جنت کا اہل نار کو عمل نار کا آسان کیا گیا ہے رواہ ابن جریر وابن مردویہ من طرق
عنہ ابو امامہ نے کہا حضرت صلعم نے فرمایا ہے جب اللہ نے خلق کو پیدا کرکے جو حکم دینا تھا دیدیا تو اہل یمین کو اپنے
داہنے ہاتھ مین اور اہل شمال کو بائین ہاتھ مین لیکر کہا اے اصحاب یمین اونہون نے کہا لبیک وسعدیک
فرمایا کیا مین تمہارا رب نہین ہون کہا ہان پھر انکو مخلوط کردیا ایک کہنے والے نے کہا اے رب تونے
اون مین خلط کیون کیا فرمایا اون کو اور کام لگے ہین اسکے سوا کہ وہ انکو کر رہے ہین وہ دن قیامت کو کہنے
لگین کہ ہم اسبات سے بیخبر تھے پھر انکو صلب آدم مین پھیر دیا رواہ ابن مردویہ اسکی سند مین جعفر بن زبیر
ضعیف ہے مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و حسن و قتادہ وغیر واحد سلف سے سیاقات موافق ان احادیث کی
آئے ہین اسجگہ بھی احادیث بعوض تطویل اون آثار کے کافی ہین وباللہ المستعان یہ احادیث دلیل ہین

اس بات پر کہ اللہ پاک نے ذریت آدم کو انکی پشت سے نکالکر اہل جنت کو اہل نار سے جدا کیا رہا اشہاد اون پر
ساتھ اس امر کے کہ اللہ اونکا رب ہے سو یہ فقط حدیث ابن عباس و حدیث ابن عمر مین آیا ہے اور یہ دونو حدیثین
موقوف ہین مرفوع نہین جسطرح اوپر گذر چکا اسیوجہ سے سلف و خلف نے کہا ہے کہ مراد اس اشہاد سے انکی
فطرت توحید پر ہی جسطرح کہ حدیث ابی ہریرہ و حدیث عیاض بن حمار و حدیث اسود بن سریع مین گذر چکا حسن
بصری نے بہی تفسیر اس آیت کی یون ہی کی ہے اسی لیے اللہ نے یہ کہا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اور
یون نہ کہا مِنْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ اور نہ یون کہا مِنْ ظَهْرِهٖ ذُرِّيَّتَهُمْ یعنے انکی نسل جیلاً بعد جیل اور قرناً
بعد قرن مقرر فرمائی کقولہ تعالی وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وقال وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ
وقال كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ وقال وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى
یعنے انکو ایجاد کیا ہے گواہ بنا کر اس بات کا وہ اسکے قائل ہین حالاً وقالاً شہادت کبہی بالقول ہوتی ہے
کقولہ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا الآیۃ اور کبہی بالحال ہوتی ہے کقولہ تعالی مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا
مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ یعنے اونکا حال شاہد ہو اوپر کہ وہ اسکے قائل ہین وکذا
قولہ تعالی وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ جسطرح کہ سوال کبہی قال سے ہوتا ہے اور کبہی حال سے کقولہ وَاٰتٰىكُمْ
مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ اہل علم کہتے ہین کہ ایک دلیل اس بات پر کہ مراد اس قصے سے یہی کہ وہ اشہاد حجت ہے
انپر اشراک مین اگر یہ بات واقع ہوتی جس طرح کہ بعض لوگ اوسکے قائل ہین تو ضرور تہا کہ ہر کسی کو یاد ہوتی تاکہ
اوسپر حجت ہو اگر کوئی یہ کہے کہ اخبار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی ہے تو جواب یہ ہے کہ مکذبین مشرکین
تو سب باتون کی جو پیغمبر لائے ہین تکذیب کرتے ہین خواہ یہ بات ہو یا اور کچہ سوا اسکو انپر ایک حجت مستقل
ٹہیرایا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ مراد فطرت ہی جسپر وہ مفطور ہوئے ہین وہ فطرت بہی اقرار توحید ہے
اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ کہین وہ یہ کہنے نہ لگین کہ ہم تو اس توحید سے غافل تہے یا ہمارے آبا نے شرک کیا
تہا **ف** فتح البیان مین ہے آیت مین اکتفا ہے ساتہہ لازم کے ملزوم سے کیونکہ آدم سے عہد کا لینا مستلزم
اخذ عہد بنی آدم سے ہے یہ اخذ بنی آدم سے بعد اخذ کے آدم سے تہا مراد ذریت سے اس جگہہ ساری بنی
آدم ہین اگرچہ لفظ ذریت مین واحد و جمع یکسان ہے اللہ نے ذریت کو پشت آدم سے نسلاً بعد نسل جسطرح
کہ بیٹے باپ سے پیدا ہوا کرتے ہین نکالا اسی لیے مِنْ ظُهُوْرِهِمْ کہا نہ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ کیونکہ یہ بات معلوم تہی
کہ وہ سب بنی آدم ہین ایک جماعت مفسرین اسطرف گئی ہے پہر انکو گواہ کیا انکی جانون پر یعنے دلالت کی

انکو پیدا کرکے اس بات پر کہ اللہ اُنکا خالق ہے یہی دلالت قائم مقام اشہاد ہوئی اس بنیاد پر یہ آیت تمثیل ٹھیری
ہے کما فی قولہ تعالی فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ شیخ ابومنصور
وزجاج و زمخشری اسی کے قائل ہین بعض نے کہا اللہ نے ارواح کو قبل خلق اجساد کے نکالکر اون مین معرفت
رکھی جس سے وہ خطاب خدا کو سمجھ گئے کسی نے کہا مراد بنی آدم سے اسجگہہ خود آدم ابو البشر ہین جسطرح اور بہت
جگہہ آیا ہے مطلب یہ ٹھیرا کہ اللہ نے آدم کو جب پیدا کیا تو اپنا ہاتھہ اُنکی پیٹھہ پر پھیرا ذریت کو باہر نکالکر اوس سے
عہد لیا یہ ذریت اوسوقت عالم ذر مین تھی یہی قول حق ہے جس سے کسی طرح عدول کرنا مناسب نہین ہے
نہ کسی اور طرف جانا لائق ہے اسلیے کہ یہ بات حدیث مرفوع سے ثابت ہو چکی ہے وہ حدیث موقوفاً بھی بہت
صحابہ سے آئی ہے کوئی وجہ مصیر طرف مجاز کی نہین ہے وَاِذَا جَآءَ نَهْرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهْرُ مَعْقِلٍ ؎

باغم مراچہ حاجت سرو و صنوبر ست   شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر ست

بیضاوی و نسفی نے یہ دونون قول ذکر کیے ہین اسیطرح رازی و ابو السعود و غیرہما بھی قائل ہین ان لوگون کو فلسفت
نے مس کیا ہے حق بات وہی ہے جو مذکور ہوئی جمہور مفسرین اوسیطرف گئے ہین حدیث مسلم بن یسار
جہنی مرفوعاً بروایت عمر اوپر گذر چکی اُسکو بخاری نے تاریخ مین احمد نے مسند مین عبد بن حمید و ابن منذر
وضیا نے مختارہ مین ابو الشیخ و حاکم و ابن مردویہ و بیہقی نے اسما و صفات مین روایت کیا ہے مسلم بن یسار
کو عمر سے سماعت نہین ہے بعض نے درمیان مسلم و عمر کے ایک اور شخص کا ذکر کیا ہے بغوی نے کہا طبری نے
بعض طرق الحدیث مین نعیم بن ربیعہ کا نام لیا ہے ترمذی نے کہا اس باب مین حدیث مرفوع ابی ہریرہ حسن
صحیح ہے اوس مین قصہ اعطای آدم کا داؤد کو اپنی عمر مین سے آیا ہے کیفیت استخراج مین اقوال ہین جن
کی کچھ سند نہین ہے حق اسیقدر ہے کہ اعتقاد کرنا اخراج ذریت کا پشت آدم سے جسطرح اللہ نے چاہا
اور حدیث صحیح مین آیا واجب ہے مقبلی نے ابحاث مسددہ مین کہا ہے کہ دعوی تواتر معنوی کا ان احادیث
و روایات کے بارے مین کچھ دور نہین ہے بعض نے کہا ذریت کو زندہ کرکے نکالا اسلیے کہ اوسکا نام ذریت
رکھا ذریت اولاد زندہ کو کہتے ہین لقولہ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ ابن عباس نے کہا سب سے پہلے جو اللہ
نے آدم کو طرف زمین کے اُتارا تو دہنا زمین ہند مین اوتارا پھر اُنکی پشت کو مسح کیا ہر جان جسکا اللہ تعالی
تا یوم قیامت خالق و باری تھا وہ نکالی پھر اون سب سے عہد و پیمان لیا پھر ہر ایک جان کو خود اوسپر گواہ
ٹھیرا دیا یہ کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ اُنھون نے یہ جواب دیا بَلٰى شَهِدْنَا اس مین اختلاف ہے کہ یہ اجابت بصورت

احیار بزبان قال تہی یا بصورت عدم احیار بلسان حال ظاہر اول ہے کیفیت کا علم حوالہ عالم الغیب ہے یہ جواب
اُنکا مطابق سوال تہا کیونکہ سوال ربوبیت سے تہا نہ الوہیت سے پہر جب جہان تکلیف مین آئی اور علم سابق
الٰہی اسجگہہ ظاہر ہوا تو کوئی موافق نکلا کوئی مخالف یہ تفسیر ایسی قول ہے ابوطاہر قزوینی کا کہتی ہین کفار کے
لیے تجلی ہیبت کی مومنین کے لیے رحمت کی مگر سبنے یہی بلی کہا لکن پہر دنیا مین اکر بہول گئی وہ بات
کہنا بلا ہو گیا کہتے ہین یہ ماجرا قبل دخول آدم کے جنت مین درمیان مکہ وطائف کے ہوا تہا قالہ الکلبی
کسینے کہا بعد ہبوط کے جنت سے علی نے کہا جنت مین کسی نے کہا سراندیپ مین زمین ہند سے جس جگہہ وہ جنت
سے نکلکر آئے تہے غرضکہ یہ سب اقوال محتمل ہین ہم کو معلوم نہ ہونا مکان کا بعد صحت اعتقاد اخذ عہد کے
کچہ مضرت نہین کرتا ہے ابو امامہ نے کہا جب اللہ نے خلق کو پیدا کیا اور جو حکم دینا تہا وہ دیدیا تو پیغمبرون
سے عہد لیا اوسکا عرش پانی پر تہا اہل یمین کو دست راست مین اور اہل شمال کو دوسرے ہاتہہ مین لیا رحمن
کے دونو ہاتہہ سیدہے ہین کہا اے اصحاب یمین اُنہون نے جواب دیا لبیک وسعدیک فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ اُنہون
نے کہا ہان الحدیث رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو الشَّيْخِ اس باب مین حدیثین بہت
آئی ہین بعض مقید ہین ساتہہ تفسیر اس آیت کے اور بعض مطلق ہین مشتمل ذکر اخراج ذریت پر ظہر آدم
علیہ السلام سے اور ساخذ عہد پر اون سے جسطرح کہ حدیث مرفوع انس مین نزدیک شیخین کے آیا ہے رہے
روایات و آثار صحابہ تفسیر آیت باب مین جن مین ذکر اخراج ذریت آدم کا صلب آدم سے عالم ذر مین
اور لینا عہد و پیمان کا اون سے اور گواہ کرنا اُنکو اونکی انفس پر آیا ہے وہ بہت ہین ایک جماعت سے جو بعد
صحابہ کی تہی تفسیر اس آیت مین ذکر اخراج ذریت کا ظہر آدم سے آیا ہے لکن جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس آیت شریف کی تفسیر فرما دی ہے وہ تطویل سے مغنی ہے اہل کلام کہتے ہین بلی شہدنا مجاز ہے
نہ حقیقت سو یہ بات خلاف مذہب جمہور سلف مفسرین ہے ابن الانباری نے کہا مذہب اصحاب حدیث و کبرا
اہل علم کا اس آیت مین یہ ہے کہ اللہ پاک نے ذریت آدم کو صلب آدم سے اور اصلاب اولاد آدم سے نکالا
وہ صورت مثل ذر کے تہے پہر اون سے قول و اقرار اپنی خالقیت و توحید کا اور اُنکی مصنوعیت کا لیا اُنہون نے
اقرار کیا اس عہد کو قبول کیا یہ اخذ میثاق بعد اسکے ہوا کہ اون مین عقل کو ترکیب دیا اوس عقل سے
اُنہون نے اُس بات کو پہچان لیا جو اون سے کہی گئی جسطرح اللہ نے پہاڑون کو عقل دی پہر یہ خطاب فرمایا
یَا جِبَالُ اَوِّبِي مَعَهٗ یا جسطرح اونٹ کو عقل دی کہ اوس نے حضرت کو سجدہ کیا یا درخت کو عقل دی
اے پہاڑو رجوع سے پڑہو اسکے ساتہہ

جب نے حضرتؐ کا حکم اٹھا یا یہ قول اُنکا شَهِدْنَا اقرار ہے ربوبیت کا اور ایک کلام جدا گانہ ہے بعض نے کہا مطلب
یہ ہے کہ ہمنے گواہی دی اپنی جانون پر اس اقرار کی آیت شریف مین وہ بات کہ دلیل ہو بطلان پر فی الاحادیث
پر موجود نہین احادیث مین تو صحت و ثبوت اس ماجری کا ہے اسلیے مصیر طرف حدیث کی اور اخذ کرنا اُسکا
جمعًا بین الآیۃ والحدیث واجب ہے واحدی نے صاحب نظم سے نقل کیا ہے کہ درمیان حدیث اِنَّ اللّٰہ
مَسَحَ ظَھْرَ اٰدَمَ فَاَخْرَجَ مِنْہُ ذُرِّیَّتَہٗ اور درمیان آیت باب کی بحمد اللہ تعالیٰ کچہ اختلاف نہین ہے اس
لیے کہ جب اللہ نے ظہر آدم سے اُنکو نکالا تو گویا خود ظہور ذریت سے برآمد کیا کیونکہ ذریت آدم کی ویسی ہی ہے
جیسے ذریت بعض کی بعض سے اگر کوئی یہ بات کہے کہ جب وہ عہد و میثاق ہمسے لیا گیا ہے تو پہر ہمین کسطرح
وہ اب یاد نہین ہے تو جواب اُسکا سلیمان جمل نے یہ دیا ہے کہ ہان وہ عہد ہمکو یاد نہین ہے اسلیے کہ وہ
بنیہ منقضی و متغیر ہو گیا اوس احوال پر اصلاب آبا و ارحام امہات مین ایک زمانہ دراز گذر چکا تطور اطوار
سے اُسپر جیسے علقہ و مضغہ لحم و عظم ہوتا ہے نسیان طاری ہوا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تہے
مجہے وہ عہد جو میرے رب نے مجہہ سے لیا تہا اب تک یاد ہے اسیطرح سہل بن عبد اللہ تستری نے بہی کہا
ہے انتہی اسیطرح شیخ نظام الدین اولیا دہلوی سے بہی منقول ہے پہر اللہ نے زبان رسل و صحائف شرائع
پر اوس خطاب کو ابتدا کیا یہ مخاطبت قائم مقام ذکر ہے اگر وہ عہد فراموش نہ ہوتا ہر کسیکو یاد رہتا تو محنت
و تکلیف منتفی ہو جاتی ہمکو کوئی دلیل اسبات پر نہین پہونچی کہ وہ ذرات مصور بصورت انسان تہے قرب
بعقول یہ بات ہی کہ کچہ حاجت تصویر کے بصورت انسان نہین ہے کیونکہ سننا بولنا محتاج صورت کا نہین
ہے بلکہ مقتضی ایک محل حی کا ہے نہ کسی اور امر کا اگرچہ یہ بات بہی محتمل ہے کہ مصور بصورت انسان کیے
گئے ہون لقولہ تعالیٰ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّاتِھِمْ اور یہ نہ کہا ذَرَّاتِھِمْ ذرت کا لفظ مصورین پر آتا ہے حکمت
اوس اخذ میثاق مین یہ تہی کہ جو کوئی اوس عہد کو پورا نہ کرے اوسپر حجت قائم ہو جاوے ظاہر یہ ہے کہ جب اُنکو
پہر پشت آدم مین پہیر دیا تو اُنکے ارواح قبض کر لیے گئے رہی یہ بات کہ وہ روحین بعد رد ذرات کی طرف
ظہر آدم کے کدہر گئین سو یہ مسئلہ نہایت باریک و مشکل ہے نظر عقلی طرف اوسکی اسیقدر جاتی ہے کہ اپنی
حالت اولی پر جو قبل حلول کی ذرات مین تہی ہو گئین کہتے ہین کتاب عہد و میثاق باطن حجر اسود مین
امانت ہی یہ ذکر شعرانی نے رسالہ قواعد کشفیہ فی الصفات الالہیہ مین کیا ہے اس آیت شریف پر دس سوال
وارد کر کے ہر ایک کا جواب دیا ہے میرے نزدیک حق یہ ہے کہ جو بات ایسی ہو جس مین کوئی نص کتاب عزیز

وسنت مطہرہ کی نہین آئی ہے اوس مین خوض نکرنا بلکہ اوسکو لپیٹ رکھنا اولی واعلی و احوط ہی واللہ اعلم **ف** ابن کثیر نے اس آیت کو محمول فطرت توحید و اسلام پر کیا ہے ظاہر مدلول کتاب وسنت کی تاویل فرمائی ہی سو کچھ ضرورت اس تکلف و تاویل کی نہین ہے یہ عہد بجای خود کتاب وسنت سی ثابت ہی اور ولادت ہر مولود کی فطرت توحید پر ایک دوسری بات ہے جو حدیث و قرآن دونون سی جداگانہ ثابت ہی کوئی امر اس سے مانع نہین کہ عالم ذریہ پہلے یہ قول و قرار لیا گواہی شاہدی ہوئی پہر جب وقت ولادت کا آیا تو ہر مولود کو اوسی عہد و پیمان پر مفطور و مخلوق کیا پہر بعد عقل و بلوغ کے رسل و کتب واسطے تذکیر اوس میثاق و فطرت کی بہیجے تاکید و تذکیر سہ بارہ سی تکمیل اقامت حجت فرمادی اب اگر کوئی بعد اس مکرر سہ کرر تذکیر کے بہی اوس عہد قدیم کا ایفا نکرے و قعت فراموشی و گرفتار نسیان رہی تو یہ اوسکی بدنصیبی و بدبختی ہے اللہ پاک نے تو کمال رافت و رحمت سی کوئی دقیقہ یاددہی کا باقی نہین چہوڑا واللہ اعلم **ف** یہ اخذ میثاق واسطے اتمام حجت و قطع معذرت کی لیا تہا کہ کہین قیامت کی دن جبکہ نقض عہد و عدم ایفاء میثاق و نسیان قول و قرار پر مواخذہ ہو یہ نہ کہنے لگین کہ ہم تو اوس پیمان توحید رب وحدہ لاشریک لہ سی غافل سہے یہ ایک عذر لنگ ہوا یا یون کہین کہ شرک تو ہمارے باپ دادون نے کیا تہا ہم اون کے مقلد تہے اسلیے ہم کو راہ صواب نملی ہمنے حق نہ پہچانا اس مین ہمارا کیا قصور ہے ہمکو انکے فعل پر کیون ہلاک کیا جاتا ہے یہ دوسرا عذر تقلید ہوا جو گناہ سے بہی بدتر ہے سو اللہ پاک نے علت باطلہ و معذرت ساقطہ کفار کو قطع کردیا اون کے لیے کوئی جگہہ کسطرح کی حجت لانیکی باقی نہ چہوڑی تاکہ شاید وہ راہ پر آوین

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝

سنا انکو احوال اُس شخص کا کہ ہمنی اسکو دی تہین اپنی آیتین پہر انکو چہوڑ نکلا پہر پیچہے لگا اوسکو شیطان تو ہوا وہ گمراہون سے اور ہم چاہتے تو اوسکو اٹہا لیتے اون آیتون سے لیکن وہ گر پڑا زمین پر اور چلا اپنی خواہش نفس پر تو اُسکا حال جیسے کتا اوس پر تو لادے تو ہانپے اور چہوڑ دے تو ہانپے یہ مثال ہے اُن لوگون کی جنہون نے جہٹلائین ہماری آیتین سو تو بیان کر احوال شاید وہ دہیان کرین بری کہاوت ہے اُن لوگون کی کہ جہٹلائین ہماری آیتین اور اپنا ہی نقصان کرتے رہے **ف** حضرت موسیٰ کا لشکر چلا ایک

بادشاہ پر اوسکی ملک مین ایک درویش تہا صاحب تصرف بادشاہ نے اوس سے مدد چاہی اوسکو باطن سے منع ہوا پہر
بادشاہ نے اوسکی عورت کو مال کی طمع دی اوسنے اوسکو راضی کر کے بہیجا وہان اپنے اعمال چلتے نہ دیکہے بادشاہ
کو حیلہ سکہایا کہ اوس لشکر مین فاحشہ عورتین بہیجو اور لوگ بدکاری کرین تو اونپر ذلت پڑے حقتعالی نے حضرت موسیٰ
کی برکت سے حیلہ پیش نہ چلنا پایا لیکن سکہانیوالا مردود ہوا شاید دنیا مین یا آخرت مین اوسکو یہ عذاب ہوا کہ کتے
کیطرح زبان نکل پڑی حقتعالی نے یہ قصہ یہود کو سنا دیا کہ اگرچہ علم کامل اپنے پاس ہو تب کام آوے کہ آپ
اوسکی تابع ہو اور اگر آپ تابع ہو حرص کا اور چاہے کہ علم سے کام آوے تو کچہ نہین ہوتا اور شاید ہاپنتے کتے
کی مثال اسمین ہو کہ جب تک وہ حرص سے خالی تہا اوسکو باطن سی صحیح معلوم ہوا جب دلمین حرص بیٹہی تو باطن
سے معلوم نہ ہوا یا اگر مجمل معلوم ہوا اوسکو اپنی طبع کے موافق سمجہ لیا نقل ہین ہے کہ جب وہ چلنے لگا تو چاہا
کہ پہر غیب سے کچہ معلوم ہو تب معلوم ہوا کہ جا جب راہ مین پہونچا تو ایک فرشتہ ملا شمشیر ننگی ہاتہہ مین اوسنے التجا کی
کہ اگر حکم نہ ہو تو مین نہ جاوٴن کہا جا لیکن کچہ بددعا نکر پہر بادشاہ کی پاس پہونچکر لگا بددعا کرنے مُنہ سی خود بخود دعا
نیک نکلنی لگی حضرت موسیٰ کے لشکر کو تب ناچار وہ حیلہ سکہایا تمام ہوا کلام موضح قرآن کا **ف** ابن کثیر
کہتے ہین ابن مسعود نے کہا ہے یہ ایک آدمی بنی اسرائیل مین کا تہا اوسکو بلعم بن باعورا کہتے تہے رواہ عبد الرزاق
ابن عباس نے کہا اوسکا نام صیفی بن راہب تہا کعب نے کہا ایک آدمی اہل بلقاء مین کا تہا اسم اکبر جانتا تہا بیت
المقدس مین ہمراہ جبارین کے رہا کرتا دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ ایک آدمی اہل یمن سے تہا بلعم نام اسنے
اوسکو اپنی آیتین دی تہین اوسنے اون آیتون کو چہوڑ دیا مالک بن دینار نے کہا وہ شخص علماء بنی اسرائیل مین
سے مجاب الدعوۃ تہا شدائد مین اوسکو آگے رکہہ لیتے حضرت موسیٰ نے اوسکو طرف ملک مدین کی روانہ کیا تہا کہ
وہان کی لوگون کو طرف اللہ پاک کے بلاوے اوسنے جا کر اپنا دین اختیار کر لیا موسی علیہ السلام کا دین
چہوڑ دیا مجاہد و عکرمہ نے کہا وہ بلعم بن باعورا تہا ابن عباس نے کہا بلعام تہا ثقیف نے کہا وہ امیہ بن
ابی الصلت تہا یہی قول ابن عمرو کا بہی ہے کئی طریق بیان سے مروی ہے اور اسناد اسکی اون تک صحیح ہے
شاید یہ مراد ہے کہ امیہ بن ابی الصلت اوسی کیطرح پر ہے کیونکہ اُسکو علم شرائع متقدمہ کا پہونچا تہا لیکن کچہ
فائدہ اُس علم سے نہ لیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا حضرت کی اعلام وآیات ومعجزات اوسکو پہونچے
اور ہر ذی البصیرت پر ظاہر ہوئے معہذا حضرت سے ملا بہی لیکن متبع نہ ہوا موالات ومناصرت واستراح مشرکین
مین رہا جو معرکہ بدر کی دن مارے گئے تہے اونکا مرثیہ کہا قبحہ اللہ تعالی بعض احادیث مین آیا ہے کہ وہ اُن

لوگون مین سے ہے جنکی زبان ایمان لائی اور دل ایمان نہ لایا کیونکہ اوسکے اشعار ربانی اور حکمت و فصاحت کے
تہے لکن اللہ نے اوسکا دل واسطے اسلام کے نہ کہولا ابن عباس نے کہا وہ ایک آدمی تہا جسکے لیے قبول ہونا
تین دعوات کا دیا گیا تہا اوسکی ایک عورت تہی جس سے اولاد تہی اوس نے کہا تو ایک دعا مجھکو دے کہا اچہا تو
کیا چاہتی ہے کہا اللہ سے دعا کر کہ مجھکو زنان بنی اسرائیل مین سب سے زیادہ جمیل و حسین کر دے اوس نے دعا
کی اللہ نے اوسکو اجمل نساء بنی اسرائیل کر دیا جب اُس عورت کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ اون مین مثل اوسکے کوئی
عورت نہین ہے تو اوس نے اپنے خصم سے بے رغبتی کر کے کچہ اور ہی شے کا ارادہ کیا اوس شخص نے اللہ سے دعا
کی کہ وہ کتیا ہو جاوے چنانچہ وہ سگ مادہ ہو گئی دو دعائین اوس شخص کی یون گئین اوسکی اولاد نے کہا ہم
کو اس صدمے پر قرار نہین ہے ہماری مان کتیا ہو گئی لوگ ہمکو عار دلاتے ہین تم اللہ سے دعا کرو کہ پہر وہ اُسی اگلے
حال پر ہو جاوے اوس نے دعا کی وہ اگلے حال پر ہو گئی تینون دعائین اوسکی یون گئین اوس عورت کا نام
بسوس تہا یہ اثر غریب ہے مشہور سبب نزول اس آیت کریمہ مین یہ بات ہے کہ وہ ایک آدمی قدیم زمانہ بنی اسرائیل
مین تہا جسطرح ابن مسعود وغیرہ سلف نے کہا ہے یا ابن عباس نے فرمایا کہ وہ ایک شخص شہر جبارین کا تہا
بلعام نام اوسکو اسم اکبر الٰہی آتا تہا ابن زید وغیرہ علماء سلف نے کہا ہے کہ وہ مجاب الدعوۃ تہا جو کچہ اللہ سے
مانگتا وہ اوسکو ملتا یہ بات کہ وہ نبی تہا پہر اوس سے نبوت چہین لی گئی جسطرح کہ ابن جریر نے بعض لوگون سے حکایت
کیا ہے صحیح نہین ہے بلکہ اغرب و ابعد ہے قائل اس قول کا مخطی ہے ابن عباس نے کہا جب حضرت موسی علیہ السلام
مع لشکر جبارین پر نازل ہوئے تو بلعام سے اوسکی بنی اعمام و اقوام نے آکر یہ بات کہی کہ موسیٰ ایک مرد سخت
و درشت ہین اونکے ساتہ بڑا لشکر ہے وہ اگر ہم پر غالب ہوگا تو ہم سب کو ہلاک کر دیگا تم اللہ سے دعا کرو کہ موسی مع
اپنے لشکر کے یہان سے واپس پہر جائین اوس نے کہا اگر مین یہ دعا اللہ سے کرونگا کہ موسے اور اُنکی ہمراہی پہر
جائین تو میری دنیا و آخرت برباد جاویگی وہ اُسکے پیچہے لگے رہے یہانتک کہ اوس نے موسے علیہ السلام اور
اُنکے ہمراہیون پر بد دعا کی اللہ نے اوسکو منسلخ کر دیا یہ معنے ہین اس آیت کے فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ
سدی نے کہا جب چالیس برس گذر گئے کما قال تعالی فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یوشع بن نون
نبی ہوئے اونہون نے دعوت بنی اسرائیل کی اور کہا کہ مین نبی ہون اور اللہ نے مجہکو حکم دیا ہے کہ مین جبارین
سے لڑون لوگون نے اونسے بیعت کی اور اُنکو سچا کہا تب ایک آدمی بنی اسرائیل کا جسکو بلعام کہتے تہے
اور وہ اسم اعظم جانتا تہا کافر ہو کر وہان سے چلا لعنہ اللہ اور جبارین سے آکر کہا تم بنو اسرائیل سے مت ڈرو جب

نکلکر اوس سے ترو گے ہین اور پہر بد دعا کرون گا وہ سب ہلاک ہوجاوینگے اونکے پاس دنیا تہی جو یہ چاہتا تہا لکن پہر
عورتون کی تعظیم نہ جاتا ایک مادہ خر تہی جس سے وطی کیا کرتا وَهُوَ الَّذِيْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى فَانْسَلَخَ ف
یہ ارشاد کہ پہر شیطان اوسکے پیچہے لگا اسکا یہ مدعا ہی کہ شیطان اوسپر غالب آگیا جو حکم کرتا یہ وہی کام بجالاتا
اسی سبب سے یہ فرمایا ہے کہ وہ غاوین مین سے ہوگیا یعنے ہلاک حائر بائر اس آیت کے معنے مین ایک حدیث بہی آئی
ہے حذیفہ بن یمان کہتے ہین حضرت ؐ نے فرمایا ہے جن باتون کا مجہکو تم پر ڈر ہے اون مین سے ایک یہ بات ہی کہ
ایک آدمی نے قرآن پڑہا یہانتک کہ جب بہجت قرآن کی اوسپر نظر آنے لگی اور اسلام اوسکی چادر ہوا اور
وہ سامنے اوس چیز کے آیا جو اللہ نے چاہا تب وہ قرآن سے چہوٹ نکلا اور اوسنے قرآن کو اپنی پس پشت پہینک ڈالا
اور ہمسایہ پر تلوار لیکر دوڑا اور اوسپر تہمت شرک کی لگائی مینے کہا اے نبی اللہ اون دونو مین کون اولیٰ تر
بشرک سے مرمی یا رامی فرمایا بلکہ رامی رَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُوْ يَعْلَى الْمُوْصَلِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَهٰذَا اِسْنَادٌ جَيِّدٌ اسکی سند
مین صلت بن بہرام ثقات کوفیین مین سے ہے سوا ارجا کی اور کچہ تہمت اوسپر نہین ہوئی امام احمد و
یحیی بن معین وغیرہ نے اوسکو موثق کہا ہے ف اللہ نے فرمایا ہم چاہتے تو اوسکو تدنس قاذورات
دنیا سے بسبب اپنی آیتون کے بچا لیتے لکن وہ تو گر پڑا زمین پر یعنے مائل ہوا طرف زینت و زہرت دنیا
کی اور توجہ کی اوسنے لذات نعیم اس دار فانی پر دنیا نے اوسکو ویسا ہی دہوکا دیا جسطرح کہ اور عقلمند
ہوشیار لوگون کو دہوکا دیا تہا اور اوسیے کہا اخلد الی الارض یہ تہا کہ ایک اونچی پل پر شیطان
اوسکو نظر آیا مادہ خر نے اللہ کو سجدہ کیا بلعام نے شیطان کو سجدہ کیا یہی قول ہے عبد الرحمان بن جبیر
وغیرہ واحد کا ف جو قصہ ایک روایت کا موضح قرآن سے اوپر گذر چکا ہے اوسکو ابن جریر نے اپنی سند
سے بواسطہ معتمر عن ابیہ سیار سے بطولہ روایت کیا ہے پہر معتمر نے یہ کہا ہے کہ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا سَيَّارٌ
وَلَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ دَخَلَ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ حَدِيْثِ غَيْرِهٖ ابن جریر کہتے ہین اوسکا نام بلعام تہا اوسکو بلعم
بن باعورا بہی کہتے تہے ابن ابر بہی بولتے تہے ابن باعور بن سنہوم بن قوستم بن ماب بن لوط بن ہاران
بہی کہتے ہین یا بن حران بن آزر بہی بولتے ہین ایک قسم یہ بلقار مین رہتا تہا ابن عساکر نے کہا یہی شخص
تہا جو اسم اعظم جانتا تہا پہر اپنے دین سے منسلخ ہوگیا اسکا ذکر قرآن مین آیا ہے پہر اوسکا قصہ [illegible]
اوسی روایت ابن جریر کے وہب وغیرہ سے روایت کیا ہے اس قصے کو محمد بن اسحاق نے بہی سالم ابو
النضر سے مطولاً حکایت کیا ہے ابن کثیر اوسکے ناقل ہین جو کہ سند اوسکی معلوم نہین کیسی ہے اسلیے

اسجگہہ نہین لکہا گیا اجمال قرآن عظیم تطویل غیر سے نعم البدل ہو **ف** مفسرین کا معنے کمثل الکلب مین
اختلاف ہو سالم ابوالنضر نے کہا بلعام کی زبان نکلکر سینہ پر آگئی اسلیے اوسکی تشبیہ ساتہہ کتے کے
ہانپنے مین دونو حالت زجر و ترک پر ظاہر ہے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ ضلالت و استمرار ضلالت و عدم
انتفاع بدعا الی الایمان و عدم دعا مین بمثل کتے کے ہوگیا جسطرح کہ وہ دونو حالت مین یکسان ہانپا کرتا
ہے اوسپر کچہ لاد دو یا اوسکو چہوڑ دو اسیطرح اوس شخص کا حال ہوا کہ خواہ اوسکو موعظت و دعوت الی
الایمان کرو یا نکرو کچہ منتفع نہین ہوتا کما قال تعالی سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ وقال تعالی اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ و نحو ذلک
بعض نے کہا معنے یہ ہین کہ دل کافر و منافق و ضال کا ہدایت سے فارغ ہوتا ہے وہ کثیر الوجیب ہوا کرتا
ہے اسحال کو اسطرح تعبیر فرمایا ہے حسن بصری وغیرہ سے بہی یون ہی مروی ہے **ف** بہر اللہ نے اپنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا کہ تم یہ قصہ یہود سے ذکر کر شاید بنی اسرائیل جو حال بلعام سے واقف
ہین اور اوس کی گمراہی و بعد کو رحمت الٰہی سے جانتے پہچانتے ہین کچہ دہیان کرین اسلیے کہ اللہ نے اوس
کو اسم اعظم سکہایا تہا جب کچہ مانگتا تو ملتا جب دعا کرتا تو قبول ہوتی اور اوس نے اوس نعمت کو غیر طاعت
رب مین استعمال کیا حزب رحمن شعب ایمان اتباع موسی بن عمران جو اللہ کے نبی و بندے تہے اون پر بد
دعا کی یہود کو اس قصے مین تفکر کرنا چاہیے کہ کہین اوسی ملعون کیطرح یہ بہی نہ ہوجاوین کیونکہ اللہ نے
انکو بہی علم دیا ہے توریت مرحمت فرماکر اور اعراب سے تمیز بخشا ہے انکے ہاتہہ مین صفت محمد صلے اللہ علیہ و
سلم موجود ہے جسکو یہ خوب جانتے پہچانتے ہین جیسے لوگ اپنے ابناء کو جانتے ہین تو اس صورت مین یہ سب لوگون
سے زیادہ تر احق و اولی باتباع و مناصرت و موازرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اون کے انبیاء نے پہلے ہی
سے انکو حضرت کی خبر دی ہے اون کی اتباع کا حکم کیا ہے اسیوجہ سے یہ بات ہوئی کہ جب نے یہود مین سے
خلاف اپنی کتاب کے کتمان صفت محمدی کو اختیار کیا عباد کو اوسپر علم نہ دیا اللہ پاک نے اوسپر دنیا مین
ایسی ذلت و خواری و زاری نازل کی جو ذلت آخرت سے موصول ہے یہ کیا بری مثال ہے اون لوگون کی
جو کتون کی مانند ٹہیرائے گئے ہین جنکی کچہ ہمت نہین ہے مگر یہی تحصیل اکل و شہوت سو جو شخص خیر علم
و ہدایت سے باہر نکلکر متوجہ شہوت نفس و اتباع ہوے پر ہوتا ہے وہ شبیہ کلب ہے بِئْسَ الْمَثَلُ مَثَلُهٗ
اسی لیے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ

فی قلبہ شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب کہا ہے ؎ وَمَا هِيَ إِلَّا جِيفَةٌ مُسْتَحِيلَةٌ ✦ عَلَيْهَا كِلَابٌ
هَمُّهُنَّ اجْتِذَابُهَا ✦ فَإِنْ تَجْتَنِبْهَا كُنْتَ سِلْمًا لِأَهْلِهَا ✦ وَإِنْ تَجْتَذِبْهَا نَازَعَتْكَ كِلَابُهَا ف
یہ ارشاد کہ وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے اسکا مطلب یہ ٹہیرا کہ ہدایت وطاعت مولیٰ سے منہ پہیر کر تحصیل لذات
دار فانی اور ہوا لفقت ہوی پر جہک پڑے یہ اُنکا ظلم تہا خود اُنکی جانوں پر ف فتح البیان مین کہا ہے
مراد عطای آیات سے اوس شخصکو علوم کتب قدیمہ وتصرف اسم اعظم الٰہی ہے کہ جب اوس نام سے اللہ کو پکارتا
فوراً اُسکی دعا قبول ہوتی اللہ نے اس قصہ کو واسطے تذکیر و یاد دہی اہل کتاب کے وارد کیا ہے اسلیے کہ توریت
مین مذکور ہے اوسکا نام بلعم یا بلعام تہا کسی نے کہا ابو عامر بن صیفی تہا ٹاٹ پہنتا اوس نے حضرت کا انکار
کیا یا امیہ بن ابی الصلت یا ابن راہب جسکے لیے مسجد شقاق بنائی گئی تہی کسی نے کہا حقین سورس کے اترے جو کسی نے
منافقین اہل کتاب کے کسی نے کہا حق مین قریش کے کسی نے کہا حق مین یہود ونصاری کے نازل ہوئی ہے قتادہ
نے کہا یہ ایک مثل ہے جو اللہ نے بیان کی واسطے اوس شخص کے جسپر ہدایت کو عرض کیا مگر اوس نے قبول
نہ کیا آیات سے مراد اسم اکبر الٰہی ہے بعض نے کہا اوسکو کوئی کتاب دیگئی تہی کسی نے کہا حجت ودلیل دی
تہی وہ اون آیات سے یون باہر نکلا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر نکلتا ہے کسیطرح کا اتصال اوسکو اُن
جلد سے باقی نہین رہتا ابن عباس نے کہا اوس سے علم چہین لیا گیا انسلاخ کہتے ہین برہنہ ہونیکو کسی شی سے
آیت مین قلب نہین ہے جیسا بعض نے زعم کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اصل عبارت یون تہی فَانْسَلَخَتْ
مِنْهُ اسلیے کہ کوئی ضرورت داعی طرف اس قلب کے نہین ہے بہرحال جب وہ آیات الٰہی سے منسلخ ومتعری
ہوا شیطان اوسکا قرین بنا اوس نے خطوات شیطان کی پیروی اختیار کی اپنے نفس کو تابع شیطان کر دیا
غوایت مین متمکن ہو گیا غاوین سے مراد کفار ہین ہم اگر چاہتے تو اسکا درجہ بسبب اُس علم کے بلند کر دیتے
منازل علما تک اوسکو پہونچاتے لکن ہمنے یہ بات نہ چاہی کیونکہ اوس نے ہماری آیات سے جدائی اختیار کی
اور عمل کرنا چہوڑ دیا یا یہ معنے کہ اگر ہم چاہتے تو اوسکو قبل اس معصیت کے موت دیکر طرف جنت کے اوٹہا
لیتے یا کفر کو اُس سے مرفوع کر لیتے آیات کو اوسکا عاصم ٹہیراتے ولکن اوس نے رہنا دنیا کا بسا زمین پر رغبت
دار فانی مین ایثار دنیا کا آخرت پر پسند کیا زمین سے اسجگہہ دنیا مراد ہے اسلیے کہ ساری جنگل اور ویران
اور شہر وآبادی وپیداوار اسی زمین سے ہوتی ہے جو سبب ہے زیست کا گویا ساری دنیا زمین ہے ہوی
کہتے ہین خواہش نفس کو یعنے اوس نے عمل کرنا مقتضای علم پر چہوڑ کر حطام دنیا کو اختیار کیا یا کافرون کا پیرو

ہنا یا جو بروکا فرمان پیدا رہوا کہ باعث اوس انسلاخ کی وہی عورت تہی یہ آیت شریف اشد آیات سی ہی اون
علما پر جو اپنے علم سے دنیا کماتے ہین تابع ہوا ہوکر شہوات نفس مین مبتلا رہتے ہین سو ایسے شخص کی مثال
جو آیات سے منسلخ ہوکر اسفل رتبہ مین جا گرا امثال اخس حیوانات کی ہے دناءت مین کیونکہ وہ اقبح اوصاف
مین اُسکا مماثل ٹہیرا ہے خواہ اوسکا قصد کرین یا اوسکو ترک کرین وہ ہر حال مین ہانپتا ہے قتیبی نے
کہا ہر چیز ماندگی یا تشنگی سے ہانپتی ہے مگر کتا کہ وہ حال کلال وحال راحت وحال مرض وحال صحت
وحال سیرابی وحال تشنگی مین بدستور ہانپا کرتا ہے اللہ نے اوسکو مثال مکذب آیات کی ٹہیرایا کہ اگر اوسکو
وعظ کرو تو گمراہ نہ کرو تو گمراہ جیسے کتا کہ اگر چہوڑ دو تو ہانپے اور جو نہ چہوڑو تو ہانپے کقولہ تعالی وَاِنْ
تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ لہث
کہتے مین زبان نکالنے کو تعب یا عطش یا اور کسی سبب سے قالہ الجوہری بعض نے کہا معنے آیت کے یہ ہین کہ اگر
تو کتے پر کچہ لادی تو وہ بہونک کر بہاگیگا اور اگر تو چہوڑ دیگا تو بہی تجہپر دوڑے اور بہونکیگا غرضکہ دونو
حالت اقبال وادبار مین اپنی جان کو مشقت مین ڈالتا ہے اسصورت مین اُسکی جیب مثل پیاسے کی باہر
نکلی رہتی ہے یہ مثال ہے یہود کی جنہون نے بعد علم ومعرفت کے تحریف تبدیل کر کے صفت حضرت صلعم کو مخفی
رکہا بعض نے کہا یہ مثال عام ہے ہر مکذب جاحد آیات اللہ کو شامل ہے یہی حق بہی ہے اسلیے کہ اعتبار
عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا اس جگہہ اللہ پاک نے عالم بے عمل کو جو جاحد حق ہے کتا ٹہیرایا اور دوسری آیت
مین عالم تارک عمل کو خر کتا بخانہ بردار بتایا ہے حدیث مین بہی آیا ہے کہ عالم بے عمل دوزخ مین اپنی انتون
کو یون کہینچے پہریگا جیسے گدہا چکی کو پہراتا ہے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا حضرت صلعم کو حکم دیا ہے کہ تم یہ قصہ یہود وکفار
مکہ وغیرہم سے بیان کرو وشاید وہ ضلال سے منزجر ہوکر طرف صواب کے رخ کرین پہر فرمایا کہ وہ لوگ جامع
ہین درمیان تکذیب وظلم نفس کی مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ
جسکو اللہ راہ دی وہی پاوے راہ اور جسکو وہ بہکاوی سو وہی ہین زیان مین ف یہ اس لیے کہ جو اللہ نے چاہا
وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا اسی لیے حدیث ابن مسعود مین آیا ہے اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَهْدِيْهِ
وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ
فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الحدیث
بتمامہ رواہ احمد واهل السنن وغیرهم ف فتح البیان مین کہا ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ جسکو اللہ ارشاد

طرف دین کے کرتا ہے اور اسکی ہدایت کا متولی ہوتا ہے وہی شخص راہ طرف امور بہ اور شرع عباد کے پاتا ہے
اور جن لوگون کے لیے متولی ضلالت ہوتا ہے وہ لوگ کامل الخسران ہین جسکو اوسنے ہدایت کی اوسکو کوئی
گمراہ نہین کر سکتا جسکو گمراہ کیا اوسکو کوئی ہدایت نہین کر سکتا ما شاء کان وما لم یشأ لم یکن جابر بن
عبد اللہ کہتے ہین حضرت اپنے خطبے مین بعد حمد و ثنا کے فرمایا کرتے تھے مَن یَھدِ اللّٰہُ فَلا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن
یُضلِل فَلا ھَادِیَ لَہٗ اَصدَقُ الحَدِیثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَحسَنُ الھَدیِ ھَدیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الاُمُورِ مُحدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحدَثَۃٍ بِدعَۃٌ وَکُلُّ بِدعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ پہر
فرماتے بُعِثتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَینِ اَخرَجَہٗ مُسلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ وَابنُ مَردُوَیہِ وَ
البَیھَقِیُّ فِی الاَسمَاءِ وَالصِّفَاتِ سو اگر اللہ کی ہدایت یہی بیان ہوتا جسطرح معتزلہ کہتے ہین تو اس بیان مین
کافر و مومن سب یکسان ہین کیونکہ یہ بیان دونو کے حق مین طرف سے اللہ کے ثابت ہے یہ دلیل ہے اثبات پر کہ
توفیق و عصمت و معونت اللہ کا کام ہے اگر یہ بات واسطے کافر کے ہوتی تو وہ بہی مثل مومن کے راہ یاب و مہتدی ہوجاتا
رَبَّنَا لَا تُزِغ قُلُوبَنَا بَعدَ اِذ ھَدَیتَنَا وَھَب لَنَا مِن لَّدُنکَ رَحمَۃً اِنَّکَ اَنتَ الوَھَّابُ وَلَقَد ذَرَاْنَا
لِجَھَنَّمَ کَثِیرًا مِّنَ الجِنِّ وَالاِنسِ لَھُم قُلُوبٌ لَّا یَفقَھُونَ بِھَا وَلَھُم اَعیُنٌ لَّا یُبصِرُونَ بِھَا وَلَھُم
اٰذَانٌ لَّا یَسمَعُونَ بِھَا اُولٰٓئِکَ کَالاَنعَامِ بَل ھُم اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الغٰفِلُونَ ۝ ہمنے پیدا کیے
دوزخ کیواسطے بہت جن اور آدمی جنکو دل ہین اون سے سمجھتے نہین اور آنکھین ہین اُنسے دیکھتے نہین اور کان
ہین اُنسے سنتے نہین وہ جیسے چوپائے بلکہ اونسے زیادہ بیراہ وہی لوگ ہین غافل ف یعنی خدا و رسول کو
پہچانا اور اُنکے حکم سیکہنے ہر کسیپر فرض ہین نکرے تو دوزخ مین جاوے اسلیے اللہ نے فرمایا ہمنے بہت سی جن و
انس کو واسطے دوزخ کے مخلوق و مہیا کیا ہے وہ دوزخیون کے سے کام کیا کرتے ہین اللہ نے خلق کو پیدا کرنے
سے پہلے معلوم کر لیا تہا کہ وہ ایسے کام کرینگے یہحال کو ایک کتاب مین اپنے پاس پچاس ہزار برس پہلی خلق سموات
وارض سے لکہہ رکہا تہا حدیث ابن عمرو مین آیا ہے حضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالی نے اندازہ کیا مقادیر خلق کا قبل
خلق سموات و ارض کے پچاس ہزار برس اور اسکا تخت پانی پر تہا رَوَاہُ مُسلِمٌ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین
حضرتؐ کو ایک بچہ انصار کے جنازے پر بلایا مینے کہا خوشی ہو اس بچے کو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیون مین سے اوس
نے کوئی برا کام نہین کیا اور نہ کسی برے کام کو پایا حضرتؐ نے فرمایا کچہ اور اسکے سوا ہے عائشہ اللہ نے جنت کو بنایا
اسکے لیے لوگ بنائے وہ اصلاب آبا مین ہین دوزخ بنائی اسکے لیے لوگ بنائے وہ اصلاب آبا مین ہین رَوَاہُ مُسلِمٌ

صحیحین مین حدیث ابن مسعود سے آیا ہے کہ پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکی ایک فرشتہ اوسکو چار باتون کا حکم دیا جاتا ہی
وہ رزق و اجل و عمل و شقاوت یا سعادت کو لکھتا ہے یہ بات اوپر گذر چکی کہ اللہ نے ذریت آدم کو انکی پشت
سے نکالا اور دو فریق ٹھیرائے اصحاب یمین و اصحاب شمال تو فرمایا ھؤلاء للجنة ولا ابالي وھؤلاء للنار ولا
ابالي احادیث اس باب مین بہت ہین مسئلہ قدر کا بڑا مشکل ہے یہ جگہ اوسکے بسط کی نہین ہے ف پھر فرمایا کہ وہ
لوگ کسی شے سے ان جوارح مین سے کہ دل آنکھ کان ہین منتفع نہین ہوتے حالانکہ اللہ پاک نے ان جوارح
کو سبب ہدایت کا بنایا ہے قال تعالی وجعلنا لھم سمعا وابصارا وافئدة فما اغنی عنھم سمعھم ولا
ابصارھم ولا افئدتھم من شيء اذ کانوا یجحدون بآیات اللہ وقال تعالی صم بکم عمی فھم لا یرجعون
یہ حق مین منافقون کے فرمایا ہے کافرون کے حق مین یون ارشاد کیا ہے صم بکم عمی فھم لا یعقلون حالانکہ وہ
نہ بہرے ہین نہ گونگے نہ اندھے مگر ہدایت سے کما قال تعالی ولو علم اللہ فیھم خیرا لاسمعھم ولو اسمعھم لتولوا وھم معرضون
وقال فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التي في الصدور وقال ومن یعش عن ذکر الرحمن
نقیض له شیطانا فھو له قرین وانھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون انھم مھتدون پھر فرمایا
کہ یہ لوگ مثل چوپایے کے ہین کہ نہ حق سنکر یاد کرتے ہین نہ ہدایت کو دیکھتے ہین جیسے جانور چرندہ کہ انکو اپنے حواس سے
کچھ انتفاع نہین ہے مگر یہی چارہ کھانا اس زندگی دنیا مین کقوله تعالی ومثل الذین کفروا کمثل الذي
ینعق بما لا یسمع الا دعاء ونداء یعنے مثال انکی جیسے چوپایے کہ جب راعی اون کو آواز دیتا ہے تو نہین
سنتے مگر اوسکی آواز اور نہین سمجھتے کہ وہ کیا کہتا ہے اسلیے انکو گمراہ تر چوپایون سے فرمایا ہے کیونکہ وہ چرواہے کی آواز
پر بانگ تو جاتی ہین اگرچہ اوسکی بات نہین سمجھتی بخلاف ان لوگون کو کہ یہ بالکل بے بہرہ ہین علاوہ اسکے دواب جو
کام کرتے ہین جسکے لیے پیدا کیے گئے ہین خواہ اپنے جی سے یا دوسرے کی تسخیر سے بخلاف کافر کے کہ وہ اسلیے پیدا
کیا گیا تھا کہ نرے اللہ کو پوجے لیکن اوس نے کفر و شرک باللہ کیا اسی لیے یہ بات ہے کہ جو بشر اللہ کا مطیع ہو جاتا ہے وہ
اپنی مثل سے بلکہ منجملہ ملائکہ کے معاد مین اشرف ٹھیرتا ہے اور جو آدمی کفر کرتا ہے دواب اوس سے اتم ہوتے ہین اسی لیے اللہ
نے کفار کو گمراہ تر انعام سے فرمایا ہے انکو بیخبر غفلت زدہ ٹھیرایا ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے واللہ تعالی
فرماتا ہے یعنے واسطے تعذیب کے جہنم مین بہت سی خلق جن و انس سے بنائی ہے یہ جانا اوسکا واسطے نار کے عدل
ہے وہ نار ہی کا عمل کرینگے ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ لما ذرأ لجھنم من ذرأ کان ولد الزنا
ممن ذرأ لجھنم اخرجه ابن جریر وابن ابي حاتم وابو الشیخ وابن النجار یعنے حرامی ولد الزنا کو واسطے

جہنم کے پیدا کیا ہے اس حدیث کی سند مین نظر کرنا ضرور ہے کیونکہ زنا کا گناہ مان باپ پر ہے نہ اولاد زنا پر اسی کسی
شخص کو دوسرے کے گناہ پر نہین پکڑتا ہے یا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ ولد الزنا حسب ان باپ کی چال پر چلیگا تو
جہنم مین جاویگا اگرچہ ظاہر لفظ حدیث مین دلالت خلود فی النار پر نہین ہے مگر طرز عبارت سے مفہوم خلود نکلتا ہے
واللہ اعلم و فتح البیان مین اس حدیث پر کچھ تکلم نہین کیا ہے نفی فقہ و بصر و سمع سے یہ مراد ہے کہ جو امر انکی رشد و نفع
و فائدہ کا ہے اس سے منتفع نہین ہوتے ہین اگرچہ دنیا کی باتین جو انکے مطلب کی ہین خوب سمجھتے سنتے دیکھتے ہین
گویا یہ فہم و بصر و سمع ظاہری دنیاوی انکا باوجود بے بصیرتی و بے عقلی دینی کے مثل عدم کے ہے کیونکہ اوس دل
سے نفع کی بات نہین سمجھتے اوس آنکھ سے راہ ہدی و حق کو نہین دیکھتے اوس کان سے سنکر تفکر و عبرت نہین
پکڑتے یہ عدم انتفاع مین ان مشاعر جو اس سے مثل بہائم کے ہین بلکہ بہائم سے بھی بدتر و گمراہ تر ہین اسلیے کہ وہ
اپنے حواس سے ادراک اپنے نفع نقصان کا کر لیتے ہین نافع سے منتفع مضر سے مجتنب رہتے ہین یہ گنوار کی
لٹھ جاہل مطلق بالکل امتیاز نفع و ضرر مین نہین کرتے بلکہ معاندت سے اقدام نار پر کرتے ہین اسی لیے اونپر
حکم غفلت کاملہ کا لگایا گیا ہے کیونکہ جسکو عقل و بصر و سمع ہے وہ تمیز کیا کرتا ہے اور انکو بالکل تمیز نہین
ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اللہ کے ہین نام خاصے سو اوس کو پکارو وہ کہکر اور چھوڑ دو انکو جو کج راہ چلتے ہین
اسکے نامون مین وہ بدلا پاوینگے اپنے کیے کا **ف** یعنی اللہ نے اپنے وصف بتائے ہین کہ مناجات مین
وہ کہکر پکارو کہ تمپر متوجہ ہو اور کج راہ نہ چلو کج راہ یہ کہ جو وصف نہین بتائے وہ کہے جیسے اللہ کو بڑا کہا لنبا نہین
کہا یا قدیم کہا پرانا نہین کہا اور ایک کج راہ یہ ہے کہ انکو سحر مین چلاوے وہ اپنے کیے کا بدلا پاوینگے یعنے قرب
خدا نہ ملیگا وہ مطلب ملے گا بھلا یا برا انتہے **ف** ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ کے ننانوے نام ہین سو کم
ایک جسنے اون نامون کو یاد کر لیا جنت مین جاویگا اللہ ایک ہے ایکے کو دوست کہتا ہے اَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ بِسَنَدِهٖ مِثْلَهٗ پھر ترمذی نے بعد لفظ يُحِبُّ الْوِتْرَ وہ ساری نام ذکر کیے ہین لفظ هُوَ
اللّٰهُ سے صَبُوْرٌ تک پھر کہا یہ حدیث غریب ہے کئی طرح پر ابوہریرہ سے آئی ہے بہت سی روایتون مین ذکر اسما
کا ہمین معلوم نہین ہوا مگر اس حدیث مین اوسکو ابن حبان و ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے مرفوعا ذکر کر کے اسما کو بیان
کیا لیکن ساتھ کسیقدر زیادت و نقصان کے معتمد بات جو ایک جماعت حفاظ نے کہی ہے یہ ہے کہ سرد اسما
اس حدیث مین مدرج ہے زہیر بن محمد نے کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہے غیر واحد اہل علم سے کہ ان اسما کو اونھون نے

قرآن سے انکا جمع کیا ہے واللہ اعلم ابن کثیر کہتے ہین یہ بات بہی معلوم رکہنا چاہیے کہ اسماء حسنی کچہ انہین نود
ونہ نام مین منحصر نہین ہین دلیل حدیث ابن مسعود ہے جسمین یہ لفظ آئی ہے اسألك بكل اسم هو لك سميت به
نفسك او انزلته في كتابك او علمته احدا من خلقك او استأثرت به في علم الغيب عندك
الحديث اخرجه احمد وابو حاتم بن حبان البستي في صحيحه بمثله ابوبکر بن العربی مالکی نے کتاب عارضہ
الاحوذی شرح ترمذی مین لکہا ہے کہ بعض علماء نے کتاب و سنت سے ہزار نام اللہ پاک کے جمع کیے ہین واللہ اعلم
ابن عباس نے کہا الحاد اسماء مین یہ تہا کہ اشتقاق لات کا اللہ سے عزی کا عزیز سے کیا قتادہ نے کہا مراد
الحاد سے شرک ہے ابن عباس نے کہا تکذیب ہے اصل معنے الحاد کے کلام عرب مین عدول کرنا ہے قصد سے اور میل و
جور و انحراف کرنا قبر کو بہی لحد اسی جہت سے کہتے ہین کہ طرف جہت قبلہ کے سمت حفر سے منحرف ہوتی ہے **ف**
فتح البیان مین ہے ذکر اسماء الٰہی کا قرآن مین چار جگہہ آیا ہے ایک اس سورت مین دوسرے بنی اسرائیل مین تیسرے
اول طٰہٰ مین چوتہے آخر حشر مین اللہ پاک نے اس آیت مین اجمالاً یہ خبر دی ہے کہ ہمارے بہت سے نام ہین مگر
تفصیل نہین بتائی حسنے تانیث احسن ہے اپنے اسماء کو احسن اسماء فرمایا اسلیے کہ احسن مسمی اشرف مدلول پر دال
ہین حدیث ابو ہریرہ جسمین ذکر نود و نہ نام کا آیا ہے اوپر گذر چکی ہے اوسکو احمد و شیخین و ترمذی و نسائی
و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابو عوانہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مندہ و ابن مردویہ و ابو نعیم و بیہقی نے روایت کیا
ہے ابن مردویہ و ابو نعیم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی اللہ کو ان ناموں سے پکارتا ہے اللہ اوسکی دعا قبول کرتا
ہے نووی نے کہا ہے علماء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ اس حدیث مین حصر اسماء نہین ہے نہ یہ مطلب ہے کہ سوا ان
نود و نہ نام کے اور نام نہین ہین مقصود یہ ہے کہ احصار کرنا اس عدد کا موجب دخول جنت ہے انتہی ابن حزم نے کہا
احصار اسماء حسنی مین احادیث مضطربہ آئی ہین انمین سے کوئی حدیث بہی صحت کو نہین پہونچی ترمذی نے جو اعداد
ذکر کیے ہین مین نہین جانتا کہ اوسکی سند کیسی ہے امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ وہ نام قرآن مین ہین پہر سورہ فرقہ
انکو ذکر کیا ابن حجر نے بہی تلخیص مین تتبع نود و نہ نام کا قرآن پاک سے کر کے انکا ذکر کیا ہے حدیث ابن عباس و ابن عمر
مین مرفوعاً آیا ہے وهي في القرآن اخرجه ابو نعيم بخاری نے کہا احصا بمعنے حفظ ہے یہی قول ہے اکثر محققین
کا روایت من حفظها دخل الجنة بہی اسی کی موید ہے یہی قول سب اقوال مین اولی تر ہے رازی نے اسجگہہ
اپنی تفسیر مین ایک یہ بحث لکہی ہے کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے یا غیر مسمی سو یہ ایسی بات ہے جس کی تکلیف اللہ نے
اپنے بندون کو نہین دی ہے آیت دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ پاک کے نام پاک توقیفی ہین نہ اصطلاحی مطلب یہ ہوا کہ جو نام خود اللہ نے

بتائی ہین اللہ کو اونہین ناموں سے پکارنا چاہیے وقت دعا کی ندا کی اونہین اسماکو استعمال مین لانا مناسب ہے جو نام اپنے لیے اوسنے نہین بتلاے ہین وہ اوسکا نام نہ رکھنا چاہیے کہ یہ بھی ایک طرح کا الحاد وشرک ہے اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ تم اون لوگون کو چھوڑ دو جو ہمارے نام مین الحاد کرتے ہین یہ الحاد تین طرح پر ہوتا ہے ایک تغییر جیسے مشرکین نے بنات منات ہ عزی عزیز سے لات اللہ سے لکالا دوسرے زیادت کہ اپنی طرف سے کوئی نام اختراع ایجاد کرے جسکا حکم اللہ نے نہین دیا ہے اہل معانی نے کہا ہے الحاد یہ ہے کہ اللہ کا نام وہ رکھے جو خود اوسنے اپنے نفس مقدس کو اوس نام سے مسمی نہین کیا ہے اور کوئی نص کتاب وسنت سے اوس بارے مین نہین آئی ہے کیونکہ ساری نام اسمہ پاک کے توقیفی ہین انمین غیر ما ورد فی الشرع کا ملانا جائز نہین ہے بلکہ اوسکو انہین ناموں سے پکارے جو قرآن و حدیث مین آئے ہین اور یہ پکارنا بطریق تعظیم وغایت تذلل کے ہو تیسرے نقصان کہ بعض اسماء سے اللہ کو پکارے اور بعض سے نہ پکارے یا ایسا نام لے جسکے معنی معلوم نہین ہین یا اوس نام مین کسی طرح کی غرابت ہے مقاتل وغیرہ مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیت حق مین ایک مسلمان کے نازل ہوئی ہے جو اپنی دعا مین یا رحمن یا رحیم کہتا تھا ایک مرد مشرک نے کہا کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ زعم نہین ہے کہ وہ ایک رب کے عابد ہین پھر یہ شخص کیون دو رب کو پکارتا ہے یہ بات قرطبی نے نقل کی ہے مین کہتا ہون کہ جسطرح نام باریتعالی کے توقیفی ہین اسیطرح نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی توقیفی ہین جو نام اپنا حضرت نے نہین بتایا وہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی طرف سے نہ رکھے کہ یہ بھی ایک طرح کا الحاد یعنے انحراف ہے قصد سے اللہ ورسول کی اوصاف وصفات بیان کرنے کے لیے اسماء وصفات واردہ کتاب وسنت کافی وافی شافی ہین وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ؏ ہماری پیدایش مین سے ایک وہ لوگ ہین کہ راہ بتاتے ہین سچی اور اوسی پر انصاف کرتے ہین **ف** یعنی شرع پر اپنے ابن کثیر کہتے ہین مطلب یہ ہے کہ بعض بعض امت منجملہ امم کے ایسی ہے جو حق پر قولاً وعملاً قائم دائم ہے سچ بات کیطرف بلاتی ہے سچا حکم وانصاف کرتی ہے بعض آثار مین آیا ہے کہ مراد اس امت سے اس جگہہ یہی امت محمدیہ ہے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ قتادہ نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اس آیت کو پڑہتے فرماتے هٰذِهِ لَكُمْ وَقَدْ أُعْطِيَ الْقَوْمُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ مِثْلَهَا وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ الآیۃ انس بن ربیع مرفوعاً کہتے ہین اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمًا عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی يَنْزِلَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَتٰی مَا نَزَلَ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ صحیحین مین معاویہ بن ابی سفیان سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ دوسری

ع ۲۲/۱۰ ۱۲

روایتین یون ہے حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ تیسری روایت مین یون ہے وَھُمْ بِالشَّامِ **ف** فتح البیان
مین لکہا ہے کہ یہ امت مہاجرین و انصار اور انکو متبع بالاحسان ہین قالہ ابن عباس کلبی نے کہا مراد مومنین اہل
کتاب ہین کسیکو کہا مراد علما و دعاۃ الی الدین ہین کسینے کہا وہ فرقہ ہے جو ہمیشہ حق پر غالب رہیگا جسطرح
کہ حدیث مین گذر چکا ابن جریج نے کہا ہمکو پہنچا ہے کہ حضرت نے فرمایا ھٰذِہٖ اُمَّتِیْ یَحْکُمُوْنَ وَیَقْضُوْنَ وَیَاْخُذُوْنَ
وَیُعْطُوْنَ بہرحال حدیث مین دلالت ہے اس بات پر کہ کوئی زمانہ قائم بالحق سے جو حق پر عمل کرے حق کیطرف
راہ دکہاتے خالی نہین رہتا ہے وللہ الحمد انتہے مین کہتا ہون جب کتب سیر و تواریخ کو دیکہا جاتا ہے تو کوئی گروہ
متصف باین صفت سوائے اہل قرآن و اصحاب سنت کے معلوم نہین ہوتا واللہ اعلم بعض نے کہا ہے یہ آیت دلیل
ہے اسپر کہ اجماع ہر عصر کا حجت ہے اس مسئلہ کی تفصیل علم اصول مین مفصل ہے وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۚ وَاُمْلِیْ لَھُمْ ۗ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ جنہون نے جہٹلایا
ہماری آیتین انکو ہم سہج سہج پکڑین گے جہان سے وہ نجانین گے اور انکو فرصت دونگا میرا داؤ پکا ہے **ف**
مطلب یہ ہے کہ ہم اونکے لیے دروازے رزق و وجوہ معاش کے دنیا مین کہول دینگے یہانتک کہ وہ دہوکے مین
آجاوین اور یہ اعتقاد کرلین کہ وہ ٹہیک بات پر ہین کما قال تعالی فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ
اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَةً فَاِذَا ھُمْ مُّبْلِسُوْنَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اسی لیے اللہ نے یون کہا کہ ہم انکو فرصت دیتے ہین اونکے حال مین کیونکہ ہمارا
مکر خوب قوی و مضبوط ہے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ جب اللہ پاک نے حال اس امت صالحہ کا بیان کیا
تو اب انکا ذکر فرمایا جو مخالف اس امت مرحومہ کے ہین مراد مکذبین سے سارے مکذبین آیات الٰہی ہین یعنے کفار
روئے زمین یا اہل مکہ اول اولی ہے اسلیے کہ صیغہ عموم کا متناول جمیع ہے مگر جسکو دلیل اوس سے خارج کردے استدراج
کہتے ہین تدریج سے درجہ بدرجہ پکڑنے کو معنے یہ ہین کہ ہم تہوڑا تہوڑا اون کو طرف ہلاک کے اتارتے ہین
اپنی نعمتین انکو دیکر شکر کرنا بہلا دیتے ہین وہ غوایت مین منہمک ہوکر طریق ہدایت سے الگ تہلگ ہجاتے ہین
انکو یہ دہوکا ہے کہ ہم نزدیک اللہ کے عزیز و قریب ہین جبھی تو ہم کو یہ آسایش و آرام ملا ہے سدی نے کہا مراد عذاب
بدر ہے مگر عموم اولی ہے بدر اس مین بدخول اولی داخل رہیگا یحیی بن المثنی نے کہا وہ جب کوئی نیا گناہ کرتے ہین
تو ایک نعمت انکو دیجاتی ہے وہ استغفار کرنا بہول جاتے ہین یہی قول ضحاک کا بہی ہے سفیان نے کہا ہم اپنی
نعمت اونپر پوری کرتے ہین اور شکر نعمت سے انکو باز رکہتے ہین کسینے ثابت بنانی سے پوچہا استدراج کیا ہے کہا اللہ

کا مکر ہے ساتھ ہمہ ضیعین کے کلبی نے کہا ہم زینت دیتے ہین انکی اعمال کو پھر ہم اون کو ہلاک کر دیتے ہین عمر بن خطاب کے پاس جب خزائن کسریٰ لائے گئے کہا اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَکُوْنَ مُسْتَدْرَجًا فَاِنِّیْ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ اَملا کہتے ہین امہال و تطویل کو یعنے ہمنے انکی مدت لنبی کی ہے تاکہ کفر و معاصی مین تمادی ہون عقوبت کو اونکی موخر کر رکہا ہے ہماری پکڑ ہمارا مکر شدید لا یطاق ہے ابن عباس نے کہا اللہ کا کید عذاب نقمت ہوتا ہے کشاف مین کہا ہے کید اسلیے نام رکہا ہے کہ مانند کید ہے کیونکہ ظاہر مین احسان حقیقت مین خذلان ہے آیت دلیل ہے مسئلہ قضا و قدر پر اور اسبات پر کہ اللہ جو چاہے کرے جو ارادہ کرے وہ حکمت ہے اوسکے فعل سے سوال نہین ہوتا اور سب سے سوال ہوتا ہے اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِھِمْ مِّنْ جِنَّۃٍ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ کیا ان لوگون نے دہیان نہین کیا اونکے رفیق کو کچہہ جنون نہین وہ تو ڈرانیوالا ہے صاف ف رفیق فرمایا پیغمبر کو کہ ہمیشہ انکے پاس ہے اوسکے حال سے واقف مین لنتہے ابن کثیر نے کہا یعنے حضرت کو جنون نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ کے رسول ہین سچے طرف حق کے بلاتے ہین جسکو کچہہ عقل و شعور ہے اور دل و ہوش رکہتا ہے اوسکو ڈراتے ہین کما قال تعالی وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ وقال تعالی اِنَّمَآ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ یعنے مطلب یہ ہے کہ تم خالص اللہ کے لیے قیام کرو جس مین تعصب و عناد نہ ہو خواہ مجتمع ہو کر یا متفرق طور پر پہر سوچو کہ یہ شخص جو اللہ کیطرف سے رسالت لایا ہے اس مین کچہہ دیوانگی ہے یا نہین ہے کیونکہ جب تم یہ کام کر دگے تو تم کو ظاہر ہو جاویگا کہ وہ سچے پکے رسول ہین قتادہ نے کہا مجہے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت نے صفا پر کہڑے ہو کر قریش کو پکارا ایک ایک فخذ کو یا بنی فلان یا بنی فلان کہکر بلایا پہر اون کو اللہ کے باس و وقائع سے ڈرایا ایک شخص نے کہا یہ تمہارا صاحب مجنون ہے شام سے صبح تک چلاتا ہے اوسپر یہ آیت اوتری ف فتح البیان مین ہے یہ استفہام واسطے انکار کے ہے کیونکہ اونہون نے شان رسالت مین تفکر نہ کیا بے سوچے سمجہے کہ کون بات حضرت مین جنون کی ہے دیوانہ کہنے لگے اگر تفکر کرتے تو اپنی زعم کو باطل پاتے اسبات کو زور و بہتان سمجھ لیتے یا یہ رد ہے انکے قول کا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ اونہون نے حضرت کو مجنون اسلیے کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مخالف اونکے تہے اقوال و افعال مین دنیا سے معرض آخرت پر مقبل مشتغل بدعا الی اللہ تہے اللہ کی باس و نقمت سے لیل و نہار بدون ملال و ضجر ڈرایا کرتے اللہ نے انکی برارت جنون سے ثابت فرمائی خود مومنین کو باطل بتایا اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ

يُؤْمِنُوْنَ ○ کیا نگاہ نہین کی سلطنت مین آسمان وزمین کی اور جو اللہ نے بنائی ہے کوئی چیز اور یہ کہ شاید نزدیک
ہو پہنچا ہو اُن کا وعدہ سو اسکے پیچھے کس بات پر یقین لاوینگے **ف** یعنے یہ مکذبین اللہ کی نشانیون کے اگر اللہ کے
ملک و سلطنت مین اور جو اشیا اوس نے بنائی ہین اُنمین غور و تامل کرتے اور تدبر و عبرت پکڑتے تو جان لیتے کہ یہ اُس
شخص کی صفت ہے جسکا کوئی نظیر و شبیہ نہین ہے اوس شخص کا فعل ہے کہ سوا اُسکے کسی کی عبادت یا کسی کے لیے دین
خالص لائق نہین ہے پھر ایمان لا کر رسول کی تصدیق کرتے اللہ کی طاعت کیطرف رجوع لاتے انداد و اوثان
کو چھوڑ دیتے اور اس بات سے ڈرتے کہ کہین اُنکی موت نزدیک ہو اور وہ کفر پر مر کر عذاب الیم عقاب عظیم مین
گرفتار نہ ہو جائین **ف** اب کس تخویف و تحذیر و ترہیب پر بعد تحذیر و ترہیب خاتم الرسل ایمان لائینگے
جبکہ اس حدیث یعنی کتاب اللہ کی جسکو وہ لائے ہین تصدیق نہین کرتے فتح البیان مین کہا ہے یہ استفہام
واسطے انکار و توبیخ و تقریع و قصد تعجب کے ہے اُنکے اعراض کرنے سے کہ وہ ان آیات بینات مین جو دلیل ہین کمال
قدرت و تفرد خدا کے ساتھ الوہیت و ربوبیت کی نظر نہین کرتے حالانکہ ہر شے مین ایک آیت دالہ ہے اللہ
کی توحید الوہیت تفرد پر ربوبیت پر ملکوت کہتے ہین ملک عظیم کو کیونکہ اگر وہ اس مخلوقات مین تفکر و نظر کرتے
تو راہ ایمان کی پا لیتے بلکہ وہ تو طرف ضلالت کے شتابی کرتے ہین اپنے غوایت مین خائض ہین نہ اعمال فکر
کرین نہ امعان نظر اللہ کی ساری مخلوقات مین کوئی سی بھی شے کیون نہ ہو عبرت ہے واسطے معتبرین کی موعظت
ہے واسطے متفکرین کے خواہ جلائل مصنوعات سے ہو جیسے ملکوت ارض و سموات خواہ دقائق مخلوقات سے ہو جیسے
سائر مکونات یہ بھی تو نہین سوچتے کہ کہین انکی موت قریب آئی ہو پھر اوسیطرح کفر پر مر جائین اب بعد اس

قرآن کریم یا رسول رحیم یا اجل مذکور کے کس بات پر یقین لاوینگے مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَ

يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ جسکو اللہ بھٹکاوے اوسکو کوئی نہین راہ دینے والا اور اُنکو چھوڑ رکھتا ہے
اُنکی شرارت مین بہکتے **ف** یعنی جسپر ضلالت لکھہ گئی ہے اوسکو کوئی شخص ہدایت نہین کر سکتا گو وہ خود اپنے
معاملے مین نظر کیون نہ کرے یہ کچھ اوسکے کام نہین آتا قال تعالی مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا
وقال تعالے قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ **ف**
فتح البیان مین کہا ہے یعنے یہ غفلت انکی ان امور سے اسی لیے ہے کہ اللہ نے انکو گمراہ ٹھیرا دیا ہے وہ اپنی طغیان

و زیادتی مین حیران و متردد ہین اُنکو راہ نہین ملتی يَسْـَٔــلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا

وقف لازم

عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘؕ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ
كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ تجھسے پوچھتے ہین قیامت
کسوقت ہے اوسکا ٹہیراؤ تو کہہ اوسکی خبر تو ہے میرے رب ہی کے پاس وہی کھول دکھاویگا اوسکو اپنے وقت بھاری
بات ہے آسمان و زمین مین تمپر آویگی تو بیخبر آویگی پوچھنے لگتے ہین تجھسے گویا تو اوسکا تلاشی ہے تو کہہ اوسکی خبر ہے
خالص اللہ کے پاس لیکن اکثر لوگ سمجھ نہین رکھتے **ف** اللہ نے کہا تجھسے حال ساعت کا پوچھتے ہین کما قال
تعالی یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ یہ آیت حق مین قریش کے اوتری ہے بعض نے کہا حق مین انفار یہود کے
اول اشبہ ہے اسلیے کہ آیت مکی ہے وہ لوگ سوال وقت ساعت کا اسلیے کرتے تھے کہ وقوع ساعت کو مستبعد
جانتے تھے وقوع ساعت کے مکذب تھے کما قال تعالی وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
وقال تعالی یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا
الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ابن عباس نے کہا مرسیٰ بمعنی منتہی ہے ایان سے
مراد آخر مدت دنیا ہے اور وہ اول وقت ساعت ہوگا اللہ نے حضرت ؐ سے کہا کہ جب وہ تمسے سوال وقت ساعت
کا کرین تو تم علم ساعت کو طرف اللہ کے پھیر دو اللہ ہی جانے کس وقت وہ گھڑی آویگی اوسکی حد اللہ ہی کو معلوم
ہے سوا اوسکے کوئی نہین جانتا نبی ہو یا فرشتہ پھر کیسی دوسرے کی کیا ہستی ہے اسی لیے یہ کہا ہے کہ اوسکا آنا زمین آسمانون
پر بھاری ہے قتادہ نے کہا یعنی علم اوسکا گران ہے سموات و ارض پر وہ بھی تو اوسکو نہین جانتے حسن نے کہا یعنی
ساعت جب آویگی تو اہل سموات و ارض پر بھاری ہوگی ابن عباس نے کہا کوئی شے خلق مین سے نہین ہے مگر اوسکو
کچھ نہ کچھ ضرر دن قیامت کا پہونچیگا ابن جریج نے کہا جب قیامت آویگی آسمان پھٹ جاوینگے تارے گر جاوینگے سورج تہ کر دیا
جاویگا پہاڑ چل نکلینگے یہی ہے ثقل اوسکا ابن جریر کا مختار یہ ہے کہ مراد ثقل ساعت سے علم وقت ساعت کا
ہے اہل آسمان و زمین پر جسطرح قتادہ نے کہا تھا ابن کثیر کہتے ہین وہو کما قالاہ کقولہ تعالی لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا
بَغْتَةً سو یہ کچھ منافی اوسکے ثقل آمد کو اہل سموات و ارض پر نہین ہے واللہ اعلم سدی نے کہا ثَقُلَتْ بمعنی
خَفِیَتْ ہے اوسکی قیام کو جب وہ قائم ہوگی نہ کوئی فرشتہ مقرب اور نہ کوئی نبی مرسل جانتا ہے وہ تو یکایک
غفلت مین آ جاویگی قتادہ نے کہا اللہ پاک کا یہی حکم ہے کہ وہ ناگہان آوے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت ؐ نے فرمایا ہے
قائم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے جب اودہر سے نکلیگا اور سب لوگ اوسکو دیکھینگے تو اوسوقت کسی
جی کو ایمان لانا اوسکا نفع نہ دیگا جو پہلے اوس سے ایمان نہ لایا تھا یا اپنی حالت ایمان مین اوسنے کوئی بھلا

بہتری نیکی نہ کمائی تہے البتہ قیامت قائم ہوگی اور دو آدمی آپس مین خرید فروخت کپڑے کی کرتے ہونگے وہ اس کپڑے کو تہ نہ کر پاوینگے کہ اتنے مین قیامت قائم ہوجایگی کوئی آدمی اپنی اونٹنی کا دودہ لیکر آتا ہوگا وہ اوسکو پینے نہ پاویگا کہ قیامت آجاویگی کوئی آدمی اپنے حوض کو لیپتا ہوگا اوسکا پانی نہ پیئے گا کہ قیام ساعت ہوجاویگا کسی آدمی نے نوالہ کہانے کا طرف منہ کی اوٹہایا ہوگا اوسکو نہ کہا پاویگا کہ قیامت قائم ہوجاویگی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ یہ مضمون حدیث مسلم مین بہی مختصراً آیا ہے **ف** حفی کے معنے مین اختلاف ہی مفسرین کا ابن عباس نے کہا گویا تیرے اور انکے درمیان دوستی ہی تو اون کا دوست ہے تو انکو یہ بات بتاویگا اوسپر اللہ نے فرمایا کہ اوسکا علم خاص مجھکو ہے یعنے کسی ملک مقرب یا رسول کو اوسکی اطلاع نہین دی ہی قتادہ نے کہا قریش نے حضرت سے عرض کیا کہ ہم سے تمسے برادری ہی تم ہمکو اشارہ کردو کہ قیامت کب آئیگی یہی قول مجاہد و عکرمہ کا بہی ہی ابو مالک و سدی بہی اسی کے قائل ہین یہ ایک تفسیر ہے لیکن صحیح مجاہد سے یون ہی اِسْتَحْفَیْتَ عَنْھَا السُّوَالَ حَتّٰی عَلِمْتَ وَقْتَھَا یہی قول ضحاک کا بہی ابن عباس سے ہے یعنے گویا تم عالم ہو ابن کثیر کہتے ہین یہ قول معنی مین قول اول سے ارجح ہے اسی لیے حدیث جبریل مین آیا ہے مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ سپر حضرتؐ نے یہ آیت پڑہی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ جب جبریل نے سوال اشراط ساعت کا کیا تو انکو بیان فرمادیا پہر کہا فِیْ خَمْسٍ لَّا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ پہر یہ آیت پڑہی جبریل ہر بار بعد ہر جواب کے کہتے تہے تمنے سچ کہا اسلیے صحابہ نے سوال سائل اور اوسکی تصدیق سے تعجب کیا تہا یہ حدیث مع اپنے طرق و الفاظ کی صحاح و حسان و مسانید مین مروی ہے اول شرح بخاری مین و للہ الحمد و المنۃ ایک اعرابی نے پکار کر حضرت سے کہا تہا ساعت کب ہے فرمایا افسوس ہے تجہکو ساعت آنے والی ہی تونے اوسکے لیے کیا طیاری کی کہا میرے کچہ بہت نماز روزہ نہین کیا ہے و لکن مین اللہ و رسول کو دوست رکہتا ہون فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اور مسلمان اس بات سے خوش ہوئی کسی چیز سے خوش نہ ہوئی یہ حدیث طرق متعددہ سے صحیحین و غیرہما مین ایک جماعت صحابہ سے آئی ہے نزدیک بہت سے حفاظ متقنین کے متواتر ہے حضرتؐ کی عادت شریف یون تہی کہ جب کوئی ایسی بات پوچہتا جسکی معلوم کرنیکی حاجت نہ تہی تو اوسکو ایسی بات بتلاتے جو اوسکے حق مین اہم ہوتی یعنے طیاری کرنا متہیے ہونا واسطے اوسکے وقوع کے قبل نزول کے اگرچہ وقت معین اوسکا معلوم نہین ہے اسی جگہ سے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ اعراب دیہاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر سوال ساعت کا کرتے حضرتؐ اون مین سے طرف ایک کم عمر آدمی کے نظر کرکے فرماتے اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑہاپا نہ پاویگا یہانتک کہ تمہاری ساعت قائم ہوجاویگی یعنے تم مرجاوگے اور وہ موت تمکو برزخ دار آخرت تک

ہوجاویگی رواہ مسلم انس نے کہا ایک آدمی نے حضرت صلعم سے پوچھا ساعت کب ہوگی فرمایا اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو قریب
ہے کہ نہ پایگا اوسکو بڑہاپا یہانتک کہ ساعت قائم ہوجاویگی رواہ مسلم وانفرد بہ دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ ایک
آدمی نے حضرت صلعم سے سوال کیا کہ ساعت کب ہوگی آپنے سکوت کیا پہر طرف ایک لڑکے کے جو ازد شنوءہ کا تہا
کے سامنے تہا نظر کرکے فرمایا اسکی عمر کو بڑہاپا نہ پاویگا کہ قیامت قائم ہوجاویگی انس نے کہا وہ لڑکا میرا ہم عمر
تہا تیسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ ایک لڑکا مغیرہ بن شعبہ کا جو میری باپ کے بیٹے کا تہا نکلا حضرت صلعم نے فرمایا اِنْ
يُّؤَخَّرْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ انس نے کہا وہ لڑکا میرے برابر تہا رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ بخاری
کا لفظ انس سے یون ہے کہ ایک مرد نے اہل بادیہ میں سے کہا اے رسول خدا قیامت کب ہوگی الحدیث پہر اس
حدیث کی آخر مین ذکر گذرنے غلام مغیرہ بن شعبہ کا کیا ہے یہ اطلاق ان روایات مین محمول ہے تقیید سا عکم
پر جو حدیث عائشہ مین گذر چکا ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہین مینے حضرت صلعم کو سنا کہ ایک ماہ پہلے وفات سے فرماتے
تہے تم مجہسے سوال ساعت کا کرتے ہو سو اوسکا علم پاس اللہ کے ہے مین قسم کہاتا ہون اللہ کی نہین ہے پشت
زمین پر آج کے دن کوئی نفس منفوسہ جسپر سو برس مین گذرین رواہ مسلم صحیحین مین بہی اسی کے مثل آیا ہے
ابن عمر نے کہا مراد حضرت صلعم کی انخرام اوس قرن کا تہا ابن مسعود رضی کہا حضرت صلعم نے فرمایا دیکہا مینے شب معراج
مین ابراہیم و موسی و عیسی کو اونہونے ذکر قیامت کا نکالا پہر ابراہیم علیہ السلام پر حوالہ کیا ابراہیم ع نے کہا مجکو
اوسکا علم نہین ہے موسی ع پر حوالہ کیا اونہونے بہی یہی کہا کہ مین نہین جانتا پہر حضرت عیسی ع پر حوالہ کیا عیسی نے
کہا گر بڑ قیامت کی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا ہان میرے رب نے مجہسے یہ عہد کیا ہے کہ دجال نکلیگا الحدیث
اس حدیث کی آخر مین یہ ہے کہ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ السَّاعَةَ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ لَا يَدْرِيْ اَهْلُهَا مَتٰى تَفْجَأُ
هُمْ بِوِلَادِهَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا رَوَاهُ اَحْمَدُ بِطُوْلِهٖ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدِهٖ نَحْوَهٗ یہ اکابر اولوا العزم مین مرسلین
مین سے انکے نزدیک علم وقت ساعت کا علی التعیین نہ تہا جب اونہونے عیسی ع پر حوالہ کیا تو عیسی ع نے اشراط ساعت
کو بیان کیا کیونکہ وہ آخر اس امت مین نزول کرکے احکام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نافذ کرینگے مسیح
دجال کو مارینگے اونہین کی برکت دعا سے یاجوج ماجوج ہلاک ہونگے جو جتنی بات اللہ نے اونسے کہی تہی اوسی
کی اونہونے خبر دی حذیفہ کہتے ہین حضرت صلعم سے حال ساعت کا پوچہا فرمایا اوسکا علم نزدیک میرے رب عز وجل کی ہے
نہین کہولیگا اوسکو اوسکے وقت پر مگر اللہ ہان مین خبر دیتا ہون تمکو شرائط یعنی اشراط ساعت کی اور جو کچہ
پہلے اوس سے ہوگا قیامت کے سامنے فتنہ و ہرج ہے کہا فتنے کو تو ہم پہچانتے ہین مگر ہرج کیا ہے فرمایا زبان حبشہ

ہین قتل کو کہتے ہین پہر فرمایا ڈالا جاویگا درمیان لوگون کے تاکہ کوئی کسیکو نہ پہچانے گا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَلَہٗ
یَرُدُّوْہُ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ الْکُتُبِ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ طارق بن شہاب نے کہا حضرت ہمیشہ ذکر حال ساعت کا
فرمایا کرتے یہانتک کہ آیت باب اتری رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَہٰذَا اِسْنَادٌ جَیِّدٌ قَوِیٌّ اب دیکہو کہ یہ ہمارے نبی امی سید
المرسلین خاتم النبیین نبی الرحمۃ نبی التوبہ نبی الملحمہ عاقب مقفی حاشر ہین جنکے قدمون پر سب لوگون کا حشر
ہوگا اور جنہون نے یہ کہا ہے بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ پہر سبابہ کو پاس کی انگلی سے ملایا اونکو اللہ نے
یہ حکم دیا کہ تم علم وقت ساعت کو طرف اللہ کے پہیر دو اور کہدو اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا
یَعْلَمُوْنَ تو پہر وہ دوسرا کون شخص ہے جو وقت قیامت کو علی التعیین بتا سکے بعض اہل کشف وشہود و
سلوک نے جو تعیین براہ کشف والہام وحدس صائب بتائی تہی وہ کچہ حجت شرعی یا نص قطعی نہ تہی اسی لیے
اب تک وہ سب خلاف واقع ٹہیرے ف فتح البیان مین ہے مراد ساعت سے اس جگہہ قیامت ہے قیامت
کو ساعت اسلیے کہتے ہین کہ وہ ناگہان آجاویگی یہی ساعت محتمل اوسکے وقوع کو ہے یا بوجہ سرعت حساب کے
ایک دم مین سب حساب کتاب ہو جاویگا یا نزدیک اللہ کے برابر ایک ساعت کے ہے گو بجائے خود طول طویل
کیون نہ ہو ارسا بمعنے استقرار ہے ساعت اوس وقت کا نام ہے جس مین ساری خلائق مرجاویگی سوال کا مطلب
یہ تہا کہ وقت معین ساعت کا کون ہے اوسکا جواب یہ فرمایا کہ علم اوسکا اللہ کو ہے نہ کسی اور کو یہ بات طرف
طاعت کے اوعی معصیت سے زجر ہے تجلیہ کہتے ہین کسی شے کے ظاہر کرنے کو یعنے اللہ ہی اوسکو اوسکے وقت
پر ظاہر کرے گا کوئی ایک مخلوق بہی آگاہ نہ ہوگا کہ اب وہ آتی ہے اللہ نے جو یہ علم اپنے ساتہہ خاص کیا ہے
اس مین ایک بڑی حکمت اور تدبیر بلیغ ہے جسطرح باقی اشیا مخفیہ مین ہے قیامت اہل ارض وسما پر بہاری
ہے عالم علوی وسفلی پر گران وشاق ہے کیونکہ جس چیز کا علم مخفی رہتا ہے وہ دلون پر ثقیل ہوتی ہے
یا یہ مدعا کہ آسمان وزمین طاقت اوسکے تحمل کی نہین رکہتے ہین کیونکہ آسمان شق ہو جاوینگے تارے تتر بتر دریا
خشک پڑ جاوینگے بعض نے کہا ثقیل اسلیے ہے کہ اوسمین انکی فنا وموت ہوگی دلون پر مرنا بہاری ہوتا ہے
ملائکہ وثقلین سب ہی اوسکیطرف سے کہٹکے مین پڑے ہین چاہتے ہین کہ کسی طرح علم اوسکا حاصل ہو جاوے
مخفی رہنا وقت قیام کا شاق گذرتا ہے سو پڑا گذرا کرے وہ یکایک وقت غفلت خلق کے موجود ہوگی
اسباب مین بہت سی حدیثین صحیح آئی ہین حفی کے معنے ہین اچہا عالم اے نبی تم کہدو کہ قیام کا علم اسی
کو ہے مگر اکثر لوگ نہین جانتے کہ کس لیے اللہ نے اوسکو مخفی رکہا ہے قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا

معانقه
ع ٢٣ ٧ ١٣

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ تو کہہ مین مالک نہین اپنی جان کے بہلے کا نہ برے کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین جانا کرتا غیب کی بات تو بہت خوبیان لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہونچتی مین تو یہی ہون ڈر اور خوشی سنانیوالا مانتے لوگون کو

ف اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ تم سب اپنے کام ہمارے سپرد کر دو اور اپنے حال سے لوگون کو یون خبر دو کہ مین غیب مستقل کو نہین جانتا نہ مجھکو کسی شے پر غیوب سے کچھ اطلاع ہے کما قال تعالی عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا مجاہد نے کہا یعنے اگر مین جانتا کہ مین کب مرون گا تو عمل صالح کرتا اسیطرح ابن جریج نے بہی کہا ہے مگر اس قول مین نظر ہے اسلیے کہ حضرت کا عمل دائمی تہا ایک روایت مین آیا ہے کان اذا عمل عملا اثبتہ سو سارے اعمال حضرت کے ایک ہی منوال پر تہے گویا سارے احوال مین نظر طرف اللہ کے رکہتے تہے اللہم مگر یہ مراد ہو کہ ارشاد غیر طرف استعداد اوس عمل کے کرین واللہ اعلم احسن اقوال اس باب مین قول ابن عباس ہے یعنے اگر مین غیب جانتا تو بہت سا مال جمع کر لیتا دوسرا لفظ یہ ہے اگر وقت خرید کرنے کسی شے کے مین یہ جانتا کہ مجھکو اوس مین کیا نفع ہوگا تو مین کوئی شے بیع نہ کرتا مگر اوس مین نفع حاصل کرتا مجھکو محتاجی نہ لگتی بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر مین غیب دان ہوتا تو سال قحط کے لیے سال پیداوار سے اور گرانی کے لیے زمانہ ارزانی سے بندوبست کر لیتا اور رخص سے قبل وقت کے بچا رہتا معلوم ہوا کہ انبیا کو کسیطرح کا علم غیب نہین ہوتا ہے نہ خبر لی نہ کلی مگر اوتنا ہی جو خدا نے صاف صاف بتا دیا ہے جیسے اشراط ساعت وغیرہ پہر یہ کہا کہ مین تو ڈرانیوالا عذاب سے خوشی سنانیوالا ایمان والون کو ہون کما قال تعالی فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ف فتح البیان کا بیان یہ ہے ابن جریر نے کہا مراد نفع و ضرر سے اسجگہ ہدایت و ضلالت ہے اس جملے مین تاکید ہے اگلے مضمون کی جو متعلق عدم علم بساعت تہا اسلیے کہ جسکو کچہ قدرت جلب نفع و دفع ضرر پر نہین ہے اوسکو کب قدرت اوس چیز کے علم پر ہو سکتی ہے جسکا علم مخصوص بخدا ہے اسمین اظہار ہے کمال عبودیت کا اور اقرار ہے کمال عجز کا ان امور سے جو شان عبید سے نہین ہین سو جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معترف اپنے ضعف کے ہین تو یہ آیت ایک علم زاجر ابلغ و واعظ شہیر واسطے اوس شخص کے ہے جو مدعی اپنے کسی ایسی شے کا ہے جو اوسکی شان نہین ہے یا دعوی انتحال علم غیب کا بذریعہ نجامت یا رمل یا طرق یا حصی یا زجر یا کسی اور طرح کی کرتا ہے نسفی نے کہا یعنے مین ایک بندہ ناتوان ہون اپنے لیے جلب نفع و دفع ضرر کا مالک نہین جیسے کہ حال ممالیک کا ہوتا ہے مگر جو میرا مالک چاہے نفع و دفع سے استثنا اسجگہ منقطع ہے یہ ابلغ تر ہے اظہار عجز مین پہر اس مضمون کو یون موکد بتعمیر

کہا کہ اگر مین جنس غیب کو جانتا جو بات بہلائی کی ہوتی اوس سے متعرض ہوتا اوسکو اپنے لیے حاصل کرتا جو بات بری ہوتی اوس سے دور رہتا تاکہ وہ برائی مجھے نہ لگے لکن مین تو ایک بندہ ہون مین کیا جانون کہ میرے لیے نزدیک میرے رب کی کیا ہے اوس نے میرے حق مین کیا حکم دیا ہے کون امر میرے لیے مقدر کیا ہے جب اتنا بہی مجھے معلوم نہین تو پہر اور کسی بات کا معلوم ہونا کیسا یا اگر مین جانتا کہ اللہ کا ارادہ میرے ساتھہ کیا ہے قبل اسکے کہ اللہ پاک مجھے جتاوے تو مین وہی کام کرتا یا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ لڑائی مین فتحمندی حاصل ہوگی تو مین لڑتا اور مغلوب ہوتا یا اگر مین غیب دان ہوتا تو ہر سوال کا جواب دیا کرتا اولی یہ ہے کہ آیت کو عموم پر محمول کرین تاکہ یہ سب امور اور جو انکے سوا ہین وہ نیچے اوسکے داخل ہین مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ایک کلام جداگانہ ہے یعنی جیسا کہ تم خیال کرتے ہو کہ مجھے جنون ہے سو وہ بات نہین ہے لکن اولی یہ ہے کہ اس کلام کو ماقبل سے متصل رکہین یعنے اگر مین غیب جانتا تو کوئی برائی مجھکو نہ چہوتی ہر بدی سے بچتا رہتا ابن جریج نے کہا ای لَا یُصِیْبُنِی الْفَقْرُ مین تو ایک ڈرانیوالا آگ سے کافرون کو خوشی سنانیوالا جنت کا مومنون کو ہون نہ عالم غیب ہے وہ مغیبات جنکی خبر حضرت صلعم نے احادیث صحیحہ مین دی ہے سو وہ قبیل معجزات سے ہین نہ باب علم بالمغیبات سے جس نے یہ کہا کہ یہ بات حضرت صلعم نے بطور تواضع وادب کہی ہے وہ بہت دور گیا بلکہ یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق اعتقاد دلی تہا کیونکہ علم غیب کے ساتھہ اللہ ہی خاص ہے معجزات اوس عموم سے مخصص ہین لقولہ تعالی اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول جو کوئی سوا اللہ کے کسی اعلی وادنی مخلوق کے حق مین اعتقاد غیب دانی کا رکہتا ہے وہ بے شبہ مشرک ہے گو کلمہ گو مسلمان ہوا سلیے کہ ایمان کے ساتھہ کبہی شرک بہی جمع ہو جاتا ہے جسطرح خود قرآن پاک سے ثابت ہے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ بلکہ اس آیت سے یہ بہی معلوم ہوا کہ اکثر مومنین مشرک ہوتے ہین اہل توحید اصحاب ایمان مدعیان اسلام مین بہت کم نکلتے ہین

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ○ فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَکَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○

وہی ہے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے اور اوسی سے بنایا اوسکا جوڑا کہ اوسکے پاس آرام پکڑے پہر جب مرد نے عورت کو ڈہانکا حمل رہا ہلکا سا حمل پہر چلتی گئی اوس سے پہر جب بوجہل ہوئی دونون نے پکارا اللہ کو اپنے رب کو اگر تو ہم کو بخشے چنگا بہلا تو ہم تیرا شکر کرین پہر جب دیا انکو چنگا بہلا ٹہیرانے لگے اوسکو شریک اوسکی بخشی چیز مین سو اللہ اوپر ہے انکی شریک بنانے سے **ف** موضح قرآن مین فرمایا ہے بعضے کہتے ہین حضرت آدم وحوا پر یہ گذرا اول جو حمل ہوا

ابلیس ایک بیگمرد کی صورت مین آیا اور ڈرایا کہ تیرے پیٹ مین شاید کچہ بلا ہے جب دونو دعا کرنے لگی تب یہ کہا کہ میری
دعا سے یہ بلا بدلکر بیٹا پیدا ہوگا اوسکا نام رکہیو عبد الحارث حارث شیطان کا نام تہا وہی کیا اس قصے مین پیغمبر
سے شرک ثابت ہوتا ہے یا یہ قصہ غلط ہی اس آیت مین مرد وعورت کو فرمایا ہے آدم وحوا کو نہین گو اول ذکر اونکا
ہو چکا یا یون کہیے کہ جو کچہ انسانون مین ہونا مقدر تہا وہ حضرت آدم علیہ السلام مین اول ظہور پکڑ گیا اس مین وہ نمونہ
تقدیر تہے اولاد کی گناہ اون مین نظر آئے جیسے آئینے مین صورت چنانچہ نفس کی خواہش اور اللہ کی بیچکی
اور کہکر بہول جانا اور دیگر منکر ہونا یہ سب اولاد کی خوئین اون مین نظر آچکین انتہی **ف** ابن کثیر کہتے ہین
اللہ آگاہ کرتا ہے کہ اوسنے ساری آدمیون کو آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ہے آدم سے انکی زوجہ حوا کو بنایا پہر آدم
وحوا سے سارے بشر پہیل گئے کما قال تعالی یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ وقال تعالی یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ
الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا الآیۃ اور اس آیت مین یون کہا جَعَلَ مِنْہَا
زَوْجَہَا لِیَسْکُنَ اِلَیْہَا یعنے تاکہ اوس بی بی کے پاس مالوف وساکن ہوکر رہے کقولہ تعالی وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ
خَلَقَ لَکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِتَسْکُنُوْا اِلَیْہَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً سو کسی زوجین مین وہ
الفت نہین ہوتی ہے جو میان بی بی مین ہوتی ہے اسی لیے اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے کہ کبہی جادوگر اپنے مکرو
فریب سے درمیان مرد جورو کے تفرقہ وجدائی ڈالدیتا ہے غشیان سے مراد وطی ہے حمل خفیف سے مراد اول حمل
ہے عورت کچہ اوسکا دکہہ نہین پاتی ہی کیونکہ وہ نطفہ ہوتا ہے پہر علقہ پہر مضغہ مرور سے مراد استمرار ہے یہی قول
ہے حسن و ابراہیم نخعی وسدی کا مہران نے کہا فَمَرَّتْ بِہٖ کے معنے ہین اِسْتَخَفَّتْہُ ایوب نے حسن سے پوچہا فَمَرَّتْ
بِہٖ کی کیا معنے ہین کہا اگر تو مرد عربی ہوتا تو پہچان جاتا کہ اوسکے معنے اِسْتَمَرَّتْ بِہٖ کے ہین قتادہ نے کہا مَرَّتْ
بِہٖ کا مطلب یہ ہی کہ انکا حمل کہل گیا ابن جریر نے کہا اِسْتَمَرَّتْ بِالْمَاءِ قَامَتْ بِہٖ وَقَعَدَتْ یعنی اب نطفہ کو
کہڑے بیٹہے لیے پہرتین ابن عباس نے کہا اِسْتَمَرَّتْ بِہٖ فَشَکَّتْ اَحَمَلَتْ اَمْ لَا یعنے انکو یہ شک لگا رہا کہ خدا
جانے حمل ہے یا نہین جب بوجہل ہوئین تو جانا ہان حمل ہے سدی نے کہا اَثْقَلَتْ کے معنے ہین کہ بچا پیٹ مین بڑا ہوا
تب یہ دعا کی کہ پورا البشر ہو ابن عباس نے کہا کہ وہ دونون اسبات سے ڈرے کہ کہین کوئی بہیمہ نہو ابو البختری و
ابو مالک نے کہا ڈرے کہ کہین یہ نہ ہو کہ وہ انسان نہو حسن بصری نے کہا دعا کی کہ اگر تو ہمکو بیٹا دیگا تو ہم تیرے
شکر گذار ہونگے جب اللہ نے بیٹا دیا تو لگے شرک کرنے اللہ تعالی شرک سے اوپر ہے مفسرین نے اسجگہہ بہت سے آثار

واحادیث ذکر کیے ہین ہم اون کو لا کر اون کا حال بیان کرینگے پہر بعد اونکی صحیح بات ہی باری ہین لکھینگے ف
حسن نے سمرہ سے نے حضرت سے روایت کی ہے کہ جب حوا نے بچا جنا ابلیس اون کے گرد پہرا حوا کا کوئی بچا زندہ
نرہتا تہا ابلیس نے کہا تو اسکا نام عبد الحارث رکہہ وہ زندہ رہیگا اونہون نے عبد الحارث نام رکہا وہ زندہ رہگیا
یہ بات وحی و امر شیطان سے ہوئی تہی رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَرَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ اسکو حاکم نے بہی اپنے مستدرک مین عبد الصمد
سے مرفوعًا روایت کر کے کہا ہے هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ
فِي تَفْسِيرِهِ مِنْ حَدِيثِ شَاذِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ عُمَرَ مَرْفُوعًا شاذ کا نام ہلال ہے شاذ اسکا لقب ہے غرض یہ کہ یہ حدیث تین
طرح سے معلول ہے ایک یہ کہ اوسکی سند مین عمر بن ابراہیم بصری ہے ابن معین نے اوسکو ثقہ کہا ہے لیکن ابو حاتم
رازی کہتے ہین لَا يُحْتَجُّ بِهِ ہان اس حدیث کو ابن مردویہ نے حدیث معتمر عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ مرفوعًا روایت
کیا ہے واللہ اعلم دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث قول سمرہ سے مروی ہے مرفوع نہین جسطرح ابن جریر نے کہا ہے
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ سَمَّى آدَمُ ابْنَهُ عَبْدَ الْحَارِثِ تیسری وجہ یہ ہے کہ خود حسن نے تفسیر اس آیت کی اور
طرح پر کی ہے اگر انکے پاس سمرہ سے حدیث مرفوع موجود ہوتی تو کبہی اوس سے عدول نہ کرتے ابن جریر کہتے
ہین حسن نے کہا كَانَ هٰذَا فِي بَعْضِ أَهْلِ الْمِلَلِ وَلَمْ يَكُنْ بِآدَمَ معمر نے کہا حسن کہتے ہین مراد اس قصے
سے ذریت آدم ہے اور وہ لوگ جنہون نے بعد آدم کے شرک کیا تیسرا قول حسن کا یہ ہے کہ هُمُ الْيَهُودُ وَ
النَّصَارٰى رَزَقَهُمُ اللّٰهُ أَوْلَادًا فَهَوَّدُوا وَنَصَّرُوا یہ اسانید تا حسن رضی اللہ عنہ صحیح و ثابت ہین اونہون نے
تفسیر اس آیت کی اسیطرح کی ہے یہ تفسیر احسن التفاسیر ہے آیت کا اسپر حمل کرنا اولی ہے اگر حدیث مذکور اونکے
نزدیک محفوظ ہوتی تو اوس سے کاہیکو عدول کرتے نہ وہ اور نہ کوئی اور خصوصًا باوجود اوس تقوی و ورع
کے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ وہ موقوف ہے صحابی پر یہ احتمال بہی ہو سکتا ہے کہ تلقی حدیث مذکور کی ہو انہین
اہل کتاب سے کی ہو جیسے کعب یا وہب بن منبہ وغیرہما چنانچہ اسکا ذکر آوے گا انشاء اللہ تعالی مگر ہم تو عہدہ مرفوع
سے بری ہو چلے واللہ اعلم ف رہے آثار سو ابن عباس کہتے ہین حوا آدم علیہ السلام کے لیے اولاد جنتین اونکو
اللہ کا بندہ ٹہیراتین عبد اللہ و عبید اللہ و نحو ذلک نام رکہتین انکو موت آجاتی ابلیس پاس حوا و آدم کے آیا کہا تم
دونون اگر نام بچے کا سوا اسکے رکہو جو رکہتے ہو تو وہ جی جاوے حوا کے بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام عبد الحارث رکہا

اوسپر یہ آیت اوتری دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ شیطان نے آکر اون دونون سے یہ کہا تم جانتے ہو کہ تمہارے
کیا پیدا ہوگا یا کیا تمہین معلوم ہے کہ کوئی چوپایہ ہے یا نہین اون دونون کے لیے باطل کو رونق بخشی شیطان ایک
غوی مبین ہے اس سے پہلے حوا دو بچے جن چکی تھین وہ دونو مر چکے تھے شیطان نے اون دونون سے کہا اگر تم میرے
نام پر اونکا نام نہ رکھوگے تو وہ بچہ پورا پیدا نہ ہوگا اور مرجاویگا جیسا پہلا بچہ مرگیا ہے تیسرا قول ابن عباس کا یہ ہے
کہ ابلیس نے آکر اونسے کہا مین تمہارا صاحب ہون جسنے تم کو جنت سے نکالا تا کہ تم میری اطاعت کرو ورنہ پیٹ مین
سینگ گوڑکر پہاڑ ڈالونگا یہ کرونگا وہ کرونگا دونون کو ڈراتا تھا وہ نہ مانتے تھے آخر بچہ مردہ پیدا ہوا پھر جب تیسرا
پیٹ رہا تو پھر آکر وہی ذکر نکالا دونون کو محبت ولد نے پہانسا اوسکا نام عبد الحارث رکھا اس اثر کو ایک جماعت
اصحاب ابن عباس نے ابن عباس سے تلقی کیا ہے جیسے مجاہد سعید بن جبیر عکرمہ اور طبقہ ثانیہ سے قتادہ سدی وغیرہ
سلف اور ایک جماعت خلف سے مفسرین متاخرین سو وہ جماعات غیر محصی ہین گویا اصل اس اثر کی واللہ اعلم
ماخوذ ہے اہل کتاب سے کیونکہ ابن عباس نے اوسکو ابی بن کعب سے روایت کیا ہے کما رواہ ابن ابی حاتم
عن مجاهد عن ابن عباس عن ابي بن كعب قال لما حملت حواء اتاها الشيطان فقال لها اتطيعيني
ويسلم لك ولدك سميه عبد الحارث فلم تفعل فولدت فمات ثم حملت فقال لها مثل ذلك
فلم تفعل ثم حملت الثالثة فجاءها فقال ان تطيعيني يسلم والا فانه يكون بهيمة فهيبهما
فاطاعا ان آثار سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آثار اہل کتاب سے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے کہ آپ نے
فرمایا جب بات کہین تم سے اہل کتاب تو تم تصدیق نہ کرو اونکی اور نہ تکذیب پھر اخبار اہل کتاب تین طرح پر ہین
ایک وہ خبر جسکی صحت ہمکو دلیل کتاب یا سنت سے معلوم ہو گئی ہے دوسری وہ خبر جسکا کذب بدلیل قرآن و حدیث
معلوم ہوچکا ہے تیسرے وہ خبر جو مسکوت عنہ ہے اسکو روایت کرنیکی اجازت ہے لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا
عن بني اسرائيل ولا حرج سو یہی وہ خبر ہے جسکی تصدیق تکذیب نہین کیجاتی لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فلا تصدقوهم ولا تكذبوهم رہی یہ بات کہ یہ خبر قسم ثانی مین سے ہے یا قسم ثالث سے اسمین نظر ہے لیکن جس
صحابی یا تابعی نے اسکو روایت کیا ہے وہ اسکو قسم ثالث سے خیال کرتا ہے اور مذہب حسن بصری پر ہین اس باب مین
یعنے مراد سیاق آیت شریف مابعد سے آدم و حوا نہین ہین بلکہ مراد ذریت مشرکین آدم و حوا ہے ولہذا اللہ پاک نے
کہا اللہ برتر ہے اون کے شریک بتانے سے آدم و حوا کا ذکر جو اول آیا ہے وہ بطور توطیہ و تمہید تھا واسطے والدین مابعد
کے گویا یہ استطراد ہے کہ ذکر ایک شخص کا کرکے طرف جنس کے چلے گئے کقولہ ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح

الآیۃ یہ بات معلوم ہوئی کہ مصابیح یعنے نجوم جو زینت و رونق آسمان ہین اُنسے رمی نہین کیجاتی ہی بلکہ یہ ایک ستطراد ہے شخص مصابیح سے طرف اُسکی جنس کے اس بات کی نظائر قرآن پاک مین بہت ہین واللہ اعلم انتہے **ف** فتح البیان کا بیان فاتح تفسیر اس آیت شریف مین یون ہے کہ خطاب خلقکم اہل مکہ کو ہے نفس واحد سے آدم مراد ہین جمہور مفسرین کا قول یہی ہے یہ کلام متضمن ہے ذکر پر اللہ کی نعمتون کی جو اوس نے اپنے بندون پر کی ہین اور اس بات پر کہ اونہون نے بدلا اون نعمتون کا ساتھہ شکر ادا و اعتراف عبودیت کے نہ کیا اور اللہ پاک کو متفرد بالوہیت نہ جانا زوج سے مراد حوا ہین جو آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی تھین واسطے اونکی مونست و اطمینان کے کیونکہ جنس مائل و ساکن ہوتی ہی طرف جنس کے یہ معاملہ جنت مین ہوا تھا اسکے بعد اوس معاملے کا ذکر کیا جو دنیا مین گذرا تغشی کنایہ ہے وقاع سے یہ کنایہ نہایت خوب ہے اسلیے کہ غشیان کہتے ہین مرد کے آنے کو پاس عورت کے حوا کو بعد جماع کے حمل رہگیا ابتدا سے انتہا تک کچھ ثقل معلوم نہ ہوا جسطرح اور عورتون کو بوجہ معلوم ہوتا ہے مطلب یہ ہے حمل خفیف کا وہ بعد اس حمل کے بدستور چلتی پھرتی اوٹھتی بیٹھتی تہین اپنا کام کاج کرتین کچھ محنت مشقت کلفت ثقل نہ پاتین لکن جب بچا پیٹ مین بڑہا اور بوجہل ہوگئین تو آدم و حوا دونون نے دعا مانگی کہ اگر ہمکو تو ولد صالح دیگا یعنے بیٹا یا صحیح الاعضا تو اس تیری نعمت کا شکر ادا کرینگے اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ آدم و حوا کو یہ بات معلوم ہوگئی تہی کہ جو اندر پیٹ کے ہے وہ اثر اوسی جماع کا ہے اور اُنہین کی جنس کی کوئی شئے ہے جس سے اُنکی نسل ثابت رہیگی لکن جب وہ بچا پیدا ہوا تو اونہون نے اللہ کے ساتھہ شرک کیا اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ ابلیس نے آکر حوا سے کہا اگر تیرے بچا پیدا ہو تو اوسکا نام میرے نام پر رکھنا کہا تیرا کیا نام ہے کہا حارث اور اگر اپنا نام اصلی بتا دیتا تو وہ پہچان جاتین اونہون نے اوسکا نام عبد الحارث رکھدیا یہ اون سے شرک ہوا لکن نام رکھنے مین نہ عبادت مین لکن جبکہ قصد اُنکا یہ ٹہیرا تہا کہ یہ نام سبب نجات ولد ہوگا اسلیے اونپر عتاب ہوا کہ مسبب سے قطع نظر کرکے سبب پر کیون نگاہ ڈالی یہ روایت کئی طرق و الفاظ سے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے حدیث سمرہ بہی اسیپر دال ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام حوا نے کیا تہا نہ آدم نے صیغہ تثنیہ کا کچھ منافی اس مدعا کے نہین ہے کیونکہ اسناد فعل واحد کی طرف دو فاعل یا ایک جماعت کے کلام عرب مین شائع ذائع ہے بلکہ خود قرآن پاک مین نظائر اوسکی موجود ہین جیسے فرمایا ہے فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ پہر اوسی صورت مین یون کہا ہے قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا یا فرمایا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ اور مراد فقط زوج ہے قَالَ الْفَرَاءُ یا کہا نَسِيَا حُوْتَهُمَا حالانکہ ناسی فقط یوشع تہے نہ موسی ع

علیہ السلام یا فرمایا یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ حالانکہ فقط بحر نمکین سے یہ پیدا ہوتے ہیں نہ شیرین سے و قال تعالی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ حالانکہ رسل فقط انس میں ہوئے ہیں نہ جن میں لیکن بسبب اجتماع کے خطاب میں یہ ترکیب صحیح ٹھیری و قال تعالی أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ حالانکہ خطاب ایک کو ہے نہ دو کو حدیث مرفوع میں آیا ہے إِذَا سَافَرْتُمَا أَذِّنَا حالانکہ مراد ایک کی اذان ہے نہ دو کی امرء القیس نے کہا ہے ع قفانبک من ذکری حبیب و منزل کلام شعرا میں ذکر لفظ خلیل کا بصیغہ تثنیہ بہت آیا ہے حالانکہ مراد ایک ہی ہوتا ہے نہ دو اور ابو دمشقی کہتے ہیں سہ بِاللّٰهِ رَبِّكُمَا عُوجَا عَلَى سَكَنِي + وَعَاتِبَاهُ لَعَلَّ الْعَتْبَ يَعْطِفُهُ + اس بنیاد پر معنے آیت شریف کے یہ ہیں کہ مراد جعلا سے فقط حوا ہیں نہ آدم جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ محاورہ کتاب و سنت و کلام عرب کا اس طرح پر مروج ہے تو یہ تاویل متعین ہے گی فقط ذکر حوا ہی مراد ٹھیرے گا ایک جماعت اہل علم نے اس آیت کو مشکل سمجھا ہے اسلیے کہ ظاہر نظم مبارک صریح وقوع شرک میں آدم علیہ السلام سے ہے حالانکہ انبیا شرک سے معصوم ہوتے ہیں بہر واسطے پیچھا چھڑانے کی اس اشکال سے ہر ایک عالم و مفسر طرف ایک مذہب کے گیا اقوال انکے تاویل آیت میں غایت درجہ مختلف پائے گئے یہانتک کہ ایک جماعت مفسرین نے انکار اس قصے کا کیا ہے جیسے ابن کثیر و فخر الدین رازی و ابو السعود وغیرہم نے اقوال مفسرین کے فتح البیان میں مع جوابات مذکور ہیں رہی یہ بات کہ حوا نے یہ کام باذن آدم علیہ السلام کیا تھا سو یہ محتاج دلیل ہے اور دلیل موجود نہیں ہے بہرحال جو کچھ ہوا وہ حوا سے ہوا نہ آدم سے اسصورت میں کوئی اشکال آیت پر وارد نہیں ہوتا ہے اسجگہہ جمہور مفسرین متقدمین و متاخرین کو حیرانی ہوئی ہے کیا موضح قرآن اور کیا فتح الرحمن اور کیا تفسیر ابن کثیر وغیرہم یہ نکتہ لطیفہ فقط حصہ صاحب فتح البیان میں مقدر تھا وللہ الحمد أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ

شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ○ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى

الْهُدَى لَا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا

أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا

شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ○ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى

الصَّالِحِينَ ○ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ○

وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ○ کن کو

شریک بناتے ہین جو پیدا نکرین ایک چیز اور آپ پیدا ہوتے ہین اور نہ کر سکتے ہین اونکو مدد اور نہ اپنی مدد کرین اور
اگر اونکو پکارو راہ پر نہ چلین تمہاری پکار پر برابر ہے تم کو کہ انکو پکارو یا چپکے رہو جنکو تم پکارتے ہو اسکے
سوا بندے ہین تم سے بہلا پکارو اونکو تو چاہیے قبول کرین تمہارا پکارنا اگر تم سچے ہو کیا انکو پاؤن ہین جس سے
چلتے ہین یا اونکو ہاتہ ہین جن سے پکڑتے ہین یا اونکو آنکہین ہین جن سے دیکہتے ہین یا اونکو کان ہین جن سے
سنتے ہین تو کہہ پکارو اپنے شریکون کو پہر برا کرو میرے حق مین اور مجہکو ڈہیل نہ دو میرا حمایتی اللہ ہے جس نے
اتاری کتاب اور وہ حمایت کرتا ہے نیک بندون کی اور جنکو تم پکارتے ہو اوسکے سوا نہین کر سکتے تمہاری مدد
اور نہ اپنی جان بچا سکین اور اگر تم انکو پکارو راہ کیطرف کچہ نہ سنین اور تو دیکہے کہ تکتے ہین تیری طرف اور
کچہ نہین دیکہتے **ف** یہ انکار ہے طرف سے اللہ کے مشرکون پر جو سوا اللہ کے غیر اللہ کو پوجتے ہین جیسے انداد
وا وثان اصنام کہ وہ سب اللہ کی مخلوق ہین مربوب مصنوع ہین کسی شی کی ضرر و نفع و نصر سے مالک نہین ہین بلکہ جماد غیر
متحرک ہین نہ سنتے ہین نہ دیکہتے ہین اور سچ تو انکی عابد اکمل تر ہین کہ آنکہہ کان بطش رکہتے ہین اسلیے یہ فرمایا
ہے کہ کیا تم ایسون کو شریک ٹہیراتے ہو جو کچہ بہی پیدا نہین کر سکتے بلکہ خود بنائے گئے ہین قولہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا النَّاسُ
ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ　　مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ اللہ نے خبر دی ہا کہ اگر ساری معبودات مشرکون کی جمع ہون کیا ذکر ہے کہ ایک
مکہی پیدا کر سکین بلکہ اگر مکہی کوئی شے انکی لے بہاگے جیسے طعام حقیر تو اتنی قدرت و طاقت بہی تو نہین رکہتے
کہ اوسکو چہڑا لین سو جسکی یہ صفت و حالت ہے وہ کیونکر اسلیے معبود ہو سکتا ہے کہ کسی کو رزق دے یا اوسکی
مدد کرے اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ وہ کسی شے کے خالق نہین ہین بلکہ خود مخلوق و مصنوع ہین جسطرح خلیل جلیل علیہ السلام
نے کہا تہا اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ الآیۃ پہر اللہ نے یہ کہا کہ وہ اپنے عابدون کی مدد نہین کر سکتے نہ اپنی جان
کی اگر کوئی انکے ساتہہ برائی سے پیش آوے خلیل علیہ السلام کو دیکہو کہ اونہون نے اپنی قوم کے بت توڑ ڈالے نہایت
درجہ کی اہانت اون بتون کی کی کما اخبر تعالیٰ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ وقال تعالیٰ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا
کَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ معاذ بن عمرو بن الجموح و معاذ بن جبل دو جوان شخص تہے جب حضرت مدینہ مین
آئے مسلمان ہو گئے رات کو مشرکون کے بتون کو توڑتے تلف کرتے رانڈون کو جلانے کے لیے دیدیتے کہ انکی قوم عبرت
پکڑے عمرو بن جموح اپنی قوم کا سردار تہا اوسکا ایک بت تہا جسکی وہ عبادت کرتا خوشبو ملتا یہ دونو شخص انکو بہاکر سر کو

اوندہا کرکے نجاست لگا آتی عمرو بن جموح آکر دیکہتا تو دہو کر خوشبو ملتا اوسکے پاس ایک تلوار رکہکر کہہ جاتا کہ تو اس سے

بدلا دیوے وہ دونو پہر آکر یہی کام کر جاتے وہ پہر وہی کام کرتا ایک بار اوسکو ایک مرے ہوے کتے کے پاس ڈالدیا پہر ایک رسی میں

باندہکر ایک کنوین مین لٹکا یا عمرو بن جموح نے جب یہ حال دیکہا معلوم کیا کہ جس دین پر وہ ہے وہ دین باطل ہے کہا ت

تاللہِ لَو کُنْتَ اِلٰهًا مُسْتَنَدْ + لَمْ تَكُ وَالْكَلْبُ جَمِيعًا فِي قَرَنْ پہر مسلمان ہو گیا اچہا پکا یہانتک کہ دن احد کے

شہید ہوا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ وَجَعَلَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ پہر اللہ پاک نے یہ فرمایا کہ وہ اصنام پکارنے والے

کی پکار کو نہین سنتے ہین اونکے نزدیک داعی و واجی برابر ہے کما قال ابرٰہیم علیہ السلام یَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ

وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِي عَنْكَ شَیْئًا پہر اللہ نے کہا وہ تو عبید ہین مثل عابدین کے یعنی مثل اون کے مخلوق ہین بلکہ بشر اون

سے اکمل تر ہین کہ سنتے دیکہتے ہاتہہ سے پکڑتے تو ہین یہ تو کچہ بہی نہین کر سکتے پہر کہا تم اون سے کہدو کہ اچہا اپنے

شرکا کو بلاؤ وہ تمہاری مدد ہی کرین ہم کو ایک دم کی مہلت لینی نہ دو پوری کوشش کشش باہم کر گذرو مجہکو اللہ

پاک کافی ووافی ہے وہ میرا ناصر ہے مجہکو اوسی پر تکیہ ہے اوسی کی پناہ ہے وہی میرا دوستدار ہے دنیا و آخرت مین بلکہ

ہر صالح کا بعد میرے وہی ولی ہے یہ ویسی بات ہے کہ قوم ہود نے ہود علیہ السلام سے کہا تہا اِنْ نَقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰكَ

بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْءٍ اوسپر ہود نے فرمایا تہا اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ

رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یا جیسے خلیل جلیل علیہ السلام نے کہا تہا اَفَرَءَیْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ الآیات ہا جسم

طرح اونہون نے اپنے باپ اور قوم سے فرمایا تہا اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اسکے بعد جو آیت ہے وہ موکد آیت ماقبل ہے صرف اتنا فرق

ہے کہ وہ بصیغہ خطاب تہی اسجگہہ صیغہ غیبت ہے اسی لیے یہ کہا کہ وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہین نہ اپنی جان کی تو اگر انکو

طرف ہدایت کی بلائیگا تو وہ نہ سنینگے وہ تیری طرف نگاہ کرتے ہین مگر کچہ سوجہتا نہین ہے کقولہ تعالی اِنْ تَدْعُوْهُمْ

لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ الآیہ مطلب یہ ہے کہ وہ تیرے سامنے ان آنکہون سے آتے ہین گویا وہ دیکہہ رہے ہین اور حقیقت

مین جماد کی طرح پڑے ہین ولہذا اونسے معاملہ مثل لا یعقل کے کیا گیا ہے کہ صورت مین تو آدمی ہین مگر سیرت جماد کی سی

رکہتے ہین سہ این کہ می بینی خلاف آدم اند ۔ نیستند آدم غلاف آدم اند ۔ سدی نے کہا مراد مشرکین ہین

یہی قول مجاہد کا بہی ہے لیکن اول اولی ہے اسی کو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے وَقَالَهٗ قَتَادَةُ **ف** فتح البیان مین

کہا ہے استفہام واسطے تقریع و توبیخ کے ہے یعنے یہ اہل مکہ کسطرح اللہ کا شریک ٹھیراتے ہین جو نہ کسی شے کو پیدا کر سکے
نہ نفع وضرر پر قدرت رکھے بلکہ وہ اصنام و شیاطین جنکو اونہون نے شریک قرار دیا ہے وہ سب خود مخلوق ہین اونہین کے
ہاتھون کے مصنوع ہوئے ہین نہ اپنے پوجنے والون کی مدد کر سکتے ہین نہ خود اپنی جانون کی کیونکہ جو کوئی اپنی مدد سے
عاجز ہے وہ غیر کی مدد سے عاجز تر ہوتا ہے ان تدعوہم مین خطاب مشرکین کو ہے یا اصنام کو یا مومنین کو یعنے
تمہارا اون کو پکارنا یا خاموش رہنا دونون امر برابر ہین کیونکہ جنکو وہ پکارتے ہین وہ تمہاری طرح بندے عاجز ہین
تم تو زندہ بھی ہو بولتے سنتے چلتے دیکھتے ہو اصنام و اوثان تو ایسے بھی نہین ہین مقاتل نے کہا مراد ملائکہ ہین
جنکو وہ پوجتے تھے مگر قول اول اولے ہے اصنام کو باوجودیکہ جمادات ہین بلفظ عباد اسلیے تعبیر کیا کہ اون کے
اعتقاد مین وہ بمنزلہ عقلا کے تھے پھر یہ فرمایا کہ اچھا اون کو پکارو وہ تم کو جواب دین اگر سچے ہو یعنے اس بات مین کہ انکو
نفع وضرر پر قدرت حاصل ہے اور وہ معبود ہین پھر اون شرکا سے نفی مشی و بطش و بصر و سمع کی فرمائی پھر یہ بھی کہہ دیا
کہ اچھا انکو بلاؤ اور تم سارا مکر اپنا گذرو ہمین مہلت نہ دو دیکھین وہ کیا کرتے ہین اس تحدی و تعجیز کے بعد اب
کوئی بات باقی نہین رہی پھر اللہ پاک کا اپنے صالحین کے لیے ولی ہونا ثابت کیا اور شرکاء کا عاجز ہونا ذکر فرمایا
پھر کہا ان مشرکون کی پھو کی پھوٹی ہین ظاہر مین آنکھین رکھتے ہین مگر کچھ نظر نہین آتا یا اصنام کی آنکھین
ہین مگر وہ کچھ نہین دیکھتے اسلیے کہ بتون کی آنکھین جواہر وغیرہا سے بناتے تھے مشابہ ناظرین ٹھیراتے تھے

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ خو کر معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلون سے اور کبھی اوبھارے تجھکو
شیطان کی چھیڑ تو پناہ پکڑ اللہ کی وہی ہے سنتا جانتا **ف** نیک کام کو کہیے اور جاہلون سے پرے رہیے لڑنے
نہ لگیے نہین آپ بھی جاہل بنا اور کار رحمن مین کار شیطان آیا اور اگر ایک وقت شیطان چھیڑ کروادے
تو جب یاد آوے شتاب پناہ پکڑے اللہ کی اور سنبھل جاوے اپنے جہل مین چلے نہ جایے انتہے **ف** ابن
عباس نے کہا لے تو جو معاف ہوا ہے تجھکو اونکے اموال سے اور جو چیز وہ لائے ہین تو لے لے یہ حکم پہلے نزول براءت
سے تھا پھر اوسمین تفصیل فرائض صدقات کی آگئی انتہا اونکی بتادی قالہ السدی دوسرا قول یہ ہے کہ انفاق
فضل کر یعنے جو حاجت سے زیادہ ہو وہ خرچ کردے گویا مراد عفو سے اسجگہہ فضل و زیادت ہے ابن زید نے کہا اللہ
نے حضرت ص کو حکم دیا عفو وصفح کا مشرکین سے دس برس تک پھر حکم دیا کہ اونپر سختی و درشتی کرو ابن جریر نے
اسی بات کو اختیار کیا ہے مجاہد نے کہا یعنے لوگون کے اخلاق و اعمال کا تجسس کرو عروہ نے کہا عفو اختیار کرو

اخلاق مردم سے دوسرا قول یہ ہے کہ خذ ما عفی لک من اخلاقہم ابن الزبیر نے کہا یہ آیت حق میں اخلاق ناس کے
اوتری ہی رواہ البخاری عائشہ سے بھی مثل اسکے آیا ہے تیسرا قول ابو الزبیر کا یہ ہے واللہ لآخذنہ منھم ما
صحبتھم یہ قول اشہر اقوال ہے ابی نے مرفوعا کہا ہے حضرت نے فرمایا اے جبریل یہ کیا ہے کہا ان اللہ امرک
ان تعفو عمن ظلمک وتعطی من حرمک وتصل من قطعک رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم نحوہ
وھذا مرسل علی کل حال وقد روی لہ شواھد من وجوہ اخر وقد روی مرفوعا عن جابر
وقیس بن سعد اسندھما ابن مردویہ عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں حضرت سے ملا ابتدا کر انکا ہاتھ پکڑا
کہا خبر دو مجھکو اے رسول خدا افضل اعمال سے فرمایا اے عقبہ صلہ رحم کر اوسکو جو قطع رحم کرے تجھ سے دی اوسکو
جو محروم رکھے تجھکو درگذر کر اوس سے جو ظلم کرے تجھپر رواہ احمد والترمذی نحوہ وقال حسن لکن اسحدیث
کی سند میں علی بن زید اور اسکا شیخ قاسم دونوں میں ضعف ہے بخاری نے کہا عرف بمعنی معروف ہے عیینہ بن
حصن بن حذیفہ نے عمر رضی اللہ عنہ کہا تہا یا ابن الخطاب فواللہ ما تعطینا الجزل ولا تحکم بیننا بالعدل
عمر کو نہایت غصہ آیا چاہا کہ کچھ سزا دیں حر بن قیس نے کہا اے امیر المومنین اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو حکم دیا ہے خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین سو یہ شخص جاہلین میں سے ہے واللہ جب یہ
آیت پڑہی تو پہر عمر نے کچھ تجاوز نہ کیا اور وقاف تہے نزدیک کتاب اللہ کے رواہ البخاری بطولہ سالم بن عبداللہ کا
گذر ایک کاروان شام پر ہوا اوس میں ایک جرس تہا اونہوں نے کہا جرس سے نہی آئی ہے اونہوں نے کہا ہم تم سے
زیادہ جانتے ہیں مگر وہ جلجل کبیر ہے رہا یہ جرس سو اسکا کچھ ڈر نہیں ہے سالم چپ ہوگئے کہا واعرض عن الجاھلین
رواہ ابن ابی حاتم یہ قول بخاری کا کہ عرف سے مراد معروف ہے عروہ بن زبیر و سدی و قتادہ و ابن جریر وغیر واحد
نے اسپر نص کی ہے ابن جریر نے کہا کہتے ہیں اولیتہ معروفا وعارفا وعارفۃ یہ سب الفاظ بمعنی معروف ہیں
اللہ پاک نے حضرت سے کہا کہ تم ہماری بندوں کو حکم معروف کا دو اس میں سارے طاعات داخل ہیں جاہلوں سے
درگذر کرنے کو فرمایا یہ آیت اگرچہ امر ہے حضرت کو مگر تادیب ہے ساری خلق کو کہ جو کوئی تمپر ظلم و زیادتی کرے تم
اوسکو سہو یہ بات نہیں ہے کہ جو کوئی حق واجب اللہ کو نہ جانے اوس سے اعراض کردیا کافر باللہ وجاہل احدیت وحارب
مسلمین سے صفح کرو قتادہ نے کہا یہ اخلاق ہیں جو اللہ نے اونکا حکم اپنے نبی کو دیا ہے بعض حکما نے اس معنی کو دو بیت
میں نظم کیا ہے خذ العفو وأمر بعرف کما + أمرت وأعرض عن الجاھلین + ولن فی الکلام لکل الأنام
فمستحسن من ذوی الجاہ لین + بعض علما نے کہا ہے لوگ دو طرح پر ہیں ایک محسن سو تو اوسکا احسان بطاقت سے

زیادہ اوسکو تکلیف نہ دی اور نہ اوسکو زیادہ تنگ کرے دوسرا اسکی اوسکو حکم معروف کا کر اگر اپنی ضلالت پر جما رہے
اور تیرا کہنا نہ ملنے اپنے جہل میں مستمر ہو تو پھر اوس سے اعراض کر شاید یہ برتاؤ اوسکی کید کو پھیر دے کما قال تعالے
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ مراد یہ وصیت ہے **ف** یہ تینوں آیتیں اعراف و مومنون و حم السجدہ میں
ہیں جو تیسری جگہہ نہیں ہیں اسہ پاک نے ان آیات میں یہ ارشاد کیا ہے کہ عاصی کے ساتھہ معاملہ ساتھہ امر معروف
کے چاہیے یہ خصلت بہت اچھی ہے اس سے اسکا تمرد دور ہو جاویگا باذن اسہ تعالی پھر یہ ارشاد کیا کہ شیطان جان
سے پناہ مانگو کہ اوسکو تمہارا احسان نہیں ہو کہ وہ بالکل تمہارے ہلاک و مارنے کے درپے رہتا ہے کہہ اوشمن
ہے تمہارا اور تمہاری باپ کا پہلے سے ابن جریر نے کہا اگر شیطان تم کو غصے میں لا کر اعراض عن الجاہل سے
روکے اور عوض لینے پر آمادہ کرے تو اللہ سے پناہ مانگو وہ جہل جاہل کا سننے والا ہے تمہارے استعاذہ کو بھی
سنتا ہے اوسپر کوئی شئے مخفی نہیں ہے جو کچھ خلق میں ہوتا ہے نزغ شیطان ہو یا استعاذہ رحمن اوسی سب کا علم
ہے ابن زید نے کہا جب یہ آیت اوتری خُذِ الْعَفْوَ الخ حضرت صلعم نے کہا اے رب غصے کی کیا علاج ہے تب یہ آیت
اتری وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ الخ دو آدمیوں نے حضرت صلعم کے سامنے دشنام بازی کی تھی ایک کو اون میں سے نہایت غصہ
آیا ناک خاک آلودہ کی فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص وہ کلمہ کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کسی نے اوس شخص سے کہا وہ بولا مجھکو جنون نہیں ہے نزغ اصل میں فساد کو کہتے ہیں خواہ
غصے سے ہو یا اور طرح پر قال تعالی وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ
عیاذ کے معنے میں التجا استعاذہ استجارہ شر سے لاذ کا استعمال طلب خیر میں آتا ہے **ف** فتح البیان میں کہا
ہے حضرت صلعم کو جو یہ حکم دیا کہ تم عفو کیا کرو یہ ایک طرح کی تیسیر ہے جسکا حکم حضرت کیا کرتے تھے صحیح میں آیا ہے يَسِّرُوْا
وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا عفو سے مراد اس جگہہ عند جمہور بعض نے کہا فضل اور وہ جو بلا کلفت حاصل ہو
عفو کہتے ہیں تساہل کو سب شے میں یعنی اخذ صدقہ میں تشدد نہ کرو یہ حکم قبل فرض زکوۃ کے تھا عرف سے وہ خصلت
جسکو عقل پسند کرے نفس اوس سے مطمئن ہو اور جسکو شارع نے معروف فرمایا ہو عطا نے کہا یعنی حکم دو لا الہ الا اللہ
کہنے کا مگر عموم اولی ہے پھر فرمایا کہ جب تو نے اونپر حجت دربارہ امر معروف قائم کر دی اور انہوں نے وہ کام نہ کیا
تو اب انسے اعراض کر اور جھگڑ مت انکی سفاہت کا بدلا سفاہت سے نہ کر کہتے ہیں آیۃ سیف ناسخ ہے اس آیت کی
عطا و ابن زید نے یوں ہی کہا ہے مجاہد و قتادہ نے کہا محکم ہے قیس بن سعد نے کہا حضرت صلعم نے حمزہ بن عبد المطلب

دیکھکر فرمایا واللہ مین ستر آدمی کو ان مین سے عوض حمزہ کے مثلہ کرونگا تب حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لائے اَخْرَجَهُ اِبْنُ مَرْدُوَيْهِ نزغ کہتے ہین وسوسہ کو اسیطرح نغز و نخس و نسغ زجاج نے کہا نزغ ادنی حرکت ہی اور شیطان کی طرف سے ادنی وسوسہ اصل نزغ فساد ہی بعض نے کہا نزغ بمعنے اغواء ہے یہ سب باہم متقارب ہین اللہ نے حضرت کو فرمایا کہ جب تم وسوسہ شیطان پاؤ اللہ سے استعاذہ کرو اوسکو دور کرنے کے لیے طرف اللہ کے ملتجی ہو یہ بات بطور فرض و تقدیر کے فرمائی ہی ورنہ حضرت صلعم وسوسہ شیطانی سے معصوم تہے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ○ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ○ جو لوگ ڈر رکہتے ہین جہان پڑ گیا اونپر شیطان کا گذر چونک گئے پہر تب ہی اون کو سوجہہ آگئی اور جو شیطانون کے بہائی ہین وہ اُنکو کہینچے جاتے ہین غلطی مین پہر وہ کمی نہین کرتے **ف** اللہ نے خبر دی ہی حال سے اہل تقوی کے کہ وہ مطیع امر تارک نہی ہین طیف و طائف دونو قراتین مشہور ہین حدیث مین بہی آئی ہین دونو کے ایک ہی معنی ہین اور بعض نے فرق کیا ہے کسی نے تفسیر بغضب کی ہی کسینے کہا مراد اوس شیطان بصرع و نحوہ ہے بعض نے کہا مراد قصد گناہ ہے بعض نے کہا گناہ کرنا ہے تذکر سے مراد یاد آوری عقاب جزیل و ثواب و وعد و وعید خدا ہے کہ اوس کو یاد کرکے توبہ و انابت و استعاذہ کرتے ہین جلد اوس سے رجوع لاتے ہین مستقیم ہو جاتے ہین حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک عورت پاس حضرت صلعم کے آئی اوسکو طیف تہا کہا اللہ سے دعا کرو کہ مجہے شفا دی فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجہکو شفا دیگا اور اگر تو چاہے تو صبر کر تجہپر کچہ حساب نہ ہوگا اوسنے کہا مین صبر کرونگی مجہپر حساب نہ ہو رَوَاهُ اِبْنُ مَرْدُوَيْهِ وَعَدَدٌ اٰخَرُ مِنْ اَهْلِ السُّنَنِ مگر سنن کا لفظ یہ ہی کہا مجہکو مرگی آتی ہے مین ننگی ہو جاتی ہون فرمایا اگر تو کہے تو دعا کرون کہ تجہکو شفا ہو اور اگر تو صبر کرے گی تو تجہکو جنت ملیگی اوسنے کہا بَلْ اَصْبِرُ وَلِيَ الْجَنَّةُ لیکن یہ دعا کرو کہ مین ننگی نہ ہوا کرون اوسکے لیے دعا کی وہ پہر ننگی نہ ہوتی تہی اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین بذیل ترجمہ عمرو بن جامع لکہا ہے کہ ایک جوان مسجد مین عبادت کیا کرتا تہا ایک عورت نے اوسپر فریفتہ ہوکر اوسکو طرف اپنی نفس کے بلایا اوسکے پیچہے پڑی رہتی یہانتک کہ قریب تہا کہ وہ اوسکے گہر مین جاوے اوسکو یہ آیت باب یاد آئی بیہوش ہوکر گر پڑا پہر ہوش مین آکر اس آیت کو یاد کیا مر گیا عمر نے آکر اوسکے باپ کی تعزیت کی رات کو دفن کیا اوسکی قبر پر مع ہمراہیون کے آکر نماز پڑہی پکار کر کہا اے جوان وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ اوسنے قبر کے اندر سے جواب دیا اے عمر اللہ نے مجہکو دو جنتین دی ہین **ف**

مراد اخوان شیاطین سے اس جگہہ انس ہین کقولہ تعالی اِنَّ المُبَذِّرِینَ کَانُوا اِخوَانَ الشَّیَاطِینِ یہ اخوان وہ لوگ
ہین جو تابع شیاطین ہوتے ہین شیطانون کی حکم برداری کرتے ہین معاصی مین اُنکے مساعد و مددگار ہین گناہون
کو سہل و خوب کرکے دکھلاتے ہین ابن کثیر نے کہا مد معنی زیادت سے ہے یعنے جہل و سفاہت مین اونکو بڑہاتے ہین
اسیطرح شیاطین مد انس ہین کچہ کوتاہی اُنکے اعمال مین نہین کرتے ابن عباس نے کہا نہ انس اپنے عمل مین مقصر
ہین نہ شیاطین اون سے باز رہتے ہین دوسرا قول یہ ہے کہ جن وحی کرتے ہین طرف اپنے اولیا کے انس سے پہر کمی
نہین کرتے یہی قول سدی وغیرہ کا بہی ہے یعنی جو لوگ شیطانون کے دوستدار ہین شیاطین اُنکی امداد سے
نہین تہکتے اُنکو شر مین اغوا کیا کرتے ہین اسلیے کہ یہ اُنکی طبیعت ہے سجیت اون سے نہین جاتی کما قال تعالی اَلَم
تَرَ اَنَّا اَرسَلنَا الشَّیَاطِینَ عَلَی الکَافِرِینَ تَؤُزُّهُم اَزًّا ابن عباس وغیرہ نے کہا تُزعِجُهُم اِلَی المَعَاصِی
اِزعَاجًا یعنے طرف معاصی کے پہیر پہار کر لاتے رہتے ہین ف فتح البیان مین ہے اللہ نے کہا اہل تقوے
کی یہ شان ہے کہ وہ اللہ پاک کے حکم کو یاد کرکے استعاذہ و التجا کیا کرتے ہین جبکہ شیطان اُنکو ذرا سا بہی چہیڑتا ہے
وسوسہ و جنون و غضب کو طیف بولتے ہین اسلیے کہ وہ شیطان کا لمہ ہے مشابہ لمہ خیال آیت اولی مین نزغ فرمایا
تہا وہ طیف سے اخف تہا کیونکہ حالت شیطان کی ساتہہ انبیا علیہم السلام کی بہ نسبت اغیار کے ضعف ہوتی ہے
مجاہد نے کہا مراد وہ آدمی ہے جو گناہ پر جہکتا ہے پہر اللہ کو یاد کرکے اوس گناہ کو چہوڑ دیتا ہے ابن عباس
نے کہا مواقع خطا کو تذکر و تفکر سے دیکہتے ہین اخوان شیاطین سے مراد فجار لوگ ہین مطلب کہ شیطان انسانکی
مد غی مین کیا کرتے ہین یہی تاویل قول ہے جمہور کا اسیپر عامہ مفسرین ہین بعض نے کہا مطلب ہے کہ جو شیاطین
اخوان جاہلین ہین یا غیر متقین ہین وہ جاہلین یا غیر متقین کی مدد کرتے ہین اونکی غوایت کو بڑہاتی ہین یہ
تفسیر قتادہ نے کی ہے یا یہ معنی کرئی یعنے جہل مین اخوان الشیاطین ہین بخلاف اوس اخوت کے جو اللہ کے
لیے ہوتی ہے کہ اوس مین مدد طاعت پر کیجاتی ہے اقتصار کتنی ہین باز رہنے کو کسی شے سے مطلب کہ شیاطین
مد کفار سے غی مین کوتاہی نہین کرتے اور نہ ضلالت سے باز رہتی ہین اور نہ کافر تذکر کرکے منتہی ہوتا ہے وَاِذَا لَم
تَاتِهِم بِاٰیَةٍ قَالُوا لَولَا اجتَبَیتَهَا ط قُل اِنَّمَا اَتَّبِعُ مَا یُوحٰی اِلَیَّ مِن رَّبِّی ۚ هٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّکُم وَ
هُدًی وَّ رَحمَةٌ لِّقَومٍ یُّؤمِنُونَ ○ جب تو لیکر نہ جاوے اونکے پاس کوئی آیت کہین کچہ چہانٹ کیون نہ لایا
تو کہہ مین چلتا ہون اوسی پر جو حکم آوے مجہکو میرے رب سے یہ سوجہہ کی باتین ہین تمہارے رب کی طرف سے اور
راہ و مہر ہے اون لوگون کو جو یقین لاتے ہین ف ابن عباس نے کہا مراد اجتبا سے اسجگہہ تلقی ہے دوسری

بار کہا مراد احداث انشاء ہی مجاہد نے کہا مراد یہ ہی کہ تونے اپنے جی سی کچھ کیون نہ نکالا یہی قول ہے قتادہ و سدی و
ابن طلحہ کا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ضحاک نے کہا معنے یہ ہین کہ تونے انکو کیون نہ لیا آسمان سی لیکر آ تا آیت
سے مراد یہان معجزہ و خارق ہی کقولہ تعالی اِن نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ
غرضکہ رسول سے یہ بات کہتی ہین کہ تم اپنی جان کو مشقت طلب آیات مین اللہ سے نہ ڈالو اس بنیاد پر کہ ہم اون کو
دیکھکر ایمان لاوینگے اللہ نے اس بات کا جواب دیا کہ مین تو کسی شی مین تقدم طرف خدا کے نہین کرتا ہون بلکہ جو
حکم خدا کا آتا ہے اوسکو بجا لاتا ہون اگر کوئی نشانی آئی تو قبول کرتا ہون اگر نہ آئے تو ابتداءً اپنی طرف سے
سوال نہین کرتا مگر اوسی صورت مین کہ خود وہ مجھکو اذن دے کیونکہ وہ حکیم علیم ہے پھر یہ فرمایا کہ یہ قرآن اعظم معجزات
اَبین دلالات اصدق حجج و بینات ہی اسلیے اوسپر اطلاق لفظ بصائر و ہدی و رحمت کا کیا ہے **ف** فتح
البیان مین کہا ہے اہل مکہ کو جب کوئی نشانی حسب فرمایش انکے نہ آتی تو کہتے کہ تم نے خود اپنی طرف سے کیون
نہ بنائی اللہ نے اسکا جواب سکھلایا کہ تم یون کہو کہ مین تو تابع وحی ہون یہ قرآن واسطے مومنون کے بصیرت و ہدایت
و رحمت ہی درجات لوگون کے علوم مین متفاوت ہین کوئی علم توحید مین وہان تک پہنچا کہ مثل مشاہدے کے ہوگیا یہ
لوگ عین الیقین والے ہین کوئی درجہ استدلال و نظر تک پہنچا یہ علم الیقین والے ہین کوئی نرا مسلمان مستسلم
ہے یعنی عامہ مومنین اصحاب الیقین ہین سو قرآن واسطے فریق اول کے بصائر ہے اور واسطے مستدلین کے ہدی اور واسطے
عامہ مومنین کے رحمت ہے ابو السعود نے کہا قرآن شریف کا بمنزلہ بصائر قلوب کے ہونا بنسبت جمیع متحقق ہے
قرآن ہی سی سب پر حجت قائم ہوتی ہی ہدی و رحمت ہونا اوسکا خاص واسطے مومنین کے ہے اسلیے کہ یہی لوگ مقتبس
اوسکی انوار کے مغتنم اوسکے آثار کے ہوتے ہین وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
جب قرآن پڑھا جاوی تو اوسپر کان رکھو اور چپ رہو شاید تمپر رحم ہو **ف** یعنے جب کوئی قرآن پڑھے اور ون پڑھ ا
ہے کہ باتین نکرین وہان سی سنین شاید دل مین ہدایت پڑے لیکن پڑھنے والا باتون کی مجلس مین پڑھنے لگے
پکارکر تو اوسکی خطا ہے لکھتے ہے **ف** ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے جب ذکر کیا کہ قرآن بصائر و ہدی و رحمت ہے
تو اب حکم دیا کہ جب قرآن پڑھا جاوی تو براہ اعظام و احترام اوسوقت سب لوگ خاموش رہین جسطرح کفار قریش
کرتے تھے وہ کام نہ کرین کیونکہ اون مشرکون کا یہ قول تھا کہ لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ الآیہ
لیکن یہ خاموشی حالت نماز فرض مین جبکہ امام جہلاً کر پڑھے موکد تر ہی جسطرح صحیح مسلم مین ابو موسی اشعری سی مرفوعاً آیا
ہے کہ امام اسلیے ہے کہ اوسکی اقتدا کیجاوی جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ پڑھے تو تم چپ ہو وکذا رواہ اہل

السُّنَنِ مِن حَدِيثِ اَبِی هُرَيرَةَ اَيضًا وَصَحَّحَهُ مُسلِمُ بنُ الحَجَّاجِ اَيضًا وَلَم يُخرِجهُ فِی كِتَابِهِ ابرہیم بن مسلم

ہجری نے ابوعیاض سے ابوعیاض نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ نماز مین باتین کیا کرتے جب یہ آیت اوتری

اور دوسری آیت تو حکم انصات کا ہوا ابن مسعود کہتے ہین ہمارا یہ حال تھا کہ بعض ہمارے بعض پر نماز مین سلام کرتے

پہر قرآن آیا یعنے آیت اب نازل ہوئی رَوَاهُ ابنُ جَرِيرٍ ابن مسعودؓ نے ایکدن نماز پڑہی کچہ لوگون کو سنا کہ امام کے

ساتھہ قرارت کرتے ہین جب نماز پڑہکر پہرے کہا اَمَا اٰنَ لَكُم اَن تَفقَهُوا اَمَا اٰنَ لَكُم اَن تَعقِلُوا کیا ابہی

تمکو وہ وقت نہین آیا کہ تم سمجھو بوجھو جب قرآن پڑہا جاوے تو چپکے اوسکو سنو جسطرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے رَوَاهُ ابنُ

جَرِيرٍ زہری نے کہا یہ آیت حق مین ایک جوان انصاری کے اوتری ہے جب حضرتؐ قرآن پڑہتے وہ بہی پڑہتا حدیث

ابوہریرہ مین آیا ہے حضرتؐ ایک نماز پڑہکر پہرے اوس مین جہر سے قرارت کی تہی فرمایا تم مین سے کسی نے اسوقت میرے

ہمراہ قرارت کی ہے ایک مرد نے کہا ہان اے رسول خدا فرمایا جب ہی مین یون کہتا ہون مجکو کیا ہو گیا ہے جو مین

قرآن مین اولجہتا ہون تب سے لوگ قرارت سے ہمراہ حضرتؐ کے جس نماز مین آپ جہر فرماتے تہے رک گئے جبکہ یہ

بات حضرتؐ سے سنی رَوَاهُ اَحمَدُ وَاَهلُ السُّنَنِ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے وَصَحَّحَهُ اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِیُّ

زہری نے کہا قرارت نہ کرے پیچہے امام کے جس نماز مین کہ وہ چلاکر پڑہے انکو قرارت امام کی کفایت کرتی ہے اگرچہ

وہ آواز امام کو نہ سنین ہان جس مین امام جہر نہین کرتا ہے اوس مین چپکے سے اپنے جی مین قرارت کرین کسی

کو مناسب نہین ہے کہ پیچہے امام کے اوسکے ساتھہ ساتھہ نماز جہر مین آہستہ آہستہ یا چلاکر کچہ پڑہے کیونکہ اللہ نے کہا ہے

وَاِذَا قُرِئَ القُراٰنُ الخ ابن کثیر نے کہا یہ مذہب ہے ایک گروہ علما کا کہ ماموم پر نماز جہریہ مین قرارت کرنا واجب نہین

ہے جس مین امام چلاکر پڑہے نہ فاتحہ اور نہ غیر فاتحہ قول قدیم شافعی کا اور مذہب امام مالک یہی ہے ایک روایت

امام احمد سے بہی یون ہی آئی ہے بدلیل ادلہ متقدمہ قول جدید مین یون ہے کہ سکتات امام مین فاتحہ پڑہے یہی

قول ہے ایک گروہ صحابہ و تابعین ومن بعدہم کا امام ابوحنیفہ و امام احمد کہتے ہین واجب نہین ہے ماموم پر قرارت

اصلا نہ سریہ مین نہ جہریہ مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے مَن كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ قِرَاءَةٌ لَهُ یہ حدیث کو امام

احمد نے اپنی مسند مین جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ حدیث موطا مین بطریق وہب بن کیسان کے جابر سے

موقوفا آئی ہے یہی اصح بہی ہے یہ مسئلہ غیر اس موضع مین مبسوط ہے امام ابوعبداللہ بخاری نے ایک مصنف علیحدہ

اس باب مین لکہا ہے وجوب قرارت کو خلف امام سریہ و جہریہ مین اختیار کیا ہے اللہ اعلم ابن عباس نے کہا سنو

اور چپ رہو یعنے نماز فرض مین یہی بات عبداللہ بن مغفل سے بہی مروی ہے عبید بن عمیر و عطا بن ابی رباح باہم باتین

کرتے تھے قاص یعنے واعظ وعظ کہتا تھا طلحہ بن عبید اللہ نے کہا تم ذکر نہین سنتے مستوجب وعید ہوتے ہو اُنہوں نے
طلحہ کیطرف نظر کرکے پھر باتین کرنے لگے طلحہ نے پھر وہی کہا پھر دیکھکر باتین شروع کین پھر کہا تو تیسری بار نظر
کرکے یہ جواب دیا کہ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ یعنے خاموشی وقت استماع قرآن کے نماز مین ہوتی ہے
نہ خارج نماز اسیطرح مجاہد نے کہا ہے کہ یہ حکم نماز مین ہے دوسرا لفظ مجاہد کا یہ ہے کہ کچھ ڈر نہین اگر کوئی شخص غیر نماز
مین بات کرے یہی قول ہے سعید بن جبیر و ضحاک و نخعی و قتادہ و شعبی و سدی و ابن زید کا کہ مراد اس آیت سے حالت
نماز ہے تیسرا قول مجاہد کا یہ ہے کہ حکم نماز اور خطبہ یوم جمعہ مین ہے عطا سے بھی یون ہی مروی ہے حسن نے کہا یعنے
فِي الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الذِّكْرِ سعید بن جبیر نے کہا انصات دن اضحی و فطر و یوم جمعہ کے اور اُس نماز مین ہے جسمین
امام پکار کر پڑھے اسکو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے کہا مراد انصات سے خاموشی ہے نماز و خطبہ مین جسطرح کہ
حکم انصات کا پیچھے امام کے اندر حال خطبہ مین آیا ہے مجاہد اسبات کو مکروہ جانتے تھے کہ جب امام کا گذر کسی
آیت خوف یا آیت رحمت پر ہو تو کوئی اوسکے پیچھے کچھ کہے بلکہ خاموش رہے حسن نے کہا جب تو پاس قرآن
کے بیٹھے تو اوسکے لیے خاموش رہ حسن نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا جسنے کان رکھی کسی
ایک آیۃ کتاب اللہ پر اوسکے لیے حسنہ مضاعفہ لکھا جاتا ہے اور جسنے اُس آیت کی تلاوت کی اوسکے لیے دن قیامت
کے نور ہوگا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَتَفَرَّدَ بِهٖ **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے ابو البقا نے کہا ضمیر فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ طرف اللہ کے
پھرتی ہے یعنے لاجلہ مگر اسمین بُعد ہے ظاہر یہ ہے کہ عائد طرف قرآن کے ہے کہتے ہین یہ امر خاص ہے ساتھ
وقت نماز کے جبکہ امام قراءت کرے لکن لفظ اس سے زیادہ تر گنجایش وار ہے عام کا اقتصار سبب پر نہین
ہوتا ہے تو پھر استماع و انصات وقت قراءت قرآن کے ہر حال مین اور ہر صفت پر سامع پر واجب ہوگا کسی نے
کہا یہ خاص ہے ساتھ قراءت حضرت صلعم کے مگر اسکی کوئی وجہ نہین ہے ظاہر امر وجوب ہے یہی قول ہے حسن و اہل ظاہر
کا بعض نے کہا ندب و استحباب ہے ابو ہریرہ رض نے کہا نماز مین پیچھے حضرت صلعم کے آواز بلند کرتے تھے دوسری روایت
یہ ہے کہ اپنے کام کاج کی باتین کرتے تھے اوسپر حکم سکوت کا ہوا جمہور مفسرین اسطرف گئے ہین کما فِي
الْمَعَالِمِ وَالْكَشَّافِ وَاَنْوَارِ التَّنْزِيْلِ وَحَاشِيَةِ الْكَمَالَيْنِ وَغَيْرِهَا رازی نے کہا یہ خطاب ہے کفار کو کہ
جب حضرت صلعم احتجاج مین انپر قرآن پڑھین اور شکر لانے صدق نبوت پر معجزہ ٹھیرائین تو انصات واجب
ہے اس بنیاد پر ہماری بحث خصوم کی ساتھ اس آیت کی ہر طرح سے ساقط ہوجاتی ہے پھر کئی وجوہ سے حمل آیت کا اس
مدعا پر تقویت بخشتی ہے پھر کہا ہے کہ اگر ہم اس آیت کو حمل کرین منع ماموم پر قراءت خلف الامام سے تو نظم فاسد

ترتیب مختل ہو جاویگی اس سے ثابت ہوا کہ حمل معنی مذکور پر اولی تر ہے اس آیت مین کوئی دلالت حالت نماز پر نہین
ہے انتہے قاضی نے اشارہ کیا ہے کہ احتجاج اونکا اس آیت کے ساتھہ ضعیف ہے بعض محشین قاضی نے کہا یعنی
مردود ہے بحدیث صحیحین لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ انتہی دوسرا لفظ حدیث کا یہ ہے کہ لَا تُجْزِئُ
صَلٰوةٌ لَمْ يُقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ اس حدیث
کا ایک شاہد ہے ابوہریرہ سے مرفوعًا اسی لفظ مذکور سے جسکو ابن خزیمہ ابن حبان وغیرہما نے روایت کیا ہے احمد
کا لفظ یہ ہے لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اس باب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین سب دلیل
ہین اسبات پر کہ پڑہنا سورۂ فاتحہ کا ہر رکعت نماز مین متعین ہے یہی مذہب ہے مالک و شافعی و جمہور علما کا تابعین
و من بعدہم سے گویا حدیث دال ہے اسپر کہ فاتحہ شروط صحت نماز سے ہے نہ زری وجبات نماز سے حنفیہ کے نزدیک
واجب ہے کہ آیت قرآن ہو تمام بحث اس مسئلہ کی فتح البیان مین مع جوابات مخالفین مرقوم ہے بہت بسط
سے ہمکو لکہا ہے شوکانی فرماتے ہین قرارت خلف امام مین سرا و جہرا اختلاف ہے لیکن سنت مطہرہ مین حکم
قرارت سورۂ فاتحہ کا خلف امام آیا ہے احادیث مذکورہ صحیحین وغیرہما مین مروی ہین اس سے معلوم ہوا کہ آیت
باب غیر فاتحہ مین آئی ہے یہ حکم ہمکو اوسی نے دیا ہے جو ہمارے پاس قرآن لایا ہے عجب الیسہ ماپک کی ہنر اگئی تو تعقل
کی نہر باطل ہو گئی یعنے نقل ثابت کے آگے عقل ناقص کا کیا کام ہے جو سمع سے ثابت ہے اور حضرت نے فرمایا ہے
وہی ٹہیک ہے آخر اس آیت کو بہی تو حضرت جانتے پڑہتے تہے واللہ اعلم بالصواب وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا

وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ

رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝ یاد کرتا رہ اپنے رب کو دل مین گڑگڑاتا
اور ڈرتا اور پکار سے کم آواز بولنے مین صبح اور شام کے وقتون اور مت رہ بیخبر جو لوگ پاس ہین تیرے رب
کے بڑائی نہین کرتے اسکی بندگی سے اور یاد کرتے ہین اسی کی پاک ذات کو اور اسیکو سجدہ دیتے ہین ف
یعنے مقرب فرشتے بہی اسکی یاد سے غافل نہین تو انسان کو اور بہی ضرور ہے اور اسکے سوا اور کسی کو سجدہ نکرے
اسجگہہ پر سجدہ آتا ہے سب قرآن مین پندرہ جگہہ سجدہ ضرور ہے سب کا ایک حکم ہے حنفی مذہب مین واجب اور
شافعی مین سنت انتہی ف ابن کثیر نے کہا اللہ امر اپنے ذکر کا اول و آخر نہار مین بہت فرمایا کرتا ہے جس
طرح کہ ان دو آیتون مین فرمایا ہے وفی قولہ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ یہ حکم نماز
پنجگانہ کی شب معراج مین فرض ہونے سے پہلے تہا کیونکہ یہ آیت مکی ہے غدو کہتے ہین اول نہار کو آصال جمع ہے

ع ۲۴ ۱۸ ۱۴

اصیل کی اصیل کہتے ہین آخر نہار کو یہ ذکر اللہ کا جی مین تضرع و خشیت و رہبت کے ساتھ چاہیے اور قول سے
نہ جہر اسی لیے یہ فرمایا ہے دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ ولہذا مستحب ہے کہ ذکر ندا و جہر بلیغ نہ ہو حضرت صلعم سے پوچھا تھا
کیا ہمارا رب قریب ہے کہ ہم اوس سے مناجات کرین یا بعید ہے کہ ہم اوسکو پکارین اوس پر اللہ نے فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ صحیحین مین ابو موسی اشعری سے آیا ہے کہ لوگون
نے آواز بلند سے بعض اسفار مین دعا مانگنا شروع کیا حضرت صلعم نے فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَرْبِعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ
لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّ الَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ
یا مراد اس آیت سے وہ مطلب ہے جو دوسری آیت مین آیا ہے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ
بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا کیونکہ مشرکین قرآن کو سنکر گالیان دیتے قرآن کے اوتارنیوالے کو اور جو اسکو لایا ہے اوسپر
اللہ پاک نے حکم دیا کہ نہ اتنا چلا کر پکار کر پڑھو کہ مشرک گالی بکین نہ اتنا چپکے پڑھو کہ تمہارے اصحاب نہ سنین
بلکہ درمیان اسرار و جہر کے پڑھو اسیطرح اس آیت مین فرمایا ہے کہ جہر بالقول نہ کرو اور غافل بھی نہ رہو بلکہ صبح
و شام ذکر مذکور کرتے رہو ابن جریر و ابن زید نے یہ زعم کیا ہے کہ مراد اس آیت سے امر ہے سامع قرآن کو وقت
استماع قرآن کے کہ وہ اس صفت پر ذکر کیا کرے سو یہ بات بعید و منافی انصات مامور بہ ہے علاوہ اسکے
مراد انصات سے انصات نماز مین ہے یا نماز و خطبے مین جسطرح کہ اوپر گذر چکا اور یہ بات معلوم ہے کہ انصات
اوسوقت افضل ہے ذکر باللسان سے خواہ سرًا ہو یا جہرًا سو ان دونون کا قول متابع علیہ نہین ہے بلکہ مقصود آیت
باب کا ابھارنا ہے بندون کو کثرت ذکر پر صبح و شام تاکہ اہل غفلت مین نہ ہون اسیلیے مدح کی ہے ملائکہ کی
کہ وہ رات دن تسبیح کیا کرتے ہین تھکتے نہین ذکر فرشتون کا اسی غرض سے فرمایا ہے کہ لوگ کثرت طاعت و
عبادت مین انکے مقتدی ہو جائین ولہذا اسجگہ سجدہ کرنا ہمارے لیے مشروع کیا گیا ہے کیونکہ فرشتون کے
سجدے کا ذکر فرمایا ہے جسطرح حدیث مین آیا ہے اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا یُتِمُّوْنَ
الصُّفُوْفَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ یہ پہلا سجدہ ہے قرآن پاک مین جو واسطے تالی اور مستمع
کے بالاجماع مشروع ہوا ہے حدیث ابو الدرداء مین حضرت صلعم سے آیا ہے کہ آپنے اس سجدے کو منجملہ سجدات قرآن
کے گنا ہے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ابن کثیر نے کہا هٰذَا اٰخِرُ تَفْسِیْرِ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ
فتح البیان مین کہا ہے خطاب حضرت صلعم کو ہے لیکن امت اوسمین داخل ہے کیونکہ یہ خطاب عام ہے سائر مکلفین
کو ذکر سے مراد عام ہے قرآن ہو یا کوئی اور ذکر منجملہ اذکار کے نحاس نے کہا اس ذکر کے معنے مین اختلاف نہین

ہے کہ مراد اوس سے اسجگہہ دعا ہے بعضون نے کہا مراد خاص قرآن ہے کہ اوسکو ساتہہ تامل و تدبر کے پہتے چپکے پڑہنے
کا امر اسلیے فرمایا ہے کہ اخفا کو بڑا دخل ہے اخلاص مین قریب ہے حسن تفکر سے داعی تر ہے واسطے قبول کے تفرع
سے مراد خوف ہے چلا کر نہ پڑہے جہر سے کم سر سے فوق تر ہے یعنے میانہ روی اختیار کرے وقت اس ذکر کا اوقات
صبح و سا ہین غدو کہتے ہین طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کو آصیل کہتے ہین بعد عصر سے مغرب تک کو ابو صخر نے
کہا آصال ما بین ظہر و عصر کو بولتے ہین ابن زید نے کہا مراد صبح و عشا ہے مجاہد نے کہا غدو آخر فجر نماز صبح تک
ہے آصال آخر عشے نماز عصر تک ہے یہ دونون وقت اشرف ہین اسلیے بالخصوص انکا ذکر کیا گیا صبحکو انسان
خواب سے جو برادر مرگ ہے اوٹہتا ہے اسلیے استقبال حالت انتباہ کا نوم سے ساتہہ ذکر کے مستحب ٹہیرا تاکہ پہلا
عمل اوسکا بعد بیداری کے یہی ذکر خدا ہو آخر دن مین انسان مستقبل نوم ہوتا ہے اسلیے اشتغال بذکر مستحب ہوا
کیونکہ وہ حالت آیندہ مشابہ موت ہوتی ہے شاید اوس نوم سے نہ جاگے تو موت اسی کے ذکر پر ہووے بعض نے کہا
صعود اعمال کا انہین دو وقت مین ہوتا ہے رات کا عمل صبح کیوقت دن کا عمل بعد عصر کے غروب تک اوپر
جاتا ہے اسلیے اول و آخر نہار مین استحباب ذکر کا مقرر ٹہیرا تاکہ ابتدا و اختتام عمل کا ذکر پر ہو اسکے سوا اور
بہی قول ہین مراد دوام ذکر اللہ ہے تاکہ شمار اسکا اہل غفلت مین نہ ہو مراد اون سے جو پاس اللہ کے ہین ملائکہ
ہین قرطبی نے کہا بالاجماع زجاج نے کہا مراد عندیت سے قرب خدا ہے یا قرب عرش اللہ عرش پر مستوی ہے علم
اوسکا ہر جگہہ ہے وہ خلق سے بذات خود جدا ہے یا مراد اللہ کے رسل ہین یا یہ وصف بطور تشریف و تکریم فرمایا ہے
کہ انکا مرتبہ بہت بڑا ہے یہ قرب انکا کرامت ہے نہ مسافت مین انکو عبودیت خدا سے استکبار نہین ہے بلکہ ہر دم
تسبیح گو ساجد مین مراد سجدے سے خضوع و ذلت ہے ذکر ملأ اعلیٰ مین تعریض ہے بنی آدم کو یہ سجدہ عزائم سجود
قرآن سے ہے احادیث و آثار صحابہ بسجود تلاوت و تعدید مواضع سجود و کیفیت سجود مین آئے ہین وہ کتب
حدیث مین مستوفی ہین انتہے تمام ہوئی تفسیر سورۂ اعراف کی ۲۵ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری روز شنبہ کو وقت عصر
کے اگر ایام تعطیل کتابت خارج کیے جاوین تو بموجب حساب بقدار کتابت معمولی ختم اس تحریر کا ۱۱ ذیحجہ
سنہ مذکور کو ہوتا ہے اصطلاح پر کہ ۱۷ رمضان روز دوشنبہ فرخندہ روز سے لکھنا اوسکا شروع کیا تھا پہر سلخ
رمضان تک پارہ ہشتم کو ختم کیا پہر ۷ ذیقعدہ روز یکشنبہ کو پارہ نہم سے آغاز کیا پہر بروز شنبہ تاریخ ۲۵
ذیحجہ کو سورت تمام ہوئی بیچ مین بوجہ اشتغال دیگر حرج کتابت رہا ہم ایوم ایک بار لکہا پہر چار دن ماہ ذیقعدہ کی
پہر گیارہ دن ذیحجہ کے اور سب حساب ناغہ ۲۵ دن ذیحجہ کے لکہا یہ مجموع مدت بعد حذف ایام ضائع شدہ ۲۹

دن ہوتے ہیں والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد اشرف البریات و
علیٰ آلہ وصحبہ اولی الفضائل والدرجات ؁

سورۂ انفال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ انفال مدنی ہے اس میں چہتالیس آیتیں ایکہزار چہ سو اکتیس کلمے پانچ ہزار دو سو چرانوے حرف ہیں بہت سے مفسرین نے اسکو بلا استثنا کسی چیز کے مدنی کہا ہے یہی قول ہے حسن و عکرمہ و جابر بن زید و عطاو عبد اللہ بن الزبیر و زید بن ثابت کا ابن عباس نے کہا یہ سورت بدر میں اُتری ہے اور کبھی یوں کہا کہ یہ سورت بدر ہے کبھی کہا کہ یہ مدنی ہے مگر سات آیات وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلیٰ اٰخِرِھَا کہ یہ مکی ہیں لکن گو یہ آیات شان میں واقعہ مکہ مکر کے اتری ہوں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مکی ہوں بلکہ نزول انکا مدینے میں واسطے یاد دہی واقعہ مکے کے ہوا ہے اسلیے یہ قول ضعیف ہے اصح وہی بات ہے کہ ساری سورت مدنی ہے فتح البیان میں کہا ہے کہ جملہ آیات اس سورت کے پانچ یا چھہ یا سات اور ستر ہیں حضرت اسکو نماز مغرب میں پڑہتے کما اخرجہ الطبرانی بسند صحیح عن ابی ایوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ تجہ سے پوچہتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اسکے رسول کے اگر ایمان رکہتے ہو جنگ میں بعضے لگے تہے اور بعضے پشت پر تہے جب غنیمت جمع ہوئی لڑنے والوں نے کہا یہ حق ہمارا ہے کہ فتح ہم نے کی اور پشتی والوں نے کہا تم ہماری قوت سے لڑے اللہ نے دونو کو خاموش کیا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے زور کسیکا پیش نہیں جاتا سو مالک مال کا اللہ ہے اور نائب اسکا رسول ہے پہر لگے سبت و ورتک یہی بیان فرمایا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے اپنی قوت سے نہ سمجہو انتہی ابن کثیر نے کہا بخاری نے کہا ابن عباس نے کہا ہے مراد انفال سے غنائم ہیں یہ سورت بدر میں اتری ہے یہ غنائم خاص تہے ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمیں کسیکا کچہ نہ تہا مجاہد عکرمہ عطا ضحاک قتادہ عطا خراسانی مقاتل بن حیان ابن زید وغیرہم اسی کے قائل ہیں کہ مراد انفال سے غنائم ہیں ایک آدمی نے ابن عباس سے پوچہا یہ انفال کیا ہیں کہا فرس و سلب منجملہ انفال کے ہے پہر پوچہا پہر یہی جواب دیا پہر بار بار سوال کیا یہانتک کہ وہ تنگ ہوئے اور کہا تم جانتے ہو کہ اس شخص کی کیا مثال ہے یہ مثل صبیغ کے ہے جسکو عمر بن خطاب نے مارا تہا عمر

بن خطاب سے جب کوئی کچھ پوچھتا کہتے لَا اٰمُرُکَ وَلَا اَنْھَاکَ پھر ابن عباس نے کہا اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کو نہیں بھیجا مگر زاجر آمر محلل محرم غرضکہ ابن عباس سے بسند صحیح ثابت ہوا ہے کہ اونہوں نے تفسیر نفل کی یہ کی ہے
کہ امام بعض لوگوں کو جو سلب و نحوہ بعد قسمت اصل مغنم کے دیتا ہے اوسکو نفل کہتے ہیں لفظ نفل سے متبادر طرف
فہم اکثر فقہا کے یہی مراد ہے واللہ اعلم مجاہد نے کہا حضرتؐ سے سوال خمس کا بعد اربعہ اخماس کے کیا تھا اوسپر
یہ آیت اوتری ابن مسعود و مسروق نے کہا ہے نہیں ہے نفل دن زحف کے نفل تو قبل التقاء صفوف کے ہوتا ہی عطا
نے تفسیر انفال کی ساتھہ فی کے کی ہے یعنے جو چیز کفار سے بے لڑے بھڑے ہاتھہ لگے وہ نفل ہے جانور ہو یا غلام یا لونڈی
یا سامان وہ چیز خاص حضرتؐ کی ہے جو چاہیں کریں اور لوگوں نے کہا کہ مراد انفال سے سرایا ہیں یعنے جو چیز امام بعض
سرایا کو بطور نفل عطا کرے زیادہ اون کے حصے سے ہمراہ بقیہ جیش کے اسی کی تصریح شعبی نے بھی کی ہے مختار
ابن جریر بھی یہی ہے کہ انفال وہ چیز ہے جو زیادہ ہو قسمت پر سبب نزول بھی اسیکا مؤید ہے امام احمد نے سعد بن ابی
وقاص سے روایت کیا ہے کہ جب دن بدر کے میرا بھائی عمیر مارا گیا تو مینے سعید بن العاص کو قتل کر کے اوسکی تلوار
جسکو ذو الکتیفہ کہتے تھے لیلی اور پاس حضرتؐ کے آیا فرمایا جا اوسکو قبض یعنے مال غنیمت میں ڈالدے مین وہان
سے پھرا اللہ ہی جانے کہ مجھکو کتنا صدمہ تھا قتل برادر اور اخذ سلب کا مین ذراہی سا چلا تھا کہ سورۂ انفال
اوتری حضرتؐ نے مجھکو فرمایا جا اپنا سلب لے دوسرا لفظ احمد کا سعد بن مالک سے یہ ہے مین نے کہا اے رسول
خدا اللہ نے آج میرا جی طرف سے مشرکوں کے ٹھنڈا کیا مجھکو یہ تلوار دیدو فرمایا یہ تلوار نہ تجھکو ملیگی اور نہ مجھکو تو اوسکو
رکھدے مینے رکھدیا مین وہان سے پھرا جی مین کہتا تھا قریب ہے کہ یہ تلوار اوسکو دیجائیگی جس نے میری طرح قتال میں
سعی نہیں کی ہے اتنے مین ایک شخص نے پیچھے سے مجھکو پکارا مینے کہا اللہ نے کوئی بات میرے حق مین اتاری
ہے فرمایا تو نے یہ تلوار مجھسے مانگی تھی وہ میری نتھی جھکی تھی اوس نے مجھکو دیدی اب اسکو تو لیجا اور اللہ نے یہ آیت
اتاری اسکو ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے بھی روایت کیا ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے ابو داؤد طیالسی کا لفظ
سعد سے یہ ہے کہ میرے حق مین چار آیتیں آئین دن بدر کے مینے ایک تلوار پائی حضرتؐ کے پاس لاکر کہا آپ یہ
مجھکو دیدین فرمایا جہان سے تو نے لی ہے وہین جاکر رکھدے دوبارہ اسیطرح فرمایا جب پھر مین نے کہا تو فرمایا جا رکھدے
اوسکو جہان سے لیا ہے اوسپر یہ آیت اوتری تمام حدیث بمقدمہ نزول وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا و
قوله تعالى اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وآیت وصیت ہے رواہ مسلم من حدیث شعبۃ بہ محمد بن اسحاق نے مالک
بن ربیعہ سے روایت کیا ہے کہ مین نے دن بدر کے تلوار ابن عائذ کی پائی اوسکو مرزبان کہتے تھے جب حضرتؐ نے لوگون

کو حکم دیا کہ جو نفل اون کے پاس ہو وہ پہیر دین تو مینے بہی وہ تلوار لاکر نفل مین ڈالدی حضرتؐ کی عادت تہی کہ سائل
کو منع نکرتے ارقم مخزومی نے اوس تلوار کو دیکہکر مانگا حضرتؐ نے اونکو دیدی رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ ابو امامہ
کہتے ہین مینے عبادہ سے حال انفال کو پوچہا کہا ہم اصحاب بدر کے حق مین آئی ہے نفل مین ہمارا اختلاف ہوا.
بد خلقی ہوئی اللہ نے انفال کو ہمارے ہاتہون سے چہین کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد کیا حضرتؐ نے درمیان مسلمانون کے
یکسان تقسیم فرمایا رَوَاهُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ احمد کا عبادہ بن صامت سے یون ہے کہ نکلے ہم ساتہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس حاضر ہوا مین بدر مین اور سامنا ہوا لوگون کا اللہ نے دشمن کو شکست دی ایک گروہ پیچہے دشمن
کے لگا انکو بہگایا اور مارا دوسرا گروہ لشکر رحمکا ... ع جمع کیا تیسرا گروہ گرد حضرتؐ کے رہا کہ کہین
دہوکے سے دشمن حضرتؐ پر نہ آ پڑے جب رات ہوئی اور لوگون کا خلط ملط ہوا تو جامعین غنائم نے کہا یہ غنیمت
ہمنے جمع کی ہے اس مین کسیکا حصہ نہین ہے دوسرے گروہ نے جو پیچہے دشمن کے گیا تہا کہا تم ہم سے زیادہ حق
دار نہین ہو دشمن کو ہمین نے بہگایا اور روکا ہے تیسرے گروہ نے کہا ہمکو یہ ڈر تہا کہ کہین دشمن دہوکے
سے نہ آ پڑے اسلیے ہم مشغول رہے اوسپر یہ آیت اوتری حضرتؐ نے وہ مال انفال سب مسلمانون مین بانٹ
دیا حضرتؐ کی عادت شریف تہی کہ جب زمین دشمن پر حملہ کرتے تو ایک ربع نفل دیتے اور جب پہرتے تو ایک
ثلث تنفیل کرتے اور انفال کو مکروہ رکہتے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ
وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ ابوداؤد ونسائی وابن جریر
وابن مردویہ وابن حبان وحاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے دن بدر کے فرمایا جو کوئی ایسا ایسا
کام کریگا اوسکے لیے ایسا ایسا ہوگا جوان قوم تہے شتابی کی نشان کے نیچے بوڑہے لوگ رہگئے جب غنائم
جمع ہوئے جوان لوگ آکر مانگنے لگے بوڑہون نے کہا ہمکو چہوڑ کر تم نہ لو کیونکہ ہم تمہاری کمک تہے تم اگر ہار
جاتے تو ہمارے ہی پاس آتے اوسپر اللہ نے یہ آیت اتاری اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ تک هٰذَا لَفْظُ ابْنِ مَرْدُوَيْهِ
پہر حال حضرتؐ نے غنائم بدر کو موجب ارادت الٰہی درمیان مسلمانون کے بلا تخمیس تقسیم فرمایا جس طرح کہ حدیث
سعد مین گذرا پہر بعد اس کے آیت خمس آئی اوس نے اگلی آیت کو منسوخ کیا مجاہد وعکرمہ وسدی اسی کے قائل
ہین ابن زید نے کہا یہ آیت منسوخ نہین ہے بلکہ محکم ہے ابو عبید نے کہا اس بارے مین آثار آئی ہین اصل انفال
جماع غنائم ہے ہان منجملہ اوسکے خمس مخصوص ہے ساتہ اہل خمس کے مطابق نزول آیت وجریان سنت معنی
انفال کے کلام عرب مین ہر وہ احسان ہے جو فاعل براہ تفضل ومہربانی بدون وجوب کے کرتا ہے یہی وہ نفل ہے.

جو الله نے مومنون کو اموال دشمن سے حلال کیا ہی اوس شئے کو الله نے اونکے لیے براہ تطفل خاص فرمایا ہے ورنہ اگلی امتون پر
یہ غنائم حرام تھے الله نے اس امت کو عنایت فرمائی یہی اصل نفل کی شاہد اس اصل کی حدیث جابر ہے صحیحین
مین کہ حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے کہا اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي الحدیث منجملہ اوسکے یہ فرمایا
وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي ابو عبید نے کہا اسی جگہہ سے جو چیز کہ امام مقاتلہ کو بطور نفل دیتا
ہے وہ تفضیل بعض جیش کی بعض پر ہوتی ہے ساتھہ کسی شئے کے سوا اونکے سہام کے یہ کام اونکے ساتھہ بقدر غنا
کے اسلام سے اور بقدر نکایت کی دشمن مین کیا جاتا ہے اس تنفیل امام مین چار سنن ہین ہر ایک سنت کیلیے
ایک جگہہ علیحدہ ہے دوسری جگہہ سے ایک سنت اوس نفل مین ہے جس مین خمس نہین ہوتا ہے وہ سلب ہے
دوسری اوس نفل مین ہوتی ہے جو بعد اخراج خمس کے غنیمت مین سے ہو تاہے اسطرح پر ہے کہ امام ایک لشکر
خرد طرف کسی زمین حرب کے بھیجے وہ وہان سے غنائم لاوے تو اسصورت مین اوس لشکر کو اوس غنیمت سے ربع
یا ثلث دیا جائیگا تیسرے نفل مین نفس خمس مین سے ہوتی ہے اسطرح کہ ساری غنیمت جمع کر کے خمس نکالا جاے
جب وہ خمس ہاتھہ مین امام کے آئے تو اوس مین سے نفل بقدر اپنی تجویز کے نکالے چوتھے نفل مین جہت
غنیمت مین ہوتی ہے قبل تخمیس کسی شئے کے اسطرح کہ راہ بتانیوالون چرواہون ہانکنے والون کو دی ان
سب صور مین اختلاف ہے شافعی نے کہا انفال یہی کہ سہم غنیمت سے قبل خمس کے کوئی شئے سوا اسکے نہ نکالی
ابو عبید نے کہا دوسری وجہ نفل کی وہ شئے ہے جو اون کے حصہ سے زیادہ ہوتی ہے خمس آنحضرتؐ مین سے اسلیے کہ حضرتؐ
کو ایک خمس الخمس ہر غنیمت سے ہے اسلیے کہ امام کو چاہیے کہ دشمن جب زیادہ ہون اور شوکت بڑہجائے اور مسلمان
اونکے مقابلہ مین کم ہون تو تنفیل مین کوشش کرے اِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور جب صورت
نہ ہو تو نفل نہ دی تیسری وجہ نفل کی یہ ہے کہ جب امام کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ کرے تو قبل لقاء عدو کے انسے
یہ کہدی کہ جو شخص کچھہ لوٹیگا وہ بعد خمس کے اوسیکا ہے تو وہ غنیمت اوسی لشکر کے مطابق شرط امام ہو جاتی ہے۔
لِاَنَّهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَزَوْا وَبِهِ رَضُوْا انتہی اور اسقول مین کہ غنائم مین تخمیس نہین ہوئی نظر ہے حدیث
علی مرتضی دربارہ دو شترجوان جو انکو خمس یوم بدر سے ہاتھہ لگے تھے رد اسقول کی ہے ابن کثیر کہتے ہین
وَقَدْ بَيَّنْتُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ السِّيَرَةِ بَيَانًا شَافِيًا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ **ف** فتح البیان مین کہا ہے
انفال جمع ہے نفل کی محرکا نفل کہتے ہین غنیمت کو یعنے وہ یہ پوچھتے ہین کہ غنائم کس کے لیے ہین کون
اس مال غنیمت کو لیگا اصل نفل بمعنے زیادت ہے غنیمت کو نفل اسلیے کہتے ہین کہ وہ اوس مقدار پر جو

اللہ نے اس امت کے لیے حلال کیا ہی اور انکی غیر پر پہلے حرام تہا زیادہ ہی یا اس جر پر زیادہ ہی جو مجاہدین کو حاصل ہوتا
ہے اسکے سوا نفل کے اور معنی بہی ہین لکن اس جگہہ یہی معنے مراد ہین تطوع کو نافلہ ہی لیے کہتے ہین کہ مقدار
واجب سے زیادہ ہوتا ہی ایک جماعت نے کہا یہ آیت منسوخ ہے بآیت وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ
خُمُسَهٗ ابن زید نے کہا محکم مجمل ہے اللہ پاک نے اسکے مصارف کا بیان آیت خمس مین کیا ہے امام کو اختیار ہے
کہ جسکو جیش مین سے چاہے جتنا چاہے قبل خمس نکالنے کے دیدے پہر اللہ نے انکو حکم دیا کہ تم اللہ پاک سے ڈرو باہم
صلح کہو مراد اس سے وصلت اسلامیہ ہے اور اللہ و رسول کے حکم کو مانو اختلاف باہمی کو چہوڑ دو اگر ایمان رکہتے
ہو کیونکہ کمال ایمان کا بدون بجالانے ان تینون امر کے نہین ہوتا ہے بلکہ اصلاً ثبوت ایمان کا واسطے غیر
ممتثل کے پایا نہین جاتا ہے جو شخص متقی نہین ہے وہ مطیع نہین اور جو مطیع خدا اور رسول نہین ہی وہ مومن
نہین ہے عطا نے کہا ہے طَاعَةُ اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَخْرَجَهٗ اِبْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ انتہی
ابن کثیر نے کہا یعنے ڈرو تم اللہ سے اپنے امور مین اور درست کرو معاملہ آپس کا ظلم و خصومت و مشاجرت
نہ کرو جو ہدی و علم اللہ نے تم کو دیا ہے وہ تمہارے لیے اوس چیز سے بہتر ہے جسکے سبب سے تم باہم جہگڑتے ہو یہ تقسیم
جو درمیان تمہارے مطابق ارادہ الٰہی براہ عدل و انصاف ہوئی ہے اسمین مطیع خدا اور رسول رہو مجاہد
وابن عباس نے کہا ہے یہ تحریج ہے طرف سے اللہ و رسول کے بابت تقویٰ و اصلاح باہمی کے سدی نے
کہا یعنے آپس مین گالی گفتہ نہ کرو ابو یعلیٰ موصلی نے انس سے روایت کیا ہے کہ حضرت بیٹہے تہے اتنے مین
آپ ہنسے دانت ظاہر ہوے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کس بات پر ہنستے ہین میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون فرمایا دو
آدمی میری امت کے سامنے رب العزت کے گہٹنون کے بل کہڑے ہوے ایک نے کہا اے رب میرے لیے اس
بہائی سے مظلمہ میرا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنے بہائی کا مظلمہ دیدے اوس نے کہا اے رب میرے حسنات سے کچہ
بہی تو باقی نہین رہا یعنے مین کہان سے دون مظلوم نے کہا ای رب یہ میرے گناہ اپنے اوپر لادے یہ کہکر
حضرت کے آنسو آنکہہ سے نکل پڑے پہر فرمایا وہ دن بڑا سخت ہے اوسدن لوگ اسبات کے محتاج ہونگے
کہ کوئی انکے گناہ اوٹہا لے اللہ تعالیٰ طالب سے فرمائیگا تو اپنی آنکہہ اوٹہا کر طرف جنت کے تو دیکہہ وہ سر اوٹہا کر
عرض کریگا اے رب مین چاندی کے شہر اور سونے کے گہر دیکہتا ہون جو موتیون سے لدے ہین یہ کس نبی کس صدیق
کس شہید کے لیے ہین اللہ فرمائیگا یہ اوسکے لیے ہین جو اسکی قیمت دے وہ کہیگا اے رب بہلا اسکی قیمت کون
دے سکتا ہے فرمائیگا تو دے سکتا ہی وہ کہیگا اے رب بہلا اسکی کیا قیمت ہے فرمائیگا تو اپنے بہائی کو مظلمہ بخشدے

وہ کہے گا اے رب مینے معاف کیا اللہ فرمائیگا پکڑ ہاتھہ اپنے بھائی کا اور جاؤ تم دونون جنت مین پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ کیونکہ صلح کرادیگا اللہ پاک دن قیامت کو درمیان مؤمنون کے

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آئے اللہ کا ڈر جائیں دل انکے اور جب پڑہیے اوسکی کلام زیادہ ہوئے انکو ایمان اور اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین جو کھڑی رکھتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین وہی ہین سچے ایمان والے انکو درجے ہین اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی آبرو کی ابن عباس نے کہا منافقون کے دلمین کچھ بھی ذکر اللہ کا وقت ادای فرائض کے نہین آتا اور نہ وہ اللہ کی آیتون پر ایمان لاتے ہین اور نہ اللہ پر توکل کرتے ہین اور جب آنکھہ سے غائب ہوتے ہین تو نماز نہین پڑہتے اور نہ زکوۃ نکالتے ہین اللہ نے خبر دی کہ یہ مومن نہین ہین پھر مومنون کا وصف بیان کیا کہ اونکے دل وقت ذکر خدا کے ڈر جاتے ہین مجاہد نے کہا وجلت کے معنے ہین فرقت یعنی فزعت وخافت یہی قول سدی وغیرہ واحد کا ہے سو جو کوئی پکا مومن سچا مسلمان ہوتا ہے وہ اللہ سے ڈر کر اوامر الٰہی بجالاتا ہے زواجر کا تارک ہوتا ہے کقولہ تعالی وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ وکقولہ تعالی وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ سفیان ثوری نے کہا کہ مینے سدی کو سنا اس آیت مین کہتے تھے یہ وہ شخص ہے کہ کوئی ظلم کرنا چاہتا تھا یا ارادہ کسی گناہ کا رکھتا تھا کسینے اوسکو کہا کہ اللہ سے ڈر او سکا دل ڈر گیا ام درداء کہتی ہین وجل یعنے خوف دل مین ہوتا ہے جیسے تیون مین آگ لگجائے کیا اس سے تیرے بال کھڑے نہین ہوجاتے ہین کہا ہان کہا جب تو یہ حالت پائے تو اوسدم اللہ کو پکار دعا او سکو دور کردیگی عائشہ کا لفظ یہ ہی نہین ہے وجل دلمین مومن کے مثل ایک شعلہ برگ کے ہے جب ڈرے کوئی تم مین تو اوس دم دعا کرے معلوم ہوا کہ دعا وقت غلبہ خوف دل کے قبول ہوتی ہے یہ آیت مثل اس آیت کے ہے وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ بخاری وغیرہ ائمہ نے اس آیت اور اشباہ اس آیت سے استدلال کیا ہے زیادت وتفاضل ایمان پر دلون مین یہی مذہب جمہور امت کا غیر واحد نے جیسے شافعی اور احمد وابو عبید

هین اسپر اجماع حکایت کیا ہی ابن کثیر نے کہا کما بیّناہ ذٰلِکَ مُسْتَقْصًی فِیْ اَوَّلِ شَرْحِ الْبُخَارِیِّ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ ابن عباس نے کہا مراد زیادت ایمان سے زیادت تصدیق ہی مراد توکل سے یہ ہی کہ سوا اللہ کے کسی سے رجا نہین رکہتے اور سوا اوس ذات پاک کے کسیکا قصد نہین کرتے اور سوا اوسکے آستانہ رحمت نشانہ کی کسی کی پناہ نہین پکڑتے اور بجز اوسکے در کے کسی سے طالب حوائج نہین ہوتے نہ سوا اوسکی کسی کیطرف رغبت کرتے ہین اونہین خوب معلوم ہے کہ جو کچہ وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا ہے ملک مین اوسی اکیلے وحدہ لا شریک لہ کا تصرف ہی بس کسیکا یہ مجال نہین ہے کہ اوسکی حکم کو پہیر دے یا اوسمین دیر لگائے تاخیر کرے وہ سریع الحساب ہے اسی لیے سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ توکل کرنا اللہ پر جماع ایمان ہی پہر اللہ نے ذکر انفاق کا کیا اس مین تنبیہ ہی اونکی اعمال پر بعد ذکر اعتقاد کے یہ اعمال شامل ہین ساری انواع خیر کو اقامت نماز حق ہی اللہ پاک کا قتادہ نے کہا مراد اقامت سے محافظت ہی مواقیت نماز و وضو و رکوع و سجود پر مقاتل بن حیان نے تلاوت قرآن و تشہد و درود کو زیادہ کیا ہے رہا انفاق سو وہ شامل ہے اخراج زکوٰۃ و سائر حقوق عباد کو خواہ وہ واجب ہون یا مستحب ساری خلق اللہ کی عیال ہے بڑا دوست اللہ کو وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ کی خلق کو نافع تر ہے قتادہ نے اس آیت مین کہا یہ اموال عاریت و ودیعت ہین پاس تمہاری قریب ہے کہ تم اون سے جدا ہو جاؤگے پہر اللہ نے ان صفت والون کو سچا مومن ٹہیرایا حارث بن مالک انصاری کا گذر حضرت صلعم پر ہوا فرمایا کہو کیسی ہو کہا سچا مومن ہون فرمایا دیکہ تو کیا کہتا ہر چیز کے لیے ایک حقیقت ہوتی ہی تیری ایمان کی کیا حقیقت ہی کہا جدا کیا ہی مین نے اپنے نفس کو دنیا سے پہر جگایا مین رات کو اور پیاسا رہا دن کو گویا دیکہتا ہون مین عرش کو اپنے رب کے آشکار اور گویا دیکہتا ہون مین طرف اہل جنت کے کہ ایک دوسرے کی ملاقات کرتے پہرتے ہین اور گویا دیکہتا ہون مین طرف اہل نار کے کہ وہ بہونکتے ہین دوزخ مین فرمایا اے حارثہ تو نے پہچان لیا اب تو اوسکو لازم پکڑے رہ تین بار یہی فرمایا رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ عمرو بن مرہ نے آیت باب مین کہا ہی کہ قرآن زبان عرب مین اوترا ہے یہ آیت اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا مثل اس قول کے ہے فُلَانٌ سَیِّدٌ حَقًّا حالانکہ قوم مین سادات ہین یا فُلَانٌ تَاجِرٌ حَقًّا حالانکہ قوم مین تجار ہین یا فُلَانٌ شَاعِرٌ حَقًّا حالانکہ قوم مین شعرا ہین درجات سے مراد منازل و مقامات جنات ہین کما قال تعالی هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مغفرت سے یہ مراد ہی کہ اللہ انکی سیئات بخشیگا انکی حسنات کا شکر مانیگا ضحاک نے کہا مراد درجات سے یہ ہی کہ بعض اہل جنت بعض پر فائق ہونگے جسکا فضل فوق ہوگا وہ آپ کو اسفل سے فائق خیال کریگا اور جو اسفل ہے وہ یہ خیال نہ کریگا کہ کوئی اوس سے بہی زیادہ فاضل ہے ولہذا

صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل علیین کو سافلین یون دیکہینگے جسطرح تم ایک تارے کو کسی افق مین
آفاق آسمان سے باقی دیکہتے ہو کہا اے رسولخدا یہ منازل انبیا ہونگی غیر انبیا کب انکو پا سکینگے فرمایا بلی والذی
نفسی بیدہ رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین دوسری حدیث ابو سعید کی نزدیک احمد و اہل سنن کے رفعاً ہے
کہ جنت والے اونچے درجے والون کو یون دیکہینگے جسطرح تم ایک کوکب غابر کو کنارہ آسمان مین دیکہتے ہو ابوبکر و عمر
اونہین مین سے ہین اور چین مین ہونگے **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ ڈرنا دل کا وقت ذکر خدا کے بسبب
استعظام الہی و ہیبت جلال خداوندی ہوتا ہے وجل کہتے ہین ڈرنے گہبرانے کو یہ دہشت و خشیت شان مومنین
کامل الایمان کی ہوتی ہے جو کہ مخلص ہوتے ہین سو یہ حصر باعتبار کمال ایمان کے ہے نہ باعتبار اصل ایمان کے
ایک شخص نے کہا مجہے معلوم ہوجاتا ہے کہ میری دعا کس دم قبول ہوتی ہے کہا کیونکر کہا جب میرے بال کہڑے ہوجاتے
ہین میرا دل دہڑکنے لگتا ہے انکہہ سے آنسو بہتے ہین وہ وقت قبولیت دعا کا ہوتا ہے اس آیت مین ذکر دل کے
ڈرنیکا کیا ہے اور دوسری آیت مین ذکر طمانیت قلب کا فرمایا ہے جمع دونون مین یون ہے کہ اطمینان بالذکر صفا
جمال سے ہوتا ہے اور وجل ذکر وعید و صفات جلال سے مراد تلاوت سے تلاوت آیات منزلہ ہے یا تعبیر ہے بدیع صنعت
خدا و کمال قدرت سے آیات تکوینیہ مین جسکو سنکر دل ایمان والون کے خشوع کرتے ہین مراد زیادت ایمان سے انشراح
صدر و طمانیت قلب و انفلاح خاطر ہے وقت تلاوت آیات کے بعض نے کہا مراد زیادت عمل ہے اسلیے کہ ایمان
ایک شے ہے نہ بڑہے نہ گہٹے لکن آیات متکاثرہ و احادیث متواترہ اسکو رد کرتی ہین اور آیت صریح ہے زیادت ایمان
مین حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ ایمان کچہ اوپر ستر شعبے ہے اعلی اون مین شہادت ہے کلمہ طیبہ کی اور
ادنی اون مین دور کرنا ہے ایذا کی چیز کا راہ سے اخرجہ الشیخان یہ دلیل ہے اسپر کہ ایمان مین اعلی ادنی ہوتا ہے
سو جب یہ بات ٹہیری تو وہ قابل زیادت و نقصان ہوا واحدی نے عامہ اہل علم سے نقل کیا ہے کہ جس کے پاس
دلائل زیادہ اور قوی تر ہونگے اوسکا ایمان بہی زیادہ تر ہوگا بعض نے کہا وہ جب کوئی نئی آیت سنتے ہین تو نیا اقرار
نئی تصدیق لاتے ہین گویا یہ زیادت ہے انکی ایمان مین توکل کرنا اللہ پر یون ہوتا ہے کہ اپنے سارے کام اسکو
سونپ دے غیر سے کوئی امید نہ رکہے اقامت نماز سے یہ مراد ہے کہ نماز فرض کو اوسکے وقت مین ساتہہ حدود و ارکا
کے ادا کرے انفاق سے یہ مراد ہے کہ زکوۃ و حج و جہاد و جمیع انواع بر و قربات مین مال خرچ کرے جو کہ نماز و صدقہ
اصل و اساس ہر خیر ہے اسلیے خاصکر انکا ذکر کیا ایسے ایمان والے بالغ اعلے درجات و اقصی غایات ایمان
ہوتے ہین حقا سے یہ مراد ہے کہ اون کو ایمان مین کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہے ابن عباس نے کہا یعنے کفر سے بری ہم

ایمانداری ہین خالص صادق ہین سعید بن جبیر نے کہا مراد درجات سے فضیلت و رحمت ہے مجاہد نے کہا اعمال رفیعہ
ہین ضحاک نے کہا الجنت مین ابن زید نے کہا مغفرت سے مراد ترک ذنوب ہے قرظی نے کہا جب تم اللہ کو رزاق
کریم کہتے سنو تو وہ جنت ہے کَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝
يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ جیسے نکالا تجھکو تیرے
رب نے تیرے گھر سے درست کام پر اور ایک جماعت ایمان والی راضی نہ تھی تجھسے جھگڑتے ہین درست بات
مین واضح ہو چکے پیچھے گویا انکو ہانکتے ہین موت کی طرف آنکھون دیکھتے ف یعنی غنیمت کا جھگڑا بھی ویسا ہی
ہے جیسے نکلتے وقت عقل کی تدبیرین کرنے لگے اور آخر صلاح وہی نکلی جو رسول نے فرمایا تو ہر کام مین یہی اختیار
کرو کہ حکم برداری مین اپنی عقل کو دخل نہ دو انتہے سمین نے کہا کاف مین کئی آخر جنگ کی بیس وجہین مین مجاہد نے
کہا یعنے جسطرح تیرے رب نے تجھکو تیرے گھر مدینے سے نکالا اسیطرح وہ نکلنے مین واسطے قتال کے جھگڑتے ہین
سدی نے کہا مراد نکلنا ہے حضرت کا طرف بدر کی مکے سے طرف مدینے کے واسطے ہجرت کی مگر اول اولی ہے
جمہور مفسرین اسی کے قائل ہین نحاس نے کہا یہ وعدہ واسطے مومنین کے حق ہے آخرت مین جسطرح کہ نکلنا تیرا گھر سے
حق و حسب ہے سو اللہ نے تجھسے اپنا وعدہ پورا کیا اور دشمن پر ظفریاب فرمایا جمل مین کہا ہے کہ نکلنا حضرت
کا اور مومنین کا واسطے غارتگری قافلے کے تھا اس مین کچھ کراہت انکو نہ تھی کراہت بعد نکلنے کے قریب بدر کی حاضر
ہوئی جبکہ انکو خبر ملی کہ قافلہ نکل گیا اور قریش بدر مین آگئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب انسے لڑنا
چاہیے کیونکہ وہ لوگ بے سروسامان نکلے تھے ارادہ لڑنے کا نہ تھا بلکہ قافلہ لوٹنے کا تھا کہنے لگے اگر ہمکو پہلے سے
خبر قتال کی دی ہوتی تو ہم سازو برگ جنگ لیکر آتے لیکن پھر انکو یہ بات ظاہر ہوگئی کہ حضرت کا ہر حکم ٹھیک ہوتا
ہے وہ جو کچھ امر کرتے ہین سو اللہ کے اذن سے کرتے ہین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ
اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ
الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ جس وقت وعدہ دیتا ہے اللہ تمکو ان دو جماعت مین سے ایک
کہ تمکو ہاتھ لگی اور تم چاہتے تھے کہ جس مین کانٹا نہ لگے وہ ملے تمکو اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو اپنے
کلامون سے اور کاٹے پیچھا کافرون کا تا سچا کرے سچ کو اور جھوٹا کرے جھوٹ کو اور اگرچہ راضی نہ ہون گنہگار۔
ف حضرت نے فرمایا تھا کہ قافلہ یا مدد ہمارے ہاتھ لگیگا لوگ جاننے لگے کہ قافلہ ہاتھ لگے اور بہتر ہوا یہی کہ کفر کا زور
ٹوٹا انتہے محمد بن اسحاق کہتے ہین قصہ بدر کا ابن عباس سے یون آیا ہے کہ حضرت نے سنا کہ ابوسفیان شام سے آتا ہے

مسلمانون سی کہا کہ اس قافلے مین اموال قریش ہین تم باہر نکلو شاید اللہ تم کو عطا کرے کچھ لوگ نکلے اور کچھ لوگ
ہو گئے اسلیے کہ انکو یہ گمان نہ تہا کہ حضرتؐ لڑنیکو نکلتے ہین ابو سفیان جب نزدیک حجاز کی پہونچا خبر لگانیکو پیچہے
چہوڑے جو قافلہ ملتا اوس سے حال پوچہتا اس ڈر سے کہ مبادا اوسکے قافلے پر کوئی آ پڑے یہانتک کہ بعض کار
سے یہ خبر ملی کہ حضرتؐ مع صحابہ کے تیرے قافلے پر آیا چاہتے ہین ناچار ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دیکر
اہل مکہ کے روانہ کیا اور کہدیا کہ قریش کو جمع کرکے لے آ اور کہہ کہ اپنے اموال اگر بچاؤ حضرتؐ مع صحابہ
مین حائل ہوئے ہین ضمضم جلد روانہ ہوا اودہر وہ گیا اودہر حضرتؐ وادی ذفران تک پہونچ گئے خبر لگی کہ قریش
واسطے منع اموال کے آتے ہین حضرتؐ نے لوگون سے مشورہ لیا ابوبکرؓ و عمرؓ نے اچہا مشورہ دیا مقداد بن عمروؓ نے
کہڑے ہو کر کہا اے رسول خدا جو حکم اللہ نے تم کو دیا ہے وہ جاری کرو ہم آپکے ساتھہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ بات
نہ کہین گے جو بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے کہی تہی اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (تو جا اور تیرا رب دونو لڑو ہم یہان ہی بیٹہے ہین)
بلکہ تم اور تمہارا رب جاؤ ہم تم دونون کے ہمراہ ہین مقاتلہ کرینگے قسم ہے اوسکی جس نے تم کو حق سے بہیجا ہے اگر
تم ہم کو برک الغماد یعنے شہر حبشہ کو لیجاؤگے تو ہم تمہارے ہمراہ چلکر لڑینگے یہانتک کہ تم وہان پہونچ جاؤ حضرتؐ
نے مقداد کو دعا دی پہر حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو تم مجہکو مشورہ دو یہ خطاب انصار کو تہا اسلیے کہ وہی لوگ
زیادہ تہے اونہوں نے عقبہ مین حضرتؐ سے بیعت کرکے یہ کہا تہا کہ ہم آپکے ذمہ داری سے بری ہین یہانتک کہ
تم ہمارے گہر پہونچو جب تم پہونچ جاؤگے تو پہر ہمارے ذمہ مین ہو ہم جسطرح اپنے بچون اور بیبیون کی نگہبانی کرتے
ہین اسیطرح تمہاری نگاہبانی کرینگے حضرتؐ کو یہ ڈر تہا کہ مبادا انکی نصرت جب ہو کہ کوئی دشمن ان کے
گہر پر چڑہکر آوے اور اپنے بلاد سے نکلکر باہر نہ چلین سعد بن معاذ نے کہا کہ شاید آپ ہم سے پوچہتے ہین فرمایا
ہان سعد نے کہا ہم تم پر ایمان لائے ہین ہم نے تمہاری تصدیق کی ہے اور اس بات کی گواہی دی ہے کہ جو کچہ
تم لائے ہو وہ سب سچ ہے اور اسپر ہم نے عہد و پیمان باندہا ہے اور سمع و طاعت کا اقرار محکم کیا ہے سو جو کچہ اللہ
نے تمکو حکم دیا ہو تم ویسا ہی کرو قسم ہے اوس کی جس نے تمکو حق سے بہیجا ہے کہ اگر تم ہمکو اس دریا کے سامنے
کروگے اور خود اوسکے اندر گہسوگے ہم بہی تمہارے ساتہہ اوس دریا مین گہس پڑینگے ہم مین سے ایک آدمی بہی پیچہے نہ
رہیگا اور ہم اس بات سے ہرگز ناخوش نہین ہین کہ کل ہمکو دشمن سے لڑنا ہوگا ہم وقت حرب کے صابر ہین وقت
لقا کے صادق ہین اور کیا تعجب ہے کہ اللہ تمکو جناب مین ایسی بات دکہائے جس سے تمہاری آنکہہ ٹہنڈی ہو
علی برکۃ اللہ چلو ہم بہی چلتے ہین حضرتؐ اس بات سے بہت خوش ہوئے پہر فرمایا چلو اللہ کی برکت پر اور خوشخبری لو

اللہ نے مجھسے ایک کا وعدہ ان دو گروہ مین سے کیا ہے ابن عباس کہتے ہین مین گویا اس دم اپنی آنکھہ سے مصارع قوم کو
دیکھہ رہا ہون بہت سے علماء سلف و خلف نے اسی طرح کہا ہے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد دو طائفہ سے ایک گروہ
ابو سفیان کا مع عیر کے ہے دوسرا گروہ ابو جہل کا مع نفیر کے اللہ نے کہا کہ ایک گروہ ان دونون مین سے تمہارا
مسخر ہو جائیگا تم اوس پر غالب ہو کر جو چاہو سو کرو قتل اسر غنیمت وہ گروہ تمکو دفع نہ کر سکیگا اس مین یاد دہی کی ہے
اپنی نعمت کی اور تم یہ چاہتے ہو کہ جو قافلہ بے سلاح ہے اوس پر ظفر یاب ہو بے لڑے بھڑے مال غنیمت کا ہاتھ
آجائے یہ قافلہ ابو سفیان کا تھا لیکن اللہ کا یہ ارادہ ہوا کہ اپنا کہا پورا کرے تم کو قافلہ سلاحدار پر فتح بخشے صنادید
قریش مارے جائین بہت سے لوگ قید مین آئین اون کے اموال کو تم لوٹو حق کو غلبہ ہو باطل مغلوب ہو یہ احیا یاد
گو مشرکون کو برا لگے قصہ وقعہ بدر کا کتب حدیث و سیر و تواریخ مین مفصل آیا ہے إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ جب لگے تم فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہونچا تمہاری
پکار کو کہ مین مدد بھیجون گا تمہاری ہزار فرشتے جنکے پیچھے لگے آوین اور یہ تو دی اللہ نے خوشخبری اور تا چین
پکڑین دل تمہارے اور مدد نہین مگر اللہ سے اللہ زور آور ہے حکمت والا **ف** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین دن
بدر کے حضرت صلعم نے طرف اپنے اصحاب کے دیکھا کچھ اوپر تین سو آدمی تھے مشرکون کیطرف نظر کی وہ ہزار یا زیادہ تھے
اپنی چادر و ازار مین رو بقبلہ ہو کر کہا اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اے اللہ پورا کر وعدہ اپنا مجھسے دو بار اسیطرح
کہا پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَلَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا یہانتک اللہ
پاک سے فریاد و دعا کی کہ چادر دوش سے گر گئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آکر چادر اوٹھائی پھر پیچھے سے تھام کر کہا ای
نبی اللہ کے کافی ہے اتنا کہنا رب سے وہ تمسے اپنا وعدہ پورا کریگا اوسپر اللہ نے یہ آیت اتاری جب سامنا دشمن کا ہوا
اللہ نے مشرکون کو شکست دی ستر آدمی اونکے مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے حضرت صلعم نے ابو بکر و عمر و علی سے مشورہ لیا کہ کیا
کرنا چاہیے ابو بکر نے کہا ای رسولخدا یہ بنی العم و عشیرہ و اخوان ہین میری راے یہ ہے کہ فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا جاے
جو کچھ ہمنے انسے لیا ہے وہ ہمارے لیے قوت ہے کفار پر اور شاید اللہ انکو ہدایت دے تو پھر یہ ہمارے بازو ہون گے حضرت صلعم نے
فرمایا ای عمر بن خطاب تم اپنی راے کہو یہ کہتے ہین مینے کہا میری وہ راے نہین ہے جو ابو بکر کی راے ہے لیکن میری یہ راے
ہے کہ فلان کو مجھے سپرد کرو مین اوسکی گردن مارون وہ عمر کا رشتہ دار تھا اور عقیل پر علی کو قدرت دو کہ وہ اوسکی
گردن مارین اور حمزہ کو اوسکے فلان بھائی پر متمکن کرو کہ وہ اوسکی گردن مارین تا کہ اللہ بھی جانے کہ ہمارے دلون

مین کچھ طرفداری مشرکون کی نهین ہے یہ سب سردار و سالار ہین اہل شرک کے حضرت نے ابوبکر کی بات مانی سیری نہانی
فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا روز فردا جب مین پاس حضرت و ابوبکر کے گیا دیکھا دونو رو رہے ہین مین نے کہا آپ اور آپکے
صاحب کیون روتے ہین اگر مین بھی رونا پاؤن تو روؤن اور اگر نہ روسکون تو رونیکا مونہہ بناؤن حضرت نے کہا
شخص سے کہا جسنے فدیہ لینے کی صلاح دی تھی کہ تمہارا عذاب مجھپر اس درخت سے بھی قریب تر عرض کیا گیا
درخت اسجگہہ قریب تھا حضرت سے اور اللہ نے یہ آیت اتاری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ
الى قوله فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا پھر جب احد کا دن آیا عوض فدیہ لینے کے دن بدر کے سزا پائے ہوے ستر نفر انکے
مارے گئے اصحاب حضرت کو چھوڑ کر بھاگ گئے ٹوٹی ہوئی حضرت کے چار دانت سامنے کے ٹوٹ گئے بیضہ سر پر ٹوٹ گیا خون
مونہہ پر بہنے لگا اللہ تعالی نے یہ آیت بھیجی أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا قُلْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنے بسبب تمہارے فدیہ لینے کے رواہ ابوداود
ومسلم والترمذی وابن جریر وابن مردویہ لفظ مردفین کے یہ معنے ہین کہ یردف بعضهم بعضا ابن عباس
نے کہا یعنے متتابعین یا مراد وردف ہے اسجگہہ بخدمت سے یعنے مدد مجاہد و ابن زید و ابن کثیر قاری نے کہا ای ممدین
دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے وراء کل ملک ملک کسیکے کہا بعضهم علی اثر بعض یہی قول ابو ظبیان و ضحاک و
قتادہ کا ہے ابن جریر علی مرتضی سے راوی ہین کہ نازل ہوے جبریل علیہ السلام ہزار فرشتون مین جانب راست
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اوسی طرف ابوبکر تھے اور اترے میکائیل ہزار فرشتون مین جانب چپ پر اور اسطرف مین
تہا یہ اسناد اگر صحیح ٹہیرے تو ثابت ہو کہ ہزار کے ساتھہ ہزار دیگر تھے اسیلیے بعض نے لفظ مردفین کو بفتح دال مہملہ پڑہا
ہے واللہ اعلم لیکن مشہور ابن عباس سے یہی ہے کہ کل ہزار فرشتے مددگار تھے پانسو ہمراہ جبریل علیہ السلام کے تھے اور پانسو
ہمراہ میکائیل علیہ السلام کے ابن عباس کہتے ہین مالک مسلمان بھی ایک مشرک کے دوڑتا تھا کہ اتنے مین آواز ایک
چابک اوپر اسکے سنی کہ وہ کہتا ہے اقدم حیزوم دیکھا تو وہ مشرک چت ہو چابک کے سامنے گرپڑا اور اسکا نتھنا
شق ہو گیا ساری مشرکون کی یہی گت ہوئی ایک انصاری نے آکر حضرت سے یہ قصہ کہا فرمایا تو نے سچ کہا یہ مدد تیسرے
آسمان کی ہے غرضکہ اوسدن ستر نفر مارے گئے اور ستر نفر گرفتار ہوے بخاری نے باب شہود الملائکۃ بدرا مین معاذ
بن رافع سے روایت کیا ہے کہ جبریل پاس حضرت کے آئے کہا تم اہل بدر کو کیا جانتے ہو کہا وہ افضل مسلمین ہین یا کوئی
اور کلمہ قریب اسکے فرمایا جبریل نے کہا اسیطرح وہ ملائکہ افضل ہین جو حاضر بدر ہوے بخاری منفرد ہین ساتھہ اس روایت
کے اسکو طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث رافع بن خدیج سے روایت کیا ہے لیکن وہ خطا ہے صواب یہی ہے جو روایت بخاری

ہے واللہ اعلم صحیحین مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے عمرؓ سے کہا جبکہ اونہون نے مشورہ قتل حاطب بن ابی بلتعہ کا دیا کہ وہ حاضر بدر تھا
تو کیا جانے شاید اللہ پاک اہل بدر پر مطلع ہوا اور کہا اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم ف اللہ نے کہا فرشتون کا
بھیجنا اور تم کو اس امر کا اعلام کرنا بطور بشارت و طمانیت دلکی ہو ورنہ اللہ قادر ہے کہ تمکو تمہارے اعداء پر نصرت بخشے
کیونکہ نصرت طرف سے اللہ کے بے اس مدد کے بھی ہو سکتی ہے کما قال تعالی فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب
الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارها ذلك
ولو يشاء الله لانتصر منهم ولكن ليبلو بعضكم ببعض والذين قتلوا في سبيل الله فلن يضل اعمالهم
سيهديهم ويصلح بالهم ويدخلهم الجنة عرفها لهم وقال تعا وتلك الايام نداولها بين الناس
ليعلم الله الذين امنوا ويتخذ منكم شهداء والله لا يحب الظلمين وليمحص الله الذين امنوا
ويمحق الكافرين ان حکمتون کے لیے اللہ نے جہاد کفار کا ہاتھ سے مومنین کے شروع کیا ہے ورنہ اگلی امتون کو جنہون
نے انبیا کو جھٹلایا تھا اللہ نے عقوبت عامہ فرمائی تھی جسطرح کہ قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور عاد اولی کو دبور
سے اور ثمود کو صیحہ سے اور قوم لوط کو خسف و قلب و حجارہ سجیل سے اور قوم شعیب کو یوم الظلہ سے ہلاک کیا پھر جب موسی
علیہ السلام مبعوث ہوئے اور اللہ نے انکو دشمن فرعون کو مع اوسکی قوم کے دریا مین غرق کردیا پھر موسی علیہ السلام
پر توریت اوتاری اوسمین قتال کفار کو شروع کیا اور یہ حکم بقیہ شرائع مین بعد موسی کے مستمر رہا کما قال تعالی
ولقد اتینا موسی الکتاب من بعد ما اهلکنا القرون الاولی بصائر مومنون کا کافرون کو قتل کرنا
بڑی اہانت تھی کفار کی اور بڑی شفا واسطے صدور مومنین کے جسطرح اللہ نے اس امت کے مومنون کو فرمایا ہے
قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم ويخزهم وينصركم عليهم ويشف صدور قوم مومنين اسی
جگہ سے صنادید قریش ہاتھ پر اپنے اون اعداء کے مارے گئے جن کیطرف نظر حقارت سے دیکھتے تھے اس مین قریش
کی اہانت و نکایت ہوئی اور حزب ایمان کا جی ٹھنڈا ہوا جیسے قتل ہونا ابو جہل کا معرکہ قتال و حومۂ وغا مین
بڑی اہانت تھی اوسکی اگر فراش پر کسی قارعہ یا صاعقہ و نحو ذلک سے مرجاتا جسطرح کا ابولہب لعنہ اللہ عدسہ سے مر گیا
کوئی قریب اوسکا اوسکے پاس نہ گیا بلکہ دور سے پھر پانی ڈالا اور لتنے پتھر پھینکے کہ وہ ٹپ گیا اسی لیے فرمایا کہ اللہ
زور آور ہے یعنے عزت اللہ کو اور اوسکے رسول اور مومنون کو ہے دنیا و آخرت مین لقوله تعالی انا لننصر رسلنا
والذين امنوا في الحيوة الدنيا ويوم يقوم الاشهاد حکیم فرمایا کہ اللہ حکیم ہے یعنے صاحب حکمت باوجود
اسکے کہ وہ مارد ہلاک کفار پر بلا وقوت خود قادر ہے مگر قتال کفار کا شروع کیا ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ

ہے مسلمانون نے جب جانا کہ گروہ ہتھیار بند سے لڑنا ضرور ہی اللہ کا یہی امر و ارادہ ہی اور دیکھا تو آپ کو کم اور انکو بہت
پایا تو اللہ سے فریاد رسی کرنے لگے اور بعض نے کہا کہ مستغیث نری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اللہ نے وہ قصہ
انکو یاد دلایا اور اپنی مدد دہی کا ذکر کیا مجاہد نے کہا ایک ہزار ملائکہ سی زیادہ مدد حضرت کی نہین کی گئی
ذکر تین ہزار یا پانچ ہزار کا فقط بطور بشارت کے کیا گیا ہے سلیمان جمل کہتے ہین کہ سوا بدر کے لڑنا ملائکہ کا کسی وقعہ
مین ثابت نہین ہوا ہان نزول ملائکہ کا بطریق تکثیر عدد مسلمین ہوتا تھا جسطرح کہ حنین مین اتفاق ہوا
لکن مقاتلہ کسی جگہہ نہین کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دن بدر کی ہم کو کچھ شک اسمین نہین ہے کہ ملائکہ ہمارے
ہمراہ تھے اور بعد بدر کے پھر خدا جانے کچھ بہی ہو ناصر علی الحقیقۃ اللہ ہے فرشتون کو کچھ اختیار اس امر مین نہین
ہے وہ تو ایک سبب ہین منجملہ اسباب نصر کے جسکو اللہ نے سبب مدد ٹھیرایا تھا اس آیت مین تنبیہ ہی اس بات
پر کہ مسلمان پر واجب ہے کہ توکل نہ کرے مگر اللہ پر جمیع امور مین اور واثق بغیر اللہ نہ ہو کیونکہ ظفر و عنایت سب
اللہ کے ہاتھ مین ہے اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم
بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ○ جسوقت
ڈالدی اونگھہ اپنی طرف سے تسکین اور اوتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اوس سے تم کو پاک کرے اور دور کرے تم
سے شیطان کی نجاست اور محکم گرہ دی تمہارے دلپر اور ثابت کرے تمہارے قدم **ف** جب دو لشکر مقابل
ہوئے رات کو مسلمانون کو حاجت غسل ہوگئی اور پانی پینے کا بہی نہ تہا اور زمین ریت تھی جہان پاون پہنستے
صبحکو لڑائی درپیش یہ چیزین دیکھکر مسلمان ڈرے کہ آثار شکست کے ہین اوسوقت باران کامل برسا کہ غسل
و پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور ایک اونگھہ آپڑی اوس سے جو چونکے تو دل کا خوف جاتا رہا اسمین اللہ نے
اپنی نعمت یاد دلائی کہ دیکھو کس طرح تم پر ہم نے اونگھہ ڈالدی جسکے سبب سے وہ ڈر جو کثرت عدو سے تمکو تہا جاتا
رہا اسیطرح دن احد کے بہی اتفاق ہوا تہا کما قال تعالی ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ
طَائِفَةً مِّنكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ الآیۃ ابو طلحہ کہتے ہین مین انہین مین تہا جنکو دن احد کے
اونگھہ آئی تھی کئی بار میرے ہاتھ سے تلوار گر پڑی پھر لیتے اوٹھائی لیتے دیکھا کہ وہ نیچے اپنی ڈھالون کے
جہکے جاتی تھی علی مرتضے کہتے ہین ہم مین دن بدر کے کوئی سوار نہ تہا مگر مقداد اور سبکو ہم دیکھتے تھے وہ سوتا تہا
مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نیچے ایک درخت کے نماز پڑہتے تھے اور روتے تھے یہانتک کہ صبح ہوئی ابن مسعود کہتے
ہین اونگھنا لڑائی مین امن ہے طرف سے اللہ کے اور نماز مین طرف سے شیطان کے ہے قتادہ نے کہا اونگھہ

سر مین ہوتی ہے اور نیند دل مین ابن کثیر نے کہا یہ اونگہہ اون کو دن احد کی ہوئی تہی یہ ماجرا مشہور ہے رہا دن بدر
کا سو یہ آیت سیاق قصہ بدر مین ہی دلیل ہے وقوع نعاس پر اس دن بھی یہ نعاس واسطے مومنون کے وقت شدت
باس کے اسلیے تہی تاکہ دل اونکے اللہ کی مدد پر مطمئن ہوجائین یہ ایک رحمت و نعمت تہی اللہ کی اونکے حال
پر کما قال تعالی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا صحیح مین آیا ہے کہ حضرت صلعم دن بدر کے مع صدیق
کے ایک جھونپڑی مین دعا کرتے تہے اتنے مین حضرت کو جھونک نیند کا آنے لگا چونک کر تبسم فرمایا اور
کہا اے ابا بکر خوش ہوجاؤ یہ جبریل موجود ہین اون کے دانتون پر گرد ہے پہر دروازہ عریش سے نکلے اور آیت
پڑہتے تہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ابن عباس کہتے ہین جب حضرت صلعم طرف بدر کے چلے درمیان
مشرکین اور درمیان پانی کے ایک ٹیلہ ریت کا تہا اوس دن مسلمانون کو ضعف شدید پہونچا شیطان نے
اونکے دلون مین غیظ ڈالا یہ وسوسہ کیا کہ تم آپ کو اللہ کا دوستدار شمار کرتے ہو اور تم مین اللہ کے رسول موجود ہین
حالانکہ مشرکین پانی پر غالب آگئے اب تم حالت جنابت مین نماز پڑہوگے اللہ پاک نے خوب ہی پانی برسایا مسلمانون
نے پیا اور نہا دہو کر پاک ہوگئے وہ رجز شیطان دور ہوگیا ریت سبب باران کے سخت پڑگئی آدمی و جانور سب اوسپر
بخوبی طرف قوم کے چلے اللہ نے واسطے امداد حضرت اور مومنون کے ہزار فرشتے بھیجے اسی کے لگ بہگ ابن عباس
و قتادہ و ضحاک و سدی نے بھی ذکر کیا ہے ابن کثیر نے اسجگہہ کئی روایات لکھی ہین سب کا حاصل مطولاً و مختصراً ایک
ہی ہوتا ہے مراد تطہیر سے پاک ہونا ہے حدث اصغر یا اکبر سے یہ تطہیر ظاہری ہوئی اور دور کرنا وسوسہ شیطان اور خاطر
سوء کا دل سے تطہیر باطن ہوئی جسطرح کہ اللہ نے حق مین اہل جنت کے فرمایا ہے عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ
خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ یہ زینت ظاہری ہوئی وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا یعنے مطہر
غل یا حسد یا تباغض سے یہ زینت و طہارت باطن ہوئی پہر دل کو مربوط کیا یعنے صبر اور اقدام سے مجادلہ
اعدا پر یہ شجاعت باطن ہوئی اور ثابت رکہنا اقدام کا شجاعت ظاہری ہوئی واللہ اعلم **ف** فتح البیان نے
کہا ہے مراد نعاس سے نوم خفیف ہے یہ اونگہہ اوس رات کو آئی جسکی صبح کو لڑائی ہونیوالی تہی اوس اونگہہ سے
دو فائدے ہاتھ لگے ایک استراحت واسطے قتال کے دوسرے زوال رعب کا اون کے دلون سے اور بعض نے کہا یہ اونگہہ
وقت التقاء صفین آئی تہی اسیطرح کا قصہ سورۂ آل عمران مین بھی دن احد کے گذر چکا ہے غرضکہ یہ اونگہنا
دو بار ہوا تہا ایک احد مین دوسرے بدر مین کسی نے کہا یہ اونگہہ حکم معجزے مین تہی اسلیے کہ ایک امر خارق عادت تہا
پہر پانی برسا بعد اونگہہ کے یا قبل اوسکے کفار نے سبقت کر کے پانی پر قبضہ کر لیا تہا مسلمان بے آب ہوگئے تہے

اللہ نے شب بدر مین خوب پانی برسایا جس سے غبار بیٹھ گیا ریت سخت پڑ گئی چلتے پہرتے دل پاؤن زمین پر جمنے
لگے ورنہ پہلے قدم ریت مین دہنستے تہے مگر سیرت ابن اسحاق وغیرہ مین یون ہے کہ سابق طرف آپکے مسلمان تہے
اور قریش بسبب بارش کے سابق الی الماء نہوسکے مراد تطہیر سے رفع حدث وجنابت ہے اور مراد رجز شیطان سے
وسوسہ خاطر ہے جیسے کفار سے بسبب کثرت عدد وعُدد ڈر کر ہمت ہارے جاتے تہے گویا طرف موت کے ہانکے
جاتے ہین اللہ نے اونکے دلون کو نصر ولیقین سے باندہا دل قوی ہوگئے مواطن حرب وقتال مین ثابت نکلے معارک
جدال مین استوار وہموار رہے اِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي
قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۞ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۞ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَ
أَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ۞ جب حکم بہیجا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مین ساتہہ ہون تمہارے سو تم دل ثابت
کرو مسلمانون کے مین ڈال دونگا دلمین کافرون کے دہشت سو مارو اوپر گردنون کے اور مارو انکی پور پور یہ اسواسطے
کہ وہ مخالف ہوے اللہ کے اور اسکے رسول کے اور جو کوئی مخالف ہوا اللہ کا اور اوسکے رسول کا تو اللہ کی مار سخت
ہے یہ تو تم چکہہ لو اور جان رکہو کہ منکرون کو ہے عذاب دوزخ کا کافرون کے دل قابل نہین فرشتون کے
الہام کے سو رعب ڈالنا اپنی طرف لیا اور مسلمانون کے دل ثابت کرنیکو حکم فرمایا اوس جنگ مین فرشتے انہون نے بہی
لڑے مین انتہے ابن کثیر نے کہا یہ ایک مخفی نعمت تہی جسکو اللہ نے ظاہر کیا تاکہ اوسکا شکر بجا لائین یعنے اون فرشتون
جنکو واسطے مدد نبی اور مومنین کے بہیجا تہا یہ حکم دیا کہ تم مسلمانون کے دلکو بہی مضبوط کی دو اور خود بہی اونکی مدد کرو اور
اونکے ہمراہ ہوکر لڑو اور اُنکے گروہ کو بڑہاؤ یہ اسطرح پر ہوتا تہا کہ فرشتہ پاس ایک صحابی کے آتا اور کہتا کہ مینے
مشرکون کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر یہ مسلمان ہمپر حملہ کرینگے تو ہم بہاگ اُٹہینگے پہر مسلمان آپس مین اسکا چرچا کرتے
اونکے دلون کو قوت وطاقت آتی ہے کذا ابن جریر پہر فرمایا کہ سر کو توڑو گردن کو کاٹو اطراف کو قطع کرو مراد ہاتہ
پاؤن ہین ربیع بن انس نے کہا لوگ دن بدر کے کشتگان دست ملائکہ کو پہچانتے تہے کسی کا سر گردن پر سے
اُڑا دیا تہا اور کسی کے پورون پر ضرب پہونچائی تہی جیسے کہ آگ سے جلا دیتے ہین اور داغ پڑ جاتا ہے ابن عباس
کہتے ہین ابوجہل نے کہا تہا کہ ان مسلمانون کو یکبارگی قتل نہ کرو بلکہ پکڑ لو تاکہ جو کچہ طعن انہون نے تمہارے دین
مین کی ہے اور لات وعزی ہی پر غضب کیے ہین وہ انکو جتلا دو اوسپر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ تم اونکے اعناق و
بنان قطع کرو ہم انکے دل مین تمہارا رعب ڈالدینگے چنانچہ درمیان اونہتر آدمی کی ابوجہل مارا گیا اور عقبہ بن

ابی معیط گرفتار ہوکر بطور مقتول ہوا یہ سب ستر نفر مارے گئے اللہ نے فرمایا یہ اسلیے ہوا کہ یہ ایک شق مین رہے اور شرع و
ایمان کو دوسرے شق مین چھوڑ دیا سوا اللہ اپنے مخالف و عدو پر غالب ہوتا ہے کوئی شے اوس سے فوت نہین ہوتی نہ کوئی
شے سامنا اوسکے غضب کا کر سکتی ہے [illegible] پھر کفار کو خطاب کیا ۔ کہ لو اب عذاب
ذنکال دنیا کا چکھو اور آخرت مین عذاب آگ کا الگ ہے گا **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے اللہ نے فرشتون کو حکم
بھیجا کہ مین نصرت و معونت سے تمہارے ساتھ ہون ابو امامہ بن سہل کہتے ہین میرے باپ نے مجھسے کہا اے بیٹے ہم نے
دن بدر کے دیکھا کہ ایک شخص ہم مین سے تلوار طرف مشرک کے اوٹھاتا ہے ابھی تلوار اوسکی نہین لگی کہ سر
اوسکا تن سے جدا ہو گیا مراد تثبیت سے یہ ہے کہ جسطرح شیطان کو قوت القائے وسوسۂ شر کی دل مین ابن آدم کے
ہے اسیطرح فرشتے کو قوت القائے خاطر خیر کی دل مین انسان کے ہے سو القائے شیطانی کا نام وسوسہ ہے اور
القائے فرشتہ کا نام لمہ و الہام ہے فَذٰلِكَ هُوَ التَّثْبِيْتُ رعب سے مراد خوف ہے یعنے کفار کو مارے ڈر کے ثبات
نہ ہوگا یہ اللہ پاک کا ایک احسان تھا حال پر مومنون کے کہ کافرون کے دل مین اونکا رعب و خوف ڈالدیا تھا بعض
نے کہا فرشتون کو لڑنا بنی آدم کا سا نہین آتا ہے اسلیے اللہ تعالی نے انکو طریقہ قتال کا بتایا کہ گردن پر اور انگلیون پر
مار دو یہ اسلیے کہ جب سر اوڑ گیا یا ہاتھ پاؤن کٹ گئے تو اب دشمن لڑ نہین سکتا ہے اللہ نے حکم دیا ضرب اعلی جسد
کا کہ وہ سر ہے کہ مار نہین ہلاک انسان ہے اور حکم دیا ضرب ضعف اعضا کا کہ تو پر مین انگلی ضرب مین تعطیل حرکت
انسان ہے ہر عضو جسد انسان اسکو دخل ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اے ایمان والو جب بھڑو تم کافرون سے میدان جنگ مین تو مت دو انکو
پیٹھ اور جو کوئی انکو پیٹھ دے اوسدن مگر یہ کہ ہنر کرتا ہو لڑائی کا یا جا ملتا ہو فوج مین سو وہ لے پھرا غضب اللہ کا اور اسکا
ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہہ جا ٹھیرا یعنے جب مقابلہ میدان مین ہو تو بھاگنا اشد گناہ ہے اور جو ڈر ہو یا غارت تو
بھاگنا بہتر ہے انتہے اللہ نے میدان جنگ سے بھاگنے پر وعید آگ کی سنائی مگر اسصورت مین کہ وہ بھاگنا کسی گھات
کے لیے یا دوسرے گروہ کی مدد کے لیے ہو مثلاً بھاگنے سے دشمن کے خیال مین یہ ڈالے کہ اوس سے ڈر کر بھاگا ہے پھر موقع
ہو پچھڑ کر اور پھر کر اوسکو قتل کرے کہ اسطرح کا بھاگنا لابأس ہے سعید بن جبیر و سدی بھی اسکے قائل ہین یا ایک
سریہ سے نکلکر طرف امیر لشکر یا امام اعظم کے جاوے کہ اسطرح کا بھاگنا داخل رخصت ہے ابن عمر کہتے ہین مین
ایک لشکر غزوہ مین تھا منجملہ لشکرہاے حضرت ﷺ کے لڑنے مین لوگ یکسو ہو گئے مین بھی انھین مین تھا جو ہٹ آئے تھے

ینے کہا اب کیا کرین ہم تو لڑائی مین سے بہاگے اور خدا کا غصہ لیکر پہرے اگر شہر مین پہونچ جائین تو رات وہین بسر کرین پہر ہم نے کہا نہین بلکہ اپنی جانون کو حضرتؐ پر عرض کرین اگر ہماری لیے توبہ ہو بہتر ورنہ پہر جلدین ہم نماز صبح سے پہلے پاس حضرتؐ کے آئے حضرتؐ نکلکر کہا مَنِ الْقَوْمُ یعنے تم کون لوگ ہو ہمنے کہا نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ یعنے ہم بہگوڑے ہین فرمایا لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ اَنَا فِئَتُكُمْ وَاَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ یعنے بلکہ تم مکرر حملہ کرنیوالے ہو مین تمہارا اور سب مسلمانون کا گروہ ہون ہمنے حضرتؐ کا ہاتھ چوما رَوَاهُ اَحْمَدُ وَهٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ابن ابی حاتم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر حضرتؐ نے یہ آیت پڑہی اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ اہل علم نے کہا یعنے عکارون کے یہ ہین کہ اَلْعَطَّافُوْنَ ابو عبید جب بین فارس کے پل پر بسبب کثرت جیش ناحیہ مجوس مارے گئے تو عمر بن خطاب نے فرمایا اگر میرے پاس آجاتا تو مین اسکا لشکر ہوتا پہر کہا اے لوگو مین تمہاری فوج ہون مجاہد کا لفظ یہہ ہے عمر نے کہا اَنَا فِئَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ ضحاک نے کہا مراد متحیز سے وہی جو بہاگ کر پاس حضرتؐ و اصحاب کے آیا اسیطرح آجکے دن جو کوئی بہاگ کر پاس امیر یا اصحاب کے آئے وہ متحیز ہے رہا بہاگنا بغیر کسی سبب کے ان اسباب مین سے سو وہ حرام و کبیرہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے بچو تم سات ہلاک کرنیوالی چیزون سے کہا وہ کیا ہین فرمایا پیٹھ پہیرنا دن لڑائی کے الحدیث لہذا اللہ نے کہا کہ لے پہرا وہ غصہ اللہ کا اور اسکا ٹہکانا دوزخ ہے ثوبان نے رفعًا کہا ہے تین چیزین ہین کہ نفع نہین کرتا ساتھ اون کے کوئی عمل شرک باللہ و عقوق والدین و فرار من الزحف رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَهُوَ غَرِيْبٌ جِدًّا ایک مدت یہ ہے کہ فرار صحابہ پر حرام تہا اسلیے کہ جہاد اونپر فرض عین تہا یا خاص انصار پر حرام تہا کیونکہ اونہونے بیعت کی تہی سمع و طاعت پر حالت نشاط و کراہت مین بعض نے کہا مراد اس آیت سے خاص اہل بدر مین ایک جماعت صحابہ و تابعین کی اسیطرف گئی ہے اسلیے کہ انکا کوئی گروہ شوکت دار سوا انکی جماعت کے نہ تہا جسطرح کہ حضرتؐ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ لہذا حسن بصری نے کہا ہے کہ یہ حکم دن بدر کے تہا آج اگر کوئی طرف اپنے گروہ یا شہر کی آئے اور بہاگ آئے تو اسپر کچھ ڈر نہین ہے یزید بن ابی حبیب کہتے ہین اللہ نے آگ واجب کی تہی بہاگنیوالے پر دن بدر کی لیکن جب دن احد کا آیا تو فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ الٰى قَوْلِهٖ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ پہر بعد سات برس کے دن حنین کا آیا اللہ نے کہا ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْنَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ ابو سعید نے کہا یہ آیت حق مین اہل بدر کے اوتری ہے ابن کثیر کہتے ہین یہ منافی اسکو نہین ہے کہ فرار زحف سے غیر اہل بدر پر بہی حرام ہو گو نزول آیت کا حق مین اہل بدر ہی کے ہوا ہے اسلیے کہ حدیث

متقدم ابو ہریرہ در بارہ سبع موبقات گذر چکی ہے کما ھو مذھب الجماھیر واللہ اعلم انتہی مین کہتا ہون
فتح البیان مین بھی اسی عموم کو ترجیح دیا ہے اور یہی راجح ہے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص
سبب کا یہ ضابطہ مقبول طائفہ اہل اصول ہے وللہ الحمد اصل معنے زحف کی نزدیکی ہے جیسے کم کم جیسے سرین
کے بل سرکنا پھر سر چلنے والے کو طرف جنگ کے زاحف کہنے لگے اللہ نے مومنون کو نہی کی پشت پھیرنے سے
مقابلہ کفار مین وقت ملاقات کے ظاہر آیت عموم ہے حق مین ہر مومن کے ہر زمانہ ہر حال مین مگر وقت تحرف
یا تحیز کے ایک جماعت صحابہ سے آیا ہے کہ تولی دن زحف کے کبیرہ گناہ ہے مراد تحرف سے انعطاف و میل ہے یعنے
کنارہ کشی بغرض قتال ہو کہ دھوکہ دیکر دشمن کو مارے کیونکہ لڑائی دھوکے کا نام ہے تحیز سے وہ شخص مراد ہے
جو منضم یا صائر بطرف جماعت اہل اسلام کے ہوتا ہے اگر بے اسباب کے بھاگتا ہے تو پھر اوسکا ٹھکانا دوزخ
ہے اس آیت مین وعید شدید ہے واسطے بھاگنے والے کے زحف سے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ فرار زحف سے کبیرہ

موبقہ ہے فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
سو تم نے اون کو نہین مارا لیکن اللہ نے مارا اور تو نے نہین پھینکی مٹھی خاک جسوقت پھینکی تھی لیکن اللہ نے
پھینکی اور کیا چاہتا تھا ایمان والون پر اپنے طرف سے خوب احسان تحقیق اللہ ہے سنتا جانتا یہ تو ہو چکا اور
جان رکھو کہ اللہ سست کریگا تدبیر کافرون کی **ف** جب شدت جنگ کی ہوئی تب حضرت نے مٹھی کنکریان
اوس لشکر کیطرف پھینکین اللہ کی قدرت سے ہر کسی کی آنکھہ مین خاک پہونچی اور اوس کے بعد شکست کھائی
یہ فرمایا کہ مسلمان سمجھین کہ فتح ہماری قوت سے نہین سب اللہ کی مدد سے ہے تو کسبیات مین اپنا دخل نکرین
انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ نے اس آیت مین یہ بیان کیا کہ خالق ساری افعال عباد کا اللہ ہے جو خیر بندون سے
صادر ہوتی ہے محمود اسپر اللہ ہی ہوتا ہے کیونکہ توفیق دینے والا اور اعانت کرنیوالا اس خیر پر وہی ہے اسی
لیے یون کہا کہ تم نے انکو نہین مارا بلکہ اللہ نے انکو قتل کیا یعنے یہ قتل کرنا تمہارا اپنے اعداء کو باوجود
انکی کثرت اور تمہاری قلت کے کچھ تمہاری حول و قوت سے نہین ہوا بلکہ اللہ نے تم کو انپر ظفریاب کیا یہ کام اللہ کا
تھا نہ تمہارا کما قال تعالی وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ وقال تعالی لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ
كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـــًٔـا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ اللہ نے یہ بات بتائی کہ نصر کچھ کثرت عدد و ہتیار پہننے پر نہین ہے بلکہ اللہ کیطرف سے ہے

کقولہ تعالیٰ کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ پہر اللہ نے اوس مشت
خاک کے باب مین بہی جو حضرت صلعم نے کافرون کے مونہہ پر پہینکی تہی اور کہا تہا شَاہَتِ الْوُجُوْہُ اور پہینکنا بعد نکلنے
کے عریش سے اور بعد دعا و تضرع و استکانت کے تہا اور صحابہ کو حکم دیا تہا کہ متصل اوس پہینکنے کے حملہ کرین چنانچہ
ایسا ہی کیا اور وہ کنکریان مشرکون کی آنکہون مین جا لگین کوئی نہ بچا جسکو نہ پہونچین اور اسکو اوسکے حال
سے مشغول نہ کر دیا یون فرمایا کہ یہ مشت خاک تو نے نہین پہینکی بلکہ اللہ نے پہینکی اور اوسی نے اونکی آنکہون
مین یہ خاک جہونکی نہ تو نے ابن عباس کہتے ہین جب حضرت نے دن بدر کے ہاتہہ اوٹہا کر کہا اے رب اگر یہ گروہ
ہلاک ہوا تو پہر کوئی تجہکو زمین مین نہ پوجیگا تب جبرئیل نے کہا ایک مٹہی خاک اٹہا کر اونکے مونہہ مین جہونکو
چنانچہ حضرت نے یہی کیا اونکی آنکہون اور نتہنون اور مونہہ مین خاک جا گہسی پشت پہیر کر بہاگ کہڑے
ہوئے سدی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے علی مرتضی سے کہا مجہکو کچہ کنکریان زمین پر سے اوٹہا دو اونہون نے سنگریزے
خاک آلودہ اٹہا دیے حضرت نے قوم کے مونہون پر پہینکی کوئی مشرک نہ بچا لیکن وہ خاک اسکی آنکہون مین
پڑی مومنین دوڑ پڑے انکو قتل کرنا اور گرفتار کرنا شروع کیا اوسپر یہ آیت اتری محمد بن قیس و قرظی
نے بہی اسی کے لگ بہگ کہا ہے اور یہ ذکر کیا کہ وقت رمی تراب کے حضرت صلعم نے فرمایا شَاہَتِ الْوُجُوْہُ اسی وقت
انکو شکست ہوئی ابن زید کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے تین کنکریان ایک جانب راست دوسری جانب چپ
تیسری سامنے اعدا کے پہینکی اور شَاہَتِ الْوُجُوْہُ کہا وہ بہاگ اوٹہے اللہ نے انکو شکست دی یہ قصہ عروہ
مجاہد عکرمہ قتادہ اور بہت سے ائمہ نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آیت دن بدر کے حق مین رمی تراب کے اتری
ہے اگرچہ دن حنین کے بہی ایسا ہی اتفاق ہوا تہا اور یہ قول کہ نزول اسکا درباره یوم خیبر یا احد ہوا ہے سخت
غریب ہے شاید مراد قائلین کی یہ ہوگی کہ آیت بعموم خود انکو بہی متناول ہے نہ یہ کہ اترنا اوسکا خاص انکے
حق مین ہوا ہے پہر اللہ نے کہا کہ یہ ایک نعمت تہی خدا کی جو ایمان والون پر کی اللہ جانتا ہے کہ مستحق نصر
و غلبہ کون ہے پہر دوسری بشارت سنائی کہ کفار کی تدبیر کو ہم سست کر دیتے ہین انکی ساری کارستانیان تبار
و دمار مین پڑ جاتی ہین ف فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ جب تم نے حال اللہ کی مدد کا معلوم کر لیا کہ اوس نے
ملائکہ بہیجے اور کفار کے دلون مین رعب ڈالا تو اب تم یہ بہی جان لو کہ قاتل اون کا اللہ ہے نہ تم یہ خطاب ہے مومنون کو فرمایا
اور حضرت کو ارشاد کیا کہ یہ رمی طرف سے اللہ کے ہوئی کچہ تمنے نہین کی غرضکہ نبی اور امت دونو سے نفی فعل کی فرمائی
اپنی ذات پاک کو خالق افعال عباد ٹہیرایا اس رمی مین کئی قول ہین ایک یہ کہ دن حنین کے تہی دوسرے یہ کہ دن خیبر کے

تھی تیرے یہ کہ دن بدر کے تھی یہی قول صحیح ہے آیت میں بیان ہی بات کا کہ فعل بندہ کا مضاف ہوتا ہی طرف بندہ کے
نسبتاً اور طرف اللہ کے خلقاً اسلیے کہ پہلا اثبات فعل کا واسطے عبد کے کیا پہر اوسکی نفی بندہ سے کر کے اثبات اوسکا
اپنے نفس کے لیے فرمایا پس یہ نفی و اثبات ثابت ہوی کرخی کا لفظ یہ ہی کہ نفی فعل کی حضرت اور صحابہ سے باعتبار
ایجاد کہا اسلیے کہ موجد حقیقۃ اللہ تعالی ہے پہر اثبات فعل کا واسطے انکے اور حضرت کے کیا باعتبار کسب و صورت
کے لفظ بلا کا استعمال خیر و شر دونوں میں آتا ہے کما قال تعالی وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ یہان مراد بلا
(اور آزمایا ہم نے انکو خوبیوں میں اور برائیوں میں)
سے خیر و نعمت ہے اسپر اجماع ہی مفسرین کا یعنے اللہ نے مومنین پر انعام جمیل کیا انکو غنیمت ملی کفار کا ست
پر اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ
عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ○ اگر تم چاہو فیصلہ سو پہنچ چکا تم کو فیصلہ
اور اگر باز آؤ تو تمہارا بھلا ہی اور اگر پہر کروگے تو ہم بہی پہر کرینگے اور کام نہ آئیگا تمکو تمہارا جتھا اگرچہ بہت ہووے اور
جانو کہ اللہ ہے ساتھ ایمان والوں کے **ف** مکہ کی سورتوں میں ہر جگہہ کافروں کا کلام نقل فرمایا کہ ہر گھڑی کہتے
ہیں مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ یعنے کب ہوگا فیصلہ سو جواب فرمایا کہ یہ فیصلہ آپہونچا انتہی ابن کثیر نے کہا اللہ
تعالی کافروں سے کہتا ہے کہ تم جو پہر بار طالب نصر و قضا و حکم ہوتے ہو اور کہتے ہو کہ کب ہو درمیان تمہارے اور
درمیان مومنوں کے جو تمہارے دشمن ہیں فیصلہ ہوگا سو تمہارا سوال اب آگیا محمد بن اسحاق وغیرہ و زہری
عبداللہ بن ثعلبہ سے راوی ہیں کہ ابو جہل نے دن بدر کے کہا تہا اَللّٰهُمَّ أَيُّنَا كَانَ أَقْطَعَ لِلرَّحِمِ یہ تہا
استفتاح تہا اوسکی طرف سے اوسپر یہ آیت اتری اسکو احمد و نسائی نے بہی روایت کیا ہی حاکم نے کہا یہ صحیح
ہے شرط شیخین پر اسیطرح ابن عباس و مجاہد و ضحاک و قتادہ و یزید بن رومان وغیرہ واحد سے مروی ہی سدی
نے کہا جب کہ مکہ سے طرف بدر کے نکلے پردہ کعبہ کو پکڑ کر اللہ سے طالب نصر ہوئے اور کہا اَللّٰهُمَّ انْصُرْ
أَعْلَى الْجُنْدَيْنِ وَأَكْرَمَ الْفِئَتَيْنِ وَخَيْرَ الْقَبِيلَتَيْنِ اللہ نے کہا تم اگر طالب فتح یعنے فیصلہ ہو تو فیصلہ
آپہونچا جو تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منصور ہونگے تم مقہور ہوگے ابن زید نے کہا ہو قولہ تعالی
اخبار عنہم وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ پہر اللہ نے کہا کہ اگر تم کفر باللہ اور تکذیب رسول
(اور جب کہنے لگے یا اللہ اگر یہی دین حق ہے تیرے پاس سے)
اللہ سے باز رہوگے تو یہ دنیا و آخرت میں تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر پہر عود طرف کفر و ضلالت کے کروگے تو ہم بہی عود طرف
اسیطرح کے وقعے کے کرینگے سدی نے کہا یعنے اگر پہر تم اسیطرح کا استفتاح کروگے تو پہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دینگے
اور انکے اعدا پر ظفر و نصر کرینگے لیکن قول اول اقوی ہی تم کتنے ہی بہیڑ لاؤ تمہاری کچہ کام نہ آئیگی کیونکہ جسکے

ساتھ اللہ ہے وہی غالب رہیگا سو اللہ پاک ہمراہ مومنین کے ہے وَهُمُ الْحِزْبُ النَّبَوِيُّ وَالْجَنَابُ الْمُصْطَفَوِيُّ انتہی فتح
البیان کا بیان یہ ہے کہ خطاب آیت باب مین کفار کو ہے بطریق تہکم کے اسلیے کہ ہلاک و ذلت ونہین پر آئی مطلب
یہ ٹہیرا کہ اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہونا چاہتے ہو تو فتح آئی ہلاک کا نام تہکما فتح وظفر رکھا اور بعض نے کہا
یہ خطاب مومنون کو ہے کہ لو تم فتح مانگتے تھے سو اللہ نے دن بدر کے تمکو کامیاب کیا اب اگر تم اخذ غنائم و فداء اسری سے
قبل اذن کے اور تکاسل سے قتال مین باز رہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر پھر ویسا ہی کام کروگے تو ہم بھی پھر
ویسی ہی توبیخ کرینگے کما فی قولہ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ الآیۃ لیکن یہ قول خلاف معنے لَن تُغْنِيَ عَنكُمْ الخ ہے اور توجیہ
اسکی بے تکلف و تعسف کے نہین ہوسکتی اور یہ بات کہ اول آیت خطاب ہے مومنین کو اور آخر آیت خطاب ہے کفار کو مقتضی
تفکیک نظم ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ○ وَلَا تَكُونُوا
كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ○ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ
وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ط وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ○ اے ایمان والو حکم پر چلو اللہ
کے اور اسکے رسول کے اور اس سے مت پھرو سنکر اور ویسے مت ہو جنہون نے کہا کہ ہم نے سنا اور وہ نہین سنتے ہین بدتر
سب جانداروں مین اللہ کے پاس وہی بہرے گونگے ہین جو نہین بوجھتے اور اگر اللہ جانتا ان مین کچھ بھلائی تو انکو سناتا
اور جو انکو سنا دے تو الٹے بھاگین منہ پھیر کر **ف** موضح قرآن مین کہا ہے یعنے جیسے یہود نے حکم توریت زبور آور یسے
قبول کیا اور دل سے نا قبول رکھا یا جیسے منافق زبان سے حکمبردار ہین اور دل سے نہین سو جانورون سے بھی بدتر ہین
وہ آدمی جو دین حق کو نہ سمجھین اللہ پاک نے انکے دلمین ہدایت کی لیاقت نہین رکھی جن مین لیاقت رکھی ہے
انہین کو ہدایت دیتا ہے اور بغیر لیاقت جو سنتے ہین تو انکار کرتے ہین انتہی ابن کثیر نے کہا اللہ حکم کرتا ہے اپنے مومن
بندون کو اس بات کا کہ اللہ و رسول کی اطاعت کرین اور مخالفت پیغمبر سے اور تشبہ با لکفار سے زجر فرمایا ہے مراد نہ
سننے والون سے مشرکین ہین اسکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابن اسحق نے کہا مراد منافقین ہین پھر اللہ نے خبر دی کہ
اسطرح کے لوگ بنی آدم مین بدترین خلق وخلیقہ ہین سماع حق سے صم ہین فہم حق سے بکم ہین یہ بدترین دواب ٹہیرے
اسلیے کہ ہر دابہ سوا انکے مطیع خدا ہے اوس امر مین جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے اور یہ لوگ واسطے عبادت کے بنائے گئے
ہین لیکن انہون نے کفر و انکار کیا و لہذا انکا تشبیہ چوپایون سے ٹہیرے کما قال تعالیٰ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ
الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً الآیۃ اور دوسری آیت مین فرمایا ہے أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ
أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ کہا ہے کہ مراد ان لوگون سے کچھ انفار قبیلہ بنی عبد الدار کے ہین منجملہ قریش کے ابن عباس

ومجاہد سے اسیطرح مروی ہے ابن جریر نے اسیکو اختیار کیا ہے محمد بن اسحاق نے کہا مراد منافقین ہیں سو کچھ منافات درمیان تفسیر کبیر
و منافقین کے اس بارے میں نہیں ہے اسلیے کہ ہر ایک ان دونوں میں سے فہم صحیح سے مسلوب عمل صالح سے محروم ہے اللہ نے خبر دی
کہ نہ انکا فہم صحیح ہے اور نہ قصد صحیح اگر فرض کیا جاوے کہ فہم رکھتے ہیں تو انکو سمجھایا جاوے ولکن جبکہ فہم ہی نہیں رکھتے تو پھر کیسے
کو سمجھاوے بلکہ اگر سمجھایا جاوے تو بعد فہم کے قصداً و عناداً پشت پھیر جاوینگے اور اعراض کرینگے فتح البیان میں کہا ہے اللہ نے
امر کیا ہے مومنوں کو اپنی اور رسول کی اطاعت کا امر جہاد میں اسلیے کہ اوس میں بذل مال و نفس ہوتا ہے اور منع کیا ہے
پشت پھیرنے سے کہ تم رسول کو چھوڑ کر نہ چلے جاؤ کیونکہ طاعت رسول طاعت مرسل ہے مطیع رسول مطیع خدا ہوتا ہے یہ تفسیر اس
بنیاد پر ہے کہ خطاب مومنوں کو فرمایا ہے جمہور اسیکے قائل ہیں اور بعض نے کہا کہ خطاب منافقون کو ہے یعنی یَا اَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاَلْسِنَتِھِمْ فقط ابن عطیہ نے کہا یہ مطلب اگرچہ باوجود بعد محتمل ہے لیکن سخت ضعیف ہے کیونکہ اللہ نے وصف
مخاطب کا ساتھ ایمان کے کیا ہے مراد ایمان سے تصدیق ہے اور منافقین متصف بتصدیق نہیں ہیں اس سے بڑھکر بعید تر وہ
قول ہے کہ خطاب بنی اسرائیل کو ہے یہ قول آیت سے بالکل اجنبی ہے پھر کہا تم سنتے ہو وہ حجج و براہین و قرآن و مواعظ جو تمپر
پڑھے جاتے ہیں اور تم انکی تصدیق کرتے ہو کچھ بہرے گونگے نہیں ہو سو تم مثل مشرکون یا منافقون یا یہود کے نہ ہو کہ اوانہ
سبہون نے کہا کہ ہمنے سنا یعنی اپنے کانون سے بغیر فہم و عمل کے اور حقیقت میں وہ کچھ سنتے نہیں ہیں یعنی سماع تدبر و اتعاظ
سے محروم ہیں جب مسموع سے منتفع نہ ہوئے تو گویا سرے سے کچھ سنا ہی نہیں یہ صفت ہے مشرکین و منافقین کی اطلاق لفظ
دابہ کا انسان پر حقیقی ہے کیونکہ کتب لغت میں ذکر کیا ہے کہ اطلاق دابہ کا ہر حیوان پر آتا ہے اگرچہ آدمی ہو مصباح میں کہا
ہے دابہ ہر جاندار ہے جو زمین پر چلے ممیز ہو یا غیر ممیز سو بدترین نزدیک خدا کے وہ لوگ ہیں جو بہرے گونگے ہیں کچھ سنتے سمجھتے نہیں
ہیں ابن جریج نے کہا یہ آیت ہمیں نضر بن حرث کی اوتری ہے اللہ اگر کچھ بھی خیر اونمیں اندر جانتا تو انکو سناتا اور اگر فرضاً بے علم کیے کچھ سناتا تو بھی
یہ راہ پر نہ آتے عناداً و جحوداً قبول حق سے معرض ہوتے کیونکہ اللہ کے علم میں یہ بات سابق ہو چکی ہے کہ وہ کسیطرح ایمان نہ لاوینگے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ وَاَنَّہٗ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ○ اے ایمان والو
حکم اللہ و رسول کا جبوقت بلاوے تمکو ایک کام پر جس میں تمہاری زندگی ہے اور جان لو کہ اللہ روک لیتا ہے آدمی سے اسکے دلکو اور یہ کہ اسکے پاس تم جمع ہوگے
فائدہ حکم بجا لانے میں دیر نکرو شاید اسوقت دل ایسا نہ ہو دل اللہ کے ہاتھ ہے اور اللہ اول کسی کے دلکو روکتا نہیں اور رہ نہیں کرتا جب بندہ کاہلی کرے
تو اسکی خبر لیں وکذ نیا ہے یا ضد کرے حق رستی کرے تو مہر کر دیتا ہے انتہی بخاری میں ابو سعید بن معلی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نماز میں تھا کہ حضرت کا گذر
مجھپر ہوا مجھکو پکارا میں نہ آیا پھر جب نماز پوری کر کے حاضر ہوا فرمایا تجھکو کس چیز نے آنے سے باز رکھا کیا اللہ نے نہیں کہا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ الآیۃ یہ آیت دلیل عظیم ہے عظمت مرتبت رسول کریم پر یہانتک کہ نماز کے اندر بھی حضرت کے پکارنے کا جواب دے اور حکم بجا لائے

ورنہ عاصی ہوگا لیکن یہ اجابت مختص برسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہے کسی اور کی پکارنے پر نماز قطع نہیں کیجاتی یہ استجابت بعموم
خود شامل اجابت ہر دعوت خدا اور رسول ہے جب کسی مسلمان کو قول اللہ و رسول کا پہونچے یعنے کسی حکم میں بھی احکام شرعیہ سے تو اسکو
طرف عمل کرنے کے مبادرت کرنا جب آتا ہی کوئی سا حکم بھی ہو اسکو فی الفور بجالائے اور جو بات خلاف اسکے ہو اوسکو ترک کردے
مجاہد نے کہا لِمَا یُحْیِیْکُمْ یعنے الحق قتادہ نے کہا مراد یہی قرآن ہے جس میں کہ نجات و بقاءت و حیات ہے سدی نے کہا مراد
اسلام ہے کیونکہ اوس میں زندہ کرنا ہے کفار کا بعد مرجانیکے بسبب کفر کے عروہ بن زبیر نے کہا یعنے جب بلاویں تم کو واسطے حرب کے
بلاوی تو حاضر ہو کیونکہ بدولت اسی حرب کے اللہ نے تم کو بعد ذل کے عز اور بعد ضعف کے قوت اور بعد قہر عدو کے منعت عطا
فرمائی ہے ابن عباس نے کہا حائل ہوتا ہے اللہ درمیان مومن اور کفر کے اور درمیان کافر و ایمان کے یہی قول مجاہد و سعید و
عکرمہ و ضحاک و ابو صالح و عطیہ و مقاتل بن حیان و سدی کا بھی ہے دوسرا لفظ مجاہد کا یہ ہے کہ مراد حیلولت سے یہ ہے کہ اللہ اسکو
لا یعقل چھوڑ دیتا ہے سدی نے کہا یعنے پھر وہ نہ ایمان لا سکے اور نہ کفر کر سکے مگر اوسکے اذن سے قتادہ نے کہا یہ آیت
مثل قولہ تعالیٰ ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ حضرت سے مناسب اس آیت کے احادیث آئی ہیں انس بن مالک
کہتے ہیں حضرت کہا کرتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ ہمنے کہا اے رسول خدا ہم ایمان لائے
ہیں آپ پر اور جو کچھ آپ لائے اوس پر سو کیا آپ کو ہم پر ڈر ہے فرمایا ہاں دل درمیان دو اصبع کے اصابع اللہ تعالیٰ سے ہیں وہ
انکو الٹتا پلٹتا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَهٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ بلال کا لفظ یہ ہے حضرت یہ دعا کرتے یَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ هٰذَا حَدِیْثٌ جَیِّدُ الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّ فِیْهِ اِنْقِطَاعًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ
عَلٰی شَرْطِ اَهْلِ السُّنَنِ وَلَمْ یُخَرِّجُوْهُ نواس کلابی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَهُوَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ
اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِذَا شَاءَ اَنْ یُّقِیْمَهٗ اَقَامَهٗ وَاِذَا شَاءَ اَنْ یُّزِیْغَهٗ اَزَاغَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَةَ عائشہ کا لفظ یہ ہے حضرت یہ دعا کرتے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ الخ میں نے کہا آپ یہ دعا بہت کیا کرتے ہیں فرمایا اِنَّ
قَلْبَ الْاٰدَمِیِّ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا شَاءَ اَزَاغَهٗ وَاِذَا شَاءَ اَقَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ ام سلمہ کا لفظ یہ ہے
حضرت اپنی دعا میں یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ الخ بہت کہتے میں نے کہا اے رسول خدا کیا دل پلٹتے رہتے ہیں فرمایا ہاں مَا خَلَقَ
اللّٰهُ مِنْ بَشَرٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ اِلَّا اَنَّ قَلْبَهٗ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ شَاءَ اَقَامَهٗ وَاِنْ شَاءَ
اَزَاغَهٗ الحدیث رَوَاهُ اَحْمَدُ ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ
كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُصَرِّفُهَا کَیْفَ شَاءَ پھر حضرت نے کہا اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا اِلٰی طَاعَتِكَ اَخْرَجَهٗ
اَحْمَدُ وَانْفَرَدَ بِهٖ مُسْلِمٌ عَنِ الْبُخَارِیِّ فتح البیان کا لفظ یہ ہے جمہور نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم طاعت قبول کرو اوامر و نواہی

قرآن کی کیونکہ اوس مین حیات ابدیہ ونعمت سرمدیہ ہے یا مراد جہاد ہی کہ ظاہر مین وہ سبب حیات ہوتا ہے کیونکہ جب دشمن سے غزا نہ کیجائیگی تو وہ غزا کریگا قالہ ابن اسحاق یا مراد ایمان ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان اوسکو زندہ کر دیتا ہے قالہ السدی کسی نے کہا مراد شہادت ہے کیونکہ شہدا زندہ مین نزدیک اپنے رب کے رزق پاتے ہین بہرحال یہ آیت شریف اعظم باعث ہے عمل پر نصوص ادلہ کی اور ترک تقلید مذاہب پر اور عدم اعتداد پر امر مخالف کتاب و سنت کے کوئی سا امر ہو کیون نہو اللہ کے حائل ہونیکا مطلب درمیان بندہ و دل کے یہ ہے کہ مرنے سے پہلے قتالی طرف ستجابت کے کر دیا جو ڈر تمہارے دلون مین طرف سے دشمنون کے ہے ہم اوسکو مبدل بامن کر دینگے اور اونکے امن کو خوف سے بدل دینگے ابن جریر نے کہا یہ آیت اخبار ہے اس امر کا کہ اللہ کا قبضہ دلون پر بہ نسبت اشخاص کے زیادہ تر ہے انسان اور اگر کسی شے کا نہین کر سکتا مگر اللہ ہی کی مشیت سے آیت باب احادیث باب قبیل صفات سے ہین امرار اونکا ظاہر پر بغیر تاویل واجب ہے اور ایمان لانا اوپر واجب۔ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۝ بچتے رہو اوس فساد سے کہ پڑیگا تم مین سے ظالمون پر چن کر اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے **ف** یعنی حکم مین کاہلی کرنے سے ایک تو دل چاہتا ہے دوسرے وہ کام زیادہ مشکل پڑتا ہے دوسرے نیکون کی کاہلی سے گنہگار بالکل چھوڑ دینگے تو رسم بد پھیلیگی اوسکا وبال سب پر پڑیگا جیسے جنگ مین دیر سستی کرین تو نامرد بھاگ ہی جاوینگے پھر شکست پڑے تو دلیر بھی نہ تھام سکین انتہے اللہ نے اپنے مومن بندونکو تحذیر فرمائی ہے فتنہ یعنے اختبار و امتحان سے جس مین کہ سب نیک و بد پہنچ جاین کچھ تخصیص اہل معاصی کی نہو اور نہ مباشر گناہ کی بلکہ عام ہو کسی سے بھی دفع نہو حسن نے کہا یہ آیت حق مین علی و عمار و طلحہ و زبیر کے اوتری ہے زبیر نے کہا ہمنے ایک زمانے تک یہ آیت پڑھی ہم نہ جانتے تھے کہ ہم اہل اس آیت کے ہین ناگہان معلوم ہوا کہ مراد اس سے ہم ہی ہین یہ قول زبیر سے کئی طرح پر مروی ہے سدی نے کہا یہ آیت خاص حق مین اہل بدر کے آئی ہے دن جمل کے اوسکا ظہور ہوا کہ آپس مین قتال کیا ابن عباس نے کہا مراد اس آیت سے خاص اصحاب رسول خدا ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے اللہ نے مومنون کو حکم دیا کہ وہ منکر کو اپنے درمیان مین نہ ٹھیرنے دین ورنہ پھر عذاب عام آئیگا ابن کثیر نے کہا یہ تفسیر بہت خوب ہے اسی لیے مجاہد نے بھی کہا ہے کہ یہ آیت تمہارے واسطے بھی ہے یہی قول ضحاک و یزید و غیر واحد کا ہے ابن مسعود نے کہا کوئی شخص نہین ہے لیکن وہ مشتمل ہے فتنے پر اللہ نے کہا ہے کہ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سو جو کوئی تم مین پناہ مانگے وہ اللہ کی پناہ مضلات فتن سے چاہے یہ قول کہ یہ تحذیر عام ہے صحابہ وغیرہم کو اگرچہ خطاب انہین کو ہے صحیح ہے جو احادیث تحذیر مین فتن سے آئی ہین وہ سب دلیل ہین اسپر و لِذٰلِكَ كِتَابٌ مُّسْتَقِلٌّ يُوضَحُ فِيهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا فَعَلَهُ الْاَئِمَّةُ وَاَفْرَدُوهُ بِالتَّصْنِيفِ قَالَهُ ابْنُ كَثِيرٍ

عدی بن عمیرہ سے مرفوعاً کہتے ہین اللہ عذاب نہین کرتا ہی عامہ کو عمل خاصہ سے یہانتک کہ دیکھتے ہین وہ منکر درمیان اپنے
اور وہ انکار کر سکتے ہین اُسپر لیکن اوسکا انکار نہین کرتے سو جب یہ کام کرتے ہین تو اللہ خاصہ و عامہ کو عذاب کرتا ہے
رواہ احمد اُسکی سند مین ایک مرد مبہم ہے اور یہ حدیث کتب ستہ مین نہین آئی ہے حذیفہ بن الیمان کا لفظ یہ ہی کہ حضرت
نے فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری تم حکم کرو نیکی کا منع کرو بدی سے ورنہ قریب ہے کہ عقاب بھیجیگا اللہ
تمپر اپنے پاس سے پہر تم دعا مانگوگے اوس سے اور وہ قبول نہ ہوگی رواہ احمد ام سلمہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا جب
ظاہر ہونگے گناہ میری امت مین عذاب کریگا اللہ اون سب کو اپنے پاس سے مینے کہا اے رسول خدا کیا اون مین نیک لوگ
نہ ہونگے فرمایا ہان ہونگے مینے کہا پہر اُنکا کیا حال ہوگا کہا جو مصیبت لوگون کو پہونچیگی وہ اُنکو بہی پہونچیگی پہر انجام اُنکا
طرف مغفرت و رضوان خدا کے ہوگا رواہ احمد عائشہ کا لفظ رفعاً یہ ہی جب ظاہر ہوتی ہے بدی زمین مین اوتارتا ہے
اللہ اہل زمین پر عذاب اپنا اون مین اللہ کے مطیع لوگ بہی ہوتے ہین پہر انجام اُنکا طرف رحمت خدا کی ہوگا رواہ احمد
ف فتح البیان کا لفظ یہ ہی کہ خطاب آیت باب کا مطلقاً مومنون کو ہی خواہ صالح ہون یا طالح مراد فتنہ سے عذاب دنیوی
ہے جیسے قحط و گرانی و تسلط ظالمین بعضے کہا مراد فتنہ سے بلا اور امر شدنی ہی ابن زید نے کہا مراد افتراق کلمہ ہے
اور مخالفت کرنا بعض کا ساتھ بعض کے یہی وہ آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی سو کچہ منافی آیت باب کے نہین
کیونکہ جب لوگ کہلم کہلا منکر کرنے لگین تو پہر سب کو چاہیے والی پر تغییر کرنا اوسکا واجب ہی اگر قادر رہے اور جب اُنے سکوت
کیا جب سب عاصی ہوئے ایک سبب فعل کے اور دوسرا سبب رضا کی اور اللہ نے بمقتضای حکمت بالغہ راضی کو حکم
عامل مین رکہا ہے اسلیے راضی بہی عقوبت عامل مین منتظم ہوگا علامت رضا بالمنکر کی یہ ہی کہ ملاحظہ وقوع خلل فی
الدین سے بسبب فعل معاصی کے کچہ درد و الم اُسکے دل کو نہ ہو آدمی کا رہ اُسی وقت سمجہا جاتا ہے جبکہ خلل نہ کرے
ایسا متالم ہو جیسے کوئی مال یا اولاد کے گم ہونے سے رنج و صدمہ اٹھاتا ہے سو جس کسی شخص کا حال اسطرح پر نہین ہے وہ
راضی ہی ساتھ منکر کے اسلیے عقوبت و مصیبت اُسکو بہی عام ہوگی اللہ کا عقاب سخت ہوتا ہے یہ آیت اگرچہ خاص ہے
لیکن حکم اسکا عام ہی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ
وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ یاد کرو جسوقت تم تہوڑے تہے مغلوب پڑے ہوے ملک
مین ڈرتے تہے کہ اُچک لین تم کو لوگ پہر اوسنے تمکو جگہہ دی اور زور دیا اپنی مدد سے اور روزی دی تمکو ستہری چیزین
شاید تم حق مانو یعنے مال غنیمت اللہ پاک نے اس آیت پاک مین اپنے مومن بندون کو آگاہ کیا کہ ہماری نعمت کو یاد کرو
ہمارا احسان نہ بہولو دیکہو تم تہوڑے تہے تمکو بہت کردیا تم کمزور تہے تمکو زور آور بنا دیا تم فقیر محتاج تہے دست بہ مفلس تہے

تم کو مال غنائم وغیرہ سے آسودہ حال کر دیا غرضکہ مکہ مین حال مومنین کا اسی طرح پر تہا کہ بہت تھوڑے پوشیدہ پریشان حال
ترسناک تہے سارے شہرون کے لوگ مشرک مجوسی رومی سب اون کے دشمن جانی تہے انکو فقیر حقیر قلیل ذلیل ضعیف نحیف دیکہکر
اوچک لیتے تہے یہانتک کہ اللہ نے حکم ہجرت کا طرف مدینہ کے دیا اور مدینے مین یار و مددگار میسر کر دیے جنہون نے جان و مال سے
انکی مواسات کی اللہ و رسول کی طاعت مین جان لڑا دی قتادہ نے کہا یہ قبیلہ عرب کا ذلیل تر لوگون کا اور شقی تر بسر اوقات
مین اور نہایت گرسنہ شکم و برہنہ تن تہا اور گمراہی مین ظاہر تر جو کوئی جیا وہ بدبخت جیا اور جو کوئی مرا وہ آگ مین گرا
لوگ انکو نوالہ سے لیتے تہے یہ کسیکو نہ کہاتے واللہ مین نہین جانتا کہ کوئی قبیلہ روی زمین پر اوس دن اونسے زیادہ کم رتبہ ہوگا
یہانتک کہ اللہ اسلام لایا اون کو طفیل مین اسکے شہرون مین جگہہ ملی رزق کی کشایش ہوئی یہ لوگون کی گردنون کے
مالک ہوے بادشاہ نہے یہ سب اسلام کے صدقے مین حاصل ہوا سو اللہ نے کہا تم ہماری نعمت کا شکر کرو تمہارا رب
منعم ہے شکر کرنیکو دوست رکھتا ہے اہل شکر معرض مزید مین ہین طرف سے اللہ کے فتح البیان مین کہا ہے یہ خطاب ہے
حضرتؐ اور مہاجرین کو نعمت کی یاد دہی کرکے کہ دیکہو کس طرح دشمنون سے حمایت کرکے تمکو مدینے مین پہونچایا
اور جگہہ دی اور مدد کی اس آیت کا نزول بعد وقعہ بدر کے ہوا ہے مراد ارض سے مکہ ہے اور مراد ناس سے مشرکین قریش
و کفار مکہ ہین عکرمہ نے کہا مراد کفار عرب ہین اور بعض نے کہا فارس و روم قالہ وہب يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا
اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ
اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اے ایمان والو چوری نہ کرو اللہ کی اور رسول کی یا چوری کرو آپس کی امانتون مین جان
کر اور جان لو کہ تمہارے مال و اولاد جو ہین خرابی مین ڈالنے والے ہین اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف چوری اللہ و رسول
کی یہی ہے کہ چہپکر کافرون سے ملین اپنے مال و اولاد کی بچاو کو جیسے مہاجرین مین اکثرون کے گہر مکے مین تہے اور یہ بھی ہے
کہ مال غنیمت چہپا رکہین سردار پاس ظاہر نکرین انتہی ابن کثیر کہتے ہین عبد الرزاق و زہری نے کہا ہے کہ یہ آیت
حق مین ابو لبابہ بن عبد المنذر کے اوتری ہے حضرتؐ نے انکو پاس بنی قریظہ کے بہیجا تہا تاکہ انکو حضرتؐ کے حکم پر راضی کرین
اونہون نے انسے مشورہ لیا اونہون نے مشورہ دیا اور ہاتہہ سے طرف حلق کے اشارہ کیا یعنے یہ نزول علی حکم الرسول ذبح
ہے پہر یہ سمجہے کہ مینے اس امر مین اللہ و رسول کی خیانت کی اسلیے قسم کہائی کہ کچہہ نہ کہاونگا یہانتک کہ مر جاون یا اللہ میری
توبہ قبول کرے پہر مسجد مدینے مین آکر آپ کو ایک ستون مسجد سے باندہا او نو دن تک بندہا رکہا یہانتک کہ جہد سے غش آگر جاتی
اللہ نے انکی توبہ اپنے رسول پر نازل کی لوگون نے آکر انکو بشارت قبول توبہ کی سنائی چاہا کہ ستون سے کہولدین اونہون نے
قسم کہائی کہ سوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی انکو اپنے ہاتہہ سے نہ کہولیگا جب حضرتؐ نے کہولا تو عرض کیا کہ میری یہ ندامانی

ع ۳

ہے کہ مین سارا مال اپنا صدقہ کر دونگا فرمایا ایک تہائی مال کا صدقہ کرنا تجھکو کافی ہی اور مغیرہ بن شعبہ نے کہا ہی کہ یہ آیت
حق مین قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے اوتری ہی جابر بن عبد اللہ کا قول ہی کہ ابو سفیان مکہ سے نکلے تہے جبریل علیہ السلام
نے آنحضرت سے کہا کہ ابو سفیان فلان جگہہ پر ہے حضرت نے صحابہ سے کہا کہ وہ فلان جگہہ مین ہے وہان چلو اور پوشیدہ
رکہو ایک مرد منافق نے انکو لکھہ بہیجا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا ارادہ رکہتے ہین تم اپنے بچاؤ سے ہوشیار ہو جاؤ
اسپر یہ آیت اوتری رواہ ابن جریر لیکن یہ حدیث نہایت غریب ہے اسکی سند و سیاق مین نظر ہے صحیحین مین قصہ
حاطب بن بلتعہ کا آیا ہے کہ عام فتح مین اونہون نے قریش کو لکھہ بہیجا کہ حضرت تمہارا قصد کرتے ہین اللہ نے اپنے رسول کو
اس بات پر آگاہ کر دیا آدمی بہیجکر وہ خط منگا لیا حاطب نے حاضر ہو کر اقرار کیا عمر بن خطاب نے کہا اے رسول خدا کیا مین اسکی
گردن نہ ماردون اسنے اللہ و رسول و مومنین کی خیانت کی ہی فرمایا اسکو چھوڑ دو یہ بدر مین حاضر ہوا تہا لعل اللہ اطلع
علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم ابن کثیر کہتے ہین کہ صحیح یہ ہی کہ یہ آیت عام ہی اور اگر یہ بات
ثابت ہو کہ سبب خاص پر وارد ہوئی ہی تو بہی اخذ بعموم لفظ چاہیے نہ بخصوص سبب جمہور علما کے نزدیک یون ہی مقرر ہے
خیانت عام ہی صغائر و کبائر ذنوب کو لازم ہون یا متعدی ابن عباس نے کہا امانات وہ اعمال ہین جنپر اللہ نے بندونکو
امین کیا ہے یعنے فریضہ مراد یہ ہی فریضہ کو ناقص نکرو دوسرا لفظ یہ ہی کہ تارک سنت مرتکب معصیت نہ ہو عروہ بن
زبیر کا لفظ یہ ہے کہ ظاہر نکرو تم حق سامنے رسول کے جس سے راضی کرو تم اون کو پہر باطن مین خلاف اسکے کرو کہ یہ ہلاک
ہے تمہاری امانت کا اور خیانت ہی تمہارے نفس کی سدی نے کہا جب اللہ و رسول کی خیانت کی تو گویا اپنے امانات مین
خیانت کی دوسرا لفظ یہ ہی کہ حضرت سے ایک بات سنتے اسکو افشا کرتے وہ مشرکون تک پہنچتی ابن زید نے کہا تم کو منع
کیا ہے اس بات سے کہ اللہ و رسول کی خیانت کرو جسطرح کہ منافقین نے کی پہر مال و اولاد کو فتنہ فرمایا یعنے یہ اموال و
اولاد تمکو اسلیے دیے ہین کہ دیکہین تم شکر اس عطا کا کرتے ہو اور طاعت بجا لاتے ہو یا ان اشیا مین مشغول ہو کر اور
عوض خدا کے ان چیزون کو اختیار کرتے ہو قال تعالی ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ وقال یایھا الذین امنوا
لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخسرون وقال یایھا الذین
امنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم الایۃ مراد عظیم اجر سے ثواب عطا و جنان ہین یعنے
یہ اشیا بہتر ہین واسطے تمہارے اموال و اولاد سے کیونکہ انمین کبہی بعض دشمن ہوتے ہین اور اکثر تمہارے کچھ کام نہین آتے رہا
اللہ تعالی سو وہ متصرف علی الاطلاق مالک دنیا و آخرت ہے اوسکے پاس ثواب جزیل اجر عظیم ہے دن قیامت کے اثر
مین آیا ہے اے ابن آدم تو طلب کر مجھکو پائیگا تو مجھے پہر جب تونے مجھکو پایا تو سب کچھ پا لیا اور اگر مین فوت ہوا تو ہر چیز

تجھ سے محبت ہوئی اور میں ہر چیز سے زیادہ تجھ کو محبوب ہوں حدیث صحیحین میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ثلاث من کن
فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما الحدیث بلکہ حب حضرتؐ مقدم
ہے اولاد و اموال و نفوس سے جس طرح کہ صحیحین میں مرفوعاً آیا ہے والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب
الیہ من نفسہ واھلہ ومالہ والناس اجمعین یٰایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر
عنکم سیاٰتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم ۝ اے ایمان والو اگر ڈرتے رہوگے اللہ سے تو کر دیگا
تم میں فیصلہ اور اتاریگا تم سے تمہارے گناہ اور تم کو بخشیگا اور اللہ کا فضل بڑا ہے **ف** شاید فتح بدر میں مسلمانوں کے
دل میں آیا ہو کہ یہ فتح اتفاقی ہے حضرتؐ سے مخفی کا فونپر احسان کریے کہ ہماری گھر بار کو رستا وین پہلی آیت میں چوری
کو منع فرمایا اور دوسری آیت میں تسلی دی کہ آگے فیصلہ ہو جائیگا تمہاری گھر بار کا فرون میں گرفتار نرمین گے لتھے
ابن عباس و سدی و مجاہد و عکرمہ و ضحاک و قتادہ و مقاتل بن حیان وغیر واحد نے کہا ہے کہ مراد فرقان سے نجات ہے مجاہد
نے کہا یعنے دنیا و آخرت میں ابن عباس نے کہا مراد نصر ہے محمد بن اسحاق نے کہا مراد فصل ہے درمیان حق و باطل کے ابن
کثیر کہتے ہیں تفسیر ابن اسحاق کی عام تر ہے ماتقدم سے اور مستلزم ہے سب اقوال کو اسلیے کہ جو کوئی اللہ سے ڈر کر امر بجا
لاتا ہے اور زواجر ترک کرتا ہے وہ موفق بمعرفت حق من الباطل ہوتا ہے یہ عارف ہونا اسکا سبب نصر و نجات و خروج کا ہو
دنیا سے اور موجب سعادت کا دن قیامت کے اور باعث تکفیر ذنوب و غفران عیوب کا ہوتا ہے اس ڈر سے ثواب جزیل اجر عظیم
ہاتھ آتا ہے بقولہ تعالی یٰایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ واٰمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ ویجعل لکم
نورا تمشون بہ ویغفر لکم واللہ غفور رحیم فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے تقوی کو شرط جعل مذکور ٹھیرایا
ہے کیونکہ تقوی مخالفت اوامر و وقوع فی المناہی کو کہتے ہیں فرقان وہ ہے جس سے حق باطل سے جدا ہو جاے مراد سیئات
سے صغائر ہیں اور غفران ذنوب سے کبائر واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ط
ویمکرون ویمکر اللہ ط واللہ خیر الماکرین ۝ جب فریب بنانے لگے کافر کہ تجھکو بٹھا دین یا مار ڈالین یا نکالدیں
اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر **ف** بٹھا دین یعنے قید کر رکھین یہ فرمایا
کہ جیسے اللہ نے پیغمبر کو بچا لیا چاہیے تمہاری گھر بار کو بچا رکھے انتہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ نے کہا مراد اثبات سے وثاق یعنے
قید کرنا ہے عطا و ابن زید نے کہا یعنے حبس کرنا سدی نے کہا اثبات حبس و وثاق ہے یہ تفسیر شامل جملہ اقوال ہے جو کوئی کسی کے
ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو غالباً وہ یہی کام کرتا ہے عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ جب مشورہ کیا کہ حضرتؐ کو قید کریں یا
قتل یا اخراج تو آپ کے عم ابو طالب نے کہا تجھے کچھ معلوم ہے کہ لوگوں نے کیا فکر کی ہے کہا ہاں یہ چاہتے ہیں کہ مجھے قید کریں

یا مار ڈالین یا شہر سے نکالدین کہا تجھے کس نے خبر دی فرمایا میرے رب نے کہا تیرا رب بہت اچھا رب ہے تو اوسکی حقیقت وصیت خیر کی مان
کہا مین کیا وصیت مانون بلکہ وہ میرے حق مین وصی بالخیر ہے اور میرے یہ آیت اوتری لکن ذکر ابوطالب کا اس روایت مین نہایت
غریب ہے بلکہ منکر اسلیے کہ یہ آیت مدنی ہے اور یہ قصہ اور اجتماع قریش کا اور مشورہ قبل ہجرت مین ہوا تہا اور ہجرت
بعد موت ابوطالب کے ہوئی تہی قریب تین سال کے بلکہ یہی مرجانا ابوطالب کا سبب اس حوصلہ کا ہوا تہا اسلیے کہ وہ حضرت کے
حامی و ناصر رہتے تہے دلیل اسپر روایت محمد بن اسحاق صاحب مغازی ہے ابن عباس نے کہا چند نفر اشراف قریش کے ہر قبیلہ
سے بارادہ دخول دار الندوہ جمع ہوے راہ مین سامنے اونکی ابلیس صورت مین ایک شیخ جلیل کے آیا اونہون نے اوسکو دیکھکر
کہا تو کون ہے کہا مین شیخ ہون نجد سے مینے سنا کہ تم سب جمع ہوے ہو مین بہی آیا کہ تم میری راے اور نصیحت بہی سنو
کہا اچہا آو ابلیس اونکے ساتہہ گہر مین گیا کہا حق ہے اس مرد کے نظر کرو واللہ قریب ہے کہ تمپر قابو پائیگا جب نظر
کی تو بعض نے کہا اوسکو ایک وثاق مین گرفتار کرو پہر انتظار آفت زمانہ کا کرو یہانتک کہ مثل اگلے شعراء کے ہلاک
ہو جاے جیسے زہیر و نابغہ ہلاک ہو گئے کیونکہ یہ بہی ایک اونہین مین کا ہے شیخ نجدی عدو خدا چلا اوٹھا کہ واللہ یہ کچہ راے نہین
ہے قسم خدا کی اگر تم اوسکو حبس کروگے تو امر اوسکا پشت دروازہ سے جسکو تم نے بند کیا ہے طرف اوسکی اصحاب کے نکل
جائیگا اور لگتا ہے کہ وہ کود پڑین اور تمسے لڑ بہڑ کر اوسکو تمہارے ہاتہون سے نکال لیجائین مجہکو امن نہین ہے کہ پہر وہ تمکو
ان تمہارے شہرون سے نکالدین سب نے کہا شیخ سچ کہتا ہے کچہ اور صلاح کرو بعض نے کہا اپنے درمیان مین سے اوسکو نکالدو
پہر چین سے بیٹہو کیونکہ جب وہ ہم مین سے نکل جائیگا تو پہر جو کچہ کرے گا اوسکا ضرر تمکو نہ ہوگا اور جب وہ تم سے غائب ہو گیا تو پہر
ستا نہ سکیگا اور تم چین مین ہو جاوگے اوسکا کام اوروں سے جا پڑیگا شیخ نجدی نے کہا واللہ میری یہ راے واسطے تمہارے نہین
ہے کیا تم نے حلاوت اوسکے قول کی اور طلاقت اوسکی زبان کی نہین دیکہی ہے کہ کسطرح اوسکی بات دلون کو پکڑ لیتی ہے
واللہ اگر تم ایسا کروگے پہر وہ سامنے آئیگا تو لوگ پاس اوسکے مجتمع ہو جائینگے وہ چڑہائی کرکے تمکو تمہارے شہرون سے نکالدیگا اور
تمہارے اشراف کو قتل کر ڈالیگا بولے اسنے سچ کہا واللہ اب کوئی اور راے دیکہو ابوجہل نے کہا مین تمکو وہ راے بتاتا ہون جو اب تک
تمکو نہین سوجہی کہا وہ کیا راے ہے کہا ہر قبیلہ سے ایک جوان لڑکا لیکر ہر ایک کو ایک تیغ بران دو وہ سب ملکر مثل ایک
شخص کے تلوارین ماریں جب قتل کرینگے تو خون اوسکا سارے قبائل مین متفرق ہو جائیگا مجکو گمان نہین کہ یہ ایک قبیلہ
بنی ہاشم کا سارے قبائل قریش پر جرأت کرے اونکو قوی ہو بلکہ جب وہ یہ حال دیکہینگے تو دیت قبول کرینگے اور ہم استراحت مین ہو
جائینگے ہماری اذیت دور ہو جائیگی شیخ نجدی نے کہا واللہ یہی راے ہے اور بات یہی بات اس جوان کی ہے مین بہی اسکی سوا
اور راے نہین دیتا یہ مشورہ کرکے سب ایک ہوے سب کا اس امر پر اجماع ہوا جبریل علیہ السلام نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہدیا کہ آج تم اپنی خوابگاہ میں نہ سونا تو ہمنے یہ کر ٹہانا ہے حضرت اپنے گہر میں اوس رات نہ سوئے اور اللہ نے اذن نکلنے
کا دیا جب مدینے میں آئے سورۂ انفال نازل کی اور اپنی نعمت یاد دلائی اور حقیں انکے اس قول کے تربّصوا بہ ریب المنون
حتّٰی یہلک کما ہلک من کان قبلہ من الشعراء یہ آیت بہیجی اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ
غرضکہ اوس دن کا نام یوم زحمہ رکہا گیا اسلیئے کہ سب کے رای اوس دن اسی زحمت پر فراہم ہوئی تہی سدی بہی اسی سیاق
کے راوی ہیں اور وہ جو اونہوں نے ارادہ اخراج کا کیا تہا اوسکے باب میں یہ آیت آئی وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ
مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا اسیطرح ابن عباس و مجاہد و عروہ بن الزبیر و
موسیٰ بن عقبہ و قتادہ و مقسم وغیرہ اندسے منقول ہے میں کہتا ہوں یہی حال بعض آحاد امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہی
ہاتہ سے منافقین کنہ اہل کے گذرا کہ اونہوں نے بلا کسی وجہ شرع دینی یا دنیائی کے محض بنیاد حسد و کینہ پر ارادہ صلب و
قتل و اخراج کا کیا مگر اللہ پاک نے جسطرح اپنے پیغمبر عالی قدر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان شریر بلاؤں سے بچایا اسیطرح اس حقیر
اہلبیت کو باوجود ہزار عصیان و ذنوب کے ہاتہ سے اشرار مفسدین کے محفوظ رکہا لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا
اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ یہ واقعہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری سے اب تک ساری ہیں ہو فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ
۵ تمنی رجال ان اموت وان امت + فتلک سبیل لست فیہا باوحد + ابن اسحاق نے کہا حضرت ص
بانتظار امر خدا مقیم رہے یہانتک کہ سب قریش نے مجتمع ہو کر مکر کیا اور ارادہ قتل کا کیا تو جبریل علیہ السلام نے آکر کہدیا
کہ آج تم اوس مکان میں نہ سوؤ جہاں سوتے ہو حضرت نے علی بن ابی طالب کو بلا کر فرمایا کہ آج میرے بستر پر تم سو رہو وہ اپنی
سبز چادر لپیٹ کر لیٹ رہے حضرت باہر قوم پر آئے ایک مشت خاک لیکر انکے سروں پر ڈالی کسینے آپ کو نہ دیکہا آپ سورۂ
یسین پڑہتے تہے الی قولہ فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ابن حبان و حاکم کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے کہ فاطمہ پاس
حضرت کے روتی ہوئی آئیں فرمایا کیوں روتی ہو کہا کیسے نہ روؤں یہ گروہ قریش کا حجر میں باہم لات و عزی و مناۃ کا
عہد کر رہا ہے اگر تمکو دیکہے گا تو اوٹہکر قتل کر ڈالیگا انمیں سے ہر ایک نے تمہارے خون سے اپنا حصہ کر لیا ہے فرمایا وضو کا
پانی لاؤ وضو کر کے مسجد میں آئے گروہ نے دیکہکر کہا یہ وہی ہیں پہر اپنے سر نیچے کر لیے گردنیں سامنے ڈالدیں آنکہ اوٹہا کر
نہ دیکہا حضرت نے ایک مٹہی مٹی لیکر اونپر پہینکی اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وہ خاک جسکسی پر پڑی وہ دن بدر کے کافر
مارا گیا حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے اسمیں کوئی علت نہیں ہے ابن عباس نے آیت باب میں کہا ہے کہ ایک
رات قریش نے مکے میں مشورہ کیا بعض نے کہا صبح کو بیڑیوں سے باندہو بعض نے کہا بلکہ مار ڈالو بعض نے کہا نہیں بلکہ شہر
سے نکالدو اللہ نے حضرت کو اس امر کی اطلاع دیدی علی بستر پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوئے اور حضرت نکلکر غار میں

جاہیے مشرکین رات بھر حضرت علی کو تکتے رہے اس گمان پر کہ وہ حضرت ہین جب صبح ہوئی اُٹھ کر دیکھا تو علی تھے آنحضرت کا
مکر پھیر دیا کہا تمہارا صاحب کدہر ہی کہا مجھ نہین معلوم نشان قدم پر چلے جب پہاڑ تک پہنچے نشان مختلط ہو گیا پہاڑ پر چڑھ کر غار
پر گذر کیا دیکھا کہ مکڑی نے جالا پھیلا رکھا ہی کہا اگر اس غار مین گھستے تو یہ جالا مکڑی کا نہ ہوتا حضرت تین رات اُس غار
مین رہے عروہ نے کہا اللہ بہتر مکر کرنیوالا ہی ایسا مضبوط مکر اُنکے ساتھہ کیا کہ حضرت کو رہائی بخشی انتہی اللہ کے احسانات
اپنے عاجز بندون پر بیشمار رہتے ہین اس جز تحفہ بافاک برابر کی ساتھہ بھی یاد رہنے کید زہر دہی و قتال وغیرہ مین کوئی
دقیقہ اٹھا نہین رکہا مگر خیر الماکرین ارحم الراحمین نے اُنکا مکر جنینو ند لیکے دوست سے اثر زہر زائل ہوا قاتل کا قابو نہ چلا
کوئی اور بھی اس طوفان بے تمیزی مین مارا گیا ۵ ہوتا ہی وہان مشورہ قتل ہمارا ✤ لو حضرت دل او رسنو تازہ خبر
اللہ پاک کا ارشاد حق بنیاد وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّیُٔ اِلَّا بِاَھْلِہٖ صادق آئیگا انشاء اللہ تعالی آخرت مین تو اُسکا
وقوع یقین ہے اور دنیا مین بھی اگر یہ اشرار فجار اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاوین تو حکمت بالغہ قہار جبار سے کچھ دور نہین
ہے ۵ تو ہم شب اے بسے میسری ای شمع کم فرصت ✤ گرفتم سوختی پروانہ آتش بجلانے را ✤ فتح البیان مین کہا ہی
اللہ نے اپنے رسول کو وہ نعمت عظمی یاد دلائی جو اُنپر کی تھی یعنے نجات دینا مکر و کید کفار مشرکین سے مکہ مکرمہ مین کیونکہ
یہ واقعہ مکے مین ہوا تھا قبل ہجرت کے اگرچہ سورت مدنی ہے مگر عکرمہ نے کہا کہ یہ آیت مکی ہی مکر کہتے ہین حیلہ کرنیکو
ایصال ضرر مین طرف غیر کے اثبات سے مراد زخمی کرنا ہے یا باندہ رکہنا یا کلمہ مشتق بات سی ہی یعنے مسجون کرنیکی
قتل کی رائے ابوجہل نے دی تھی سو وہ خود دن بدر کے مارا گیا اخراج کی رای ہشام بن عمرو نے دی تھی شیخ نجدی
اس مشورے مین موافق رای ابوجہل تھا وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ اِنْ
ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ جب کوئی پڑہے اُنپر ہماری آیتین کہین ہم سن چکے ہم چاہین تو کہہ لین ایسا یہ
کچھ نہین مگر احوال ہین پہلون کے ف یعنے ہمیشہ کہتے تھے کہ اب تو دیکھہ لیا کہ یہ قصے نہ تھی وعدہ عذاب تیرہ بھی آیا
جیسے پہلون پر آیا تھا انتہی اللہ پاک نے اس آیت مین کفر و عتو و تمرد و عناد قریش اور اُنکو دعوی باطل کیوقت سماع آیت
کی خبر دی ہی کہ وہ کہتے ہین ہم بھی ایسا قرآن بنا سکتے ہین حالانکہ یہ قول اُنکا بلا فعل ہے کیونکہ بار ہا اُنکو کہا گیا ہی
کہ اچھا اس جیسی ایک سورت لاؤ لیکن کوئی رستہ اونہوں نے نہ پایا یہ کہنا اُنکا محض اپنے جی کو اور اپنے توابع علی الباطل
کے دہوکا دینے کو ہے کہا ہی کہ قائل اس قول کا نضر بن الحارث لعنہ اللہ تھا سعید بن جبیر و سدی و ابن جریج کا قول
یہی ہی کیونکہ وہ ملعون طرف بلاد فارس کے جا کر وہان کے ملوک کی اخبار سیکھہ آیا تھا رستم و اسفندیار کی حکایات یاد
رکھتا تھا جب وہان سے پھر آیا حضرت کو مبعوث پایا دیکھا لوگو پر قرآن پڑہتے ہین جب حضرت اُس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوتے

[margin note: کا ادا ہو سکے ... ہی اور اس ...]

تو نضر وہان بیٹھ جاتا اخبار اون لوگون کی بیان کرتا پھر کہتا کہ باللہ اَیُّنَا اَحْسَنُ قَصَصاً اَنَا اَوْ مُحَمَّدٌ لہذا جب دن
بدر کے اللہ نے اوسیر قابو دیا اور گرفتار آیا حضرت صلعم نے حکم دیا کہ اوسکو صبر اً گردن ماریں چنانچہ ایسا ہی کیا وللہ الحمد مقداد بن
اسود رضی اللہ عنہ نے اوسکو گرفتار کیا تھا ابن جریر سعید بن جبیر سے راوی ہین کہ حضرت صلعم نے دن بدر کے عقبہ بن ابی معیط و
طعیمہ بن عدی و نضر بن حارث کو بطور صبر یعنے بہوکا پیاسا رکھکر قتل کیا نضر کو مقداد نے اسیر کیا تھا جب حکم اوسکو
قتل کا دیا تو مقداد نے کہا ای رسول خدا یہ میرا اسیر ہے فرمایا یہ کتاب خدا مین قیل وقال کرتا تھا جب امر بقتل فرمایا تو پھر مقداد
نے وہی کہا یا رسول اللہ اسیری فرمایا اَللّٰهُمَّ اَغْنِ الْمِقْدَادَ مِنْ فَضْلِكَ مقداد نے کہا بس مین یہی چاہتا تھا
اسی باب مین یہ آیت اوتری اساطیر جمع ہی اسطورہ کی مراد کتب قصص ہین یعنے حضرت صلعم کہانیان سیکھ کر لوگون کو
سناتے ہین یہ اوس مردود کا کذب محض تھا جس طرح اللہ نے دوسری آیت مین فرمایا ہے وَقَالُوا اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا
فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَاَصِيلًا قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

یعنے جو کوئی تائب و منیب ہوتا ہے تو اللہ اوسکی توبہ قبول کرتا ہے اور اوسکے گناہون سے درگذر فرماتا ہے وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ

اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ جب کہنے
لگے کہ یا اللہ اگر یہی دین حق ہی تیرے پاس سے تو ہم پر برسا پتھر آسمان سے یا لا ہم پر دکھ کی مار **ف** ابوجہل جب مکہ سے
نکلنے لگا تو یہی دعا کی کعبہ کے سامنے وہی پیش آئی انتہی ابن کثیر نے کہا یہ دعا مانگنا اونکا کثرت جہل و شدت تکذیب و
عناد و عتو کی راہ سے تھا یہ دعا اونکی معائب مین سمجھی گئی کیونکہ اگر دعا کرنا تھا تو یون کرتے اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا
هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاهْدِنَا لَهُ وَوَفِّقْنَا لِاتِّبَاعِهِ لیکن اونہون نے اپنے نفس پر استفتاح کیا اور عذاب مین
شتابی کی اور تقدیم عقوبت چاہی كقوله تعالى وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ وَ
لَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ وقوله سَاَلَ سَاۗىِٕلٌ بِعَذَابٍ
وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ اسی طرح جہلہ امم سابقہ نے بھی کہا تھا کما قال قوم شعیب فَاَسْقِطْ
عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ انس بن مالک نے کہا قائل اس کلمہ کا ابوجہل بن ہشام تھا اوسپر یہ
آیت اوتری وَمَا كَانَ اللّٰهُ الخ رواہ البخاری ابن عباس نے کہا قائل اس قول کا نضر بن حارث بن کلدہ تھا اوسپر یہ
آیت اتری سَاَلَ سَاۗىِٕلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ یہی قول ہی مجاہد و عطا و سعید بن جبیر و سدی کا عطا نے اتنا اور زیادہ کیا کہ اللہ نے
فرمایا وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ وقال لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ عطا کہتے
ہین اسکے حق مین کچہ اوپر دس آیتین کتاب اللہ کی آئی ہین بریدہ نے کہا مینے دن احد کی عمرو بن عاص کو ایک گہوڑے پر

سوار دیکھا وہ کہتا تھا اللّٰھم ان کان ما یقول محمد حقا فاخسف بی دبفرسی قتادہ نے اس باب مین کہا ہے
ذلک سفھۃ ھذہ الامۃ وجھلتھا فعاد اللہ بعائدۃ برحمتہ علی سفھۃ ھذہ الامۃ وجھلتھا
فتح البیان مین کہا ہی کہ یہ مقالہ مبالغہ تھا جحود وانکار مین اللہ سی سوال رجم بالحجارہ کا آسمان سی کیا اللہ نے فرمایا
وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون ○ اللہ ہرگز نہ
عذاب کرتا اونکو جبتک تو تھا اون مین اور اللہ نہ عذاب کریگا اون کو جب تک کہ بخشواتے رہین **ف** یعنی مکہ
مین حضرت کی قدم سی عذاب اٹک رہا تھا اب نہ عذاب آیا اسیطرح جب تک گنہگار نادم ہی اور توبہ کرتا ہی تو پکڑا نہین
جاتا اگرچہ بڑے سے بڑا گناہ ہو حضرت نے فرمایا کہ گنہگارون کو دو چیز پناہ مین ایک میرا وجود دوسرے استغفار انتہی
فتح البیان کا لفظ یہ ہی کہ لے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبتک تم زمین مکہ مین موجود ہو انکو عذاب سے مہلت ہے مراد
عذاب سے استیصال ہی سیوطی نے کہا کیونکہ عذاب جب اترتا ہی تو عام ہوتا ہے اور عذاب دافع کسی امت کو مگر جبکہ
پیغمبر اور مومنین اوسجگہہ سے نکل گئے وہ طواف مین کہتے تھے غفرانک اوسپر یہ آیت وھم یستغفرون اتری ابن
عباس نے کہا کان فیھم امانان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والاستغفار فذھب النبی وبقی الاستغفار
ابوموسی اشعری کا لفظ رفعا یہ ہی اللہ نے مجھپر دو امانین واسطے میری امت کے اتاری ہین وما کان اللہ لیعذبھم
الآیۃ سو جب مین چلا جاؤنگا تو ان مین استغفار چھوڑ جاؤنگا رواہ الترمذی وضعفہ کسی نے کہا اسکی یہ معنی
ہین کہ اگر وہ ان لوگون مین سی ہوتے جو ایمان لائے ہین اور استغفار کرتے تو اللہ انکو عذاب کرتا بعض نے کہا جو
استغفار کا طرف مسلمین کے ہے یعنی جبتک درمیان اون کفار کے مسلمان مستغفر ہین تھے اللہ نے انکو عذاب نکیا
جب مسلمان انکی بیچ مین سی نکل آئے تو دن بدر و ما بعد بدر کے معذب ہوے کسی نے کہا مراد یہ ہی کہ انکی پشت مین وہ
لوگ ہین جو استغفار کرینگے بعض نے کہا یہ دعوت ہے انکی طرف اسلام و استغفار کی ساتھ اس کلمے کے مجاہد و عکرمہ نے
کہا مراد استغفار سی اسلام ہے یعنی اگر اسلام لاتے تو معذب نہوتے اہل معانی نے کہا آیت دلیل ہے اس بات پر کہ
استغفار امان و سلامت ہے عذاب سے احادیث متعلق استغفار مین بکثرت آئی ہین کتب حدیث مین معروف اور رسالہ محو
الحوبہ مین مکتوب ہین ابن کثیر کا لفظ یہ ہی کہ ابن عباس نے کہا مشرک طواف بیت کرتے کہتے لبیک اللھم لبیک
لبیک لا شریک لک حضرت کہتے قد قد وہ کہتے الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک پھر کہتے غفرانک غفرانک
اسپر یہ آیت اتری یزید بن رومان و محمد بن قیس کہتے ہین بعض قریش نے بعض سے کہا کہ اللہ نے محمد کو درمیان ہمارے
مکرم کیا پھر کہا اللھم ان کان ھذا ھو الحق الخ جب ایمان لائے تو لگے کہنے پشیمان ہو اور کہا غفرانک

اللّٰھم او سپر یہ آیت آئی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس امت میں دو امانین رکھی ہیں ہمیشہ عصمت پناہ میں ہیں طوارق عذاب سے جبتک کہ وہ امانین درمیان انکے ہیں پہر اللہ نے ایک امان اوٹھا لی اور دوسری امان درمیان تمہارے باقی ہے یہی قول ابو موسی اشعری و قتادہ کا بہی ہے ابو سعید نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان نے کہا قسم ہے تیری عزت کی مین ہمیشہ بہکاؤن گا تیرے بندونکو جبتک کہ انکی جانین ہین انکے بدنون مین رب نے فرمایا مجہے بہی قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ مین ہمیشہ بخشتا رہونگا انکو جبتک کہ وہ استغفار کرتے رہین گے مجہسے رواہ احمد وقال الحاکم صحیح الاسناد ولم یخرجاہ فضالہ بن عبید نے رفعا کہا ہے بندہ امن مین ہے عذاب اللہ سے جبتک کہ استغفار کرتا ہے اللہ عزوجل سے رواہ احمد وما لھم الا

یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام وما کانوا اولیاءہ ط ان اولیاؤہ الا المتقون ولکن اکثرھم

لا یعلمون ○ وما کان صلاتھم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ ط فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ○

اونمین کیا ہے کہ عذاب نکرے انکو اللہ اور وہ روکتے ہین مسجد حرام سے اور اسکی اختیار کرنیوالی وہی جو پرہیزگار ہین لیکن وہ اکثر خبر نہین رکہتے اور انکی نماز کچہ نتہی کعبے کے پاس مگر سیٹیان بجانی اور تالیان سو چکہو عذاب بدلا اپنے کفر کا ف قریش انکو اولاد ابراہیم سمجہکر کعبے کا مختار ٹہیراتے تہے اور مسلمانون کو آنے ندیتے تہے سو فرمایا کہ اولاد ابراہیم مین جو پرہیزگار ہو اوسیکا حق ہے اور بے الصافون کا حق نہین کہ جس سے آپ ناخوش ہوگئے آنے دیا نتہے اللہ پاک نے خبر دی کہ یہ لوگ لائق اسکے ہین کہ انکو عذاب کیا جائے لیکن انپر عذاب بسبب برکت مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان انکے نآیا و لہذا جب وہ انکے بیچ مین سے نکل گئے تو دن بدر کے انپر عذاب ٹوٹ پڑا صنادید قریش مارے گئے سرا لنگے گرفتار ہوئے اللہ نے انکو ارشاد طرف استغفار کے اون گناہون سے جنمین وہ آلودہ تہے جیسے شرک و فساد فرمایا قتادہ و سدی نے کہا قوم استغفار نکرتی تہی اگر مستغفر ہوتی تو عذاب نہوتا یہی قول مختار ابن جریر ہے اگر اون مین مومنین مستضعفین مستغفرین نہ ہوتی تو اونپر عذاب غیر مردود آتا لیکن وہ عذاب اونسے بسبب استغفار کرنے ان ضعفا کے ٹل گیا جسطرح کہ اللہ تعالی نے دن حدیبیہ کے فرمایا ھم الذین کفروا وصدوکم عن المسجد الحرام والھدی معکوفا ان یبلغ محلہ ولولا رجال مومنون ونساء مومنت لم تعلموھم ان تطؤھم فتصیبکم منھم معرۃ بغیر علم لیدخل اللہ فی رحمتہ من یشاء لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذابا الیما ابن ابزی کہتے ہین حضرت مکے مین تہے اللہ نے یہ آیت بہیجی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم پہر حضرت مکے سے نکلکر مدینے مین آئے اللہ نے یہ آیت اتاری وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون یہ لوگ بقیہ مسلمین تہے جو مکے مین رہگئے تہے اور اللہ سے استغفار کرتے تہے جب وہ بہی وہان سے نکل آئے تب اللہ نے فرمایا وما لھم الا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام الخ پہر اذن دیا اللہ نے فتح مکہ مین یہی عذاب موعود تہا اوسطرح اہل مکہ کے

انتہے محمد بن اسحاق نے کہا جب قریش دن بدر کے مارے گئے اور بچے کھچے مکے مین آئے اور ابو سفیان سع قافلہ پہونچے تو عبد اللہ بن ابی ربیعہ وعکرمہ بن ابی جہل وصفوان بن امیہ نے مع اور قریش کے جن کے آبا و برادر و پسر بدر مین مارے گئے تہے ابو سفیان سے گفتگو کی اور سوداگران قریش سے جو اوس معرکے مین شریک تہے کہا کہ اے گروہ قریش محمدؐ نے تم کو بے دم کر دیا اور اچہے اچہے لوگ تمہارے مار ڈالے اب تم اس مال سے ہماری مدد کرو کہ ہم بدلا اون مصیبتون کا لین اونہون نے ایسا ہی کیا اوسپر یہ آیت بقول ابن عباس نازل ہوئی یہی قول ایک جماعت تابعین کا ہے کہ نزول اس آیت کا حق مین ابو سفیان بن حرب کے ہوا ہے اوس نے بہت سامال واسطے قتال حضرتؐ کی احد مین صرف کیا ضحاک نے کہا یہ آیت اہل بدر مین اتری ہے ابن کثیر نے کہا ہر تقدیر پر یہ آیت عام ہے اگرچہ سبب نزول خاص ہوا اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ کافر اپنا مال واسطے روکنے کے اتباع طریق حق سے خرچ کیا کرتے ہین سو ابہی یہ اور خرچ کرین گے جب سارا مال خرچ ہو چکے گا تو حسرت وندامت مین گرفتار ہونگے کیونکہ جو اونکا مطلب تہا وہ ہاتھ نہ آیا یعنے وہ یہ چاہتے تہے کہ اللہ کا نور بجھہ جاوے اونکی بات کلمہ حق پر بالا ہو جاوے سو یہ تو نہ ہوا اللہ نے اپنا نور پورا کیا کافرون کو اگر برا لگا کرے تو لگا کرے وہ اپنے دین کا ناصر اپنے بول کا بالا کرنے والا اور اپنی شرع کا غالب بنانیوالا ہے یہ دین اوسکا ہر دین پر ظاہر ہو جاویگا اونکو دنیا مین رسوائی خواری اور آخرت مین عذاب دوزخ ہوگا جو کوئی اون مین زندہ رہیگا وہ اپنے آنکہہ اور کان سے مکروہ شئے دیکہہ سنیگا اور جو کوئی اون مین مقتول یا میت ہوگا اوسکا انجام رسوائی ابدی وعذاب سرمدی ہے ابن عباس نے کہا مراد تمیز خبیث من الطیب سے جدا کرنا اہل شقاوت کا اہل سعادت سے ہے سدی نے کہا مومن کا کافر سے یہ تمیز محتمل ہے کہ آخرت مین ہوگا کقولہ ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ الآیۃ وقولہ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ وقولہ فی الآیۃ الاخری يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ وقال تعالی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ یا یہ تمیز دنیا مین ہو اسطرح پر کہ اونکو اعمال مومنون پر کہل جاوین اور یہ لام واسطے تعلیل کے آیا ہو یعنے یہ قدرت ہمنے اونکو انفاق اموال پر اسلیے دی ہے کہ ناپاک پاک سے جدا ہو جاوے یعنے کون مطیع ہو کر اپنے اعدا کفار سے قتال کرتا ہے اور کون عاصی بنکر اس امر سے باز رہتا ہے کقولہ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ الآیۃ وقال تعالی مَا كَانَ اللَّهُ

لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
الآية وقال تعالى أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ
اس آیت کا نظیر سورہ برات مین بہی آیا ہے اس بنیاد پر معنے آیت کریمہ ہوتے ہین کہ ہمنے جو تمکو مبتلا کی قتال
کفار کیا ہی اور انکو قدرت انفاق اموال مقابلہ تمہارے دی ہے سو یہ اسلیے کیا ہے کہ خبیث طیب سے جدا ہو جاوے
اور بعض خبیث بعض پر سوار ہو پہر سب کو جمع کرکے دوزخ مین جہونک دیا جاوے یہی لوگ خاسر وارین ہین تفسیر
البیان مین کہا ہی کہ دن بدر و احد و احزاب کی رؤساء کفار قریش نے اپنا مال محاربہ حضرت پر صرف
کیا اللہ نے خبر دی کہ یہ نفقہ کرین گے لیکن بانجام اوسکا افسوس ہوگا ہرگز ظافر بمقصود نہون گے مراد خبیث
وطیب سے یا تو مال حلال و حرام ہی یا عمل صالح و طالح یا انفاق راہ رحمن و شیطان مین کچہ ہو یہ سب جہنم مین
جاویگا قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ
سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ○ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنِ انتَهَوْا
فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ○
تو کہدے کافرون کو اگر باز آوین تو معاف ہو انکو جو ہو چکا اور اگر پہر وہی کرین گے تو پڑ چکی ہے راہ اگلون
کی اور لڑتے رہو ان سے جبتک نہ رہے فساد اور ہو جاوے حکم سب اللہ کا پہر اگر وہ باز آوین تو اللہ انکے کام
دیکہتا ہے اور اگر وہ نہ مانین تو جان لو کہ اللہ ہے حمایتی تمہارا کیا خوب حمایتی ہے اور کیا خوب مددگار ف
یعنی جبتک فساد نہ رہے یعنے کافرون کو زور نہ رہے کہ ایمان سے روک سکین انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی
اپنے نبی صلعم فرماتا ہے کہ تم ان کافرون کو کہدو کہ اگر تم کفر و مشاقت و عناد سے باز رہکر اسلام و طاعت
و انابت مین داخل ہوگے تو تمہارے ذنوب و خطایا و کفریات بخشدیے جاوینگے جسطرح کہ صحیح مین ابن مسعود
سے مرفوعًا آیا ہے کہ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ
أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ دوسرا لفظ صحیح کا رفعًا یون ہے الْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ وَالتَّوْبَةُ تَجُبُّ مَا كَانَ
قبلہا پہر فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کروگے بلکہ کفر و نخوہ پر جمے رہوگے تو سنت ہماری اگلے مکذبین و معمرین علی العناد
کے حق مین یون چلی آئی ہے کہ ہم انکو عذاب و عقوبت مین جلدی کرتے ہین مجاہد نے کہا مراد عذاب قریش روز
بدر کا اور عقاب دیگر امم ہے سدی نے کہا مراد یہی یوم بدر ہے **حکایت** فتنہ ابن الزبیر مین دو مرد پاس ابن عمر
کے آئے کہا تمنے دیکہا لوگون نے کیا کیا تم عمر بن خطاب کے بیٹے ہو اور حضرت کے صاحب تم کو کون باہر نکلنے سے

روکتا ہے کہا یہ بات روکتی ہے کہ اللہ نے خون برادر مسلمان کا حرام کیا ہے کہا کیا اللہ نے نہین فرمایا وَقَاتِلُوهُمْ
حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ کہا ہمنے قتال کیا یعنے عہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین یہانتک کہ
فتنہ باقی نہ رہا سارا دین اسی کے لیے ہوگیا اور تم قتال کرنا واسطے فتنہ ہونے کے چاہتے ہو تاکہ دین واسطے غیر
اللہ کے ہو رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ اسکی اصل بخاری مین مطولاً مروی ہے اسامہ بن زید نے کہا مین بہی اوس
شخص سے نہ لڑونگا جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے سعد بن مالک نے بہی یون ہی کہا کہ واللہ مین بہی ایسے شخص سے
کبہی قتال نہ کرونگا ایک آدمی نے کہا کیا اللہ نے نہین فرمایا ہے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى الخ دونون نے کہا ہم قتال
کر چکے یہانتک کہ فتنہ باقی نہ رہا سارا دین اللہ کا ہوگیا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ ابن عباس نے کہا مراد فتنے سے شرک
ہے یہی قول ہے ابو العالیہ و مجاہد و حسن و قتادہ و ربیع بن انس و سدی و مقاتل بن حیان و زید بن اسلم کا عروہ
بن زبیر وغیرہ علماء نے کہا ہے معنے آیت کریمہ یہ ہین حَتّٰى لَا يُفْتَنَ مُسْلِمٌ عَنْ دِيْنِهٖ رہی یہ بات کہ سارا دین اللہ
کے لیے ہوجائے اسکا مطلب یہ ہے کہ يُخْلَصَ التَّوْحِيْدُ لِلّٰهِ یہی قول ہے ابن عباس کا حسن و قتادہ و ابن جریج
نے کہا یعنے اَنْ يُّقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد بن اسحاق کا لفظ یہ ہے يَكُوْنَ التَّوْحِيْدُ خَالِصًا لِلّٰهِ لَيْسَ فِيْهِ
شِرْكٌ وَّيُخْلَعُ مَا دُوْنَهٗ مِنَ الْاَنْدَادِ ابن زید نے کہا اَیْ لَا يَكُوْنُ مَعَ دِيْنِكُمْ كُفْرٌ حدیث مرفوع صحیحین
اسی کی شاہد ہے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ
دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دوسرا لفظ صحیحین کا ابو موسی اشعری سے
یون ہے کہ حضرت سے پوچہا ایک مرد براہ شجاعت لڑتا ہے اور کوئی براہ حمیت اور کوئی براہ ریا ان مین کونسا
مرد راہ خدا مین لڑتا ہے فرمایا وہ شخص جو اسلیے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ راہ خدا مین ہے پہر اللہ نے
کہا کہ اگر یہ کفار بسبب تمہارے لڑنیکے کفر سے باز رہین گو تم کو حال انکی باطن کا معلوم نہین ہے تو اللہ تو انکو
اعمال کو دیکہتا ہے کقولہ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ الآیۃ اور دوسری
آیت مین فرمایا ہے فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وقال تعالیٰ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ
فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ صحیح مین آیا ہے کہ اسامہ نے ایک شخص پر تلوار اٹہائی اوس نے کہا
لا الٰہ الا اللہ انہون نے تلوار مار کر اسکو قتل کیا جب ذکر حضرت سے ہوا فرمایا اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کہا ای رسول خدا اوس نے یہ کلمہ اپنے بچاؤ کے لیے کہا تہا فرمایا هَلَّا
شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ پہر بار بار یہی فرماتے رہے مَنْ لَّكَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اسامہ کہتے ہین یہانتک کہ تمنا

کی مین نے کہ مین اسلام نہ لایا ہوتا مگر او سی دن پہر اللہ پاک نے یہ کہا کہ اگر وہ اپنے خلاف محاربے پر بدستور رہینگے
تو تم جان لو کہ اللہ تمہارا مالک و سید و مولی و ناصر ہے اعدا پر ابن جریر کہتے ہین عبد الملک بن مروان نے عروہ
کو ایک خط لکہا تہا کچہہ ایک سوال کیے تہے عروہ نے اوسکا جواب لکہا اوس مین حال مخرج رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کا مکے سے طرف مدینے کے بہی ذکر کیا ہے اور دو فتنون کا پتا دیا ہے ایک وہ فتنہ کفار جسمین بعض
صحابہ نے طرف حبشہ کے ہجرت کی دوسرا وہ فتنہ جس مین خود حضرت کو سطرف ہجرت کرنی پڑی یہ آیت وَقَاتِلُوهُمْ الخ حق
مین اس فتنہ ثانیہ کے اوتری ہی اسناد اس خط کی عروہ بن زبیر تک صحیح ہے ابن کثیر نے اس خط کو بطولہ نقل کیا ہی
فتح البیان کا لفظ یہ ہی مراد لِلَّذِينَ كَفَرُوا سے اسجگہہ ابو سفیان اور انکے اصحاب ہین اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ تم
انکو یہ بات کہدو خواہ اسی عبارت سے یا دوسری طرح پر کہ اگر تم عداوت رسول و قتال مسلمین سے باز رہکر اسلام
مین داخل ہوجاوگے تو تمہاری اگلے گناہ بخشدیے جاینگے یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ اسلام قاطع
آثام ماقبل ہے عمرو بن عاص کہتے ہین اللہ نے جب میرے دلمین اسلام ڈالا مینے پاس حضرت کے آکر کہا ہاتہہ
بڑہاو مین بیعت کرتا ہون جب حضرت نے ہاتہہ بڑہایا مینے اپنا ہاتہہ کہینچ لیا فرمایا کیا بات ہے مینے عرض کیا کہ
مین ایک شرط کرنا چاہتا ہون فرمایا کیا شرط مین نے کہا آپ میرے لیے استغفار کرین فرمایا تو نے نہین
جانا کہ اسلام ہادم ماقبل ہے اور ہجرت ہادم ماقبل ہے اور حج ہادم ماقبل ہی رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ یعنے جو گناہ پہلے
اوسنے ہوئی ہین وہ ان اعمال صالحہ سے منہدم ہوجاتے ہین انکا وبال عاصی پر باقی نہین رہتا ابن مسعود کا لفظ
مرفوع یہ ہی اَلْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ وَالتَّوْبَةُ تَجُبُّ مَا قَبْلَهَا یہ حدیث صحیح مین آئی ہے یحیی بن معاذ رازی
کہتے ہین کہ جسصورت مین توحید ہدم کفر ماقبل سے عاجز نہوئی تو ہدم گناہ مابعد سے کیونکر عاجز ہوگی پہر اللہ نے
فرمایا کہ اگر وہ بعد دخول کے اسلام مین پہر مرتد ہوجاینگے اور کافر ہوکر حضرت سے لڑینگے تو اللہ کی یہ عادت
مقرر ہے کہ وہ اعدا کو ہلاک کرکے اولیا کی نصرت فرماتا ہے یعنے پہر ہم اونسے انتقام اس عود کا لینگے اس
عبارت مین وعید و تہدید و تمثیل ہے ساتہہ ہلاک امم سالفہ کے اور سدی نے کہا مراد اس سے یوم بدر ہے
اور فتنے سے مراد شرک ہے یہی قول ہے ابن عباس کا حسن نے کہا مراد بلا ہی جمہور نے کہا مراد کفر ہے اس آیت
کی تفسیر سورۃ بقرہ مین گذر چکی ہے دین سے مراد طاعت و عبادت ہے خالص واسطے اللہ پاک کے
قتادہ نے کہا حَتّٰى يُقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهَا قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ وَإِلَيْهِ دَعَا بعض نے کہا يَضْمَحِلُّ عَنْهُمْ
كُلُّ دِينٍ بَاطِلٍ وَيَبْقٰى فِيهِمْ دِينُ الْإِسْلَامِ وَحْدَهٗ یہ سب معانی قریب بکدیگر ہین پہر فرمایا کہ اللہ اچہا سوجہنے

اور اخیلہ دگار ہی اس آیت باب پر پارہ نہم قرآن کریم ختم ہوا اب بعد اسکے پارہ دہم وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ شروع ہوگا والله الحمد

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کیواسطے اُس میں سے پانچوان حصا اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر اور اُس چیز پر جو ہمنے اُتاری اپنے بندے پر جس دن فیصلہ ہوا جس دن بھڑین دو فوجین اور اللہ سب چیز پر قادر ہے **ف** یعنی اللہ پاک نے اپنے رسول پر فتح و نصرت اوتاری جس سے تم غالب ہوئے اور اللہ پاک قادر ہے کہ آگے اور فتحین دیوے جو مال لشکر کافرون سے لیوین وہ غنیمت ہے اوسمین پانچوان حصہ نیاز اللہ کی ہے واسطے خرچ رسول کے کہ رسول کو خرچ ہے اپنی ذات کا اور قرابت والون کا اور حاجتمند مسلمانون کا اور بعد حضرت کے بھی خرچ ہوتے ہین سردار کو اور جو مال صلح سے لیا وہ سارا خرچ مسلمانون کا یہ غنیمت مین چار حصے رہے سو لشکر کو تقسیم کرنا سوار کو دو حصے پیادے کو ایک انتہی ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی تفصیل بیان کرتا ہے اس چیز کی جو اوس نے خاصةً واسطے اس امت شریفہ کے درمیان سائر امم متقدمہ کے مشروع کی ہے غنائم کو حلال کرکے غنیمت وہ مال ہے جو کفار سے لیوین چڑہائی کرکے سوار و پیادہ سے فیٔ وہ مال ہے جو بغیر لڑے بھڑے ہاتھ آوے جیسے وہ اموال جنپر باہم مصالحت ہو جاوے یا لا وارث ہو بسبب وفات اہل اموات کے یا جزیہ و خراج ہو اور مانند اسکے یہی مذہب ہے شافعی اور ایک گروہ علمائے سلف و خلف کا اور بعض علمائنے اطلاق فیٔ کا غنیمت پر اور غنیمت کا فیٔ پر بھی کیا ہے اسلیے قتادہ کا مذہب ہے کہ یہ آیت ناسخ ہے آیت حشر کی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی الآیۃ اس آیت سے یا آیت انفال منسوخ ہوگئی اور غنائم چار خمس ٹھیرے واسطے مجاہدین کے اور ایک خمس انہین سے واسطے مذکورین کے لکن یہ قول بعید ہے کیونکہ نزول اس آیت کا بعد وقعہ بدر کے ہوا ہے اور وہ آیت حشر بنی النضیر کے اوتری ہے اور علمای سیر و مغازی مین کچھ خلاف اسباب مین نہین ہے کہ قصہ بنی النضیر کا بعد بدر کے تھا اس امر مین کچھ شک و شبہ نہین لکن جسنے درمیان فیٔ و غنیمت کے فرق کیا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ آیت اموال فیٔ مین آئی ہے اور یہ آیت غنائم مین اور جسنے امر فیٔ

غنیمت کو راجع طرف رب امام کے نہین سے کہا اوسکا قول یہ ہے کہ درمیان آیت حشر و آیت تخمیس کے کچھ منافات نہین ہے جبکہ موافق رای امام ہو واللہ اعلم یہ قول اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ تو کید ہے واسطے تخمیس ہر قلیل و کثیر کے یہانتک کہ گو ایک تاگا و سوئی ہو قال تعالی وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ پہر مفسرین کا اختلاف ہوا بعض نے کہا اللہ کا حصہ خمس سے کعبہ مین کہا جائے ابو العالیہ ریاحی کہتے ہین جب پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غنیمت آتی تو اوسکے پانچ حصے لگاتے چار خمس حاضرین معرکہ کو دیتے پانچوین خمس مین اپنا ہاتھ مارتے جتنا مٹھی مین آتا اوسکو کعبے کے لیے رکھتے یہ اللہ کا سہم یعنے حصہ ہوتا پہر باقی کو پانچ سہم پر تقسیم کرتے ایک سہم رسولؐ کا ہوتا دوسرا سہم ذوی القربی کا تیسرا سہم یتامی کا چوتہا سہم مساکین کا پانچوان سہم ابن السبیل کا بعض مفسرین نے کہا اللہ کا ذکر اس جگہہ استفتاح کلام ہے واسطے تبرک کے پہر حضرتؐ کا سہم ہے ابن عباس نے کہا یہ جملہ مفتاح کلام ہے کیونکہ جو کچھ ساری آسمانون و زمین مین ہے وہ اللہ ہی کا ہے گویا اللہ و رسول کا سہم ایک ہی ٹہیرا یہی قول نخعی و حسن بن محمد بن حنفیہ و حسن البصری و شعبی و عطا و ابن بریدہ و قتادہ و مغیرہ وغیر واحد کا ہے کہ سہم خدا و رسول ایک ہے پہر قائلین اس قول کے مختلف ہوئے ابن عباس نے کہا غنیمت کے پانچ خمس کیے جاتے تہے چار قائمین کو ملتے اور ایک خمس کے چار خمس کیے جاتے ایک ربع اللہ و رسول کا ہوتا وہ حضرتؐ کی قرابت کو ملتا خود حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے خمس مین سے کچھ نہ لیا وہ حضرتؐ کے نائبون کے لیے ہے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا اللہ کا حصہ نبی کے لیے ہے نبی کا حصہ انکی ازواج کے لیے عطا بن ابی رباح نے کہا خمس اللہ و رسول کا ایک ہے حضرتؐ جو چاہیں وہ کام اوسمین کرین یہ قول اعم و اشمل ہے یعنے جو خمس اللہ نے اپنے لیے مقرر کیا ہے اوسمین حضرتؐ کو اختیار دیا ہے کہ چاہین امت مین واپس کرین یا جو جی چاہے اُسطرح اوسمین متصرف ہون مقدام بن معدیکرب کہتے ہین ہم پاس عبادہ بن صامت و ابو الدردا و حرث بن معاویہ کندی کے بیٹہے حضرتؐ کی حدیث کا چرچا نکلا ابو الدردا نے کہا ای عبادہ تم حضرتؐ کی کلمات کا فلان فلان غزوے مین ذکر کرو کہ حق مین اخماس کے کیا فرمایا تہا عبادہ نے کہا حضرت نے ایک غزوے مین طرف ایک شتر غنیمت کے انکو نماز پڑہائی جب سلام پہیرا تو کہڑے ہوکر ایک پشم صوف انگلیون مین لیکر فرمایا کہ یہ تمہاری غنائم مین سے ہے اس مال مین میرا کچھ حصہ ہمراہ تمہارے نہین ہے مگر ایک خمس اور وہ خمس بہی تم پر مردود ہے پس ادا کرو تم سوئی تاگا اور کم و بیش اس مقدار سے اور خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت نار و عار ہے اپنے اصحاب پر دنیا و آخرت مین اور جہاد کرو لوگون سے اللہ کی راہ مین قریب ہون یا بعید اور پروا نکرو راہ خدا مین

لوٹ لائم کی اور قائم کرو حدود اللہ حضر و سفر مین اور جہاد کرو راہ خدا مین کہ جہاد ایک دروازہ کلان ہی منجملہ ابواب جنت کے حق تعالیٰ دیتا ہی اللہ سبب اسکے ہم و غم سے رَوَاہُ اَحْمَدُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ عَظِیْمٌ وَلَمْ اَرَہٗ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْکُتُبِ السِّتَّةِ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ہان امام احمد نے اور ابو داؤد و نسائی نے ابن عمر سے رفعاً مانند اسکے قصہ خمس و نہی عن الغلول مین روایت کیا ہے یہ حدیث شاہد قول مذکور ہی اور عمرو بن عنبسہ کا لفظ یہ ہی کہ نماز پڑہائی حضرت نے انکو طرف ایک شتر غنیمت کے پہر سلام پہیر کر کچہ بال اُس اونٹ کی اوکھیڑ کر فرمایا کہ حلال نہین ہے مجھکو تمہاری غنیمتوں مین سے برابر اسکی مگر خمس اور وہ خمس واپس کیا جاتا ہے تمہر رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ لکن حضرت غنائم مین سے کوئی شے اپنے لیے چن لیتے غلام یا کنیز یا اسپ یا تلوار یا اور کچہ مانند اسکے جسطرح کہ محمد بن سیرین و عامر شعبی نے اسپر نص کی ہے اور اکثر علما انہین کے تابع ہین ابن عباس کہتے ہین حضرت نے دن بدر کو سیف ذو الفقار بطور تنفل کے لی اس سیف کے حق مین دن احد کو خواب دیکھا تہا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ عائشہ نے کہا صفیہ منجملہ صفی کے تہین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ فِیْ سُنَنِہٖ دوسرا لفظ ابو داؤد کا مع نسائی یزید بن عبد اللہ سے یون ہے کہ ہم مربد مین تہے کہ اتنے مین ایک مرد آیا اوسکے ساتہ ایک ٹکڑا چمڑے کا تہا ہمنے اوسکو پڑہا اوسمین لکہا تہا مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی بَنِیْ زُهَیْرِ بْنِ اُقَیْشٍ اَنَّکُمْ اِنْ شَهِدْتُمْ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوةَ وَاَدَّیْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَسَهْمَ الصَّفِیِّ فَاَنْتُمْ اٰمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ہمنے کہا کہ تجھکو یہ خط کس نے لکہدیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہی ابن کثیر کہتے ہین یہ احادیث جید ہین دلیل ہین تقریر و ثبوت صطفا پر اموال غنائم سے ولہذا بہت سے اہل علم نے اسکو خصائص حضرت مین رکہا ہی اور دوسرون نے کہا کہ امام کو خمس مین تصرف کرنا واسطے مصلحت مسلمین کے پہونچتا ہے جسطرح کہ وہ مال فی مین تصرف کرسکتا ہے ہمارے شیخ علامہ ابن تیمیہ نے کہا ہی کہ یہی قول مالک و اکثر سلف کا ہی اور یہی اصح اقوال ہی سو جب بات ثابت و معلوم ہو چکی تو پہر اسمین اختلاف ہے کہ وہ خمس جو حضرت لیا کرتے تہے اب بعد حضرت کے اوس خمس مین کیا کیا جائے کسی نے کہا وہ خمس والی امر کیلیے ہی یہی قول ہے ابو بکر و علی و قتادہ و ایک جماعت کا اس بارہ مین ایک حدیث مرفوع بہی آئی ہے اور اورون نے کہا وہ خمس مصالح مسلمین مین صرف کیا جائے دوسرون نے کہا بلکہ پہیرا جاوے بقیہ اصناف ذوی القربی و یتامی و مساکین و ابن السبیل پر ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے اورون نے کہا بلکہ سہم نبی و سہم ذوی القربی یتامی و مساکین و ابن السبیل پر رد کیا جائیگا ابن جریر کہتے ہین یہی قول ہی ایک

جماعت اہل عراق کا بعض نے کہا کہ سارا خمس ذوی القربے کو ملیگا منہال بن عمر کہتے ہین مینے عبد اللہ بن محمد
بن علی و علی بن الحسین سے حال خمس کا پوچھا کہا وہ ہمارا حق ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ
السَّبِيلِ مراد ہماری یتامے و ساکین ہین سفیان ثوری و ابو نعیم و ابو اسامہ قیس بن مسلم سے راوی ہین کہ کہا
قیس نے پوچھا مینے محمد بن حنفیہ سے اس آیت کو کہا هٰذَا مُفْتَتَحُ كَلَامٍ لِلّٰهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ پہر اختلاف ہے لوگون
کا ان دونون سہم مین بعد وفات رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض نے کہا سہم حضرت خلیفہ مابعد کو دینا چاہیے
دوسرون نے کہا بلکہ قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ون نے کہا سہم قرابت واسطے قرابت خلیفہ کے ہی
ہے اہل علم اسپر مجتمع ہوئی کہ ان دونون سہم کو اسپان و سامان راہ خدا مین رکہین چنانچہ خلافت ابوبکر
و عمر مین ایطرح ہوا ابراہیم نے کہا کہ شیخین سہم حضرت کا کراع و سلاح مین رکہتے عمش نے پوچھا کہ علی مرتضے
کا اس مین کیا قول تہا کہا وہ اُن سے بہی زیادہ تر سخت تہے اس باب مین یہی قول ہے ایک طائفہ کثیر علما رحمہم
اللہ تعالی کا رہا سہم ذوی القربے سو اوسکا مصرف بنی ہاشم و بنی مطلب ہین اسلیے کہ بنی مطلب مددگار تہے بنی
ہاشم کے جاہلیت اور اول اسلام مین اور داخل شعب ہوئے تہے ہمراہ انکے واسطے حمایت و غضب حضرت کے پہر اون
مین جو مسلمان تہے وہ بطور طاعت خدا و رسول داخل ہوئے تہے اور جو کافر تہے وہ بطور حمیت عشیرہ و انفت و
طاعت ابی طالب کے رہے بنو عبد شمس و بنو نوفل سو وہ اگرچہ بنی عم تہے لیکن اسکام مین موافق انکے نرہے بلکہ انکے
محاربہ کیا اور انکو چہوڑ دیا اور کہا کہ بطون قریش حرب رسول پر ہین اسی لیے ابو طالب نے قصیدہ لامیہ مین انکی
ذم بنسبت دوسرون کے زیادہ کی ہے اسلیے کہ یہ شدید القرابۃ تہے معہذا ناصر نہ ہوئے نا بذ ہے آپ جبیر بن مطعم
کہتے ہین ہم اور عثمان بن عفان پاس حضرت کے گئے اور کہا اے رسولخدا آپ نے بنی مطلب کو خمس خیبر مین سے دیا اور
ہمکو چہوڑ دیا ہم اور وہ آپ سے ایک ہی منزلت مین ہین فرمایا بنو ہاشم و بنو مطلب ایک چیز ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ بعض
روایات حدیث مین آیا ہے کہ اِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ یعنے وہ مجہسے دونو حالتون مین
جدا نہین ہوئے یہی قول ہے جمہور علما کا کہ مراد یہی دونو ہین ابن جریر نے کہا اور لوگ کہتے ہین کہ مراد بنی ہاشم
ہین مجاہد نے کہا کہ اللہ نے جان لیا کہ بنی ہاشم مین فقرا ہین اسلیے اونکے لیے بجاے صدقے کے خمس مقرر فرمایا دوسرا
لفظ انکا یہی کہ مراد قرابت رسولخدا ہی جنکو صدقہ لینا حلال نہین ہے علی بن حسین سے بہی ایطرح مروی ہے ابن جبیر
کہتے ہین دوسرون نے کہا ہے بلکہ مراد سارے قریش ہین ابن عباس سے پوچھا تہا کہ ذوی القربے کون ہین کہا
ہم کہتے تہے کہ ہم ہین لیکن ہماری قوم نے یہ بات نہ مانی اور کہا کہ سارے قریش ذوی القربے ہین اس

اثر صحیح کو مسلم و اہل سنن نے روایت کیا ہو مگر اسکی سند مین ضعف ہو دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے کہا
رَغِبْتُ لَكُمْ عَنْ غُسَالَةِ الْاَيْدِيْ لِاَنَّ لَكُمْ مِنْ خُمُسِ الْخُمُسِ مَا يُغْنِيْكُمْ اَوْ يَكْفِيْكُمْ یہ حدیث حسن الاسناد ہے
ف مراد یتامی سے ایتام مسلمین ہین علما کا اختلاف ہے کہ حکم مختص با یتام فقرا ہے یا عام ہے اغنیا و فقرا کو دو
قول ہین مراد مساکین سے محاویج ہین جنکو بقدر سد خلہ میسر نہین آتا اور گذر اوقات کیلئے موافق نہین پاتے یعنے کفاف
مین بہی تنگی و ترشی ہوتی ہے مراد ابن السبیل سے مسافر یا مرید سفر بطرف مسافت قصر نماز ہو اور اسکے پاس اتنا
نہین کہ سفر مین نفقہ کرے اسکی تفسیر آیہ صدقات کی ذیل مین سورہ برارت کی اندر ان شاء اللہ تعالی آویگی پہر
اللہ نے فرمایا کہ جو حکم خمس کا غنائم مین ہمنے مشروع کیا ہے تم اوسکو بجا لاؤ اگر اللہ و آخرت پر ایمان رکہتے ہو اور
قرآن مجید کو مانتے ہو ولہذا صحیحین مین ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرت صلعم نے وفد عبد القیس سے فرمایا تم جانتے ہو
کہ ایمان لانا اللہ پر کیا ہے گواہی دینا ہے اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد رسول ہین اللہ کے اور
اقامت نماز کی اور دینا زکوۃ کا اور ادا کرو تم خمس مغنم مین سے الحدیث بطولہ غرضکہ ادای خمس کو جملہ ایمان
کے ٹہیرایا بخاری نے اسپر باب منعقد کرکے کہا ہے بَابُ اَدَاءِ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ پہر یہی حدیث ابن عباس اوس
مین ذکر کی ہے ابن کثیر نے شرح بخاری مین اسپر کلام مبسوط کیا ہے **ف** پہر اللہ نے اپنی نعمت و احسان پر
ساتہہ خلق کے آگاہ کیا اس طرح کہ حق کو باطل سے جدا کر دیا اپنے دین کو غلبہ بخشا اپنے نبی و حزب
کی نصرت کی دن بدر کے فتحیاب فرمایا اوس دن کا نام یوم الفرقان رکہا اسلیے کہ اوس دن کلمہ ایمان
کو کلمہ باطل پر اونچا و بلند کر دیا تہا ابن عباس نے کہا یوم الفرقان یوم بدر ہے اللہ نے اوس دن مین
درمیان حق و باطل کے جدائی کر دی یہی قول ہے مجاہد و مقسم و عبید اللہ و ضحاک و قتادہ و مقاتل
بن حیان و غیر واحد کا کہ مراد اوس دن سے دن بدر کا ہے عروہ بن زبیر بہی اسی کے قائل ہین یوم بدر اول
مشہد ہی جہان حضرت صلعم تشریف لے گئے تہے اوس دن سردار مشرکون کا عتبہ بن ربیعہ تہا دن جمعہ کے اونیس یا سترہ
دن رمضان کے گذرے تہے کہ مقاتلہ ہوا حضرت صلعم کے اصحاب کچہہ اوپر تین سو تہے اور مشرک مابین ہزار و نہصد اللہ
پاک نے مشرکون کو شکست دی اور کچہہ اوپر ستر کافر قتل ہوئے اور اتنے ہی گرفتار آئے حاکم نے بشرط شیخین
پر ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ کہا لیلۃ القدر کو گیارہوین سات کو جو باقی رہی تلاش کرو کیونکہ اسکی صبح
کو دن بدر کا تہا حسن بن علی کہتے ہین لیلۃ الفرقان یوم التقای جمعین سترہوین رمضان کو تہی اسکی اسناد
جید ہی علما سلف کا قول یہ ہی کہ صباح شب التقای جمعین کو شب جمعہ تہی سترہ دن رمضان سے گذرے تہے نزدیک

اہل مغازی وسیر کے یہی صحیح ہے یزید بن ابی حبیب امام دیار مصر نے کہا ہے کہ یوم بدر دن دوشنبہ کو
تہا لکن اس قول پر کوئی متابع اون کا نہین ہے قول جمہور کا اسپر مقدم ہے واللہ اعلم **ف** فتح البیان
کا بیان تفسیر مین اس آیت شریف کے یہ ہے کہ قرطبی نے اتفاق علمار کا اس بات پر حکایت کیا ہے کہ مراد
غنیمت سے اسجگہہ مال کفار ہے جسکو مسلمان غلبہ و قہر سے حاصل کرین اگرچہ لغت مقتضی اس تخصیص کو
نہین ہے لکن عرف شرع نے اس لفظ کو ساتہہ اس نوع کے مقید کیا ہے ابن عبد البر مدعی اجماع ہین کہ یہہ
آیت بعد قولہ یَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡأَنفَالِ کے اُتری ہی اور چار خمس غنیمت کی غانمین پر مقسوم ہوتے ہین اور نزول
یَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡأَنفَالِ کا اوسوقت ہوا جبکہ اہل بدر نے غنائم بدر مین جہگڑا اُٹہایا اکثر مالکیہ کا قول یہ ہے
کہ یَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡأَنفَالِ آیت محکمہ ہے منسوخ نہین ہے غنیمت حضرت صلعم کے لیے ہے درمیان غانمین کے
مقسوم نہین ہی اسیطرح اون ائمہ کے لیے جو بعد حضرت صلعم کے آئین اسکو ماوردی نے حکایت کیا ہی دلیل اون
کی اس مدعا پر یہ ہے کہ حضرت صلعم نے مکہ عنوۃً فتح کیا اور اہل مکہ پر احسان کہکر پہیر دیا درمیان غانمین کے قسمت
نہ کیا اور اسکو فی نہ ٹہیرایا اسیطرح قصہ حنین حجت ہے لکن ایک جماعت اہل علم کی حاکی اجماع ہے اس بات پر
کہ چار خمس غنیمت غانمین کے لیے ہوتے ہین اسکو ابن منذر و ابن عبد البر و داؤدی و مازری و قاضی عیاض
و ابن عربی نے حکایت کیا ہے جو احادیث قسمت غنیمت مین درمیان غانمین کے اور بیان مین کیفیت غنائم کے
آئی ہین وہ بہت ہین قرطبی کہتے ہین مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے اس آیت کو یَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡأَنفَالِ
الآیۃ ناسخ آیہ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّمَا غَنِمۡتُم الآیہ کہا ہو بلکہ جمہور کا قول یہ ہے کہ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّمَا غَنِمۡتُم ناسخ
ہے یہ قائلین وہ لوگ ہین جنپر تحریف و تبدیل کتاب اللہ کی جائز نہین ہے رہا قصہ فتح مکہ کا سو اوسمین کچہ
حجت نہین اسلیے کہ علما کا اوسکی فتح مین اختلاف ہے اور قصہ حنین کا یون تہا کہ جب انصار نے یہ کہا کہ
حضرت غنائم قریش کو دیتے ہین اور ہم کو چہوڑتے ہین حالانکہ ہماری تلوارون سے اب تک انکا خون ٹپکتا
ہے تو حضرت صلعم نے اون سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہین ہو کہ لوگ دنیا لیکر پہرین اور تم اللہ کے رسول
کو لیکر پہرو کَمَا فِي مُسۡلِمٍ وَغَيۡرِهٖ سو یہ بات سوا حضرت صلعم کی کوئی دوسرا نہین کہہ سکتا یہ بات
آپ ہی کے ساتہہ خاص تہی پہر لفظ أَنَّمَا غَنِمۡتُم شامل ہر شے ہے جسپر نام غنیمت کا صادق آئے
تہوڑی ہو یا بہت اجماع نے اس عموم آیت سے اساری کو خاص کر لیا ہے کہ انمین اختیار امام کو
ہے بلا خلاف اسیطرح سلب مقتول میں جب کہ امام پکار دے بعض نے کہا اسیطرح حال زمین مغنومہ کا

ہے لکن یہ قول اخیر مردود ہی اسلیے کہ بمقدار زمین کے اجماع نہین ہوا ہے پھر کیفیت خمس خدا و رسول مین
چند قول پر اختلاف ہی یہ اقوال گذر چکے چھٹا قول امام مالک کا تہا کہ قسمت اس خمس کی حوالہ نظر و اجتہاد
امام ہے بغیر تقدیر کے لیکر جب ہے اپنے اجتہاد سی غازیون کو دے اور باقی مصالح مسلمین مین صرف کرے
قرطبی نے کہا یہی قول ہے خلفای اربعہ کا اسیپر اونہون نے عمل کیا تہا یہ حدیث مَا لِيَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ بہی اسپر دلیل ہے کیونکہ حضرت صلعم نے قسمت اوسکی اخماس اثلاث پر
نہین کی زجاج نے کہا اللہ نے فرمایا ہے يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ حالانکہ نفقہ کرنا غیر مین ان اصناف کے جبکہ مصلحت
نظر آئے بالاجماع جائز ہے پہر اس مین اختلاف ہے کہ سہم ذوی القربے اب بہی ثابت ہی یا نہین اکثر کا
مذہب یہی ہے کہ ثابت ہے فقرا و اغنیا دونون کو دی خمس خمس مین سی للذکر مثل حظ الانثیین مالک و شافعی
اسی کے قائل ہین بعض نے کہا ثابت نہین ہی حضرت کا اور آلکا سہم وفات حضرت سے ساقط ہوگیا اور سب
کا مصرف ثلاثہ باقیہ ٹہیری یہ قول ابو حنیفہ کا ہے جمہور کی حجت یہ ہی کہ کتاب و سنت دلیل ہین ثبوت سہم
ذی القربے پر خلفای راشدین نے بہی بعد حضرت کے اسیطرح کیا تہا کہ خمس انکو دیتے تہے اور فقیر کو غنی
پر فاضل نہ رکہتے جسطرح کہ حضرت صلعم نے عباس کو باوجود کثرت غنا حصہ دیا تہا اسی طرح بعد حضرت کے خلفاء
نے مراد یتیم سے صغیر بے پدر ہے وقت حاجت کے اوسکو دینا چاہیے مساکین سی مراد مسلمین فاقہ کش ہین
ابن السبیل ملکے وہ مسافر جو اپنے مال سی دور اور راہ سفر مین منقطع ہے یہ مصرف ہین خمس غنیمت کے باقی چار قسم
کا انقسام بقیہ غانمین حاضرین وقعہ جائز ین اموال غنیمت مین چاہیے سوار کو تین حصے ایک حصہ اسکا دو
حصے گہوڑے کے پیادہ کا ایک حصہ بدلیل حدیث ابن عمر جو صحیح مین آئی ہے اکثر اہل علم اسی کے قائل ہین
یہی مذہب ہے ثوری و اوزاعی و مالک و ابن مبارک و شافعی و احمد و اسحاق کا تہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
کا قول یہ ہے کہ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دینا چاہیے لکن حدیث صحیح رادہی اسقول کی پہر ظاہر آیت
دلیل ہے اسبات پر کہ کچھہ فرق درمیان عقار و منقول کے نہین ہی مگر نزدیک امام ابو حنیفہ کے امام کو اختیار ہے
بمقدار عقار کے کہ خواہ اسکو قسمت کرے یا مصالح پر وقف فرمائے اور جس مسلمان نے کسی مشرک کو قتل کیا ہی
مستحق اوسکی سلب کا سوائے غنیمت سو وہی شخص ہے اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ
اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَغَيْرُهُمَا سی تنفیل بعض جیش کی غنیمت سی سوا جائز ہی یَوْمَ الْفُرْقَانِ سے مراد یوم بدر ہے بدر نام ہے

ایک پانی کا درمیان مکہ و مدینہ کے مراد یوم التقاء سے مقابلہ و مقاتلہ ہے درمیان مسلمین و کفار کے یہ اول مشہد ہے جس میں حضرت حاضر ہوئے اللہ نے فریق اقل کو فریق اکثر پر کامیاب فرمایا یہی معنے ہیں اسکے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اِذۡ اَنۡتُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الۡقُصۡوٰى وَالرَّكۡبُ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ ؕ وَلَوۡ تَوَاعَدۡتُّمۡ لَاخۡتَلَفۡتُمۡ فِى الۡمِيۡعٰدِ ۙ وَلٰـكِنۡ لِّيَقۡضِىَ اللّٰهُ اَمۡرًا كَانَ مَفۡعُوۡلًا ۙ لِّيَهۡلِكَ مَنۡ هَلَكَ عَنۡۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحۡيٰى مَنۡ حَىَّ عَنۡۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ جس وقت تم تھے ورے کے ناکے اور وہ پرے کے ناکے اور قافلہ نیچے اتر گیا تم سے اور تم آپس میں وعدہ کرتے تو نہ پہونچتے وعدے پر لیکن اللہ کو کر ڈالنا ایک کام جو ہو چکا تھا تاکہ مرے جو مرتا ہے جھگڑا اور جیسے جو جیتا ہے سو جھگڑا اور اللہ پاک سنتا جانتا ہے **ف** یعنے قریش اپنے قافلے کی مدد کو آئے تھے اور تم قافلے کی غارت کو قافلہ بچگیا اور دو فوجیں ایک میدان کی دو کنارون پر آ پڑین ایک کو دوسرے کی خبر نہیں یہ تدبیر اللہ کی تھی اگر تم قصداً جاتے تو ایسا بوقت نہ پہونچتے اور اس فتح کے بعد کافرون پر صدق پیغمبر کا کھل گیا جو مرا وہ بھی یقین جانکر مرا اور جو جیتا رہا وہ بھی حق پہچانکر تا اللہ کا الزام پورا ہو انتھے ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم اوس ناکے پر تھے جو مدینے سے قریب تھا اور وہ اُس ناکے پر تھے جو مدینے سی طرف مکے کے بعید تھا اور تم سے فرودتر قافلہ تجارت ہمراہ ابو سفیان تھا متصل ساحل بحر اگر تمہاری اور مشرکون کے بیچ میں قرارداد مکان معین ہوتا تو بھی میعاد میں تفاوت پڑ جاتا لیکن اللہ کو اپنا ارادہ پورا کرنا تھا وہ ارادہ یہ تھا کہ اسلام عزت پائے شرک ذلت اوٹھائے مسلمان غالب ہون مشرکین پست پڑین سو اللہ نے کر دکھایا حالانکہ تم کم اور وہ بہت تھے یہ اللہ کا لطف و کرم ہے پس کعب بن مالک کہتے ہیں حضرت اور مسلمان بارادہ غارتگری کاروان قریش نکلے تھے اللہ نے بغیر میعاد یہ دونو کو جمع کر دیا عمر بن اسحاق کا لفظ یہ ہے ابو سفیان قافلے میں شام کیطرف سے آئے اور ابو جہل مکے سے نکلا تاکہ حضرت و اصحاب کو تاراج کاروان سے روکے دونو کی ملاقات بدر پر ہوئی نہ انکو انکی خبر نہ انکو انکی خبر یہانتک کہ پانی بھرنے والون کی باہم ملاقات ہوئی بعض نے بعض کو دیکھا محمد بن اسحاق نے سیرت میں کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے سامنے اپنے چلے جب قریب صفرا کے پہونچے بسبس بن عمرو و عدی بن ابی الزغباء کو واسطے تلاش خبر ابو سفیان کے بھیجا یہ دونو بدر میں پہونچے ایک ٹیکری پر اپنے اونٹ بٹھا کر مشک لیکر پانی بھرنے کو گئے وہان دو لڑکیاں باہم جھگڑتی تھیں ایک دوسرے سے کہتی تھی میرا حق دے وہ دوسری کو کہتی تھی کل یا پرسون قافلہ آئیگا میں تیرا حق دیدونگی انکے درمیان مجدی بن عمرو نے آکر کہا تو سچ

کہتی ہے بسبس و عدی یہ سنکر اپنے اونٹون پر چڑہکر چل دیے حضرت کو آکر خبر دی ادہر ابوسفیان آگے آگے قافلے
کے چلا آتا تہا اوس نے مجدی سے کہا تو نے اس پانی پر کسی شخص غیر کی کچہ آہٹ تو نہین پائی اوس نے کہا لا
واللہ لکن مینے دیکہا کہ دو سوار اس ٹیکری کے پاس ٹہیر کر اپنی مشک مین پانی بہرنے کو آئے تہے پہر چلے گئے
ابوسفیان پاس اوس ٹیکری کے آیا اور مینگنی اونٹ کی لیکر توڑی اوسکے اندر گٹہلی پائی کہا واللہ یہ چارہ
یثرب کا ہے پہر جلدی سے پہر کر اپنا قافلہ لیکر ساحل بحر پر آگیا جب دیکہا کہ نگہبانی قافلے کی بخوبی کر لی ہے تب
پاس قریش کے کسی کو بہیجکر کہلا بہیجا کہ اللہ نے تمہاری کاروان و اموال و رجال کو بچا دیا اب تم واپس جاؤ ابوجہل
نے کہا واللہ ہم نہ پہرینگے یہانتک کہ بدر مین جائین بدر ایک بازار تہا منجملہ بازارہای عرب کے ہم وہان تین روز
ٹہیر کر کہانا کہائینگے اور اونٹ ذبح کرینگے اور شراب پئین گے اور گانیوالیان گائین گی اور عرب ہمارا
آنا سنینگے پہر ہم سے ہمیشہ بعد اسکے ڈرا کرینگے اخنس بن شریق نے کہا اے گروہ بنی زہرہ اللہ نے تمہارے
مال بچا دیے تمہارے صاحب کو نجات دی اب تم پہر جاؤ وہ اُسکے کہنے پر واپس گئے یہ اور بنی عدی دونون
اس وقعہ مین حاضر نہ تہے عروہ بن زبیر کہتے ہین جب حضرت بدر پہونچے علی بن ابیطالب و سعد بن ابیوقاص
و زبیر بن العوام کو چند نفر اصحاب مین تجسس خبر کے لیے روانہ کیا اونہون نے سقاۃ قریش کو پایا ایک اُنمین
غلام بنی سعد بن العاص تہا اور دوسرا غلام بنی الحجاج دونو کو پاس حضرت کے لائے آپ نماز پڑہ رہے تہے صحابہ
نے اُن دونو سے سوال کرنا شروع کیا کہ تم کن کے غلام ہو اونہون نے کہا ہم سقاۃ قریش ہین ہم کو پانی بہرنے
کے لیے بہیجا تہا قوم نے اس خبر کو مکروہ جانا اور یہ خیال کیا کہ یہ قافلے ابوسفیان کے ہونگے اُنکو مارا جب وہ عاجز
ہوئے تو کہنے لگے ہم قافلہ ابوسفیان کے ہین تب اُنکو چہوڑ دیا حضرت نے ایک رکوع دو سجدی کر کے سلام پہیرا اور
فرمایا ان دونو نے جب تم سے سچ بولا تو تم نے ان کو مارا اور جب جہوٹ بولی تو تم نے اُنکو چہوڑ دیا یہ دونو واللہ
سچ کہتے ہین کہ یہ ہمراہ قریش کے ہین ہان تم مجہکو خبر قریش کی دو اونہون نے کہا وہ پیچہے اس گہاٹی کے ہین جسکو
تم دور کانا کا دیکہتے ہو گہاٹی سے مراد عقنقل ہے حضرت نے کہا کتنے لوگ ہین کہا بہت ہین فرمایا گنتی بیان
کرو کہا ہم نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ ہر دن ذبح کرتے ہین کہا کسی دن نو کسی دن دس فرمایا ہین نہصد تا
یکہزار ہین پہر پوچہا اشراف قریش مین سے کون کون اون مین آیا ہے کہا عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ و
ابوالبختری بن ہشام و حکیم بن حزام و نوفل بن خویلد و حرث بن عامر بن نوفل و طعیمہ بن عدی و نضر بن حارث
و زمعہ بن الاسود و ابوجہل و امیہ بن خلف و نبیہ و منبہ پسران حجاج و سہیل بن عمرو و عمرو بن عبدود حضرت نے

لوگون کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا ہٰذِہٖ مَکَّۃُ قَدْ اَلْقَتْ اِلَیْکُمْ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا یعنے اس مکے نے اپنی جگر کے ٹکڑے
طرف تمہاری ڈالے ہین یعنی وہان کے چیدہ وگزیدہ لوگ آ پہنچے ہین سعد بن معاذ نے حضرتؐ سے کہا کیا ہم آپکے
لیے ایک چھپر نہ ڈالین جسمین آپ ٹھیرین اور آپکی سواریان بیٹھین اور ہم دشمنون سے مقابلہ کرین اگر اللہ نے ہم کو
اون پر فتح وظفر نصیب کی اور غلبہ بخشا تو یہی ہم چاہتے ہین اور اگر کچھ اور طرح ہوا یعنے خدانخواستہ
شکست پڑی تو آپ اپنی سواریون پر بیٹھکر ہماری قوم مین جو پیچھے ہین جا ملین واللہ آپ سے وہ اقوام چھوٹ
رہے جو کہ ہم سے زیادہ آپ کو چاہتے ہین اور ہم اون سے زیادہ آپ کی محبت مین نہین ہین اگر وہ جانتے
کہ آپ لڑینگے تو کبھی پیچھے نہ رہتے بلکہ آپکے یار ومددگار ہوتے حضرتؐ نے سعد کی تعریف کی اور دعای خیر
دی سعد نے آپکے لیے ایک چھپر ڈالا اوسمین حضرتؐ اور ابوبکرؓ تھے اور کوئی نہ تھا محمد بن اسحق
کہتے ہین صبحکو قریش نے کوچ کیا جب سامنے آئے اور حضرتؐ نے اونکو دیکھا کہ اتنے سے اوترتے ہین اور
گھاٹی سے طرف وادی کے آتے ہین فرمایا اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ قُرَیْشٌ قَدْ اَقْبَلَتْ بِخُیَلَائِہَا وَفَخْرِہَا تُحَادُّکَ
وَتُکَذِّبُ رَسُوْلَکَ اَللّٰھُمَّ اَحْنِہِمُ الْغَدَاۃَ محمد بن اسحاق نے کہا معنے اس آیت کے یہ ہین تاکہ کافر ہو
جو کوئی کہ کفر کرے بعد حجت کے کیونکہ آیت وعبرت کو دیکھہ چکا ہے اور ایمان لائے ایمان لانیوالا اسیطرح
ابن کثیر کہتے ہین یہ تفسیر جید ہے بسط اسکا یون ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جمع کرنا تمہارا اونکو ساتھ تمہاری دشمنون
کے ایک جگہہ مین بغیر میعاد کے اسلیے ہوا کہ اللہ پاک تم کو اونپر نصرت دے اور حجت حق کو باطل پر بلندی بخشے تاکہ
امر ظاہر ہوجائے اور حجت قاطع اور برہان ساطع ٹھیرے کسی کے لیے کوئی دلیل وشبہ باقی نہ رہے پس صورت
مین وہی ہلاک ہوگا جو ہالک ہے یعنے استمرار کفر پر اونکو ہوگا جو مستمر علی الکفر ہے باوجود بصیرت امر اور معلوم
کرنے اس بات کے کہ وہ مبطل ہے کیونکہ اب ایسے شخص پر حجت الٰہی قائم وتمام ہوگئی اور جو کوئی جینے والا ہے وہ
جی جائے یعنے مومن ایمان لے آئے دلیل یعنے حجت وبصیرت سے کیونکہ ایمان حیات قلوب ہے قال تعالیٰ اَوَ
مَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ عائشہ نے قصہ افک مین کہا ہے
فَھَلَکَ مَنْ ھَلَکَ مراد ہلاک سے اسجگہہ قائل بہتان وافک ہے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ عدوہ کہتے ہین
کنارہ صحرا کو اور ابو عمرو نے کہا جای بلند کو یعنے ٹیلہ دنیا بمعنے قریب ہے اور قصوی بمعنے بعید ایک ٹیلہ پر مسلمان
تھے دوسرے ٹیلے پر مشرک رہا قافلہ وہ زمین نشیب مین تھا متصل دریا کے رکب کہتے ہین شتر سوارونکو یہ ساحل بحر
پر تین میل کے فاصلے پر بدر سے تھے مراد اس حالت کذائی کے بیان کرنے سے دلالت ہے قوت و

وشوکت شان عدو پر اسلیے کہ جس ناکے پر دشمن تھے وہان پانی تھا اور زمین سخت تھی اور جس ناکے پر مسلمان تھے
یہان زمین مین بسبب ریت کے پاؤن دہنسے جاتے تھے اور پانی بھی نہ تھا اور قافلہ پشت عدو پر تھا اور عدد عدو
کثیر تھا اللہ نے مسلمانون پر پشت رکھی کہ باوجود اس حالت نازک کے ہمنے تم کو ان پر فتحیاب کیا اگر تم اور وہ
پہلے سے کہیں سنکر اس جگہہ مین جمع ہونا چاہتے تب بھی وقت پر اکٹھے نہ ہوتے کیونکہ تم تھوڑے ہوتے اور وہ بہت
بلکہ بعض خلاف بعض کے کرتے ولکن اللہ نے بغیر میعاد پر ایک ہو طن مین تمہین اور انہین فراہم کر دیا تاکہ اپنا
کام پورا کرے وہ کام یہی نصر اولیا و خذلان اعدا و اعزاز دین حق و اذلال کفر و شرک تہا مسلمان اسلیے
نکلے تھے کہ قافلے کو آمنے سامنے راہ مین لوٹ کر مال غنیمت حاصل کرین کافر اسلیے نکلے تھے کہ قافلے کو غارتگری
سے بچائین کسی ایک کے وہم کے خیال مین یہ بات نہ تھی کہ اسطرح پر اس جگہہ ایسا اتفاق پڑے گا یہ محض اللہ
کی حکمت ورحمت ہوئی وللہ الحمد اِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ
لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ
فِيْۤ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ع ۱
جب اللہ نے وہ دکھائی تیری خواب مین تھوڑی اور اگر تجھکو بہت دکھاتا تو تم لوگ نامردی کرتے اور جھگڑا
ڈالتے کام مین لیکن اللہ نے بچا لیا اسکو معلوم ہے جو بات ہے دلون مین اور جب تم کو دکھائی وہ فوج وقت
ملاقات کے تمہاری آنکھون مین تھوڑی اور تم کو تھوڑا دکھایا انکی آنکھون مین تاکہ کر ڈالے اللہ ایک کام جو ہو
چکا تھا اور اللہ تک پہونچ ہے ہر کام کی **ف** پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کافر تھوڑے نظر آئے
اور مسلمانون کو مقابلے کیوقت تاکہ جرات سوا ہو پیغمبر کا خواب غلط نہین ان مین کافر رہنے والے
کم ہی تھے اکثر وہ تھے جو پیچھے مسلمان ہو گئے تھے مجاہد نے کہا اللہ نے انکو حضرت کی خواب مین تھوڑا دکھلایا
یہ خواب حضرت صلعم نے اصحاب سے فرمایا انکے دل قوی و ثابت ہو گئے یہی قول ہے ابن اسحاق وغیرہ کا ابن جریر نے
بعض سے حکایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے انکو اسی آنکھہ سے جس مین خواب آتا ہے قلیل دیکھا حسن نے کہا فی
مَنَامِكَ یعنے بِعَيْنِكَ ابن کثیر نے کہا یہ قول غریب ہے کیونکہ صریح لفظ منام اس جگہہ آیا ہے حاجت طرف
تاویل بے دلیل کے نہین ہے بہرحال یہ تھوڑا دکھلانا بھی مشرکون کا مسلمانون کو ایک لطف خدا تھا اہل اسلام پر
کہ انکی آنکھہ مین کفار کو قلیل کر دیا تاکہ جرات بڑہے اگر وہ بہت نظر آتے تو یہ نامردی کر جاتے اور باہم انکے
اختلاف پڑتا ابن مسعود کہتے ہین ہماری آنکھہ مین ایسے کم دکھائی دیے کہ ایک مرد میرے پاس تھا

ن نے اوس سے کہا کہ کیون یہ لوگ ستر ہون گے اوس نے کہا نہین بلکہ قریب سو کے معلوم ہوتے ہین یہانتک کہ ہمنے
یک آدمی اودہر کا پکڑ لیا اوس سے پوچھا کہا ہم ہزار آدمی تہے عکرمہ نے کہا حَضَّضَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ زبیر نے
ہا امر او قضای امر سے یہی کہ اللہ نے دونون کو باہم لڑا دیا تا کہ جس سے انتقام لینا ہے اوس سے انتقام لے اور جسپر
انعام کرنا ہے اوسپر انعام کرے اور ہر ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی آنکہ مین تہوڑا کر دکہایا تاکہ ایک دوسرے
پر طمع کرے یہ تقلیل وقت مواجہہ کے ہوئی پہر جب ہنگامہ کارزار گرم ہوا تو اللہ پاک نے مومنون کی تائید ہزار
ملائکہ سے کی حزب ایمان حزب کفار کو ناتوان دیکہنے لگا کما قال تعالی فی آل عمران قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ
فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَ
اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ یہ ہے طریقہ جمع کا درمیان ان
دونو آیتون کے کیونکہ ہر ایک آیت ان دونون میں حق و صدق ہے ولله الحمد ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے
حضرت نے کفار کو خواب مین تہوڑا دیکہا یہ قصہ اصحاب سے کہا اس سے اون کے دل مضبوط ہو گئے
اللہ نے نامردی و تنازع سے انکو بچا لیا کسی نے کہا مراد منام سے محل نوم ہے یعنے آنکہ زجاج نے کہا یہ مذ
ہب ہے لکن اہل عربیت مین اسوغ ہے پہر جسطرح مسلمین کو مشرکین کم نظر آئے اسی طرح مشرکین کو مسلمین
کم معلوم ہوے کہنے والے نے کہا ایک شتر کے کہانیوالے ہین وجہ اس تقلیل کی یہ ہے کہ جب مسلمان انکو
تہوڑا دیکہین گے تو قتال پر اقدام کرینگے بے خوف ہوکر حملہ آور ہونگے پہر جب مسلمان انکو زیادہ نظر پڑینگے
ہمت ہار کر بہاگ کہڑے ہونگے اور صدمہ دائرہ انہین پر ہوگا اور اللہ کا عذاب و عقاب اوترینگا چنانچہ ایسا
ہی ہوا ولله الحمد يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ
اے ایمان والو جب بہڑو کسی فوج سے تو ثابت رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید تم مراد پاؤ اور حکم مانو اللہ کا اور
اوسکے رسول کا اور آپس مین نہ جہگڑو پہر نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی تمہاری ہوا اور ٹہیرے رہو اللہ ساتہ
ہے ٹہیرنیوالون کے ہوا جاتی رہے گی یعنے اقبال سے ادبار آویگا ہوا جانے سے مراد اسباب ظاہری نہین
دل کی استقامت اور اللہ کی یاد اور حکمبرداری سردار کی اور ایک مصلحت خواہی مراد ہے ابن کثیر نے کہا
اللہ پاک نے اس آیت پاک مین آداب لقا و طریق شجاعت کو وقت سامنے ہونے اعداء کے تعلیم فرمائی ہین
صحیحین مین عبداللہ بن ابی اوفی سے آیا ہے کہ حضرت نے بعض ایام مین جن مین ملاقات عدو ہوئی انتظا

انتظار کیا کہ سورج ڈہل گیا پہر کہڑے ہوکر فرمایا اے لوگو تم ملاقات عدو کی تمنا نہ کرو اور اللہ پاک سے عافیت مانگو اور
جب ملاقات ہو پڑے تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت نیچے سایہ ہای تلوار کے ہے پہر کہڑے ہوکر فرمایا اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ
الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ ابن عمرو کا لفظ یون ہے کہ جب ملاقات
ہو تو ثابت رہو اور اللہ کو یاد کرو پہر اگر وہ چیخین اور چلائین تو تم چپ رہو رواہ عبد الرزاق حدیث زید
بن ارقم میں مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ دوست رکہتا ہے خاموشی کو تین وقت ایک وقت تلاوت قرآن کی دوسرے
وقت جنگ یعنی زحف کے تیسرے وقت جنازہ کے رواہ الطبرانی دوسری روایت مرفوع میں یون آیا ہے کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ عَبْدِیْ کُلَّ عَبْدِیَ الَّذِیْ یَذْکُرُنِیْ وَھُوَ مُلَاقٍ قِرْنَہٗ یعنی پورا بندہ میرا وہ
شخص ہے جو یاد کرتا ہے مجکو جب کہ ملاقی ہو اپنے ہم سر کا یعنی یہ حال بہی شاغل اوسکا میرے ذکر و دعا و
استغاثہ سے نہیں ہے قتادہ نے اس آیت میں کہا ہے اِفْتَرَضَ اللّٰہُ ذِکْرَہٗ عَلَیْکَ اَشْغَلَ مَا یَکُوْنُ عِنْدَ
الضِّرَابِ بِالسُّیُوْفِ عطا نے کہا خاموش رہنا اور اللہ کا یاد کرنا وقت زحف کے واجب ہے پہر یہ آیت پڑہی
ابن جریج نے پوچہا کہ ہلا کر ذکر میں ... ہان کعب احبار کہتے ہین اللہ کو کوئی شے محبوب تر قرارت قرآن
و ذکر سے نہیں ہے اسی لیئے لوگون کو حکم کیا ہے نماز و قتال کا تم نہیں دیکہتے کہ اللہ نے امر کیا ہے لوگون کو
ذکر کا وقت قتال کے عنترہ نے کہا ہے ؎

وَلَقَدْ ذَکَرْتُکَ وَالرِّمَاحُ شَوَاجِرُ فِیْنَا وَبِیْضُ الْھِنْدِ تَقْطُرُ مِنْ دَمِیْ

غرضکہ اللہ پاک کا امر یہ ہے کہ وقت قتال اعدا کے ثابت رہو انکی مبارزت پر صبر کرو بہاگو نہین اور نامردی نہ ہو
اور ہمت نہارو بلکہ اس حال میں بہی اللہ کے ذاکر غیر ناسی رہو اوس سے استغاثہ کرو اوسپر بہروسا رکہو سوال
نصر علی الاعدا کرو اس حال میں بہی اللہ و رسول کے مطیع رہو جس امر کا اوس نے حکم دیا ہے وہ بجا لاو جس سے
منع کیا ہے اوس سے باز رہو باہم تنازع نہ کرو کہ مختلف ہو جاو اور یہ امر سبب تمہارے تخاذل و فشل و ذہاب ریح کا ہو
مراد ریح سے قوت و حدت ہے اللہ ہمراہ صبر والون کے ہے ابن کثیر کہتے ہین جو شجاعت و ائتمار و امتثال امر خدا و
رسول صحابہ رضی اللہ عنہم کو تہا وہ کسی کو امم و قرون ماقبل میں نہ تہا اور نہ بعد اون کے پہر کبہی کو ہوگا اونہون نے
برکت و طاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے قلوب و اقالیم کو شرقاً و غرباً تہوڑی مدت میں باوجود قلت
عدد و عُدد کے بہ نسبت جیوش سائر اقالیم روم و فرس و ترک و صقالبہ و بربر و حبوش و اصناف سودان و قبط و طوائف
بنی آدم کے فتح کر لیا سب پر قاہر ہو گئے یہانتک کہ اللہ کا بول بالا ہوا اور اوسکا دین سائر ادیان پر غالب آیا اور ممالک

اسلامیہ مشارق و مغارب ارض تک تازہ ہو گئے یہ سب ماجرا تیس برس کے کم مین ہوا قرآن رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
فتح البیان مین کہا ہے لقا سے مراد حرب ہے اور فئہ سے مراد جماعت آئی اور یہ ثبات سے مراد ثبات ست لڑنے کے ہے کیونکہ
وقت ضرورت کے تحرف یا تحیز جائز ہوتا ہے حکم ذکر خدا کا اسلیے کہ وقت دل گھبرانے کے ذکر خدا کو معین ہوتا ہے
ثبات فی الشدائد پر یا مراد ثبات سے دل ہی اور ذکر زبان سے کیونکہ کبھی ... دل کا ساکن ہوتا ہے اور
زبان مضطرب ہوتی ہے اسلیے امر ذکر کا کیا تا کہ ثبات دل و زبان ... جو مراد ہے ... ذکر اسحالت
مین بقول اصحاب طالوت کرے رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
آیت دلیل ہے مشروعیت ذکر پر ہر حال مین یہانتک کہ ایسی حالت مین ... اور بعضا ... جیسے کہ ...
حدیث سہل بن سعد مین رفعا آیا ہے دو جگہہ مین جہان دعا رد نہین ہوتی ... اور وقت بارش
کے جبکہ بعض کا التحام بعض سے ہو رواہ الحاکم وصححہ مراد تنازع سے ... کیونکہ اس اختلاف
سے جبن لڑائی مین پیدا ہوتا ہے وہ منازعت بحجت جو واسطے اظہار حق ... ہے کما قال تعالی وَ
جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وہ اور ہی ملکہ اوسکا ... ہے ... کہ جو بات حق ہو وہ
زبان پر کسی ایک خصم کے ظاہر ہو جاے اور اوسکی شناخت ... زبان خصم پر شامان ہو مراد
ریح سے قوت و غلبہ و حمیت و نصرت و دولت ہے خازن مین کہا ہے کہ ریح ... نفاذ و جریان امر
سے حسب مراد قتادہ و ابن زید کا لفظ یہ ہے کہ ریح نصر ہے تصر کبھی نہین ... ہوا ... بھیجتا ہے جو
دشمنون کی منہ کو مارتی ہے اسی جگہہ سے حضرت نے فرمایا ہے نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ پہر اللہ
نے ذکر اپنی معیت کا ساتھ صابرین کے فرمایا یہ کیا خوب معیت ہے کہ جسکو نصیب ہوتی ہے اوسپر کوئی غالب
نہین ہوتا اور وہ شخص کسیطرف سے مغلوب نہین رہتا اگرچہ جہات کثیرہ ہوں اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَكُنْ مَعَنَا

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ
لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ
مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَ
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
مت ہو جیسے وہ لوگ کہ نکلے اپنے گہرون سے اتراتے اور لوگون کو دکہلاتے اور روکتے اللہ کی راہ سے اور اللہ کے قابو

مین ہے جو کرتے ہین یعنے جہاد عبادت ہے عبادت پر اترا وے یا دکھلانے کو کرے تو قبول نہین اور جسوقت سنوارنے لگا
شیطان انکی نظر مین انکے کام اور بولا کوئی غالب نہوگا تمپر آج کے دن اور مین رفیق ہون تمہارا پہر جب سامنے
ہوئین دو فوجین اولٹا پہرا اپنی ایڑیون پر اور بولا مین تمہاری ساتھ نہین مین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے مین
ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب کہنے لگے منافق لوگ اور جن کے دلون مین آزار ہے مغرور ہین یہ
لوگ اپنے دین پر اور جو کوئی بہروسا کرے اللہ پر تو اللہ زبردست ہے حکمتوالا ف جب کافر جمع ہو کر نکلی لڑائی
پر راہ مین ایک شخص ملا بوڑہا کہا مین بہی مسلمانون کا دشمن ہون تمہاری رفاقت کو آیا ہون اور جنگ کا
ٹہرا ما ہون پہر جب لڑائی ہونے لگی ابوجہل سے ہاتہہ چہڑا کر بہاگا وہ شخص پہلے کسی شخص نے دیکہا تہا نہ
پیچہے دیکہا وہ شیطان تہا جب اوسنے جبرئیل و میکائیل دیکہے مسلمانون کیطرف تب بہاگا ف مسلمانون
کی دلیری دیکہکر منافق اسطرح طعن کرنے لگے تہے سو اللہ نے فرمایا کہ یہ غرور نہین توکل ہے انتہے ابن کثیر کہتے
ہین پہلے اللہ نے مومنون کو یہ حکم دیا تہا کہ تم قتال مین اخلاص کرو اللہ کا ذکر کثرت سے بجا لاؤ اب انکو تشبہ
مشرکین سے نہی فرمائی کہ جسطرح وہ لوگ اپنے گہرون سے اتراتے نکلتے ہین یعنے واسطے دفع حق کے اور لوگون
کو دکہلانیکے لیے یعنی مفاخرت و تکبر کرتے ہین جسطرح کہ ابوجہل نے کہا تہا کہ ہم بلا جلبہ کئے بدر مین
واپس نہ پہرینگے شراب کباب اوڑا کر گانا سنکر پہلے چلین گے تاکہ یہ دن ہمارا عرب کو یاد رہے اور وہ ہمسے ڈرا
کرین لیکن امر بالعکس ہوا جب آپ بدر پر آکر ہلاک ہوئے تو اوندہے کنوؤن مین بدر کے مار کر ڈالدیے گئے ذلیل
حقیر بدبخت ہو کر عذاب سرمدی ابدی مین گرفتار ہوئے ولہذا اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے قابو مین ہے جو کرتے ہین
ولہذا بدتر سے بدتر بدلا انکو اون کے اعمال کا دیا ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ضحاک و سدی نے آیت باب
مین کہا ہے کہ مراد ان اترانے والون سے مشرکین ہین جو دن بدر کے حضرت سے مقاتلہ کرنیکو آئے تہے محمد بن کعب
نے کہا قریش مکہ سے طرف بدر کی گانا بجانا لیکر نکلے تہے اوسپر اللہ نے یہ آیت بہیجی پہر فرمایا کہ شیطان نے انکو
کام اونکے اچہے کر دکہائے اور یہ سمجہایا کہ آج کے دن کوئی تمپر غالب نہ ہوگا مین تمہارا ہمسایہ ہون بنی بکر جو تمہارے
عدو ہین تم کچہ ڈر انکا نکرو وہ تمہاری دیار مین نہ آسکینگے شیطان انکے سامنے صورت سراقہ بن مالک مین ظاہر ہوا
تہا یہ سردار تہے قبیلہ بنی مدلج کے یہ سب کاروائی طرف سے شیطان کے ہوئی کما قال تعالی یَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا لیکن جب نوبت لقا کی آئی اور شیطان نے دیکہا کہ ملائکہ امداد کے لیے آئے
ہین تو پشت پہیر کر چلدیا ابن عباس کہتے ہین ابلیس دن بدر کے ایک لشکر شیاطین مع نشان فوج صورتمین انکے رد

نبی مدیح کے آیا اور مشرکون سے بات چیت کی جب صف کشی ہوئی حضرتؐ نے ایک مٹھی مٹی لیکر منہ پر مشرکون کے
ماری وہ سب پیٹھ پھیر کر بہاگ کھڑے ہوئے جبریل نے منہ طرف ابلیس کے کیا ابلیس نے جب انکو دیکھا
اوسکا ہاتھ ایک مرد مشرک کے ہاتھ مین تہا ہاتھ چھڑا کر پشت پھیر کر چلدیا اوسکے ہمراہی بھی چلدیے ایک مرد نے
کہا اے سراقہ تو تو یہ کہتا تہا کہ تو ہمارا رفیق و ہمسایہ ہے کہا جو مین دیکھتا ہون تم نہین دیکھتے مین اللہ پاک سے
ڈرتا ہون اللہ کا عقاب سخت ہے یہ جب کہا کہ ملائکہ کو دیکھا دوسرا لفظ ابن عباس کا یون ہے کہ ابلیس ہمراہ
قریش کے صورت سراقہ مین نکلا جب حاضر قتال ہوا اور ملائکہ کو دیکھا تو اولٹے پاؤن پھرا حرث بن ہشام
نے اسکو پکڑا اوس نے اوسکے منہ پر ایک دہکا دیا وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اوس نے کہا اے سراقہ تو ایسے حالمین
ہمکو چھوڑ کر بہاگا جاتا ہے اور ہم سے بیزار ہوتا ہے کہا مین تم سے بری ہون جو مین دیکھتا ہون وہ تم نہین
دیکھتے تیسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ جب لوگ بھڑ گئے تو حضرتؐ ایک ساعت کو بیہوش ہو گئے پھر ہوش مین آکر لوگون
کو خوشخبری سنائی کہ جبریل ایک لشکر ملائکہ مین داہنی طرف فوج کے اور میکائیل ایک لشکر دیگر مین جانب چپ
اور اسرافیل مع ایکہزار لشکر کے موجود ہین اور ابلیس صورت سراقہ بن مالک مین تدبیر مشرکین کر رہا ہے اور
اُنسے کہتا ہے کہ آج کے دن تم پر کوئی غالب ہوگا جب عدو خدا نے ملائکہ کو دیکھا پس پا ہو کر چلدیا اور کہا
مین تمسے بری ہون جو مین دیکھتا ہون وہ تم نہین دیکھتے حرث بن ہشام نے اوسکو سراقہ بن مالک جانکر پکڑا
اوس نے ایک دہکا سینہ حرث مین مارا حرث گر پڑا اور ابلیس چلدیا اور جاکر دریا مین گر پڑا اور اپنا کپڑا اوٹھا کر
کہا یا رب موعدک الذی وعدتنی طبرانی مین رفاعہ بن رافع سے اسی کے لگ بہگ بسط سے مروی ہے
جسکو ہمنے سیرت مین ذکر کیا ہے یہ قصہ ابلیس کا الفاظ کثیرہ سے مختصراً و مطولاً ایک جماعت تابعین و اہل سیر سے
منقول ہے شیطان لعین کی عادت ہے کہ اپنی اطاعت کراتا ہے پھر جب حق و باطل کا مقابلہ ہوتا ہے تو انسان
کو شر مین چھوڑ کر خود الگ ہو جاتا ہے کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء
منک انی اخاف اللہ رب العلمین وقولہ تعالیٰ وقال الشیطان لما قضی الامر ان اللہ وعدکم
وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی
فلا تلوموني ولوموا انفسکم ما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخی انی کفرت بما اشرکتمون من قبل
ان الظلمین لهم عذاب الیم مالک بن ربیعہ نے جبکہ وہ اندہے ہو گئے تہے ایک بار یہ ذکر کیا کہ اگر اس دم مین تمہارے
ساتھ بدر مین ہوتا اور بصیر ہوتا تو تمکو وہ گھاٹی بتا دیتا جسطرف سے فرشتے نکلکر آئے تہے مجھکو نزول ملائکہ مین کچھ

شک و شبہ نہین ہے فرشتے اس آدمی کے صورت مین کسی مرد شناسا کے آتی اور کہتے کہ تمکو بشارت ہو یہ لوگ کچہ چیز
نہین ہین تیرے ساتہ اللہ ہے وہ آدمی اونپر حملہ کرتا ابلیس نے اس حال کو دیکہکر گریز کیا اور اپنی برات ظاہر کی وہ
صورت مین سراقہ بن مالک کے تہا ابوجہل اپنے اصحاب کو آمادہ کرتا تہا اور کہتا تہا سراقہ نے تم کو چہوڑ دیا اس سے
تم کچہ ہول نہ کرو اسلیے کہ اوسنے محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے وعدہ کر لیا تہا پہر کہا وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی لَا نَرْجِعُ حَتّٰی
نُقْرِنَ مُحَمَّدًا وَّاَصْحَابَهٗ فِي الْحِبَالِ فَلَا تَقْتُلُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ اَخْذًا یعنے قسم ہے لات و عزی کی ہم واپس نہ
جاوینگے جب تک کہ محمدؐ اور آنکے اصحاب کو رسیوں مین باندہ نہ لین تم اون کو قتل نہ کرو پکڑ لو یہ کہنا ابوجہل لعنہ اللہ
کا مثل قول فرعون کے تہا کہ جب ساحر مسلمان ہوگئے تو کہا اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا
اَهْلَهَا وکقولہ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ یہ بالکل سکا بہتان و افترا تہا و اسیطرح ابوجہل فرعون اس
امت کا تہا حدیث عبید اللہ بن کریز مین رفعاً آیا ہے کہ نظر نہ آیا ابلیس کسی دن صغر و احقر و ادحر و اغیظ یوم
عرفہ سے یہ اسلیے کہ وہ دیکہتا ہے نزول رحمت و عفو ذنوب کو مگر دن بدر کے کہ اوسدن بہی بڑا خوار و زار نظر آیا
تہا پوچہا اوس دن اوسنے کیا دیکہا کہا جبریل کو دیکہا کہ ملائکہ کو بشکار رہے ہین یہ روایت اسوجہ سے مرسل ہے
ابن عباس نے کہا جب بعض لوگ بعض سے نزدیک ہوئے اللہ نے مسلمانون کو نظر مین مشرکون کے اور مشرکون کو
نظر مین مومنون کے تہوڑا کر دکہایا مشرکون نے کہا اپنے دین پر یہ مغرور ہین یہ اسلیے کہا کہ مسلمان انکی نظر مین
تہوڑے دکہائی دیے اور انہون نے یہ گمان کیا کہ ہم انکو شکست دیکر مار لینگے انکو اس امر مین کچہ شک تہا اللہ نے
کہا کہ جو کوئی اللہ پر بہروسا کرتا ہے تو اللہ زبردست حکمت والا ہے قتادہ نے کہا مشرکون نے گروہ مومنون کو دیکہکر
امر اللہ پر تشدد کرتے ہین اسلیے یہ بات کہی کہ اپنے دین کے دہوکے مین ہین ابوجہل نے حضرتؐ و اصحاب حضرتؐ کو جانب
براہ قسوت و سرکشی یہ کہا تہا وَاللّٰهِ لَا يَعْبُدُ اللّٰهَ بَعْدَ الْيَوْمِ ابن جریج نے کہا قائل اس قول کے منافقین تہے جو دن
بدر کے مکے سے آئے تہے عامر شعبی نے کہا کچہ لوگ مکے کے آپ کو مسلمان کہتے تہے وہ ہمراہ مشرکون کے مکے سے بدر مین
آئے تہے جب قلت مسلمین کو دیکہا کہنے لگے غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ مجاہد نے کہا یہ مقولا ایک گروہ مشرکین کا تہا جیسے قیس بن
الولید بن مغیرہ و ابو قیس بن الفاکہ بن مغیرہ و حرث بن زمعہ بن اسود بن مطلب و علی بن امیہ بن خلف و عاص بن منبہ
بن حجاج یہ لوگ مکے سے ہمراہ قریش کے نکلے تہے اور دلمین شک رکہتے تہے اونکی شک نے انکو روک رکہا تہا جب قلت
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ کہنے لگے یعنے اگر یہ دین پر ہوتے تو باوجود قلت و خردو
کثرت عدو کیون پیشقدمی کرکے آگے بڑہتے ولکذا قال ابن اسحاق سوا انکے حسن نے کہا یہ ایک قوم تہی جو دن بدر کے حاضر

قتال نہوئی اسلیے انکا نام منافقین ہوا ف فتح البیان کا لفظ یہی کہا اللہ نے فرمایا تم اون لوگون کیطرح اترانے
او تکبر کرنیمین نہ ہو جو مکے سے اتراتے ہوئے نکلے لوگون کے دکہانے کو کہ کہین تمہارا حال بہی اونکا سا حال نہو جائی بطر
کہتے ہین طغیان فی النعمۃ و ترک شکر کو جسکو وسیلہ نارضامندی خدا کا ٹہیرائین اور ریا کہتے ہین اظہار جمیل کو ہمراہ بطان
قبیح کے شاہ عبد العزیز دہلوی نے اس آیت سی استدلال کیا ہے اس بات پر کہ طوف بلد وسطی عروس کے ہمراہ رکوب
خیل وغیرہ جسطرح کہ عادت اہل ہند زمانہ عقود مناکحات مین ہی جائز نہین ہے یہ استدلال بہت خوب ہے کیونکہ خروج
مذکور بہی وسطی بطر وریا کے ہوتا ہے اس مین کچہ شک و شبہ نہین ہے پہر اللہ نے کہا کہ وہ کچہ نری خروج ہی پر مکتفی
نہین ہین بلکہ اللہ کی راہ سی اورون کو روکتے بہی ہین سو اللہ پاک انکے اعمال کا محیط ہی شیطان نے انکو انکے عمال
بد اچہے کرکے دکہائے ہین اور انسے کہدیا کہ تمہین غالب ہوگی لکن جب مقابلے کی ٹہیری تب اولٹے پاؤن پہرا اور
ساتہہ ندیا اور صاف کہدیا کہ مین تم سے بیزار ہون مراد منافقین سے سکنۂ مدینہ مین اور مراد اہل مرض سے اہل مکہ
جو نو مسلم تہے اور انکا ایمان قوی نہ ہوا تہا حسن نے کہا بیمار دل وہ لوگ تہے جو حاضر بدر نہ ہوئے انکا نام منافق
ٹہیرا مراد قائلین غرّ ہؤلاء دینہم سے مشرکین ہین یا یہود مدینہ و ماحول مدینہ ہین کہا اونہون نے یہ بات باتفاق منافقین
اہل مدینہ کے کہی تہی وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ
وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ○ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ○ اور کبہی
تو دیکہے جسوقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین انکی مونہہ پر او پیچہے اور چکہو عذاب جلنے کا یہ بدلا
ہے اسیکا جو تم نے بہیجا اپنے ہاتہون اور اسواسطے کہ اللہ ظلم نہین کرتا بندون پر ف اللہ نے فرمایا اے محمد اگر کبہی تم
حالت موت کفار کی دیکہو تو تم کو ایک امر عظیم ہائل فظیع منکر نظر آئے مجاہد نے کہا مراد ادبار سے استاہ ہین یہ ماجرا
دن بدر کے ہوا تہا ابن عباس نے کہا مشرک جو مونہہ طرف مسلمانون کے کرتے تہے تو مونہون پر تلوار کہاتے جب پشت
پہیرتے تو فرشتے پیچہے سی مارتے سعید بن جبیر نے کہا مراد ادبار سی استاہ ہین لکن مالک نے کنایہ کیا حسن بصری کہتے ہین
ایک مرد نے کہا ای رسول خدا مین نے پشت ابوجہل پر مثل خار کی دیکہا فرمایا وہ مار ہی فرشتون کی ابن کثیر نے کہا اس
سیاق کا سبب اگرچہ وقعہ بدر ہے لکن یہ آیت عام ہے حق مین ہر کافر کے ولہذا اللہ نے اسکو مخصوص ساتہ اہل بدر
کے نہین کیا بلکہ عام فرمایا اس سورت مین بہی اسیطرح آیا ہے اور سورۂ انعام مین بہی گذر چکا وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ
فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ یعنے فرشتے اللہ کے حکم سے مارنیکو ہاتہہ بڑہاتے ہین
جبکہ انکی جانین نکلنے سے رکتی ہین تو پہر قہرا انکو نکالتے ہین جیسے ہوتا ہی کہ انکو بشارت عذاب و غضب خدا کی سناتی ہین

حدیث براء مین آیا ہے کہ ملک الموت صاحب یاس کافر کے آتا ہے وقت احتضار کے صورت نا آشنا مین تو کہتا ہے نکل
اے جان ناپاک طرف باد و آب گرم و سایہ آتش سوزان کی تو اوس دم اوسکی جان بدن مین پھیل جاتی ہے تب فرشتے
اوسکو جسد سے اسطرح کھینچکر نکالتے ہین جس طرح کہ گرم سیخ موئے نم مین سے نکالی جائے ہمراہ اوس جان کی رگ پٹھے
کھیچ جاتے ہین و لہذا اللہ نے اسجگہہ فرمایا کہ ملائکہ یون کہتے ہین چکھو مزہ عذاب حریق کا پھر فرمایا کہ یہ جزا ہے
تمہاری کردار بد کی جو تم حیات دنیا مین کرتے تھے اللہ نے اون اعمال کا یہ بدلا تمکو دیا اللہ کسی ایک پر بھی اپنی
خلق مین سے ظلم نہین کرتا وہ تو حاکم عدل ہے کہان وہ اور کہان جور و ستم اوسکی ذات پاک غنی حمید مقدس
و منزہ ہے ظلم و جور سے و لہذا صحیح مسلم مین روایت ابوذر سے مرفوعًا آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے مین نے حرام
کیا ہے ظلم کو اپنی جان پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے سو تم آپس مین ظلم نکرو اے میرے بندو
یہ تمہارے اعمال ہین جنکو مین نے گن رکھا ہے سو جو کوئی خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی کچھ اور پائے
وہ ملامت نکرے مگر اپنی جان کو فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد کفار سے اسجگہہ وہ لوگ ہین جو
بدر مین مارے نہین گئے یا وہ جو وہان مارے گئے ہین وجوہ سے مراد جہت و رو ہے ادبار سے مراد جہت پشت
ہے یعنی لوہے کے ہتھوڑون سے اونکی پیٹھ پر مارتے ہین یہ نص ہے اس بات پر کہ فرشتے وقت نکالنے روح
کافر کے انکو مارتے پیٹتے ہین اور کہتے ہین اب عذاب سوزان چکھو اگرچہ ہمکو یہ حال دکھائی سنائی نہین
دیتا ہے کسی نے کہا یہ مار وقت موت کے پڑتی ہے آگ کے کوڑون سے پیٹتے ہین چنانچہ ذکر توفی اسی کو مفید ہے
اور کسی نے کہا کہ یہ مار دن قیامت کے وقت لیجانے کے طرف دوزخ کے پڑیگی ابن جریج نے کہا آگے پیچھے مارنے
سے یہ مراد ہے کہ سارے بدن کو مارتے ہین کہتے ہین دن بدر کی ہاتھہ مین فرشتون کے مقامع حدید آگ مین گرم
کیے ہوئے تھے جن سے وہ کفار کو مارتے تھے آگ انکے زخمون مین بھڑکتی اور خزنہ جہنم وقت قتل کے کہتے کہ عذاب
حریق چکھو یہ ضرب و حریق و عذاب و قتل و خزی بدلے اعمال سیئہ و ذنوب ہے یہ قول بھی ملائکہ کا ہے اللہ کچھ ظالم
نہین ہے ظالم تو خود وہی ہین كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ جیسے دستور فرعون والون کا اور جو اون سے پہلے
تھے منکر ہوئے اللہ کی باتون سے سو پکڑا انکو اللہ نے انکے گناہون پر اللہ زور آور ہے سخت عذاب کرنیوالا
ف اللہ نے فرمایا اے محمد یہ لوگ جو تمکو جھٹلاتے ہین انکا فعل مثل امم مکذبہ ماقبل کے ہے سو ہم نے
بھی اون سے وہی چال چلی جو کہ ہماری عادت ہے حق مین ان جیسے مکذبین کے فرعون والے اور انسے

اگلے لوگون نے اپنے رسولون کو جھٹلایا تھا ہماری آیتون کا انکار کیا تھا ہمنے انکے گناہون پر انکو پکڑ لیا ہمارا عذاب سخت ہوتا ہے کوئی اوسپر غالب نہین ہوسکتا اور نہ کوئی بہاگنے والا اوس سے بچ سکتا ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ نے بعد ذکر عذاب اہل بدر وہ بات ذکر کی جو دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ کی سنت وعادت حق مین کافرین ومکذبین کی اسیطرح پر جاری ہے کہ وہ اون کو انکے گناہون پر پکڑ لیتا ہے چنانچہ آل فرعون اور امم ماقبل کے ساتھ بھی ایسا ہی کرچکا ہے وہ بھی انہین کیطرح منکر آیات الٰہی تھے ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ۝ یہ اسپر کہا کہ اللہ بدلنے والا نہین نعمت کا جو دی تھی ایک قوم کو جبتک وہ نہ بدلین اپنے جیون کی بات اللہ سنتا ہے جانتا جیسے دستور فرعون والون کا اور جو اون سے پہلے تھے جھٹلائین باتین اپنے رب کی پھر کھپا دیا ہمنے انکو اون کے گناہون پر اور ڈبا دیا فرعون والون کو اور سارے ظالم تھے **ف** اپنے جیون کی بات بدلین یعنے اعتقاد ونیت جب تک نہ بدلے تو اللہ کی بخشی نعمت چھینی نہین جاتی انتہے اللہ نے اس آیت مین خبر دی ہے اپنے تمام عدل وقسط سے دربارہ حکم کہ ہم کسی قوم سے دی ہوئی نعمت واپس نہین لیتے مگر بسبب گناہ کے جسطرح فرمایا ہے إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ معلوم ہوا کہ فعل گناہ موجب زوال وسلب نعمت ہوتا ہے فرعون والون نے جب گناہ کرنے شروع کیے تو اللہ نے اپنی نعمت انسے چھین لی نہ وہ باغات رہے نہ وہ نہرین اور کھیتیان نہ وہ خزانے نہ وہ خاصے خاصے محل حالانکہ پہلے ان نعمتون مین خوش وخرم بسر کرتے تھے چین اڑاتے تھے اللہ نے ہرگز اون پر کچھ ظلم نہین کیا بلکہ خود وہی کمبخت نابکار ظالم ستمگار تھے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد نعمت سے رسول خدا ہین اللہ نے قریش پر انعام کیا کہ حضرت کو انہین بھیجا جب قریش انکار وتکذیب سے پیش آئے تو اللہ نے انکو طرف انصار کے نقل کردیا مراد جی کی بات سے اخلاق واحوال ہین یعنے اللہ کی نعمت کا کفران کرنے لگے ناشکر ہوئے احسان الٰہی نہ مانا اوامر ونواہی کو ترک کردیا تغییر شامل ہے حال مرضی وقبیح کو کیونکہ جسطرح اچہا حال متغیر طرف حال بد کے ہوتا ہے اسیطرح تغییر حال ناپسند کا طرف حال بدتر کے بھی ہوا کرتا ہے جسطرح کہ حال آل فرعون ومن قبلہم کا ہوا یا قریش وامثالہم کا وغیر مشرکین ہے کہ اللہ نے تو انپر دروازے خیر کے دنیا مین کھولدیے اور رسول بھیجکر منت رکھی کتابین نازل فرمائی

احسان کیا ان نعمتون کا شکر اونہون نے یہ کیا کہ منکر ہو گئے لہذا مستحق ٹہیرے تغییر نعم کے جسطرح کہ اونہون نے اپنی چال تغیر کر دی فرعون والون کا حال یاد کرو کہ انکا انجام کیا ہوا ایسی ہوا کہ بسبب کثرت ذنوب کے وہ اور اون سے اگلے لوگ ہلاک و برباد ہو گئے فرعون ڈوب کر مر گیا یہ سب یعنے آل فرعون و من قبل اور قریش ظالم تہے اپنی جانون پر ظلم و گناہ کر کے برباد کر دین

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

بدتر سب جانداروں مین اللہ کے ہان وہ ہین جو منکر ہوئے پہر وہ نہین مانتے جن سے تو نے اقرار کیا ہے اون مین پہر وہ توڑتے ہین اپنا اقرار ہر بار اور ڈر نہین رکہتے سو اگر کبہی تو پاوے انکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکہکر بہاگین انکے پیچہلے شاید وہ عبرت پکڑین

ف اللہ نے کفار کو جو روے زمین پر ہین بدترین حیوانات فرمایا انکی عادت یہ بتلائی کہ وہ جب عہد باندہتے ہین تو اوسپر ثابت قدم نہین رہتے اور ہر مضبوطی اقرار کی ایمان لائے اور پہر جہٹ پٹ عہد شکنی کی اس گناہ کا کچہ ڈر اون کو طرف سے اللہ کے نہین ہے ایسون کی یہ علاج ہے کہ جب اون پر لڑائی مین قابو چلے تو خوب ہی سزا انکو دیجائے جو کہ اورون کو بہی یاد رہے یہی قول ہے ابن عباس حسن بصری ضحاک سدی عطا ابن عیینہ کا یعنے معنے اس لفظ کے یہ ہین غَلِّظْ عُقُوْبَتَهُمْ وَاَثْخِنْهُمْ قَتْلًا لِيَخَافَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْاَعْدَاءِ مِنَ الْعَرَبِ وَغَيْرِهِمْ وَيَصِيْرُوْا لَهُمْ عِبْرَةً فتح البیان کا لفظ یہ ہے جو زمین پر چلتے ہین اون سب مین بدتر اسکے حکم و قضا مین وہ لوگ ہین جو کفر جمے ہوئے ہین گمراہی مین ڈہے ہوئے ہین اون کو شر الدواب فرمایا نہ شر الناس اس مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ انسانیت سے نکلکر جنس غیر انسان مین داخل ہو گئے ہین جسکو عقل ہے نہ شعور بلکہ اون مین بہی شر جمیع افراد دواب ہین کما قال تعالی اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا سعید بن جبیر نے کہا نزول اس آیت کا حق مین چہہ قوم یہود کے ہوا ہے اون مین ایک ابن تابوت بہی تہا اور لہذا فرمایا ہے کہ وہ ایمان نہین لانیکے یعنی انکی شان اسی کی مقتضی ہے کہ وہ کبہی مومن نہ ہون اور نہ اپنی عداوت سے رجوع کرین اس حکم کا ترتب انکی تمادی فی الکفر و رسوخ فی الضلال کی بنیاد پر ہے اور نیز اس امر کی تسجیل کی ہے کہ وہ اہل طبع ہین انکو دل پر مہر لگ گئی ہے کوئی انکو انکے حال سے پہیر نہین سکتا مراد ان سے قبیلہ قریظہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے عہد کیا تہا کہ ہم آپ کے مقابلے مین کفار کی مدد نہ کرینگے لیکن اس عہد کو وفا نہ کیا بلکہ کہر بار عہد کرکے توڑ ڈالا ہتہیارون سے کافرون کی مدد کی اور کہا کہ ہمکو

عہد اپنا یاد نہ رہا پہر دوبارہ عہد کیا پہر پورا نہ کیا غرضکہ انکا حال یہی تہا کہ نقض عہد و غدر مین اللہ کا کچہ ڈر
نہ رکہا اور نہ انجام بد کا خوف کیا اور نہ اسباب غدر سے پرہیز کیا اسی لیے اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ جب
لڑائی مین تم کو انپر قابو ملے تو خوب قتل و تنکیل و عقوبت کرو تا کہ اور مشرک جو مکہ وغیرہ مین ہین وہ ڈر جاوین
اور تمہاری حرب سے باز رہین اس خوف سے کہ مبادا انکی گت بہی مثل انکی گت کے ہو وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ
خِيَانَةً فَانۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ۝ اور اگر تجہہ کو ڈر ہو ایک قوم کے
دغا کا تو جواب دے انکو برابر پر اللہ کو خوش نہین آتے دغا باز ف یعنے اگر ایک قوم کے کافرون سے صلح
کی ہو پہر انکی طرف سے دغا ہو چکے اب انکو بے خبر مارے اور جو دغا نہین ہوئی لیکن اندیشہ ہے تو خبردار کرکے
جواب دیجیے برابر کے برابر یعنے جو سر انجام صلح سے پہلے کر سکتے سو اب بہی کر سکتے ہین لڑائی کا اس مین
کچہ بد قولی نہین ہے انتہی ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے کہ اگر تم کو کسی قوم سے ڈر نقض
عہد کا ہو تو تم اس عہد کو چہوڑ دو اور انکو جتلا دو کہ ہم نے تمہارا عہد توڑ ڈالا تا کہ وہ معلوم کر لین کہ اب تمہارے
اور انکے درمیان جنگ ہے نہ صلح اس اعلام سے تم اور وہ برابر ہو گے اللہ دغا بازی کو پسند نہین کرتا گو حق
مین کفار کے ہو سلیم بن عامر کہتے ہین معاویہ زمین روم مین سیر کرتے تہے درمیان انکے اور روم کے ایک
مدت ٹہیر گئی تہی معاویہ نے چاہا کہ اون سے نزدیک ہون جب امر منقضی ہو تو اون سے غزا کرین ایک بوڑہا آدمی
ایک ٹٹو پر سوار ہو کر آیا اور کہا اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اللّٰهُ اَكۡبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدَرَ حضرت نے فرمایا ہے جس کے
درمیان اور ایک قوم کے عہد ہو اوس کو نہ توڑے اور نہ سخت گیری کرے یہانتک کہ اسکی مدت پوری
ہو جاوے یا اون سے کہدے کہ ہم تم برابر ہین یعنے اب ہمارے تمہارے بیچ مین کوئی قول و قرار باقی نہ رہا جب یہ
بات معاویہ کو پہونچی وہ اپنے ارادے سے باز رہے وہ شیخ عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ تہے رَوَاهُ اَحۡمَدُ
وَاَبُوۡدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُوۡدَاوُدَ وَالتِّرۡمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابۡنُ حِبَّانَ قَالَ التِّرۡمِذِيُّ حَسَنٌ
صَحِيۡحٌ سلمان فارسی ایک قلعہ یا شہر تک پہونچے اپنے اصحاب سے کہا دَعُوۡنِيۡ اَدۡعُوۡهُمۡ كَمَا رَاَيۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَدۡعُوۡهُمۡ پہر کہا مین ایک مرد تہا اون مین کا اللہ نے مجہکو اسلام کی راہ دکہائی
سو اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تمہارے لیے وہی ہے جو ہمارے لیے ہے اور تم پر وہی ہے جو ہم پر ہے اور
اگر انکار کرو گے تو چہوڑ دینگے ہم تمکو برابر اللہ دغا بازون کو دوست نہین رکہتا ہے تین دن تک اسی طرح انسے
کہا سنا چوتہے دن صبحکو لوگون نے شہر چڑہائی کرکے بعون اللہ فتح کر لیا فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اگر تم اے

رسول خدا قوم معاہدین سے کسی طرح کا نقض و غش کسی علامت ظاہرہ سے دیکہو مراد قریظہ و نضیر ہین تو اون
کے عہد کو انکی طرف پہینکدو مراد نبذ عہد سے اعلام ہے اس بات کا کہ اب بعد آج کے دن کے کوئی پیمان ہمارے تمہارے
درمیان مین نہین ہے یہ ایک طریقہ مستویہ ہے یعنے صاف صاف اون سے کہدو کہ اب عہد باہمی قائم نہین ہا
اور یکایک بے خبری مین انپر حملہ آور نہ ہوتا کہ وہ تم کو متہم بغدر نکرین ظاہر یہ ہے کہ یہ آیت عام ہے حق مین ہر
معاہد کے جس سے خوف نقض عہد کا ہو ابن عطیہ نے کہا ظاہر الفاظ قرآن سے یہی ہے کہ امر بنی قریظہ لفظ من
خلفہم تک ختم ہو چکا پہر اللہ نے ابتدا اس آیت سے کی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ ۝
وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ
اٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ
اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ یہ نہ سمجہین منکر لوگ کہ وہ بہاگ نکلے وہ تہکا نہ سکینگے اور سرانجام کرو انکی
لڑائی کو جو پیدا کر سکو زور اور گہوڑے پلنے کہ اس سے ڈہاک پڑے اللہ کے دشمنون پر اور تمہارے دشمنون پر اور
ایک اور لوگون پر سوای اون کے جن کو تم نہین جانتے اللہ انکو جانتا ہے اور جو خرچ کروگے اللہ کی راہ مین پورا
ملیگا تم کو اور تمہارا حق نرہے گا **ف** حکم فرمایا کہ جہاد کا سرانجام کرو جو ہو سکے زور فرمایا تیراندازی کو
اور ہتیار کا کسب اسمین داخل ہے اور گہوڑے پالنے مین جو خرچ ہوا وسکی خوراک مین بلکہ اوسکا فضلہ سب
ترازو مین چڑہے گا قیامت کو فرمایا کہ یہ واسطے رعب کے ہے تا نہ جانین کہ فتح ہوگی اسباب سے فتح ہے اللہ کی
مدد سے اور وہ لوگ جن کو تم نہین جانتے وہ منافق ہین کہ ظاہر مسلمان کے پردے مین ہین انتہے ابن کثیر کہتے
ہین اللہ اپنے پیغمبر کو فرماتا ہے کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ جو لوگ کافر ہین وہ ہم سے فوت ہوگئے ہین ہم کو اون پر قدرت
نہین ہے بلکہ وہ مقہور ہین نیچے ہماری قدرت کے اور ہماری قبضہ مشیت مین ہین وہ ہمکو عاجز نہین کر سکتے
ہین کقولہ تعالی اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ وقولہ تعالی
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِیْرُ وقولہ تعالی وَلَا یَغُرَّنَّكَ
تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ پہر اللہ نے یہ حکم دیا کہ آلات
حرب طیار کرو تا کہ حسب طاقت کے دشمنے مقاتلہ و مقابلہ کیا جائے اور بقدر امکان و استطاعت جنگ عمل مین آئے
عقبہ بن عامر نے کہا ہے مین حضرت کو سنا کہ منبر پر فرماتے تہے اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ دو بار اسیطرح فرمایا روایت کیا
مسلم و ابن ماجہ و ابوداؤد نے اس حدیث کو کئی ایک طریق مین عقبہ بن عامر سے بعض کو ترمذی نے بہی روایت کیا ہے امام

احمد و اہل سنن کا لفظ عقبہ سے یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم تیر چلایا کرو گھوڑون پر سوار ہوا کرو اگر تیر اندازی کرو گے
تو یہ سوار ہونے سے بہتر ہے حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ گھوڑے تین شخصون کے لیے ہین ایک شخص کے
لیے اجر ہین اور ایک کے لیے پردہ اور ایک پر گناہ جسکے لیے اجر ہین یہ وہ شخص ہے جسنے اوسکو اللہ کی راہ مین
باندہا ہے اور رسی مین اسکا کسی چراگاہ یا چمن مین چہوڑ رکہا ہے سو جو کچھ وہ اس مرغزار یا چمن سے کہائیگا وہ
اس شخص کے لیے نیکیان ہونگی اور اگر وہ رسی تڑا کر کسی ایک دو جگہہ بلند پر چڑہ جائیگا تو اسکی آثار و اروات
یعنے لید واسطے اوسکے حسنات ہونگی اور وہ اگر کسی نہر پر گذر کرکے پانی پیئیگا حالانکہ ارادہ پانی پلانے کا
نہ تہا تو یہ بہی واسطے اوسکی حسنات ہونگی یہ گہوڑا اوس شخص کے لیے اجر ہے دوسرا وہ شخص ہے جسنے کوئی
اسپ براہ استغنا و تعفف باندہ رکہا ہے اور اللہ کے حق کو اسکی گردن مین فراموش نہین کیا اور نہ اسکی پشت
مین تو یہ گہوڑا واسطے اوس کے پردہ دار ہے تیسرا وہ شخص ہے جسنے کوئی گہوڑا واسطے فخر و ریا کے باندہا ہے یہ
اسپر گناہ ہے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ امام احمد کا لفظ ابن مسعود سے رفعاً یون ہے گہوڑے تین طرح کے ہین ایک رحمن
کا ایک شیطان کا ایک انسان کا رحمن کا گہوڑا وہ ہے جو راہ خدا مین باندہا جاتا ہے اسکا چارہ لید پیشاب یعنے
سب ترازو مین ہوگا اور ذکر کیا جو اللہ نے چاہا گہوڑا شیطان کا وہ ہے جس سے جوا کہیلین گہڑ دوڑ مین گہوڑا
انسان کا وہ ہے جسکو آدمی تسلم کے لیے باندہتا ہے وہ پردہ ہے محتاجی سے اکثر علما کا مذہب یہی ہے کہ تیر اندازی
بہتر ہے شہسواری سے مگر امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ سواری بہتر ہے تیر اندازی سے ابن کثیر کہتے ہین قول جمہور کا
اقوی ہے بسبب حدیث کے واللہ اعلم معاویہ بن خدیج کا گذر ابوذر پر ہوا وہ کہڑے ہوئے اپنے گہوڑے کی خدمت کرتے
تہے کہا تم کیون مشقت کرتے ہو کہا مجہکو گمان ہے کہ اس گہوڑے کی دعا قبول ہو کہا ایک بہیمہ کی بہائم مین سے کیا دعا
ہوگی کہا قسم ہے اسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری نہین ہے کوئی اسپ لیکن وہ دعا کرتا ہے ہر صبح اور کہتا ہے ۔
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَوَّلْتَنِیْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ وَجَعَلْتَ رِزْقِیْ بِیَدِهٖ فَاجْعَلْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَ
مَالِهٖ وَوَلَدِهٖ دوسرے طریق مین یہ روایت مرفوعاً آئی ہے رَوَاہُ النَّسَائِیُّ سہل کا لفظ رفعاً یون ہے گہوڑون کی
پیشانیون مین خیر بندہی ہوئی ہے دن قیامت تک گہوڑے والے مدد کیے جاتے ہین اوپر جسکے باندہا کوئی گہوڑا راہ خدا
مین تو نفقہ اوسپر مثل اوس شخص کے ہے جسنے بڑہایا ہاتہہ اپنا صدقہ دینے کو پہر نہین کہینچا اسکو رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ
احادیث فضل ربط خیل مین بہت آئی ہین بخاری کا لفظ عروہ بارقی سے مرفوعاً یون ہے اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا
الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اور مصداق آیت باب مین کفار ہین اور اٰخَرِیْنَ سے بنی قریظہ قالہ مجاہد

سدی نے کہا مراد فارس ہین اور ابن یمان نے کہا مراد وہ شیاطین ہین جو گہرون مین رہتے ہین اس باب مین ایک حدیث بہی
آئی ہے ابن غریب نے کہا حضرت نے فرمایا ہے وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمْ هُمُ الْجِنُّ رواه الطبرانی مگر یہ
حدیث سخت ضعیف ہے مقاتل بن حیان و ابن زید نے کہا مراد منافقین ہین ابن کثیر کہتے ہین یہ قول اشبہ اقوال
ہے ویشہد له قوله تعالى وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى
النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ پہر فرمایا کہ جو کچہ تم جہاد مین خرچ کروگے وہ پورا تمکو وہان ملیگا و لہذا احادیث
ابوداؤد مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک درہم کا ثواب راہ خدا مین مضاعف ہوتا ہے سات سو گنے تک جسطرح کہ آیت
مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ
حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ مین گذرچکا ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین حضرت حکم کرتے تھے تصدق کا مگر اہل اسلام
پر یہانتک کہ یہ آیت باب اوتری تب حکم کیا صدقہ کرنیکا بعد اسکے ہر سائل پر ہر دین سے رواہ ابن ابی حاتم یعنی کسی
دین کا سائل ہو اوسکو صدقہ دینا درست ہے ابن کثیر نے کہا یہ حدیث غریب ہے فتح البیان مین کہا ہے معنی آیت کے یہ ہین
کہ وہ کافر لوگ اگرچہ واقعہ بدر سے بہاگ نکلے لیکن وہ عذاب دنیا مین ساتہ قتل کے اور آخرت مین ساتہ عذاب نار کے واقع
ہونگے اسمین تسلی ہے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو مشرک ایسے ہین جنسے انتقام نہین لیا گیا وہ کچہ معجز نہین
انپر بہی بلا ضرور آئیگی پہر اللہ نے حکم طیاری ساز و برگ جنگ کا دیا واسطے عہد شکنون کے یا واسطے مطلق کفار کے ثانی
اولی ہے اور اول اوس مین مدخول اولی داخل ہے حضرت نے تفسیر لفظ قوت کی ساتہ رمی کے فرمائی ہے اور ابن عباس
نے کہا قوت رمی و سیوف و سلاح ہے ابن جبیر نے کہا اعداد خیل ہے عکرمہ نے کہا قوت قلعے ہین و رباطات خیل ابن مسیب
نے کہا قوت سہم فرس ہے عکرمہ نے کہا حصون ہین بعض نے کہا مراد ہر سے جہاد مین مدد لیجائے وہ منجملہ قوت مامور بہا
بالاعداد کے ہے حضرت کا تفسیر کرنا قوت کو ساتہ رمی کے کچہ منافی اس عموم کو نہین ہے بلکہ مثل الحج عرفة والندم توبة
کے دلیل ہے اسبات پر کہ رمی افضل و اجل مقصود ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ تم طیاری قتال کی حرب و جہاد عدو مین کچہ
کسی آلے سے کیون نہ ہو جیسے تیر تفنگ تلوار زرہ تعلیم فروسیت و تعلم مدفع کہ یہ سب مامور بہا فرض کفایات
سے ہین حضرت کے وقت مین عمدہ قوت رمی تہی اسلیئے اسکا ذکر فرمایا اس زمانے مین اسباب و آلات حرب و ضرب انواع
و اقسام کی ایجاد ہوئی ہین اور استعمال مین آتے ہین ان سب کا حکم وہی حکم رمی ہے رباط سے مراد باندہنا گہوڑونکا
ہے مقابلہ اعدا مین سرحد پر خواہ مال حرس سے ہون یا اور ہون رکہنا خیل واسطے جہاد کے اعظم اسباب
استعانت سے ہے ابن محیریز کہتے تہے کہ صحابہ وقت صف بندی کے اسپان نر کو دوست رکہتے

اور وقت شبخون و غارات کی اہسپان مادہ کو پسند کرتی بعض نے کہا کہ فحول اولے ہین اناث سے اسلیے کہ کرو فر
پر قوی تر ہوتے ہین بعض نے کہا کہ لفظ خیل عام ہے شامل ہے نر و مادہ کو کسیکو بہی اون مین سے بہ نیت
غزاۃ باندہے گا تو وہ ربط راہ خدا مین ہوگا ایک جماعت علماء نے کتاب الخیل مستقل لکہی ہی احادیث
فضائل اس بارے مین بہت آئی ہین مراد اعداء اللہ سے مشرکین مکہ وغیرہ عرب ہین اور آخرین سے یہود
یا فارس یا روم بعض نے کہا منافقین لکن اسمین بعد ہی ابن جریر نے کہا جن ہین پہر اسکو راجح بتایا ہے لکن یہ
ابعد ہے یا وہ لوگ مراد ہین جنکی عداوت معلوم نہین ہے سہیلی نے کہا خاص بنی قریظہ مراد ہین ولکن توقف
کرنا تعیین مین اولی ہے بدلیل لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ پہر یہ فرمایا کہ جو کچہہ تم جہاد مین خرچ کروگے تہوڑا بہت کم بیش یسیر
حقیر جلیل اسکی جزا پہر پور تمکو ملگی ہر حسنہ دس گنا ہوتا ہے سات سو گنے تک بلکہ اس سے زیادہ تم پر اس نفقے مین
کچہہ ظلم نہ ہوگا کقولہ تعالی وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا وقولہ اِنِّيْ لَآ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا
اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اگر
وہ جہکین صلح کو تو تو بہی جہک اسی طرف اور بہروسا کر اللہ پر بیشک وہی ہے سنتا جانتا یعنے اگر دلمین دغا رکہینگے
تو اللہ کو معلوم ہے اسکی سزا دیگا اور اگر وہ چاہین کہ تجہکو دغا دین تو تجہکو بس ہے اللہ اسی نے تجہکو زور دیا
اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور اونکے دل مین الفت ڈالی اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک مین ہے تمام نہ الفت دے
سکتا اونکے دل مین لکن اللہ نے الفت ڈالی اونکے دل مین وہ زور آور ہے حکمت والا ف عرب کی قوم
مین آگے ہمیشہ بیر رکہتے تہے اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا تہا حضرت ص کے سبب شفق اور دوست
ہوگئے انتہے اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ صلح کرنا چاہین تو تم بہی صلح کر لو انکار نہ کرو ولہذا جب سال حدیبیہ مین مشرکون
نے صلح چاہی اور نو برس تک موقوفی جنگ کا ارادہ کیا تو حضرت ص نے مان لیا مع دیگر شروط کے جو انہون
نے پیش کیے تہے حدیث علی بن ابیطالب مین مرفوعًا آیا ہے قریب ہے کہ اختلاف ہوگا یا کوئی اور امر پس اگر
تجہسے ہو سکے کہ صلح کرے تو کر گذر رواہ احمد مجاہد نے کہا یہ آیت حق مین بنی قریظہ کے اوتری ہے لکن
اسمین نظر ہے اسلیے کہ سارا سیاق وقعہ بدر مین ہے اور ذکر بدر کا ہر طرف سے اوسکو گہیرے ہوئے ہے ابن
عباس و مجاہد و زید بن اسلم و عطاو عکرمہ و حسن و قتادہ کا قول یہ ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے ساتہہ آیت سیف

کے جو برات مین آئی ہے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ لیکن اسمین بہی نظر ہے اسلیے
کہ آیت برات مین حکم اونکے قتال کا ہے جبکہ یہ ممکن ہو اور اگر دشمن کثیف ہون تو پہر اونسے صلح کرنا جائز ہے
جسطرح یہ آیت دلیل ہے اس امر پر اور حضرت ص نے دن حدیبیہ کے اسیطرح کیا تہا تو کچہہ منافات درمیان
ان دونو آیات کی نہین ہے نہ نسخ ہوا نہ تخصیص ٹہیری واللہ اعلم پہر توکل کرنے کو اللہ پر فرمایا کہ وہ تیرا کام
تجہکو کفایت کریگا اور اگر مطلب اونکا صلح سے یہی کہ قوت پکڑ کر تجہپر آمادہ ہو جائین تب بہی اکیلا اللہ تجہکو
بس کرتا ہے پہر اپنی نعمت یاد دلائی کہ دیکہہ ہم نے مہاجرین و انصار سے کیسی مدد تجہکو دی اور سب کو تیری
طاعت و نصرت و پشت پناہی پر ہمراہ ایمان کے متفق کر دیا تہا اگر سارے جہان کا مال صرف کرتا تو وہ بغض
و عداوت جو اونکے دلون مین تہی ہرگز مبدل بالفت نہ ہوتی کیونکہ درمیان انصار کے زمانہ جاہلیت بڑی بڑی
لڑائیان باہم اوس و خزرج کے ہو چکی تہین اور ایسے امور پیش آئے تہے جنکا شر و فساد مسلسل چلا آتا تہا یہانتک
کہ اللہ نے نور ایمان سے اوس شر کو قطع کیا کما قال تعالیٰ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ
بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ صحیحین مین آیا ہے کہ جب حضرت ص نے دربارہ غنائم حنین انصار پر خطبہ پڑہا تو
فرمایا يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ
فَاَلَّفَكُمُ اللهُ بِيْ غرضکہ حضرت ص جو باتیں کہتے وہ جواب مین عرض کرتے اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ وَلِهٰذَا اللہ پاک
نے فرمایا کہ اللہ نے اونمین الفت بخشی اللہ ہی غالب ہے کوئی توکل کرنیوالا اوسکی جناب سے خائب خاسر نہین
ہوتا اوسکے سارے افعال احکام عین حکمت ہوتے ہین ابن عباس کہتے ہین قرابت رحم کی منقطع ہو جاتی ہے
اور اوسی قطع کی وجہ سے کفران نعمت کیا جاتا ہے مان مثل تقارب قلوب کے کوئی شے دیکہی نہین گئی اور اللہ
تعالیٰ کہتا ہے لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ اور یہ بات شعر مین بہی موجود ہے

وَلَقَدْ صَحِبْتُ النَّاسَ ثُمَّ سَبَرْتُهُمْ ۔۔۔ وَبَلَوْتُ مَا وَصَلُوْا مِنَ الْاَسْبَابِ
فَاِذَا الْقَرَابَةُ لَا تُقَرِّبُ قَاطِعًا ۔۔۔ وَاِذَا الْمَوَدَّةُ اَقْرَبُ الْاَسْبَابِ

بیہقی نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ شعر موصول بکلام ابن عباس ہین یا راوی اثر نے ذکر کیے ہین لنتہے حاصل یہ ٹہیرا کہ رتبہ
مودت کا درجہ قرابت سے اعلیٰ و انفع ہوتا ہے قرابت تو قطع بہی ہو جاتی ہے لیکن مودت باقی رہتی ہے

اَلْقَوْمُ اِخْوَانُ صِدْقٍ بَيْنَهُمْ سَبَبٌ ۔۔۔ مِنَ الْمَوَدَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهٖ نَسَبُ

خلل پذیر بود ہر بنا کہ مے بینی　　　مگر بنائے مودت کہ خالی از خلل ست

خصوصاً وہ محبت و مودت جو خاص واسطے اللہ پاک کے اور اُسکی راہ مین بلا شائبہ کسی غرض نفسی و مطلب دنیوی و طمع مال و جاہ کے ہوتی ہے وہ سب سے زیادہ نافع و باخیر و برکت ٹھیرتی ہے ولہذا متحابین فی اللہ دن قیامت کے منابر نور پر زیر سایہ عرش رحمن ہونگے یہ بات اون لوگون کو حاصل نہ ہوگی جو باہم نری قرابت کی وجہ سے یا کسی اور سبب دنیاوی سے دوستی و یاری رکہتے تہے کیونکہ ایسی محبت و مودت غالباً خالی معصیت سے نہین ہوتی ہے آدمی اپنے اقارب کا دوست رہتا ہے اور وہ فاسق فاجر ہوتے ہین معہذا اُنکی محبت ترک نہین کرتا یہ نقصان صریح ہے خلاص ایمان و احسان اسلام مین بخلاف اُس محبت کے جو نری اللہ پاک کے لیے ہوتی ہے کہ وہ اُسی بندہ صالح کے ساتہہ ہوگی جو اللہ کا بڑا مطیع و محب و تابع ہے اتباع سنت و اجتناب معاصی و اختیار تقوے و طہارت ظاہر و باطن مین پیش قدم مردم ہے ولہذا ابن مسعود نے آیت باب مین کہا ہے کہ هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ دوسرا لفظ یہ ہے کہ یہ آیت حق مین متحابین فی اللہ کے اوتری ہے رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ دوسرا لفظ ابن عباس کا یون ہے اِنَّ الرَّحِمَ لَتُقْطَعُ وَاِنَّ النِّعْمَةَ لَتُكْفَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا قَارَبَ بَيْنَ الْقُلُوبِ لَمْ يُزَحْزِحْهَا شَيْءٌ پہر یہ آیت پڑہی لَوْ اَنْفَقْتَ الخ رَوَاهُ الْحَاكِمُ عبدہ بن ابی لبابہ کہتے ہین میری ملاقات مجاہد سے ہوئی اونہون نے میرا ہاتہہ پکڑکر کہا جب دو شخص محبت رکہنے والے راہ خدا مین ملاقات کرتے ہین اور ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑکر ہنستا ہے تو اُن دونو کے خطایا ایسے جہڑ جاتے ہین جیسے درخت سے پتے جہڑتے ہین مینے کہا یہ بات تو بہت آسان ہی کہا یون نہ کہہ اللہ تعالے فرماتا ہے لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ عبدہ کہتے ہین مینے جانا کہ وہ مجہہ سے زیادہ تر فقیہہ ہین یہ اثر مجاہد سے بطریق ولید بن ابی مغیث بہی آیا ہے عمیر بن اسحق نے کہا کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْاُلْفَةُ یہ کہنا عمیر کا بہت درست نکلا ہمارے اس وقت مین الفت عنقا کیمیا ہوگئی ہے مسلمان دوسرے مسلمان کو دیکھ نہین سکتا پہر کسی اور دین والے کا کیا ذکر ہے ؎

کیا چہپ رہی ہے جا کے کہین یا کہ مر گئی　　　اے جان تمہارے دور مین الفت کدہر گئی

سلمان فارسی رفعاً کہتے ہین مسلمان جب اپنے بہائی مسلمان سے ملتا ہے اور اوسکا ہاتہہ پکڑتا ہے تو دونون کے گناہ جہڑ جاتے ہین جسطرح کہ سوکہے درخت سے پتے جہڑتے ہین آندہی کے دن یا دونو بخشدیے جاتے ہین گو اونکے گناہ مثل جہاگ دریا کے ہون رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مراد ہاتہہ پکڑنے سے مصافحہ کرنا ہے یہ

مصافحہ سنت صحیحہ سے ثابت ہوا ہے ایک ہاتھ سے ہوتا ہے نہ دونو ہاتھ سے اور دلیل ہے الفت قلب
اور موجب ہے واسطے مغفرت وتقارب کے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اگر وہ مائل بصلح ہون تو تم بھی میل
طرف صلح کے کرو یہ آیت محکم ہے نہ منسوخ کیونکہ مراد قبول جزیہ ہے اور صحابہ و مَن بَعدَہُم نے جزیہ لیکر صلح روا
رکھی ہے اس صورت مین خاص ساتھ اہل کتاب کے ہوگی پھر فرمایا کہ اگر وہ اس صلح مین دغابازی کرینگے تو اللہ
کافی وافی ہے آخر اللہ ہی نے تیری مدد کی ہی یہ بات کہ جب اللہ مؤید و ناصر ٹھیرا تو پھر ذکر نصر مومنین کی کیا
حاجت ہے سو بات یہ ہے کہ تایید و نصرت کیلیے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے لیکن کبھی نصرت باسباب باطن غیر
معلوم ہوتی ہے اور کبھی باسباب ظاہر معلوم جو اسباب باطنہ سے ہوتی ہے وہی مراد اس آیت سے ہے هُوَ
الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ کیونکہ اس نصر کے اسباب باطن ہین بغیر وسائط معلومہ کے اور جو نصر اسباب ظاہرہ سے
ہوتی ہے وہ مراد لفظ بالمؤمنین سے ہے کیونکہ اسکے اسباب ظاہرہ بوسائط معلومہ ہین اللہ مسبب الاسباب ہے
اوسی نے مومنین کو واسطے نصر سید المرسلین کے کھڑا کر دیا پھر کیفیت تایید کی ساتھ مومنین کے بیان فرمائی کہ
ہم نے اونکے دل متولف کر دیے ظاہر نظم عام ہے اور ائتلاف قلوب مومنین منجملہ اسباب نصر کے ہے جمہور
مفسرین کہتے ہین مراد اس سے اوس و خزرج ہین کہ انکی آپسمین عصبیت شدیدہ و انفت عظیمہ تھی باہم دشمنی
سخت رکھتے تھے ایک دوسرے کے خون کا پیاسا تھا باہم اونکی حروب عظیمہ و فتن فخیمہ ایک سو بیس برس سے
چلے آتے تھے ممکن نہ تھا کہ دو دل بھی الفت پذیر ہون لیکن اللہ نے بہ برکت ایمان وہ حالت بدل دی حمیت
جاہلیت دور ہو کر اجتماع کلمہ ہو گیا وہ عداوتین مبدل بمحبت للہ و فی اللہ ہو گئین سب نے طاعت پر اتفاق
کیا انصار و اعوان رسول بن گئے طرف سے حضرت م کے لڑنے مرنے کٹنے کو آمادہ ہو گئے یہ ایسا امر تھا جسپر
سوا اللہ کے کسیکو قدرت نہ تھی اسکا ظہور حضرت ؐ کا معجزہ باہرہ دالہ علے الصدق ہوا یا مراد تالیف ہو
درمیان مہاجرین و انصار کے لیکن حمل عموم اولے تر ہے کیونکہ عرب قبل بعثت حضرت م کے بعض بعض
کو کھا لیتے تھے کسیکے مال و خون کا کچھ احترام نہ کرتے یہانتک کہ اسلام آیا سب ایک دل ہو گئے عصبیت و
انفت و حمیت جاہلیت دور ہو گئی وہ عداوت باہمی ایسی تھی کہ اگر کوئی سارا مال دنیا کا خرچ کرکے طالب
تالیف ہوتا تو بھی ممکن نہ تھا یہ تو اللہ کی شان قدرت ہے کہ اوسنے اونمین الفت بخشی آیت دلیل ہے اسبات
پر کہ دل اللہ کے ہاتھ مین ہین جسطرح چاہے اوسے پہیرے اس تالیف کا درمیان مومنون کے ہونا اور انکا
اُن مومنون سے رسول خدا کا تایید کرنا دلیل ہے روافضہ پر کہ حق مین صحابہ کے خلاف تالیف الہی اعتقاد فاسد

رکہتے ہین ابوہریرہ کہتے ہین عرش پر لکہا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْكَ لِیْ مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ اَیَّدْتُهٗ
بِعَلِیٍّ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِر اس حدیث کی سند کو دیکہنا چاہیے
کہ کیسی ہے یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۠ اے نبی کفایت ہے تجہکو اللہ اور جتنے
تیرے ساتہ ہوئے ہین مسلمان **ف** حضرت صلعم نے مدینہ مین آکر مسلمان شمار کروائے مرد قابل جنگ چہہ سو
ہوئے سب خوش ہوئے کہ اب ہمکو کس کافر کا ڈر ہے بعد اسکے یہ آیت اوتری انتہی شعبی نے کہا ای حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ
حَسْبُ مَنْ شَهِدَ مَعَكَ اسی طرح عطا خراسانی و عبدالرحمن بن زید نے بہی کہا ہے و لہذا اللہ نے حضرت صلعم
کو حکم دیا کہ تم مومنون کو شوق جہاد دلاؤ فتح البیان سے معلوم ہوا کہ اس ترکیب مین مفسرین و نحاۃ کے دو
مذہب ہین ایک یہ کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ اللہ تجہکو اور مومنون کو کافی ہے دوسرے یہ کہ اللہ و مومنین تجہکو کفایت
کرتے ہین پہر معنے اول کو راجح ٹہیرایا ہے یہی حق ہے اس لیے کہ اکیلا اللہ ہر بندہ مومن کو کافی و وافی ہے
اسی طرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ و حافظ ابن القیم بہی گئے ہین علی مہائمی کا میل خاطر طرف معنی ثانی کے ہے
اس تقریر سے کہ اللہ تجہکو بس کرتا ہے اگرچہ تیری ہمراہ کوئی نہ ہو ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را
اور اگر تو سببیت کی نظر کریگا تو جو مومنین تیرے ساتہ اور تیری تابع ہین وہ تجہکو بس کرتے ہین کیونکہ تیری
متابعت کو اثر عظیم ہے سببیت نصر مین انتہی لیکن معنی اول اشبہ و اظہر ہین زہری نے کہا یہ آیت حق مین
انصار کے اوتری ہے اور کسی نے کہا حق مین ساری مہاجرین و انصار کے سعید بن جبیر نے کہا جب حضرت صلعم کی
ساتہ تینتیس مرد اور چہہ عورتین اسلام لائین پہر عمر مسلمان ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی اسی کے مثل ہے بہ
ابن عباس سے کہا شیخ معین الدین جامع البیان مین کہتے ہین کہ اس قول پر یہ اعتراض آتا ہے کہ ساری سورت
انفال مدنی ہے اور اسلام عمر کا قبل ہجرت کے تہا تو یہ بات ٹہیک نہ ہوگی لیکن خازن و سلیمان جمل نے کہا کہ یہ
آیت مکی ہے بحکم رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم سورہ مدنیہ مین لکہی گئی بعض نے کہا اسکا نزول بیدا مین
وقت غزوہ بدر کے قبل قتال ہوا تہا یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ
صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
یَفْقَهُوْنَ ۝ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا
مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ اے نبی شوق دلا
مسلمانون کو لڑائی کا اگر ہون تم مین بیس شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین سو شخص غالب ہون

ہزار کافرونپر اسواسطی کہ وہ لوگ سمجہ نہین رکہتے اب بوجہہ ہلکا کیا اللہ نے تمپر اور جانا کہ تم مین سستی ہی سو اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین ہزار شخص غالب ہون دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتہہ ہے ثابت رہنی والون کے **ف** یعنے یقین نہین رکہتے اللہ پر اور ثواب پر اور جسکو یقین ہے وہ موت پر دلیر ہے اول کے مسلمان یقین مین کامل تہے اونپر حکم ہوا تہا کہ آپ سے دس برابر کافرونپر جہاد کرین پچہلے مسلمان ایک قدم کم تہے تب یہ حکم ہوا کہ دونی پر جہاد کرین یہی حکم اب بہی باقی ہے لیکن اگر دونو سے زیادہ پر حملہ کرین تو بڑا اجر ہے حضرتؐ کے وقت مین ہزار مسلمان اسی ہزار سے لڑے ہین انتہے ابن کثیر نے کہا اللہ تعالی نے نبی اور مومنون کو تحریض کی ہے قتال و مناجزت اعدا و مبارزت اقران پر اور یہ خبر دی کہ ہم کافی و ناصر ہین اونکو اعدا پر اونکی تایید کرینگے اگرچہ گنتی دشمنونکی زیادہ ہو اور مدد اونکی لگاتار چلی آئی گو مسلمان تہوڑے ہون اسی لیے حضرتؐ وقت صف بندی و مواجہہ عدو کے قتال پر برانگیختہ کرتے تہے جسطرح کہ دن بدر کے جبکہ مشرک اپنے عدد و عدد سے سامنے آئے اصحاب سے فرمایا قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّۃٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ عمیر بن الحمام نے کہا عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فرمایا ہان کہا بخ بخ فرمایا تو نے بخ بخ کس لیے کہا جواب دیا اس امید پر کہا ہے کہ مین اہل جنت مین سی ہون فرمایا اِنَّکَ مِنْ اَهْلِهَا اوس نے آگے بڑہکر میان اپنی تلوار کا توڑ ڈالا اور کچہہ کہجورین نکال کر کہانا شروع کیا پہر باقی تمرات پہینک کر کہا اگر مین اتنا جیا کہ ان کو کہا لون تو یہ ایک حیات دراز ہے آگے بڑہکر قتال کیا یہانتک کہ قتل ہوا رضی اللہ عنہ سعید بن مسیب و سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ یہ آیت جب اوتری کہ عمر بن خطاب ایمان لائے تہے اور عدد چالیس مسلمانون کا پورا ہوا تہا لکن اسمین نظر ہے اس لیے کہ یہ آیت مدنی ہے اور عمر مکے مین اسلام لائے تہے بعد ہجرت کے طرف زمین حبشہ کے اور قبل ہجرت کے طرف مدینے کی پہر اللہ پاک نے مومنون کو یہ بشارت سنائی کہ اگر تم بیس ہوگے اور صابر ہوگے تو دو سو کافرونپر غالب ہو جاؤگے اور اگر ایک سو ہوگے تو ایک ہزار پر بڑہ جاؤگے یعنے ایک آدمی مقابلے مین دس کے ہو پہر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور بشارت باقی رہی ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اوتری تو مسلمانونپر شاق گذری کیونکہ یہ حکم تہا کہ ایک شخص دس نفر کے سامنے سے نہ بہاگی پہر تخفیف آئی اللہ نے گنتی کم کر دی بقدر کمی عدد کے صبر بہی گہٹ گیا اب سو کو مقابلے سی دو سو کے بہاگنا نہ چاہیے اسیطرح بخاری نے حدیث مبارک سے بہی روایت کیا ہے اب یہ ٹہیری کہ مسلمانون کو اپنے دگنے عدد سے فرار کرنا زیبا نہین ہے اگر دگنے سی زیادہ ہون تو پہر اونسے لڑنا واجب نہین ہے جائز ہے کہ اونکے مقابلے

سے الگ ہوجائین ابن عباس و مجاہد وعطا و عکرمہ سے اسیطرح مروی ہے ابن عمر نے کہا کہ یہ آیت
ہم اصحاب کے حق مین اُتری ہے ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے تحریض لغت مین کہتے ہین مبالغہ کرنے کو
حث وحض علی الشی مین ساتھ کثرت ترغیب و تسہیل مشکل کے پھر اللہ نے اونکو بشارت دی اونکے دل مضبوط
کرنیکو اور واسطے تسکین خاطر کے کہ صابر اپنے سے دس گنی پر غالب رہین گے مراد صبر سے اسجگہہ قوت و شجاعت
ہے مدار مقاومت کا عدد پر بہمراہ مراعات معنے کی ہوتا ہے نہ نری عدد پر مفسرین نے اس آیت مین وجوہ فصاحت
کلام کے لکھی ہین اس نوع بدیع کو احتباک کہتی ہین آیت دلیل ہے اسبات پر کہ جماعت مسلمین قلیل ہو یا کثیر
اُسپر دس گنی کافر اوسکے غالب نہین ہوتے کسی حال مین بھی اب اگر کوئی یہ بات کہے کہ خارج مین خلاف اسکی
پایا گیا ہے کہ ایک گروہ کفار کا دس گنے مسلمانونپر غالب ہوا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ کچھ مخالف منطوق
آیت نہین ہی محتمل ہے کہ وہ اہل اسلام متصف بصفت صبر وقت لقا کے نہ ہو بعض نے کہا کہ یہ خبر بمعنے امر ہے
یعنے مومنون کو حکم ہے کہ وہ اپنے سے دس گنے کو مقابلے سے الگ نہ ہون بلکہ ثابت قدم رہین مین کہتا ہون وجود
خارج منافی اس آیت کا اسلیے نہین ہے کہ مراد مومنین کامل ہین اگر نام کے مسلمان دس گنے کا مقابلہ نہ کرین
تو وہ اس آیت سے خارج ہین بعد زمانہ خیر قرون کے خصوصًا جسقدر زمانہ عہد نبوت سے بعید ہوتا گیا اوسی قدر
ایمان و صبر مین ضعف آتا گیا اگر پچھلے مسلمان مثل اگلے مومنون کے ہون تو مصداق آیت کا یقینًا ہر زمانے
مین اب تک بخوبی موجود ہو سکتا ہے خطیب نے کہا ہے کہ حضرت صلعم سرایا بھیجتے تھے غالب تھا کہ وہ سنر تیس
نفر سے کم نہ ہوتا تھا اور نہ سو سے زیادہ ولہذا اللہ نے ذکر ان دو عدد کا کیا ہے پھر اللہ نے تخفیف کر کے یہ بات
واجب کی کہ ایک شخص مقابلہ دو شخص کا کرے سفیان و ابن شبرمہ نے کہا ہے ہم دیکھتے ہین کہ حکم امر
بمعروف و نہی عن المنکر کا بھی اسیطرح پر ہے کہ اگر دو آدمی ہون تو اونکو امر و نہی کرے اور اگر تین ہون تو پھر
ترک مین وسعت ہے یہ جو نص کی ہے کہ سو دو سو پر غالب ہونگے اور ایک ہزار دو ہزار پر اسمین بشارت ہے
مسلمانون کو کہ عدد لشکر اسلام کا عشرات و مآت سے تجاوز کر کے ہزارون تک پہونچیگا پھر بشارت اپنی
معیت کی ساتھ صابرین کے دی اسمین ترغیب ہے طرف صبر کے اور تاکید ہے ساتھ لزوم صبر کے اور وصیت
ہے صبر کرنے کی اور یہ بات کہ صبر اعظم اسباب نجاح و فلاح و نصر و ظفر سے ہے اسلیے کہ جسکے ساتھ اللہ ہے
کسیکو قدرت اوسپر غالب ہونے کی نہین ہوتی ہے نصر اباذی نے کہا ہے کہ یہ تخفیف واسطے امت کے ہے نہ واسطے
رسول کے رسول نے تو یون کہا ہے بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَجُوْلُ اور جسپر کوئی شے بھاری نہ ہو اُس سے کیا تخفیف

کیجاویگی بعض اہل علم نے اختلاف کیا ہے اس بات مین کہ یہ تخفیف منسوخ ہے یا نہین لیکن اس اختلاف سے

کچہہ زیادہ فائدہ متعلق نہین ہے مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ

عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا

أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ کیا چاہیے

نبی کو کر اوسکے یہان قیدی آوین جب تک نے خون کرے ملک مین تم چاہتے ہو جنس دنیا کی اور اللہ چاہتا

ہے آخرت اور اللہ زور آور ہے حکمت والا اگر نہ ہوتی ایک بات کہ لکہہ چکا اللہ آگے سے تو تمکو پڑتا اس لینے مین

بڑا عذاب سو کہاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستہری اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ ہے بخشنے والا مہربان **ف**

بدر کی لڑائی مین ستر کافر پکڑے آئے حضرت ؐ نے مشورہ پوچہا کہ ان کو کیا کرین اکثر مسلمانون کی مرضی ہوئی

کہ مال لیکر چہوڑین اور بعضون کی مرضی کہ سب کو قتل کرین حضرت عمر و سعد بن معاذ کی یہی مشورت تہی آخر

مال لیکر چہوڑ دیا یہ آیت اوتری عتاب کی یعنے نبیون کو جہاد سے مال سمیٹنا منظور نہین بلکہ کافرون کی ضد

توڑنی وہ بات اسی مین ہے کہ قتل کریے تا کہ خوف قتل سے کفر کی ضد چہوڑین **ف** وہ بات یہ لکہہ چکا

کہ ان قیدی لوگون مین بہتون کی قسمت تہی مسلمان ہونا **ف** یعنے ڈرتے رہو اگر خطا بہی ہو جاویگی

تو بخشیگا قیدیون کا حکم سنکر مسلمان ڈرے غنیمت سے بہی یہ اونکو تسلی فرمائی کہ وہ اللہ کی عطا ہے خوشی سے

کہاؤ ولکن غنیمت کے واسطے جہاد نہ کرو اب حنفی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کافر پکڑے آوین تو اونکو مال لیکر چہوڑنا

روا نہین مفت چہوڑنا کہ پہر کافرون مین جا ملین مگر روا ہے غلام کر رکہنا یا چہوڑ دینا کہ رعیت ہو کر ملک اسلام

مین رہین اور شافعی کے پاس وہ بہی روا ہے سورہ محمد مین فرمایا فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً انتہے انس کہتے ہین

حضرت ؐ نے مشورہ لیا لوگون سے حق مین قیدیان بدر کے اور فرمایا اللہ نے تمکو اونپر قدرت بخشی ہے

عمر بن خطاب نے کہڑے ہو کر عرض کیا کہ اے رسولخدا انکی گردنین مار و حضرت ؐ نے اعراض فرمایا پہر دوبارہ

ارشاد کیا کہ اے لوگو اللہ نے تمکو انپر قابو دیا ہے یہ کل کے دن تمہارے بہائی تہے عمر نے کہڑے ہو کر پہر وہی

کہا کہ اِضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ حضرت ؐ نے پہر اعراض کر گئے وہی سوال اعادہ کیا ابو بکر صدیق نے کہڑے ہو کر کہا

اے رسولخدا میری رائے یہ ہے کہ آپ انکو معاف فرمائین اور فدیہ قبول کرین اسپر جو غم حضرت ؐ کے چہرے مبارک

پر تہا وہ دور ہو گیا آپ نے فدیہ لیکر اونکو چہوڑ دیا اوسپر یہ آیت اتری لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الخ شروع سورت

مین حدیث ابن عباس کی گذر چکی ہے اور صحیح مسلم مین مانند اسکے آیا ہے عبد اللہ نے کہا دن بدر کے

حضرت ص نے فرمایا تم حق مین ان قیدیون کے کیا کہتے ہو ابوبکر نے کہا یہ آپ کی قوم اور لوگ ہاگ ہین آپ
انسے توبہ طلب کرین شاید اللہ انکی توبہ قبول فرمائے عمر نے کہا اونہون نے آپکو جہٹلایا اور مکے سے نکالا
ہے انکی گردنین مارو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا آپ اس وادی مین ہین یہان لکڑی بہت ہے آگ جلاکر انکو اسمین
ڈالدو حضرت خاموش رہے کچہہ جواب دیا پہر اوٹہکر اندر چلے گئے لوگون نے کہا قول ابوبکر کو لینا چاہیے کچہہ
لوگون نے کہا قول عمر پر عمل کرنا چاہیے بعض نے کہا بات عبد اللہ بن رواحہ کی ٹہیک تھی پہر حضرت ص نے
نکلکر فرمایا بے شک اللہ نرم کرتا ہے دل بعض لوگون کے یہانتک کہ دودہ سے بہی زیادہ نرم ہوتے ہین اور
بے شک سخت کرتا ہے اللہ دل بعض لوگون کے یہانتک کہ پتہر سے بہی زیادہ سخت ہوتے ہین مثال تیری
اے ابابکر مثل ابرہیم علیہ السلام کے ہے اونہون نے کہا تہا فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور مثال تیری اے ابابکر مثل عیسے علیہ السلام کے ہے اونہون نے کہا تہا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ
عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور مثال تیری اے عمر مثل موسے علیہ السلام کے ہے
کہ اونہون نے کہا تہا رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ اور مثال تیری اے عمر نوح علیہ السلام کی سی ہے کہ اونہون نے کہا تہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ
الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا تم لوگ محتاج ہو نہ چہوٹے کوئی اون مین کا مگر فدا یا ضرب عنق سے ابن مسعود نے کہا اے
رسولخدا مگر سہیل بن بیضا کہ وہ ذکر اسلام کا کرتا تہا حضرت م خاموش رہے سو نہ دیکہا مینے اپنکو کسی دن مین خوف
تر اس امر سے کہ گرین مجہپر پتہر آسمان سے بہ نسبت اوس دن کی یہانتک کہ فرمایا حضرت ص نے کہ مگر سہیل
بن بیضا اور سپر اللہ نے یہ آیت اوتاری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ الخ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ
الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اسی کے لگ بہگ ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے بہی روایت کیا ہے اس باب مین ابوایوب
انصاری سے بہی روایت ہے ابن عمر کہتے ہین جب دن بدر کے اساری اسیر ہوئے عباس کو بہی ایک انصاری
نے قید کیا اور وعدہ قتل کا دیا یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا مین آجکی رات بسبب اپنے چچا عباس کے نہین سویا
انصار اوسکے قتل کرنیکا ارادہ رکہتے ہین عمر نے کہا مین اونکے پاس جاؤن فرمایا ہان عمر نے جاکر کہا تم
عباس کو چہوڑ دو کہا واللہ ہم اوسکو نہ چہوڑینگے عمر نے کہا بہلا اگر رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی
بہی ہو کہا اگر حضرت م کی مرضی ہے تو تم لیجاؤ جب عمر نے اونکا ہاتہ پکڑا کہا اے عباس مسلمان ہو جاؤ
واللہ اگر تم مسلمان ہو جاؤگے تو مجہکو خطاب کے مسلمان ہونے سے بہی یہ بات ....

زیادہ تر محبوب ہے اور یہ بات مین اسلیے کہتا ہون کہ مینے حضرت صلعم کو دیکھا ہے کہ اونکو اسلام لانا تمہارا
بہت پسند آتا ہے ابن عمر نے کہا حضرت صلعم نے ابوبکر سے حق اسیارون کے مشورہ کیا ابوبکر نے کہا یہ تمہارا
کنبہ ہے تم اون کو چھوڑدو پھر عمر سے مشورہ لیا عمر نے کہا انکو قتل کرو اسپر حضرت نے اونسے فدیہ لیکر چھوڑدیا
اللہ نے یہ آیت اوتاری رَوَاہُ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ علی مرتضیٰ کا لفظ
یہ ہے کہ جبریل آئے دن بدر کے اور حضرت صلعم سے کہا کہ اختیار دو اپنے اصحاب کو حق مین ان قیدیون کے چاہین
فدیہ لین چاہین قتل کرین سال آیندہ مین اوتنے ہی ان مین کے مقتول ہونگے اونہون نے کہا ہم فدیہ لینگے
اور اوتنے ہی ہم مین کے مارے جاوین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ جِدًّا
دوسرا لفظ علی کا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے دن بدر کے حق مین اسارے کے یون فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ان کو قتل کرو اور
اگر چاہو تو فدیہ لو اور تونگر بنو لیکن شہید ہونگے تم مین سے اوتنے ہی سو پچھلا آدمی ان ستر آدمیون مین سے ثابت
بن قیس ہین جو دن یمامہ کے مارے گئے یہ روایت مرسل بھی آئی ہے اعمش نے کہا اللہ کے علم مین سابق ہوچکا
تہا کہ اہل بدر مین سے کسی ایک کو بھی عذاب نہ کریگا اسیطرح سعد بن ابی وقاص و سعید بن جبیر و عطا سے بھی
مروی ہے مجاہد نے کہا اگر اللہ کی کتاب بابت مغفرت اہل بدر سابق نہ ہوچکتی تو عذاب آتا اسی طرح سفیان
ثوری نے بھی کہا ہے ابن عباس نے کہا یعنے ام الکتاب مین یہ ہوچکا ہے کہ مغانم و اسارے تمکو حلال ہین اگر
یہ نہ ہوچکتا تو عذاب آتا یہی قول ہے ایک جماعت تابعین کا اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے حدیث
جابر صحیحین مین اسکی شاہد ہے حضرت صلعم نے فرمایا مجہکو پانچ چیزین ملی ہین جو کسی نبی کو نہین ملین از انجملہ ایک حلت
غنائم ہے ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین کہ حلال نہین ہین غنائم واسطے سیاہ سر والون کے سوا ہمارے ولہذا اللہ نے
فرمایا فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا الآیۃ اسپر اونہون نے اسارے سے فدیہ لیا ابن عباس کہتے ہین
حضرت صلعم نے فدا اہل جاہلیت دن بدر کے چارسو مقرر کیے رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ ابن کثیر کہتے ہین یہی حکم اسارے
مین نزدیک جمہور کے مستمر ہے امام کو اختیار ہے چاہے قتل کرے جسطرح کہ بنی قریظہ مارے گئے یا مال کا فدیہ لیکر
چھوڑ دے جسطرح کہ ساتھ اسارے بدر کے کیا گیا یا ساتھ اون مسلمانون کے جو قید مین آگئے تھے چنانچہ حضرت
نے دو عورتین جو نزدیک سلمہ بن الاکوع کے قید تھین واپس کر کے عوض انکے دو مسلمان جو پاس مشرکون کے
تھے واپس لیے اور اگر امام چاہے تو اسیرون کو غلام بنا کر رکھے یہی مذہب ہے امام شافعی اور ایک گروہ علمار کا
اور اس مسئلہ مین اور خلاف بھی ہے درمیان ائمہ کے جو کتب فقہ مین بجائے خود مقرر ہے ف فتح البیان

کا بیان یہ ہے کہ اس آیت مین بیان ہے ایک دوسرے حکم کا احکام جہاد سے اسری جمع ہے اسیر کی اساری بہی جمع ہے اسیر اسکو کہتے ہین جسکی مشکین باندہی جائین رسی یا تسمہ وغیرہ سے ابو عمرو بن العلا نے کہا اسری وہ قیدی ہین جو باندہے نہ جائین اور اساری وہ قیدی ہین جو باندہے جائین اثخان کہتے ہین کثرت قتل کو ساتہہ مبالغہ کے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کی شان یہ نہین ہے کہ وہ فقط کفار کو قید کرے بلکہ خوب سی خونریزی کرے اور زمین پر خون بہائے اللہ نے خبر دی کہ قتل کرنا مشرکونکا دن بدر کے اولی ہے قید کرنے اور فدیہ لیکر چہوڑ دینے سے پہر جب مسلمان کثرت سے ہوگئے اللہ پاک نے رخصت دی اور فرمایا فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۤءً جسطرح کہ سورۂ قتال مین آیا ہے رازی نے کہا سمجہا یہ وہم ہوتا ہے کہ یہ آیت حکم آیت باب کو زائل کرتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ دونون آیتین متوافق ہین اور دونو دلیل ہین اس بات پر کہ پہلے اثخان کرے پہر بعد اخذ کے فدیہ لے انتہی بعض نے کہا اول خوب خونریزی کرے کہ اوس سے قوت و عزت اسلام حاصل ہوتی ہے اور سورۂ قتال مین جو اختیار دیا ہے اسکا محل بعد ظہور شوکت اسلام بکثرت قتال ہے اس صورت مین درمیان دونو آیتون کے کچہہ تعارض نہین ہے پہر اصحاب پیغمبر کو خطاب فرمایا کہ تم ارادہ عرض دنیا کا کرتے ہو مراد عرض سے یہان نفع و متاع دنیا ہے یعنی وہ فدا جو تم نے اساری سے لیا فدا کا نام عرض رکہا اسلیے کہ سریع الزوال ہے جسطرح کہ اعراض بمقابلہ جواہر مین زائل ہو جاتے ہین قتادہ نے کہا اصحاب حضرت نے دن بدر کے چار ہزار درہم لیکر اونکو چہوڑ دیا ہر اسیر کا فدا چالیس اوقیہ تہے اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تہا مجموع اسکا ایک ہزار چہہ سو درہم ہوئے عکرمہ نے کہا مراد عرض سے خراج ہے پہر مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ مراد اوس کتاب سے جو سابق ہو چکی ہے کیا ہے کسی نے کہا سابق فی علم اللہ ہے یعنی اس امت کے ہاتہہ غنائم دار حرب آئینگی جو سائر امم پر حرام تہے بعض نے کہا مراد مغفرت اہل بدر ہے کہ اونکے اگلے پچہلے گناہ سب معاف کیے گئے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ کسی نے کہا یہ مراد ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہوتے ہوئے ہم اونکو عذاب کرینگے کما قال تعالے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ (اور اللہ ہرگز عذاب نہ کرتا انکو جبتک تو تہا اون میں) بعض نے کہا اللہ عذاب نہین کرتا ہے کسی کو عوض گناہ کے جسکو اوس نے براہ جہالت کیا ہے کسی نے کہا مراد قضائے الٰہی ہے درباره محو صغائر ہمراہ اجتناب کبائر بعض نے کہا کہ عذاب نہین کرتا کسیکو مگر بعد تاکید حجت و تقدیم نہی کے اور اس کلام سے پہلی نہی نہین کی تہی یہ سب جب قول ہوئے ابن جریر طبری کا مذہب یہ ہے کہ سب معانی داخل ہین نیچے لفظ کے اور لفظ عام و

وشامل ہے ان سب کو یہ ارشاد کہ اگر کتاب سابق نہ ہو چکی ہوتی تو تمکو عذاب عظیم لگتا عتاب ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بابت ترک اولی کے اسلیے کہ اولی یہ تہا کہ کثرت قتل سے اونکا تدارک کرتے فدا نہ لیتے یہ عتاب کچھ فعل حرام پر نہ تہا اسلیے کہ جناب نبوت اوس سے منزہ ہے پہر بعد اس عتاب کے ذکر حلت غنائم کا فرمایا اور کہا کہ غنیمت حلال طیب ہے تم خوشی سے اسکو کہاؤ حدیث ابوہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ لم تحل الغنائم لاحد قبلنا ثم احل الله لنا وذلك بان رای ضعفنا وعجزنا فاحلها لنا رواه الشیخان + يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ

مِّنَ الْاَسْرٰٓى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ای نبی

کہدے اونکو جو تمہارے ہاتہہ مین قیدی اگر جانیگا اللہ تمہارے دل مین کچھ نیکی تو دیگا تمکو بہتر اُس سے جو تم سے چہنگیا اور تمکو بخشیگا اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور اگر چاہین گے تجہسے دغا کرنی سو دغا کر چکے ہین پہلے اللہ سے پہر اوسنے پکڑوا دیے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف پہلے دغا کر چکے ہین اللہ سے یہی کفر وہ کا اوسکے حکم کا یا فرمایا ہو بعض ہاشمیون کو کہ ابوطالب کی زندگی مین سب عہد کرکے متفق ہوئے تہے حضرت صلعم کی مدد پر اور اب کافرون کے ساتہہ ہوکر آئے اور یہ وعدہ تحقیق ہوا اون مین جو مسلمان ہوئے حقتعالی نے بیشمار دولت بخشی اور جو مسلمان نہ ہوئے وہ خراب ہوکر تباہ ہوگئے انتہے ابن عباس کہتے ہین حضرت صلعم نے دن بدر کے فرمایا مین جانتا ہون کہ کچھ لوگ بنی ہاشم وغیرہم کے زبردستی نکالے گئے ہین اونکو کچھ حاجت ہم سے لڑنے کی نہین ہے سو جس کسیکو تم اون مین سے ملو تو اوسکو قتل نہ کرو اور جسکو ابوالبختری بن ہشام ملے وہ اسکو جان سے نمارے اور جو عباس بن عبدالمطلب کو پائے وہ اونکو قتل نہ کرے کہ وہ زبردستی نکالے گئے ہین ابوحذیفہ بن عتبہ نے کہا ہم اپنے باپ بہائی بیٹون و کنبے کو قتل کرین اور عباس کو چہوڑ دین واللہ اگر مین اسکو ملونگا تو تلوار کو اسکی لگام کرونگا یہ بات حضرت صلعم کو پہونچی آپنے عمر بن خطاب کو فرمایا ای اباحفص عمر رض کہتے ہین یہ پہلا دن تہا کہ حضرت صلعم نے مجہکو اس کنیت سے یاد فرمایا کیا مضروب ہوگا مُنہہ عم رسول خدا کا تلوار سے عمر نے کہا آپ اگر حکم دین تو مین اسکی گردن اوڑا دون واللہ وہ منافق ہوگیا ہے ابوحذیفہ بعد اسکے کہتے تہے اللہ میرا امن میں نہین ہون اُس کلمے سے جو مینے کہا تہا اور ہمیشہ مین اُس سے خائف رہتا ہون مگر یہ کہ تکفیر کرے اللہ اسکی مجہسے یعنی معاف فرماوے بسبب شہادت کے وہ دن یمامہ کے شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ مین کہتا ہون اس قوت ایمان صحابہ کو دیکہنا چاہیے کہ حالت جنگ مین جو ایک بات خلاف منشا جناب نبوت

منہ سے نکل گئی تھی حالانکہ اسکا ارتکاب بھی نہ ہوا اسقدر خائف خدا سے رہے اور اُسکا کفارہ اپنی شہادت ٹھیرائی
ایک وہ حال تھا ایک یہ حال ہے کہ اہل رائے بمقابلہ اقوال آحاد امت سنن صحیحہ جناب رسالت کو دیدہ و دانستہ
کمال جرأت سے ترک کرکے مخالفت صریحہ عمل میں لاتے ہیں اور جو کچھ زبان پر حق میں اہل سنن کے آتا ہے جاری
فرماتے ہیں اور ہنوز نفاق سے بری اور مومن کامل ہیں کفارہ کا کیا ذکر ہے اس حال پر امیدوار رحمت خدا کے
ہوتے ہیں فسبحان اللہ وبحمدہ شاید اونکے نزدیک یہ آیت قرآن شریف میں نہیں آئی ہے فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ
عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ابن عباس نے کہا شام کی حضرت ؐ نے دن کو
اور اسارے محبوس تھے وثاق میں حضرت ؐ اول رات کو جاگتے رہے صحابہ نے کہا آپ کیوں نہیں سوتے
ہیں عباس کو ایک مرد انصاری نے گرفتار کیا تھا فرمایا میں نے آواز عباس کی وثاق میں سنی اونکو رہا کرو
جب عباس خاموش ہوئے تب حضرت ؐ سوئے ابن اسحق کہتے ہیں اکثر اسارے دن بدر کے فدا عباس تھے یہ اسلیے
کہ عباس ایک مرد آسودہ حال تھے اپنی جان کیطرف سے ایک سو اوقیہ سونے کے دیے بخاری میں انس بن مالک
سے آیا ہے کہ کچھ انصاریوں نے کہا ای رسولخدا آپ اجازت دیں تو ہم عباس اپنے بھانجے کو فدا چھوڑ دیں
فرمایا واللہ تم ایک درہم بھی اُنسے نہ چھوڑو زہری ایک جماعت سے راوی ہیں کہ قریش نے فدا میں اپنے
قیدیوں کے روپیہ بھیجا ہر قوم نے اپنے اسیر کو حسب مرضی فدا دیکر چھوڑایا عباس نے کہا ای رسول خدا میں
پہلے ہی سے مسلمان تھا فرمایا اللہ نے اسلام کا اعلام کرو اگر بات یہی ہے جو تم کہتے ہو تو اللہ تمکو جزا دیگا رہا
ظاہر حال سو وہ ہمپر لازم ہے تم اپنی طرفکا فدیہ دو اور اپنے دونو برادرزادوں کا نوفل بن حارث بن عبد المطلب
وعقیل بن ابیطالب اور اپنے حلیف کا فدیہ دو عتبہ بن عمر برادر بنی حارث بن فہر کا کہا ای رسولخدا میرے پاس
اتنا مال کہاں ہے فرمایا وہ مال جو تم نے اور ام الفضل نے دفن کیا کہاں ہے تم نے ام الفضل سے کہا تھا کہ اگر میں
اس سفر میں مارا جاؤں تو یہ مال مدفون واسطے اولاد فضل وعبداللہ وقثم کے ہے کہا واللہ اے رسولخدا میں جانتا ہوں
کہ تم اللہ کے رسول ہو یہ وہ بات ہے جسکو سوا میرے اور ام فضل کے کوئی دوسرا نہیں جانتا ہے اب ای رسولخدا آپ
وہ بیس اوقیے جو آپ نے میرے مال میں سے لیے ہیں وہ حساب میں مجرا دیں فرمایا یہ نہیں ہوگا وہ تو ہم کو اللہ نے
تم سے دلوائے ہیں اوسپر عباس نے اپنی طرف کا اور ہر دو برادرزادہ اور حلیف کیطرفکا فدیہ دیا اللہ نے
یہ آیت بھیجی یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ سے غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک عباس کہتے ہیں اللہ نے مجھکو بیس اوقیہ کی جگہ اسلام میں بیس غلام
دیے جنکے ہاتھ میں مال ہے جسکا وہ لین دین کرتے ہیں معہذا مجھکو اللہ سے امید مغفرت کی ہے یہی روایت کے

تک بہاگا ابن عباس سے بہی مروی ہی عباس نے کہا یہ آیت میری ہی حق مین اوتری ہے مینے حضرتؐ کو اپنے
اسلام کی خبر دی اور کہا کہ بیس اوقیہ جو مجہسے لیے ہین وہ حساب مین لکہو حضرتؐ نے نہ مانا اللہ نے اوسکے بدل میں
مجہے بیس غلام دیے جو سب کے سب تاجر ہین میرا مال اونکے ہاتہہ مین ہے ابن عباس نے کہا مراد اسیری سے
عباس اور اونکے اصحاب ہین اونہون نے حضرتؐ سے کہا ہم ایمان لائے اوسپر جو لائے ہین آپ پاس سے
اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ تم رسول ہو اللہ کے ہم آپ کی خیر خواہ ہین گے اپنی قوم پر اوسپر اللہ نے یہہ
آیت بہیجی اِن یَعلَمِ اللّٰہُ فِی قُلُوبِکُم خَیراً یُؤتِکُم خَیراً مِّمَّا اُخِذَ مِنکُم یعنے بصورت ایمان و تصدیق
تمکو بہتر بدلا دیگا اوس سے جو تم سے لیا گیا ہی اور جس شرک پر اب تک تم تہے وہ بخشدیگا عباس کہتے ہین مین
دوست نہین رکہتا کہ یہ آیت ہمارے حق مین نہ اوترتی اور ہمکو ساری دنیا ملتی کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے یُؤتِکُم
خَیراً مِّمَّا اُخِذَ مِنکُم سو اللہ نے جو ہم سے لیا تہا اوس سے سو چند بہتر ہمکو دیا اور یَغفِر لَکُم فرمایا مجہے
امید ہی کہ مجہکو بخش بہی دیا ہو گا ابن عباس نے کہا عباس دن بدر کے قید ہو گئے چالیس اوقیہ سونے کو دیکر
چہوٹے عباس نے جب یہ آیت پڑہی کہا اللہ نے مجہے دو خصلتین دی ہین مین نہین چاہتا کہ عوض اونکے میرے
لیے ساری دنیا ہو مین دن بدر کے قید ہو گیا چالیس اوقیہ دیکر مینے اپنی جان چہڑائی اللہ نے مجہکو چالیس غلام
دیے ابہی مین امیدوار مغفرت ہون جسکا اللہ نے مجہسے وعدہ کیا ہے قتادہ نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ہی
ہم سے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب مال بحرین کا آیا اسی ہزار تو آپ وضو واسطے
نماز ظہر کے کر چکے تہی تو نہ دیا ہتہیار بند کو اور نہ محروم رکہا کسی سائل کو اوسدن یہانتک کہ سب بانٹ ڈالا
عباس سے کہا تم بہی لو لپ بہر بہر کر عباس کہتے تہے ھٰذَا خَیرٌ مِّمَّا اُخِذَ مِنَّا وَ اَرجُو المَغفِرَۃَ حمید بن
ہلال کا لفظ یہ ہے کہ ابن حضرمی نے بحرین سے اسی ہزار بہیجے حضرتؐ کے پاس اوس سے زیادہ مال نہ آیا تہا نہ
پہلے اس سے اور نہ بعد اس کے ایک چٹائی پر پہیلا دیا اذان نماز ہوئی حضرتؐ آئے اور اس مال پر کہڑے
ہوئے مسجد والے بہی آئے اوسدن نہ گنتی تہی اور نہ تول بہی لپ بہر کر لینا تہا عباس بن عبد المطلب آئے
ایک چادر اوڑہے تہی اوسمین لپ بہر بہر کر لیا پہر اوٹہا کر جانے لگے اوسکو نہ اٹہا سکے تب سر اوٹہا کر طرف حضرتؐ
کے دیکہا اور کہا ای رسول خدا اسکو اوٹہوا دو حضرتؐ مسکرائے یہانتک کہ دندان مبارک نظر آئے اور فرمایا ایک حصہ
مال شمار کرکے لو جتنا تم سے اوٹہہ سکے اونہون نے ایسا ہی کیا عباس جب چلے تو کہتے جاتے تہے اَمَّا اَحَدُ ہُمَا
الَّتِیْ وَعَدَنَا اللّٰہُ فَقَد اَنجَزَنَا وَمَا نَدرِی مَا یَصنَعُ فِی الاُخرٰی پہر کہا ھٰذَا خَیرٌ مِّمَّا اُخِذَ مِنَّا وَمَا

اَذِیْ مَا یَصْنَعُ اللّٰہُ فِی الْاُخْرٰی غرضکہ حضرت ص مال پر مائل سب سے یہانتک کہ ایک درہم بھی اسمین سے باقی نہ رہا اور اپنے گھر والون کو ایک درہم بھی نہ دیا پھر اکر نماز پڑھی انس بن مالک کا لفظ یہ ہے حضرت ص کے پاس مال بحرین کا آیا فرمایا میری مسجد مین پھیلا دو سب سے زیادہ یہی مال پاس حضرت ص کے آیا تھا پھر نماز کے لئے نکلے کچھہ التفات طرف لوگون کے نہ کیا جب نماز پڑھ چکے بیٹھے جسکو دیکھا اوسکو دیا اتنے مین عباس نے اکر کہا کہ مجھے بھی دو مینے اپنے اور عقیل کیطرف کا فدیہ دیا ہے حضرت ص نے فرمایا لو اونہون نے لپ بھر کر اپنے کپڑے مین لیا پھر اُسکو اوٹھانے لگو لکن اوٹھہ نہ سکا کہا کسیکو حکم دیجئے کہ اوسکو اوٹھادے فرمایا نہین کہا آپ ہی اوٹھا دین فرمایا نہین تب کچھہ اوسمین سے گرا کر اپنے دوش پر لاد کر چلے حضرت ص اونکی طرف دیکھتے رہی یہانتک کہ چھپ گئے اونکی حرص سے تعجب فرماتے تھے جب حضرت ص وہان سے اوٹھے تو ایک درہم بھی وہان باقی نہ تھا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَقَدْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ مَوَاضِعَ مِنْ صَحِیْحِہٖ تَعْلِیْقًا بِصِیْغَۃِ الْجَزْمِ پھر اللہ نے کہا کہ اگر یہ لوگ تجھسے خیانت کرینگے تو اس سے پہلے اللہ کی خیانت کر چکے ہین یعنے ساتھہ کفر کے اس لیے اللہ نے تجھکو اونپر قابو دیا وہ گرفتار ہو گئے اللہ اونکے افعال کو جانتا ہے حکیم دانا ہے قتادہ نے کہا یہ آیت حق مین عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کاتب کے اوتری ہے جبکہ وہ مرتد ہو کر مشرکین مین جا ملا ابن عباس کے نزدیک حق مین عباس و اصحاب عباس کے اوتری ہے جبکہ اونہون نے یہ بات کہی تھی لَنَنْصَحَنَّ لَکَ عَلٰی قَوْمِنَا مگر سدی نے تفسیر اسکی عموم پر کی ہے یہ تفسیر اشمل و اظہر ہے واللہ اعلم قالہ ابن کثیر فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد خیر سے اسجگہہ حسن ایمان و صلاح نیت و خلوص طویت ہے اور مراد ما اخذ سے فدا ہے یعنی اگر تم مین اللہ ملاحظہ خیر فرما دیگا تو عوض اس فدیے کے دنیا مین رزق بہتر اوس سے دیگا جو تمہارے لیے انفع ہوگا یا آخرت مین تمہارے لیے ثواب اعمال صالحہ لکھے گا اور تمہارے گناہ بخشیگا عائشہ کہتی ہین جب اہل مکہ نے فدا اپنے اسیرون کا بھیجا تو زینب بنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدا ابو العاص مین ایک قلادہ بھیجا جب حضرت ص نے اوس قلادہ کو دیکھا سخت رقت فرمائی اور کہا اگر تمہاری رائے ہو تو اسکی اسیر کو چھوڑ دو رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ وَالْبَیْہَقِیُّ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍۢ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ ۭ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا

اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے رفیق
ہین اور جو ایمان لائے اور گہر نہین چہوڑا تمکو اونکی رفاقت سے کچہہ کام نہین جب تک گہر نہ چہوڑ آوین اور اگر تم
سے مدد چاہین دین مین تو تم کو لازم ہے مدد کرنی مگر مقابلہ مین ایسون کے کہ جن مین اور تم مین عہد ہے اور اللہ
جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہے **ف** حضرت ص کے اصحاب دو فرقے تہے مہاجر اور انصار مہاجر گہر چہوڑنے والے
اور انصار جگہہ دینے والے اور مدد کرنے والے یعنے جتنے مسلمان حضرت کے ساتہہ حاضر ہین اون سب کی صلح و جنگ
ایک ہے ایک کا موافق سب کا موافق ایک کا مخالف سبکا مخالف اور جو مسلمان اپنے ملک ہین مین جہان
کافرون کا زور ہے اونکی صلح و جنگ مین یہان والے شریک نہین اگر انکا صلحی اونسے لڑے تو یہ مدد نہ کرین
اگر اونکے صلحی پر قابو پاوین تو در گذر نہ کرین اور اگر اجنبی اونپر ظلم کرے اور مدد چاہین تو مدد کرے انتہے ابن
کثیر کہتے ہین اللہ نے اقسام مومنین کے بیان فرمائی ایک وہ لوگ ہین جو اپنا گہر بار مال متاع چہوڑ کر اللہ و رسول
کی مدد کو نکلے دین کو قائم کیا اس کام مین جان و مال جہونک دیا مکے سے نکلکر مدینے مین آرہے ہے ۵

طُوبیٰ لِقَوْمٍ هَاجَرُوْا وَتَوَطَّنُوْا تِلْكَ الدِّيَارَ مَعَادِنَ الْاِيْمَانِ

دوسرے وہ لوگ ہین جو اہل مدینہ ہین اونہون نے اپنے ان بہائی مہاجرون کو جگہہ دی اپنے گہرون مین
رکہا مال و منال سے مواسات کی اللہ و رسول کے انصار ہوئے اعدا سے لڑے بہڑے سو بعض اونکے اولیاء
بعض ہین ہر ایک احق ہے ساتہہ دوسرے کے ہر ایک سے اسی لیے حضرت ص نے درمیان مہاجرین و انصار کے
مواخات کرا دی تہی ایک ایک مہاجر و ایک ایک انصاری باہم برادر ہو گئے تہے اسوجہ سے ایکدوسرے کے وارث
ہوتے تہے یہ ارث مقدم تہی قرابت پر یہانتک کہ اللہ نے اس حکم کو آیت مواریث سے منسوخ فرمایا یہ بات
صحیح بخاری مین ابن عباس سے آئی ہے مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ اور بہت سے لوگ اسی کے قائل ہین جریر
بن عبد اللہ بجلی مرفوعاً کہتے ہین کہ اَلْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ
وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيْفٍ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَتَفَرَّدَ بِهٖ ابن مسعود کا لفظ
یہ ہے میں نے حضرت ص کو سنا فرماتے تہے اَلْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيْفٍ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى اللہ و رسول نے بہت سی آیات مین مہاجرین
و انصار پر ثنا کی ہے فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ الاٰية وقال تعالى لَقَدْ تَابَ

اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ الآیۃ وقال تعالیٰ لِلْفُقَرَآءِ
الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
احسن اقوال تفسیر عدم وجدان حاجت مین یہ ہے لا یحسدونهم علی فضل ما اعطاهم اللّٰه علی هجرتهم کیونکہ
ظاہر آیات تقدیم مہاجرین ہے انصار پر اور یہ امر درمیان علما کے مجمع علیہ ہے اسمین کسیکا اختلاف نہین ولہذا
بزار نے حذیفہ سے روایت کیا ہے کہ اختیار دیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان ہجرت ونصرت
کے مینے ہجرت اختیار کی پہر بزار نے کہا لا نعرفہ الا من هذا الوجہ تیسرے وہ لوگ ہین جو ایمان لائے اور
ہجرت نہ کی بلکہ اپنے جنگلون مین رہے سو اونکا کچھہ حصہ غنائم مین نہین ہے اور نہ خمس مین مگر جس لڑائی مین
کہ حاضر ہون جسطرح کہ حدیث طویل مرفوع مین یزید بن خصیب اسلمی سے آیا ہے اُدْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ
اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰی دَارِ الْمُهٰجِرِیْنَ وَاَعْلِمْهُمْ
اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهٰجِرِیْنَ وَاَنَّ عَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُهٰجِرِیْنَ فَاِنْ اَبَوْا وَاخْتَارُوْا دَارَهُمْ
فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهُمْ یَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْرِیْ عَلَیْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِیْ یَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
وَلَا یَكُوْنُ لَهُمْ فِی الْفَیْءِ وَالْغَنِیْمَةِ نَصِیْبٌ اِلَّا اَنْ یُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ الحدیث انفرد بہ مسلم
پہر اللہ نے فرمایا کہ اگر یہ اعراب غیر مہاجر قتال دین پر تم سے مدد دشمن پر مانگین تو تم اونکی مدد کرو کہ یہ مدد کرنا تمپر
واجب ہے کیونکہ وہ تمہارے دینی بہائی ہین ہان اگر ایسی قوم کفار پر مدد چاہین جنسے تم سے ایک مدت کے
لیے صلح ہے تو تم اونکی صلح نہ توڑو اور اپنی قسم سے نہ پہرو یہ معنی ابن عباس سے مروی ہین فتح البیان نے کہا
ہے کہ اللہ نے اس سورت کو ختم کیا ہے موالاۃ پر تاکہ ہر فریق اپنے دوستدار کو پہچان لے انکا نام مہاجرین کہا
اسلیے کہ قبل سنہ چھہ کے سال حدیبیہ مین اونہون نے ہجرت کی تہی بدلیل آیت مابعد وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ
بَعْدُ وَهَاجَرُوْا یہ ہجرت بعد عام حدیبیہ وقبل فتح کے تہی پہر ذکر انصار کا کیا اور فرمایا کہ وہ نصرت ومعونت ومیراث
مین اولیاء یکدیگر ہین لیکن حکم میراث کا آیہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ منسوخ ہو گیا پہر کہا کہ جو لوگ
مکے مین ہے اور اونہون نے ہجرت نہ کی اونسے تمسے کچھہ واسطہ نصرت ومیراث نہین ہے مگر یہ کہ ہجرت اختیار
کرین ہان اگر وہ تم سے مشرکین پر طالب نصرت ہون تو تمکو اونکی مدد کرنی واجب ہے ان کفار سے وہ لوگ مستثنیٰ ہین

جن سے تم سے عہد وپیمان صلح ہو چکا ہے کہ اسکو توڑنا نہ چاہیے اللہ تمہارے اعمال کا بصیر ہے دیکھتا ہے

کہ حد شرع سے کون شخص تجاوز کرتا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي

الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین اگر تم یون نہ کروگے تو دھوم مچے گی ملک
مین اور بڑی خرابی ہوگی ف یعنی کافر آپسمین ایک ہین تمہاری دشمنی سے جہان پاوینگے ضعیف مسلمانون
کو ستاوینگے سو تم مسلمانون کو ستا دو کہ جو ہمارے پاس ہو اوسکا ذمہ ہمارا ہے اور جو اپنے گھر رہے وہ جسطرح
جانے سمجھ لے انتہی اللہ نے جب ذکر سوالات باہمی مومنین کا کیا تو ذکر قطع سوالات کا درمیان مومنین وکفار
کے بھی فرمایا حدیث اسامہ مین مرفوعًا آیا ہے لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ وَلَا يَرِثُ مُسْلِمٌ كَافِرًا وَلَا كَافِرٌ مُسْلِمًا
پھر حضرت ﷺ نے آیت اب پڑھی رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث صحیحین
مین روایت اسامہ بن زید سے رفعًا یون آئی ہے لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ مسند وسنن مین اس
لفظ سے مروی ہے لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
جَدِّهٖ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ زہری کا لفظ مرفوعًا یہ ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلٰى رَجُلٍ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ
فَقَالَ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَاِنَّكَ لَا تَرٰى نَارَ مُشْرِكٍ اِلَّا
وَاَنْتَ لَهٗ حَرْبٌ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَهٰذَا مُرْسَلٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مُتَّصِلًا مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْمُشْرِكِيْنَ
ثُمَّ قَالَ لَا تَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا ابو داؤد کا لفظ آخر کتاب الجہاد مین سمرہ بن جندب سے یون آیا ہے اَمَّا بَعْدُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ ابو حاتم مزنی
کہتے ہین حضرت ﷺ نے فرمایا ہے اِذَا اَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ
فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ الْحَدِيْثَ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بنحوہ ابو ہریرہ کا
لفظ رفعًا یہ ہے اِذَا اَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهٗ وَدِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ الخ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
مطلب یہ ہے کہ اگر مشرکون سے الگ نہ ہوگے اور مومنین کے دوستدار نہ ہوگے تو لوگون مین فتنہ برپا ہوگا
مراد فتنہ سے التباس امر و اختلاط مومنین بالکافرین ہے اس سے ایک فساد منتشر عریض طویل قائم ہوگا
فتح البیان کا لفظ یہ ہے بعض کافر بعض کے ناصر وموالی یا وارث ہوتے ہین اسمین التعریض ہے ساتھ مومنین
کے کہ وہ مناصرت وموالاۃ کفار نہین کرتے ہین پھر فرمایا کہ اگر تم مناصرت مومنین و ترک موالات کافرین نکروگے

تو زمین مین فتنہ اور دین مین ایک بڑا فساد قائم ہوگا مراد قوت کفار و ضعف مسلمین ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ مین اور جن لوگون نے جگہ دی اور مدد کی وہی ہین تحقیق مسلمان اونکو بخشش ہے اور روزی عزت کی اور جو ایمان لائے پیچہے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے تمہارے ساتھ ہوکر سو وہ تمہین مین ہین اور ناتے والے آپس مین حقدار زیادہ ہین ایک دوسرے کے اللہ کے حکم مین تحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہے **ف** یعنے دنیا مین بہی اور آخرت مین بہی سردار کے ساتھ والے مسلمان ملے ہین گھر بیٹہنے والون سے اور آخرت مین اونکو بخشش زیادہ اور دنیا مین روزی با عزت یعنی غنیمت اونمین بہی حق اونکا ہے مہاجرین مین جتنے ملتے جاوین سب شریک ہین اور ناتے والا اگرچہ پیچہے مسلمان ہوا یا ہجرت کر آیا پہلے ناتی والے مسلمان مہاجر کا حصہ ہے یعنی میراث وہی لیگا اگرچہ رفاقت قدیم اورون سے ہو انتہے ابن کثیر کہتے ہین جب اللہ نے حکم مومنین کا دنیا مین ذکر کیا تو حال اونکی آخرت کا بہی بیان فرمایا اور اونکی حقیقت ایمان سے خبر دی کما تقدم فی اول السورۃ اور یہ وعدہ کیا کہ اللہ اونکو بخشدیگا اور اونکے گناہون سے تجاوز کریگا اور رزق کریم یعنی حسن کثیر طیب شریف دائم مستمر ابدی غیر منقطع و غیر منقضی دیگا جسمین بسبب حسن و تنوع کے نہ سآمت ہو نہ ملالت لفظ کریم سے مراد یہ ساری اوصاف رزق ہین پہر یہ ذکر کیا کہ جو لوگ دنیا مین اونکے تابع ہوئے ایمان عمل صالح مین وہ ہمراہ اونکے ہونگے آخرت مین کقولہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ الخ وقال وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ الآیۃ اور حدیث متفق علیہ بلکہ متواتر مین طرق صحیحہ سے مرفوعًا فرمایا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ اور دوسری حدیث مین ہے مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ ایک روایت مین یون ہے حُشِرَ مَعَهُمْ امام احمد کا لفظ جریر سے یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا اَلْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيفٍ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ کتاب اللہ سے مراد حکم خدا ہے اولوا الارحام سے بالخصوص وہ لوگ مراد نہین ہین جنپر علماء فرائض اطلاق اس لفظ کا کرتے ہین یعنے وہ قرابت جنکے لیے نہ فرض ہے نہ عصبہ جیسی خالہ و خال و عمہ و اولاد بنات و اولاد اخوات و نحوہم جسطرح کہ بعض نے زعم کیا ہے اور اس آیت سے حجت پکڑی ہے اور صریح یہی اعتقاد اس مسئلہ مین کر لیا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ آیت عام ہے شامل ہے ساری قرابات کو چنانچہ

الربع ۱

ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ وغیر واحد نے اسی پر نص کی ہے کہ یہ ناسخ ارث بحلف و اخا ہے
جسکے سبب سے وہ وارث بنتے تہے اس بنا پر آیت شامل ذوے الارحام ہے باسم خاص اور جو وارث نہین ہے
اوسکے لیے وردلیلین ہین اقوے دلیل یہ حدیث ہے اِنَّ اللهَ قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ
سو اگر حقدار ہوتا تو صاحب فرض مسمی ہوتا کتاب مین اللہ کی لیکن جب حقدار نہ ہوا تو وارث بہی نہ ہوا واللہ
اعلم ابن کثیر نے کہا هٰذَا اٰخِرُ تَفْسِیْرِ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ انتہی فتح البیان کا لفظ یہ ہے
کہ مراد مومن حق سے صدق بغیر ریب ہے نہ وہ شخص جو ایمان لا کر ساکن دار الشرک رہا مطلب یہ ہوا کہ کامل ایمان
مین یہی لوگ ہین اسلیے کہ متحقق ہین ساتہہ تحصیل مقتضیات ایمان کی وطن سے ہجرت کی اہل و سکن کو چہوڑا
مال و دنیا سے بسبب دین و عقبی کے منہہ موڑا اللہ نے ان لوگون کا انجام اخروی بتایا وہ مغفرت ہے ذنوب کی
اور عطا رزق کریم ہے پہر جو لوگ اونکی چال پر بعد انکے چلینگے اونکو بہی انہین کے ساتہہ ان دونو امر مین
ملایا مراد بعد سے بعد حدیبیہ و بیعت رضوان ہے قرطبی نے کہا یہ اسلیے کہ ہجرت بعد اسکے ہجرت اولے سے
کم درجہ تہی دوسری ہجرت وہ ہے جسمین صلح ہوئی اور لڑائی موقوف ٹہیری پہر مکہ فتح ہوا بعض نے کہا مراد بعد سے
بعد نزول اس آیت کے ہے بعض نے کہا بعد غزوہ بدر کے خازن نے کہا اصح یہ ہے کہ مراد اہل ہجرت ثانیہ ہین
اسلیے کہ وہ بعد پہلی ہجرت کے تہے کیونکہ ہجرت بعد فتح مکہ کے منقطع ہوگئی اسلیے کہ مکہ دار الاسلام ہوگیا اللہ نے
کہا یہ لوگ بہی استحقاق موالات و مناصرت و کمال ایمان و مغفرت و رزق کریم مین تمہارے ہی حکم مین ہین یہ
آیت دلیل ہے اسپر کہ مہاجرین اولین کا مرتبہ اشرف و اعظم ہے مرتبہ مہاجرین متاخرین بالہجرۃ سے کیونکہ
اللہ نے مہاجرین متاخرین کو ملحق کیا ہے ساتہہ مہاجرین اولین کے اور انکو ہمراہ اونکے ٹہیرایا سو یہ معرض مدح و
شرف ہی اگر مہاجرین اولین افضل و اشرف نہ ہوتے تو یہ الحاق صحیح نہ ٹہیرتا جمل نے کہا ہے اسجگہہ اس بات
پر آگاہ نہین کیا کہ حکم توارث کا ہجرت ثانیہ سے مثل ہجرت اولی کے ثابت ہے یا بسبب انحطاط رتبہ
اہل ہجرت اولی سے ثابت نہین ہی ہان خطیب مین کہا ہے فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اَیْ مِنْ جُمْلَتِكُمْ فَلَهُمْ
مَا لَكُمْ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْكُمْ مِّنَ الْمَوَارِيْثِ وَالْغَنَائِمِ وَغَيْرِهِمَا انتہی پہر اللہ پاک نے یہ بیان فرمایا کہ
بعض ذوی قرابات اولی تر ہین ساتہہ بعض کے بہ نسبت اونکے غیر کے جنکے درمیان کوئی ناتا میراث کا نہین
ہے پس آیت متناول ہر قرابت ٹہیری بعض نے کہا کہ مراد اسجگہہ عصبات ہین لیکن غیر مخفی ہے کہ اسجگہ کوئی
مانع اطلاق اس لفظ سے غیر اثبات پر نہین ہے جو علما میراث ذوی الارحام ثابت کرتے ہین اونکی دلیل یہی

آیت سے ہے ذوی الارحام وہ ہین جو عصبہ ہون اور نہ صاحب سہم بحسب اصطلاح اہل علم مواریث اصحاب
امام ابو حنیفہ رح اسی طرف گئے ہین اس مسئلہ مین خلاف مشہور ہے اور بجائے خود مقرر ہے کسی نے کہا کہ یہ آیت
ناسخ ہے میراث بالموالاۃ و النصرۃ کو یا اوسکے نزدیک ہے جسنے تفسیر بعضہم اولیاء بعض کی ساتھہ توارث
کے کی ہی اور جس نے تفسیر اوسکی ساتھہ نصرت و معونت کے کی ہے اوسکے نزدیک آیت اخبار ہے طرف سے
اللہ تعالے کی اس امر پر کہ بعض قرابات اولی بعض ہین اللہ تعالی کی کتاب یعنی حکم یا لوح محفوظ یا قرآن مین کیونکہ
قسمت مواریث سورہ نساء مین جو کہ کتاب اللہ یعنی قرآن عظیم ہے مذکور ہے اسیطرح اعطاء فروض اہل
فروض کا ذکر بھی موجود ہے پھر جو بچا کھچا ہوگا وہ عصبات کا ہے شافعی رح نے اصحاب ابو حنیفہ رح کو
یہی جواب دیا تھا مان اس اولویت مین میراث بھی بدخول اولے داخل ہے بسبب وجود سبب یعنی قرابت کے
اللہ ہر شے کا عالم ہے کوئی شے اشیاء مین سے اوسپر مخفی نہین ہے کچھہ بھی ہو کہین ہو منجملہ اوسکے ایک
توارث ہی جسپر یہ آیات متضمن ہین بمقتضائے ایمان و ہجرت اگر چہ بدون قرابت کے ہو جو منسوخ ہوچکا
ہے اور توارث بمقتضائے قرابت ہے گو بدون مشارکت کے ہجرت یا نصرت مین ہو واللہ اعلم انتہے آغاز تحریر
تفسیر اس سورہ کا غرہ شہر رمضان ۱۳۰۴ ہجری روز چہار شنبہ کو ہوا تھا مدت دہ یوم مین یہ تحریر ختم ہوئی آج
دن دوشنبہ کا یازدہم شوال سنہ مذکور ہے درمیان مین کتابت بند رہی نو پارے اور ایک ربع پارہ دہم کا ابھی
ختم ہوا اسکے بعد سورہ توبہ ہے جو ہر بشر خطاوار ہوتا ہے اور کوئی کم اور کوئی زیادہ گنہگار ہوتا ہے اور مین
سب سے زیادہ مبتلائے معاصی ہون اور اللہ سے طالب توفیق و انابت کا رہتا ہون اسلیے اسجگہہ تمنا کرتا
ہون کہ جسطرح یہ سورت ختم ہو کر سورہ توبہ آئی اسی طرح میرا خاتمہ بھی حسن عمل پر ہو کر مجھکو توبہ نصوح نصیب
ہو اور جو حوادث ابتداء ۱۲۹۱ ہجری سے لگاتار سینہ کی طرح اسوقت تک برس رہے ہین وہ سب منقطع ہو کر امن
و امان تام ملے اور یہ بقیہ عمر فانی بطفیل جاہ عریض الجاہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و طفیل کتاب اللہ اداے
فرائض و واجبات و سنن مین بسر ہو کر کلمہ طیبہ توحید و خلاص پر ہمراہ انابت و استغفار کے بسر ہو جائے
اللہم آمین سنت توبہ بھی واجب ترک دنیا ہے فرض صحبت حق جل و علا ہے لیکن ہم سب کچھہ تمنا کرین اور
باتین بنائین مگر جب تک اسکی توفیق ہمارا ہاتھہ نہین پکڑتی ہے بیڑا پار نہین ہوتا ہے ؎

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو   ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

اللّٰھم وفقنا و تب علینا واجعل خیر عمرنا آخرہ والحمد للہ ظاہرا و باطنا و اولا و آخرا

سورۃ براءۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بسم اللہ شروع تفسیر کی ہے نہ سورۂ براءۃ کی اس سورت مین ایک سو تیس یا ایکسو ستائیس آیتین ہین
اسکے نام بہت ہین ایک سورۂ توبہ اسیلیے کہ اسمین ذکر توبہ کا مومنین پر ہے حذیفہ نے کہا تم اسکا نام توبہ رکہتی
ہو اور یہ سورۃ العذاب ہی دوسرا نام فاضحہ ہے اسلیو کہ اسنے فلان فلان کو فضیحت کیا ہی یہانتک کہ قریب
تہا کہ کسیکو نہ چہوڑے تیسرا نام بحوث ہے اسلیو کہ اسمین بحث ہی اسرار منافقین سے چوتہا نام مبعثرہ ہے بعثرت
کے معنی بحث کی ہین پانچوان نام مقشقشہ ہے اسلیے کہ نفاق سے بری کرتی ہے چہٹا نام مخزیہ ہے اسلیے کہ منافقون
کو رسوا کر دیا ساتوان نام مثیرہ ہے اس لیے کہ اونکی بہید ون کو اوبہارتی ہے آٹہوان نام حافرہ ہے اسیلیے کہ نفاق کے
اسرار کو کرودتی ہے نوان نام منکلہ ہے اسلیو کہ اسمین تنکیل ہے اونکی یعنے بیان اونکے عذاب کا دسوان نام مدمدمہ
ہے اس لیے کہ اونکو ہلاک کرتی ہے خفاجی نے کہا اس سورت کی سب نام صیغۂ فاعل پر ہین مگر بحوث کہ یہ صیغہ
مبالغہ کا ہے بمعنے اسم فاعل انتہے مین کہتا ہون اسیطرح برارت و توبہ و سورۂ عذاب صیغۂ فاعل پر نہین ہے
یہ سورت مدینہ مین نازل ہوئی ہی قرطبی نے کہا بالاتفاق ابن عباس نے کہا بعد فتح مکہ کے نازل ہوئی ہے دوسرا
لفظ یہ ہے کہ مدینے مین اتری ابن زبیر و قتادہ بہی اسی کے قائل ہین برا نے کہا پچہلی سورت جو پیچہے اتری
اور پوری اتری برارت ہی رواہ البخاری علما نے سبب سکوت بسم اللہ مین کئی قول پر اختلاف کیا
ہے مبرد وغیرہ نے کہا عرب کی عادت تہی کہ جب درمیان اونکے اور کسی قوم کے عہد ہوتا تہا اور وہ اُس عہد
کو توڑنا چاہتے او خط لکہتے تو اوسپر بسم اللہ نہ لکہتے جب سورۂ برارت ہین نقض عہد درمیان حضرت صلعم اور
مشرکین کے اوترا اور حضرت صلعم نے علی ابن ابی طالب کو بہیجکر یہ سورت اونکو پڑہکر سنائی تو موافق اونکی عادت
کے اسکی اول مین بسم اللہ نہین لکہی علی مرتضے نے کہا بسملہ امان ہے اور برارت حکم تیغ زنی کا لائی ہے اسمین اشارہ ہے
طرف وجہ ترک کتابت بسملہ کے خفاجی نے کہا یہ قول اصح اقوال ہے سفیان بن عیینہ سے بہی اسیطرح مروی
ہے مالک بن انس و ابن عجلان و ابن جبیر کہتے ہین کہ یہ سورت برابر سورۂ بقرہ کے یا قریب اسکے تہی جب
اول سورت ساقط ہوا تو بسم اللہ بہی ساقط ہو گئی ایک قول یہ ہے کہ جب خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین مصاحف
لکہے گئے تو صحابہ مین اختلاف ہوا کسی نے کہا کہ برارت و انفال ایک سورت ہی اور کسی نے کہا دو سورتین ہین

اسلیے درمیان دونوں کے فرجہ چھوڑ دیا گیا بسم اللہ نہ لکھی دونوں فریق راضی ہوگئے یہی قول ہے خارجہ وابو عصمہ
وغیرہما کا جسنے کہا کہ دونو ایک سورۃ ہین اُسیکا قول اظہر ہے اسلیے کہ یہ دونو سورتین دربارۂ قتال نازل ہوئی
ہین اور مجموع اون دونو کی دوسو پانچ آیتین ہوتی ہین اور یہ دونو سبع طوال مین سورۂ ہفتم گنی جاتی ہین
سیوطی نے کہا بسملہ اسلیے نہین لکھی گئی کہ حضرت ؐ نے حکم نہین دیا جسطرح کہ ایک روایت حاکم مین آیا
ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ؐ نے انتقال فرمایا اور بیان نہ کیا کہ یہ دونو ایک ہین یا دو اسلیے
ہمنے دونو کو پاس پاس لکھا اور بیچ مین بسم اللہ لکھی اخرجہ الترمذی وحسنہ صحیح یہ ہے کہ بسملہ
اسلیے نہین لکھی گئی کہ جبرئیل علیہ السلام اس سورت مین بسم اللہ نہین لائے یہ قول قشیری کا ہے ابو السعود نے
کہا مشہور ہونا اس سورت کا ان ناموں سے یہ چاہتا ہے کہ یہ ایک سورت مستقل ہو اور ٹکڑا سورۂ انفال کا
نہو اور یہ بات کہ یہ شہرت خاص ان کے نزدیک ہے جو اسکو ایک سورت مستقل جانتے ہین ٹھیک نہین بلکہ
حکمت ترک تسمیہ مین یہ ہی کہ نزول اسکا رفع امان مین ہوا ہے اسلیے شروع سورت مین بسم اللہ کا لکھنا جو مشعر
وصف رحمت ہے خلاف مراد ہے جسطرح کہ ابن عیینہ نے کہا ہے اور نہ یہ ترک کچھ اسلیے ہی کہ سورت کے مستقل
ہونے مین اشتباہ ہو جسطرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اور نہ بوجہ رعایت اختلاف صحابہ ہے کیونکہ
اس صورت مین یہ بات نکلتی ہے کہ بسملہ قرآن مین سے نہین ہی بلکہ نرے فصل کے لیے لکھی جاتی ہے
جسطرح کہ قدما حنفیہ سے منقول ہے مناط اثبات وترک بسملہ کا مصاحف مین رائے جامع قرآن پر
ہے نہ توقیف پر اور اسمین شک نہین کہ مذہب صحیح یہی ہے کہ بسملہ ایک جداگانہ قرآن کی آیت ہے واسطے
فصل وتبرک کے اوتری ہے کسی شخص کی رائے کو اسکے اثبات وترک مین کچھ دخل نہین بلکہ اسجگہہ پیروی وحی
وتوقیف کی کیجاتی ہے اسکو عدم نزول مین اسجگہہ کچھ شک نہین ورنہ وقوع اشتباہ واختلاف کلام استقلال مین
ممتنع ہوتا ہی عدم بیان شارع کا موضع بیان مین بیان عدم ہے تمام ہوا بیان فتح البیان کا ابن کثیر کہتے
ہین یہ سورت کریمہ سب کی بعد حضرت ؐ پر اوتری ہے جسطرح کہ بخاری نے براء سے نقل کیا ہے اسمین بسملہ
حضرت عثمان نے نہین لکھی اور کہا کہ حضرت ؐ نے کچھ بیان نہین فرمایا کہ یہ سورہ داخل انفال ہے یا علیحدہ
ہے آغاز اس سورت کا جب ہوا حضرت ؐ غزوۂ تبوک سے پہرے اور لوگ حج مین تھے جب یہ بات معلوم ہوئی
کہ مشرک اس سال حسب عادت خود حج کرینگے اور ننگے بدن طواف بجا لاوینگے تو اونکی مخالطت حضرت ؐ
کو پسند نہ آئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرما کر اس سال مکے کو روانہ کیا تاکہ لوگون کو مناسک

حج پر قائم کرین اور مشرکون کو معلوم ہو جائے کہ وہ بعد اس سال کے پہر حج کرنے نہ پائینگے اور لوگون مین
پکار دین کہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ جب ابو بکر نے کوچ کیا تو اونکے پیچہے علی مرتضےٰ کو بہی روانہ فرمایا تاکہ وہ
بہی حضرت صلعم کیطرف سے تبلیغ اس حکم کی کر دین اسلیے کہ یہ حضرت صلعم کے عصبہ تہے سو ضحٰ قرآن مین فرمایا ہے
یہ سورۂ برات حضرت صلعم نے بیان نہین فرمایا کہ جدا سورت ہے یا اور سورت مین کی یہ آیتین ہین سورت کا
نشان تہا بسم اللہ وہ نازل نہ ہوئی اسواسطے اسپر بسم اللہ نہین اور کسی سورت مین داخل بہی نہین بَرَآءَةٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ جواب ہے اللہ کیطرف سے اور اوسکے رسول
سے ان مشرکون کو جن سے تمکو عہد تہا سو پہر لو اس ملک مین چار مہینے اور جان لو کہ تم نہ تہکا سکوگے
اللہ کو اور یہ کہ اللہ رسوا کرتا ہے منکرون کو ف مفسرین کا اسجگہہ پر اختلاف ہے بعض نے کہا یہ آیت
واسطے مطلق عہد والون کے ہے جنکے لیے کوئی وقت مقرر نہ تہا اونکے لیے جن سے چار مہینے سے کم کا عہد
تہا اب چار ماہ کی مدت پوری کر دی سو جنکے لیے عہد موقت نہ تہا انکی مدت جبتک پوری ہو تب تک
عہد تہا لقولہ تعالی فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اور جس کسی سے حضرت صلعم کا عہد موقت تہا وہ
سو اونسے پورا پہونچاؤ اونکا عہد اونکے وعدے تک ۱۲
اسوقت تک کہ پورے ہونے پر تہا یہ قول اول تو سے واحسن اقوال ہے اسی کو ابن جریر نے بہی اختیار کیا
ہے اور کلبی و قرطبی وغیر واحد سے مروی ہے ابن عباس نے کہا اللہ نے حد باندہی واسطے اونکے جنہون
نے اسکی رسول سے عہد کیا تہا چار ماہ کی کہ وہ اس مدت مین جہان چاہین چلین پہرین کچہہ روک ٹوک نہین
ہے اور جسکے ساتہہ عہد نہ تہا اوسکے لیے عہد مقرر کیا کہ اشہر حرم یوم نحر سے لیکر سلخ محرم تک مدت عہد ہے
یہ پچاس راتین ہوئین اور اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ جب محرم ہو چکے تو تم ہتہیار پکڑو اور جسکے ساتہہ
تمہارا عہد نہین ہے اوس سے لڑو یہانتک کہ وہ داخل اسلام ہون اور جنکے ساتہہ عہد تہا اونکے لیے
یہ حکم دیا کہ جب چار مہینے گذر جائین یوم نحر سے دسوین ربیع الاخر تک تو پہر اون مین تلوار چلے یہان
تک کہ وہ مسلمان ہو جائین محمد بن کعب قرظی کہتے ہین کہ حضرت صلعم نے ابو بکر کو امیر موسم مقرر کرکے
سنہ ۹ مین بہیجا پہر تیس یا چالیس آیتین برات کی دیکر علی مرتضی کو روانہ کیا اونہون نے وہ آیات لوگون
پر پڑہکر مشرکون کو چار مہینے کی مہلت و مدت دی یہ پڑہنا دن عرفے کے تہا دہم ذی حجہ سے دہم
ربیع الآخر تک مدت ٹہیرا دی اور اونکے منازل مین جاکر یہ سورت سنادی اور کہدیا کہ بعد اس سال حاضر کے

اب کوئی مشرک حج نہ کریگا اور نہ کوئی شخص برہنہ طواف کرنے پائیگا معلوم ہوا کہ خدمت ابوبکرؓ و علیؓ کی جدا
جدا تھی ابوبکرؓ امیر حج تھے اور علیؓ مبلغ سورت دونوں شخصوں کو دو کام پر الگ الگ روانہ کیا تھا مجاہد نے
کہا عہد والی خزاعہ و مدلج ہین اور سوا اونکے جن سے کہ عہد تھا جب حضرتؐ تبوک سے پھرے اور ارادہ حج
کا کیا تو فرمایا کہ وہان مشرک آکر ننگے طواف کرینگے مین نہین چاہتا کہ اونکے ہوتے ہوئے حج کرون ابوبکرؓ و
علیؓ کو بھیجدیا کہ وہ لوگون مین پھر کر ذی المجاز اور اُن کے دوکانون مین جہان وہ لین دین کرتے تھے اور ساری
موسم مین حکم پہنچا دین انہون نے اصحاب عہد کو خبردار کر دیا کہ چار ماہ تم کو امن ہے لگاتار دہم ذی حجہ
سے دہم ربیع الآخر تک پھر کوئی عہد نہین اور سب لوگون کو اشتہار جنگ دیدیا مگر یہ کہ وہ ایمان لے آئین
سدی و قتادہ سے اسی طرح مروی ہے زہری نے کہا ابتداء اس مدت کی شوال و انتہاء سلخ محرم تھا لکن
یہ قول غریب ہے اور جبکہ پہلے کا زمانہ کس طرح مدت مین شمار ہو سکتا ہے حالانکہ ظہور اس امر کا دن نحر کے ہوا
کہ صحابہ حضرتؐ نے ندا کی **ف** فتح البیان کا بیان یہ ہے برات کہتے ہین کسی شے کو اپنے نفس سے
زائل کرنیکو اور اس سبب کے کاٹ دینے کو جو درمیان اُسکے اور دوسرے کے تھا یا دور ہونا ہمسائگی امر مکروہ سے مراد
عہد سے مطلق عہد ہے یا چار مہینے سے کم یا زیادہ کا عہد کہتے ہین مضبوط اقرار کو جو قسم کے ساتھ ہو مسلمانون
نے اللہ کے اذن اور رسول خداؐ کے اتفاق سے ہمراہ مشرکون کے عہد کیا تھا جب کفار نے وہ عہد توڑ دیا تو اللہ
و رسولؐ نے مسلمانون کو خبر دی کہ اب پابندی اس عہد کی تمکو بھی نہ رہی بلکہ تم پر بھی اپنے عہد کا توڑ دینا واجب ہوا
اسلیے کہ پیشقدمی نقض کی مشرکون کیطرف سے ہوئی تھی چار ماہ تک اجازت سیاحت کی دیگئی سیاحت
کہتے ہین چلنے پھرنے کو اطراف زمین مین یعنے اس مدت مین تم چل پھر کر جو کچھہ سامان جنگ مہیا کرنا چاہتے
ہو کر لو پھر مہلت نہ دیجاویگی بلکہ لڑائی ٹھیرے گی یہ مدت قلیل اسلیے مقرر فرمائی کہ مسلمان اسوقت مین
صاحب قوت تھے بخلاف صلح حدیبیہ کہ وہ بسبب ضعف مسلمین کے دس سال تک قرار پائی تھی محمد بن اسحق نے
کہا کہ مشرک دو طرح کے تھے ایک وہ جنکی مدت عہد چار ماہ سے کم تھی اونکو چار ماہ کی مہلت دی دوسرے
وہ جنکی مدت چار ماہ سے زیادہ کی تھی اونکی مدت کو چار ماہ قائم رکھا تاکہ اپنا ساز و برگ تیار کر لین پھر بعد
اسکے جنگ ہے جہان کہین کوئی کافر مشرک ملیگا وہ مارا جائیگا یا اور بات ہے کہ وہ توبہ کرکے ایمان لے
آئے ابتداء اس مدت کی یوم حج اکبر سے دہم ربیع الآخر تک تھی اور جنسے عہد نہ تھا اونکی مدت انسلاخ اشہر
حرم سے تھی جسکے پچاس دن ہوتے ہین مقصود اس تعیین مدت سے یہ تھا کہ سوچ سمجھکر اپنے لیے احتیاط

کرین اور جان لین کہ بعد اس مدت کی اسلام ہے یا قتل اور کچہہ نہین شاید اس سبب سے مسلمان ہو جائین اور
مسلمانون کو تہمت غدر و عہد شکنی کی نہ لگے بعض نے یہ گمان کیا ہے کہ علی رض کو جو اول سورۂ براءت
دیکر بہیجا اوسمین گویا عزل تہا ابو بکر کا امارت سے سو یہ خیال بالکل جہل ہے بلکہ امیر ابو بکر تہے اور علی اونکے
وزیر تہے تمام بحث اپنی محل مین مذکور ہے روایت ترمذی و ابن ابی حاتم و حاکم و ابن مردویہ و بیہقی مین جو حسن
صحیح آیا ہے کہ فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَاِذَا اَعْيَا قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ يُنَادِي بِهَا اس بابمین صحیحین و غیرہما مین بہت
سی احادیث وارد ہین مگر جسکو اللہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا ہے ۵

چشم بداندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر

سیر اللہ نے یہ سنا دیا کہ یہ مہلت دنیا کچہہ عاجزی کے سبب سے نہین ہے بلکہ اس مصلحت سے ہے کہ جس کو
توبہ کرنا ہو وہ توبہ کرے یا اپنے ہتہیار وغیرہ طیار کرے کیونکہ اللہ کو کافرون کا رسوا کرنا منظور ہے
دنیا مین مارے پکڑے جائینگے اور آخرت مین گرفتار عذاب و نار ہونگے وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى
النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۵ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ
تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۵ سنا دینا ہے اللہ کیطرف سے
اور اُسکے رسول سے لوگون کو دن بڑے حج کے کہ اللہ الگ ہے مشرکون سے اور اوسکا رسول سو اگر تم توبہ کرو
تو تمکو بہلا ہے اور اگر نہ مانو تو جان لو تم نہ تہکا سکوگے اللہ کو اور خوشخبری دے منکرون کو دکہہ والی مار کی
ف چہٹے برس حضرت ص کو مکے کی لوگون سے صلح ہوئی تہی اور بہی کئی قومون سے جنکا انا فتحنا مین
بیان ہے اور عرب کی بہت قومون سے صلح تہی جب مکہ فتح ہوا اوسکے بعد ایک برس حکم نازل ہوا کہ کسی
مشرک سے صلح نہ رکہو اور یہ بات حج کے دن یعنے عید قربان کو سب حج کے قافلے مین پکار دو کہ سب کو خبر پہونچے
اور صلح کا جواب دو کہ چار مہینے کی فرصت دی کہ اسمین خواہ لڑائی کا سرانجام کرین یا وطن چہوڑ جائین
یا مسلمان ہون کذا فی موضح قرآن ابن کثیر کہتے ہین مراد یوم حج اکبر سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ یہ افضل و
اظہر و اکبر ایام مناسک ہے ایسی جمعیت اور دن نہین ہوتی ہے بخاری شریف مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ
اوس حج مین جہان اور پکارنے والے تہے اون مین مجہکو بہی ابو بکر صدیق نے بہیجا تہا قربانی کے دن منی
مین ہم سب یون پکارتے پہرتے تہے لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ حمید بن
عبد الرحمن راوی نے کہا پہر حضرت ص نے علی کو ردیف ابو بکر کیا اور یہ حکم دیا کہ تم آیات براءت سنا دو

ابوہریرہ کہتے ہین ہمارے ساتھ علی بہی اہل منی مین دن نحر کے برارت کو سناتو پہرتے تہے اور کہتے تہے کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک حج یا برہنہ طواف کرنے نہ پایگا رَوَاہُ البُخَارِیُّ اَیضًا چنانچہ پہر سال آئندہ حجۃ الوداع مین جسمین حضرت صلعم نے حج کیا کسی مشرک نے حج نہ کیا ھٰذَا لَفْظُ البُخَارِیِّ فِی کِتَابِ الْجِھَادِ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت صلعم نے جب علی کو بہیجا تو مین اونکے ہمراہ تہا پوچہا تم کیا پکارتے تہے کہا ہم یہ کہتے تہے کہ نجائے گا جنت مین مگر نفس مومن اور طواف نکرے کوئی گہر کا برہنہ رہکر اور جس کسی کے درمیان اور حضرت صلعم کے درمیان عہد ہو اسکی مدت چار ماہ ہین جب چار ماہ گذر جائینگے تو اللہ ورسول مشرکون سے الگ ہین اور بعد اس برس کے اب کوئی مشرک گہر کا حج نکریگا مین اتنا پکارا کہ میری آواز پڑگئی رَوَاہُ اَحْمَدُ دوسرا لفظ یہ ہے کہ علی پکارتے جب انکی آواز پڑجاتی تو مین پکارتا رَوَاہُ ابْنُ جَرِیرٍ ابوجحیفہ وعطا وعمر بن خطاب وسعید بن المسیب وابن عباس وابن الزبیر ومجاہد وعکرمہ وطاؤس نے کہا ہے کہ مراد یوم حج اکبر سے دن عرفے کا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مراد دن نحر کا ہے علی وعبداللہ بن ابی اوفے ومغیرہ بن شعبہ وابن عباس وابوجحیفہ سعید بن جبیر وعبداللہ بن شداد ونافع بن جبیر وشعبی وابراہیم نخعی ومجاہد وعکرمہ وامام باقر وزہری وابن زید اسی طرف گئے ہین اسی کو ابن جریر نے بہی اختیار کیا ہے اور بخاری مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ بَعَثَھُمْ یَوْمَ النَّحْرِ یُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًی اس باب مین اور بہی حدیثین آئی ہین ابن عمر کہتے ہین حضرت صلعم دن نحر کے حجۃ الوداع مین نزدیک جمرات کے کہڑے ہوئے فرمایا ھٰذَا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیرٍ وَابْنُ مَرْدُوَیْہِ سعید بن مسیب کا لفظ یہ ہے کہ یوم حج اکبر دوسرا دن ہے نحر کا مجاہد نے کہا ساری ایام حج یوم حج اکبر ہین سفیان کا لفظ یہ ہے کہ یوم حج اکبر کہنا ایسا ہے جیسے یوم جمل یوم صفین کہتے ہین یعنی سارے دن حج کے یوم حج اکبر ہین حسن بصری نے کہا حج اکبر کو کیا پوچہتے ہو اوس سال حضرت صلعم نے حضرت ابوبکر کو اپنا خلیفہ کر کے بہیجا تہا کہ لوگون کو حج کرائین ابن سیرین نے کہا یہ وہ دن ہے جسمین حضرت صلعم نے اور اہل وبر نے باتفاق حج کیا فتح البیان کا بیان ہے اذان بمعنے ایذان یعنی اعلام ہے جیسے امان وعطا بمعنے ایمان واعطا ہے لفظ ناس مین سارے لوگ داخل ہین خصوصیت کسی قوم کی نہین ہے جسطرح کہ برارت خاص ساتہ معاہدین کے تہی اسدن کے حج کو اکبر اسلیے کہا ہے کہ لوگ اسمین بہت جمع ہوتے ہین یا اسلیے کہ بڑے بڑے کام حج کے اوسی دن مین بجالائے جاتے ہین یا احتراز ہے عمرے سے کہ وہ حج اصغر کہلاتا ہے کیونکہ اوسکے اعمال بہ نسبت اعمال حج کے تہوڑے ہوتے ہین کیونکہ حج مین ٹہکر یان مارنا اور رات کو منے مین رہنا پڑتا ہے اور یہ کام عمرہ مین نہین ہین

اعتبار سے گویا وہ حج اکبر ہے اور اس دن کو یوم الحج اسی لیے کہتے ہیں کہ معظم افعال حج اوسی میں پورے کیے
جاتے ہیں راجح یہی ہے کہ مراد اس دن سے یوم النحر ہے اگرچہ ایک جماعت نے کہا ہے کہ یوم عرفہ ہے جو احادیث
اسکے یوم النحر ہونے میں آئی ہیں وہ صحیحین وغیرہما میں ثابت ہیں اسلیے وہ روایات جنمیں اسکا یوم عرفہ
ہونا آیا ہے وہ قوت معارضہ کی احادیث صحیحین سے نہیں رکھتی ہیں یا سارے ایام منے یوم الحج الاکبر
ہیں یا وہ دن مراد ہے جسمیں حضرت صلعم نے حج کیا مجاہد نے کہا مراد قران ہے پہر یہ فرمایا کہ اللہ و رسول بری
ہیں شرک کرنے والوں سے اگر تم کفر سے توبہ کروگے تو یہ بہت بہتر ہے تمہارے لیے اسمیں ترغیب دی ہے توبہ
کرنے کی اور شرک سے علیحدہ ہونے کی کیونکہ شرک سے جہنم واجب ہوجاتی ہے پہر کہا کہ اگر توبہ نہ کروگے
تو کچھ اسکو عاجز نہیں کرسکتے ہو اچھا انکو عذاب الیم میں پڑے رہوگے اِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ
الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ إِنَّ
اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ مگر جن مشرکوں سے تمکو عہد تہا پہر کچھہ قصور نہ کیا تمہارے ساتھہ اور مدد نہ کی تمہارے
مقابلے میں کسیکو سو اُن سے پورا کیو پہنچاؤ عہد اونکے وعدے تک اللہ کو خوش آتے ہیں احتیاط والے

ف یہ استثنا ہے اُس مدت چار ماہ سے جو ساتھہ مطلق عہد والوں کے بغیر توقیت مقرر کی تہی کہ وہ
اس مدت چار ماہ میں چل پہر کر جہان کہیں جسطرح پر نجات اپنی چاہیں اُسکا بندوبست کریں اور جسکے
ساتھہ عہد موقت ہے اُسکی اجل اُسی مدت مقرر تک ہے جسکا عہد اونکے ساتھہ ہوچکا ہے لکن اس شرط
سے کہ معاہد اپنا عہد نہ توڑے اور غیروں کی ہمراہ ہوکر مسلمانوں پر حملہ آور نہ ہو ایسے شخص کے ساتھہ جو عہد و ذمہ
ہوچکا ہے وہ پورا کیا جائیگا ولہذا اللہ نے وفا پر تحریض فرمائی اور کہا کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں یعنے اپنا اقرار
پورا کرتے ہیں اللہ اونکو دوست رکھتا ہے ابن عباس نے کہا یہ لوگ قریش تہے قتادہ نے کہا مشرکین
قریش تہے جنسے حضرت صلعم نے زمن حدیبیہ میں عہد کیا تہا کسی نے کہا بنو ضمرہ تہے یا ایک قبیلہ ہے کنانہ
کا محمد بن عبادہ نے کہا بنو جذیمہ بن عامر ہیں ابو السعود نے کہا یہ استدراک ہے نقض عہد سابق سے جسمیں
تاخیر قتال چار ماہ تک ٹہیری تہی مگر اس شرط سے کہ دشمنوں کی مدد نہ کی ہو جسطرح کہ بنو بکر نے خزاعہ پر غیبت آنحضرت
میں زیادتی کی تہی اور قریش نے ہتہیار لیکر اونکے مددگار بن گئے سو انکا عہد پورا کرنا ضرور ہے جب تک
مدت اُس عہد کی پوری ہو اگرچہ چار ماہ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو سدی نے کہا حضرت صلعم نے بعد نزول
ان آیات کے پہر کسی کے ساتھہ کوئی عہد نہ کیا فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ

وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پہر جب گذر جاوین مہینے پناہ کے تو مارو مشرکون کو جہان پاؤ اور پکڑو اور گہیر او اور مشہور ہر جگہہ اونکی تاک پر پہر اگر وہ توبہ کرین اور کہڑی کہین نماز اور دیا کرین زکوٰۃ تو چہوڑ دو اونکی راہ اللہ ہے بخشتا مہربان **ف** جنسے وعدہ ٹہیر گیا تہا اور دغا اونسے نہ دیکہی اونکی صلح قائم رہی اور جنسے وعدہ کچہہ نہ تہا اونکو فرصت ملی چار مہینے کی اور حضرت نے فرمایا دلکی خبر اللہ کو ہے ظاہر مین جو مسلمان ہو وہ سب کے برابر امان مین ہے اور ظاہر مسلمان کی حد ٹہیرائی ایمان لانا کفر سے توبہ کرنا نماز و زکوٰۃ ادا کرنا اسی لیے جب شخص نماز چہوڑ دے یا زکوٰۃ نہ دے تو پہر اوس سے امان اوٹہہ گئی حضرت صدیق نے زکوٰۃ کے منکرون کو برابر کافرون کے قتل فرمایا انتہے ابن کثیر کہتے ہین مفسرون کا اختلاف ہے کہ مراد اشہر حرم سے اسجگہہ کیا ہے ابن جریر نے کہا مراد وہ اشہر ہین جنکا ذکر دوسری آیت مین ہے مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ الخ قَالَہ ابو جعفر الباقر ولکن ابن جریر نے کہا ہے کہ آخر اشہر حرم اونکے حق مین محرم ہے یہی قول ہے ابن عباس کا اور مذہب ہے ضحاک کا لکن اسمین نظر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ابن عباس و مجاہد و عمرو بن شعیب و محمد بن اسحق و قتادہ و سدی و ابن زید اسطرف گئے ہین کہ مراد ان مہینون سے وہی چار مہینے ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اسکے بعد فرمایا کہ جب یہ چار مہینے گذر جائین جن مین کہ ہمنے قتال کو تمپر حرام کیا تہا تو اب تم خوب دل کہولکر لڑو و بڑہو اس امر کا حکم دوسری آیت مین بعد اسکے اسی سورۂ کریمہ مین آئیگا ظاہر حکم یہ ہے کہ جس کسی جگہہ مشرکین کو پاؤ مارو یہ ایک حکم عام ہوا لکن مشہور یہ ہے کہ یہ تحریم قتال کی مخصوص ہے ساتہہ حرم شریف کے لقولہ تعالے وَلَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قَاتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ پکڑنے سے مراد گرفتار کرنا ہے یعنے جی چاہے تو مار ڈالو اور جی چاہے تو قید کر لو پہر اسپر ہی اکتفا کرنا کچہہ ضرور نہین ہے بلکہ اونکو گہیرے قلعہ مین بند کر لو اور رستون کو اونپر تنگ کر دو اور طرف قتل یا اسلام کے مضطر کر دو ہان اگر وہ تائب ہو کر نماز زکوٰۃ ادا کرین تو پہر تم اونسے کچہہ تعرض نکرو اسیجگہہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس آیت شریفہ سے قتال مانعین زکوٰۃ پر استدلال کیا کیونکہ بشرط ان افعال کے قتال کرنا اونسے حرام ہے یعنی جبکہ وہ اسلام مین داخل ہو گئے اور ادا کے وجبات دین پر قائم ہوئے تو اب اونکو مخلی بالسبیل کرنا چاہیے کسی طرح کی چہیڑ چہاڑ کرنا ضرور نہین ہے سلسلے وجبات کا ذکر کرکے ادنے وجبات پر آگاہ فرمایا کیونکہ اشرف ارکان

اسلام بعد شہادتین کے یہی نماز ہے جو اللہ کا حق ہے بندون پر پھر بعد نماز کے زکوۃ ہے جسکا نفع فقرا و مساکین
کو پہونچتا ہے یہ اشرف افعال ہے اُن اعمال مین جنکا تعلق مخلوق سے ہے و لہذا قرآن کریم مین اکثر جگہ اللہ نے
نماز و زکوۃ کو ساتھ ساتھ ذکر فرمایا ہے صحیحین مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی
یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ اَلْحَدِیْث
ابن مسعود نے کہا اُمِرْتُمْ بِاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَمَنْ لَّمْ یُزَکِّ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ عبد الرحمن بن
زید کہتے ہین اَبَی اللّٰہُ اَنْ یَّقْبَلَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا بِالزَّکٰوۃِ پھر کہا یَرْحَمُ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ مَّا کَانَ اَفْقَهَهٗ حدیث
انس مین فرمایا ہے مجھکو حکم ہوا ہے کہ مین لوگون سے لڑون یہانتک کہ وہ گواہی دین اس بات کی کہ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر جب وہ گواہی دینگے اسکی اور منھہ کرینگے طرف ہمارے قبلہ کی اور کہاینگے
ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھین گے ہماری طرح تو حرام ہو جاینگے خون اور مال اونکے ہم پر مگر حق سے اونکے لیے وہی ہوگا
جو اور مسلمانون کے لیے ہے اون پر وہی ہوگا جو اور مسلمانون پر ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَهْلُ السُّنَنِ
اِلَّا ابْنَ مَاجَۃَ دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا جسنے چھوڑا دنیا کو اخلاص پر نرے اللہ کی اور
اللہ کی عبادت پر شرک نکرتا تہا ساتھہ اُسکے تو چھوڑا اوسنے دنیا کو اور اللہ اوس سے راضی ہے پھر انس نے
کہا کہ یہی ہے وہ دین اللہ کا جسکو رسول لائے ہین اور طرف سے رب کی لوگون کو پہونچایا ہے قبل ہرج احادیث
و اختلاف اہوا کے اسکی تصدیق اللہ کی کتاب مین سب سے آخر اوتری ہے قال اللہ تعالیٰ فَاِنْ تَابُوْا وَ
اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ توبہ انکی یہ ہے کہ وہ بتون کو چھوڑ کر نری عبادت رب پر
جہکت رہین نماز پڑہین زکوۃ دین پھر دوسری آیت مین فرمایا ہے فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ
فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَرَوَاہُ ابْنُ مَرْدُوْیَہٗ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِیُّ فِیْ کِتَابِ الصَّلٰوۃِ لَہٗ رسالہ وسیلۃ النجاۃ
و رسالہ ضوء الشمس مین یہ بات دلیل سے ثابت کی گئی ہے کہ حکم شہادتین و نماز و روزہ و زکوۃ و حج کا ادا و ترک
مین یکسان ہے یہ سب چیزین بنیاد ہین اسلام کی جیسے ایک بنیاد کا ترک کرنا ویسے ہی باقی بنیادون کا
ترک کرنا ہے اگر ان مین سے ایک کو بجالایا اور چار کو ترک کیا یا دو کو بجالایا اور تین کو چھوڑا یا تین کو
بجالایا اور دو کو ترک کیا یا چار کا پابند رہا اور ایک کا تارک ہوا تو اسلام اوسکا صحیح نہین ہے اور نہ جان و
مال اُسکا محفوظ ہے مسلمان جب ہی ٹہریگا کہ جسوقت فرض ہونگی مدۃ العمر انکو بجالاتا رہیگا اور بلا کسی عذر شرعی کے تارک انکا نہوگا
اور اگر عمداً بلا عذر شرعی ترک کریگا اور وقت نماز کا یا روزہ کا مہینہ یا زکوۃ کا سال یا حج کا موسم نکل جاویگا

تو کافر ہوجائیگا گو زبان سے کلمہ گو ہو اور اُن ارکان کو فرض جانتا ہو یہان اعتبار نیت کا ساتھ عمل
کے ہے نری نیت بدون عمل کے مفید نہین ہوتی ہے اگرچہ جمہور کے نزدیک ایسا تارک جو قائل فرضیت ہے
کافر نہین ہوتا لکن اللہ و رسول کی نصوص اوسکے کفر کو ثابت کرتے ہین مسلمان کو چاہیے کہ اگر بھول سے
ایسا کام اوس سے ہوجائے تو فی الفور کلمۂ شہادت زبان پر سچے دل سے جاری کرکے فی الفور تائب ہوکر تدارک
مافات کرے ورنہ وہ مسلمان نہ ہوگا اور نہ لائق اسکے کہ مقابر مسلمین مین دفن کیا جائے **ف** ابن کثیر
کہتے ہین کہ یہ آیت شریف وہی آیت سیف ہے جسکے حق مین ضحاک نے کہا ہے کہ ناسخ ہر عہد ہے جو درمیان
حضرت صلعم کے اور کسی مشرک کے ہوا تھا اس سے ہر عقد و ہر مدت منسوخ ہوگئی ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری
کسی مشرک کے لیے کوئی عہد و ذمہ باقی نہ رہا اللہ نے حضرت صلعم کو حکم دیا کہ وہ تلوار نکالین اونپر جنسے پہلا عہد ہو
چکا تھا اگر اسلام مین داخل ہون جو قرار و پیمان اونسے پہلے ہوا تھا اب وہ ٹوٹ گیا اگلی شرط جاتی رہی
علی بن ابی طالب کہتے ہین حضرت صلعم چار تلوارین دیکر بھیجے گئے ایک حق مین مشرکین عرب کے قال تعالی فاقتلوا
المشرکین حیث وجدتموہم رواہ ابن ابی حاتم ھکذا مختصرا مین گمان کرتا ہون کہ دوسری تلوار
قتال اہل کتاب ہے بقولہ تعالی قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم
اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم
صاغرون تیسری تلوار قتال منافقین ہے قال تعالی یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنافقین الآیۃ
چوتھی تلوار قتال باغین ہے قال تعالی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت
احدٰہما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر اللہ پھر مفسرین کا اختلاف ہے کہ آیت سیف منسوخ
ہے بقولہ تعالی فاما منا بعد واما فداء ضحاک و سدی اسی کے قائل ہین اور قتادہ نے بالعکس اسکے کہا ہے
فتح البیان کا لفظ یہ ہی انسلاخ شہر سے مراد مہینے کا پورا ہوجانا ہے اشہر حرم سے مراد ذیقعدہ ذیحجہ محرم رجب ہے
تین انہین لگاتار ہین اور ایک اکیلا ہے اس بنیاد پر معنے آیت کے یہ ہوئے کہ باز رہنا قتال سے ہمراہ اون
مشرکون کے جنسے کوئی عہد نہین ہے ان مہینون مین واجب ہے دن نحر کے یہ بات پکار دی گئی تھی کہ اب
عہد نہین رہا اس حساب سے باقی منجملہ اشہر حرم کے پچاس دن رہے جو محرم کے ختم ہوجانے پر پورے ہو
اوس وقت اللہ نے حکم دیا کہ اب جہان کہین مشرکون کو پاؤ مارو ایک جماعت اہل علم اسی کے قائل ہے اور
یہی مختار ابن جریر بھی ہے بعض نے کہا مراد مہینے عہد کے ہین جنکی طرف اس آیت مین اشارہ ہے فاذا تموا

الیھم عھدھم الی مدتھم انکا نام حرم اسی لیے رکھا کہ اللہ نے ان مہینون مین مسلمانون پر خون مشرکون کے
حرام کر دیے تھے اور تعرض کرنا اونسے منع فرما دیا تھا ایک جماعت کا مذہب یہی ہے مرصد گھتی مین تکنے کی جگہہ کو
مراد ہر راہ ہے یا خاص راہ مکہ کہ وہان نہ آسکین اس آیت مین حکم ہے کہ مشرکون کو وقت گذر جانے اشہر حرم کے
قتل کرو یہ حکم عام ہے حق مین ہر مشرک کی اس حکم سے کوئی مشرک خارج نہین ہے مگر جسکو سنت نے خاص کر دیا
ہے جیسے بچہ و عاجز جو لڑائی نہین کر سکتا یہ آیت ناسخ ہے ہر اس آیت کی جسمین ذکر اعراض کا مشرکین سے اور
صبر کرنیکا اونکے ایذا پر ہے ابن زید نے کہا کہ دونو آیتین محکم ہین قرطبی نے کہا یہی صحیح ہے اسلیے کہ من و قتل
و فدا ہمیشہ حکم حضرت صلعم سے جاری رہا پہلی لڑائی سے جو بدر مین ہوئی تھی رازی نے کہا دونو آیتین باہم موافق
ہین اور دونو دلیل ہین اس بات پر کہ پہلے اثخان یعنے قتل و خونریزی ہے پہر اوسکے بعد فدیہ لینا ہے انتہی پہر
اگر شرک سے جو سبب قتل ہے توبہ کرین اور اس توبہ کو اعظم ارکان اسلام یعنے اقامت نماز سے ثابت کرین تو پہر
اونکو چھوڑ دینا چاہیے نماز کا تعلق بدن سے ہے اسلیے عبادات بدنیہ مین نماز پر اکتفا کیا زکوٰۃ کا تعلق مال سے
ہے اسلیے عبادات مالیہ مین زکوٰۃ پر اکتفا کیا وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ
اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ اگر کوئی مشرک تجھسے پناہ مانگے تو اسکو پناہ دے
جبتک وہ سن لے کلام اللہ کا پہر پہونچا دے اسکو جہان وہ نڈر ہو یہ اسلیے کہ وہ لوگ علم نہین رکھتے ف یعنی اتنی
امان کا مضائقہ نہین کہ کچھہ پوچھا سنا چاہے سو سن لے پہر بھی جہان وہ نڈر ہو وہان تک پہونچا دینا بعد اسکے
سب کافرونکے برابر ہے انتہی اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ہم نے تمکو جن مشرکون سے لڑنے کا حکم دیا ہے
اون مین سے اگر کوئی تمسے امان چاہے تو تم اوسکو امان دو یہانتک کہ وہ قرآن جسکو تم اوسپر پڑھتے ہو سن لیوے
اور جو امر دین کہ تم ذکر کرتے ہو اسکی حجت اوسپر قائم ہو جاوے پہر اسکو اوسکے گھر تک امن و امان سے پہونچا دو یہہ
امان ہمنے اسلیے مشروع کی ہے کہ یہ لوگ دین خدا کو جان پہچان لین اور دعوت الٰہی اوسکے بندون مین پہیل
جائے مجاہد نے تفسیر مین اس آیت کی کہا ہے ایک انسان تمہارے پاس آتا ہے تاکہ تمہارا کہنا سنے اور جو
قرآن تمپر اوترا ہے اسکو معلوم کرے تو وہ امن مین ہے یہانتک کہ وہ آکر اللہ کا کلام سنجائے اور اپنے گھر و شہر تک
پہونچ جائے جہان سے کہ وہ آیا تھا اسی لیے حضرت صلعم امان دیتے تھے اوس شخص کو جو طالب رشد ہو کر آتا
یا کوئی پیغام کسیکا لاتا جسطرح کہ دن حدیبیہ کے ایک جماعت رسل سے طرف قریش کے آئی تھی اونمین عروہ
بن مسعود و مکرز بن حفص و سہیل بن عمرو غیرہم تھے ایک بعد دوسرے کے اس معاملے مین جو درمیان اونکے اور

ع ۶

حضرت ص کے تہا آتا جاتا تہا اونہون نے مسلمانون کا تعظیم کرنا حق مین حضرت ص کے دیکہا حیران رہگئے کیونکہ
ویسا اعظام کبہی نزدیک کسی بادشاہ وقیصر کے بہی نہین دیکہا تہا پہر کر اپنی قوم کو خبر دی یہ ایک بڑا سبب اکثر
کے ہدایت کا ہوا ولہذا جب ایک صحابی مسیلمہ کذاب کا آیا اور اوس سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مسیلمہ
رسول خدا ہے اور اوسنے کہا ہان تو حضرت ص نے فرمایا لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ چنانچہ
پہر زمانہ امارت ابن مسعود مین کوفی پر اللہ نے ایسا ہی کیا کہ اوس کذاب کی گردن مارگئی اسکو ابن النواحہ کہتے تہے
اوسنے زمانہ ابن مسعود مین گواہی رسالت کی واسطے مسیلمہ کے دی تہی ابن مسعود نے ایک شخص کو بہیجکر کہلا
بہیجا کہ اب تو رسول مسیلمہ نہین ہی پہر حکم اسکی گردن مارنیکا دیا لَا رَحِمَهُ اللهُ وَلَعَنَهُ غرضکہ جو کوئی دار الحرب
سے دار الاسلام مین واسطے ادائے رسالت یا تجارت یا طلب صلح کے یا جزیہ دینے کو یا مہادنہ کرنے کو یا کسی
اور کام کے لیے آئے اور امام یا نائب امام سے امن چاہے تو اسکو امن دیا جائیگا جب تک وہ دار الاسلام
مین چلتا پہرتا رہیگا یہانتک کہ اپنے گہر اور وطن مین امن و امان سے پہونچ جائے لیکن علماء نے کہا ہے کہ
ایکسال سے زیادہ دار الاسلام مین ٹہیرنے نہ دیا جائے ہان چار مہینے یا ایک سال سی کم اقامت کرنے دینا
جائز ہے یہی قول ہے امام شافعی وغیرہ اہل علم کا فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اگر کوئی مشرک ان لوگون مین سے
جنسے بعد انسلاخ اشہر حرم کے نقض عہد کرکے قتال کرنا ٹہیرا ہے اگر قتل سے امن چاہے تو اسکو امن دو
یہانتک کہ وہ اللہ کا کلام سنے سمجھے بوجھے اور حقیقت دعوت سے واقف ہو اور جان لے کہ یہ مخلوق کا
کلام نہین ہی اقتصار ذکر سماع پر اسلیئے کیا کہ اونکی تالیف مین کسی اور امر کی حاجت نہین ہی کیونکہ وہ لوگ اہل
فصاحت ہین پہر اگر وہ اپنے گہر جانا چاہے تو اسکو اوسکے گہر تک پہونچا دو تاکہ وہ اپنے امر مین نظر کرے
اور جان لے کہ ایمان لانے پر ثواب ملیگا اور شرک پر جمے رہنے مین عقاب ہوگا پہر جب وہ گہر پہونچ
جائے تو اب اوس سے قتال کرو اسمین غدر ہے نہ خیانت کیونکہ وہ تمہاری امان سے باہر ہوگیا اور
اوسی حالت پر آگیا کہ اوسکا خون مباح ہے اور جہان ملے اسکا قتل کرنا واجب ہے سعید بن ابی عروبہ
کہتے ہین یہ حکم منسوخ ہوگیا اس آیت سے وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ابن زید
نے کہا یہ منسوخ نہین ہے حسن نے کہا یہ آیت محکمہ ہے قیامت تک یہ قوم کہ جاہل ہے انکو بقدر سماع قرآن و تدبر
قرآن و وصول مامن امان دینا ضرور ہے

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ
رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللهَ

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ٥ كيونكر ہوو ے مشركون كو عہد اللہ كے پاس اور اوسكے رسول كى پاس مگر جنسے تم نے عہد
كيا مسجد الحرام كے پاس سو جب تك تم سے سيدہے رہين تم بہى اونسے سيدہے رہو اللہ كو خوش آتے ہين احتياط
والى **ف** صلح والے تين قسم فرمائے ايك جنسے مدت نہين ٹہيرى اونكو جواب ديا مگر جو مكے كى صلح مين
شامل تہے جب تك وہ دغا نہ كرين يا ادب ہے مكے كا اور تيسرے جنسے مدت ٹہيرى وہ صلح قائم رہى ليكن
آخر سب مشرك عرب كے ايمان لائے انتہے اللہ نے اپنى حكمت برارت مين مشركون سے اور مہلت دينے
مين اونكو چار مہينے تك پہر تلوار كشى مين اونپر بيان فرمائى اور كہا كہ اونكو كسطرح امان مل سكتى ہے اور
كيونكر وہ اپنے حال پر چہوڑے جا سكتے ہين حالانكہ وہ مشرك كافر خدا و منكر رسول ہين ہان وہ لوگ جنسے
دن حديبيہ كے عہد ہو چكا ہے كما قال تعالى هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا
اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ الاية اونسے عہد اونكا پورا كرو جب تك كہ وہ اپنے عہد پر بابت ترك حرب قائم رہين وہ عہد دس برس
كا تہا چنانچہ حضرت صلعم اور مسلمانون نے اوس عہد و مدت يعنے صلح كو ساتہ اہل مكہ كے نباہا سنہ ۶ تك نباہا تا كہ
قريش نے اپنا عہد توڑ ڈالا اور انكے حلفا بنو بكر نے خزاعہ پر چڑہائى كى يہ حضرت صلعم كے احلاف تہے اور قريش نے
ہمراہ اونكے ہو كر حرم مين قتل كيا اب ناچار حضرت صلعم كو اونسے ماہ رمضان سنہ ۸ مين لڑنا پڑا اللہ نے بلد حرام
كو حضرت صلعم پر مفتوح فرمايا اور اونپر تمكين بخشى ولله الحمد والمنة پہر جس كسى نے اون مين سے بعد قہر و غلبہ
كے اسلام قبول كيا اوسكو رہائى دى اونكا نام طلقا ہوا يہ قريب دو ہزار نفر كے تہے اور جو كوئى كفر پر جما رہا اور
بہاگ گيا اونكو امان دى كہ چار مہينے تك جہان چاہو چلو پہرو اونمين صفوان بن اميہ و عكرمہ بن ابى جہل وغيرہما
تہے پہر اللہ نے بعد اوسكے اونكو ہدايت اسلام تام كى بخشى وَاللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا يَقْدِرُهٗ وَيَفْعَلُهٗ
فتح البيان مين كہا ہے يہ استفہام كہ مشركون كے ليے كيونكر عہد ہو سكتا ہے واسطے انكار كے ہے مراد ان
مشركون سے وہى لوگ ہين جنہون نے عہد توڑ ڈالا كيونكہ برارت اونہين كى شان مين اوترى ہے مطلب
يہ ہوا كہ ان كو امان ملنا محال ہے يہ تمہارى ضد ہين اپنے جى مين غدر ركہتے ہين تم اون سے طمع نركہو جنسے
اپنا عہد پورا نہ كيا اللہ رسول كو كيا پڑى ہے كہ وہ ان سے اپنا عہد پورا كرين پہر اون مين سے ان
لوگون كو الگ كر ليا جنسے عہد ہو چكا تہا اور انہون نے عہد شكنى بہى نہين كى كہ اونسے لڑنا ضرور نہين
ہے مراد مسجد حرام سے قرب مسجد حرام ہے يعنى يوم حديبيہ يہى قول ہے قتادہ كا مراد مسجد حرام سے سارا
حرم ہے مطابق عادت قرآن كريم مگر جہان كہ استثنا كيا ہے سو جب تك وہ لوگ اپنے عہد پر مستقيم رہين

تم بھی اپنے قول وقرار پر مستقیم رہو مراد بنو بکر ہین یا بنو کنانہ و بنو ضمرہ ابن عباس نے کہا مراد قریش ہین یہی قول
ابن زید کا ہے سدی نے کہا بنو جذیمہ ہین مجاہد نے کہا خزاعہ ہین کَیْفَ وَاِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ لَا یَرْقُبُوْا
فِیْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ یُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ؕ کیونکر صلح ہے اور اگر وہ
تم پر ہاتھ پائین نہ لحاظ کرین تمہاری رشتہ داری کا نہ عہد کا تمکو راضی کر دیتے ہین اپنے منہہ کی بات سے اور اُنکے دل نہین
مانتے اور بہت اون مین بے حکم ہین ف اللہ پاک نے مومنون کو اونکے دشمنی پر اوبہارا کہ اونسے بیزار ہو جاؤ
وہ اس لائق نہین ہین کہ اونسے عہد کیا جائے وہ تو اللہ کے ساتھہ مشرک رسول کے منکر ہین اگر اونکو مسلمانون پر
غلبہ ہو جائے تو ایک مسلمان کو بھی زندہ نہ چھوڑین اور کسی قرابت و عہد کا لحاظ نہ کرین ابن عباس نے کہا
مراد اِلّ سے قرابت ذمہ سے عہد ہے یہی قول ہے ضحاک و سدی کا بھی مجاہد نے کہا مراد اِلّ سے اللہ ہے یعنی
نہ اللہ کا خیال کرین نہ کسی اور کا ابو مجلز نے کہا لحاظ نہ کرین اللہ کا اسی جگہہ سے موضح قرآن مین ترجمہ بلفظ اِلّ کا دینداری
کیا ہے لیکن ابن کثیر نے کہا کہ قول اول اظہر و اشہر ہے اسی پر اکثر لوگ ہین مجاہد کا دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اِلّ سے
عہد ہے قتادہ نے کہا اِلّ بمعنے حلف ہے فتح البیان ہین کہا ہے صحاح مین ہے اِلّ عہد و قرابت کو کہتے ہین زجاج
نے کہا اِلّ کے معنی مین لغۃً حدت نکلتی ہے فراء نے کہا مراد اِلّ سے قرابت ہے کسی نے کہا بمعنے جوار ہے یعنی
وقت تحالف کے آواز اونچی کرنا قاموس ہین اِلّ کو بمعنے عہد و حلف و قرابت وغیرہ کہا ہے ابن زید و سدی و ابو عبیدہ
نے کہا اِلّ عہد ہے اور بعض نے کہا ذمہ ہے ازہری نے کہا اِلّ عبرانی مین نام ہے اللہ کا اور ذمہ بمعنے عہد ہے
یا بمعنے ضمان ابو عبیدہ و زہری کہتے ہین ذمہ بمعنے امان ہے کما فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بذمتہم
ادناہم قتادہ نے کہا اِلّ حلف ہے یہی قول مجاہد و عکرمہ کا بھی ہے پھر فرمایا کہ یہ لوگ باتین بنا کر تمہارا
جی خوش کر دیتے ہین اور اُنکے دل مین کچھہ اور ہی بسا ہوا ہے یہ تمکو نقصان و ضرر و زیان پہونچانا چاہتے
ہین جسطرح کہ حال اہل نفاق و ذو وجہین کا ہوتا ہے کہ کہتے کچھہ ہین اور کرتے کچھہ ہین اور ایسے کیون نہ
ہون کہ اکثر انکے ستمگر و جری خارج دائرہ حق سے ہین عہد توڑ ڈالی کسیطرح کی رعایت قول و قرار کی نہ کی
پھر اونکا یہ وصف بیان کیا اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝ لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ بیچے اونہون نے
حکم اللہ کے تھوڑی قیمت پر پھر اٹکے اوس کی راہ سے وہ لوگ برے کام ہین جو کر رہے ہین نہ لحاظ کرین کسی

مسلمان کے حق مین دینداریکانہ عہد کا اور وہی ہین زیادتی پر سو اگر توبہ کرین اور کہڑی کہین نماز اور دیتی رہین زکوۃ تو تمہارے بہائی ہین حکم شرع مین اور ہم کہولتے ہین پتے ایک جاننے والے لوگون کو ف یعنے یہ جو فرمایا کہ بہائی ہین حکم شرع مین اس سے سمجہہ لین کہ جو شخص قرائن سے معلوم ہو کہ ظاہری مسلمان ہے دل سے یقین نہین رکہتا اوسکو حکم ظاہری مین مسلمان گنین اور معتمد و دوست نہ پکڑین انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے اس آیت مین مشرکون کی مذمت کی اور مومنون کو اونکے قتال پر اوبہارا کہ وہ لوگ امور خسیسہ دنیا کے عوض اتباع کتاب خدا سے باز رہتے ہین اور مسلمانون کو اوس راہ پر چلنے سے روکتے ہین باقی آیت کی تفسیر گذر چکی حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے جسنے چہوڑا دنیا کو اخلاص عبادت خدا پر شریک کرتا نہتا ساتہ اسکے کسیکو اور قائم کی نماز اور دی زکوۃ تو اوسنے چہوڑا دنیا کو اور اللہ اُس سے راضی ہے یہی وہ دین ہے اللہ کا جو اوسکے رسول لائے اور خدا کیطرف سے اونکو پہونچایا پہلے ہرج احادیث و اختلاف اہواء کے اسکی تصدیق اللہ کی کتاب مین ہے فَاِنۡ تَابُوا الخ یعنے اگر توبہ کرکے بت پرستی چہوڑ دین اور نماز پڑہین زکوۃ دین تو سیر اوسنے کچہہ بعض کہا رَوَاہُ الۡبَزَّارُ بزار نے کہا کہ آخر حدیث نزدیک میرے لفظ راضی تک ہے باقی کلام ربیع بن انس کا ہے دوسری آیت مین کہا ہے فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخۡوَانُکُمۡ فِی الدِّیۡنِ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اونہون نے آیات قرآن کو جنمین حکم وفاء عہد کا تہا ایک تہوڑی قیمت سے بدل لیا یعنے حطام دنیا و اتباع شہوات کو اختیار کیا مراد اس ثمن حقیر سے وہ طمعہ ہے جو ابو سفیان نے اونکو کہلا کر نقض عہد پر آمادہ کیا تہا او سپر وہ راہ حق سے پہر کر لوگون کو بہی پہیرنے لگے اہل طائف نے اموال سے اونکی مدد کی کہ وہ حضرت صلعم سے لڑنے پر زبردست ہو جائین یہ اونکا نقض عہد و شرک و منع مردم دخول اسلام سے بہت برا کام ہے نہ لحاظ قرابت کا کرتے ہین نہ عہد و پیمان کا نحاس نے کہا یہ کچہہ تکرار نہین ہے بلکہ اول سے مراد سارے مشرکین تہے اس سے مراد خاص یہود ہین دلیل اسپر یہ ہے کہ خریدا ثمن قلیل کے عوض آیات الٰہی ہی یہود تہے اس آیت مین مراعات حقوق مومنین ہے علی الاطلاق اور پہلی آیت مین مراعات حقوق طائفہ خاص مومنین کی تہی یہ لوگ حلال کو چہوڑ کر طرف حرام کے جاتے ہین یعنے عہد توڑ کر ماپشر و شر دینا انتہا درجہ کو پہونچ گئے ہین معہذا اگر شرک و عہد شکنی سے توبہ کر لین اور بقول قتادہ لات و عزے کو چہوڑ کر شہادت لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ بجا لائین و احکام مفروضہ اسلام کا التزام کرین جیسے نماز و زکوۃ ہے تو پہر وہ دین اسلام مین تمہارے بہائی ہین نفع و ضرر مین تمہارا اور اونکا ایک حال رہیگا ہمنے یہ بیتے

اہل علم کو دیئے ہین تخصیص علما کی اسلیے ہے کہ نفع ان تیون سے علم والون کو ہی ہوتا ہے نہ جاہلون بے وقوفون
کو ابن عباس نے کہا اس آیت نے قتال اور دما اہل صلوۃ کو حرام کر دیا ابن مسعود نے کہا اُمِرْتُمْ بِالصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ فَمَنْ لَّمْ يُزَكِّ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ ابن زید نے کہا اُفْتُرِضَتِ الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ جَمِيْعًا لَمْ يُفَرَّقْ
بَيْنَهُمَا وَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ الصَّلٰوةَ اِلَّا بِالزَّكٰوةِ پہر کہا اللہ ابو بکر پر رحم کرے بڑے فقیہ تہے یعنی اونہون نے
حق مین مانعین زکوۃ کے کہا تہا وَاللّٰهِ لَا اُفَرِّقُ بَيْنَ شَيْئَيْنِ جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا مراد نماز و زکوۃ ہے
مین کہتا ہون کہ یہی حکم بقیہ ابنیہ اسلام کا بہی ہے یعنی روزہ و حج و شہادتین اسکی تقریر پہلے گذر چکی ہے
یہی مختار ہے ابن القیم وغیرہ اہل علم کا کتاب الصلوۃ وغیرہ مین ہے وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۵
اور اگر توڑ دین اپنی قسمین عہد کیے پیچہے اور عیب دیوین تمہارے دین مین تو لڑو کفر کے سردارون سے
اون کی قسمین کچہہ نہین شاید وہ باز آوین **ف** یعنی اگر ثابت ہو کہ ایک کافر عیب دیتا ہے ہمارے دین کو
تو وہ ذمی نہ رہا انتہی ابن کثیر نے کہا کہ اگر یہ مشرک جنسے تمہارا عہد ایک مدت معین پر ہوا ہے اپنی سوگند توڑ
ڈالین اور تمہارے دین پر عیب جوئی کرین اور اسکو ناقص بتائین اور حقارت کرین تو پہر تم اونسے لڑو وہ
کفر کے پیشوا ہین اسی جگہہ سے یہ کہا ہے کہ جو کوئی حضرت صلعم کو برا کہے گالی دے یا دین اسلام مین طاعن ہو یا
ذکر اسلام کا ساتہہ نقص کے کرے وہ قتل کیا جائے پہر اللہ نے کہا کہ شاید وہ بسبب اس قتال کے اپنے کفر و عناد
و ضلال سے باز رہین قتادہ وغیرہ نے کہا ہے کہ مراد ائمہ کفر سے مثل ابو جہل و عتبہ و شیبہ و امیہ بن خلف کے
ہین اسیطرح اور لوگون کا نام لیا مصعب نے کہا میرے باپ سعد بن ابی وقاص کا گذر ایک مرد خارجی پر ہوا
اوس خارجی نے کہا کہ یہ شخص ائمہ کفر سے ہے سعد نے کہا تو جہوٹا ہے بلکہ مینے تو ائمہ کفر سے قتال کیا ہے
رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوْيَه حذیفہ کہتے ہین مَا قُوْتِلَ اَهْلُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ بَعْدُ علی مرتضی سے بہی اسی طرح روایت کی
ہے صحیح یہ ہے کہ آیت عام ہے اگرچہ حق مین مشرکین قریش کے اوتری ہے لکن شامل قریش و غیرہم ہے واللہ
اعلم عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر کہتے ہین کہ مین عہد ابو بکر رضی اللہ عنہ مین طرف لوگون کے گیا جبکہ
انہون نے کچہہ آدمی طرف شام کے روانہ کیے فرمایا تم ایسی قوم پاؤ گے جنکے سر اندر سے خالی ہین سو
معاقد شیطان کو تلوارون سے مارو سو قسم ہے اللہ کی کہ اگر مین ایک آدمی کو ان مین سے قتل کرون تو یہ محبوب
تر ہے مجہکو اس سے کہ ستر آدمی سوا اونکے قتل کرون یہ اسلیے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ

رواہ ابن ابی حاتم فتح البیان مین کہا ہے کہ اگر وہ عہد کرکے نقض کرین اور اسپر دین مین بہی عیب
لگائین توپہر ان ائمہ کفر سے لڑو یہ لڑنا مسلمانونپر واجب ہے ائمہ جمع ہے امام کی مراد صنادید مشرکین یعنے
سردار کفار ہین جو علے العموم ریاست رکہتے ہین قتادہ نے کہا جیسے ابوسفیان و سہیل بن عمرو وغیرہما کہ
انہون نے اللہ کا عہد توڑ ڈالا تہا اور حضرتؐ کا نکال دینا کے سعی چاہا تہا یہی بات مالک بن انس نے
بہی کہی ہے ابن عباس نے کہا مراد رؤس قریش ہین حسن نے کہا دیلم ہین علی مرتضی نے کہا اب تک اس آیت
والی لوگ نہین آئے مجاہد نے کہا فارس و روم ہین اولے یہ ہے کہ آیت عام ہے حق مین سارے رؤسا کفر کے
بدون تقیید کے ساتہ کسی زمانہ معین وگروہ مقرر کے باعتبار عموم لفظ گو سبب خاص ہو چنانچہ روایت
ابن جبیر جو اوپر گذری اسی کے مفید ہے ایمان جمع یمین کی عہد کا نام یمین رکہا اسلیے کہ سوگند غالباً مشتمل
ہوتی ہے عہد پر مطلب یہ کہ ان کی قسمین سچی نہین ہین اگرچہ ظاہر مین قسم کہا لیتے ہین ہمارے نزدیک سوگند
کافر شرعی ہے اور یہ استدلال کہ کافر کی قسم کچہہ قسم نہین ہے ظاہر الضعف ہے کیونکہ مراد نفی وثوق ہے قرینہ
سے اگرچہ وہ اپنی قسم توڑ ڈالین معنے آیت کی یہ ہوئے کہ یہ قسم شکن لوگ جو دین مین طعن کرتے ہین کچہہ اللہ پر
ایمان نہین لائے ہین کہ مستحق عصمت خون وحفظ مال ہون بلکہ انسے لڑنا مسلمانونپر واجب ہے شاید وہ
اس قتال کی وجہ سے کفر ونکث وطعن فی الدین سے باز رہین یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ ذمی طعن
کرنے سے دین مین قتل نہین کیا جائیگا جب تک عہد شکنی نہ کرے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا
اسلیے کہ اللہ نے حکم اونکے قتل کا دو شرط پر دیا ہے ایک نقض عہد دوسرے طعن فے الدین رہے مالک و
شافعی وغیرہما رحہ اونکا مذہب یہ ہے کہ طعن فی الدین پر قتل کیا جائیگا اسلیے کہ اس طعن سے عہد ٹوٹ جاتا
ہے اسیطرح اگر ذمی سے زنا نکث ہوگا بدون طعن فے الدین کے توبہی وہ مارا جائیگا الا تقاتلون

قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ
فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ
عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ کیون نہ لڑو ایسے لوگون سے کہ توڑین اپنی قسمین اور فکر مین
رہین کہ رسول کو نکالدین اور انہون نے پہلے چہیڑ کی تم سے کیا اونسے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیے تمکو
زیادہ اگر ایمان رکہتے ہو لڑو اونسے تاکہ عذاب کرے اللہ انکو تمہارے ہاتہون اور رسوا کرے اور تم کو

اور نپر غالب کرے اور ٹہنڈی کرے دل کتنے مسلمان لوگون کے اور نکالے اونکے دلکی جلن اور اللہ توبہ دیگا جسکو چاہے گا اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف اسمین بہی ایک طرح کی تہییج وتحضیض واغرا ہے قتال مشرکین ناکثین ایمان پر جنہون نے یہ ارادہ کیا تہا کہ حضرت صلعم کو مکہ معظمہ سے نکالدین کما قال تعالی وَاِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ و قال تعالی یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ الایة وقال تعالی وَاِنْ كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا الایة مراد اول بدایت سے دن بدر کا ہے کہ اُسوقت وہ واسطے مدد کاروان کے نکلے تہے جب قافلہ بچ گیا اور اُنہون نے جان لیا کہ ہان بچ گیا تو چاہیے تہا کہ چلے جاتے لکن اپنے ارادہ پر واسطے قتال کے جمے رہے یہ اونکا تکبر وبغی تہا چنانچہ یہ حال مفصلاً اوپر گذر چکا ہے بعض نے کہا مراد نقض عہد و قتال ہے ساتہ حلفا کے بنی بکر اونکے حلفا تہے خزاعہ حضرت صلعم کے حلفا تہے یہانتک کہ عام فتح مین حضرت اونکی طرف روانہ ہوئے وکان ما کان وللّٰہ الحمد والمنة پہر اللہ نے کہا کہ تم اون سے کیا ڈرتے ہو مجہسے ڈرو کہ لائق ڈرنے کی مین ہون بندونکو ڈر میری سطوت وعقوبت کا چاہیے اختیار ہر امر کا تو میرے ہاتہ مین ہے مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَمْ اَشَاْ لَمْ یَكُنْ پہر مومنون کو عزیمت دلائی شرعیت جہاد کی حکمت بتائی کہ باوجود اسکے کہ ہم اہلاک اعدا پر قدرت رکہتے ہین چاہین تو ایک دم مین سب کو خاک سیاہ کردین لکن مصلحت یہی ہے کہ وہ تمہارے ہاتہون سے عذاب ورسوائی مین پڑین اور تم فتحیاب ہوکر اپنا جی ٹہنڈا کرو یہ حکم عام ہے حق مین سارے مومنین کے مجاہد وعکرمہ وسدی نے کہا مراد قوم مومنین سے خزاعہ ہین ابن عساکر نے عائشہ سے روایت کیا ہے کہ جب عائشہ رض کو غصہ آتا تو حضرت صلعم اونکی ناک پکڑکر فرماتے اے عویش کہہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ ذَنْبِیْ وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ پہر فرمایا اللہ جسکی توبہ چاہتا ہے قبول کرتا ہے اسکو اپنے بندون کی مصلحت معلوم ہے وہ اپنے افعال واقوال کونیہ وشرعیہ مین حکیم دانشمند ہے جو چاہے سو کرے اور جسطرح چاہے حکم دے فَهُوَ الْعَادِلُ الْحَاكِمُ الَّذِیْ لَا یَجُوْرُ اَبَدًا وَلَا یُضِیْعُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ وَشَرٍّ بَلْ یُجَازِیْ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فتح البیان کا لفظ یہ ہے پہلا وہ قوم جسنے اپنی قسم توڑ ڈالی اور دار الندوہ مین اکٹہے ہوکر یہ صلاح کی کہ پیغمبر کو مکے سے نکالدین گو وہ آپ نکالے سے نہ نکلے بلکہ اللہ کے حکم واذن سے ہجرت کی کب اس لائق ہے کہ اونکو بے لڑے بہڑے چہوڑ دیا جائے پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ انہون نے تین امور مین سے ایک امر کا ارادہ پختہ کیا تہا قتل یا حبس یا اخراج

یہان فقط ذکر اخراج کا اسلیے کیا کہ ایسے امر کا کچھہ اثر بحسب ظاہر خارج مین واقع ہوا دار الندوہ ایک جگہہ تہی
جہان باتون کے لیے مجمع ہوتے تہے قصی نے اُسکو بنایا تہا اب وہ مسجد مین داخل ہو گئی مقام حنفی وہی ہے مین
کہتا ہون کہ مجھہ پر بہی اسیطرح کا ماجرا گذرا کہ ہر سہ امر مذکور کا ارادہ میرے ساتہہ ہوا لکن اللہ پاک نے محض اپنے
رحم و کرم سے مجھکو بچا لیا فقط ایک ذرا سا اثر ناتمام اخراج کا یون ہوا کہ ایک گہر سے نکلکر دوسرے گہر مین
آٹہہ ماہ تک رہنا پڑا پہر حالت بدستور ہو گئی وللہ الحمد والمنۃ اول بار سے مراد یوم بدر ہے مجاہد نے کہا لوگونکا
زعم یہ ہے کہ یہ بدایت امر سال ہفتم عمرہ حدیبیہ مین ہوئی تہی قریش نے اپنا عہد یوم حدیبیہ کا توڑ ڈالا اور قصد
کیا کہ اگر یہ لوگ مکہ مین آئین تو اونکو نکال دینا چاہیے یہ اونکا ارادہ تہا بابت اخراج کے لکن خزاعہ نے اس
بات پر اتفاق نہ کیا جب حضرت مکے سے نکلے قریش نے خزاعہ سے کہا تم نے ہمکو اونکے اخراج سے اندہا کر دیا
پہر اوسپر کچھہ لوگ خزاعہ کے مار ڈالے اللہ نے فرمایا کیا تم اس ڈر سے کہ تمہین کچھہ بکروہ پہونچے تم اونسے لڑنا
نہین چاہتے تمکو تو یہ چاہیے کہ نرے اللہ ہی سے ڈرو اگر اللہ پر ایمان لائے ہو کیونکہ حکم ایمان اوسی امر کو
واجب کرتا ہے پہر اس امر کی تاکید آیۃ بعد سے فرمائی اور کئی فائدے اس امر پر مرتب کیے ایک تعذیب کفار
کی ہاتھہ سے مومنون کے ساتہہ قتل و گرفتاری کے دوسرے رسوا کرنا اونکا قید کرکے یا ذلیل و خوار کرکے
تیسرے فتحیاب کرنا مسلمانونکا اونپر چوتہے ٹہنڈا کرنا اُن مومنین کے جی کا جو حاضر قتال نہ تہے پانچوین دور
ہونا غیظ قلوب کا جو طرف سے کفار کے پہونچا تہا رہی یہ بات کہ شفاء صدور اور اذہاب غیظ قلوب ایک
چیز ہے تو یہ تکرار ہوئی سو قلب اخص ہے بہ نسبت صدر کے یا شفاء صدر اشارہ ہے طرف وعدہ فتح کے
اور اذہاب غیظ قلب اشارہ ہے طرف وقوع فتح کے اور یہ سب امور واقع ہوئے وللہ الحمد عکرمہ نے کہا نزول
اس آیت کا حق مین خزاعہ کے ہے مجاہد و سدی و قتادہ سے بہی یون ہی روایت ہے اس قصے کو ابن اسحق
نے اپنی کتاب سیرت مین بسط سے لکہا ہے پہر اللہ نے خبر دی کہ بعض کفار اپنے کفر سے توبہ کرینگے چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ دن فتح مکہ کے بعض اہل مکہ اسلام لائے اور اچھے مسلمان بن گئے جیسے ابو سفیان و عکرمہ
وسہیل بن عمرو حالانکہ پہلے یہ ائمہ کفر تہے اللہ نے اونپر احسان کیا کہ مسلمان ہو گئی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ

تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا
الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کیا جانتے ہو کہ چہوٹ جاؤ گے اور ابہی معلوم نہین
کیے اللہ نے تم مین سے وہ لوگ جو لڑے ہین اور نہین پکڑا اُنہون نے سوا اللہ اور اوسکے رسول کے اور

ع ۱۰

اور مسلمانون کے کسیکو بھیدی ہاور اللہ کو سب خبر ہی تمہارے کام کی ف اللہ نے فرمایا ام ایمان والو
کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ بیکار چھوڑ دیے جاؤگے تمہارا امتحان اُن کاموں مین نہ ہوگا جنمین کہ اہل عزم
صادق کاذب سے ظاہر ہو جائین و لیجہ سے مراد بطانہ و دخیلہ ہے یعنے ہمراز و دمساز دوسری آیت مین
فرمایا ہے الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ اور فرمایا اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
الآیۃ اور فرمایا مَا کَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ الآیۃ حاصل یہ ہے کہ جب اللہ نے
جہاد مشروع کیا تو جو حکمت اسکی تشریع مین تھی وہ بیان فرمائی وہ حکمت یہ ہے کہ بندونکا امتحان ہو کہ کون
مطیع اور کون نافرمان ہے حالانکہ اللہ تعالے عالم ماکان و مایکون ہے اور جانتا ہے کہ جو بات نہین ہوئی وہ
اگر ہوتی تو کیونکر ہوتی اسکو علم ہر شے کا قبل ہونے اُس شے کے ہمراہ اُس شے کے مطابق اسکے حال کے ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وَلَا رَبَّ سِوَاهُ وَلَا رَادَّ لِمَا قَدَّرَهٗ وَاَمْضَاهُ فتح البیان مین کہا ولیجہ مشتق ہے ولوج سے بمعنی دخول فرا نے
کہا مراد ولیجہ سے بطانہ ہے یعنی وہ شخص جو کسی کے امور باطن مین مداخلت کرے قتادہ نے کہا ولیجہ بمعنی خیانت
ہے ضحاک نے کہا بمعنے خدیعت راغب نے کہا بمعنے معتمد علیہ مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ
شٰهِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ بِالْکُفْرِ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّمَا یَعْمُرُ
مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ
فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝ مشرکونکا کام نہین کہ آباد کرین مسجدین اور مانتے جاوین اپنے
اوپر کفر کو وہ لوگ خراب گئی اونکے کیے اور آگ مین رہینگے وہ ہمیشہ وہی آباد کرین مسجدین اللہ کی جو یقین
لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کھڑی کی نماز اور دی زکوۃ اور نہ ڈرا سوائے اللہ کے کسی سے سو امیدوار ہین وہ لوگ
کہ ہووین ہدایت والون مین ف اللہ پاک نے فرمایا مسجدین نری اللہ کے نام پر بنائی جاتی ہین جسکا
کوئی شریک نہین ہی مشرکون کو اونکا آباد کرنا بنانا نہین پہنچتا اور جسنے مسجد پڑھا ہے اُسکی مراد مسجد
الحرام ہے کیونکہ وہ اشرف مساجد ہے جو زمین مین پہلے دن سے نری عبادت خدا کے لیے خلیل الرحمن
نے بنائی ہے حالانکہ وہ لوگ اپنی جانپر گواہی شرک کی دیتے ہین کفر کا اقرار حال و قال مین کرتے ہین
سدی نے کہا تو اگر کسی نصرانی سے پوچھو کہ تیرا دین کیا ہے تو وہ یہی کہیگا کہ مین نصرانی ہون یہودی
کہیگا کہ مین یہودی ہون مشرک کہیگا کہ مین مشرک ہون صابی کہیگا مین صابی ہون سوان لوگون نے

عمل اکارت گئے یعنے بسبب شرک کو یہ تو ہمیشہ دوزخ مین بود و باش کرینگے کقولہ تعالی وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ
يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
ولہٰذا اسکی تعمیر مساجد کی طرف مومنون سے کہی اور اللہ تعالے نے شہادت ایمان کی دی ہے عمار مساجد کی دی حدیث
ابو سعید خدری مین فرمایا ہے تم جب کسی آدمی کو دیکھو کہ عادت مسجد کی رکہتا ہی تو اوسکے لیے گواہی ایمان کی
دو کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ الخ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَرْدُوْيَه وَ
الْحَاكِمُ انس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ آباد کرنے والے مسجدون کے اہل اللہ ہین رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ابو بکر بزار
کا لفظ بھی انس سے رفعًا یون ہی ہے کہ اِنَّمَا عُمَّارُ الْمَسَاجِدِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ دارقطنی کا لفظ انس سے مرفوعًا یہ ہے
اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَاهَةً نَظَرَ اِلَى اَهْلِ الْمَسَاجِدِ فَصَرَفَ عَنْهُمْ یہ حدیث غریب ہے جو تہا لفظ انس کا
رفعًا یون ہے اللہ تعالے فرماتا ہے قسم ہے مجہکو اپنی عزت وجلال کی مین قصد کرتا ہون ساتہہ زمین والون
کے عذاب کا پہر جب دیکہتا ہون طرف اون لوگون کے جو آباد رکہتے ہین میرے گہرون کو اور محبت رکہتے ہین آپس
مین میرے سبب سے اور استغفار کرتے ہین وقت سحر کے تو پہیر دیتا ہون اُس عذاب کو اونسے رَوَاهُ الْحَافِظُ
الْبَهَاءُ فِي الْمُسْتَقْصٰى وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے کہ شیطان
بہیڑیا ہے انسانکا جیسے بکریکا بہیڑیا ہوتا ہے کہ جو بکری دور اور کنارے پر ہوتی ہے اُسکو پکڑ لیتا ہے سو بچو
تم راہون سے اور لازم پکڑو جماعت و عامہ و مسجد کو رَوَاهُ اَحْمَدُ عمرو بن میمون اودی کہتے ہین مینے صحابہ
حضرت صلعم کو پایا وہ کہتے تہے مساجد اللہ کے گہر ہین زمین مین اور اللہ پر حق ہے کہ اپنے زائر کا اون گہرون
مین اکرام کرے رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابن عباس نے کہا جو کوئی اذان نماز سنکر جواب نہ دے اور مسجد مین نہ آئے
تو اوسکی نماز نہین ہوئی وہ اللہ و رسول کا عاصی ہے اللہ نے فرمایا اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ الخ رَوَاهُ ابْنُ
مَرْدُوْيَه دوسری وجہ سے یہ حدیث مرفوعًا بہی آئی ہے ابن کثیر نے کہا وَلَهٗ شَوَاهِدُ مِنْ وُجُوْهٍ اُخَرَ
لَيْسَ هٰذَا مَوْضِعَ بَسْطِهَا اقامت نماز کا ذکر اسلیے کیا ہے کہ نماز اکبر عبادات بدن ہی اور زکوۃ افضل
اعمال متعدیہ ہے ایسا شخص جب سوا اللہ کے کسی سے نہین ڈرتا ہی تو وہ راہ یاب ہوتا ہے ابن عباس نے کہا جو کوئی
ایمان لایا اوس چیز پر جو اللہ نے اتاری ہے اور نماز پڑہی زکوۃ دی اور بجز خدا کے کسی سے نہ ڈرا یعنے عبادت
نہ کی مگر اسکی تو وہ رستگار ہوا لفظ عسے کا اس جگہہ مثل اوس آیت کے ہی عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ (شاید کہڑا کرے تجہکو تیرا رب)
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (تعریف کے مقام مین) مراد اس مقام سے شفاعت ہی ہر عسے قرآن مین واجب کے لیے آتا ہے محمد بن اسحق بن یسار

نے کہا عسے طرف سے اللہ کے حق ہے یعنے ثابت **ف** فتح البیان مین کہا ہے لفظ ماکان کے معنے مین لاینبغی ولا یصح تعمیر سے مراد عمارت معہود ہے مساجد سے مراد مسجد الحرام ہے بدلیل وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اسمار اجناس مین جمع سے مفرد مراد لینا جائز ہوتا ہے اور ایک قرأت مسجد ہے اہین سب مسجدین داخل ہین اور مسجد حرام بدخول اولے داخل ہے شہادت سے مراد اظہار کفر ہے کہ اوسمین بت کھڑے کیے جاتے ہین اونکی پوجا کیجاوے انکو خدا ٹہیرایا جاوے گو اپنی زبان سے اپس کفر کا انکار کیون نہ کرین سو یہ دونون امر جو ایک دوسرے کے منافی ہین جمع نہین ہو سکتے ہین کیونکہ عمارت مساجد شان مومنین کی ہے اور شہادت کفر کی اپنی جان پر شان اس شخص کی نہین ہے جو عمارت مساجد سے تقرب خدا کا چاہتا ہے کسی نے کہا مراد شہادت سے یہ ہے کہ وہ طواف مین کہتے تہے لبیک لا شریک لک الا شریک ھو لک تملکہ وما ملک اور یہہ کہتے تہے کہ ہم لات وعزے کی عبادت کرتے ہین ابن عباس نے کہا مراد شہادت سے سجدہ کرنا ہے بتون کو حسن نے کہا کفر کی بات منہہ سے نکالنا ہے سو جو لوگ اس بات کا فخر کرتے ہین اور انکو یہ گمان ہے کہ تعمیر مساجد کی عمل خیر ہے مثل حجابت وسقایت وفک اسیر کے تو ان کے اعمال برباد ہین کفر کے ہوتے ہوئے کچہہ اثر خیر نہین کرتے ہین بلکہ وہ خود خالد فے النار ہونگے اس آیت شریف سے باشارۃ النص یا بفحوے خطاب یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ اگر غیر مسلمان کوئی مسجد بناوے تو بوجہ اسکے کہ عمل اوسکا حبط ہے وہ جگہہ حکم مسجد مین نہ ہوگی اور نہ اسکو یہ لائق تہا کہ وہ کافر ہو کر ایسا کرے اور اگر کیا ہے تو کچہہ تاثیر اوسکو ثواب میں نہ ہوگی وہ خود تو ناری ہے اور یہ عمل اوسکا تباہ اب وہ مسجد چاہیے کہ حکم زمین مین ہو نہ حکم خانہ خدا مین لکن اس مسئلہ سے اسجگہہ پر کسی مفسر نے تعرض نہین کیا ہے حالانکہ اظہر ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اور یہ بات کیسے ہو سکتی ہے کہ کافر کی مسجد عمل خیر ٹہیرے یا وہ اس عمل پر مستحق اجر کا ہو اسلیے کہ عمارت کرنا مسجد کا کام ہے اہل ایمان کا جو سائر اقطار ارض مین ہین تعمیر سے مراد بنانا عمارت کا اور تزئین اوسکی فرش وچراغ وغیرہا سے ہے ابو السعود نے کہا ہے کہ لفظ عمارت سے مراد عموم ہے اہین مرمت مسجد شکستہ اور اسکی تنظیف و درس علوم کی اسمین ونحو ذلک داخل ہے انتہی اندراج مسجد حرام کا اسمین کچہہ مخالف مقتضاے حال نہین ہے کیونکہ ایجاب مثل سلب کے نہین ہے تو تمام تو اسجگہہ قصر تحقق ووجود عمارت کا ہے مومنین پر نہ قصر جواز ولیاقت عمارت کا مراد یوم آخر سے ایمان لانا ہے بعث وحساب وکتاب وجزا و غیرہا پر مطابق نطق وحی کے حدیث انس مین فرمایا ہے مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا

بنى الله له بيتا فى الجنة اخرجه الترمذى عثمان رض كا لفظ رفعا يون ہے من بنى مسجدا يبتغى به
وجه الله بنى الله له بيتا فى الجنة استحباب بلازمت وعمارت مسجد وتردد كرنے مين طرف وسكے و اسطے
طاعات كى بہت سى حديثين آئى ہين آيت مين اطماع كفار كو بابت انتفاع اعمال بالكل قطع كرديا ہے كيونكه
اہتدا ركو فقط حق مين اون لوگون كے فرمايا ہے جنہين اوصاف چہارگانه مذكوره پائے جاتے ہين سو
كفار مين ايك وصف بہى منجمله ان اوصاف كے موجود نہين ہوتا ہے اجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد
الحرام كمن امن بالله واليوم الاخر وجاهد فى سبيل الله لا يستون عند الله والله لا
يهدى القوم الظلمين ٥ الذين امنوا وهاجروا وجاهدوا فى سبيل الله باموالهم و
انفسهم اعظم درجة عند الله واولئك هم الفائزون ٥ يبشرهم ربهم برحمة منه
ورضوان وجنت لهم فيها نعيم مقيم ٥ خلدين فيها ابدا ط ان الله عنده اجر عظيم ٥ كيا تم نے
ٹہيرايا حاجيونكا پانى پلانا اور مسجد الحرام كا بسانا برابر اوسكے جو يقين لايا الله پر اور پچہلے دنپر اور لڑا الله كى راہ مين
نہين برابر الله كے پاس اور الله راہ نہين ديتا بے انصاف لوگون كو جو يقين لائے اور گہر چہوڑ آئے اور لڑے
الله كى راہ مين اپنے جان و مال سے اونكو بڑا درجہ ہے الله كے پاس اور وہى پہونچے مراد كو خوشخبرى ديتا ہے
اونكو پروردگار اونكا اپنى طرف سے مہربانى كى اور رضامندى كى اور باغون كى جنہين اونكو آرام ہے ہميشہ كا رہا
كرين اونمين مدام الله كے پاس بڑا ثواب ہے **ف** اوپر سے يہانتك پانچ آيتين نازل ہوئين اسپر كه كچہ گفتگو
ہوئى حضرت على اور حضرت عباس مين حضرت عباس نے آخر كو ہجرت كى ہے كہا حضرت على نے كه اگر تم اول
ہجرت كرتے تو جہاد مين حاضر ہوتے اور مرتبے بلند پاتے جيسے ہم نے پائے حضرت عباس نے كہا ہم بہى خدا
كے كام مين تہے خدمت حاجيون كى اور آبادى مسجد حرام كى سو الله تعالے نے فرمايا يه كام اونكے برابر نہين
اور مشركون كى خدمت قبول نہين كوئى مسلمان خدمت كرے تو مقبول ہے **ف** ان آيتون سے سمجہكر حضرت
نے كافرون كو مكے سے نكالديا اور ہميشه كو حكم ہوا كه مكے مين كافر نه جائين اور علما نے لكہا ہے كه كافر چاہے
مسجد بناوے اوسكو منع كرے اور اس سے يه نكلتا ہے كه پيغمبر كى قرابت سے عمل كا درجه بڑا ہے كه حضرت عباس قرابت مين
تہے اور حضرت على عمل مين زياده انتہے ابن عباس نے كہا مشركين كہتے تہے كه عمارت بيت الله كى اور حاجيون
كو پانى پلانا ايمان لانے اور جہاد كرنے سے بہتر ہے حرم پر فخر كرتے تہے اور اس بات كا گہمنڈ ركہتے تہے كه ہم
اہل حرم ہين الله نے اونكى استكبار و اعراض كا ذكر كيا اور مشركين اہل حرم سے كہا قد كانت اياتى تتلى

وقف لازم

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سَامِرًا تَهْجُرُوْنَ پہر ایمان و جہاد کرنے کو ہمراہ
حضرت ص کے عمارت خانہ کعبہ اور سقایۂ حاج پر بہتر بتایا اور فرمایا کہ یہ کام ہمراہ شرک کے کچھہ نفع اونکو نہین دیتے
ہین گو وہ عمارت بیت کرین یا حاجیون کے ساقی بنین اونہون نے آپکو اہل عمارت خیال کیا تہا اللہ نے
اونکا نام ظالم ستمگار رکہا بہلا شرک کے ہوتے کہین مسجد کا آباد کرنا کچہہ کام آسکتا ہے ضحاک نے کہا جب
عباس ون بدر کے سہا اپنے یارون کے گرفتار ہوئے مسلمانون نے اونکو عار دلائی کہ تم مشرک ہو عباس نے
کہا واللہ ہم عامر مسجد حرام تہے قیدی کو چہڑاتے گہر کی دربانی کرتے حاجیون کو پانی پلاتے اوسپر یہ آیت
آئی یعنے یہ کام تمنے حالت شرک مین کیے تہے اور جو کام شرک مین ہوتا ہے اللہ اسکو قبول نہین کرتا شعبی
نے کہا نزول اس آیت کا حق مین علی و عباس کے ہوا ہے یہ بات چیت درمیان اُن دونکے ہوئی تہی محمد بن کعب قرظی
کہتے ہین طلحہ بن شیبہ قبیلۂ بنی عبدالدار اور عباس بن عبدالمطلب و علی بن ابطالب نے باہم افتخار کیا عثمان
بن طلحہ نے کہا مین صاحب خانہ ہون کنجی اُسکی میرے پاس ہے مین اگر چاہون تو رات کو اندر کعبے کے رہا کرون
عباس نے کہا مین صاحب سقایہ ہون داروغگی زمزم کی کرتا ہون اگر چاہون رات مسجد مین بسر کرون علی نے کہا
مین نہین جانتا کہ تم کیا کہتے ہو مینے سب لوگون سے چہہ مہینے پہلے طرف قبلہ کے نماز پڑہی ہے اور مین
صاحب جہاد ہون اوسپر یہ آیت اوتری اسیطرح سدی نے بہی کہا ہے مگر اس لفظ سے کہ فخر کیا علی و عباس و
شیبہ بن عثمان نے حسن کا لفظ یہ ہے کہ نزول اس آیت کا حق مین علی و عباس و عثمان و شیبہ کے ہوا ہے
اُنہون نے اس باب مین بات چیت کی تہی عباس نے کہا مین دیکھتا ہون کہ مجھے سقایہ چہوڑنا پڑے گا حضرت
نے فرمایا تم اپنے سقایہ پر قائم رہو تمہارے لیے اوسمین بہتری ہے اس بارے مین ایک حدیث مرفوع بہی آئی ہے
نعمان بن بشیر نے کہا ایک مرد نے کہا کہ مجھے کچھہ پروا نہین کہ مین کوئی کام نہ کرون بعد اسلام کے مگر یہ کہ
حاجیون کو پانی پلاؤن دوسرے مرد نے کہا مین کچھہ پروا نہین کرتا کہ کوئی عمل بجا نہ لاؤن بعد اسلام کے مگر یہ کہ
آباد رکہون مسجد الحرام کو تیسرے شخص نے کہا جہاد راہ خدا مین افضل ہے ان تمہاری باتون سے عمر رض نے
اونکو گہڑکا اور کہا کہ مت اونچا کرو تم اپنی آوازون کو نزدیک حضرت کی منبر کے وہ دن جمعہ کا تہا لیکن جب ہم
جمعہ پڑہ چکین گے تو حضرت ص کے پاس جاکر پوچہین گے اوسپر یہ آیت اوتری رواہ عبدالرزاق دوسرا طریق
اس حدیث کا یہ ہے کہ نعمان بن بشیر نے کہا كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ
مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَعْمَلَ لِلّٰهِ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَسْقِيَ الْحَاجَّ وَ

وَقَالَ اٰخَرُ بَلْ عِمَارَةُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ اٰخَرُ بَلِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰکِنْ اِذَا صَلَّیْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَیْتُهٗ فِیْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ قَالَ فَفَعَلَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَاجِّ الخ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَابْنُ مَرْدُوْیَهْ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِیْ تَفَاسِیْرِهٖ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ نے انکار کیا برابری کا درمیان اعمال جاہلیت کے جنکی صورت خیر کی سی ہے گو اوس سے فائدہ مند نہ ہون اور درمیان ایمان و جہاد مومنین کے مشرکون کو سقایت و عمارت پر بڑا فخر تہا اور اسکو عمل مسلمین پر فضیلت دیتے تہے اللہ پاک نے صراحۃ نفی صلہ کی درمیان دونون فریق کے فرمائی اور تفاوت مراتب کا اور عدم تسویہ اونکا ظاہر کر دیا کہ وہ گروہ جو ساقی حاج و عامر مسجد حرام ہے کافر ہے اور یہ گروہ جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لایا ہے اور راہ خدا مین اوسنے جہاد کیا ہے مومن ہے اس نفی استوا سے نفی فضیلت ثابت ہوئی کیونکہ جس صورت مین کہ اعمال کفار کے برابر اعمال مومنین کے نہ ٹہیرے تو پہر بہتر ہونا اونکا بالاولے نہین ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تو بسبب اپنے ظلم یعنی شرک کے استحقاق ہدایت کا ہی نہین رکہتے ہین چہ جائے اسکے مسلمانون کی برابری کر سکین پہر فریق فاضل کی تصریح فرمائی اور اونکو اعظم درجہ نزدیک اپنے ٹہیرا کر فائز بتایا اور رحمت و رضوان جنات کی بشارت دی ایمان و ہجرت و جہاد کے مقابلہ مین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپون کو اور بہائیون کو رفیق اگر وہ عزیز رکہین کفر ایمان سے اور جو کوئی تم مین انکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہین گنہگار ستمگار **ف** بعضے شخص دل سے مسلمان ہین لکن برادری سے توڑ نہین سکتے کہ ظاہر مسلمان ہو جائین اونکا حال پہلے سے سمجہو انتہے اللہ نے کفار سے جدا ہونیکا حکم دیا گو وہ باپ بہائی کیون نہ ہون اور اونکی دوستی سے منع کیا جبکہ وہ کفر کو ایمان پر اختیار کرین اور اوسپر وعید اتاری کقولہ تعالی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ الاٰیۃ بیہقی نے عبد اللہ بن شوذب سے روایت کیا ہے کہ دن بدر کے

ابو عبیدہ بن الجراح کے باپ نے تعریف الٰہ کی کرنی شروع کی ابو عبیدہ اُس سے کنارہ کرتے تھے جب وہ بہت سا
زخمی ہوا تب ابو عبیدہ نے اسکا قصد کیا اور قتل کر ڈالا اوسپر یہ آیت اوتری لا تجد قوما الخ فتح البیان مین
کہا ہے کہ مراد دوست نہ پکڑنے سے بطانہ و یار بنانا ہے کہ تم اپنے بہید اونپر کہولو اور ہجرت کو چھوڑ کر اونکے ہمراہ
بود و باش کرو یہ خطاب ہے ساری مسلمانون کو اور یہ حکم تا قیامت باقی ہے دلیل ہے قطع ولایت پر درمیان
مومنین و کافرین کے مراد منع کرنا ہے ہر فرد کو افراد مخاطبین سے کہ وہ کسی فرد کے افراد مشرکین سے دوستدار نہ
بنین یہ نہی کسی طائفہ خاص کی دوستی سے نہین ہے کیونکہ یہ مفہوم اس لفظ سے دلالۃً ہے نہ عبارۃً ایک
گروہ اہل علم نے کہا کہ نزول اس آیت کا دربارہ ترغیب ہجرت و ترک بلاد کفر کے ہوا ہے سو یہ خطاب ہے اون
مومنون کو جو مکہ وغیرہ بلاد عرب مین تھے اونکو منع کیا ہے اس بات سے کہ آبا و اخوان کی محبت مین ساکن بلاد
کفر ہون اور بعض نے کہا کہ حمل اس آیت کا ہجرت پر مشکل ہے اسلیے کہ یہ سورت بعد فتح کے اوتری ہے اور
نزول مین ساری قرآن سے پیچہے ہے اقرب یہ ہے کہ یون کہا جائے کہ جب اللہ نے یہ حکم دیا کہ مشرکون سے بیزار ہو جاؤ
تو کہا کہ یہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے باپ بہائی سے جدا ہو جائے اوسپر اللہ نے فرمایا کہ قطع کرنا مرد کا
اپنے اہل و اقارب سے دین مین واجب ہے مسلمان کافر کا دوستدار نہین ہوتا ہے گو اُسکا باپ بہائی بیٹا
کیون نہو مجاہد نے کہا یہ آیت اگلی آیت سے ملی ہوئی ہے قصہ عباس و طلحہ مین اتری ہے جبکہ وہ ہجرت سے
باز رہے ابن عباس نے کہا جب حضرت صلعم نے حکم دیا کہ لوگ ہجرت کرکے مدینے مین آ رہین تو بعض لوگون کو
اہل و اولاد نے کہا ہم تمکو خدا کی قسم دیتے ہین کہ تم ہمکو برباد نہ کرو وہ لوگ رقت سے رہگئے ہجرت نکی اوسپر یہ آیت
آئی مقاتل نے کہا نزول اس آیت کا حق مین اون نو آدمیون کے ہوا ہے جو اسلام سے مرتد ہوکر مکے کو چلے گئے
اللہ نے مومنون کو اونکے موالات سے منع فرمایا اور یہ آیت اوتاری لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب
کا پہر اون لوگون پر حکم ظلم کا لگایا جنہون نے ایسے لوگون کو چاہا جو کفر کو ایمان پر دوست رکہتے ہین خواہ باپ ہون
یا بہائی معلوم ہوا کہ دوست کہنا اقربا اہل کفر کا اور اُن کے پاس رہنا ہجرت و جہاد چھوڑ کر اعظم ذنوب
واشد آثام سے ہے قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ تو کہہ
اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بہائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کمائے ہین اور سوداگری جسکے بند ہونے

سے تم ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ اور اوسکے رسول سے اور لڑنے سے اوسکی راہ مین تو راہ دیکھو جب تک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگونکو ف آخر حکم بھیجا کہ اس ملک سے کافر باہر ہون تب اکثر کافر مسلمان ہوئے انتہے اللہ نے وعید سنائی اونکو جنہون نے اہل و قرابت و عشیرہ کو اللہ و رسول و جہاد فی سبیل اللہ پر اختیار کیا کہ اگر یہ چیزین تمکو زیادہ عزیز ہین تو اب تم منتظر حلول عقاب و نکال الٰہی کے رہو زہرہ بن معبد عن جدہ کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت صلعم کے تہے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تہے عمر نے کہا واللہ یا رسول اللہ تم محبوب تر ہو مجھکو ہر شے سے مگر میری جان سے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ عمر نے کہا فَاَنْتَ الْاٰنَ وَاللہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فرمایا اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَانْفَرَدَ بِاِخْرَاجِهٖ الْبُخَارِیُّ جد زہرہ کا نام عبد اللہ بن ہشام ہے بخاری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ مومن نہین ہوتا کوئی تمہارا جب تک کہ دوست تر نہون مین اوسکو ماں کے باپ بیٹے اور سب لوگون سے ابن عمر کا لفظ مسموع مرفوع یہ ہے جب کروگے تم بیع عینہ اور پکڑوگے دم گاؤن کی اور راضی ہوگے تم کہیتی سے اور چھوڑ دوگے تم جہاد تو مسلط کریگا اللہ تم پر ذل یعنے ذلت و خواری کو دور نہ کریگا اوس ذل کو یہانتک کہ پہرو تم طرف اپنے دین کے رَوَاهُ اَحْمَدُ یہ حدیث شاہد ما قبل ہے فتح البیان مین کہا ہی عشیرہ کہتے ہین جماعت مجتمع کو جو ایک نسب وعقد وود کی ہو جیسے عقد عشرہ عشیرہ مرد کا اوسکے اہل و رشتہ دار قریب ہوتے ہین جو مل جلکر رہتے ہین خواہ دس ہون یا زیادہ یہ لفظ اسم جمع ہے اقتراف کے معنے ہین اکتساب یعنے کمائی کرنا تجارت وہ مال ہے جسکے بیع مین نفع ہو کساد سے مراد یہ ہے کہ اوس مال کی نکاسی نہو اسلیے کہ وقت بیع کا جاتا رہا بسبب ہجرت و جہاد و مفارقت وطن کے ابن مبارک نے کہا مراد تجارت سے اسجگہہ بنات و اخوات ہین اونکا کساد یہی ہے کہ وہ گہر مین پڑی رہجاوین کوئی اونکا خواستگار نہو لکن یہ تفسیر غریب ہے مراد مساکن سے وہ گہر ہین جنکو جی نے پسند کیا ہے اور اونمین رہنا بسنا چاہتے ہین اچھے اچھے مکانات و حویلیان ہین آرام کی ان شش چیزون کی محبت مین تارک جہاد و ہجرت ہوتے ہین مراد اس محبت سے حب اختیاری ہے نہ حب طبعی کیونکہ وہ ایک امر جبلی ہے اوسکا ترک کرنا ممکن نہین اور نہ اوسپر مواخذہ ہے اور نہ انسان مکلف ہے اوس سے تحفظ کرنے پہر آدام خدا سے عقوبت ہی یا قتال یا فتح مکہ اسمین بعد ہے کیونکہ نزول اس سورت کا بعد فتح مکہ کے ہوا ہے یا عقاب عاجل یا آجل ہے بہرحال اس آیت مین وعید شدید و تہدید عظیم ہے ابہام امر و عدم تصریح نے اوسکو زیادہ موکد کر دیا تاکہ دل ہر طرف جائے اور انواع عقوبات

مین تردد کرتے دیکی اسلیئے ہی کہ انہون نے لذات دنیا کو نعیم آخرت پر اختیار کیا اسبات سی کمتر کوئی شخص خالی پایا ہی
والہذا کہا ہے کے اِنَّهَا اَشَدُّ اٰيَةً نُعِيَتْ عَلَى النَّاسِ کشاف مین اسکی تفصیل کی ہے یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ
جب درمیان کسی مصلحت کے مصالح دین سے اور درمیان مہمات دنیا کے کچہہ تعارض واقع ہو تو اسوقت ترجیح
دین کی دنیا پر واجب ہے تاکہ دین سلامت رہے اللہ اون لوگون کو جو اسکی طاعت سے باہر اور بجا آوری امر و نہی سے
نافرمان ہین ہدایت نہین کرتا لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَ
ذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مدد
کر چکا ہے اللہ تمکو بہت میدانون مین اور دن حنین کے جب اترائے تم اپنی زیادتی پر پہر وہ کچہہ کام نہ آئی تمہارے
اور تنگ ہوگئی تمپر زمین ساتہہ اپنی فراخی کے پہر ہٹے تم پیٹہہ دیکر پہر اوتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے
رسول پر اور ایمان والون پر اور اوتارین فوجین جو تم نے نہین دیکہین اور ماردی کافرون کو اور یہی سزا ہے منکرون
کی پہر توبہ دیگا اللہ اسکے بعد جسکو چاہے اور اللہ بخشتا ہے مہربان **ف** فتح مکہ کے بعد حضرت صلعم نے سنا کہ
مکہ اور طائف کے بیچ کافر جمع ہین لڑائی کو حضرت صلعم اونپر چلے دس ہزار مسلمان ساتہہ تہے اول سے اور ہزار اہل
مکہ سے پہاڑون کے بیچ گذرا فوج کا تنگی سے تہا کم گذرنے لگے قوم ہوازن گردمین چہپی تہی جب تکے والے گذرنے
لگے وہ اونپر آگرے یہ اولٹے بہاگے حضرت صلعم کے ساتہہ والے بہی ٹلہر گئے حضرت صلعم پیادہ ہوکر جنگ کو مستعد
ہوگئے حضرت عباس نے بلند آواز سے پکارا انصار کو اوس آواز پہ مہاجر و انصار پہنچے تب لڑائی ہوئی اور
اللہ نے فتح دی اول کے مسلمانون نے کہا تہا کہ ہم تہوڑے کو بہت تہے مدد ملی ہے اب تو ہم دس ہزار ہین اللہ
نے اونکو ادب دیا تا اسباب پر نظر نہ رکہین پہر اون کافرون مین اکثر مسلمان ہوئے اتنی صحابہ نے کہا یہ پہلی
آیت ہی جو برات مین اوتری اللہ نے مومنون کو اپنا فضل و احسان جو انپر کیا تہا اور بہت سی جگہون
مین اونکو فتح دی تہی جہان جہان کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے لڑے تہے یاد دلایا اور ذکر کیا کہ یہ تائید و تقدیر طرف سے
اللہ کے تہی نہ انکی عدد و عُدد سے تاکہ وہ آگاہ رہین کہ نصر من عند اللہ ہوتی ہے کچہہ قلت و کثرت جمع پر موقوف
نہین ہے دیکہو تم دن حنین کے اپنی کثرت جماعت پر اترائے تہے معہذا وہ کثرت کچہہ کام نہ آئی بلکہ پیٹہہ پہیر کر
چلدیئے مگر تہوڑے لوگ جو ہمراہ حضرت صلعم کے رہ گئے پہر اللہ نے رسول و مومنین پر اپنی نصر و تائید اتاری

تاکہ وہ معلوم کرلین کہ فتح دینا نرے اللہ کا کام ہے اوسی کی مدد سے فیروزی حاصل ہوتی ہے اگرچہ جمع
قلیل ہو کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ابن عباس مرفوعًا
کہتے ہین کہ بہتر صحابہ چار ہین اور بہتر سرایا چار سو ہین اور بہتر لشکر چار ہزار ہین اور مغلوب نہین ہوتے بارہ
ہزار قلت کے سبب سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَكْثَمَ بْنِ الْجَوْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وقعہ حنین
بعد فتح مکہ کے ماہ شوال سنہ آٹھ ہجری مین ہوا تہا حضرت مکہ فتح کرکے جب بندوبست وہان کا کر چکے اور عام
اہل مکہ اسلام لے آئی اور حضرت نے اونکو مطلق العنان کردیا تو حضرت کو یہ خبر پہونچی کہ ہوازن لڑنے
کو ساتھ آپکے جمع ہوئے ہین اونکا امیر مالک بن عوف نضری ہے اور سارے ثقیف ہمراہ اونکے ہین بنو
جشم و بنو سعد بن بکر اور کچھہ متفرق لوگ بنی ہلال کے اور کچھہ بنی عمرو عامر و عون بن عامر بہی اونکے ہمراہ ہین
وہ مع اپنی سب عورتون اور بچون اور بکریون اور اونٹون کے بالکل آئے ہتے حضرت اونکی طرف مع
اوس لشکر کے جو فتح مکہ کے لیے آیا تہا اور وہ دس ہزار مہاجرین و انصار و قبائل عرب تہے باہر نکلے اور جو لوگ
مکے والے اسلام لے آئے تہے اور طلقا رہتے تہے دو ہزار نفر وہ بہی ہمراہ ہوئے جب دشمن کیطرف چلے تو درمیان
وادی کے جو مکہ و طائف کی بیچ مین تہا اور اوسکو حنین کہتے تہے وہان اول بغلس صبح مین لڑائی
ہوئی جبکہ یہ میدان مین اُترے تہے اور ہوازن کمین مین لگے تہے مسلمانون کو معلوم نہ تہا کہ وہ اونکی گہات
مین ہین یکایک تیر چلائے تلوارین کہینچین اور سبنے ملکر ایکبارگی حملہ کیا جیسے کوئی ایک آدمی حملہ کرتا ہو
یہ حملہ بحکم امیر کیا اُسوقت مسلمان پیٹھہ دیکر ہٹے جسطرح کہ اللہ نے کہاہے حضرت اپنے بغلہ شہبا پر سوار
تہے ثابت رہی اور اوسکو طرف دشمنون کے بڑہایا آپکے چچا عباس سیدہی رکاب پکڑی ہوئے تہی اور
دوسری رکاب ہاتہہ مین ابو سفیان بن حرث بن عبد المطلب کے تہی وہ اس خچر کو روکتے تہے کہ تیز نہ چلے اور
حضرت اپنا نام مبارک لیکر مسلمانون کو پکارتے تہے کہ ادہر آؤ کہان جاتے ہو اے اللہ کے بندو میری
طرف آؤ مین اللہ کا رسول ہون اسی حال مین یہ بہی ارشاد فرماتے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبْ آپکی ہمراہ قریب یکصد صحابی کے ثابت قدم رہے اور کسی نے کہاکہ قریب اسی صحابی کے
منجملہ اونکے ابو بکر و عمر و عباس و علی و فضل بن عباس و ابو سفیان بن حرث و ایمن بن ام ایمن و اسامہ بن
زید وغیرہم رضی اللہ عنہم تہے پہر حضرت نے اپنے چچا عباس کو کہ وہ بلند آواز تہے حکم دیا کہ خوب چلاکر

پکارو لے اصحاب شجرہ یعنے وہ لوگ جنہون نے نیچے درخت کے عدم فرار پر بیعت کی تہی چنانچہ اونہون نے پکارا
یا اصحاب السمرۃ اور کبہی یا اصحاب سورۃ البقرۃ کہا وہ یا لبیک یا لبیک کہنے لگے اور لوگ طرف حضرت کی رجوع لائی
یہانتک کہ کوئی آدمی جبکہ اُسکا اونٹ نہ پہرتا تو وہ اپنی زرہ پہنکر اوترپڑتا اور اونٹ کو چہوڑ دیتا اور خود پاس
حضرت کی آتا جب کچھ لوگ اسطرح پر فراہم ہوگئے تو حضرت نے اونکو حکم حملہ کرنیکا دیا اور ایک مٹہی خاک کی بعد
اللہ سے دعا کرنے اور مدد مانگنے کے اوٹھا کر طرف قوم کے پہینکی اور کہا اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ یعنے
اے اللہ اپنے وعدہ کو پورا کر کوئی انسان جماعت عدا کا ایسا باقی نہ رہا کہ وہ خاک اُسکی آنکہہ یا دہن مین نہ پہنچی
اور اُسکو لڑنے سے باز نہ رکہا ہو پہر اونکی شکست ہوئی مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور قتل کرنا اور پکڑنا
شروع کیا جب باقی لوگ پہر آئے تو سامنے حضرت ص کے قیدیون کو جمع پایا ابو عبد الرحمن فہری جنکا نام یزید بن
اسید یا یزید بن انیس یا کرز ہے کہتے ہین کہ مین ہمراہ حضرت ص کے تہا غزوہ حنین مین وہ دن نہایت گرم تہا
تو چلتے تہے ہم نیچے سائے درختون کے اوترے جب سورج ڈہل گیا مین نے اپنا خود سر پر رکہا اور گہوڑے
پر سوار ہو کر پاس حضرت ص کے آیا آپ خیمہ مین تہے مینے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقت کوچ
کا آیا فرمایا ہان پہر بلال کو پکارا وہ ایک درخت ببول کے نیچے تہے جسکا سایہ برابر ایک سایہ طائر کے ہوگا دیانسے
جہپٹ کر آئے اور کہا لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَاَنَا فِدَاءُكَ فرمایا پہر گہوڑا کس بلال نے زین اُٹہایا جسکا تنگ
چہال کا تہا اوسمین نہ کچھ اشر تہا نہ بطر یعنے تبختر و کبر جب وہ کس گیا تو حضرت سوار ہوئے اور ہم بہی سوار ہوئے
تیسرے پہر سے ساری رات تک صف بندی رہی جب دونو طرف کے سوار مقابل ہوئے تو مسلمان ہٹ گئے
جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ حضرت ص نے کہا اے اللہ کے بندو مین اللہ کا بندہ و رسول ہون
اے گروہ مہاجرین کے مین اللہ کا بندہ و رسول ہون پہر گہوڑے سے اوترکر ایک مٹہی مٹی لی جو شخص کہ مجہسے زیادہ
حضرت ص کے قریب تہا اوسنے مجہے خبر دی کہ وہ مٹی اونکے موہون پر مارکر فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اللہ نے اونکو
شکست دی یعلی بن عطا نے کہا مجہسے اونکے ابنا نے اپنے آبا سے یہ بات ذکر کی کہ اُنہون نے کہا کہ ہم مین
سے کوئی باقی نہ رہا اوسکی آنکہہ و دہن خاک سے بہر گیا اور ہمنے ایک آواز زنجیر کی سی درمیان آسمان و زمین
کے سنی جیسے کوئی لوہا لوہے کی طشت پر گرتا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ
النُّبُوَّةِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ دَاوُدَ الطَّیَالِسِیِّ جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے مالک بن عوف مع اپنے لوگون
کے طرف حنین سے نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے سے وہان پہنچ گئے تہے وہ لوگ جنگل کے تنگ

رستون مین اور درون سے کوہ مین تیار تہے حضرت صلعم اصحاب کے صبح کے اندہیرے مین اندر میدان کے آئے
یکایک سوار دشمنون کے ظاہر ہوئے یہ بات صحابہ پر سخت گذری لوگ بہاگنے لگے کوئی کسی کی طرف توجہ نہ
کرتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم داہنے طرف کو ہوگئے اور فرمایا اے لوگو میری طرف آؤ مین اللہ کا رسول ہون
مین محمد بن عبد اللہ ہون جب کچھ اثر نہ ہوا اور بعض بعض سے پیچھے چلے تو حضرت صلعم نے یہ حال لوگونکا
دیکھکر عباس سے فرمایا کہ تم چلاؤ اور کہو اے گروہ انصار اے اصحاب سمرہ اونہون نے کہا لبیک لبیک مرد اپنے اونٹ
کو پہیر نہ سکتا ناچار اپنی زرہ گردن مین ڈالکر تلوار و کمان لیکر طرف اُس پکارنے کے آتا یہانتک کہ قریب
سو شخص کے نزدیک حضرت صلعم کے جمع ہوگئے اور مقاتلہ ہونے لگا پہلی بار انصار کو پکارا تہا پہر خزرج کو یہ
لوگ جنگ پر بڑے صابر تہے حضرت صلعم اپنی سواری پر سے کھنچ تو قوم کو جہانک کے دیکھے فرمایا الآن حمی
الوطیس یعنے اب ہنگامہ حرب گرم ہوگیا تنور جنگ بہڑک اوٹھا واللہ جب باقی لوگ پہر کر پاس حضرت صلعم کی
آئے دیکھا کہ بہت سے قیدی سامنے آپ کے پڑے ہین بعض کو اللہ نے قتل کیا اور بہاگنے والی بہاگ گئے
اونکا مال اُنکی اولاد حضرت صلعم کو ملی رواہ محمد ابن اسحٰق صحیحین مین آیا ہے کہ ایک مرد نے براء بن عازب سے
کہا اے ابا عمارہ تم حضرت صلعم کو چہوڑکر دن حنین کے بہاگ گئے کہا لیکن حضرت تو نہین بہاگے ہوازن ایک
قوم تیرانداز تہی ہمنے جب اونکا مقابلہ کیا اور حملہ آور ہوئے تو انہون نے شکست کہائی لوگ لوٹنے پر گر پڑے
اونہون نے ہمکو تیرون پر دہر لیا اسیلیے لوگ بہاگے مینے حضرت صلعم کو دیکھا اور ابو سفیان بن حرث سفید خچر کی
لگام پکڑے ہوئے تہے اور حضرت صلعم فرماتے تہے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ابن کثیر کہتے ہین
یہ نہایت درجے کی بہادری ہے ایسے دن مین کہ لڑائی گرم تہی اور لشکر چلدیا تہا اور حضرت صلعم ایک ایسے خچر پر
سوار تہے کہ نہ جلد چلتا تہا اور نہ لائق کر و فر تہا اور نہ بہاگ سکتا تہا معہذا حضرت صلعم اُسکو ایڑ دیتے اور طرف
دشمن کے بڑہتے تہے اور اپنا نام مبارک ذکر کرتے تہے تاکہ جو کوئی آپکو نہ پہچانتا تہا وہ بہی پہچان لے صلوات
اللہ وسلامہ علیہ دائما الی یوم الدین یہ سب تہا مگر اللہ کے وثوق سے اور اُسپر بہروسا کرنے سے
کیونکہ حضرت صلعم جانتے تہے کہ عنقریب اللہ نصرت فرمائیگا اور رسالت کو پورا کریگا اور اپنے دین کو سارے
ادیان پر غلبہ بخشیگا واسطے اسکے اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ یعنے طمانینت و ثبات اوتارا
اور فرشتون کا لشکر بہیجا عبد الرحمن مولے ام برثن نے کہا مجہسے ایک مرد نے ہمراہ مشرکون کے تہا ذکر کیا
کہ جب ہمارا اور اصحاب حضرت صلعم کا سامنا ہوا یعنے دن حنین کے تو وہ اتنا بہی ہمارے لیے نہ ٹہیرے کہ جتنی دیر

بکریکا دودھ دوہتے ہین جب وہ چلا بیٹھا پر پیچھی سے ہم اونکو ہانکتے تہے تو ہم صاحب لغت لہ بیضا تک پہنچے تو
دیکھا کہ وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اونکے پاس کچھ لوگ سفید خوبصورت دیکھے آپنے فرمایا شَاهَتِ
الْوُجُوْهُ اِرْجِعُوْا یعنے جاو تمہارے منہہ کالے ہوگئے ہم سب نے شکست پائی ایک پر ایک لدید بہاگا یہ ماجرا
اس وقعہ کا ہوا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ ابن مسعود کہتے ہین ہم دن حنین کے ہمراہ حضرت کے تہے لوگون نے پیٹھہ پہیری
فقط اسی مرد مہاجرین وانصار ین سے ہمراہ حضرت ص کے رہگئے ہم آگے بڑہے ہم نے پیٹھہ نہین دی انہین لوگونپر
اللہ نے تسکین اوتاری اور حضرت ص اپنی خچر سفید پر آگے کو بڑہتے تہے زین خچر کا ڈہیلا پڑگیا گرنے کو ہوا مینے
کہا اِرْتَفِعْ رَفَعَكَ اللهُ فرمایا ایک مٹھی خاک اوٹہا دے مینے اوٹہا دی آپ نے وہ مٹھی اونکے منہہ پر ماری
اونکی انکہین خاک سے بہرگئین فرمایا مہاجرین وانصار کہان ہین مینے کہا یہ ہین فرمایا اونکو پکار مینے پکارا
وہ اپنے ہاتہون مین تلوارین لیے ہوئے آئے گویا آگ کے تارے تہے مشرکین پشت دیکر بہاگ کہڑے ہوئے رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ شیبہ بن عثمان نے کہا مینے دن حنین کے جب دیکھا کہ حضرت ص اکیلے رہگئے ہین تو اپنے باپ
چچا کو یاد کیا کہ علی وحمزہ نے اونکو قتل کیا تہا آج کے دن موقع ہے مین اونکا بدلا حضرت ص سے لیلون مین
چلا اور دہنے طرف سے حضرت کی آیا دیکھا عباس بن عبدالمطلب آپکے پاس کہڑے ہین ایک سفید زرہ پہنے
ہوئے گویا کہ چاندی ہے اور غبار کو حضرت ص سے دور کر رہے ہین مینے کہا یہ اونکے چچا ہین بہلا یہ کب انکی
مدد نہ کرینگے تب بائین طرف سے آیا دیکھا کہ ابوسفیان بن حرث موجود ہین مینے کہا یہ اونکے برادر عمزاد ہین
یہ بھی اونکو بے مدد نہ چھوڑینگے ناچار مین جانب پشت سے آیا اتنی ہی دیر تہی کہ ایک ہاتہہ تلوار کا لگاون
کہ ناگاہ ایک شعلہ آگ کا درمیان میرے اور اونکے اونچا ہوا گویا کہ بجلی ہے مین ڈرا کہ کہین مجہپر نہ گرے
مینے اپنا ہاتہہ آنکھہ پر رکہا اور اولٹے پاون پہرا حضرت ص نے التفات فرماکر کہا کہ اے شیبہ اے شیبہ میرے
پاس آ اے اللہ دور کر اس سے شیطان کو مینے آنکہہ اوٹہاکر آپکی طرف دیکھا وہ مجھکو میری آنکھہ وکان سے
زیادہ تر محبوب ہوگئے فرمایا اے شیبہ کافرونسے لڑ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ دوسرا لفظ شیبہ کا یہ ہے کہ مین دن حنین
کے ہمراہ حضرت ص کے نکلا واللہ مجھکو اسلام ومعرفت اسلام نے نہین نکالا تہا ولکن مینے غلبہ ہوازن کا
قریش پر نہ چاہا مین پاس حضرت ص کے کہڑا تہا مینے کہا ای رسولخدا مین ابلق گہوڑے دیکھتا ہون
فرمایا اے شیبہ اونکو نہین دیکھتا مگر کافر پہر اپنا ہاتہہ میرے سینہ پر مارا اور فرمایا اے اللہ ہدایت کر شیبہ کو پہر
دوسری بار مار کر یہی کہا اَللّٰهُمَّ اهْدِ شَيْبَةَ پہر تیسری بار ہاتہہ مارا اور یہی کہا کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ شَيْبَةَ واللہ

آپنے ہاتہ میرے سینہ پر سے نہ اوٹہایا تہا یہانتک کے ساری خلق خدا مین کوئی آپ سے زیادہ تر محبوب مجہکو نہ تہا
پہر باقی حدیث ملاقات مردم و شکست مسلمین و ندا عباس و استنصار رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہانتک کہ
مشرک مارے گئے بیان کی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ حضرتؐ کی تہا دن حنین کے اور لوگ قتال
کررہے تہے ناگاہ مین نے کالی کملی دیکہی کہ آسمان سے اوترتے ہین یہانتک درمیان ہمارے اوس قوم کے گری
وہ چیونٹیان تہین پہیلی ہوئی جسنے سارا جنگل بہر گیا قوم نے شکست کہائی ہمکو کچہہ شک نہین کہ وہ ملائک
تہے یزید بن عامر سوائی ہمراہ مشرکون کے دن حنین کے تہے پہر مسلمان ہوگئے سائب بن یسار نے اونسے
حال وسد کے رعب کا جو اللہ نے دل مین مشرکون کے ڈالا تہا پوچہا اونہون نے کنکرے اوٹہا کر طشت
مین مارے اونکی آواز ہوئی کہا ہم اپنے اندر مثل اسکے پاتے تہے صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ ولہذا اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہم نے رسول و مومنون
پر سکینہ اوتارا اور لشکر بہیجا جسکو تم نے نہین دیکہا اور کافرون کو بدلا اونکے کفر کا عذاب سے دیا واللہ اعلم
پہر بقیہ ہوازن کو توبہ نصیب ہوئی وہ مسلمان ہوکر آئے اور جعرانہ مین قریب مکہ حضرتؐ سے آملے یہ ماجرا
بعد وقعہ حنین کے بیس دن بعد ہوا حضرتؐ نے اونکو اختیار دیا کہ وہ اپنے قیدی لیجائین یا اپنا مال انہون
نے اپنے قیدی اختیار کیے وہ سب عورت بچے ملاکر چہہ ہزار تہے حضرتؐ نے اونکے قیدی پہیر دیے اور انکا مال
غنیمت کرنیوالون مین بانٹ دیا اور کچہہ لوگون کو طلقا مین سے واسطے تالیف قلوب کے اسلام پر زیادہ
دیا جسکو تفصیل کہتے ہین ایک ایک شخص کو سو سو اونٹ مرحمت فرمائے منجملہ اونکے جنکو سو سو اونٹ دیے
تہے ایک مالک بن عوف نضری ہین اونکو اونکی قوم پر عامل مقرر کردیا تہا جسطرح کہ وہ پہلے سے اونکی سردار
تہے مالک نے قصیدہ مدحیہ کہا اوسین یہ شعر بہی ہین ؎

مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِہٖ	فِی النَّاسِ کُلِّھِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٖ
اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ اِذَا اجْتُدِیْ	وَمَتٰی یَشَأْ یُخْبِرْکَ عَمَّا فِیْ غَدٖ
وَاِذَا الْکَتِیْبَۃُ عَرَّدَتْ اَنْیَابُھَا	بِالسَّمْھَرِیِّ وَضَرْبِ کُلِّ مُھَنَّدٖ
فَکَاَنَّہٗ لَیْثٌ عَلٰی اَشْبَالِہٖ	وَسْطَ الْھَبَاءَۃِ خَادِرٌ فِیْ مَرْصَدٖ

ف فتح البیان مین کہا ہے کہ اللہ نے اس آیت مین اپنی نعمت جو مومنون پر کی تہی یاد دلائی وہ مواطن
جنمین اللہ نے مسلمانون کی نصرت کی یوم بدر و قریظہ و نضیر ہے حضرتؐ کے غزوات جسطرح کہ صحیحین مین

زید بن ارقم سے آئی ہین انیس ۱۹ غزوے ہین حدیث بریدہ مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ منجملہ اونکے آٹھہ غزوات مین
خود مقاتلہ کیا اور ایک قول یہ ہے کہ جملہ غزوات و سرایا ۔ و بعوث ستر ہین اور کسی نے کہا انتہی حنین ایک
وادی ہے درمیان مکہ و طائف کے درمیان دونو کے اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے کما فی الخازن قتادہ نے کہا
وہانپر حضرت صؐ نے ہوازن و ثقیف سے قتال کیا ہوازن کے سردار مالک بن عوف تہے اور ثقیف کی عبد یالیل بن
عمرو یہ وقعہ ماہ شوال سنہ آٹھہ مین بعد رمضان کے ہوا اسمین فتحیاب ہوئے یہ قصہ کتب حدیث و سیر مین مفصل
مذکور ہے مسلمانون کو اپنی کثرت پر اسلیے عجب ہوا کہ وہ گیارہ یا بارہ ہزار تہے یا سولہ ہزار اور کفار چار ہزار
تہے قالہ السیوطی لکن شرح مواہب مین کہا ہے کہ وہ بیس ہزار سے زیادہ تہے مسلمان چار مارے گئے اور کافر ستر
اٹھے بالجملہ بعض نے یہ کہا تہا کہ ہم بسبب قلت کے آج مغلوب نہوینگے پہر وہ طرف اسی بات کے سونپ
دیے گئے یہ اترانا اونکا کچہہ کام نہ آیا سیرت شامی مین کہا ہے کہ جو لوگ حنین مین ثابت قدم رہے ایک سو تینتیس
مہاجر اور سٹستر انصار تہے زمین باوجود وسعت اطراف کی اسلیے اونپر تنگ ہوگئی کہ اونکے دل مین خوف و
بیم دشمن کا سما گیا تہا ابن منذر نے حسن سے روایت کیا ہے کہ جب اہل مکہ و مدینہ جمع ہوئے کہا اب ہم خوب
لڑینگے کہ ہم سب ایک ہوگئے ہین حضرت صؐ کو یہ کہنا اونکا ناپسند آیا اور اونکا اترانا مکروہ معلوم ہوا جب دشمن کا
سامنا ہوا بہاگ نکلے یہانتک کہ کوئی کسیکا مقابلہ نہ کرتا آخر رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احیاء عرب کو
پکارا اور کہا الیّ الیّ یعنے میری طرف آؤ کوئی اپنی جگہہ پر نہ تہمتا جگہہ چہوڑ کر چلدیتا تب انصار کیطرف التفات
کیا وہ ایک الگ طرف تہے اونکو پکار کر کہا یَا اَنْصَارَ اللّٰہِ وَاَنْصَارَ رَسُوْلِہٖ اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وہ آئے
گہٹنون کے بل ہوکر رونے لگے اور کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اِلَیْکَ وَاللّٰہِ پہر سر جہکا کر آنسو بہرلائے
اور تلوارین کہینچکر سامنے حضرت صؐ کے دشمنون کو مارنے لگے یہانتک کہ اللہ نے اونکو فتحیاب کیا بعض نے
کہا کہ عباس نے اونکو پکارا کان پر اونگلی رکہکر چلائے اونکی آواز ایسی بلند تہی کہ آٹھہ میل تک جاتی تہی
اللہ نے اپنی پیغمبر اور اہل ایمان پر سکینہ اوتارا اور اونکا ڈر جاتا رہا قتال مشرکین پر بعد پیٹہہ پہیرنے کے جرأت
کی اور حضرت صؐ ثابت قدم تہے جگہہ سے نہ ہلے بہاگنا کسکا مراد مومنین سے وہ لوگ ہین جو نہ بہاگے جمے
رہے یا بہاگے ہوئے یہی ظاہر ہے کہ مراد کل حاضرین ہین اسلیے کہ وہ بہی بعد ہزیمت کے پہر جم گئے اور خوب
لڑے اور مدد کی گنتی مین ملائکہ کے اختلاف ہے کسی نے کہا پانچ ہزار تہے کسی نے کہا آٹھہ ہزار کسی نے کہا
سولہ ہزار لیکن یہ تعداد بغیر طریق نبوت معلوم نہین ہوسکتی ہے پہر اسمین اختلاف ہے کہ فرشتون نے بہی لڑائی

مقاتلہ کیا یا نہین صحیح یہ ہے کہ ملائکہ نے سوا ان بدر کے قتال نہین کیا اونکا حاضر ہونا سوائے یوم بدر کے واسطے
تقویت و لہاسے اہل ایمان کے تہا تاکہ مشرکون کے دل مین رعب پڑے اگرچہ وہ اونکو نہ دیکہتے تہے بعض نے
کہا کہ کفار نے اونکو دیکہا تہا اور عذاب کفار سے قتل و اسیر و اخذ مال و گرفتاری ذریت ہی سدی نے کہا کچہ
تلوار سے مارے گئے اور چہہ ہزار عورت بچے قیدی مین آگئے اس سے زیادہ کوئی بڑی غنیمت ہاتہہ نہ آئی تہی کیونکہ
بارہ ہزار اونٹ اور بے گنتی بکریان اور سوا ان کے اور بہت مال تہا ولد الحمد اللہ نے کہا یہ جزا ہے
کفار کی دنیا مین علاوہ عذاب آخرت کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ
صٰغِرُوْنَ ۝ اے ایمان والو مشرک جو ہین سو پلید ہین پس نزدیک نہ آوین مسجد حرام کے اس برس کے بعد اور
اگر تم ڈرتے ہو فقر سے تو آگے غنی کریگا تمکو اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے اللہ ہے سب جانتا حکمت والا لڑو
اُن لوگون سے جو یقین نہین رکہتے اللہ پر اور نہ پچہلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور اُسکے رسول
نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ سب ایک ہاتہہ سے اور وہ بیقدر ہون

ف مسجد الحرام مین مشرک کو جانا حرام ہے بلکہ سارے حرم مین اور مسجد مین معاف ہے اور پلیدی انکے
دل مین ہے بدن پر نہین اور فقر سے ڈرتے ہو یعنے آمد و رفت موقوف ہوگی مشرکون کی تو معاملات
سوداگری بند ہونگے سو اللہ نے سارا ملک مسلمان کر دیا سب کاروبار جاری ہوا پہلے حکم ہوا کہ مشرکون سے
لڑو اور ملک سے نکالو اب حکم ہوا اہل کتاب سے لڑائی کا کہ یہ بہی دین حق سے منکر ہین اور اللہ کو اور آخرت
کو جیسے چاہیے نہین مانتے لیکن انسے جزیہ قبول کہا بشرطیکہ ادنے اعلے سب ذلیل ہو کر جزیہ دیا کرین
باقی عرب کے مشرک سے جزیہ ہرگز قبول نہین اور جہان کے مشرک سے حنفی پاس قبول ہے جزیہ ہر مہینے
مین پانچ آنے یا دس آنے یا سوا روپیہ موافق حال اور ذلیل رہنا یہ کہ سواری مین لباس مین راہ چلنے مین
ہتہیار باندہنے مین مسلمان کی برابری نہ کرین اور بہی بہت بندوبست ہین انتہی ما فی موضح قرآن ابن کثیر
کہتے ہین اللہ نے اپنے ایماندار پاک بندون کو دین و ذات مین حکم دیا کہ مشرکون کو جو دین مین پلید ہین
مسجد حرام سے نکالدو اب وہ بعد اوترنے اس آیت کے پہر قریب اوسکے نہ آئین یہ آیت سنہ نو مین اُتری تہی

والہذا حضرت ؐ نے علی مرتضےٰ کو ہمراہ ابوبکر صدیق اس سال روانہ کرکے حکم دیا کہ وہان جاکر پکار دین کہ اب کوئی مشرک
بعد اس سال کے حج خانہ نکرے اور کوئی ننگا گہر کا طواف بجا نلائے اللہ نے اس امر کو پورا کیا اور یہ حکم شرعًا وقدرًا
دیا جابر بن عبداللہ نے اس آیت مین کہا ہے مگر یہ کہ غلام یا اہل ذمہ ہو یہ روایت دوسری جہ سے مرفوعًا بہی
آئی ہے بلفظ لَا یَدْخُلُ مَسْجِدَنَا ھٰذَا بَعْدَ عَامِنَا ھٰذَا مُشْرِکٌ اِلَّا اَھْلَ الْعَھْدِ وَخَدَمَکُمْ
تَفَرَّدَ بِہٖ الْاِمَامُ اَحْمَدُ مَرْفُوْعًا وَالْمَوْقُوْفُ اَصَحُّ اِسْنَادًا اوزاعی کہتے ہین عمر بن عبدالعزیز نے لکھا تہا
کہ منع کرو تم یہود ونصارے کو مساجد مسلمین مین آنے سے باتباع نہی قول خدا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ اور عطا نے
کہا کہ سارا حرم مسجد ہے لقولہ تعالے فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا یہ آیت کریمہ دلیل ہے نجاست
مشرک پر جسطرح کہ صحیح مین آیا ہے اَلْمُؤْمِنُ لَا یَنْجَسُ یہی نجاست دین کی سو جمہور اسپر ہین کہ بدن وذات نجس نہین
ہے کیونکہ اللہ نے طعام اہل کتاب کو حلال کیا ہے ہان بعض ظاہریہ کا مذہب یہ ہے کہ انکے بدن بہی پلید ہین حسن نے
کہا جو کوئی اونسے مصافحہ کرے وہ ہاتہ دہو ڈالے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ خوف فقر پر وعدہ غنا دیا یہ اسلیے کہ لوگون
نے کہا تہا کہ ہمارے بازار بند ہو جائین گے اور ہماری تجارت جاتی رہیگی منافع حاصل نہونگے پہر ذلیل ہوکر
جزیہ دینے کا ذکر کیا یہ عوض ہوا اسکا جو کہ انکو خوف تہا قطع اسواق کا یعنے جب امر شرک قطع ہوا تو اہل کتاب
سے جزیہ دلوایا تاکہ جبر نقصان ہوجاوے ابن عباس ومجاہد وعکرمہ وسعید بن جبیر وقتادہ وضحاک وغیرہم نے
اسیطرح کہا ہے اللہ جانتا ہے مصالح کو اپنے امر و نہی مین حکیم ہے ولہذا انکو عوض مکاسب کے اموال جزیہ اہل کتاب
سے جو ذمی ہین دلوائے ؎

خدا گر بحکمت ببندد درے — کشاید بفضل وکرم دیگرے

چونکہ کتاب والے اپنے نفس الامر مین حضرت ؐ کے منکر تہے تو گویا انکا ایمان ساتہ کسی رسول نبی کے صحیح نرہا
بلکہ وہ تابع اپنی رائے وہوے وآبا کے ہین وہ بہی نہ اسلیے کہ وہ اللہ کی شرع ودین ہے کیونکہ اگر وہ اُس
کتاب پر جو انکے ہاتہ مین ہے ایمان رکہتے ہوتے تو یہ ایمان انکو طرف ایمان لانے کی حضرت ؐ پر کہینچ لاتا اسلیے
کہ سارے پیغمبرون نے حضرت ؐ کی بشارت دی ہے اور انکے اتباع امر کا حکم کیا ہے لیکن جب حضرت ؐ آئے
اور انہون نے انکار کیا اور وہ اشرف رسل تہے تو یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ متمسک بشرع انبیائے اقدمین
نہ تہے اسلیے کہ وہ شرع اللہ کے پاس سے آئی ہتی بلکہ وہ تو متمسک اپنی حظوظ واہوا وآرا وآباء کے ہین
اسلیے ایمان لانا انکا بقیہ انبیا پر کچہہ بکار آمد اونکے نہین ہے حالانکہ وہ سب انبیا کے سردار اور سب سے

افضل اور سب کے خاتم اور سب مین اکمل ہین اونہین کا انکار کیا ولہذا اللہ تعالے نے فرمایا قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ الخ یہ آیت کریمہ پہلا حکم ہے قتال کرنیکا ساتھہ اہل کتاب کے بعد تمہید امور مشرکین کے جبکہ لوگ دین خدا مین فوج کی فوج داخل ہوگئے اور جزیرۂ عرب کا امر مستقیم ہوچکا تب اللہ ورسول نے حکم قتال کا ساتھہ اہل ہر دو کتاب کے دیا یہ حکم سنہ نو مین نازل ہوا ولہذا حضرت صلعم نے درستی سامان کا حکم واسطے قتال روم دیا اور لوگون کو ملا کر یہ امر ظاہر فرمایا اور کچھہ لوگ طرف قبائل عرب کے جو گرد مدینہ منورہ کے رہتے تھے بھیجکر اونکو طرف اسلام کے بلایا چنانچہ قریب تیس ہزار نفر کے جو قابل جنگ تھے جمع ہوگئے اور کچھہ لوگ اہل مدینہ اور منافقین حوالی مدینہ حاضر نہ ہوئے اور یہ حکم اُس سال مین ہوا جو سال خشکی اور گرمی اور لو کا تہا اور حضرت صلعم بارادۂ قتال روم طرف شام کے نکلے اور تبوک مین جاکر اوترے اور وہان قریب بیس دن کے رہے پہر اللہ سے استخارہ واسطے رجوع کے کیا عام لوگ بسبب ضیق حال وضعف کے واپس پہرے چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ تعالے آئیگا یہ آیت کریمہ دلیل ہے اُس شخص کی جسکے نزدیک جزیہ نہین لیا جاتا ہے مگر اہل کتاب سے اور جو اونکے مشابہ ہین جیسے مجوس حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے مجوس ہجر سے جزیہ لیا یہی مذہب ہے شافعی و احمد کا اور امام ابو حنیفہ رحمہ نے کہا کہ سارے اعاجم سے لینا چاہیے خواہ اہل کتاب ہون یا مشرکین سب سے عرب سے اون مین نہ لیا جائے مگر اہل کتاب سے مالک کا قول یہ ہے کہ مقرر کرنا جزیے کا سارے کفار پر کتابی ہون یا مجوسی یا وثنی وغیر ذلک جائز ہے وَلِمَأْخِذِ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ وَذِكْرِ اَدِلَّتِهَا مَكَانٌ غَيْرُ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مراد ہاتھہ سے قہر وغلبہ ہے یعنے مقہور ومغلوب ہوکر اور ذلیل وخوار بنکر جزیہ ادا کرین اسی لیے اعزاز اہل ذمہ کا اور رفع اونکا مسلمانون پر جائز نہین ہے بلکہ اذلال وصغار اشقیا ہین جسطرح صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهٖ ولہذا حضرت عمر بن خطاب نے اونپر وہ امور شرط کیے تہے جو اونکے اذلال وتصغیر وتحقیر مین معروف ہین چنانچہ ائمہ حفاظ نے عبد الرحمن بن غنم اشعری سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا مین نے عمر بن خطاب کیطرف سے جبکہ اونہون نے نصارے اہل شام سے صلح کی یہ عہد نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ نَصَارٰى مَدِيْنَةِ كَذَا وَكَذَا اِنَّكُمْ لَمَّا قَدِمْتُمْ عَلَيْنَا سَاَلْنَاكُمُ الْاَمَانَ لِاَنْفُسِنَا وَذَرَارِيْنَا وَاَمْوَالِنَا وَاَهْلِ مِلَّتِنَا وَشَرَطْنَا لَكُمْ عَلٰى اَنْفُسِنَا اَنْ لَا نُحْدِثَ فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَلَا فِيْمَا حَوْلَهَا دَيْرًا وَلَا قَلَايَةً وَلَا كَنِيْسَةً وَلَا صَوْمَعَةَ رَاهِبٍ وَلَا نُجَدِّدُ

ما خرب ولا نحيي منها ما كان خططا للمسلمين وان لا نمنع كنائسنا ان ينزلها احد
من المسلمين في ليل ولا نهار وان نوسع ابوابها للمارة وابن السبيل وان ننزل من مر
بنا من المسلمين ثلثة ايام نطعمهم ولا نؤوي في كنائسنا ولا منازلنا جاسوسا ولا نكتم
غشا للمسلمين ولا نعلم اولادنا القرآن ولا نظهر شركا ولا ندعو اليه احدا ولا نمنع احدا
من ذوي قرابتنا الدخول في الاسلام ان ارادوه وان نوقر المسلمين وان نقوم لهم
من مجالسنا ان ارادوا الجلوس ولا نتشبه بهم في شيء من ملابسهم في قلنسوة ولا
عمامة ولا نعلين ولا فرق شعر ولا نتكلم بكلامهم ولا نكتني بكناهم ولا نركب السروج
ولا نتقلد السيوف ولا نتخذ شيئا من السلاح ولا نحمله معنا ولا ننقش خواتيمنا بالعربية
ولا نبيع الخمور وان نجز مقاديم رؤسنا وان نلزم زينا حيثما كنا وان نشد الزنانير
على اوساطنا وان لا نظهر الصليب على كنائسنا وان لا نظهر صليبنا ولا كتبنا في
شيء من طرق المسلمين ولا اسواقهم ولا نضرب نواقيسنا في كنائسنا الا ضربا خفيا
وان لا نرفع اصواتنا بالقراءة في كنائسنا في شيء من حضرة المسلمين ولا نخرج شعانين
ولا باعوثا ولا نرفع اصواتنا مع موتانا ولا نظهر النيران معهم في شيء من طرق المسلمين
ولا اسواقهم ولا نجاورهم بموتانا ولا نتخذ من الرقيق ما جرى عليهم سهام المسلمين
وان نرشد المسلمين ولا نطلع عليهم في منازلهم جب مین یہ کتاب لکھکر لایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے
اوسمین اتنا اور زیادہ کر دیا ولا نضرب احدا من المسلمين شرطنا لكم ذلك على انفسنا واهل
ملتنا وقبلنا عليه الامان فان نحن خالفنا في شيء مما شرطناه لكم ووظفنا على
انفسنا فلا ذمة لنا وقد حل لكم منا ما يحل من اهل المعاندة والشقاق انتهى كلام
ابن كثير رحمه الله **ف** فتح البیان مین کہا ہے شرک نجس ہین یعنے صاحب نجاست ہین کیونکہ
اونکے پاس وہ شرک ہے جو بمنزلہ نجاست کے ہے گویا عین پلیدی ہین بسبب خبث باطن کے ابن عباس نے
کہا اونکے عیان نجس ہین مثل سگ و خوک کے قتادہ و معمر وغیرہ نے کہا وہ موصوف ہین ساتھہ نجاست
کے کیونکہ طہارت و غسل نہین کرتے اور نہ نجاستون سے بچتے ہین یہ نجاسات اون سے لگی رہتی ہین مراد
مشرکین سے جگہہ بت پرست ہین نہ اور اصناف کفار اور بعض نے کہا بلکہ سارے انواع یہود و نصاری

وغیرہم ظاہریہ جو قائل ہین نجاست ذات کے اونکی دلیل یہی آیت ہے حسن بصری و حسن بن صالح و ابن عباس
نے کہا ہے مَنْ مَسَّ مُشْرِكًا فَلْيَتَوَضَّأْ یعنے جو کوئی کسی مشرک کو چہوئے تو ہاتہہ دہو ڈالے لکن جمہور سلف
خلف مع ائمہ اربعہ اسطرف گئے ہین کہ کافر نجس الذات نہین ہے اور حضرت صلعم کے قول و فعل سے عدم نجاست
ذات کی ثابت ہے کیونکہ اونکے برتنون مین کہایا ہے اور اونکا پانی پیا ہے اور اُس سے وضو کیا ہے اور انکو
اپنی مسجد مین اُتارا ہے اور یہی حق بہی ہے یہ جو فرمایا کہ وہ مسجد حرام سے نزدیک ہون یہ متفرع ہے اونکی نجاست
باطنی پر گویا مبالغہ ہے منع مین دخول حرم سے اور نہی مشرکون کی قربت سے راجع ہے طرف نہی مسلمانون کے
کہ وہ اونکو مسجد مین آنے نہ دین مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے یہ آیت مؤید ہے اسیکی سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ
بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کیونکہ مراد اسجگہہ حرم ہے کیونکہ اسرا حضرت صلعم کا گہر سے ام ہانی کے ہوا تہا اور بعض نے
کہا نفس مسجد حرام مراد ہے اس صورت مین دخول سارے حرم سے منع نہین کیا جائیگا رہے در مساجد سو اہل مدینہ کا
مذہب یہ ہے کہ ہر مشرک کو ہر مسجد سے منع کیا جاے اور شافعی کے نزدیک آیت عام ہے حق مین سارے مشرکون
کے اور خاص ہے ساتہہ مسجد حرام کے تو اور مسجدون مین آنے سے روکے نجاوین حضرت صلعم نے ثمامہ بن اثال کو
مسجد مین باندہا تہا اور وفد ثقیف کو وہان اُتارا تہا ابو حنیفہ رح کا قول بہی موافق شافعی رح ہے اور اتنا اور زیادہ
کیا ہے کہ داخل ہونا ذمی کا ساری مسجدون مین جائز ہے بغیر حاجت اور شافعی نے اسکو مقید بہ حاجت کیا ہے اور
قتادہ نے کہا کہ یہ بات ذمی کے لیے روا ہے نہ مشرک کیلیے حاصل یہ ہوا کہ بلاد اسلام حق مین کفار کے تین طرح ہین
ایک حرم اوسمین داخل ہونا اونکا کسی حال مین بہی درست نہین ہے ذمی ہو یا مستامن بدلیل ظاہر آیۃ شافعی و احمد
و مالک اسی کے قائل ہین اگر کوئی قاصد دار الکفر کا آئے اور امام حرم مین ہو تو اسکو اذن دخول حرم کا نہ دے
بلکہ خود امام اوسکے پاس نکلکر جائے یا کسی اور شخص کو بہیجدے کہ اسکی بات جا کر سنے یعنی باہر حرم سے دوسرا
حجاز اوسکی حد بیچ یمامہ و یمن و نجد و مدینہ منورہ ہے کہتے ہین کہ نصف مدینہ تہامی ہے اور نصف حجازی
اور بعض نے کہا کہ سب حجاز ہے ابن الکلبی نے کہا حد حجاز ما بین کوہ طی و طریق عراق ہے حربی نے کہا تبوک
حجاز ہے کفار کو داخل ہونا ارض حجاز مین اجازت لیکر درست ہے لکن تین دن سے زیادہ نہ ٹہیرے بدلیل احادیث
صحیحہ جو اس باب مین آئی ہین عمر بن خطاب سے مرفوعًا روایت کہتے ہین لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
حَتَّىٰ لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا پہر عمر نے اپنے عہد خلافت مین اونکو نکالدیا اور واسطے انکے تاجر کے تین دن کی میعاد مقرر
کی اور جزیرہ عرب اقصے عدن سے ریف عراق تک طول مین اور جدہ سے اطراف شام تک عرض مین ہے تیسرا سارے بلاد

اسلام اوسمین کافرکو اقامت کرنا عہد وامان و ذمہ کے ساتھ درست ہی لکن مسجدون مین نہ آوین مگر باجازت
مسلمان اور وہ بھی حاجت وضرورت کی صورت مین پہر یہ حکم کہ بعد اس سال کے مسجد حرام سے نزدیک نہوون
اسمین دو قول ہین ایک یہ کہ یہ حکم سنہ نو مین ہوا دوسرا یہ کہ سنہ دس مین ہوا یہی قول ہے قتادہ کا ابن عربی نے
کہا یہی صحیح ہے موافق مقتضای لفظ اور یہ قول کہ یہ حکم سنہ نو مین نازل ہوا تہا جس سال کہ اعلان کیا گیا نہایت
عجیب ہے لکن اسکا جواب دیا گیا ہے اسی طرح راجح یہ ہے کہ یہ نہی کچھہ مختص ساتہہ حج وعمرہ کے نہین ہے بلکہ ہر وقت
مین ہے خواہ موسم مناسک ہو یا نہ ہو اور تخصیص بعض اوقات کی ساتہہ جواز کے محتاج مخصص ہے پہر اللہ نے
فرمایا کہ اگر تمکو ڈر محتاجی کا ہوگا تو اللہ تمکو تو انگر کر دیگا تم یہ خوف فقر کا ناحق کرتے ہو ضحاک نے کہا اللہ نے انپر
دروازہ جنگ کا ساتہہ اہل فرس کے کہولدیا بقولہ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ الخ عکرمہ نے کہا اللہ نے اونکو غنی
کردیا ساتہہ ادرار طرز نبات وخصب ارض کے اور عرب مسلمان ہوگئے اور مکے مین مال و اسباب تجارت لائے
جسکے سبب سے انکو آسودگی حاصل ہوئی یا فئے سے غنی کر دیا مقاتل نے کہا اہل جدہ وصنعاء و جرش اسلام لے آئے
اور بہت سا غلہ مکہ مین لائے اللہ نے خوف فقر کا اہل مکہ سے دور کیا ضحاک و قتادہ نے کہا اللہ نے عوض اونکا
جزیہ سے کر کے تم انگر کر دیا قید مشیت اسلیے لگائی ہے کہ بندون کو چاہیے کہ اپنے ہر کلام متعلق زمانہ مستقبل مین
انشاء اللہ تعالےٰ کہا کرین اور دعا و تضرع سے نہ تہکین اور جانلین کہ غنا ہوعو بعض کو ہوتی ہے نہ بعض کو اور کسی
سال مین ہوتی ہے اور کسی مین نہین عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے وہ علیم حکیم ہے جو اوسنے چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا
وہ نہ ہوا پہر اللہ نے حکم قتال کا ساتہہ مشرکین وغیرہم کے دیا اور اسبات پر نص کی کہ اہل کتاب مومن نہین ہین یہود
اسلیے کافر ٹہیرے کہ اونہون نے اللہ کی کچھہ قدر نہ کی اور نہ اللہ کی صفات کمال کو پہچانا اور درمیان ایمان لانے
کے اللہ و رسول پر فرق کیا اور حق مین عزیر علیہ السلام کے غلو کیا اونکو اللہ کا بیٹا ٹہیرایا نصاریٰ کا کفر یہ ہے کہ
وہ حق مین مسیح علیہ السلام کے غلو کرتے ہین اور ثالث ثلاثہ بناتے ہین مجاہد نے کہا یہ آیت جب اتری کہ حضرت ؐ
او صحابہ کو حکم قتال روم کا ہوا چنانچہ اسی بنیاد پر غزوہ تبوک واقع ہوا کلبی نے کہا نزول اسکا حق مین یہود قریظہ
و نضیر کے ہے حضرت ؐ نے اونسے مصالحہ کر لیا یہ پہلا جزیہ تہا جو مسلمانون کے ہاتہہ آیا اور پہلی ذلت تہی
جو اہل کتاب کو مسلمانون سے پہونچی اور اللہ نے نص کی ہے اسبات پر کہ یہ لوگ ایماندار نہین ہین نہ آخرت پر
یقین رکہتے ہین اگرچہ بظاہر جنت و نار کو ثابت کرتے ہین اور بعض تو قائل بعث ارواح ہین نہ بعث اجسام
اور کہتے ہین کہ جنت مین کہانا پینا نکاح کرنا کچھہ نہ ہوگا سو اس اعتقاد کا آدمی مومن نہین ہوتا ہے گو وہ آپکو

سو ان سمجھے اسطرح محارم خدا و رسول کو یہ لوگ حرام نہین جانتے جیسے چربی خوک و خمر یا مراد تحریف توریت و
انجیل ہے یا تقلید احبار و رہبان اور مراد دین حق سے جسکو اونہون نے اختیار نہین کیا دین اسلام ہے جو ثابت
ناسخ سارے ادیان ہے مطلب یہ ٹھیرا کہ اونکا دین بعد بعثت خاتم النبیین ص باطل ہوگیا مراد کتاب والون سے اسجگہ
یہود و نصارے ہین اہل توریت و انجیل بالاتفاق بدلیل قولہ تعالے قُلْ یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی
تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ سو لفظ اہل کتاب سے یہی دونو فریق مراد ہوتے ہین اور جہان لفظ بنی اسرائیل
آتا ہے وہان فقط یہود مراد ہین اور جہان لفظ نصارے آتا ہے اُنسے فقط عیسائی مراد ہوتے ہین یعنی صاحب
انجیل ہین رہے مجوس سو وہ اہل کتاب نہین ہین بدلیل حدیث سُنُّوْا بِہِمْ سُنَّةَ اَہْلِ الْکِتَابِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ
مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَیَدُلُّ لَہٗ اَیْضًا قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ
مِنْ قَبْلِنَا یہ تصریح ہے اس بات کی کہ مجوس یعنی پارسی اہل کتاب نہین ہین پہر جزیہ کو غایت عقوبت ٹھیرایا جزیہ اُس مال کا
نام ہے جو معاہد کے ذمہ ہر سال واسطے تحقیر و اذلال کے لگایا جاتا ہے جسکو آجکل ٹکس بولتے ہین ہاتھ سے دینے
کے یہ معنے ہین کہ بزور اُنسے لیا جاتا ہے یا وہ خود لیکر ہاتھ مین رکہکر پیش کرتے ہین کسی اور کی معرفت نہین
دیتے یا نقد ادا کرتے ہین نہ نسیہ یا یہ لینا تمہارا اونسے ایکطرح کا انعام ہے تمہاری طرف سے اونپر یا ہاتھ
کنایہ ہے انقیاد سے مطلب یہ کہ اُنسے یہانتک لڑو کہ وہ جزیہ بخوشی خاطر و انقیاد و بلا اکراہ ادا کرین اور جب
لینا جزیے کا زبردستی سے ٹھیریگا تو پہر عقد ذمہ باقی نہ رہیگا ائمہ ثلاثہ اور اونکے اصحاب و ثوری و اوزاعی و ابو ثور
کا مذہب یہ ہے کہ سوا اہل کتاب کے اور کسی سے جزیہ قبول نہین ہوتا اور مالک و اوزاعی کے نزدیک سارے اجناس
کفر سے جزیہ لیا جاتا ہے کوئی ہو کہین ہو قول اول سے مجوس داخل اہل کتاب ہین ابن منذر نے کہا مجھے اُنسے جزیہ
لینے مین کسیکا خلاف معلوم نہین علی بن ابیطالب نے کہا ہے مجھے حال مجوس کا سب سے زیادہ معلوم ہے اونکا پاس
ایک علم تہا جسکے یہ عالم تہے اور ایک کتاب تہی جسکو پڑہتے پڑہاتے تہے لیکن ایک جماعت حفاظ نے اس روایت
کی تضعیف کی ہے کما قالہ ابن القیم رح بخاری مین آیا ہے کہ عمر رض نے اخذ جزیہ مین مجوس سے توقف کیا
یہانتک کہ عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ حضرت ص نے مجوس ہجر سے جزیہ لیا ہے اور اہل بحرین سے
اور وہ بھی مجوس تہے اس سے ثابت ہوا کہ ہر سہ گروہ سے جزیہ لینا چاہیے اتفاقا اہل کتاب سے بنص قرآن
اور مجوس سے بنص سنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سُنُّوْا بِہِمْ سُنَّةَ اَہْلِ الْکِتَابِ اب رہا مقدار جزیے کا سو
اسمین اہل علم کا اختلاف ہے عطا نے کہا کچھہ مقدار نہین جو قول و قرار ٹھیر گیا ہو اوسکے موافق لیا جائے یہی قول

یحیی بن آدم وابو عبید وابن جریر کا ہے لکن ابن جریر نے یہ کہا ہے کہ اقل جزیہ ایک دینار ہے اور اکثر کی حد نہین
اور شافعی رح نے کہا کہ ہر غنی وفقیر پر جو کہ عاقل بالغ آزاد ہے ایک دینار ہے اس سے کم نہ لینا چاہیے یہی قول
ابو ثور کا بہی ہے شافعی رح نے کہا اگر ایک دینار سے زیادہ پر صلح کی ہے تو زیادہ لینا درست ہی جبکہ وہ بخوشی
خاطر مقدار زائد دین مالک نے کہا چار دینار ہین سونے والونپر اور چالیس درہم چاندی والونپر امین امیر
غریب برابر ہے اور اگر مجوسی ہے تو نہ زیادہ نہ کم ابو حنیفہ رح واصحاب ابو حنیفہ ومحمد بن حسن واحمد بن حنبل
رضی اللہ عنہم نے کہا کہ بارہ اور چوبیس واڑتالیس ہین اور بچے ودیوانہ وعورت پر بالاتفاق وجب نہین
حضرت ص نے جو خط معاذ کو وقت روانگی یمن کے لکہہ دیا تہا اوسمین ہر حالم یعنے بالغ پر ایک دینار لکھا تہا
اس قید سے عورت وصبی خارج رہے مگر ابن حزم نے بدلیل حالمۃ جو ایک روایت مین آئی ہے عورت پر بہی
وجب کہا ہی لکن یہ لفظ نزدیک حفاظ کے ثابت نہین ہے ولہذا اس مذہب کو ضعیف ٹہیرایا گیا ہی
اب رہا غلام سو اگر سید اوسکا مسلمان ہے تو بیر اوسپر بالاتفاق کوئی جزیہ نہین ہے اور سامرہ یہود ہے اسلیے
کہ وہ فرق کثیرہ مین منجملہ یہود کے صحابہ نے جب بہت سی شہر فتح کیے تو اونکو تسلیم جزیہ پر برقرار رکہا اسیطرح
ائمہ وخلفاء مابعد نے کیا رہے صابئہ سو ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ ایک بڑی امت ہی اکثر لوگ اونکے فلاسفہ ہین
اور اونکے مقالات مشہور ہین اُنسے بہی جزیہ لیا جاتا ہے کیونکہ یہ نسبت مجوس کے احسن الحال ہین جب مجوس
سے لیا تو اونسے بالاولے لینا چاہیے کیونکہ مجوس دین ومذہب مین اخبث الامم ہین اور بنو تغلب جاہلیت مین
نصرانی ہوگئے تہے وہ حکم مین نصارے کی ہین صاحب قوت وشوکت تہے جب اسلام آیا تو اُنہون نے جزیہ دینے
مین عار دیکہہ کر انکار کیا اسلیے اونپر دو چند صدقہ باندہا گیا عوض جزیہ کے غرضکہ وہ طوائف جن سے جزیہ لیا جاتا ہے
یہ ہین جس مقدار ومعاملہ پر اونسے مصالحت ہوگئی ہو وہی ٹہیک ہے اور یہود خیبر وغیرہم عموم آیت مین داخل
ہین کوئی مخصص انکا نہین آیا حضرت ص نے جو اُنسے اور یہود مدینہ سے جزیہ نلیا اوسکا سبب یہ تہا کہ اونکو مدینہ
سے نکال دیا تہا اور بعض سے قتال کیا وہ قتال قبل نزول حکم جزیہ کے ہوا تہا اور خیبر والون سے قبل نزول فریضہ جزیہ
کے مصالحت کر لی تہی اور یہ حکم تو سنہ نو ہجری مین آیا تہا اور رہے وہ لوگ جو سوا ان مذکورین کے ہین کہ اُنسے
جزیہ لینا چاہیے یا نہین بعد اسکے کہ اخذ جزیہ پر اہل کتابین ومجوس سے اتفاق ہی سو حنفیہ کہتے ہین کہ بت
پرستان عجم سے لینا چاہیے نہ بت پرستان عرب سے بدلیل حدیث مرفوع ابن عباس اُرِیْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً
تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّي الْجِزْيَةَ بِهَا اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ع اور مذہب امام مالک و

ابو یوسف کا یہ ہے کہ جزیہ عربی وثنی سے لیا جائیگا بدلیل حدیث بریدہ جو صحیح مسلم مین آئی ہے اوسمین فرمایا ہو
اِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ
فَاِنْ هُمْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جزیہ ہر کافر سے لینا چاہیے کیونکہ حدیث
مین کسی کافر کا استثنا نہین کیا ہے اور لفظ حدیث سے کوئی اختصاص جزیے کا ساتھ اہل کتاب کے نہین نکلتا ہے
اور حضرت کی فوج اور لشکر اکثر عرب کے بت پرستون سے لڑتے تہے اور عموم کفار سے جزیہ لیتے تہے بدلیل سنت اور
اہل کتاب سے بدلیل قرآن اور خود حضرت ؐ نے مجوس سے جو کہ آتش پرست تہے جزیہ لیا ہے اور انکو بت پرستون
سے جدا نہین سمجہا پہر جزیہ مین کچہہ سونا چاندی ہی لینا متعین نہین ہے بلکہ ہر قسم کا مال جو وہ رکہتے ہون کپڑا
ہتہیار لوہا تانبہ غلہ وغیر ذالک وہی لیا جا سکتا ہے حضرت ؐ کی سنت اسی طرح پر ہے چنانچہ اہل نجران سے حلے
وسلاح لیا تہا زر وسیم غرضکہ اندازہ جزیہ کا شرع مین اس طرح پر کہ کم وبیش نہ ہو اسکی جنس مقرر ہو نہین ہے۔ ہا
وقت اخذ کا سو جب سال گذر جائے تب واجب ہوتا ہے پہلے اس سے مطالبہ کرنا نہ چاہیے یہی قول ہے احمد و
شافعی کا اور نزدیک ابو حنیفہ رح کے اول سال مین لینا واجب ہے ماہوار کے حساب سے لیا جاے مگر حضرت ؐ
اور خلفا آخر سال ہی پر مطالبہ کرتے تہے اسیلئے یہی راجح اور موافق مقتضاے قواعد شریعت ہے عکرمہ نے کہا مراد
صغار یعنے ذلت سے یہ ہے کہ کہڑے ہوکر دے نہ بیٹھکر کسی نے کہا کہ پیادہ لائے نہ سوار ہوکر اور دیر تک لیے ہوے
کہڑا رہے پہر اسکو موضع اخذ تک کہینچ لایا جاوے کشاف مین کہا ہے کہ اسکا گریبان پکڑ کر کہینچین اور کہین کہ جزیہ
ادا کر اور ایک اوکے گہونسا اسکی پیٹہہ پر جڑین گو وہ دینے ہی کو آیا ہو ابن عباس نے فرمایا کہ اسکو گریبان پکڑ کر
لے چلین ایک آدہ لات مارین کسی نے کہا کہ داڑہی پکڑ کر دو ایک دہپ لگائین اور اس سے کہین ای دشمن
خدا خدا کا حق دے اسکے سوا اور بہت اقوال ہین جنپر کوئی دلیل دال نہین ہے اور نہ یہ معانی مقتضاے آیت ہین
اور نہ حضرت ؐ سے منقول ہین اور نہ صحابہ سے بلکہ صواب یہ ہے کہ مراد صغار سے یہ ہے کہ احکام خدا انکو اوپر التزام
جاری کیا جائے اور انسے جزیہ لیا جائے یہی خواری وزاری سب ہے شافعی بہی اسی کے قائل ہین اور منجملہ
صغار کے وہ عہد نامہ ہے جو عمر فاروق نے وقت صلح کے نصارے شام سے لکہوایا تہا اور اوپر گذر چکا
حافظ ابن القیم نے کہا ہے شہرت ان شروط کی اسناد سے بے نیاز کرتی ہے ائمہ نے ان شروط کو تلقی بالقبول
کرکے اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے اور انکی حجت لائے ہین اور ہمیشہ یہ شروط عمریہ انکی زبان پر اور کتابون
مین مذکور ہوتے رہے اور خلفا نے انکو جاری رکہا اور بموجب انکے عمل کرتے رہے بہر حال جن سے جزیہ لیا

جاتا ہے اونکو تکلیف غیر مقدور دینا نہ چاہیے اور نہ اونکو حبس کرے اور نہ عذاب دے ادائے جزیہ پر اور نہ مار پیٹے
ابو عبید کہتے ہین ہشام بن حکیم کا گذر ایک قوم پر ہوا جنکو فلسطین مین بابت جزیہ کے عذاب دیا جاتا تھا ہشام نے
کہا مین نے حضرت کو سنا فرماتے تھے اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا عیاض
بن غنم سے بھی اسیطرح مروی ہے اور زہری نے اسکو عروہ بن الزبیر سے بھی روایت کیا ہے جبیر بن نفیر نے
اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ عمر بن خطاب کے پاس بہت سا مال لائے کہا مین گمان کرتا ہون کہ تمنے لوگون کو برباد
کیا کہا واللہ ہمنے نہین لیا مگر آسانی سے فرمایا بلا سوط و لا نوط کہا ہان فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْ
ذٰلِکَ عَلٰی یَدَیَّ وَلَا فِیْ سُلْطَانِیْ علی بن ابیطالب نے ایک مرد کو عکبری پر عامل مقرر کیا اور اُس سے کہا دیکھ
اونکا گدہا اور گاؤ اور کپڑا اور کوئی جنس بابت خراج کے فروخت نکرنا بلکہ اونکے ساتھ نرمی کرنا اور خود سوئی والے سی
سوئی اور رسی والے سی رسی وغیرہ لیتے ابو عبیدہ نے کہا اونسے یہ امتعہ عوض قیمت دراہم جزیہ لیتے اونکو تکلیف
فروخت کی براہ نرمی و تخفیف نہ دیتے ولہذا حضرت نے معاذ کو حکم لینے معافری کا عوض دینار کے دیا تھا
یہ سب رفق تھا ساتھ اہل ذمہ کے تاکہ سامان اونکا فروخت نکیا جائے بلکہ جو قیمت مین دینا آسان ہووے اونسے
لیا جاوے اسباب مین سالہ افادۃ الامۃ فی احکام اہل الذمۃ تالیف سید محمد بن اسمعیل امیر یمنی رح نہایت جامع

ہے وَقَالَتِ الْیَہُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ذٰلِکَ قَوْلُہُمْ بِاَفْوَاہِہِمْ
یُضَاہِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَہُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۝ یہود نے کہا عزیر بیٹا ہے اللہ کا
اور نصاریٰ نے کہا مسیح بیٹا ہے اللہ کا یہ باتین کہتے ہین اپنے منہ سے ریس کرنے لگے اگلے منکرون کی بات کی مارے
اونکو اللہ کہانسے پھرے جاتے ہین ف یعنے اہل کتاب ہوکر مشرکون کی ریس کرنے لگے ابن کثیر نے کہا
یہ بہڑکاؤ اور ابہار نا ہے طرف سے اللہ کے اہل ایمان کو قتال مشرکین کفار پر یہود و نصاریٰ سے اونکے اس مقالہ شنیعہ
پر جو اونہون نے اللہ پر افترا کیا ہے یہود نے عزیر کو اللہ کا فرزند ٹھیرایا تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا سدی
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ شبہہ یہود کو اسطرح ہوا کہ جب عمالقہ بنی اسرائیل پر غالب ہوگئے اور اونہون نے علماء
بنی اسرائیل کو قتل کر ڈالا اور اونکے اکابر کو قید کر لیا عزیر باقی رہگئے وہ بنی اسرائیل اور ذہاب علم پر روتے تھے
یہانتک کہ اونکی پلکین گر گئین اتفاقاً گذر اونکا ایک عیدگاہ پر ہوا ایک عورت کو دیکھا وہ نزدیک ایک قبر
کے رو رو کر کہتی تھی وامطعماہ واکاسیاہ اونہون نے اُس سے کہا افسوس ہی تجھپر اس صاحب قبر سے
پہلے کون تجھکو روٹی کپڑا دیتا تھا اوسنے کہا اللہ فرمایا اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہ مریگا اوسنے کہا اے عزیر قبل

بنی اسرائیل کو کون علما کو علم سکھاتا تہا فرمایا اللہ اوسنے کہا پہر تم اوسپر کسلیے روتے ہو اونہون نے جان لیا
کہ ایک ایسی بات ہے جس سے اونکو وعظ کیا ہے پہر اونکو حکم ہوا کہ تم فلان نہر پر جاؤ اور نہا کر دو رکعت نماز پڑہو
تمکو وہان ایک بوڑہا آدمی ملیگا وہ جو کچہہ تمکو کہلائے سو تم کہا لینا اونہون نے جا کر یہی کیا شیخ کو وہان پایا
اوسنے کہا اپنا منہہ کہول اونہون نے منہہ کہولا اوسنے ایک چیز مثل انگر کے بڑے اونکے منہہ مین ڈالدی تین بار
اسیطرح کیا عزیر وہان سے پہرے سب سے زیادہ علم ساتہہ توریت کے تہی کہا اے بنی اسرائیل مین تمہارے
پاس توریت لایا ہون اونہون نے کہا اے عزیر تو جہوٹا آدمی نہ تہا عزیر نے اپنی ایک اونگلی پر قلم باندہکر ساری
توریت لکہدی جب لوگ اپنے دشمن سے فارغ ہوکر واپس آئے اور بقیۂ علما بہی پہر آئے تو ان لوگون نے
اونکو حال عزیر سے خبردار کیا اونہون نے نسخہائے توریت کو جو پہاڑون مین چہپا کر رکہے تہے نکالا اور انکی لکہے
ہوئے سے مقابلہ کیا سب صحیح پایا بعض جاہلون نے کہا کہ یہ کام جو عزیر نے کیا ہے یہ اسلیے کیا کہ یہ اللہ کا بیٹا ہے
نصاری حق مین مسیح علیہ السلام کے اسیطرح پر گمراہ ہوگئے کہ اونکو ثالث ثلاثہ ٹہیرایا اسلیے اللہ نے ان دونو گروہ کو جہٹلایا
اور فرمایا کہ یہ اونکے منہہ کی باتین ہین کوئی مستند اسبات کا نہین ہے سوا افترا و اختلاق و بہتان کے جیسے باتین اگلے
کافرون نے کی تہین ویسی ہی باتین یہ بہی بناتے ہین اور انہین کیطرح گمراہ ہین اللہ اونکو مارے یہ کہان بہکے ہین ابن
عباس نے کہا لعنہم اللہ کیف یضلون عن الحق وھو ظاھر ویعدلون الی الباطل فتح البیان مین کہا
ہے ظاہر آیت یہ ہے کہ یہ مقالہ سارے یہود و نصاری کا ہے اور کسی نے کہا یہ آیت عموم ہے لیکن معنے اسکے خصوص
مین کیونکہ قائل اسکے بعض اہل کتاب ہین نقاش نے کہا اب کوئی یہودی قائل اسکا باقی نہین ہے بلکہ قائل
اسکے منقرض ہوگئے یا ایک جماعت نے یہ بات حضرت م سے کہی تہی مگر آیت متضمن اس حکایت پر اتری اسلیے کہ
بعض کا کہنا لازم جمیع ہے نصاری نے جب دیکہا کہ مسیح مردون کو جلاتے ہین اور اونکا کوئی باپ نہین ہے
تو بات کہنے لگے مگر اوسے یہی کہ انہون نے یہ وصف انجیل مین پایا کہ کہین اونکو ابن انسان کہا ہے اور کہین ابن
اللہ چنانچہ کئی جگہہ اسمین یہ محاورہ موجود ہے لیکن یہ نہ سمجہے کہ یہ مقالہ بقصد تشریف و تکریم ہے یا تحریف
سلف و نیز ظاہر نہ ہوئی بسبب کسی غرض کے رازی نے کہا جسطرح لفظ خلیل کا حق مین ابراہیم علیہ السلام
کے بر سبیل شرف و کرامت آیا ہے اسیطرح لفظ ابن کا انجیل مین بطریق تشریف حق مین مسیح علیہ السلام کے
وارد ہوا ہے نصاری نے مبالغہ کیا اور ابن کی تفسیر بلفظ بنوت حقیقیہ کی جاہلون نے اس تفسیر کو قبول کر لیا
اور یہ مذہب فاسد اتباع عیسے علیہ السلام مین پہیل گیا اللہ نے فرمایا کہ یہ کہنا اونکا نری زبان سے ہے نہ کسی بیان و

یہ بات ہے جسطرح بت پرستون نے لات وعزیٰ ومنات کو اللہ کی بیٹیان کہا تہا ویسا ہی اونہون نے مسیح
کو بیٹا کہا یا جیسے کفار عرب فرشتون کو بنات اللہ کہتے تہے اوسیطرح کی بات اونہون نے کہی یا جسطرح اونکے اسلاف
نے عزیر کو فرزند خدا کہا تہا ویسے ہی انہون نے عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہا اللہ اونپر دعا سے ہلاک کی اور فرمایا
کہ یہ بعد وضوح دلیل واقامت حجت کے وحدانیت واحد احد بر حق سے طرف باطل کے پہرتے ہین تعالی اللہ عن

ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا ۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا
لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ ٹہیرا لئے ہین اپنے عالم و درویش خدا اللہ
کو چہوڑکر اور مسیح بیٹا مریم کا اور حکم یہی ہوا تہا کہ بندگی کرین ایک صاحب کی کسیکی بندگی نہین اوسکے سوا وہ پاک ہے
اونکے شریک بتانے سے **ف** اونکے عالم یا درویش جو اپنے عقل سے ٹہیرا دیتے وہ جانتے خدا کے یہان ہمکو
بیشک کارا ہو گیا اور یہ نہ خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہی جب تک وہ شرع سے سمجہکر کہے جب معلوم ہوا
کہ طمع سے کہا پہر وہ سند نہین منقول ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو جب دعوت حضرت […] شام کیطرف بہاگ گئے
جاہلیت مین نصرانی ہو گئے تہے انکی بہن اور ایک جماعت انکی قوم کی قید مین آگئی تہی حضرت […] نے انکی بہن پر منت
رکہی اور عطا کی اونے پہر اپنے بہائی کو رغبت اسلام مین دلائی اور کہا کہ تم پاس حضرت […] عدی مدینے مین آئے
یہ اپنی قوم کے سردار تہے انکی قوم طے تہی اونکے باپ حاتم طائی مشہور بکرم ہین لوگون نے […] چرچا کیا یہ پاس
حضرت ﷺ کے آئے اونکے گلے مین ایک صلیب چاندی کا تہا حضرت ﷺ اس آیت کو پڑہ رہے تہے عدی نے کہا
اونہون نے تو اپنے احبار و رہبان کو نہین پوجا فرمایا ان احبار و رہبان نے حلال کو اونپر حرام اور حرام کو حلال
کر دیا تہا اونہون نے انکی پیروی کی یہی انکی عبادت واسطے علماء و درویشون کے ہوئی اور فرمایا اے عدی
تیرا کیا نقصان ہے اگر تو اللہ اکبر کہے کیا تو جانتا ہے کوئی چیز اللہ سے بڑی ہے بہلا تجہکو کیا ضرر ہے کہ
تو لا الہ الا اللہ کہے کیا تو سوائے اسکے کوئی اور خدا جانتا ہے پہر اونکو طرف اسلام کے بلایا وہ مسلمان ہو گئے
اور شہادت حق ادا کی حضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی ظاہر ہوئی پہر فرمایا یہود مغضوب علیہم ہین اور نصاریٰ
ضالین رواہ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ جَرِيْرٍ مِّنْ طُرُقٍ وَهٰكَذَا قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَبَّاسٍ وَغَيْرُهُمَا فِيْ تَفْسِيْرِ الْاٰيَةِ اَنَّهُمُ اتَّبَعُوْهُمْ فِيْمَا حَلَّلُوْا وَحَرَّمُوْا معلوم ہوا کہ حلت و حرمت شرعیہ
نے کسی عالم یا درویش کے قول بے سند پر چلنا گویا اونکو خدا ٹہیرانا اور اونکی عبادت کرنا ہے اسی کو تقلید مذہب کہتے
ہین یہ بلا اس امت اخیر مین بہی آگہسی اصل اس بیماری کی یہود و نصاریٰ سے ہے اللہ نے ہمراہ اتخاذ احبار و رہبان

دار مسیح بن مریم کا بھی کہا یہ قرینہ واضحہ ہے اس بات پر کہ تقلید کسی عالم یا درویش کی دین خدا مین شرک ہوتی ہے
شرک کے لیے یہی کچھہ ضرور نہین ہے کہ کسی شخص کو خدا کہکر پوجے بلکہ جب کسیکے کہنے کے موافق کسی شی کو حلال حرام
سمجھہ لیا اور وہ قول اوسکا بلا سند کتاب و سنت تھا تو یہ مقلد اوسکا عابد اور وہ شخص اسکا معبود ٹھیرا چنانچہ
حدیث عدی و قول ابن عباس دلیل صریح ہے اس بات پر اسکی مثال فقہاء امت اسلام مین یہ ہے کہ ربا کا حرام
قطعی ہونا نص کتاب و حدیث سے ثابت ہے اور اللہ نے رباخواری کو اپنے ساتھہ و رسول کے ساتھہ محاربہ کرنا فرمایا
ہے اور حکم عام تحریم ربا کا بلا تخصیص وارد ہے اب جسنے کہا کہ ربا دار الحرب مین درست ہے اور دار الاسلام مین
حرام اوسنے صریح مخالف خدا و رسول کے کہا اب اگر کوئی عامی یا عالم اس قول کو قائل سے قبول کریگا اور فتوے
مذہب کا سمجھکر اوسپر عامل ہوگا تو وہ عابد اوس مفتی کا ٹھیرا اور مصداق اس آیت شریف کا ہوا اور اوسپر شرک
ثابت ہوگیا یہ مثال اس بات کی ہے کہ عالم کہنے سے حرام کو حلال سمجھہ لیا اور اس حلت حرام مین اوسکی پیروی کی
اسیطرح مثالین حلال کے حرام کر لینے کی بہت ہین یہ آیت شریف نص واضح ہے حرمت تقلید پر ساری قرآن
مین حکایات تقلید کی اہل کتاب و مشرکین سے کی ہے کیا کرے کہ ایک حرف بھی تمام کتاب اللہ و حدیث
رسول اللہ مین مفید ایجاب بلکہ جواز تقلید کا ہو اور جسکو یہ دعوے ہو کہ کسی آیت یا سنت صحیحہ سے ثبوت تقلید کا نکلتا
ہے وہ براہ مہربانی اوس آیت یا حدیث کو بلا تحریف غالین و تاویل جاہلین و انتحال مبطلین پیش کرے ہمپر شکر گذاری
اوسکی واجب ہوگی باقی رہے مقالات احبار و رہبان کے سو انکا اتباع کرنا اس حکم مین بعینہ مصداق آیت
باب و حدیث عدی بن حاتم کا بنا ہے جسکا جواب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ہم کسی عالم
یا درویش کے کہنے سے تقلید کو واجب جانین گے تو ہمنے اوسکو گویا رب ٹھیرایا اب ہم اور اہل کتاب اس باب
مین یکسان ہوئے مغضوب علیہ و ضال ٹھیرے عیاذا باللہ فتح البیان مین کہا ہے احبار جمع ہے حبر کی حبر
بکسر و فتح اول بمعنے عالم ہے رہبان جمع ہے راہب کی بمعنے درویش احبار یہود مین ہوتے تھے اور رہبان
نصاری مین آیت شریف کے معنی یہ ہین کہ یہود و نصاری نے اپنے عالمون و درویشون کی امر و نہی مین اطاعت
کی یہ اطاعت بمنزلہ سجدے کے ہوئی کہ اونکو اپنا ارباب ٹھیرایا ربیع کہتے ہین مینے اپنے باپ سے کہا یہ ربوبیت
کسطرح پر تھی کہا اکثر یہ ہوتا تھا کہ وہ لوگ اللہ کی کتاب مین کوئی بات مخالف قول احبار و رہبان پاتے
تو سمجھکے اونکے اقوال اخذ کرتے حکم کتاب اللہ کو قبول نہ رکھتے امام فخر الدین رازی نے تفسیر مین لکھا ہے کہ ہمارے
شیخ نے کہا مینے ایک جماعت مقلدہ فقہا کی دیکھی اونپر بہت کچھہ آیات قرآن کی بعض مسائل مین پڑھی انکی

مذاہب برخلاف ان آیات کے تہے اونہون نے ان آیتون کو قبول نہ کیا اور نہ انکی طرف ملتفت ہوئے اور میری
طرف متعجب ہوکر دیکہنے لگے یعنی ظواہر ان آیات پر باوجودیکہ ہمارے سلف سے خلاف اونکی روایت آئی ہو
کیونکر عمل ہوسکتا ہی تو اگر کما حقہ تامل کریگا تو اس بیماری کو لوگون مین اکثر اہل دنیا کے جاری ساری پائیگا دوسرا
قول تفسیر مین اس ربوبیت کی یہ ہے کہ جہال وحشویہ جب تعظیم مین اپنے شیوخ واکابر کے مبالغہ کرتے ہین تو طبیعت انکی
طرف حلول واتحاد کے مائل ہوجاتی ہے اور یہ شیخ جبکہ دنیا ودین سے برکنار ہوتا ہے تو اپنے اتباع واصحاب کو
حکم کرتا ہے کہ اُسکو سجدہ کرین اور کہتا ہے کہ تم سب میرے بندے وغلام ہو اور کچہہ باتین حلول واتحاد کی انکی
طرف القا کرتا ہے اور اگر کبہی اتفاق تنہائی کا ساتہہ کسی احمق کے ہوجاتا ہے تو اکثر دعوے ربوبیت کا کرنے لگتا ہے
سو جبکہ یہ حال اس امت مین مشاہدہ ہوتا ہے تو پہر ثبوت اسکا امم گذشتہ مین کیا بعید ہے غرضکہ یہ ربوبیت محتمل
ہے دو امر کو ایک یہ کہ اطاعت انکی خلاف حکم خدا ورسول مین کیجاوے دوسرے یہ کہ انواع کفر کو اون سے قبول
رکہا جائے سو یہ حرکات بجا لاسکتے ہین کہ اونکو ارباب ٹہیرایا گیا ہے پہر اللہ نے ذکر کیا کہ نصاریٰ نے مسیح بن
مریم کو اپنا رب ٹہیرالیا فتح البیان مین اس مقام پر تقریر استدلال کی رد تقلید پر آیت باب سے بہت حسن وجمال
کے ساتہہ کی ہے لوگ کہتے ہین کہ تفسیر ابو دو بہت خوب ہی اگر اسمین ذکر رد تقلید کا جابجا نہ ہوتا مین کہتا ہون
جو شخص واسطے بیان معانی کتاب اللہ کے متصدی ہوا اور وہ نیچے آیات اتباع کتاب اللہ کے جو مفید انکار
تقلید ہین نصاً ودلالۃً ذکر رد تقلید کا ترک کرے تو وہ بلاشبہ خائن ومخالف حکم خدا ہے پہر اسکو تفسیر لکہنا
ہی کیا ضرور ہے اللہ نے تو علماء پر یہ بات واجب کی ہے کہ وہ تبلیغ حق کرین اور کوئی حکم خدا لوگون سے
پوشیدہ نہ رکہین پہر ترک کرنا صراحت یا اشارت کا دربارۂ انکار تقلید وترغیب اتباع یعنے چہ سے

گویند رمز عشق مگوئید ومشنوید ۔ مشکل حکایتیست کہ تقریر مے کنند

خصوصاً جب کہ اخفا احکام کا بطمع جاہ یا بخاطر مردم کیا جاتا ہے تو ایسا شخص حکم اہل کتاب مین ہوجاتا
ہے یعنیہ اونہین لوگون کا شیوہ تہا کہ وہ تحریف وکتمان علم حق کیا کرتے تہے جسطرح کہ آیت رجم کو چہپا
دیا تہا یا صفات نبی آخر الزمان کو اب علماء دنیا دار وفقہائے نامدار نے یہی کام اختیار کیا بلکہ بعض جاہلون
نے یہ جرات کی ہے کہ تفسیر قرآن مین ایسے مواضع پر درپے اثبات تقلید ہوئے ہین یہ درحقیقت معارضہ ہے
قرآن کریم کا اور مقابلہ ہے رب کریم کا والعیاذ باللہ منہ فما اصبرہم علی النار اللہم ہادی الضال
ومرشد التائہ وموضح السبیل اہدنا الی الحق وارشدنا الی الصواب واوضح لنا منہج

الہدایۃ اسکے بعد اللہ نے فرمایا کہ اونکو کتب قدیمہ مین جو انکے انبیا پر اتری تہین یہی حکم تہا کہ نری اللہ کی عبادت
کرین یعنے نہ یہ حکم کہ اللہ کو چہوڑ کر اپنے علماء و مشائخ کو ارباب ٹہیراوین کہ یہ عین شرک ہے عدی بن حاتم نے کہا مین
پاس حضرت صلعم کے آیا آپ سورۂ برات مین آیت اب پڑہ رہے تہے فرمایا اما انہم لم یکونوا یعبدونہم و
لکنہم کانوا اذا احلوا لہم شیئا استحلوہ واذا حرموا علیہم شیئا حرموہ اخرجہ ابن سعد
وعبد بن حمید والترمذی وحسنہ وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ و
البیہقی فی سننہ من طرق سے ثابت ہے اور تفسیر مرفوع ہے آیت شریف کی اسکے ہوتے کسی
شخص کی تفسیر معتمد علیہ نہین ہو سکتی ہے جب اللہ کی نہر آئی تو اب عقل کی نہر سے کیا کام ہے سدی نے
کہا اونہون نے لوگون سے نصیحت چاہی اللہ کے کتاب کو پس پشت ڈالدیا ولہذا اللہ نے کہا وما امروا الا
لیعبدوا الہا واحدا یعنے حرام وہی شی ہے جسکو اللہ حرام کرے اور حلال وہی شے ہے جسکو وہ حلال فرماوے
اُسی کی شرع کا اتباع چاہیے اُسیکا حکم جاری ہے اللہ شرکا و نظرا و اعوان و ضداد وا ولاد سے منزہ ہے لا الہ الا
ہو ولا رب سواہ ۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو
کرہ الکافرون ۰ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ
المشرکون ۰ چاہتے ہین کہ بجہا دین روشنی اللہ کی اپنے منہہ سے اور اللہ ہے بغیر پورے کیے اپنی روشنی اور
پڑے برا مانین منکر اوسی نے بہیجا اپنا رسول ہدایت لیکر اور دین سچا تاکہ اوسکو اوپر کرے ہر دین سے اور پڑے
برا مانین مشرک ف یعنے جیسے کوئی پہونک سے چراغ بجہائے وہ چاہتے ہین اپنی جہوٹی باتون سے دین
اسلام کو نہ پہیلنے دین یہ دین سب سے اوپر ہے عقل کے نزدیک اور خدا کے نزدیک یعنے اس سے قریب ہی
سوا اور سے نہین انتے نور اللہ سے مراد وہ ہدایت و دین حق ہے جو اللہ نے حضرت صلعم کو دیکر بہیجا یہ نرے اپنے
جدال و افترا سے اطفاء اُس نور کا چاہتے ہین اونکی وہ مثل ہے جیسے کوئی سورج چاند کی روشنی پہونک مارکر
بجہانا چاہتے بہلا وہ کہین بجہ سکتی ہے اسیطرح جو نور کہ حضرت صلعم پاس سے اللہ کے لائے ہین وہ بے تمام
ظاہر ہوئے نہین رہ سکتا ولہذا اللہ نے بمقابلہ اونکے قصد و ارادہ کے یہ فرمایا کہ اللہ بے پورا کیے اُس نور
کے نہ رہیگا کافر برا مانتے ہین تو پڑے برا مانا کرین اصل معنے لفظ کفر کے چہپانا ہے کسی شے کا اسی لیے
رات کو کافر کہتے ہین کہ وہ سارے اشیاء کو چہپا لیتی ہے اور زراع کو بہی کافر بولتے ہین کیونکہ دانے کو زمین مین چہپاتا
ہے کما قال یعجب الکفار نباتہ مراد ہدی سے اخبار صادقہ و ایمان صحیح و علم نافع ہے اور مراد دین حق سے

اعمال صحیحہ مین جو دنیا و آخرت مین نفع دیتے ہین کل دین سے مراد سارے دین جہان بہر کے ہین جسطرح
کہ صحیح مین حضرتؐ سے آیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ مَشَارِقَہَا وَمَغَارِبَہَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ
مَا زُوِیَ لِیْ مِنْہَا حدیث قبیصہ بن مسعود مین فرمایا ہے سَتُفْتَحُ لَکُمْ مَشَارِقُ الْاَرْضِ وَمَغَارِبُہَا وَاِنَّ
عُمَّالَہَا فِی النَّارِ اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ وَاَدَّی الْاَمَانَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ تمیم داری سے مرفوعًا کہتے ہین لَیَبْلُغَنَّ
ہٰذَا الْاَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّیْلُ وَالنَّہَارُ وَلَا یَتْرُکُ اللّٰہُ بَیْتَ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ ہٰذَا الدِّیْنَ
یُعِزُّ عَزِیْزًا وَّیُذِلُّ ذَلِیْلًا عِزًّا یُعِزُّ اللّٰہُ بِہِ الْاِسْلَامَ وَذُلًّا یُذِلُّ اللّٰہُ بِہِ الْکُفْرَ یہہ تمیم داری کہتے
تہے قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِکَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ لَقَدْ اَصَابَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْہُمُ الْخَیْرُ وَالشَّرَفُ وَالْعِزُّ وَلَقَدْ
اَصَابَ مَنْ کَانَ کَافِرًا مِنْہُمُ الذُّلُّ وَالصَّغَارُ وَالْجِزْیَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ یعنے یہہ ارشاد حضرتؐ کا مینے اپنی گہر مین
دیکھ لیا کہ جو کوئی میرے گہر والون مین سے اسلام لایا اوسنے بہتری بزرگی عزت پائی اور جو کوئی انمین کافر رہا
وہ خوار و زار جزیہ گذار ہوا مقداد بن الاسود کا لفظ مرفوع یہہ ہے لَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ
اِلَّا اَدْخَلَتْہُ کَلِمَۃُ الْاِسْلَامِ یُعِزُّ عَزِیْزًا وَّیُذِلُّ ذَلِیْلًا اِمَّا یُعِزُّہُمُ اللّٰہُ فَیَجْعَلُہُمْ مِنْ اَہْلِہَا وَاِمَّا
یُذِلُّہُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ عدی بن حاتم کہتے ہین مین پاس حضرتؐ کے گیا مجہسے فرمایا ای عدی
اسلام لا تو سلامت رہیگا مینے کہا مین اہل دین مین سے ہون فرمایا مین تیرے دین کو تجہسے زیادہ جانتا ہون مینے
کہا آپ میرے دین کو مجہسے زیادہ جانتے ہین فرمایا ہان کیا تو رکوسیہ مین سے نہین ہے اور تو اپنی قوم سے
چہارم لیکر کہاتا ہے مینے کہا ہان فرمایا تیرے دین مین کب حلال ہے مینے اظہار خاکساری کیا فرمایا جس سبب
سے کہ تو اسلام نہین لاتا ہے وہ بہی مجہے معلوم ہے تو کہتا ہے کہ اس پیغمبر کے تابع وہ لوگ ہین جو ضعیف ہین
کچہ قوت نہین رکہتے عرب نے اونکو نکالکر پہینکدیا ہے بہلا تو حیرہ کو پہچانتا ہے مینے کہا مین نے اسکو نہین دیکہا
مگر سنتا ہون فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری کہ پورا کریگا اللہ اس کام کو یہانتک کہ نکلے گی
ایک ظعینہ یعنے زن مسافرہ حیرہ سے اور طواف کریگی اس گہر کا بغیر پناہ کسی شخص کے اور البتہ مفتوح
ہونگے خزانے کسرے بن ہرمز کے مینے کہا کسرے بن ہرمز کے فرمایا ہان کسرے بن ہرمز کے اور خرچ کیا جائیگا
مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے گا عدی بن حاتم کہتے ہین یہ ظعینہ ہے کہ حیرہ سے نکلکر بے کسی کی پناہ کے
طواف بیت اللہ کرتی ہے اور مین ان لوگون مین تہا جنہون نے کنوز کسرے بن ہرمز کو فتح کیا اور قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتہہ مین ہے جان میری کہ اب تیسری بات بہی ہوگی کیونکہ حضرتؐ نے فرمادی ہے رواہ احمد مین کہتا ہون

کہ اس تیسری بات کا وقت زمانہ مہدی موعود منتظر مین ہوگا یا زمانہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مین ہوچکا ہے کہ
کثرت فتوحات و اموال سے لینے والی مال کے ہاتھہ نہ آتے تھے یا زمانہ عمر بن عبد العزیز مین بھی اسی کے لگ بھگ
حال تھا واللہ اعلم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا لفظ مسموع مرفوع یون ہے لَا یَذْهَبُ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰی
تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِیْ
اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ الْاٰیَةَ اِنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ اِنَّهٗ سَیَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ رِیْحًا طَیِّبَةً فَیَتَوَفّٰی كُلَّ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ
مِنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْهِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یہ حدیث دلیل
ہے اس بات پر کہ حبت دین حق و ہدایت مطلق اپنی حد کمال کو پہونچ جائیگا تو پھر آخر زمانہ مین غلبہ کفر کا یہانتک ہوگا
کہ وہی بت پرستی سابق اور عبادات لات وعزے ہونے لگیگی اور ایک باد خوشگوار کے چلنے سے ہر ایماندار
مر جائیگا وہی لوگ باقی رہجائینگے جو اپنے باپ دادا کی چال پر چلینگے مقلد سلف ہونگے متبع ہے عبادت لات وعزے
کے گرم او گرفتاری دام شرک و کفر کی ہے تو یہ حالت اب موجود ہو چلی ہے کیونکہ شرک تقلید و شرک پیر پرستی
و گور پرستی نے ایک جہان کو اپنے جال مین پہانس لیا ہے اور ہنوز وہ اپنکو مسلمان جانتے ہین اور مومن
کہتے ہین اور جنکے جی مین کچھہ توحید و اتباع تہا وہ دنیا سے چل بسے الا ماشاء اللہ اور اگر مراد اس سے عبادت
لات وعزے بعینہا ہے تو یہ واقعہ قیامت کے مُنہ پر بعد زمانہ ظہور مہدی و نزول عیسے علیہ السلام کے
ہونیوالا ہے واللہ اعلم فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اس آیت باب مین ایک دوسری نوع اونکے ضلال و بُعد
کی حق سے ذکر فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ قصد کرتے ہین کہ اپنے اقاویل باطلہ سے ابطال حق کردین
حالانکہ وہ نرے کلمات ساقطہ و مجادلات زائفہ ہین یہ ایک تمثیل ہے اونکے حال کی ارادہ ابطال دین حق
و نبوت نبی صدق مین ساتھہ حال اُس شخص کے جو یہ چاہتا ہے کہ ایک نور عظیم پر جس سے دنیا روشن ہو گئی
ہے اور اندھیرا سارے جہان کا دور ہو گیا پہونک مارے تاکہ وہ چمک دمک او جالا اُسکا جاتا رہے سو یہ ہرگز
ہونیوالا نہین ہے مراد اس روشنی سے شرائع خدا و براہین ہدے ہین دلائل کا نام نور رکھا اسلیے کہ یہ راہ
صواب کی دکہاتے ہین جسطرح کہ چراغ سے رستہ دیکھکر چلتے ہین یہ دلائل حجت صحیحہ ہین صدق نبوت حضرت
پر اور کئی ایک امر ہین جیسے معجزات باہرات خارقہ عادات دوسرے قرآن عظیم یہ وہ معجزہ ہے کہ ابد تک
باقی رہیگا تیسرے دین اسلام کہ جسمین سوا تعظیم رب العلیا و امر و نہی الٰہی و تبری کے ہر معبود ماسوے اللہ کے

اور کچہہ نہین سو یہ سب امور نیرہ مجہ واضحہ ہین صحت رسالت حضرت ص پر جو کوئی چاہے کہ اپنے کذب و زور سے انکو دور
کرے وہ خائب و خاسر ہوگا اوسکی کوشش بیکار اوسکا عمل باطل ہے کیونکہ اللہ کو تو پورا کرنا اس نور کا منظور ہے گو کافر
اوس سے ناخوش ہون اونکی ناخوشی سے اتمام اس امر کا ناتمام نہین رہ سکتا ہے اللہ کو انکی کراہت کی کچہہ پروا نہین
ہے وہ خوش ہون تو کیا ناخوش ہون تو کیا وہذا بعد اسکے ذکر ارسال حضرت صلعم کا مع ہدیٰ و دین حق کے فرمایا اور
بیان اوسکے غالب ہونے کا سائر ادیان پر کیا وہ دین یہہ ہے کہ اللہ کی عبادت اسی دین کے موافق کیجائے اب کوئی دین
بخلاف اسلام نہین ہے لیکن بعض مواضع مین مسلمان اوسپر قاہر و ظاہر ہوگئے گو ساری مواضع مین غالب نہون
چنانچہ یہود پر قاہر ہوکر اونکو بلاد عرب سے نکالدیا بلاد شام پر ظاہر ہوکر نصاریٰ کا غلبہ پایا چنانچہ روم سے لیکر تا مغرب
مجوس کا ملک چہین لیا ترک و ہند کے بت پرستونکو پست کر دیا یہی حال سارے ادیان کا ہوا دنیا مین کوئی
ملک ایسا کم ہوگا بلکہ نہوگا کہ جہان اسلام نہین پہونچا تہوڑا یا بہت پہلے ملک امریکہ کی خبر لوگون کو نہ تہی اب جو
بعد چہہ سات سو برس سنہ ہجری کے اوس ملک پر سلاطین کا غلبہ ہوا تو وہان بہی آثار اسلام کے پائی پرانی مسجدین
نظر آئین و علی ہذا القیاس غرضکہ یہ روشنی دین حق کی ساری روئے زمین کے پردے پر پہونچ گئی کوئی سوخ اسکا انکار
نہین کرسکتا جو خبر غیب کی اللہ پاک نے اس آیت مین اور حضرت ص نے اپنی حدیثون مین دی تہی وہ جون کی تون
ثابت و واقع ہوئی وللہ الحمد اسپر بہی اگر کفار اسلام نہ لائین تو بجز بد قسمتی اور حرمان ابدی اور کیا ہے اور کسی نے
یون کہا ہے کہ وقوع اس خبر کا زمانہ نزول عیسیٰ و ظہور مہدی علیہما السلام مین ہوگا جبکہ سارے دین والے
دین اسلام مین داخل ہو جائینگے چنانچہ احادیث اسپر دلیل ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے تَهْلِكُ
فِي زَمَانِهِ الْمِلَلُ كُلُّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ شافعی رح نے فرمایا ہے اللہ نے اپنے رسول کے دین کو ساری دینون پر غالب کر دیا
اسطرح پر کہ ہر سننے والے پر ظاہر کر دیا کہ حق یہی ہے اور جو دین کہ برخلاف اس دین کے ہے وہ باطل ہے اور بعض نے
کہا حضرت ص نے انہین کو مقہور کیا یہانتک کہ طوعاً و کرہاً متدین بدین اسلام ہوگئے اور اہل اصنام کو یہانتک قتل و
قید کیا کہ بعض نے اسلام قبول کیا اور بعض نے جزیہ دینا قبول کیا اور انپر حکم اسلام کا جاری ہوا یہ ہے ظہور اس دین حق کا سارے ادیان پر
بعضے نے کہا ظہور اسکا کل ادیان جزیرہ عرب پر ہے اور یہ بات بحمدہ تعالیٰ بخوبی حاصل ہوگئی کہ وہان ایک کافر
تک بہی باقی نرہا کسی نے کہا مراد یہ ہے کہ اللہ نے حضرت ص کو ساری شرائع دین پر واقف و مطلع کر دیا یہانتک
کہ کوئی چیز آپ پر مخفی نرہی یا مراد ظہور اسکا ساتہہ حجت و بیان کے ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ ظہور
اوسکا حجت و برہان سے تو پہلے ہی سے تہا یہ وعدہ تو اوسکے وقوع کا ہے بہرحال اللہ نے اس دین کو

قاہر غالب ظاہر فرمایا اب اگر مشرک اس ظہور سے ناخوش ہین تو پڑے ہوا کرین پہلے ذکر کفر کا کیا تہا اب لفظ
شرک فرمایا اسمین دلالت ہے اسبات پر کہ پہلے اونہون نے ساتہ رسول کے کفر کیا تہا اب وس کفر کے ساتہ
شرک بہی ملا دیا وھذا اخر الایات التی امر علی بان یتاذن بھا فی موسم الحج پہر جب اللہ پاک نے ذکر حال اتباع احبار
ورہبان سے جنکو اونہون نے اپنا ارباب ٹہیرا لیا تہا فارغ پایا تو اب فکر متبوعین اور اونکے اغوا کا اپنے اراذل
کو کیا اور فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَیَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَ
یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیۡنَ یَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ
بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍۙ یَّوۡمَ یُحۡمٰى عَلَیۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰى بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ ؕ هٰذَا
مَا كَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡنِزُوۡنَ ۝ اے ایمان والو بہت عالم و درویش اہل کتاب کے
کہاتے ہین مال لوگون کا ناحق اور اٹکے ہین اللہ کی راہ سے اور جو لوگ گاڑ رکہتے ہین سونا اور روپا اور خرچ نہین
کرتے اللہ کی راہ مین سو انکو خوشخبری سنا دکہہ والی مار کی جسدن آگ دہکائینگے اوسپر دوزخ کی پہر داغینگے
اوس سے اونکے ماتہے اور کروٹین اور پیٹہین یہ ہے جو تم گاڑتے تہے اپنے واسطے اب چکہو مزہ اپنے گاڑنے کا۔
ف راہ خدا مین خرچ کرنا یہ ہے کہ زکوۃ اور قرض اور حقدار کا حق دیتا رہے انتہے سدی نے کہا احبار یہود
مین ہوتے ہین اور رہبان نصاری مین ہو کما قال کیونکہ احبار علماء یہود کو کہتے ہین کما قال تعالی لولا ینھٰھم
الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت اور رہبان عباد نصاری کو کہتے ہین اور انکے علما
قسیسین کہلاتے ہین کما قال تعالے ذلک بان منھم قسیسین ورھبانا مقصود تحذیر ہے علماء بد اور عابدین
گمراہ سے جسطرح کہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من فسد من علمائنا کان فیہ شبہ من الیھود و
من فسد من عبادنا کان فیہ شبہ من النصاری اور حدیث صحیح مین آیا ہے لترکبن سنن من
کان قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ قالوا الیھود والنصاری قال فمن اور ایک روایت مین فرمایا ہے فارس
والروم ومن الناس الا ھؤلاء یعنے اگر یہ لوگ مراد نہین ہین تو پہر کون لوگ مراد ہین حاصل اسکا بچانا ہے
تشبہ سے اونکے اقوال و احوال مین ولہذا اللہ پاک نے فرمایا کہ وہ لوگون کے مال ناحق کہا جاتے ہین اور اللہ کی
راہ سے روکتے ہین مطلب یہ ہوا کہ دنیا دین و منصب و ریاست سے حاصل کرتے ہین جسطرح کہ علماء یہود کو اہل
جاہلیت پر شرف تہا اور وہ اونکا خرچ اوٹہاتے تہے اور ہدایا بہیجتے اور انکے پاس مال ٹکس کا آتا جب اللہ نے
حضرت صلعم کو مبعوث کیا تو وہ بدستور اپنے ضلال و کفر و عناد پر اس طمع سے جمے رہے کہ وہ ریاسات اونکی باقی

ہین مگر اللہ نے نور نبوت سے اونکی شرف کو بجھا دیا اور وہ ریاسات اونکے سلب کر لیے اور عوض اسکے ذلت و
خواری دی وہ اللہ کا غصہ لیکر پہرے پہر باوجود اکل باطل کے لوگون کو اتباع حق سے روکنے حق کو باطل سے ملاتے
اور جو جاہل انکے تابع تہے اونپر یہ ظاہر کرتے کہ ہم تمکو طرف خیر کے بلاتے ہین حالانکہ یہ بات مطابق اونکے زعم
کے نہ تہی وہ تو بلانے والے تہے طرف آگ کے دن قیامت کو وہ مدد نہ کیے جائینگے پہر اللہ نے ذکر کنز کا
کیا یہ تیسری قسم ہے رؤس ناس سے کیونکہ لوگ محتاج ہوتے ہین عالمون عابدون کے اور اہل اموال پر عیال
ہوتے ہین سو جب انکا احوال فاسد ہوا تو لوگون کے حال بہی فاسد ہو گئے جسطرح کہ ابن مبارک نے کہا ہے

وَهَلْ اَفْسَدَ الدِّيْنَ اِلَّا الْمُلُوْكُ وَاَحْبَارُ سُوْءٍ وَّرُهْبَانُهَا

رہا کنز سو ابن عمر نے کہا ہے کہ یہ وہ مال ہے جسکی زکوۃ نہ دیجائے اور جس کی زکوۃ دیدے وہ کنز نہین ہے
اگرچہ سات زمینون کے نیچے کیون نہ ہو اور جو مال کہ زمین کے اوپر ہے مگر اوسکی زکوۃ نہین دیجاتی ہے
وہ کنز ہے یہی قول ابن عباس و جابر و ابو ہریرہ سے بہی مروی ہے عمر بن خطاب نے بہی اسی طرح
کہا ہے کہ جس مال کی زکوۃ دیدیگئی وہ کنز نہین ہے گو زمین مین مدفون ہو اور جسکی زکوۃ نہین دیگئی وہ کنز ہے
اوس سے صاحب مال کو داغ دینگے اگرچہ روئے زمین پر ہو بخاری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ یہ آیت قبل نزول
زکوۃ کے اوتری ہے جب زکوۃ نازل ہوئی تو اللہ نے اوسکو طہرت اموال ٹہیرایا یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز
کا عراک بن مالک نے کہا ہے کہ اس آیت کو آیہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً (لے اونکے مال مین سے زکوۃ) الآیہ نے منسوخ کر دیا ابو امامہ کہتے
ہین کہ حلیہ سیوف بہی از کنز ہے ہم تمسے وہی بات کہتا ہون جو مینے حضرت ؐ سے سنی ہے علی مرتضے نے کہا
چار ہزار اور جو اس مقدار سے کم ہو وہ نفقہ ہے اور جو مال اس سے زیادہ ہے وہ کنز ہے وھذا اغرب بلح
تقلیل زر و سیم و ذم تکثر مین احادیث کثیرہ آئی ہین علی مرتضے نے اس آیت مین کہا ہے کہ حضرت ؐ نے
فرمایا تَبًّا لِلذَّهَبِ تَبًّا لِلْفِضَّةِ تین بار اسیطرح فرمایا اصحاب پر یہ بات شاق گذری کہا پہر ہم کونسا مال جمع
کرین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹہیرو مین تمہارے لیے اس بات کو معلوم کرتا ہون حضرت ؐ سے کہا یہ امر آپ کے
اصحاب پر سخت گذرا وہ کہتے ہین ہم کونسا مال لین فرمایا زبان ذاکر قلب شاکر بی بی جو دین پر مدد کرے رَوَاهُ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ اسکو امام احمد نے بہی طریق ابو الہذیل سے روایت کیا ہے تیسری روایت نزدیک امام احمد کے
اس لفظ سے ہے قَلْبًا شَاكِرًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّزَوْجَةً تُعِيْنُ اَحَدَكُمْ عَلٰى اَمْرِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَحَسَّنَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اوتری مسلمانون پر گران گذری کہا ہم مین کوئی اپنی

اولاد کے لیے اب مال نہین چھوڑ سکتا عمرؓ نے کہا مین تم سے اس مشکل کو آسان کرتا ہون وہ چلے اونکے ساتھہ ثوبانؓ
ہوئے حضرتؐ کے پاس آکر کہا اے نبی اللہ آپکے اصحاب پر آیت سخت گذری فرمایا اللہ نے زکوٰۃ فرض نہین کی مگر اس
لیے کہ اوسکے سبب سے باقی مال تمہارے پاکیزہ ہوجائین اور میراث کو باقی اموال تمہارے مین فرض کیا
ہے عمرؓ نے تکبیر کہی پھر حضرتؐ نے فرمایا اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ الَّتِیْ اِذَا نَظَرَ
اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَرْدُوْيَه وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ شداد بن اوس مرفوعاً کہتے
ہین جب لوگ مال گاڑین تو تم یہ کلمات جمع کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ
اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا
وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ پھر جو لوگ مال گاڑ رکھتے ہین اونسے یہ بات فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ بطور تبکیت
کہی جاویگی واسطے تقریع و تہکم کے کما فی قوله ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ اَیْ هٰذَا اِيْذَاءُكَ وَهٰذَا الَّذِیْ
(یہ چکھہ تو ہی ہے بڑا عزت والا سردار)
كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ لِاَنْفُسِكُمْ اسی جگہہ سے یہ بات کہی گئی ہے کہ جو کوئی شخص کسی شے کو چاہتا ہے اور اسکو اللہ
کی طاعت پر مقدم کرتا ہے وہ اسی شے کے ساتھہ عذاب دیا جایگا اسیطرح یہ مالدار لوگ جنہون نے اللہ کی
رضا پر مال کو اختیار کیا ہے معذب بالمال ہونگے جسطرح کہ ابولہب لعنہ اللہ عداوت رسول خدا مین ساعی تھا اور اسکی
جورو اسکو اسکام پر مدد دیتی تھی وہ دن قیامت کے بہی اوسکے عذاب پر مددگار ہوگی اوسکے گلے مین ایک مونجھہ
کی رسی پڑی ہوگی وہ لکڑیان جمع کرکے آگ مین ڈالیگی اسی آگ سے ابولہب کو عذاب کیا جائیگا کہ یہ ابلغ ہے
عقاب مین اسیطرح یہ اموال جبکہ عزیزترین اشیا تھے نزدیک اپنے اربابکے تو وہان بہی ضرر اشیا ہونگے انہین آگ
مین تپا کر اون سے اونکے ماتھے اور کروٹین اور پشتین گرم کیجائینگی ابن مسعود نے کہا قسم ہے اس خدا کی جسکے
سوا کوئی معبود نہین ہے داغا نہ جائیگا کوئی بندہ جسنے مال گاڑا ہے اسطرح پر کہ کوئی دینار دینار کو اور کوئی
درم درم کو چھوئے ولکن اسکی کہال وسیع کیجائیگی ہر ایک دینار و درہم الگ الگ اوسپر رکہا جائیگا اسکو ابن
مردویہ نے ابوہریرہ سے مرفوعاً بہی روایت کیا ہے لیکن رفع اسکا صحیح نہین ہے طاؤس نے کہا مجھکو
یہ بات پہونچی ہے کہ کنز دن قیامت کے ایک سانپ ہوجائیگا اور پیچھے اپنے صاحب کے لگیگا یہ کہیگا مین تیرا
کنز ہون جو کچھہ اس سے پائیگا اسکو پکڑ لیگا ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین ہے کوئی مرد کہ نہین دیتا ہے

زکوۃ اپنے مال کی لکن بنایا جائیگا وہ اوس دن قیامت کے تختے آگ کے پہر داغا جائیگا اوس سے ماتہا اور کروٹ اور پشت اوسکی اوسدن مین جسکا مقدار پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ کیا جائے درمیان بندون کے پہر دیکہیے وہ رستہ اپنا طرف جنت یا دوزخ کے الحدیث بخاری نے اس آیت کی تفسیر مین زید بن وہب سے روایت کیا ہے کہ زید نے کہا میں گذرا ابوذر پر مقام ربذہ مین ہو امین نے پوچہا تم اس مین کیونکر اوترے کہا ہم شام مین تہے ہم نے یہ آیت پڑہی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ الخ معاویہ نے کہا یہ آیت ہمارے حق مین نہین ہے یہ نہین مگر حق مین اہل کتاب کے اِنَّھَا لَفِیْنَا وَفِیْھِمْ یعنے یہ آیت عام ہے سب کے حق مین ہے کچہہ خصوصیت اہل کتاب کی نہین ہی ابوذر نے سچ کہا اس لیے کہ عبرت واسطے عموم لفظ کے ہوتی ہے رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ اَیْضًا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ پہر درمیان میرے اور معاویہ کے قول مرتفع ہوا معاویہ نے میری شکایت عثمانؓ کو لکہی عثمان نے مجہکو لکہا کہ تم میرے پاس آجاؤ مین اونکے پاس آیا مین جب مدینہ مین پہونچا لوگ مجہپر جہرمٹ آتے تہے گویا اونہون نے اوسدن سی پہلے کبہی مجہکو نہ دیکہا تہا مینے اس امر کی شکایت عثمان سے کی کہا میرے قریب آؤ مینے کہا وَاللّٰہِ لَنْ اَدَعَ مَا کُنْتُ اَقُوْلُ ابن کثیر کہتے ہین مذہب ابوذر یہ تہا کہ نفقہ عیال سے زیادہ ذخیرہ کرنا مال کا حرام ہے وہ اسی کا فتوے دیتے تہے اور لوگون کو اسپر اوبہارتے اور حکم دیتے اور اسکی خلاف مین سختی کرتے معاویہؓ نے اونکو منع کیا اونہون نے نمانا تب اس ڈر سے کہ کہین لوگون کو ضرر نہ پہونچے اونکی شکایت امیر المومنین عثمانؓ کو لکہی اور کہا کہ آپ انکو یہان سے بلالین عثمان نے اونکو مدینے بلا بہیجا اور ربذہ مین اکیلا اوتار دیا انکا انتقال اوسی جگہہ ہوا یعنے خلافت عثمان مین معاویہ نے ایکبار ابوذر کا امتحان لیا کہ دیکہیے اونکا عمل موافق اونکے قول کے ہی یا نہین ایک ہزار دینار نزدیک اونکے بہیجے اونہون نے اوسی دن سب بانٹ دیے پہر اوس شخص کو جو کہ دینار انکے پاس لے گیا تہا بہیجا اوسنے جاکر کہا کہ معاویہ نے مجہکو تمہارے غیر کے پاس بہیجا تہا مین خطا سے تمکو دیگیا وہ دینار واپس کرو کہا افسوس ہے تجہکو وہ تو خرچ ہوگئے لکن جب میرا مال آئیگا تو مین تجہکو اوسمین سے اتنا ہی دیدونگا ابن عباس کا قول بہی یہی ہے کہ یہ آیت عام ہے سدی نے کہا یہ حق مین اہل قبلہ کے ہی احنف بن قیس کہتے ہین مین مدینے مین گیا ایکدن ایک حلقہ اشراف قریش مین بیٹہا تہا کہ ایک مرد درشت جامہ درشت بدن درشت چہرہ آیا اور حلقے پر کہڑے ہوکر کہا بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُحْمٰی فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَیُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَۃِ ثَدْیِ اَحَدِھِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ کَتِفِہٖ وَحَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَۃِ ثَدْیَیْہِ یَتَزَلْزَلُ قوم نے اپنے سر نیچے کر لیے مینے نہین دیکہا کہ کسی نے اوسکو کچہہ جواب دیا ہو جب وہ مرد پشت پہیر کر چلا مین اوس کے

لگا یہانتک کہ وہ جا کر پاس ایک ستون کے بیٹھ گیا مینے کہا تونے ان لوگون کو دیکھا کہ تیری بات اونکو بری لگی
کہا اِنَّ ھٰؤُلَاءِ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا صحیح بخاری مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے ابوذر سے فرمایا تہا مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ
عِنْدِیْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا تَمُرُّ عَلَیَّ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ
شاید یہی حدیث ابوذر کو باعث اس قول پر ہوئی ہوگی واللہ اعلم ابوذر کہتے ہین اِنَّ خَلِیْلِیْ عَھِدَ اِلَیَّ اَنَّ اَیُّمَا
ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ اُوْکِیَ عَلَیْہِ فَھُوَ جَمْرٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ حَتّٰی یُفْرِغَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ
احمد ابو سعید کا لفظ رفعًا یہ ہے اِلْقَ اللّٰہَ فَقِیْرًا وَّلَا تَلْقَہٗ غَنِیًّا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِیْ بِذٰلِکَ
قَالَ مَا سُئِلْتَ فَلَا تَمْنَعْ وَمَا رُزِقْتَ فَلَا تَخْبَأْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِیْ بِذٰلِکَ قَالَ ھُوَ
ذَاکَ وَاِلَّا فَالنَّارُ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ علی مرتضے رض کہتے ہین ایک مرد اہل صفہ مین
سے مرگیا دو دینار یا دو درہم چہوڑ مرا حضرت صلعم نے فرمایا یہ دو داغ ہین نماز پڑہو تم اپنے صاحب پر رَوَاہُ
احمد ابو امامہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد اہل صفہ سے مرگیا اوسکی ازار مین ایک دینار پایا حضرت صلعم نے
کہا ایک داغ ہے ایک دوسرا شخص مرگیا اوسکی کمر مین دو دینار پائے فرمایا دو داغ ہین رَوَاہُ اَحْمَدُ ثوبان حضرت صلعم
کے مولی نے کہا ہے نہین ہے کوئی مرد کہ مرے اور اوس کے پاس سرخ یا سفید ہو لیکن کریگا اللہ عوض ہر قیراط
کے ایک تختہ آگ کا جس سے اوسکو قدم سے ذقن تک داغ دیا جائیگا رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ ابوہریرہ کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ لَا یُوْضَعُ الدِّیْنَارُ عَلَی الدِّیْنَارِ وَلَا الدِّرْھَمُ عَلَی الدِّرْھَمِ وَلٰکِنْ یُوَسَّعُ جِلْدُہٗ
فَیُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ
تَکْنِزُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی اسکی سند مین سیف بن محمد ثوری کذاب متروک ہے **ف** فتح البیان کا بیان
فاتحہ سجلہ یون ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بہت سے عالم و درویش لوگونکا مال ناحق کہا جاتے ہین لفظ
کثیر دلیل ہے اس بات پر کہ تہوڑے لوگ وہ نہین ہین ایسے بہی ہین جو ایسا مال نہین کہاتے اور نہ حق کو باطل
سے ملاتے ہین بلکہ اپنے دین پر بغیر تحریف و تبدیل و میل الی الدنیا کے باقی ہین شاید یہ وہ لوگ ہونگے
جو کہ قبل بعثت حضرت صلعم کے تہے اخذ مال کو بلفظ اکل اسلیے تعبیر کیا ہے کہ مقصود اعظم جمع مال سے یہی اکل
ہے چندین شکل از برائے اکل باطل سے مراد وہ کتابین ہین جو اونہون نے لکہی ہین اللہ نے نہین لکہی ہین
ان کتابون کے حوالے سے لوگون کا مال لیتے ہین وذلک قولہ تعالی فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ
بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یا یہ معنے ہین کہ اخذ مال بوجوہ باطلہ کرتے ہین جیسے رشوت

تخفیف احکام مین اور مسامحت شرائع مین بعض نے کہا وہ لوگ نزدیک عوام کے یہ دعوے کرتے تھے کہ فوز برضاء خدا نہیں ہوتا ہے مگر ہماری خدمت و طاعت و بذل اموال سے ہماری رضاجوئی مین عوام و حشرات اونکے ان کا دب وابا طیل پر دہوکا کہاتے بعض نے کہا کہ توریت مشتمل تہی آیات والۂ علے بعثت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسکی تاویل وجوہ فاسدہ سے کرکے ان آیات کو محامل باطلہ پر محمول کرتے پہر کہتے کہ تقویت دین حق کی واجب ہے اور یہ تقویت جب ہی ہو سکتی ہی کہ فقہا رصاحب اموال کثیرہ ہون اور حمیہ عظیم رکہتے ہون اس طریق سے عوام کو بذل نفوس واموال پر اپنی خدمت مین او بہارتے یہ ہی وہ باطل جسکی ذریعے سے مال مردم کہا جاتے امام رازی فرماتے ہین وَهِيَ بِاَسْرِهَا حَاضِرَةٌ فِي زَمَانِنَا وَهُوَ الطَّرِيقُ لِاَكْثَرِ الْجُهَّالِ وَالْمُزَوِّرِينَ اِلَى اَخْذِ اَمْوَالِ الْعَوَامِّ وَالْحَمْقَى مِنَ الْخَلْقِ انتہیٰ یہ فقہا ر و شائخ مسلمین جو اس زمانے مین موجود ہین اکثر اکل مال مردم مین طریق باطل مقتدی احبار و رہبان اہل کتاب ہین اور ہر زمانے مین اس قسم کے مولوی و فقیر بے گنتی گذرے ہین رازی نے کہا جو کوئی احوال اہل ناموس و تزویر مین اس زمانے کے تامل کریگا وہ جان لیگا کہ یہ آیات نازل نہین ہوئی ہین مگر حق مین انہین حضرات کے اور شرح مین انہین کے احوال کے تو دیکہتا ہے کہ ایک اونمین کا یہ دعوے کرتا ہے کہ اسکو طرف دنیا کے کچھ التفات نہین ہے اور وہ ساری مخلوق سے تعلق خاطر نہین رکہتا ہے اور طہارت و عصمت مین مثل ملائکہ مقربین کے ہی لیکن جب کام پڑتا ہے تو ایک روٹی پر جان دیتا ہے اور نہایت درجے کی ذلت و خواری و دنارت اوسکے حاصل کرنے مین اوٹہاتا ہے انتہٰی کسی نے کیا خوب کہا ہے

عَجِبْتُ مِنْ شَيْخٍ وَمِنْ زُهْدِهِ ۔۔۔ وَذِكْرِهِ النَّارَ وَاَهْوَالَهَا

يَكْرَهُ اَنْ يَشْرَبَ فِي فِضَّةٍ ۔۔۔ وَيَسْرِقُ الْفِضَّةَ اِنْ نَالَهَا

مین کہتا ہون کہ جب رازی اپنے زمانے کے لوگون کے اسطرح شاکی وحاکی ہین جنکو صدہا سال کا زمانہ گذر گیا تو اب ہم اس زمانے کے لوگون کو جو قیامت سے لگ بہگ ہے کیا روئین اب تو عموم بلوے یہان تک ہو گیا ہے کہ جو مدعی خوش عقیدگی کے ہین اور بڑے عالم و دیندار یا عابد پرہیزگار کہلاتے ہین اور موحد صادق متبع واثق مشہور ہین اکل مال بالباطل مین وہ اہلدنیا اور بندگان درہم و دینار کے بہی کان کترتے ہین نعوذ باللہ من غضب اللہ آئندہ دیکہا چاہیے کیا ہوتا ہے اللہ کی راہ سے روکنا یہ ہے کہ دین اسلام اور ایمان لانے سے حضرت کے اور سچ پیر سے جو انکی شریعت مین قبل نسخ ثابت تہے بسبب اسکے کہ مال لوگون کا ناحق کہاتے ہین روکتے ہین ما گار نا سونے چاندی کا سو نزدیک معاویہ رضہ کے حال اہل کتاب کا ہے

اور نزدیک ابن عباس کے ذکر مسلمانون کا سدی نے کہا یہ آیت حق مین مانعین زکوۃ کے اوتری ہے
ابوذر نے کہا کہ اہل کتاب اور مسلمین دونون کے حق مین آئی ہے اولے یہ ہے کہ آیت کو حمل عموم پر کرین اسلیے
کہ لفظ اوسکا عام ہے اس سے ابن جریر نے کہا کنز ہر شے ہے جسکو جمع کرین اندر زمین کے یا پشت زمین پر کچھہ
مختص ساتھہ زر و سیم کے نہین ہے پہر جس مال کی زکوۃ دی ہے وہ نزدیک ایک قوم کے کنز نہین اور
نزدیک دوسری قوم کے کنز ہے بہت سے صحابہ جیسے عبدالرحمن بن عوف و طلحہ مال جمع کرتے اور اسمین تصرف
کرتے کوئی اونپر اعتراض جمع مال کا نہ کرتا اسلیے کہ اعراض کرنا جمع مال سے اختیار کرنا افضل کا ہے اور جمع کرنا
مباح ہے صاحب اقتنا ر پر کچھہ مذمت نہین آتی ضمیر يُنْفِقُونَهَا راجع ہے طرف فضہ کے اسلیے کہ فضہ اعم اغلب
ہے اور اسطرح کے ضمائر قرآن پاک مین کئی جگہہ آئے ہین جیسے اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا
لَكَبِيْرَةٌ وقوله تعالى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا کیونکہ نماز و تجارت اعم ہے اسکے سوا اور
وجوہ بہی بابت اس ضمیر کے لکھی ہین جنکا بیان فتح البیان مین ہے لفظ بشارت کا اطلاق فرح و غم دونو
مین آتا ہے ابوذر کہتے ہین مین پاس حضرت صلعم کے گیا آپ سایہ کعبہ مین بیٹھے تہے مجھکو دیکھکر فرمایا هُمُ
الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مینے کہا فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وہ کون لوگ ہین فرمایا هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا
اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ
اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَفَرَّقَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ مَوْضِعَيْنِ جباہ و جنوب و ظہور کو واسطے داغنے کے اسلیے خاص کیا
کہ الم ان جگہون مین سخت تر ہوتا ہے یا اسلیے کہ چارون طرف آگے پیچھے داہنے بائین داغ دیے جائینگے
اسلیے کہ جمال چہرے مین اور قوت پشت و پہلو مین ہوتی ہے اور انسان مال اسی جمال و قوت کے لیے طلب

کرتا ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً
كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ٥ مہینون کی گنتی اللہ کے پاس بارہ مہینے ہین اللہ
کے حکم مین جسدن پیدا کیے آسمان و زمین اونمین چار مہینے ہین ادب کے یہی ہے سیدہا دین سو اونمین
ظلم نہ کرو اپنے اوپر اور لڑو مشرکون سے ہر حال اور جانو کہ اللہ ساتھہ ہے ڈر والون کے ف ہمیشہ حکم
شرع مین برس ہے بارہ مہینے کا نہ کم اور نہ زیادہ دین ابراہیم ع مین چار مہینے حرام تہے ذیقعدہ ذی حجہ
محرم رجب کہ انمین لڑنا حرام تہا ملک عرب مین تاکہ لوگ دور و نزدیک سے حج و عمرہ کر سکین اب اکثر کے نزدیک

یہ حکم نہین اس آیت سے بہی نکلتا ہے کہ کافرون سے لڑنا ہمیشہ روا ہے اور آسمین ظلم کرنا ہمیشہ گناہ ہے ان
مہینون مین زیادہ لکن بہتر ہے کہ اگر کوئی کافر ان مہینون کا ادب مانے تو ہم بہی اوس سے ابتدا نہ کرین لڑائی کی
اسنے ابوبکرہ سے کہتے ہین حضرت صلعم نے اپنے حج مین خطبہ پڑہا فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ زمان پہر کر اوسی اپنی شکل پر آگیا
جسدن کہ اللہ نے زمین و آسمان کو بنایا تہا سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے اونمین سے چار ماہ حرمت والے ہین تین لگا
تار یعنے ذو قعدہ و ذو حجہ محرم اور رجب مضر درمیان جمادی و شعبان کے ہے پہر فرمایا یہ کونسا دن ہے ہمنے کہا اللہ و رسول
جانین حضرت صلعم خاموش رہے یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ اس دن کا کچہہ اور ہی نام رکہین گے سوا اسکے نام کے
پہر فرمایا کیا یہ دن نحر کا نہین ہے ہمنے کہا ہان پہر فرمایا یہ کون مہینا ہے ہمنے کہا اللہ و رسول جانین آپ چپ رہے
رہے یہانتک کہ ہمکو گمان ہوا کہ کوئی نام اسکا سوا اسکے نام کے رکہین گے فرمایا کیا یہ ذیحجہ نہین ہے ہمنے کہا
ہان فرمایا یہ کون شہر ہے ہمنے کہا اللہ و رسول جانین چپ رہے یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ اب کوئی نام اسکا رکہین
گے سوا اس کے نام کے فرمایا کیا یہ بلدہ نہین ہے ہمنے کہا ہان فرمایا تمہارے خون تمہارے مال مجھکو گمان ہے کہ
پہر کہا تمہاری آبروئین حرام ہین تمپر جیسے کہ یہ دن تمہارا حرام ہے اس مہینے اس شہر تمہارے مین اور قریب ہے
کہ ملوگے تم اپنے رب سے وہ سوال کریگا تم سے تمہارے اعمال کا خبردار جو تم پہر گئے بعد میرے گمراہ ہوکر بعض گردن
مارنے لگو بعض کی الا ہل بلغت سن لو کیا مینے پہنچا دیا اب چاہیے کہ جو یہان حاضر تہا غائب کو شاید
پہنچایا گیا زیادہ یاد رکہتا ہے سننے والے سے رواہ احمد والبخاری فی التفسیر وغیرہ مسلم ابن جریر
نے بہی اول حدیث کو ابو ہریرہ سے لفظ شعبان تک رفعاً روایت کیا ہے ابن عمر بہی اوسکے راوی ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین بمقام منی اوسط ایام تشریق مین یہ خطبہ پڑہا رواہ ابن جریر وابن
مردویہ نحوہ ابن عباس نے کہا اربعۃ حرم یہی چار ماہ مذکور ہین یہ ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ زمانہ اپنی شکل اول پر آگیا مراد اس سے تقریر و تثبیت امر ہے مطابق جعل الہی بغیر تقدیم و تاخیر و زیادت و نقصان
و نسی و تبدیل جسطرح کہ نحر مکہ مین فرمایا تہا کہ اللہ نے اس شہر کو حرمت دی ہے جسدن کہ آسمان و زمین کو پیدا کیا
سو وہ حرام ہے اللہ کی حرمت بخشنے سے قیامت کے دن تک اسیطرح اسجگہہ درباره استدارت زمان بہیئت سابق
ارشاد کیا بعض مفسرین و متکلمین نے اس حدیث مین کہا ہے کہ مراد اس استدارت زمان سے روز پیدایش ارض
و سماء ہے کہ اتفاق حج کرنیکا حضرت صلعم کو اس برس کے مہینے ذی حجہ مین ہوا اور عرب نسی کو ہو نکر بہت سے
سالون مین حج کرتے تہے بلکہ غیر ذی حجہ مین اور اونکو یہ گمان تہا کہ حج صدیق رض کا سنہ نو مین ماہ ذیقعدہ ہوا تہا

لکن اسمین نظر ہے جبکہ ہم نسی پر کلام کرین اس سے زیادہ غریب وہ بات ہے جسکو طبرانی نے بعض سلف سے روایت
کیا ہے کہ حج یہود و نصاریٰ و مسلمین کا ایک ہی دن یوم النحر کو سال حجۃ الوداع مین اتفاقًا واقع ہوا واللہ اعلم اسکے بعد
ابن کثیر نے شیخ علم الدین سخاوی سے وجہ تسمیہ شہور دوازدہ ماہ کو رسالہ مشہور فی اسماء الایام والشہور سے نقل کیا
ہے اوسکے ذکر مین اسجگہہ کچھہ زیادہ فائدہ نہین کتاب ہدایۃ السائل مین یہ بحث بہت بسط سے لکھی گئی ہے اور جاہلیت
کے نام بابت بارہ مہینون کے بیان کیے گئے ہین رجب کو طرف مضر کے اسلیے مضاف کیا کہ ربیعہ رجب کو درمیان
شعبان و شوال کے بتاتے تھے یعنے ماہ رمضان کو مضر کا کہنا کہ رجب مابین جمادی و شعبان ہے ٹھیک تھا اسلیے
حضرت صلعم نے اوسکو بیان کردیا کہ مراد ہماری ترتیب شہور مین رجب مضر ہے نہ رجب ربیعہ پہر تین مہینے لگاتار اور ایک
مہینہ اکیلا اسلیے ہا کہ ان مین مناسک حج و عمرہ ادا کیے جاتے ہین سو ذوالقعدہ اسلیے حرام ہوا کہ اوسمین لڑنے
سے بیٹھہ رہتے تھے ذی حجہ اسلیے حرام ٹہیرا کہ اسمین حج کرتے تھے اور ادا مناسک مین مشغول ہوتے محرم اسلیے حرام
ہوا کہ اوسمین اپنے دور دراز شہرون تک امن و امان سے پہر کر پہونچ جائین رجب وسط سال مین اسلیے حرام ہوا
کہ اوسمین زیارت خانہ کعبہ کرین عمرہ بجالائین اور جو کوئی اقصے جزیرہ عرب مین سے عمرے کو آئے وہ عمرہ کرکے
امن سے اپنے وطن کو پہر جائے اسکو دین قیم یعنے شرع مستقیم فرمایا کیونکہ اسمین بجاآوری اللہ کے حکم کی بابت
اشہر حرم کیجاتی ہے تو ان مہینوں مین اپنی جانون پر ظلم و ستم کرنا کہ چاہیے کہ یہ ابلغ و اکد ہے گناہ مین جسطرح
کہ معاصی بلد حرام مین مضاعف ہوتے ہین لقولہ تعالیٰ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ
أَلِيمٍ اسیطرح ماہ حرام مین آثام مغلظ ہوتے ہین ولہذا اس مہینے مین مذہب شافعی و طائفہ کثیرہ اہل علم مین دیت
غلیظ سقر کیجاتی ہے حق مین اوس شخص کے جسنے حرم مین کسیکو قتل کیا ہے یا ذو محرم کو مارا ہے ابن عباس نے
کہا تم ظلم نکرو اپنی جانون پر یعنے ان سارے مہینون مین کہ اسمین گناہ بسبب عظمت حرمت کی اعظم ہوتا ہے
اور عمل صالح کا اجر بہی اعظم ٹہیرتا ہے قتادہ نے کہا ظلم اشہر حرم مین باعتبار خطا و گناہ کے بہ نسبت اور مہینون
کے بہت بڑا ہوتا ہے اگرچہ ظلم ہر حال پر عظیم ہے لیکن اللہ جس امر کو چاہے اعظم کردے اللہ نے شہور مین سے
رمضان کو اور اشہر حرم کو چن لیا اور ایام مین سے یوم جمعہ کو اور راتون مین سے شب قدر کو سو تعظیم کرو تم اس
چیز کی جسکو اللہ نے معظم کیا ہے یہ تعظیم اہل فہم و اہل عقل کیا کرتے ہین محمد بن اسحق نے کہا ظلم کرنا ان مہینون مین یون
ہوتا ہے کہ اونکے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردے جسطرح کہ اہل شرک نے کیا تہا کیونکہ وہ نسی جسکو کرتے تھے وہ
زیادتی تھی کفر مین ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے علما مختلف ہین اسمین کہ ابتدا القتال شہر حرام مین منسوخ

ہے یا محکم قول اشہر یہ ہے کہ منسوخ ہے اسلیے کہ اللہ نے اسجگہہ ظلم نفس سے منع فرماکر حکم قتال مشرکین کا دیا ہے اور
ظاہر سیاق اسی کو مشعر ہے کہ یہ امر عام ہے اگر شہر حرام مین محرم ہوتا تو قید انسلاخ کی لگائی جاتی اور حضرت صلعم نے
محاصرہ اہل طائف کا شہر حرام مین کیا تہا وہ ذوقعدہ کا مہینہ تہا صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت صلعم ماہ شوال مین طرف
ہوازن کو نکلے جب انکو شکست دیکر اونکے اموال لیکر پہرے تو انہون نے طائف جاکر مورچہ باندہا حضرت صلعم
نے طائف پہونچکر اونکا محاصرہ چالیس دن تک کیا اور واپس آئے فتح نہ کی اس سے ثابت ہوا کہ یہ محاصرہ شہر
حرام مین تہا دوسرا قول یہ ہے کہ ابتدا قتال کی شہر حرام مین حرام ہے اور تحریم شہر حرام کی منسوخ نہین ہوئی
ہے بقولہ تعالے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وقال تعالی اَلشَّھْرُ
الْحَرَامُ بِالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ بِمِثْلِ مَا
اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ الآیۃ وقال تعالی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْھُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ یہ بات گذر چکی
کہ مراد اشہر حرم سے وہ چار مہینے ہر سال کے ہین نہ اشہر تسییر بنا بر احد القولین کے پہر یہ ارشاد کیا کہ مشرکون کو ہر حال
جسطرح کہ مارتے ہین وہ تمکو ہر حال مین قلیل تہییج وتحضیض سے ہے یعنے جسطرح کہ وہ تم سے لڑنے کو مجتمع ہوتے
ہین جبکہ حرب کرنا چاہتے ہین اسیطرح جب تم اونسے محاربہ کرنا چاہو تو اپنی جمعیت بہم پہنچاؤ یا یہ اذن ہر
مومنون کو قتال کرنیکا ساتہہ مشرکون کے شہر حرام مین جبکہ ابتدا لڑائی کی انکی طرف سے ہو کما قال تعالی
اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ بِالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ وقال تعالی وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی
یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْہِ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ الآیۃ یہی جواب ہے حضرت صلعم کے محاصرہ کرنیکا اہل طائف کو یہانتک
کہ مہینا حرام کا آگیا کیونکہ یہ حصار تتمہ تہا قتال ہوازن کا اور انکے حلاف ثقیف کا اونہین نے لوگونکو
جمع کرکے اور حرب کے لیے بلاکر ابتدا قتال کی تہی اب حضرت صلعم کو بہی قصد اونکا کرنا پڑا جب وہ طائف مین قلعہ گیر
ہوگئے حضرت صلعم نے اونکا اوتارنا قلعون سے چاہا ان لوگون نے ایک جماعت مسلمین کو مار ڈالا
یہ حصار چالیس دن یکسان رہا وہ منجنیق چلاتے رہے اسکی ابتدا شہر حلال مین ہوئی تہی پہر شہر حرام آگیا چند
روز تک حصار مستمر رہا پہر حضرت صلعم نے وہان سے کوچ کیا اسلیے کہ جو بات دوام مین معاف کیجاتی ہے وہ
ابتدا مین مغتفر نہین ہوتی وَھٰذَا اَمْرٌ مُقَرَّرٌ وَلَہٗ نَظَائِرُ کَثِیْرَۃٌ واللّٰہ اعلم **ف** فتح البیان کا
لفظ یہ ہے کہ اللہ نے اسجگہہ ایک دوسری نوع قبائح کفار کی ذکر فرمائی کہ جب ہمنے ہر وقت مین ایک حکم خاص
جاری کیا تو اونہون نے ان اوقات کو نسئی وکبیسہ سے بدل ڈالا اللہ کے یہان سال تمام کے

بارہ مہینے ہین محرم صفر ربیع الاول ربیع الآخر جمادی الاولی جمادی الآخرۃ رجب شعبان رمضان شوال ذو قعدہ
ذو حجہ یہ بارہ ماہ سال قمری کے ہوئے جو سیر قمر پر منازل مین دورہ کرتے ہین مسلمان انہین شہور عرب کا شمار
صیام و موافیت حج و اعیاد و سائر امور و احکام مین کرتے ہین ان مہینون کے تین سو چپن دن ہوتے ہین
اور سال شمسی عبارت ہی دورۂ آفتاب سے فلک مین اوسکے تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن ہوتا ہے سال
ہلالی اور شمسی مین دس دن کی کمی ہوتی ہے اوسی کمی کی وجہ سے کبہی حج و روزہ گرمی مین اور کبہی جاڑے مین
پڑتا ہے کتاب اللہ سے مراد قرآن ہے اس لیے کہ قرآن مین آیات دالہ حساب و منازل قمر پر موجود ہین یا
مراد لوح محفوظ ہے یا مراد حکم واجب ہے یہ آیت مبین ہے اس امر کی کہ ان مہینون کو اللہ ہی نے وضع کیا ہے
اور اونکے نام اس ترتیب معروف سے رکہے یہ ترتیب اوسدن سے ہے جسدن سے آسمان و زمین بنا ہی اور اجرام و ازمنہ
پیدا ہوئے اسی کو ساری انبیا لائے تہے اور اسی کے مطابق کتب نازل ہوتی رہے وہ شہور جو مصطلح عجم
و روم و قبط وغیرہم ہین اور کسی مہینے کو تیس دنکا اور کسیکو زیادہ اور کسیکو کم ٹہیراتے ہین سو اونکا کچہ
اعتبار نہین ہے ہر سال مین چار مہینے محترم ہین عرب جاہلیت مین اونکی حرمت و عظمت کرتے تہے اسلام
نے بہی اسکو برقرار رکہا بلکہ احترام و تعظیم کو بڑہا دیا ان مین حسنات و طاعات مضاعف و سیئات و ذنوب
اشد تر ہوتے ہین انکے حرمات کی ہتک کرنا نہ چاہیے یہی دین مستقیم ہے ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام
کا عرب نے اسکو بطور وراثت اون سے حاصل کیا تہا یا یہ حساب صحیح ہے اور یہ عدد مستوفی ہے یا یہ ایسا
حکم ہے کہ متغیر و مبدل نہین ہوتا ہے ان مہینون مین اپنے جانون پر ہتک حرمت یا ایقاع قتال سے
ظلم کرنا نہ چاہیے اکثر مفسرین اسکے قائل ہین اور بعض نے کہا ہے کہ ساری مہینے مراد ہین لیکن اول
اولی ہے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ قتال کرنا مشرکین سے واجب ہے اگر بعض نہ کرین تو پہر فرض
عین ہو جاتا ہے اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الۡکُفۡرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُحِلُّوۡنَہٗ عَامًا وَّ
یُحَرِّمُوۡنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوۡا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَیُحِلُّوۡا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ زُیِّنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ اَعۡمَالِہِمۡ
وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝ یہ جو مہینا ہٹا دینا ہے سو بڑہائی بات ہے کفر کے عہد مین گمراہی
مین پڑتے ہین اس سے کافر حلال گنتے ہین اسکو ایک برس اور ادب کا گنتے ہین ایک برس کہ پوری
کرلین گنتی جو اللہ نے رکہی ادب کی پہر حلال کرتے ہین جو منع کیا اللہ نے بہلے دکہائے ہین انکو اونکے
کام اللہ راہ نہین دیتا منکر قوم کو ف کافرون نے ایک یہ گمراہی نکالی تہی کہ اسمین لڑتے اسمین آجاتا

ماہ حرام اوسکو بنا دیتے کہتے اب کے برس صفر پہلے آیا محرم پیچھے آویگا تو ماہ حرام مین لڑتے اس حیلے سے
یہ اوسپر اللہ نے فرمایا نسئے ابن کثیر کہتے ہین یہ اللہ نے مذمت کی ہے مشرکون کی اونکے تصرف کرنے
پر اللہ کی شرع مین اپنے آرا فاسدہ سے اور بدل دینے پر اللہ کے احکام کو اپنے اہوا بارد سے اور اسپر
کہ اونہون نے اللہ کے حرام کو حلال کردیا کیونکہ اُن مین قوت غضبیہ و شہوانیہ و حمیت تہی اسلیئے اونہون
نے مدت تین ماہ کی بڑہا دی اور جو تحریم اُن مہینون مین تہی وہ اونکو قضائے مدعا وقتاً فوقتاً عدو سے مانع ہوتے
تہے لہذا قبل اسلام کے مدت تحلیل محرم نکالکر محرم کو صفر تک موخر کردیا تہا شہر حرام کو حلال اور شہر حلال
کو حرام ٹہیراکر چار ماہ کی مدت موافق کردی تہی ابن عباس نے کہا جنادہ بن عمرو بن امیہ کنانی ہر سال موسم
مین آتا اوسکی کنیت ابو ثمامہ تہی وہ پکار کر کہتا اِنَّ اَبَا ثُمَامَةَ لَا یُجَابُ وَلَا یُعَابُ اَلَا وَاِنَّ صَفَرَ
الْعَامِ الْاَوَّلِ حَلَالٌ لوگ اوسکو حلال کرلیتے وہ ایک سال صفر کو حرام کرتا دوسرے سال محرم کو فذلک
قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یعنے ایک سال محرم کو ترک کرتے تہے دوسرے سال اوسکو حرام ٹہیرا
لیتے ہین مجاہد کا لفظ یہ ہے ایک آدمی بنی کنانہ کا ہر سال موسم مین آتا ایک گدہے پر سوار ہوکر کہتا اِنِّیْ
لَا اُعَابُ وَلَا اُجَابُ وَلَا مَرَدَّ لِمَا اَقُوْلُ اِنَّا قَدْ حَرَّمْنَا الْمُحَرَّمَ وَاَخَّرْنَا صَفَرَ پہر سال آیندہ
آتا اور یہی طرح کہتا اور پکارتا اِنَّا قَدْ حَرَّمْنَا صَفَرَ وَاَخَّرْنَا الْمُحَرَّمَ یہ مطلب ہے اس آیت کا لِیُوَاطِئُوْا
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ یعنے چار ماہ کا حساب شہر حرام کو موخر کرکے اور اسیطرح حرام کو حلال ٹہیراکر حسب
کردیتے ابو وائل ضحاک قتادہ نے بہی اسی کے لگ بہگ کہا ہے نسی کی کیفیت میں ابن کثیر نے ذکر
کی ہین ابن عمر نے کہا حضرت عقبہ پر کہڑے ہوئے اللہ نے جتنا چاہا اوتنے مسلمان آپ کے پاس جمع ہوگئے
آپنے بعد حمد وثناء الٰہی کے آیت باب پڑہی اور فرمایا حرام کرتے تہے محرم کو ایک سال اور حلال کرتے تہے
صفر و محرم کو یہی ہے نسی امام محمد بن اسحق نے کتاب السیرة مین نسی مین کلام جید مفید حسن کیا ہے
اور کہا ہے کہ سب سے پہلے جسنے عرب پر شہور مین نسی کی اور اللہ کے حرام کو حلال اور اوسکے حلال کو حرام
کیا علمس ہے یعنے حذیفہ بن عبد فقیم بن عدی بن عامر اسکا نسب عدنان سے جا ملتا ہے پہر بعد اسکے کام پر اسکا بیٹا
عباد پہر اوسکا بیٹا قلع پہر اسکا بیٹا عباد پہر اسکا بیٹا امیہ پہر اسکا بیٹا عوف پہر اوسکا بیٹا ابو ثمامہ جنادہ بن
عوف یہ سب کے بعد تہا اسی پر اسلام قائم ہوا عرب حج سے فارغ ہوکر اوسکے پاس جمع ہوتے وہ کہڑے ہوکر
اونمین خطبہ پڑہتا رجب ذوقعدہ ذوحجہ کو حرام ٹہیراتا اور محرم کو ایک سال حلال کردیتا اور بجائے محرم صفر

مقرر کرنا پہر دوسرے برس اوسکو حرام ٹہیرا دیتا تا کہ گنتی پوری ہو جاوے **ف** فتح البیان کا لفظ یہ ہے
نسی بروزن فعیل بمعنے مفعول ہے یعنے موخر عرب قتال کرنا اشہر حرم مین حرام جانتے تہے لیکن جب اونکو
حاجت قتال کی ہوتی تو ان مہینون مین لڑتے اور عوض اونکے اور مہینے حرام کرتے مثلاً اگر محرم مین
قتال ہوتا تو صفر کو حرام کر دیتے اسیطرح بقیہ اشہر کا حال تہا وجہ اسکی یہ تہی کہ اکثر عرب کی معاش غارتگری
تہی جو لوگ اونکو ملتے یہ موقع پاکر اونکا مال تاراج کرتے اسلیے باہم اونکے قتال ہوتا یہ تین مہینے لگاتار
ہین ان مین جب فاقہ کشی اور حاجت اونکی زیادہ ہوتی اور بوجہ حرمت لڑ نسکتے تو بعض اشہر کو حلال
کر کے بجای اونکے اور مہینے حرام کر لیتے اسکو نسی کہتے ہین کسی نے کہا موجد اول اس نسی کا قلمس ہے کسی نے
کہا عمرو بن لحی بعض نے کہا نعیم بن ثعلبہ قبیلہ بنی کنانہ سے واللہ اعلم اللہ نے فرمایا یہ نسی زیادتی ہے کفر
مین یعنی معصیت بالا معصیت ہے اونہون نے اس تحریم کو وارث مین بطور شرع پایا تہا پہر جب حرام کو حلال کر لیا
تو یہ کفر ہوا اور اس نسی کی وجہ سے گمراہ ہو گئے یا دوسرونکو گمراہ کر دیا کیونکہ ایک سال حلال دوسرے سال
حرام ٹہیرا لیا کرتے ہین اسلیے تا گنتی پوری ہو جاوے مہینے حرام کے چار ہی مقرر ہین موطات بمعنے موافقت
سے ... کہا صفر کو ... اشہر حرم ... پہر تحریم محرم سے ملا دیا یہی بات طبری نے بہی کہی ہے
شیطان نے ... اونکی نظرون ... کر دیا تہا سو اللہ کافرون کو راہ نہین دکہاتا یایہا الذین
امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ
الدنیا من الاخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل ۝ الا تنفروا یعذبکم
عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروہ شیئا و اللہ علی کل شیء قدیر ۝
اے ایمان والو کیا ہوا تمکو جب کہیے تمکو کوچ کرو اللہ کی راہ مین ڈہئے جاتے ہو زمین پر کیا ریجہے دنیا کی
زندگی پر آخرت چہوڑ کر سو کچہ نہین دنیا کا برتنا آخرت کے حساب مین مگر تہوڑا اگر نہ نکلوگے تمکو دیگا دکہہ کی مار
اور بدل لاوے گا اور لوگ تمہارے سوا اور کچہہ نہ بگاڑوگے اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے **ف**
یہان سے مذکور ہے جنگ تبوک کا جب اسلام غالب ہوا اور عرب مین پہیلا شام کے رئیس تہے قوم غسان
تابع شاہ روم کے اس فکر مین لگے کہ شاہ روم کو اسطرف لاوین اور جنگ ڈالین حضرت صلعم کو یہ خبر ہوئی کیا
ہی سنے اونپر قصد کیا اور خط لکہا روم کے شاہ کو دین اسلام کی دعوت پر اوسپر ثابت ہوئی حضرت صلعم
کی نبوت لیکن قوم نے رفاقت نکی وہ بہی اسلام سے محروم رہا جب شام والون نے خبر پائی حضرت صلعم کے

ارادہ کی شاہ روم سے ظاہر کیا اوسنے مدد کا ذمہ لیا ان لوگون نے اطاعت کی لکن مسلمان نہ ہوئے پھر
عنقریب حضرت ؐ کی وفات ہوئی بعد اوسکے خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین تمام ملک شام فتح ہوا اس جنگ
مین دشمن قوی نظر آیا اور سفر دراز دیکھا اور اسباب کم منافق لگے بہانے لانے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے سب کو رخصت دی حبیب اللہ کے فضل سے غالب و منصور پھر آئے تب
منافق فضیحت ہوئے اس سورت مین اکثر منافقون کی باتین بیان ہین انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ شروع
ہے عتاب مین اون لوگون کے جو حضرت کے غزوۂ تبوک مین متخلف ہوئے وہ وقت تہا میوہ پکنے اور
درختون کے سایہ دار ہونیکا اور موسم تابستان تہا یہ حیلہ کرکے حضرت ؐ کا ساتہ نہ دیا اوسپر اللہ نے یہ آیت
بہیجی اور دنیا مین بے رغبتی دلائی اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ جہاد چہوڑ کر کاہلی سے آرام طلبی کے
نقش زمین بن گئے ہو کیا تم نے دنیا کو عوض آخرت کے پسند کر لیا ہے تو یہ دنیا نسبت آخرت کی قلیل و حقیر
ہے اوسپر گرنا کیا حدیث مستورد مین فرمایا ہے مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهٖ
فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَانْفَرَدَ بِهٖ مُسْلِمٌ ابوہریرہ نے سو تما
مرفوعا کہا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِيْ بِالْحَسَنَةِ الَّتِيْ اَلْفَ حَسَنَةٍ پہر یہ آیت پڑہی فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ فَالدُّنْيَا مَا مَضٰى مِنْهَا وَمَا بَقِيَ مِنْهَا عِنْدَ اللّٰهِ قَلِيْلٌ رَوَاهُ ابْنُ
اَبِيْ حَاتِمٍ مثل ہے کہا اِلَّا قَلِيْلٌ اَيْ كَزَادِ الرَّاكِبِ عبد العزیز بن مروان جب مرنے لگے کہا میرا کفن لاؤ جسمین مجھ کو کفن کیا جائیگا کہو نہ کیسے
جب سامنے لاکر رکہا دیکہکر کہا بہت ہی دنیا جو چہوڑکر جاتا ہون اوسمین سے یہ ہی ہے پہر پیٹ
پہیرکر رونے لگے اور کہتے تہے اُفٍّ لَكِ مِنْ دَارٍ اِنْ كَانَ كَثِيْرُكِ لَقَلِيْلٌ وَاِنْ كَانَ [illegible]
وَاِنْ كُنَّا مِنْكِ لَفِيْ غُرُوْرٍ پہر اللہ نے ترک جہاد پر وعید فرمائی کہ اگر تم نہ نکلو گے [illegible]
دیا جائیگا ابن عباس نے کہا حضرت نے ایک قبیلہ عرب کو واسطے جہاد کے طلب کیا [illegible]
نہ نکلے اللہ نے اونسے مینہ روک لیا یہ اونکا عذاب ہوا اللہ نے کہا اگر تم نہ نکلو گے تو [illegible] قوم
لائینگے جو پیغمبر کی مدد کریگی کما قال تعالےٰ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا
اَمْثَالَكُمْ تم اگر بیٹہہ رہے اور جہاد کو نہ نکلے تو اسمین اللہ کا کچہہ ضرر نہین ہے کیونکہ [illegible]
ہے وہ بدون تمہارے ہی انتصار دشمنون سے کرسکتا ہے کہا ہے کہ یہ آیت اور آیہ اِنْفِرُوْا خِفَافًا
وَّثِقَالًا اور آیۃ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ منسوخات ہین بقولہ تعالے وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً الخ ابن عباس عکرمہ
و زید بن اسلم سے یون ہی مروی ہے مگر ابن جریر نے اسکو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آیت اونکے حق مین
ہے جنکو حضرت ص نے جہاد کے لیے بلایا تھا اور نیز آنا متعین تھا اگر نہ آتے معاقب ہوتے ابن کثیر نے کہا
وَهٰذَا لَهُ اتِّجَاهٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ یعنی یہ قول راجح ہے فتح البیان مین کہا ہے آیت باب مین ترغیب ہے مومنین
کے قتال کرنے پر اسمین عتاب فرمایا ہے متخلفین پر غزوہ تبوک سے یہ غزوہ ماہ رجب سنہ نو ہجری بعد رجوع
کے طائف سے ایک سال بعد فتح مکہ سے ہوا تھا تبوک ایک جگہہ ہے طرف شام کے مدینے سے دس مرحلے پر منصرف
غیر منصرف دونو طرح پر مستعمل ہے اس غزوہ کا قصہ سیرت حلبی مین مفصل مرقوم ہے نفر کہتے ہین جلد ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ کیطرف نقل کرنے کو استنفار یہ ہے کہ امام لوگون کو جہاد کے لیے بلائی اسم نفیر ہے
ہندی پکارا اثاقلتم کے معنے ہین دیر لگانا اور ہمت ہارجانا متاع دنیا اسلیئے قلیل ہے کہ اسکی لذات فی نفسہا
خسیس ور آلودہ آفات وبلیات اور جلد انقطاع پذیر ہین اور منافع آخرت شریف عالی خالی آفات سے اور
دائم وباقی وسرمد ہین اس سے یقین حاصل ہوتا ہے کہ بیشک دنیا مقابلہ آخرت مین حقیر و قلیل و ذلیل ہے یا
مراد قلیل سے عدم ہے کیونکہ متناہی زائل کو کچھہ نسبت غیر متناہی باقی سے نہین ہوتی ہے ظاہر یہ ہے
کہ یہ تثاقل سب سے واقع نہین ہوا اسلیے کہ سب کا گرانبار ہوجانا بعید ہے بلکہ جسطرح بعض کے فعل کو کل کی
طرف نسبت کرتے ہین اوسیطرح یہ بہی تھا بہر حال آیت کریمہ دلیل ہے وجوب جہاد پر بہر حال اور ہر وقت مین اسلیے
کہ اللہ تعالی نے اس بات پر نص کی کہ یہ تثاقل اونکا امر منکر ہے اگر منکر نہ ہوتا تو عتاب نہ فرماتا اور وعدہ عذاب
الیم کا نہ کرتا مراد اس عذاب سے احتباس مطر وغیرہ ہے دنیا مین یا عام ہے اسلیے کہ عذاب الیم آخرت
ہی مین ہوتا ہے آیت تہدید شدید و وعید موکد ہے اونپر جنہون نے ترک نفیر ہمراہ حضرت ص کے کیا
قوم مستبدل مین اختلاف ہے کسی نے کہا اہل یمن مراد ہین کسی نے کہا اہل فارس لیکن کوئی وجہ تعیین کی بدون
دلیل کے نہین ہے اس ترک نفیر مین اللہ کا کچھہ ضرر نہین اسلیے کہ وہ سارے جہان سے بے نیاز ہے
اپنے رسول کا ناصر ہے اعدا پر وہ ہرگز پیغمبر کو مخذول نہ کرے گا اوسکو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے کچھہ
انہین لوگون پر جو بیٹھہ رہے فتح وشکست کا حصر نہین ہے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ

اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ

مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ

كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اوس کی مدد کی ہے اللہ نے
جسوقت اُسکو نکالا کافرون نے دو جان سے جب دونون تھے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کر البتہ اللہ ہمارے
ساتھ ہے پھر اللہ نے اوتاری اپنی طرف سے تسکین اوسپر اور مدد اسکی بھیجین وہ فوجین کہ تم نے نہین دیکھین
اور نیچے ڈالی بات کافرون کی اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہے اور اللہ ہے زبردست حکمت والا ف رفیق
غار ابوبکر صدیق ہین ہجرت مین فقط یہی تھے حضرتؐ کے ساتھ اور اصحاب بعضے پہلے نکل گئے تھے بعضے
پیچھے نکل آئے ف اللہ نے فرمایا اگر تم رسولؐ خدا کی مدد نہین کرتے ہو تو نہ کرو اللہ خود اپنے رسول کا ناصر
و موید و کافی و حافظ ہے دیکھو جبسال ہجرت مین کافرون نے حضرتؐ کو مکہ سے باہر کیا اور قید کرنا یا مار
ڈالنا چاہا تھا تو اسوقت حضرتؐ وہان سے اپنے صدیق یعنے دوست ابوبکر بن ابی قحافہ کو ساتھ لیکر
نکل کھڑے ہوئے اور تین دن تک غار ثور مین رہے تاکہ جو لوگ اُنکی جستجو مین اونکے نشان پائے پر نکلے
ہین واپس پھر جائین تب وہ وہان سے طرف مدینے کے چلین ابوبکر رضؓ کو یہ غم تھا کہ کہین کوئی شخص
مطلع ہوکر حضرتؐ کو ایذا نہ دے حضرتؐ اونکو تسکین دیتے اور ثابت قدم بناتے اور فرماتے کیا گمان
ہے تیرا ساتھ اُن دو شخصون کے جنکا تیسرا شخص اللہ ہے كَمَا قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ انس کہتے ہین ابوبکر نے مجھسے
ذکر کیا کہ مینے حضرتؐ سے کہا جبکہ ہم اندر غار کے تھے کہ اگر کوئی آدمی انمین سے اپنے پانون کیطرف دیکھیگا
تو ہمکو دیکھ لیگا فرمایا يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ ولہذا اللہ نے
فرمایا کہ اللہ نے اپنی تسکین حضرتؐ پر اتاری مراد سکینہ سے نصر و تایید ہے اشہر قولین مین اور کسی نے
کہا ضمیر طرف ابوبکر کے پھرتی ہے کہ اونکو تسکین بخشی ابن عباس نے کہا یہ اسلیے کہ حضرتؐ کے ساتھ
تو ہر دم سکینہ تھا لیکن یہ کچھ منافی تجدد سکینہ خاصہ کو اسحال مین نہین ہے ولہذا فرمایا ہے کہ ہم نے تائید
کی جنود ملائکہ سے ابن عباس نے کہا مراد کلمۂ کفار سے جسکو نیچا کر دیا شرک ہے اور کلمۂ خدا سے جسکو اونچا
کر دیا لا اله الا الله ہے ابو موسی اشعری کہتے ہین حضرتؐ سے پوچھا کہ ایک آدمی شجاعت سے لڑتا ہے
کوئی حمیت سے کوئی ریا سے اُن مین سے کونسا لڑنا اللہ کی راہ مین ہے فرمایا جو اس لیے لڑتا ہے کہ
اللہ کا بول بالا ہو وہی لڑنا راہ خدا مین ہے رَوَاهُ الشَّيْخَانِ فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے فرمایا کہ اگر تم
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کروگے تو اللہ اونکا متکفل ہے تم اعانت کرو یا نہ کرو اللہ نے
اُنکی مدد مواطن قلت مین کی ہے اور دشمن پر غلبہ و قہر بخشا سو جسنے ایسے وقت مین مدد کی کہ سوا

ایک شخص کے دوسرا ہمراہ نہ تہا وہاب بہی مدد کر سکتا ہے غار کہتے ہین نقب عظیم کو جو پہاڑ کے اندر ہو
ثور ایک پہاڑ ہے قریب مکہ کے ایک ساعت کا رستہ حضرت م و ابوبکر مکے سے نکلکر اوس غار مین جا چہپے
تہے یہ قصہ تفصیل کتب سیر و حدیث مین مذکور ہے سیاق حدیث ہجرت جو بہت طویل ہے افراد بخاری
سے ہی مراد معیت سے معیت دائمہ ہے جسکے اردگرد حزن و غم نہین آتا خفاجی نے کہا یہ معیت مخصوصہ تہی
ورنہ یون تو خدا ہر کسی کے ساتہہ ہے مطلب یہ ہوا کہ جسکے ساتہہ اللہ ہے اوسپر کوئی غالب نہین آسکتا اور جب
وہ مغلوب نہیں تو پہر حزن کسلیے ہی ابوبکر کو فقط خوف طلب تہا کہ کہین جگہہ نہ جان لین اور یہ غم حضرت م کے
لیے تہا نہ اپنی جان پر لہذا اونہون نے یہ بات کہی تہی کہ اگر مین مرگیا تو ایک آدمی تہا اور اگر تم مرگئے
تو امت و دین ہلاک ہوا انس وغیرہ کہتے ہین اللہ نے کفار کو غار سے اندہا کر دیا ادہر ادہر دوڑتے پہرتے
تہے کہین اتا پتا نہ پایا نووی نے کہا یہ باجراد خل ہے اس آیت مین إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ
(اللہ ساتھ ہے انکے جو پرہیزگار ہین اور جو)
هُمْ مُحْسِنُونَ (نیکی کرتے ہین) اور اسمین بیان ہے توکل عظیم آنحضرت م کا اس مقام مین اور فضیلت ہے ابوبکر
صدیق کی یہ بڑی منقبت ہی انکی کہ وہ حضرت م کے یار غار تہے اور اللہ نے اونکا ذکر اپنی کتاب مین
کیسی عنوان شایستہ کے ساتہہ کیا رضی اللہ عنہ شعبی کہتے ہین اللہ تعالے نے اس آیت مین سارے
اہل ارض پر عتاب کیا سوا ابوبکر رض کے حسن بن فضل نے کہا جسنے کہا کہ ابوبکر صاحب رسول خدا نہین
ہین وہ کافر ہوا بنص قرآن ابن عمر رض نے کہا ہے کہ حضرت م نے ابوبکر سے کہا تو میرا صاحب ہے حوض
پر اور صاحب ہے غار مین أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ابو سعود کا
لفظ یہ ہے کہ اس آیت مین جو دلالت ہے علو طبقہ صدیق و سابقہ صحبت ابوبکر پر وہ مخفی نہین ہے کشاف
مین کہا ہے منکر صحبت ابوبکر کافر ہے اسلیے کہ اوسنے کلام اللہ کا انکار کیا یہ بات سائر صحابہ کے لیے
نہین ہے اہل علم نے اس آیت سے وجوہ کثیرہ فضل ابوبکر پر استنباط کیے ہین سکینہ سے مراد زائل
ہونا ہے اسباب خوف کا دل سے ملائکہ اوسدن حراست غار کرتے تہے ابصار کفار اوسطرف سے پہیرتے
تہے جسطرح کہ دن بدر کے حراست کی تہی اور اگر ضمیر کو طرف حضرت م اور ابوبکر دونو کے پہیرین تب بہی
کچہہ ڈر نہین ہے قرآن کریم اور کلام عرب مین یہ محاورہ شائع ہے کلمہ کفار شرک و ندائے اصنام
تہا اور کلمہ خدا کلمہ توحید و دعوت الی الاسلام ہے قیامت تک غالب و عالی و باقی رہیگا وللہ الحمد و

المنہ انْفِرُوا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ نکلو ہلکے اور بوجہل اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے
حق میں اگر تمکو سمجھ ہے **ف** مسلم بن صبیح نے کہا ہے سب سے پہلے سورۂ برارت میں یہی آیت اتری
ہے حضرمی نے کہا لوگوں میں کوئی بیمار یا بوڑھا ہوتا وہ کہتا میں گنہگار نہ ہونگا اللہ نے حکم نفیر عام کا ہمراہ
حضرت کی غزوۂ تبوک میں واسطے قتال اعدائے خدا کفار روم کے جو کہ اہل کتاب تھے صادر فرمایا اور
مومنوں پر واجب کیا کہ ہمراہ حضرت ﷺ کے نکلیں ہر حال میں نشط و مکرہ و عسر و یسر میں ابو طلحہ نے کہا یعنے خواہ
کہول ہوں یا جوان اللہ نے کسیکا عذر نہ سنا بلکہ شام کیطرف نکلکر لڑے یہانتک کہ مارے گئے دوسری
روایت میں یوں ہے کہ اونہوں نے سورۂ برارت پڑھی جب اس آیت پر پہونچے اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا
کہا میں اپنے رب کو دیکھتا ہوں کہ جوان اور بوڑھوں کو واسطے لڑنے کی نفیر کرتا ہے اے بیٹو میرے لیے
سامان طیار کرو اون کی اولاد نے کہا اللہ تمپر رحم کرے تم تو حضرت ﷺ کے ساتھ غزا کر چکے ہو یہانتک کہ
حضرت ﷺ نے انتقال کیا پھر ابو بکر رض کے ساتھ ہوکر لڑ چکے ہو یہانتک کہ وہ بھی انتقال کر گئے پھر عمر کے
ہمراہ قتال کیا ہے یہانتک کہ اونکی بھی وفات ہوئی اب ہم تمہاری طرف سے غزا کرینگے اونہوں نے نمانا
آخر دریا پر سوار ہوئے انتقال ہوگیا کوئی جزیرہ نہ ملا جہاں اونکو دفن کریں مگر بعد نو دن کے دیکھا تو بالکل
متغیر نہ ہوئے تھے وہاں اونکو دفن کیا ابن عباس و عکرمہ و ابی صالح و حسن بصری و ابن عطیہ و مقاتل بن حیان
و شعبی و زید بن اسلم نے بھی تفسیر خفاف و ثقال کی ساتھ لفظ کہول و شبان کے کی ہے یہی قول عکرمہ و ضحاک
و غیر واحد کا ہے مجاہد کا لفظ شباب و شیوخ و اغنیا و مساکین ہے یہی قول ابو صالح کا ہے حکم بن عتبہ نے کہا
یعنے مشاغیل و غیر مشاغیل ابن عباس نے کہا یعنے نشاط و غیر نشاط یہی قول قتادہ کا ہے مجاہد نے کہا انہوں
نے کہا تھا ہم ثقیل و صاحب حاجت و صنعت و شغل و متیسر الامر و غیر ہم سب طرح کے آدمی ہیں اللہ نے
یہ آیت بھیجی اور کسیکا عذر نہ سنا یعنے کسی حال میں کیوں نہ ہو باہر نکلکر لڑو حسن نے کہا یعنے عسر و یسر میں
سب معانی مقتضیات عموم آیت ہیں اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے سدی نے کہا یعنے غنی و فقیر و
قوی و ضعیف سب نکلیں ایک بڑے موٹے آدمی نے آکر شکایت کی اور اذن چاہا حضرت ﷺ نے انکار کیا
اوسدن یہ آیت اتری لوگوں پر گران گزری تب اللہ نے اس حکم کو منسوخ کیا اور فرمایا لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَاءِ
وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ابو ایوب
ہمراہ حضرت کے بدر میں حاضر ہوئے تھے پھر کسی غزوہ مسلمین سے متخلف نہ ہوئے مگر ایک سال اور کہتے تھے

لا اجد الا خفیفا او ثقیلا رواہ ابن جریر ابو راشد حرانی کہتے ہین مینے مقداد بن الاسود کو حمص
مین ایک دوکان صراف پر بیٹھے ہوئے دیکھا یہ حضرت ص کے سوار تھے بارادہ غزو نکلے تھے بوڑہے
ہوگئے تھے مینے کہا اللہ نے تمکو معذور کر دیا ہے کہا سورہ بعوث مین انفروا خفافا وثقالا اترا ہے حیان
بن زید نے کہا ہم ہمراہ صفوان بن عمرو والی حمص کے نفیر عام مین طرف افسون کے بجانب جراجمہ نکلے ایک
بڑے بوڑہے شخص کو دیکھا جسکی ابروئین آنکھون پر گر پڑی تھین وہ اہل دمشق سے تھا ایک سواری پر سوار
تھا منجملہ اون لوگون کے جو لوٹنے کو نکلے تھے مینے اوس سے کہا ای چچا اللہ نے تمکو معذور کہا ہے اپنی
حاجبین اوٹھا کر کہا اے بھتیجے اللہ نے ہمکو استنفار کیا ہے اور فرمایا ہے خفافا وثقالا سن لے جسکو اللہ
دوست رکھتا ہے اوسی کو مبتلا کرتا ہے پھر اوسکو اعادہ کر کے باقی رکھتا ہے اللہ کے بندون مین وہی مبتلا
ہوتے ہین جو کہ شاکر صابر ذاکر ہین اور سوا اللہ کے کسی کی عبادت نہین کرتے اسکے بعد اللہ نے رغبت
دلائی ہے خرچ کرنے کی راہ خدا مین اور اس بات کی کہ اپنی جان اسکی مرضی مین صرف کرو یہ جہاد جان و
مال سے دارین مین تمہارے لیے بہتر ہے اسلیے کہ یہ غرامت نفقہ مین تھوڑی ہے اسکے عوض جو
مال غنائم کا دنیا مین ہاتھ آتا ہے اور جو کراست آخرت مین ذخیرہ ہوتی ہے وہ کہین بڑھکر حضرت ص
نے فرمایا ہے تکفل اللہ للمجاہد فی سبیلہ ان توفاہ ان یدخلہ الجنۃ او یردہ الی منزلہ بما
نال من اجر او غنیمۃ ولہذا اللہ نے کہا ہے کتب علیکم القتال وہو کرہ لکم وعسی ان
تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون
اسی قبیل سے ہے حدیث مرفوع انس کی کہ حضرت ص نے ایک شخص سے کہا مسلمان ہوجا اوسنے کہا مین اسکو
کارہ پاتا ہون فرمایا اسلم وان کنت کارہا رواہ احمد فتح البیان مین خفافا وثقالا کے یہ معنے کہے ہین
کہ تم جہاد کرنے کو نکلو ایسی صفت پر کہ جہاد تمپر ہلکا ہو اور ایسی صفت پر کہ جہاد تمپر بھاری ہو اور ان دونو
وصفون کے نیچے بہت سی اقسام داخل ہین اسی لیے عبارات مفسرین کی تفسیر مین ان دونو لفظ کے مختلف
ہوئی ہین کسی نے کہا یعنے منفردین و مجتمعین کسی نے کہا سابقین لے الحرب جیسے طلائع اور متاخرین
جیسے جیش بعض نے کہا کم ہتھیار والے اور بہت ہتھیار والے بعض نے کہا تندرست و بیمار کسی نے کہا بے
جورو والے اور بیاہے بعض نے کہا خفاف حواشی و اتباع سے ثقال بہت سی خدم حشم رکھنے والے
کسی نے کہا بحیز نفیر کے جلدی کرنے والے اور سامان درست کر کے دیر سے نکلنے والے اسکے سوا اور بہت

تفسیرین ہین لیکن حمل آیت سوران سب معانی پر کوئی مانع نہین ہے کیونکہ مطلب یہ ہے کہ تم نکلو خواہ حرکت کرنا
تمپر سبک ہو یا گران اسلیے اولی یہی ہے کہ یہ آیت عام ہے کل احوال و اوقات مین اور صیغہ امر کا محمول ہر وجوب
پر اور بعض نے کہا ندب پر اور آیت محکم ہے نہ منسوخ اور خارج ہونا اندہے لنگڑے ضعیف بیمار کا اس
آیت سی باب تخصیص سے ہی نہ باب نسخ سے اگر اونکا دخول زیر آیت باب فرض کیا جائے لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ
لوگ عموم مین اس آیت کے سرے ہی سے داخل نہین ہین دلیل اسپر اوترنا اس آیت کا ہے غزوہ تبوک مین اور حضرت
نے مدینہ مین وقت اس غزوے کے عورتون اور بعض مردون کو چھوڑ دیا تہا یہ دلیل ہے اسپر کہ جہاد منجملہ فروض
کفایت کے ہی نہ فروض اعیان کے اور واسطے فرض عین ہونیکے دوسری شکل ہے پہر اللہ نے حکم جہاد کرنے کا جان
و مال سے دیا اور سبکو اپنے بندون پر واجب کیا فقرا اپنی جان سے کرین اغنیا اپنے اموال سی مع جان کے
جہاد اکبر فرائض و اعظم واجبات دین اسلام سے ہی یہ فرض کفایہ ہے جبتک کچہہ لوگ قائم بہ جہاد و دفع عدو ہون
اور جبکہ قیام بمقابلہ دشمن ممکن نہ ہو مگر بصورت اجتماع جملہ مسلمین ہر قطر یا اقطار زمین سے تو اون سب پر فرض
عین ہو جاتا ہے پہر فرمایا کہ یہ حکم نفیر و جہاد کا بہتر ہے تمہارے لیے عظیم القدر ہے فی نفسہ سکون و آرام سے
کہین بڑہکر ہے اگر تمکو سلیقہ شناخت امور فاضلہ کا اور تمیز کرنے کا اشیاے مفضولہ سے ہی تو تم ایسا کرو
نزول اس آیت کا حق مین اُن لوگون کے ہوا تہا جو غزوہ تبوک سی متخلف ہوے اور اُنہون نے حضرت صلعم کا ساتہ

نہ دیا لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ
بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ اگر کچہہ مال

ہوتا نزدیک اور سفر ہلکا تو تیرے ساتہہ چلتے لیکن دور نظر آئی اونکو طرف اور اب قسمین کہاوینگے اللہ کی کہ ہم
مقدور رکہتے تو نکلتے تمہارے ساتہہ وبال مین ڈالتے ہین اپنی جان اور اللہ جانتا ہے وہ جہوٹے ہین۔
ف اللہ نے ملامت کی ہی اونکو جنہون نے ساتہہ نہ دیا غزوہ تبوک مین اور حضرت صلعم سے اذن لیکر پیچہے
کرکے بیٹہہ رہے اور اپنا عذر ظاہر کیا حالانکہ وہ سچے نہ تہے ابن عباس نے کہا عرض قریب سے مراد غنیمت ہے
اور سفر قاصد سے مراد قریب یعنے اگر کسی نزدیک جگہہ جانا ہوتا اور وہان امید مال غنیمت کی حیثیت
ہوتی تو ساتہہ دیتے لیکن مسافت شام دور دراز نظر آئی اب جو تم پہر کر آئے تو لگے وہ عذر بیان کرنے کہ
ہم بوجہہ عدم قدرت تمہارے ہمراہ نہین گئے عذر نہ ہوتا تو ضرور ساتہہ چلتے اللہ نے فرمایا یہ جہوٹے ہین اپنی
جان کو اس تخلف و کذب و عذر باطل سے ہلاک کرتے ہین فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد عرض قریب سے

غنیمت سہل التناول قریب الحصول غیر بعید ہے اور سفر قاصد سے سفر متوسط درمیان قرب و بعد کے ہر
متوسط بین الافراط والتفریط کو قاصد کہتے ہین عرض کے معنے اصل مین وہ چیز ہے جو سامنے آتی ہے منافع و
متاع دنیا سے ولہذا کہا ہے کہ اَلدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَّاکُلُ مِنْہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ شقہ کے معنے ہین سفر
کرنا طرف زمین دور دراز کے شقہ اُس مسافت کو بھی کہتے ہین جو مشقت سے قطع کیجائے مراد شقہ سے اسجگہہ
غزوۂ تبوک ہے کہ ایک سفر دور و درشت تہا وہ لوگ غزو روم کو امر عظیم سمجھے تہے جب تو اپنے جی کو وہان جانے
سے چراتے تہے اور نہ گئے یہ آرشاد کہ اب وہ حلف کرینگے اخبار بالغیب ہے اسلیے کہ نزول اس آیت کا قبل
پہرنے کے تبوک سے ہوا تہا اونہون نے حلفاً یہ عذر ظاہر کیا کہ ہمارے پاس سامان سفر کا تیار نہ تہا یا ہم بیمار
تہے اگر یہ موانع نہوتے تو ہم بہی ضرور باہر نکلتے چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ ایک معجزہ روشن تہا اللہ نے کہا
حالف کاذب مہلک اپنی جان کا ہوتا ہے ولہذا حدیث مین آیا ہے اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ
بِلَاقِعَ یعنے جہوٹی قسم ملکون کو ویران کر دیتی ہے گہر اوجڑ ہوجاتے ہین اللہ جانتا ہے کہ یہ اپنے عذرون مین
دروغگو ہین انکو استطاعت خروج کی تہی مگر گہر سے باہر نہ نکلے عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ حَتّٰی

یَتَبَیَّنَ لَکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْکٰذِبِیْنَ ۝ لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝ اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُھُمْ فَھُمْ فِیْ رَیْبِھِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ۝ اللہ بخشے تجھکو کیون رخصت دی
تو نے اونکو جب تک معلوم ہوتے تجہپر جنہون نے سچ کہا اور جانتا تو جہوٹون کو نہین رخصت مانگتے تجہسے وہ لوگ جو
یقین رکہتے ہین اللہ پر اور پچہلے دن پر اس سے کہ لڑین اپنے مال و جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والون کو رخصت یہی مانگتے ہین تجہسے جو یقین نہین رکہتے اللہ اور دن پچہلے پر اور شک مین پڑگئے
دل اونکے سو وہ اپنے شک ہی مین بہٹکتے ہین **ف** عون نے کہا کہ کبہی تم نے اس سے بہتر عتاب بہی سنا
ہے کہ قبل معاتبہ کے عفو کی ندا کی اور فرمایا کہ عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ یہی بات مورق عجلی وغیرہ
نے بہی کہی ہے قتادہ نے کہا عتاب کیا حضرت صلعم پر جسطرح تم سنتے ہو پہر وہ آیت اوتاری جو سورۂ نور مین
ہے اور رخصت دی اذن کی اگر جی چاہے کما قال فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ
مِنْھُمْ الآیۃ اسیطرح عطا خراسانی سے بہی مروی ہے مجاہد نے کہا یہ آیت اُن لوگون کے حق مین اتری
ہے جنہون نے یہ بات کہی تہی کہ حضرت صلعم سے رخصت مانگو اگر دین تو بیٹھ رہو اور اگر نہ دین تو بیٹھ رہو اسی لیے اللہ
نے فرمایا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا یعنے اونکا سچ اظہار عذر مین کہل جاسے اور جہوٹے معلوم

ہوجاتین کیونکہ اونکو قعود عن الغزو پر اصرار تہا ولہذا اللہ نے کہا جو ایمان دار ہین وہ طالب اذن نہین
ہوتے کیونکہ اونکو بیٹھ رہنا جہاد سے منظور نہین ہے وہ تو جان و مال سے اللہ کی راہ مین لڑنا چاہتے ہین
اور جہاد کو قربت جانتے ہین پہر دنفیر کے بجا آوری حکم آمادہ ہین اللہ پرہیزگارون سے واقف ہے
اور جنکو کچہہ عذر نہین ہے وہی لوگ اجازت قعود کی طلب کرتے ہین اسلیے کہ اونکو امید ثواب دار آخرت
کی نہین ہے اونکے دل شک مین پڑے ہین وہ حیران وہالک ہو رہے ہین نہ ادہر ہین نہ ادہر سو جسکو اللہ گمراہ
کرے وہ کب راہ راست پر آئے فتح البیان کا لفظ یہ ہے استفہام اس آیت مین واسطے انکار کے ہے کیونکہ حضرت ؐ
نے اونکو اجازت قعود کی پہلے اس سے دیدی تہی کہ صادق کاذب سے ممتاز ہوجاوے ذکر عفو کا دلیل ہے
اس بات پر کہ یہ اذن جو حضرت ؐ سے صادر ہوا خلاف اولی تہا اسمین عتاب لطیف ہے طرف سے اللہ کے کسی نے
کہا یہ عتاب واسطے اذن قعود پر نہ تہا بلکہ اسپر تہا کہ تمنے منافقون کو اجازت خروج کی کیون دی لیکن طبری نے
کہا اول اولی ہے اسلیے کہ سورہ نور مین اجازت رخصت کی دی ہے جمع دونون آیتون مین یون ہے کہ
یہان عتاب متوجہ ہے طرف اذن کی قبل استثبات کے اور وہان متوجہ ہے طرف بعد استثبات کے عفا اللہ عنک افتتاح کلام ہے جیسے طرح یون کہتے ہین
اَصْلَحَکَ اللّٰہُ وَاَعَزَّکَ وَرَحِمَکَ کَیْفَ فَعَلْتَ کَذَا وَکَذَا لیکن تاویل اول اولے ہے آیت دلیل ہے اسپر کہ
حضرت ؐ کو اجتہاد کرنا جائز ہے یہ مسئلہ اصول فقہ مین مدون ہے نیز اسمین دلالت ہے مشروعیت احتراز پر جلدی
کرنے سے اور مغتر ہونے سے ظاہر امور پر عمرو بن میمون نے کہا حضرت ؐ نے دو کام اپنے اجتہاد سے کیے جنکا
حکم نہ ہوا تہا ایک یہ کہ منافقین کو اذن تخلف کا دیدیا دوسرے یہ کہ اسیران بدر سے فدیہ لیا دونو امر پر اللہ نے
عتاب فرمایا سفیان بن عیینہ کہتے ہین اُنْظُرْ ھٰذَا اللُّطْفَ بَدَأَ بِالْعَفْوِ قَبْلَ اَنْ یُّعَیِّرَہٗ بِالذَّنْبِ
ابن عباس نے کہا کہ حضرت ؐ منافقون کو پہچانتے نہ تہے یہانتک کہ سورہ برأت اتری پہر اللہ نے عادت
اہل ایمان کی بیان کی کہ وہ لوگ حضرت ؐ سے طالب اذن کے جہاد سے بیٹھ رہنے مین نہین ہوتے ہین
بلکہ اونپر ایسا اذن شاق گذرتا ہے اذن چاہنا تو اونکی عادت ہے جو اللہ و یوم آخر پر ایمان نہین رکہتے ہین
وہ انتالیس آدمی منافق تہے اونکے دل مین شک یعنے نفاق تہا وہ حیرت و تردد مین گرفتار تہے یہ ساری
آیت محکم ہے وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَہٗ عُدَّۃً وَّلٰکِنْ کَرِہَ اللّٰہُ انْۢبِعَاثَہُمْ فَثَبَّطَہُمْ وَقِیْلَ
اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِیْنَ ۝ لَوْ خَرَجُوْا فِیْکُمْ مَّا زَادُوْکُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَکُمْ یَبْغُوْنَکُمُ
الْفِتْنَۃَ ۚ وَفِیْکُمْ سَمّٰعُوْنَ لَہُمْ ۭ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ اگر چاہتے نکلنا تو تیار کرتے کچھ اسباب اوسکا

لکن خوش نہ لگا اللہ کو اوٹھنا سو بوجہل کر دیا اونکو اور حکم ہوا کہ بیٹھو ساتھ بیٹھنے والون کے اگر نکلتے تم مین کچھہ
نہ بڑہاتے تمہارا مگر خرابی اور گہوڑے دوڑاتے تمہارے اندر بگاڑ کرانے کی تلاش مین اور تم مین بعضے جاسوس
ہین اونکے اور اللہ خوب جانتا ہے بے انصافون کو ف مراد سماعون سے مطیع و متجسس حدیث ہین مجاہد و زید
بن اسلم و ابن جریر نے کہا مراد جاسوس ہین کہ تمہارے خبار سنکر اونکو پہنچاتے ہین لکن اسکو کچھہ خصوصیت
ساتھہ اونکے نکلنے کی ہمراہ مومنین کے نہین ہی بلکہ یہ امر عام ہے سب احوال مین اور اگلے معنے مناسبت سیاق
مین ظاہر ہین اسیطرف قتادہ وغیرہ مفسرین گئے ہین محمد بن اسحق نے کہا ہی منجملہ اون اہل شرف کی جنہون نے
حضرت ؐ سے استیذان کیا تہا عبد اللہ بن ابی ابن سلول و جد بن قیس تہا یہ لوگ اپنی قوم مین اشراف تہے
اللہ نے اونکو بوجہل کر دیا کیونکہ اللہ کو معلوم تہا کہ اگر نکلین گے تو لشکر کو بگاڑ دین گے کیونکہ فوج مین اونکے
دوست آشنا تہے جو انکی بات مانتے تہے پہر اللہ نے اپنے علم سے خبر دی کہ ہم جانتے ہین جو ہوا اور ہوگا اور جو
نہین ہوا کہ اگر وہ ہوتا تو کیونکر ہوتا و لہذا فرمایا کہ اگر وہ نکلتے تو خرابی ڈالتے لکن وہ نہین نکلے کما قال تعالی
وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ وقال تعالی وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ
لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وقال تعالی وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ
مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا وَّ
اِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا آیات اس باب مین بہت ہین فتح البیان
کا لفظ یہ ہے کہ اگر وہ اپنے دعوے مین سچے ہوتے تو تیاری جہاد کی کرتے جسطرح اور مومنون نے کی لکن وہ
بالکل نکلنا نہین چاہتے اور اللہ بہی اونکا نکلنا پسند نہین کرتا ہے اسی وجہ سے اونکو بٹہال رکہا اونکا نکلنا
ہمراہ حضرت ؐ کے ایک مفسدہ عظیمہ تہا و لہذا حضرت ؐ پر عتاب ہوا اونسے کہا کہ تم بیٹھہ رہو کہنے والا اسکا
شیطان تہا اونسے انکی جی مین یہ وسوسہ ڈالا یا بعضون نے بعض سے کہا یا حضرت ؐ نے غصے سے فرمایا اللہ نے اونکے جی
مین یہ بات ڈالی اونکے مخذول کرنیکو سیوطی اسیطرف گئی ہین قاعدین سے مراد اندہے بیمار عورتین ہین
اسمین جو ذم و تنقص انپر کیا ہے وہ مخفی نہین ہے یہ لوگ اگر نکلتے تو فساد برپا کرتے اسمین تسلی ہے حضرات
مومنین کو تخلف منافقین سے خبال سے مراد شر و فساد و نمیمہ و ایقاع اختلاف و اراجیف ہے اصل معنی
خبال کے اضطراب و مرض موثر فی العقل کے ہین جیسے جنون مطلب اونکا یہ تہا کہ تم مین فتنہ ڈالین اور
تمکو ایسا ڈرائین کہ تم شکست کہاؤ حالانکہ تم مین بہی ایسے لوگ ہین جو اُن کی بات سنتے ہین اور اُن

باتون کا اثر ان مین ہوتا ہے اللہ ظالمون کو جانتا ہے اور اوسکو معلوم ہے کہ اگر یہ نکلتے تو کیا خرابی پڑتی لہذا
اسکی حکمت بالغہ نے یہی چاہا کہ وہ نہ نکلین ولہذا اللہ نے اسی سورت مین آگے چلکر فرمایا ہے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ
اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا الآیۃ اور سورہ فتح مین ارشاد کیا ہے
سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا الى قوله قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا بہرحال یہ آیت وعید ہے
منافقون کو جو درمیان مومنون کے فتن و شبہات ڈالتے ہین ابو السعود نے کہا شاید یہ وعید سماعین و قاعدین دونون
کے لیے ہے لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ
کرتے رہے ہین تلاش بگاڑ کی آگے سے اور اولٹتے رہے ہین تیرے کام جب تک آ پہونچا سچا وعدہ اور غالب ہوا حکم
اللہ کا اور وہ ناخوش ہی رہے **ف** اللہ نے حضرت کو احوال پر منافقین کے آگاہ فرمایا کہ اونہون نے تمہارے
اور اصحاب کے فریب دہی کے لیے خوب اعمال فکر و جولانی رائے کی ہے یہ چاہتے ہین کہ دین مخذول ہو جائے ایک مدت
دراز تک خامد رہے جب شروع مین حضرت مدینے مین آئے تھے تو سارے عرب نے ایک کمان سے آپ پر
تیر اندازی کی تھی اور یہود و منافقین مدینہ حرب سے پیش آئے تھے جب اللہ نے دن بدر کے فتحیاب کیا اور اللہ کا کلمہ
اعلی ہوا تو ابن ابی اور اوسکے یارون نے کہا اب تو یہ امر متوجہ ہوا ظاہر اسلام مین داخل ہو جاؤ پہر جسقدر اللہ
اسلام و اہل اسلام کو اعزاز دیتا اونکا غیظ و غصہ بڑہتا جاتا اور ترقی دین کی اونکو بری لگتی تھی اسی لیے اللہ نے
فرمایا حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ یہ لوگ پہلے ہی سے طالب
افساد و خبال و تفریق کلمہ مومنین و تشتت شمل مسلمین تھے کچھ اس غزوہ حال پر جس سے اونہون نے تخلف کیا
موقوف نہین ہے ابن ابی دن احد کے لشکر ہمراہی لوگ لیکر چلدیا اسیطرح یہ ہمیشہ تدبیر و حیلہ انگیزی و
فریب دہی کرتے رہتے ہین مگر اس سے کیا ہوگا کہ اللہ کا حکم سب پر غالب ہے یہ بڑے برا مانا کرین ﴿۵﴾

چاہا ہمنے وے نہ چاہا اوس نے اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ
بعضے اون مین کہتے ہین مجھکو رخصت دے اور گمراہی مین نہ ڈال سنتا ہے وہ تو گمراہی مین پڑے ہین اور
دوزخ گھیر رہی ہے منکرون کو **ف** ایک منافق جد بن قیس تھا بہانہ لایا کہ روم کی عورتین خوبصورت
ہین اوس ملک مین جاکر بدی مین گرفتار ہونگا رخصت دو کہ سفر مین نجاؤن لیکن مدد خرچ کرونگا مال
سے اپنے اللہ نے فرمایا کہ ان منافقون مین سے ایک وہ ہین جو یہ بات کہتے ہین کہ ہم اگر نکلین گے تو

بسبب جواری نسا روم کے فتنے مین پڑین گے اللہ نے فرمایا وہ خود اسی قول کے سبب سے گرفتار فتنہ ہین
زہری و یزید بن رومان و عبد اللہ بن ابی بکر و عاصم بن قتادہ وغیرہم نے کہا ہے کہ حضرت ص نے ایک دن اثنا
طیاری جہاد مین جد بن قیس سے کہا تہا ؏ جد اخی ابن سلمہ ہے کہ هَلْ لَكَ يَا جَدُّ الْعَامَ فِي جِلَادِ بَنِي
الْأَصْفَرِ اوسنے کہا اے رسول خدا أَوَتَأْذَنُ لِي وَلَا تَفْتِنِّي فَوَاللهِ لَقَدْ عَرَفَ قَوْمِي مَا رَجُلٌ أَشَدَّ
عُجْبًا بِالنِّسَاءِ مِنِّي وَإِنِّي أَخْشَى إِنْ رَأَيْتُ نِسَاءَ بَنِي الْأَصْفَرِ أَنْ لَا أَصْبِرَ عَنْهُنَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ سو یہ آیت حق مین جد بن قیس کے اوتری ہے
یعنے اگر اوسکو ڈر فتنہ زنان روم کا ہے تو وہ اس سے زیادہ فتنے مین یہ عذر بیجا کرکے گرفتار ہوا کہ حضرت کا ساتہ
چہوڑا جی جہاد سے چرایا منہ لڑنے سے موڑا ابن عباس و مجاہد وغیر واحد نے بہی کہا ہے کہ نزول اس آیت
کا حق مین جد بن قیس کے ہوا ہے یہ شخص منجملہ اشراف بنی سلمہ کے تہا صحیح مین آیا ہے کہ حضرت ص نے پوچہا
اے بنی سلمہ سردار تمہارا کون ہے کہا جد بن قیس حالانکہ ہم اوسکو بخیل جانتے ہین فرمایا بخل سے بڑہکر اور کیا
بدتر بیماری ہوگی لیکن سردار تمہارا جوان جعد ابیض بشر بن البراء بن معرور ہے احاطہ جہنم سے یہ مراد ہے
کہ وہ دوزخ سے بہاگ کر کہین نہین جا سکتے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مجہکو فتنے مین نہ ڈالو یعنے
اگر مین بے آپکی اذن کے تخلف کرونگا تو گنہگار ہونگا یا مجہکو نکال کر ہلاکت مین نہ ڈالو ابن عباس کہتے ہین
حضرت ص نے جد بن قیس سے کہا مَا تَقُولُ فِي مُجَاهَدَةِ بَنِي الْأَصْفَرِ اوسنے کہا إِنِّي امْرُؤٌ صَاحِبُ نِسَاءٍ
وَمَتَى أَرَى نِسَاءَ بَنِي الْأَصْفَرِ أُفْتَتَنُ فَائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي اوسپر یہ آیت اتری اللہ نے کہا وہ تو
خود نفس فتنہ مین پڑا ہے مراد فتنہ تخلف ہی جہاد سے سقوط اشد ہے مجرد دخول سے جہنم ہر طرف سے اسکو
گہیر رہی ہے إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا
أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ○ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا
وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ اگر پہونچے تجہکو کچہہ خوبی وہ بری لگے اونکو اور اگر پہونچے سختی کہین
ہمنے سنبہال لیا تہا اپنا کام آگے ہی اور پہر کر جائین خوشیان کرتے تو کہہ ہمکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو
لکہدیا اللہ نے ہمکو وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ پر چاہیے بہروسا کرین مسلمان ف اللہ نے حضرت
کو اونکی عداوت جتلائی کہ جب تمکو فتح و نصر و ظفر اعدا پر ہوتی ہے جس سے تمکو اور تمہارے اصحاب کو خوشی
ہو تو اونکو یہ بات بری لگتی ہے اور اگر کوئی مشکل پیش آتی ہے تو یہ کہتے ہین کہ ہم نے تو پہلے ہی سے

سابعیت نہین کی ہتی اور خوش ہوکر پہرتے ہین اللہ نے اسبات کا جواب سکہایا کہ تم یون کہو کہ ہم تو زیر مشیت
و قدر الٰہی ہین وہ ہمارا مولا و سید و ملجا ہے ہمکو جو حال پہونچیگا وہ اُسی کی تقدیر ہے ایمان والون کا کام
یہی ہے کہ وہ ہر کام مین اللہ پر بہروسا کرین وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد
حسنہ سے ظفر ہے اور مصیبت سے ہزیمت یہ بیان ہے ایک دوسرے خبث ضمائر منافقین کا کیونکہ یہ حرکت
انکی دلیل ہے اشد عداوت اسلام پر اسجگہہ بمقابلہ حسنہ کا مصیبت سے کیا نہ سیئہ سے کما قال فی سورۃ آل عمران
وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا اسلیے کہ یہان خطاب حضرت کو ہے آپ کی حق مین مصیبت ہے
جسپر ثواب ملیگا نہ سیئہ ہے کہ اوسپر عتاب کیا جائے اور وہان خطاب مومنین کو تہا یہ منافق اپنی رائے
کی تعریف کرتے ہین کہ دیکھو ہمارا احتیاط کرنا ہمارے کام آیا ہم نے جو یہ ہشیاری کی کہ ہم لڑنے کو نہ نکلے تو
جو مصیبت کہ مومنین کو ہوئی ہم اوس سے بچ گئے اسطرح خوش ہوکر ہم اپنے گہر مین آتے ہین اللہ نے کہا کہ
تم انکی اس مسرت کے مقابلے مین یون کہو کہ جو اللہ نے لوح محفوظ یا اس قرآن منزل مین ہماری قسمت مین
لکہدیا ہے وہی ہوگا یہ جواب مفید اس امر کا ہے کہ جب آدمی یہ جان لیتا ہے کہ تقدیر نہین ٹلتی خیر ہو یا شر
اور اللہ کی قضا و قدر پر راضی رہتا ہے تو مصائب اوسپر سہل و آسان ہوجاتے ہین شماتت اعداکی کچھ نہین
یا یا حبیب اللہ سولے ہیہ الثواب حق یہی ہے کہ ایمان دار اوسی پر جملہ امور مین اعتماد کرین کسی غیر
پر بہروسا نہ کرین ؎

سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفون کے تدبیر ہے تو یہ ہے

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ
مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ۝ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ
يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا
أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ
كَارِهُونَ ۝ تو کہہ تم کیا چیتو گے ہمارے حق مین مگر دو خوبی مین سے ایک اور ہم امیدوار ہین تمہارے حق
مین کہ ڈالے اللہ تمپر کچہہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتہون سو منتظر رہو ہم بہی تمہارے ساتہہ منتظر ہین تو کہہ
مال خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی سے ہرگز قبول نہ ہوگا تم سے تحقیق تم ہوئے ہو لوگ بے حکم اور موقوف
نہین ہوا قبول ہونا اونکے خرچ کا مگر اسی پر کہ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اُسکے رسول سے اور نہین آتے

نماز کو مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے **ف** وہ جو مدد خرچ دینے لگا تہا سو جواب ملا کہ بے اعتقاد کا مال قبول نہیں لتے مراد دو خوبیون سے ایک شہادت دوسری فتح و ظفر ہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ وغیرہم اسی کے قائل ہین سو جسطرح تمکو انتظار ہے اسیطرح ہم بہی دوام کے منتظر ہین کہ یا غیب سے عذاب پڑے یا ہمارے ہاتہ سے یہ سبب عدم قبول نفقہ کا بیان فرمایا کہ قبول اعمال کے لیے صحت ایمان درکار ہے اور انکا یہ حال ہے کہ نماز مین کاہل سست ہین قدم صحیح رکہتے ہین نہ عمل مین ہمت والی ہین خرچ بہی کرتے ہین تو ناخوشی سے حدیث مین فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَاِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وبہذا اللہ نے اونکا نفقہ و عمل قبول نہ کیا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (اللہ قبول کرتا ہے سو ادب والون سے) فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد احدے الحسنیین سے یا تو نصر و غنیمت ہے یا مغفرت و شہادت حسنے تانیث احسن ہے اس استفہام مین تقریع و توبیخ ہے اور ایضاح و کشف ہی الا ما کتب اللہ لنا کا اللہ کے عذاب سے مراد کوئی نازلہ سماوی ہے اور ہاتہون کے عذاب سے مراد قتل و اسر و نہب و سبی ہے اللہ نے قبول کرنے سے اونکے نفقہ کے انکار کیا بسبب اونکی نفاق کی خطیب نے کہا آیت اگرچہ خاصۃً حق مین اہل نفاق منافقین کے آئی ہے لکن عام ہے حق مین ہر اوس شخص کے جو اپنا مال واسطے غیر وجہ اللہ کے صرف کرتا ہے یا دسمعہ کے لیے سو ایسا مال اوس سے قبول نہین کیا جاتا ہے اونکا نماز پڑہنا کسل و گرانباری کے ساتہ ہوتا ہے اسلیے کہ یہ نہ امید ثواب کی رکہتے ہین نہ ڈر عقاب کا انکی نماز نری لوگون کے دکہانے کیلیے ہے ظاہر مین مسلمان ہین باطن مین برخلاف اسلام مین مال کا خرچ کرنا ناخوشی سے ہے کیونکہ وہ سمجہتے ہین کہ یہ مال ہمارا بے موقع و بے محل جاتا ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ اللہ و رسول کے وعدے پر ایمان نہین رکہتے ہین فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ سو تو تعجب کر اونکے مال اولاد سے یہی چاہتا ہے اللہ کہ اونکو عذاب کرے ان چیزون سے دنیا کے جیتے اور نکلے اونکی جان جب تک وہ کافر ہی رہین **ف** یعنے تعجب کر کہ بدین کو اللہ نے نعمت کیون دی بے دین کے حق مین اولاد و مال وبال ہے کہ اونکے پیچہے دل پریشان ہے اور انکے فکر سے چہوٹنے نہ پاوین مرتے دم تک تا توبہ کرے یا نیکی پکڑے انتہی اللہ نے حضرت م کو تعجب کرنے سے منع کیا جسطرح فرمایا وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اور فرمایا اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ حسن بصری نے کہا

مراد عذاب دنیا سے یہ ہی کہ زکوۃ دین راہ خدا مین صرف کرین قتادہ نے کہا اس آیت مین تقدیم تاخیر ہے یعنی
تو انکے اموال و اولاد سے تعجب نہ کر اللہ اونکو زندگی دنیا مین عذاب کرنا چاہتا ہے ابن جریر نے حسن کا قول
اختیار کیا ہے یہی قول اول قوی و حسن ہے اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ جب مرین تو کافر مرین کہ اسمین حکایت
وشدت عذاب زیادہ ہے عیاذاً باللہ من ذلک یہ ایک طرح کا استدراج ہے ساتھ ان لوگون کے فتح البیان
کا بیان ہے یہ ہے عجب ہونا ساتھ کسی شے کے یون ہوتا ہے کہ اس شے کی خوبی سے خوش و رضی ہو اور ایک
طرح کا افتخار بھی کرے اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ جو میرے پاس ہے ویسا دوسرے کے پاس نہین ہے مطلب
ہوا کہ جو اموال و اولاد ونکے پاس ہین تم اونپر خوش نہ ہو اور اپنی رضامندی ساتھ اونکے ظاہر نکرو کہ یہ
ایک طرح کا استدراج ہے اسلیے کہ اللہ کو تو یہ مراد ہے کہ وہ اس حیات دنیاوی مین معذب ہون مسلمان ونکے مال
لوٹین اونکی اولاد زبردستی پکڑ لین اونکو اس امر سے غم و حزن حاصل ہو کیونکہ یہ اشیا بڑی شقت و تعب سے انہون
نے جمع کیے تہی بخلاف مومن کے کہ مال و ولد اوسکے حق مین عذاب دنیا نہین ہوتے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مین
آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہون اور جو مصیبت مجھپر یہان آتی ہے مجھکو اوسپر ثواب ملیگا منافق سرے سے
معتقد آخرت کا نہین ہے اور نہ وہان اجر کی امید رکھتا ہے تو جو تعب و حزن اسکو مال و ولد پر ہوتا ہے وہ دنیا
مین اوسپر عذاب ہے زہوق کہتے ہین سختی سے جان نکلنے کو مراد اس سے یہان استدراج ہے کقولہ تعالے
إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا زمخشری نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ یہ چاہتا ہے کہ ہمیشہ اپنی نعمتین انپر
جاری رکہے یہانتک کہ وہ حالت کفر پر مرین اسی تمتع مین مشغول رہین عاقبت کیطرف نظر نہ کرین وَيَحْلِفُونَ

بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ۝ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ
مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ۝ قسمین کہاتے ہین اللہ کی کہ وہ بیشک تم مین ہین اور وہ
تم مین نہین ولکن وہ لوگ ڈرتے ہین اگر پاوین کہین بچاو یا کوئی گڑہے یا سر گہسانے کو جگہہ تو الٹے بہاگین
اوسیطرف رسیان توڑاتے ف اللہ نے حضرت کو جزع فزع خوف ہلع کی خبر دی کہ وہ قسم کہا کر اپنے آپ
کو تم مین شامل کرتے ہین لکن نفس الامر مین شامل نہین ہین اونکا قسم کہانا مارے ڈر کے ہی کیونکہ یہ کوئی
جگہہ بچاو کی قلعہ یا غار یا تہ خانہ اندر زمین کے نہین پاتے کہ وہان جا گہسین اور تمکو چہوڑ کر بہاگ جاوین
اونکا ملنا جلنا تم سے ناخوشی کے ساتھ ہے نہ محبت کی راہ سے یہ تو اپنی غرض و ضرورت سے ملتے جلتے
ہین ولہذا ہمیشہ رنج و غم مین رہتے ہین کیونکہ عزت و نصرت و رفعت اسلام و اہل اسلام روز افزون دیکھتے

ہین اسلیے اونکو مسلمانون کا نکلنا برا لگتا ہے یہ نہین چاہتے کہ اونکے ساتہہ مخالطت کرین مگر مجبور ہین فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ یہ لوگ اس بات پر قسم کہاتے ہین کہ وہ دین اسلام مین ہو کر منقاد رسول خدا ہین حالانکہ یہ سوگند اونکی ظاہر مین ہے باطن مین یا اور کچہہ ہین اونکو ڈر ہے کہین ہمپر بہی وہی بلا نہ آئے جو مشرکونپر آئی ہے کہ مارے گئے پکڑے گئے اسلیے براہ تقیہ اظہار اسلام کا کرتے ہین کچہہ حقیقت مین مسلمان نہین ہین اگر اونکو کوئی بچاؤ کی جگہہ ملے جیسے کوئی قلعہ یا جزیرہ یا چوٹی پہاڑکی یا کوئی غار و مغاک و سرداب و تہ خانہ و کہف یا کوئی جگہہ گہسنی کی سوا اونکے تو وہ بہت جہپاٹے سے اودہر کو چلدین گویہ اشیا بدترین امکنہ ہین اور نہایت تنگ جگہین ہین یہ بہاگنا اونکا بسبب شدت بغض کے مسلمانون سے ہے تاکہ کسی مسلمان کی صورت نہ دیکھین اور اونسے پوشیدہ رہین وَمِنْهُمْ مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ۝ بعضے اون مین ہین کہ تجہکو طعنہ دیتے ہین زکوۃ بانٹنے مین سو اگر اونکو ملے اوسمین سے تو راضی ہون اور اگر نہ ملے تب وہ ناخوش ہو جائین اور کیا خوب تہا اگر وہ راضی ہوتے جو دیا اونکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور کہتے بس ہے ہمکو اللہ دیگا ہمکو اپنے فضل سے اور اوسکا رسول ہمکو اللہ ہی چاہیے **ف** یہ ایک دوسری نوع منافقین کی بتائی کہ وہ تقسیم صدقات پر طعن زن ہین رسول کو متہم کرتے ہین اگر اونکو ملے تو خوش نملے تو خفا ہین داؤد بن ابی عاصم کہتے ہین حضرت ص کے پاس صدقہ آیا تہا حضرت ص نے ادہر اودہر بانٹ دیا سب مال تقسیم ہو گیا ایک مرد انصاری نے دیکہکر کہا کہ یہ کچہہ عدل نہوا اوسپر یہ آیت آئی رواہ ابن جریر قتادہ نے کہا لمز کے معنی ہین طعن کے ہمنے سنا ہے کہ ایک مرد صحرائی جو تازہ عہد تہا ساتہہ اعرابیت کے وہ پاس حضرت ص کے آیا حضرت ص سونا چاندی تقسیم کر رہے تہے اوسنے کہا اے محمد اگر اللہ نے تمکو حکم دیا ہے عدل کا تو تمنے عدل نہ کیا حضرت ص نے فرمایا ویلک فمن ذا یعدل علیک بعدی پہر فرمایا بچو اس شخص سے اور جو اسکی طرح کا ہو بیشک میری امت مین اسکی طرح کے بہی لوگ ہونگے قرآن پڑہین گے اونکے گلے سے نہ اوتریگا وہ لوگ جب خروج کرین تو تم اونکو قتل کر دو تین بار یہی لفظ فرمایا فاذا خرجوا فاقتلوہم ہمنے یہ بہی سنا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ ما اعطیکم شیئا ولا امنعکموہ انما انا خازن یہ جو قتادہ نے ذکر کیا یہ مثل حدیث ابو سلمہ ہے جو صحیحین مین قصہ ذی الخویصرہ حرقوص

نام مین آئی ہے حضرت غنائم حنین تقسیم کر رہے تہے او شخص نے کہا اِعْدِلْ فَاِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فرمایا لقد
خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ پہر وہ پیٹ پہیر کر چلا فرمایا اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا اَقْوَامٌ يَحْقِرُ
اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ
الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ الحدیث یہ حدیث حق
مین خوارج کے ہے او انکو حضرت علی مرتضی نے قتل کیا تہا یہ لوگ جہنم کے کتے ہونگے اسکے بعد اللہ نے فرمایا کہ اگر عطیہ
خدا اور رسول پر راضی رہتے تو کیا اچہا ہوتا اس آیت مین اللہ نے ادب عظیم و سر شریف ذکر کیا ہے کہ شان مسلمان
کی یہی ہے کہ آدمی نرے اللہ پر بہروسا کرے جو کچہہ اللہ دے اسپر راضی رہے حسبنا اللہ کہے توفیق الٰہی و اطاعت
رسول مین راغب ہو امر بجا لائے نہی ترک کرے خبر کی تصدیق کرے اثر کی پیروی بجالائے فتح البیان کا
لفظ یہ ہے لمز کہتے ہین عیب لگانے کو صدقات سے مراد زکوۃ و غنائم ہین یعنے اگر خاطر خواہ ملا تو خوش ورنہ
ناخوش ہین یہ ایک نوع ہے نفاق کی کاش یہ عطیہ خدا اور رسول پر راضی رہتے اور اللہ کو کافی سمجہکر راغب
الی اللہ ہوتے یہ آیت حق مین ذی الخویصرہ تمیمی کے اوتری ہے جسطرح کہ بخاری ونسائی وغیرہما مین آیا ہے
ابن مسعود نے کہا وقت تقسیم غنائم حنین کے ایک مرد نے کہا اِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ
مینے آکر حضرت سے ذکر کیا فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ پہر صبر کیا اور سیر یہ آیت آئی

واللہ اعلم اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ
الْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ زکوۃ جو ہے سو
حق ہے مفلسون کا اور محتاجون کا اور اس کام پر جانے والون کا اور جنکا دل پرچانا ہے اور گردن چہڑانے
مین اور جو تاوان بہرین اور اللہ کی راہ مین اور راہ کے مسافر کو ٹہیرا دیا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے
حکمت والا ف جسکے پاس مال نہو وہ مفلس ہے گو کہ حاجت چلی جائے جیسے ہر روز کے محنتی اور محتاج وہ
جسکی حاجت نہ چلے اور زکوۃ کے عامل مہینہ پاوین موافق خرچ کے اور دل جنکا پرچانا ہے وہ لوگ تہے کہ طمع
پر مسلمان ہوئے لیکن سردار قوم تہے اونکی طفیل سے بہی مسلمان ہوئے اب علما انکو نہین گنتے اور گردن
چہڑانی غلام کی آزادی یا قیدی کی رہائی اور تاوان دار وہ قرضدار ہو اگرچہ مالدار ہو اور قرض برابر نہ رکہتا
ہو اور اللہ کی راہ یعنے جہاد کا خرچ اور مسافر جو بے خرچ ہو اگرچہ گہر مین سب موجود رکہے لنتے اللہ نے بعد
اعتراض منافقین یہ بیان فرمایا کہ قسمت صدقات کی ہمنے مقرر کی ہے تم خود اسکے متولی ہوئے ہو

کسی اور کے تقسیم سپرد نہین کی ہے پہر تجزیہ اُسکا واسطے استخلاص مذکورین کے کیا زیاد بن حرث صدائی
کہتے ہین مین پاس حضرت ؐ کے آیا مینے آپ سے بیعت کی ایک مرد نے آکر کہا مجہے صدقے مین سے کچہہ دو
فرمایا اللہ نے صدقات مین حکم کسی نبی وغیرہ کا پسند نرکہا یہانتک کہ خود ہی حکم دیا اور آٹہہ ٹکڑے کیے
اگر تو ان آٹہہ مین سے ہو تو مین تجہکو دون ان آٹہہ اقسام مین علمار کا اختلاف ہے کہ آیا سب کو دیا جاوے
یا جو مجملا اونکے میسر آئین یہ دو قول ہین ایک یہ کہ سب اقسام کو دینا چاہیے شافعی اور ایک جماعت کا یہی
مذہب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ کچہہ استیعاب جملہ اصناف کا واجب نہین ہے بلکہ ایک ہی نوع کو بہی دینا
جائز ہے گو باقی اصناف موجود ہون مالک اور ایک جماعت سلف وخلف کا یہی قول ہے عمر وحذیفہ
وابن عباس وابو العالیہ وسعید بن جبیر ومیمون بن مہران بہی اسی کے قائل ہین ابن جریر نے کہا وَ
هُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اس بنا پر ذکر اصناف کا اسجگہہ واسطے بیان مصرف کے ہے نہ واسطے وجوب استیعاب
کے ابن کثیر نے کہا وَلِوُجُوْهِ الْحِجَاجِ وَالْمَآخِذِ مَكَانٌ غَيْرُ هٰذَا واللہ اعلم فقرار کو بقیہ اصناف پر اسلیے
مقدم کیا ہے کہ بہ نسبت غیر کے محتاج تر ہوتے ہین بسبب ہونے ان کو حاجت وشدت فاقہ کی لگی رہتی ہے
ابو حنیفہ رح کے نزدیک مسکین کا حال فقیر سے بدتر ہے امام احمد نے بہی یون ہی کہا ہے عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین فقیر وہ نہین ہے جو مال نہین رکہتا ولکن فقیر وہ ہے جو محنت مزدوری سے پیٹ پالتا ہے اور
جنگ کرتا ہے ابن عباس ومجاہد وحسن بصری وابن زید کا قول یہ ہے کہ فقیر اُس پارسا کو کہتے ہین جو لوگون
سے کچہہ نہین مانگتا اور مسکین وہ شخص ہے جو سوال کرتا ہے اور گدائی پیشہ ہے پہرتا ہے لوگون کے پیچہے
پڑکر بہیک مانگتا ہے ابن جریر وغیر واحد نے اسی قول کو اختیار کیا ہے قتادہ نے کہا فقیر وہ ہے جو
دُکہیا بیمار ہو مسکین وہ ہے جو جسم سالم ہو ابراہیم نے کہا مراد فقرار مہاجرین ہین سفیان ثوری نے کہا
یعنے اعراب کو اسمین سے کچہہ نہ دے یہی قول سعید بن جبیر وسعید بن عبد الرحمن کا ہے عکرمہ نے کہا تم
فقرار مسلمین کو مساکین نہ کہو مساکین تو اہل کتاب ہین اب وہ حدیثین سنو جو متعلق اصناف ہشتگانہ ہین
لکن فقرا سو ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِاَحْمَدَ اَيْضًا وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلُهٗ عبید اللہ
بن عدی کہتے ہین کہ دو شخصون نے اونسے ذکر کیا کہ ہم صدقہ مانگنے کو پاس حضرت ؐ کے گئے تہے حضرت
نے نظر غور سے ہمکو دیکہا اور مضبوط پا کر فرمایا کہ اگر تم چاہو تو مین تمکو دون لیکن اسمین کچہہ حق غنی وقوی

ومکتسب کا نہین ہو رواہ احمد وابوداود والنسائی باسناد جید قوی سے ساکین سو ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین لیس المسکین بہذا الطواف الذی یطوف علی الناس فترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان قالوا فما المسکین یا رسول اللہ قال الذی لا یجد غنی یغنیه ولا یفطن له فیتصدق علیه ولا یسأل الناس شیئًا رواه الشیخان یعنے مسکین یہ پہیرنے والا ایک دو لقمہ مانگنے والا نہین ہے بلکہ وہ ہے جو لقدر حاجت نہین پاتا اور نہ کوئی اُسکو محتاج سمجھکر کچہہ دیتا ہے اور نہ وہ خود بہیک مانگتا ہے عاملین سے مراد جباة و سعاة ہین جو صدقات کو اوگہاتے ہین او سین سے کچہہ اونکو بہی دیا جاتا ہے لیکن یہ جائز نہین ہے کہ وہ اقربا حضرت صلعم سے ہون جنپر صدقہ حرام ہے کیونکہ صحیح مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے آیا ہے کہ وہ پاس حضرت صلعم کے گئے اور کہا ہمکو عامل مقرر کرو صدقہ اوگہانے پر فرمایا صدقہ محمد صلعم وآل محمد کو حلال نہین ہے یہ تو لوگونکا میل کچیل ہے رہے مؤلفة القلوب سو وہ کئی قسم کے ہوتے ہین کسیکو مسلمان ہونے کے لیے دیا جاتا ہے جسطرح کہ حضرت صلعم نے صفوان بن امیہ کو غنائم حنین مین سے دیا تہا حالانکہ وہ حنین مین بحالت شرک حاضر ہوئے تہے صفوان کہتے ہین ہمیشہ مجہکو دیتے رہے یہانتک کہ محبوب ترین مردم نزدیک میرے ہوگئے بعد اسکے کہ مجہکو دشمن ترین مردم تہے سعید بن مسیب نے صفوان بن امیہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یوم حنین وانه لابغض الناس الی فما زال یعطینی حتی انه لاحب الناس الی رواه احمد ورواه مسلم والترمذی اور کسیکو اسلیے دیا جاتا ہے کہ اُسکا اسلام اچہا ہو جائے اور دل ثابت ہے چنانچہ دن حنین کے ایک جماعت کو صنادید طلقا و اشراف طلقا مین سے ایک ایک سو اونٹ دیے اور فرمایا انی لاعطی الرجل وغیره احب الی منه خشیة ان یکبه اللہ علی وجهه فی نار جهنم صحیحین مین ابو سعید سے روایت ہے کہ علی مرتضے نے یمن سے کچہہ سونا مع خاک کے بہیجا حضرت صلعم نے اُسکو درمیان چار نفر کے تقسیم کر دیا اقرع بن حابس عیینہ بن بدر علقمہ بن علاثہ زید خیر اور کسیکو اسلیے دیا جاتا ہے کہ اُس جیسے لوگون کے مسلمان ہونے کی امید کیجاتی ہے اور کسیکو اسلیے دیا جاتا ہے کہ آس پاس والون سے صدقہ اوگہائے یا حوزۂ مسلمین و اطراف بلاد سے ضرر کو دور کرے ومحل تفصیل هذا فی کتب الفروع واللہ اعلم رہی بات کہ بعد حضرت صلعم کے بہی مؤلفة القلوب علی الاسلام کو دینا چاہیے یا نہین سو اسمین اختلاف علمار کا ہے عمر و شعبی اور ایک جماعت سے

یہ روایت ہے کہ دینا نہ چاہیے اسلیے کہ اللہ نے اسلام و اہل اسلام کو عزت بخشی اور بلا دپر تمکن کیا اور
رقاب عباد کو واسطے مسلمین کے ذلیل کر دیا دوسرون نے کہا بلکہ دینا چاہیے اسلیے کہ حضرت صلعم نے اونکو
بعد فتح مکہ و کسر ہوازن کے دیا ہے اور یہ ایک امر محتاج الیہ ہے انپر صرف کرنا مناسب ہے لیکن رقاب حسن
بصری و مقاتل بن حیان و عمر بن عبد العزیز و سعید بن جبیر و نخعی و زہری و ابن زید نے کہا کہ مراد رقاب سے
مکاتبین ہین ابو موسے اشعری سے بہی اسیطرح مروی ہے یہی قول ہے شافعی و لیث کا ابن عباس نے
کہا آزاد کرنا رقبہ کا زکوۃ سے لاباس بہ ہے حسن بہی اسی کے قائل ہین یہی مذہب ہے احمد و مالک و اسحق
کا یعنے رقاب عام تر ہے اس سے کہ مکاتب کو دے یا کوئی لونڈی غلام خرید کرکے آزاد کر دے استقلالا تو
اعتاق و فک رقبہ مین بہت سی حدیثین آئی ہین اور اللہ ہر عضو آزاد کرنے والے کا عوض ہر عضو آزاد شدہ کے
آگ دوزخ سے آزاد کرتا ہے یہانتک کہ فرج عوض فرج کے یہ اسلیے ہے کہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے وَمَا تُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ پر حق ہے تین شخصون کا کہ اونکی مدد کرے
ایک غازی راہ خدا مین دوسرا مکاتب تیسرا قرضدار جو ارادہ قرض ادا کرنے کا رکہتا ہے یا نکاح کرنے والا
بارادہ پارسائی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَهْلُ السُّنَنِ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ براء بن عازب کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے
رسول خدا مجہے وہ کام بتاؤ جو مجہکو جنت سے قریب دوزخ سے بعید کر دے فرمایا جان آزاد کر گردن چہڑا اوسنے
کہا کیا یہ دونو کام ایک کام نہین ہین فرمایا نہین عتق نسمہ یہ ہے کہ تو اوسکو آزاد کرے فک رقبہ یہ ہے کہ تو
اوسکی قیمت مین مدد دے اب رہے غارمین سو وہ کئی طرح ہین ایک وہ جو کہ حامل حمالہ ہے یا ضامن
قرض جو اُسکے ذمہ پر لازم ہوا ہے مال نے کوتاہی کی یا دار قرض مین تاوان آیا یا کسی معصیت مین پہر اُسسے
سے توبہ کر لی تو ایسے لوگون کو دینا چاہیے اصل اس باب مین حدیث قبیصہ بن مخارق ہلالی ہے کہ
مجہپر حمالہ تہا مین پاس حضرت صلعم کے آیا کہ سوال کرون فرمایا ٹہیر یہان تک کہ صدقہ آئے پہر ہم تجہکو
دلوا دینگے پہر فرمایا اے قبیصہ مسئلہ یعنے سوال کرنا حلال نہین مگر تین مین سے ایک کو ایک وہ شخص
جو کہ حامل حمالہ ہے اُسکو مسئلہ حلال ہے یہانتک کہ وہ بقدر حمالہ پاوے پہر رک جائے دوسرا وہ شخص کہ
اُسکو کوئی آفت پہونچی اوسکا مال برباد گیا اوسکو مسئلہ حلال ہے یہانتک کہ بقدر قوام زیست پاوے یا بقدر
سداد عیش تیسرا وہ شخص کہ اُسکو فاقہ پہونچا ہے یہانتک کہ تین آدمی عقلمند اُسکی قوم کے کہڑے ہوکر
یہ بات کہین کہ یہ فاقہ کش ہے تو اوسکو بہی مسئلہ حلال ہے یہانتک کہ بقدر قوام زیست پالے یا بقدر سداد

عیش اسکے سوا جو سئلہ ہے وہ سحت یعنی حرام ہے کہا تا ہے اوسکو صاحب اس مسئلہ کا بطور حرام رواہ
مسلم ابو سعید کہتے ہین آفت پہونچی ایک مردکو عہد حضرت ﷺ مین بابت پہلون کے جو اوسنے
خرید کیے تہے اوسکا قرض بہت ہوگیا حضرت ﷺ نے اوسکے قرضخواہون سے فرمایا لے لو جو پاؤ تم بس تمہارے
لیے اسی قدر ہے رواہ مسلم حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر مین فرمایا ہے اللہ قرضدار کو دن قیامت کے
بلائیگا اور اپنے سامنے کہڑا کرکے فرمائیگا اے ابن آدم تونے یہ قرض کس لیے لیا اور لوگون کے حق کس
کام مین ضائع کیے وہ کہیگا اے رب تو جانتا ہے کہ مینے یہ قرض لیا نہ کہایا نہ پیا نہ ضائع کیا لیکن میرے
ہاتہہ پر حرق آیا یا سرق یا وضیعہ اللہ فرمائیگا میرے بندے نے سچ کہا مین احق ہون کہ آج تیری طرف سے اسکو ادا
کرون پہر اللہ ایک شے کو طلب فرماکر اوسکے پلہ ترازو مین رکہیگا اوسوقت پلہ اسکی حسنات کا سیئات پر بہاری
ہو جائیگا اللہ کے فضل و رحمت سے وہ جنت مین داخل ہوگا رواہ احمد سبیل اللہ سے مراد غازی ہین
جنکا کوئی حق دیوان مین نہین ہے اور نزدیک امام احمد و حسن و اسحق کے حج بہی داخل راہ خدا ہے بدلیل حدیث
اسی طرح ابن السبیل سے مراد مسافر ہے جو کسی شہر مین گیا ہے اوسکے پاس کچہہ نہین جس سے اپنے
سفر پر دے اسکو بقدر کفایت صدقات سے دینا چاہیے کہ وہ اپنے شہر تک پہونچ جاے اگرچہ اسکے
پاس گہر مین مال ہو اسیطرح جو شخص اپنے شہر سے سفر کرنا چاہتا ہے اور اسکی پاس کچہہ نہین ہے تو اسکو
مال زکوۃ سے بقدر کفایت آمد و شد دینا چاہیے دلیل اسپر یہی آیت ہے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے حلال
نہین ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ قسم کو ایک وہ جو عامل ہے صدقے پر دوسرا وہ شخص جسنے صدقے کو
اپنے مال سے خرید کیا ہے تیسرا قرضدار چوتہا غازی راہ خدا مین پانچوان مسکین جسپر صدقہ کیا گیا اور اس نے
وہ صدقہ بطور ہدیہ کسی غنی کو بہیجا رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ دوسرا لفظ اس حدیث کا رفعا یہ ہے کہ
لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ
یہ تین شخص ہوئے اور حدیث اول مین پانچ شخص ہین اللہ نے یہ تقسیم صدقات کی فرض کی ہے وہ عالم ظواہر
و بواطن امور ہے مصالح عباد کو خوب جانتا ہے اپنے قول و فعل و شرع مین حکیم ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا رَبَّ
سِوَاہُ فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ حرف انما واسطے حصر کے ہے اور تعریف صدقات کی واسطے جنس کے
یعنی جنس ان صدقات کی مقصور ہے ان اصناف ہشتگانہ پر ان سے تجاوز نہین کرتے بلکہ خاص انہین کے
لیے ہے نہ غیر کے لیے حضرت ﷺ کو کچہہ تعلق انسے نہین اور نہ حضرت ﷺ نے کبہی خود انمین سے کچہہ لیا ہے بیان ہین

فرق کے درمیان فقیر و مسکین کے اقوال ہین اور بیان ماہیت مسکین مین حدیث تردہ اللقمۃ واللقمتان ہے جو اوپر گذر چکی عاملین وہ ہین جنکو امام نے واسطے تحصیل زکوۃ کے بھیجا ہے وہ ایک قسط کے مستحق ہین مقدار مین اختلاف ہے بعض نے کہا بقدر ثمن مجاہد و شافعی سے یہی مروی ہے بعض نے کہا بقدر اجر عمل یہ ابو حنیفہ و اصحاب ابو حنیفہ سے مروی ہے کسی نے کہا بقدر عمل کے بیت المال سے دیا جائے یہ مالک سے مروی ہے لکن اسکے لیے کوئی وجہ نہین ہے اسلیے کہ اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ اونکے لیے کچھ حصہ صدقہ سے ہے تو پھر اوس سے ممنوع ہونا اونکا کیون ہوگا کہ صدقہ مین سے نہ دیا جائے اور غیر صدقہ سے دیا جائے رہی یہ بات کہ ہاشمی عامل ہو سکتا ہے یا نہین ہر طرف ایک جماعت گئی ہے بعض نے کہا غیر صدقہ مین سے انکو دے اور کچھ حصر عامل کا ساعی جابی ہی مین نہین ہے بلکہ قاسم کاتب حاشر عریف حاسب سب داخل ہین عاملین مین مولفۃ القلوب صدر اسلام مین تھے حضرت م ان کفار کو جو قہر و سیف سے داخل اسلام نہ ہوتے بلکہ عطا سے اسلام قبول کرتے دیتے تھے یا وہ لوگ مراد ہین جو ظاہر مین مسلمان ہو گئے مگر اچھی طرح اسلام نہ لائے حضرت م اونکی دلجوئی کے لیے اونکو دیتے تھے یا وہ یہود و نصاری سے مراد ہین جو اسلام لاتے تھے یا ایک قوم عظما مشرکین کی مراد ہے کہ وہ اتباع رکھتے تھے اونکو اسلیے دیا جاتا کہ اونکے اتباع اسلام لائین حضرت م نے ایک ایسی جماعت کو بھی دیا ہے جو ظاہر مین مسلمان ہو گئے تھے ایک ایک کو سو سو اونٹ عطا کیے اصحاب الرای کا مذہب یہ ہے کہ اب یہ صنف باقی نہین رہی لیکن موافق ظاہر آیت کے سہم اس صنف کا باقی ہے یہی قول ہے شافعی کا قول اول پر سہم اونکا سائر اصناف مین صرف ہوگا منجملہ مولفین کے وہ کفار ہین جنکے شر و فساد کا ڈر ہے اگر انکو دیا جائے تو اونکا شر دور ہو لکن ایسون کو زکوۃ و غیر زکوۃ سے دینا نہ چاہیے بالاتفاق تفصیل اس مقام کی جمل مین ہے رقاب سے مراد مکاتب ہے یا بردہ خرید کرکے آزاد کرنا آیت دونو کو شامل ہے غارمین سے مراد قرضدار ہین جنپر قرض سوار ہے اور ادا کرنے کے لیے کچھ نہین انکے دینے مین کچھ خلاف نہین ہے ہان جسنے اپنی بیوقوفی سے قرض کرلیا ہے اسکو نہ دے نہ زکوۃ سے نہ غیر زکوۃ سے مگر یہ کہ توبہ کرے حضرت نے اعانت حامل حمالہ کی کی ہے اور لوگونکو اوسکی اعانت کے لیے ارشاد فرمایا ہے سیوطی نے کہا اصلاح ذات البین کے لیے بھی دے اگرچہ تونگر ہون حسب کہ وہ اسکام کے لیے قرضخواہ ہون سبیل اللہ سے مراد غازی مرابط ہین گو وہ غنی ہون اکثر علما کا یہی قول ہے ابن عمر نے کہا حج کرنے والی مین اور عمرہ کرنے والی احمد و اسحق نے حج کو سبیل اللہ مین داخل کیا ہے ابو حنیفہ رح و صاحبین رح نے کہا غازی کو جب دے کہ وہ فقیر منقطع ہو بعض نے

کہا لفظ عام ہے قصر اوسکا کسی نوع خاص پر درست نہین ہے بلکہ تعمیم ہے وجوہ خیر اوسمین داخل ہین جیسے تکفین
موتے و بنا پل و قلعہ و عمارت مسجد وغیر ذلک لکن اول اولے ہے اسلیے کہ جمہور کا اتفاق اسی پر ہے مین کہتا
ہون اس زمانے مین غازی مرابط میسر نہین آتے البتہ حاجی وغیرہ بہت ملتے ہین اونکے سوا طالب علم و
دیگر وجوہ خیرات کثرت سے پیش آتے ہین اس صورت مین عام رکہنا لفظ فی سبیل اللہ کا اولے معلوم ہوتا ہے
واللہ اعلم ابن السبیل سے مراد مسافر ہے جو غیر ملک مین منقطع ہو گیا ہے گو اپنے گہر مین آسودہ ہو اور اسکو
کوئی قرض دینے والا بہی میسر آسکتا ہو لیکن مالک نے کہا کہ اگر قرض دہندہ ملتا ہے تو نہ دیا جاوے اسکو نہ دے
قتادہ نے کہا مراد مہمان ہے فقہاء عراق نے کہا حاجی ہے جو سفر مین منقطع ہو گیا ہے یعنی بسبب نہ ہونے
خرچ کے عاجز و حیران ہے لیکن اول اولے ہے یہ حکم صدقات مقصور ہین ان آٹھ اصناف پر حکم لازم ہے
جو اللہ نے اپنے بندون پر فرض کیا ہے اور تجاوز کرنا ان اصناف سے منع فرمایا ہے سیوطی نے کہا صرف کرنا
ان صدقات کا اونکے سوا اور لوگون مین جائز نہین ہے اور نہ منع کرنا کسی صنف کا ان اصناف مین سے
درست ہے جب اصناف بہم پہونچین تو امام سب پر یکسان و برابر تقسیم کرے اور جہانتک ممکن ہو تقسیم حق صنف
کی بعض پر پہونچتی ہے ظاہر آیت مفید وجوب استغراق جملہ افراد کے تمام صنف مین ہے ۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

بعضے اُن مین بدگوئی کرتے ہین نبی کی اور کہتے ہین یہ شخص کان ہے تو کہہ کان ہے تمہارے بہلے کو یقین رکہتا ہے
اللہ پر اور یقین کرتا ہے بات مسلمانون کی اور مہربان ہے ایمان والون کے حق مین تم مین سے اور جو لوگ ایذا
کرتے ہین اللہ کے رسول کی انکو دکہہ کی مار ہے **ف** منافق حضرت صلعم کو طعن کرتے کہ یہ شخص کان یا نہا
ہے حضرت اپنے وقار سے جہوٹے کا جہوٹ پہچانتے تو بہی نہ پکڑتے تغافل کرتے وہ یہ سمجہے کہ فریفتہ ہو جاتے
کہ اونہون نے سمجہا نہین سو اللہ نے فرمایا کہ یہ خوبی کی تمہارے حق مین بہتر ہے نہین تو اول تم پکڑے
جاؤ انتہے اللہ نے فرمایا کہ منجملہ منافقین کے کچہ لوگ ایسے ہین جو حضرت صلعم کو ایذا دیتے ہین اونکے حق
مین کلام کرتے ہین کہتے ہین یہ تو نرے کان ہین جو کوئی اُنسے کچہ بات کہہ دیتا ہے اسکو ہمارے حق مین
سچ جان لیتے ہین پہر جب ہم اکر قسم کہاتے ہین تو ہمکو سچا جانتے ہین ابن عباس و مجاہد و قتادہ سے اسیطرح
مروی ہے اللہ نے کہا وہ تو گوش حق نیوش ہین سچے کو جہوٹے سے خوب پہچانتے ہین اور مومن کے مصدق

ہین کافر بحجت ہین اب جو کوئی اونکو ستائیگا اونکو عذاب دیا جائیگا یعنے یہ بات نہین ہے کہ وہ تمییز صدق کذب سے نرکہتے ہون بلکہ اغماض و تغافل اونکا کذب سے براہ عزت ووقار ہے یہ ایک دوسری نوع تہی فضائح منافقین کی جو اسجگہہ مذکور ہوئی اونکا حضرتؐ کو کان کہنا بطور ذم وطعن کے تہا وہ حق مین آپکے زبان درازی کرتے جب خبر اسکی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حاضر ہوکر عذر لاتے حضرتؐ اونکے عذر کو کمال خوشخوئی سے پذیرا فرماتے یہ سمجہتے کہ آپ صحیح و باطل مین کچہہ فرق نہین کرتے حضرتؐ کے علم وصفح پر دہوکا کہا کر حضرتؐ کا نام کان رکہا تہا اللہ نے جواب دیا کہ ہان کان ہین لکن خیر کے کان ہین نہ شر کے کان جو لوگ ایماندار ہوکر اخلاص ایمان سے کوئی بات کہتے ہین بیشک اونکی بات قبول کرتے ہین اور اُنسے خوش ہوتے ہین منافقون کی بات کو نہین مانتے یہ حق مین اہل نفاق کے رحمت ہے کیونکہ اونکا پردہ فاش نہین ہوتا مگر اُن منافقون کو جو ایسی باتین کرکے حضرتؐ کو ایذا دیتے ہین عذاب دردناک ہوگا ابن عباس نے کہا ہے نبتل بن حرث پاس حضرتؐ کے آتا بیٹہکر باتین سنتا پہر آپ کی بات جیت منافقون سے جاکر بیان کرتا اوسی نے تو اُنسے کہا تہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نرے کان ہین جو کوئی اُنسے کچہہ کہدیتا ہے وہ اسکی تصدیق کرتے ہین اوسپر یہ آیت اوتری عمیر بن سعد کہتے ہین یہ آیت میرے حق مین نازل ہوئی ہے کیونکہ عمیر باتین اہل مدینہ کی سنکر حضرتؐ کے پاس آکر سرگوشی کرتے اور چپکے سے خبر دیتے اُن لوگون کو بسبب عمیر کے ایذا ہوتی انکا بیٹہنا پاس حضرتؐ کے ناپسند کرتے اور کہتے کہ وہ تو کان ہین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہان کان خیر ہین نہ کان شر وضیر يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ

إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ۝ الثلثۃ

قسمین کہاتے ہین اللہ کی تمہارے آگے کہ تمکو راضی کرین اور اللہ کو اور اُسکے رسول کو بہت ضرور ہے راضی کرنا اگر وہ ایمان رکہتے ہین وہ جان نہین چکے کہ جو کوئی مقابلہ کرے اللہ اور اُسکے رسول سے تو اُسکو ہے دوزخ کی آگ پڑا رہے اُسمین یہی بڑی رسوائی ف کسی وقت حضرتؐ انکی دغابازی پکڑتے تو مسلمانون کے روبرو قسمین کہاتے کہ ہمارے دل مین بری نیت نہ تہی تا اونکو راضی کرکے اپنی طرف کرین نہ جانا کہ یہ فریب بازی خدا و رسول کے ساتہہ کام نہین آتی انتہے قتادہ نے کہا ایک منافق نے کہا تہا واللہ یہ لوگ ہمارے خیار و اشراف ہین اور محمدؐ جو کچہہ کہتے ہین گو حق ہو مگر وہ بدتر ہین گدہون سے ایک مسلمان نے سنکر کہا واللہ جو کچہہ محمدؐ کہتے ہین حق ہے اور تو گدہے سے بہی بدتر ہے خبر حضرتؐ کو

پہونچی آپ نے اُس منافق کو بلایا اور کہا تو نے یہ بات کسلیے کہی ہے وہ قسم کہانے لگا کہ مینے ہرگز یہ بات
نہین کہی ہی مسلمانون نے کہا ای اللہ سچے کو سچا جہوٹے کو جہوٹا کر دے اسپر اللہ نے یہ آیت اُتاری اور کہا کہ مخالف
خدا و رسول مخلد فے النار ہوگا فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ منافقین اپنی خلوتون مین مومنونپر اور حضرتؐ
پر طعن کرتے جب وہ بات حضرتؐ کو پہونچتی اگر حلف کرتے کہ ہمنے یہ بات نہین کہی ہے اپنے قول سے مکر
جاتے یہ اسلیے کہ حضرتؐ اور مومنون کو راضی رکہین اللہ نے فرمایا جہوٹی قسمون سے انکو خوش کر دینا کچہہ نہ
نہین ہی اگر اللہ سے ڈر کر نفاق چہوڑتے تو مومن ہوتے کیا ان منافقون کو یہ معلوم نہین ہے کہ جو کوئی اللہ
و رسول سے مخالفت مخاصمت کرتا ہے اسکا انجام نار جہنم ہے یہ بڑی سرے کی رسوائی ہے کہ آگ مین ہمیشہ کو

گیا يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ
اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ ڈرا کرتے ہین منافق کہ نازل نہ ہووے نپر کوئی سورت کہ جتا وے انکو جو انکے
دل مین ہے تو کہہ ٹہٹہے کرتے رہو اللہ کہولنے والا ہے جس چیز کا تمکو ڈر ہے **ف** مجاہد نے کہا آپس
مین باتین کرتے پہر کہتے کہین اللہ ہمارا بہید فاش نہ کر دے یہ آیت شبیہ اُس آیت کے ہی وَاِذَا جَآءُوْكَ
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ
يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور اس آیت مین یون کہا ہے کہ تم ٹہٹہا کیے جاؤ قریب ہے کہ اوتاریگا اللہ اپنے
رسول پر وہ سورت جو تمکو رسوا کر دیگی اور تمہارا حال کہول دیگی کقولہ تعالے اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ الی قولہ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ولہذا قتادہ نے کہا ہے کہ اس سورت
کا نام فاضحہ تہا یہ منافقون کو فضیحت کرتی فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اس آیت کے دو معنے ہین ایک یہ
کہ منافق نزول سورت سے ڈرتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو حکم ہے کہ وہ اس سے ڈرین سورت کے جتلانے سے یہ مراد ہی
کہ مسلمانون کو حال برا اونکے دلون کے اطلاع دیجاے سو اللہ بے اطلاع دیے نہ رہیگا جس بات کا
اونکو ڈر ہے وہ ظاہر ہوگی خواہ اللہ خبر کرے یا رسول بتا دے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ
وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ جو تو انسے پوچہے تو کہین ہم تو بول
چال کرتے تہے اور کہیل تو کہہ کیا اللہ سے اور اُس کی کلام سے اور اُسکے رسول سے ٹہٹہے کرتے تہے بہانے مت بناؤ
تم کافر ہوگئے ایمان لا کر اگر ہم معاف کرینگے تم مین بعضون کو البتہ مار بہی دینگے بعضونکو اسپر کہ وہ گنہگار تہے

ف جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے جو وہ سبب شک کے ہو وہ کافر ہوا نہیں تو منافق البتہ ہوا دین کی بات
میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضرور ہے لباب محمد بن کعب قرظی وغیرہ نے کہا ہے ایک مرد منافق نے کہا تھا
ہم نہیں دیکھتے ان قاریوں کو مگر یہ بڑے راغب پیٹ کے اور بڑے جھوٹے زبان کے اور بڑے نامرد لڑائی کے ہیں یہ بات
حضرت صلعم کو پہونچی حضرت ناقہ پر سوار ہوکر روانہ ہوئے تھے رستے میں وہ آدمی آیا اور اُسنے کہا اے رسول خدا ہم تو خوض
ولعب کرتے تھے یعنی گپ شپ تھی کچھ دل سے یہ بات ہمنے نہیں کہی تھی اور اوس کے پاؤں پتھر سے ٹھوکر کہاتی
تھے حضرت صلعم نے اسکی طرف التفات نہ کیا وہ آپ کی تلوار سے لٹک گیا ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد نے غزوہ
تبوک میں مجلس میں کہا مَا رَأَيْتُ مِثْلَ قُرَّائِنَا هٰؤُلَاءِ اَرْغَبَ بُطُوْنًا وَلَا اَكْذَبَ اَلْسُنًا وَلَا اَجْبَنَ عِنْدَ
اللِّقَاءِ ایک شخص نے مسجد میں کہا تو جھوٹا ہے اور منافق ہے میں حضرت صلعم کو اس بات کی خبر دونگا یہ بات حضرت صلعم
کو پہونچی قرآن اترا ابن عمر کہتے ہیں میں نے اسکو دیکھا کہ وہ حضرت صلعم کے ناقہ کو پکڑے تھا پتھر کی ٹھوکریں کھاتا
جاتا تھا اور کہتا تھا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ اور حضرت صلعم فرماتے تھے اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَ
رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ابن اسحق نے کہا ایک جماعت منافقوں کی تھی اونمیں ودیعہ بن ثابت برادر
بنی امیہ بن زید اور ایک مرد قبیلہ اشجع حلیف بنی سلمہ مخشی بن حمیر نام تھا یہ حضرت صلعم کے ساتھ گئے تھے حضرت صلعم
تبوک کو جاتے تھے بعض نے بعض سے کہا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ لڑائی بنی الاصفر کی مثل قتال بعض عرب کے
ساتھ بعض کے ہے واللہ میں گویا تم کو دیکھتا ہوں کہ کل تم رسیوں میں جکڑ بند ہوگے یہ بات واسطے ڈرانے اور
تزلزل کرنے مسلمانوں کے کہی تھی مخشی بن حمیر نے کہا واللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر اسپر صلح ہو کہ ہم میں سے
ہر مرد کو سو سو کوڑے مارے جائیں تو یہ دوست تر ہے اس بات سے کہ ہم بچیں اور ہمارے حق میں تمہاری اس
گفتگو پر قرآن نازل ہو حضرت صلعم نے عمار بن یاسر سے کہا قوم کی خبر لے کہ وہ جل گئی اور اُنسے پوچھ کہ اونہوں
نے کیا کہا اگر انکار کریں تو کہہ تمنے کذا وکذا کہا ہے عمار گئے اور اُنسے یہ بات کہی وہ حضرت صلعم کے پاس عذر کرنے
لگے ودیعہ بن ثابت نے کہا اور حضرت صلعم سواری پر کھڑے تھے اور وہ حقب راحلہ کو پکڑے ہوئے تھا اے رسول خدا ہم تو خائض
لاعب تھے مخشی بن حمیر نے کہا اے رسول خدا مجھکو میرا نام اور میرے باپ کا نام لے بیٹھا اللہ نے مخشی کو معاف فرمایا اسکا
نام عبد الرحمن پھیر مخشی نے اللہ سے یہ دعا کی کہ اُسکو ایسی جگہہ شہید کرے کہ کوئی وہ جگہہ نہ جانے چنانچہ دن
یمامہ کے مارے گئے اور کچھہ پتا او نکا نہ چلا قتادہ نے کہا حضرت صلعم غزوہ تبوک میں جاتے تھے آپکے
سامنے کچھ منافق بھی چلتے تھے اونہوں نے کہا یہ شخص گمان کرتا ہے کہ روم کے محل او قلعے فتح کرے گا

افسوس ہے اللہ نے حضرتؐ کو انکی گفتگو پر مطلع کر دیا فرمایا انکو حاضر کرو وہ آئے فرمایا تم نے یہ بات کہی ہے
وہ کہنے لگے ہم تو خوض و لعب کرتے تھے یعنے یہ ذکر بطور ہزل تھا نہ بطریق جد عکرمہ نے کہا ایک آدمی منجملہ
اونکے تھا جسکا قصور اللہ تعالے نے معاف کیا ہے وہ کہتا تھا اللّٰھم انی اسمع اٰیۃ انا اعنی بھا تقشعر
منہ الجلود وتجل منہ القلوب اللھم فاجعل وفاتی قتیلا فی سبیلک لا یقول احد انا
غسلت انا کفنت انا دفنت وہ دن یمامہ کے مارا گیا اوس کے سوا ہر مسلمان ملا وہ نہ ملا پھر اللہ نے
کہا تم کافر ہو گئے تمہارا عذر قبول نہ ہوگا ہاں بعض کو معاف کیا جائیگا نہ سب کو فتح البیان کا لفظ یہ ہے
اللہ پاک نے قسم کھا کر فرمایا کہ اگر تو انسے پوچھے گا کہ تم کسلیے دین مین طعن کرتے ہو اور مسلمانون کی عیب
جوئی مین لگے ہو تو وہ یہ کہین گے کہ ہم تو خوض و لعب واسطے قطع راہ کرتے تھے کچھ ہمارا قصد یہ نہ تھا کہ ہم
کسیکی برائی کرین اللہ نے اوسکے جواب مین کہا کیا استہزا کرنے کو اللہ و رسول اور اللہ کا کلام اور مسلمان ہی
ہین نہ اور کوئی یہ تمہارا بہانہ ہے تم اس گفتگو پر کافر ہو گئے یہ کہنا تمہارا کلمہ کفر تھا جسنے تمکو کافر کر دیا اب
ایسے اعتذارات باطلہ تمہارے سنے نہ جائینگے وہ یہ کہتے تھے کہ حضرتؐ کو یہ زعم ہے کہ ہم اپنے اصحاب پر
قرآن چھوڑ جائینگے یہ قرآن تو اونکا کلام ہے اللہ نے حضرتؐ کو اونکی اس بات چیت پر آگاہ کر دیا اور فرمایا
کہ تم بعد اظہار ایمان کے حق مین یہ کفر بکتے ہو تو اب ہم مخلصین کو تم مین سے معاف اور مجرمین کو سزا
دینگے المنفقون والمنفقت بعضھم من بعض یامرون بالمنکر وینھون عن المعروف ویقبضون (وقف لازم)
ایدیھم نسوا اللہ فنسیھم ان المنفقین ھم الفسقون ۝ منافق مرد اور عورتین سب کی ایک
چال ہے سکھاوین بات بری اور چھڑاوین بھلی سے اور بند رکھین اپنی مٹھی بھول گئے اللہ کو سو وہ بھی بھول گیا
اونکو تحقیق منافق وہی ہین بے حکم ف یعنے بے اعتقادی کی صلاحیت کیا معتبر ہے اُنکو فاسق ہی
کہیے انتہے اللہ نے منافقین پر انکار کیا کہ یہ برخلاف صفات مومنین ہین جب ایماندار لوگ امر بالمعروف و نہی
عن المنکر کرتے ہین تو یہ امر بمنکر نہی عن المعروف بجا لاتے ہین اور اپنا ہاتھ اللہ کی راہ مین خرچ کرنے
سے روکتے ہین سو جسطرح یہ اللہ کو بھول گئے اوسیطرحکا معاملہ اللہ نے بھی ساتھ انکے کیا ہے کما قولہ تعالے
فالیوم ننسھم کما نسوا لقاء یومھم ھذا (سو آج ہم انکو بھلا دینگے جیسے وہ بھولے تھے اس دن کا ملنا) یہ لوگ طریق حق سے خارج اور طریق ضلالت مین داخل
ہین فتح البیان مین کہا ہے کہ منافق تین سو نفر تھے اور منافقات ایک سو ستر یہ دین مین ایک دوسرے کے مشابہ ہین
جیسے ایک چیز کے کئی ٹکڑے ہون یہ ذکر اونکا مجملا کیا پھر مفصلا فرمایا کہ وہ حکم منکر کا کرتے ہین معروف سے

روکتے ہین منکر کہتے ہین ہر امر قبیح کو جو شرعاً و عقلاً برا ہے معروف کہتے ہین ہر امر حسن کو جو شرعاً و عقلاً
خوب ہے قبض دست سے مراد بخل ہے اخراج مال سے صدقہ و صلہ و جہاد مین جسطرح کہ بسط دست عبارت ہے
جود و سخا و کرم سے نسیان سے مراد ترک ہے اللہ کا ترک کرنا یہی ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا چھوڑ دے اطلاق نسیان
کا اللہ پر باب مشاکلہ سے ہے فسق کہتے ہین طاعت سے نکلکر طرف معصیت کی آنا اور ہر خیر سے باہر ہوجانا
ترکیب عبارت اسبات کو مفید ہے کہ وہ فسق مین کامل ہین اظہار موضع ضمار مین واسطے زیادت تقریر یا اہانت
وتحقیر کے ہے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ۝ وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد اور عورتون کو اور منکرون کو دوزخ کی آگ پڑے
رہین اسمین وہی بس ہے اونکو اور اللہ نے اونکو پھٹکارا اور اونکو ہے عذاب برقرار **ف** یہ وعدہ اس فعل پر
ہوا جسکا ذکر ہو چکا اونپر حکم خلود نار کا لگایا اور آگ کو اونکے لیے کافی ٹھیرایا اور اونپر لعنت کی اونکو مطرود
مبعد بنایا اور عذاب دائمی کا وعدہ فرمایا لفظ وعد کا خیر و شر دونون مین بولاجاتا ہے یہ عذاب ایک دوسری
نوع ہے سوا عذاب نار کے جو کبھی اوس سے الگ ہوگا جیسے زمہریر یا مراد عذاب دنیا ہے یعنی وہ تعب جو
بسبب نفاق کے اوٹھاتے ہین ہمیشہ اسبات سے حذر کرتے ہین کہ کہین مسلمان اونکے نفاق پر مطلع ہون
كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ جسطرح تمسے اگلے زیادہ تھے زور مین اور بہت
رکھتے مال و اولاد پھر برت گئے اپنا حصہ پھر تم نے برت لیا اپنا حصہ جیسے برت گئے تم سے اگلے اپنا حصہ اور
تم نے قدم ڈالے ہین جیسے اونھون نے قدم ڈالے تھے وہ لوگ مٹ گئے اونکے کیے دنیا مین اور آخرت مین اور
وہی لوگ پڑے ہین زیان مین **ف** اللہ نے کہا اونکو دارین مین عذاب پہونچا جسطرح اگلون کو اوس سے
عذاب پہونچا تھا حسن نے کہا مراد خلاق سے دین ہے خوض سے مراد گھسنا ہے کذب و باطل مین حبط عمل
سے مراد بطلان سعی ہے یعنے اون اعمال پر کچھہ ثواب نہ ملیگا اسلیے کہ دنیا و آخرت دونون مین وہ عمل
فاسد ہین اور یہ لوگ زیان مین ہین انکو کچھہ اجر اونکے کیے کا حاصل نہ ہوگا ابن عباس نے كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
مین کہا ہے مَا اَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَةِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْۤا اِسْرَآئِيْلَ شُبِّهْنَا بِهِمْ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَ
الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَتَّبِعُنَّهُمْ حَتّٰى لَوْ دَخَلَ الرَّجُلُ جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْهُ حدیث ابو ہریرہ مین

فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع
وباعا بباع حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ قالوا ومن ہم یا رسول اللہ اہل الکتاب
قال فمن رواہ ابن جریج وکذا ابو معشر وزاد قال ابو ہریرۃ اقرأوا ان شئتم القرآن کالذین
من قبلکم الایۃ قال ابو ہریرۃ الخلاق الدین وخضتم کالذی خاضوا قالوا یا رسول اللہ
کما صنعت فارس والروم قال فہل الناس الا ہم اس حدیث کا ایک شاہد صحیح مین بہی ہے فتح البیان مین
کہا ہے منافقین کو مشابہ کفار سابقین ٹہیرایا غیبت سے التفات طرف خطاب کے کیا کہ تم مثل اُن
لوگون کے ہوئے جو تم سے پہلے تہے یا تم نے اگلی امتون کے سے کام کیے ہین یعنے ترک امر بالمعروف ونہی عن المنکر
مین اور ہاتہہ کے بند کرنے مین زجاج نے کہا اللہ نے کفار سے کے وعدہ جہنم کا ویسا ہی کیا ہے جیسے اگلو
لوگون سے وعدہ کیا تہا پہر یہ کہا کہ اگلے تم سے طاقت وقوت مین سخت تر وزیادہ تر تہے اور مال واولاد
بہی بہت رکہتے تہے وہ اپنا حصہ لذات دنیا سے برت گئے اور باطل مین گہسے رہے اور تم نے بہی اپنا حصہ
برت لیا دنیا کا جسطرح تم سے اگلے لوگ اپنے حصہ سے منتفع ہوچکے مراد اس تمثیل سے مذمت ہی ان منافقون
کافرون کی کہ یہ تحصیل شہوات فانیہ وشغل لذات زائلہ واعراض مین سعی آخرت سے مثل امم ماضیہ کے ہین
اونہون نے اسباب دنیا ولہو ولعب مین ویسا ہی خوض کیا جیسا کہ اونہون نے کیا تہا حضرت م کی تکذیب مین
خوض کیا سو ان سب کے اعمال گو صورت طاعت مین ہون دارین مین اکارت گئے دنیا مین اسطرح کہ
سعت وصحت حاصل نہوئی عوض غنا فقر وعوض عز ذل اور عوض قوت ضعف نصیب ہوا آخرت
مین انجام اونکا عذاب نار ہے اعمال طاعت وقربت سے کچہ نفع انکو ہاتہہ نہ آئیگا یہ تو خسران دارین مین
کامل ہین معلوم ہوا کہ ہمراہ نفاق وکفر کے کوئی عمل خیر بکار آمد نہیں ہوتا ہے الم یاتہم نبا الذین من
قبلہم قوم نوح وعاد وثمود وقوم ابراہیم واصحب مدین والمؤتفکت
اتتہم رسلہم بالبینت فما کان اللہ لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون ۝ کیا نہین پہونچی
اونکو احوال اگلون کا قوم نوح کا اور عاد کا اور ثمود کا اور قوم ابراہیم کا اور مدین والونکا اور اولٹی بستیون
کا پہونچے اونکو رسول اونکے لیکر حکم صاف پہر اللہ نہ تہا کہ اونپر ظلم کرتا ولکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تہے
ف اللہ نے ان منافقین مکذبین رسل کو وعظ کیا اور فرمایا کیا تم کو اگلی امتون کی خبر نہین ملی کہ اونکا انجام
بسبب اس تکذیب رسل کے کیا ہوا قوم نوح کو غرق عام جمیع اہل ارض پہونچا اگر اوسکو جو کہ اللہ کے عبد ورسول

نوح علیہ السلام پر ایمان لائی یا قوم عاد نے جب ہود علیہ السلام کو جہٹلایا ریح عقیم سے تباہ کر دی گئی قوم ثمود
نے جب صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کونچین کاٹ ڈالین تو اونکو ایک صیحہ نے پکڑ لیا قوم
ابراہیم علیہ السلام پر اللہ نے ابراہیم کو غلبہ دیا اور معجزات ظاہرہ سے انکی تائید فرمائی اُنکے بادشاہ نمرود
بن کنعان بن کوش لعنۃ اللہ کو ہلاک کر دیا مدین والے قوم شعیب علیہ السلام تہے انکو رجفہ یعنی بہونچال لگا
عذاب یوم الظلہ ہوا اُلٹی بستی والی قوم لوط تہے مدائن مین رہتے تہے دوسری آیت مین فرمایا ہے وَ
الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى یعنی است واژگون بڑا گاؤن اونکا سدوم تہا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ان سب
از اول تا آخر تکذیب لوط علیہ السلام پر اور فعل فاحشہ پر یعنی غلام پر جو کسی نے سارے جہان مین آگے
پہلے نہ کیا تہا ہلاک کر دیا ان سب امم کے پاس اونکے پیغمبر حجتین اور دلیلین روشن لائے تہے یہ کچہہ اللہ
نے اونپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنی حجت کو اونپر قائم کر دیا تہا کہ رسول بہیجے علل دور کیے بلکہ وہ خود ظالم تہے
کہ اونہون نے رسولون کو جہٹلایا حق کی مخالفت اختیار کی ناچار انجام اونکا عذاب و دمار ہلاک ہوا فتح
البیان مین کہا ہے اللہ نے منافقین کو خطاب کیا اور چہہ طوائف مالکہ کا ذکر فرمایا جنکے اخبار عرب نے
سنے تہے اور اونکے آثار باقی ہا تہے اور اونکے شہر شام و عراق و یمن مین تہے یہ سب ملک زمین عرب سے
نزدیک ہے عرب کا گذر اُن بلاد پر ہوتا تہا اور اُنکے احوال کو جانتے پہچانتے تہے ایک قوم نوح یہ طوفان
سے ہلاک ہوئی یہ قوم سب سے پہلے تہی دوسری عاد تیسری ثمود چوتہی قوم ابراہیم اُنپر مچہر مسلط کر دیے
گئے تہے انکی ساری نعمت چہین لی گئی تہی پانچوین قوم شعیب چہٹی قوم لوط اُنپر تہہ پر سے تہے یہ قریے
موتفکات کہلاتے ہین اگر مراد مطلق قریے ہین تو وہ سب خسف نہین ہوئے اونکا حال بدل گیا خیر سے
طرف شر کے منقلب ہو گئی ائتفاک کہتے ہین انقلاب کو ان سب طوائف کی پاس رسول آئے تہے یا رسل اصحاب
موتفکات مراد ہین کہ اونکے رسول لوط علیہ السلام تہے یہ ہر قریے کیطرف اُن قریات سے بہیجے گئے تہے
بینات سے مراد معجزات باہرات و حجج ظاہرات ہین جو دلیل تہے صدق دعوے رسل پر اونہون نے
اونکو جہٹلایا اور خلاف اونکے امر کے کیا سو اب تمکو بہی ڈرنا چاہیے کہ کہین تمہاری گت بہی اُنہین کی
سی نہو جائے اللہ نے جو اُن طوائف کو ہلاک کر دیا یہ کچہہ ظلم نہین کیا کیونکہ اونکے عقوبت مین کچہہ جلدی
نہین فرمائی بلکہ رسل بہیجکر حجت پوری کر دی اور انکو ڈرایا جب وہ نہ ڈرے اور گمراہ ہی رہے تب اُنپر عذاب اُتارا یہ انکا ظلم خود اپنی جانون
تہا کہ بسبب کفر و عدم انقیاد انبیاء کے عذاب آیا ترکیب عبارت بدلیل ہر اسبات پر کہ انکا ظلم مستمر تہا یعنی وہ مصر علے الکبائر تہے

وقف لازم

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰۤئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ایمان والے مرد اور عورتین ایکدوسرے کی مدد مین سکھاتے ہین نیک بات منع کرتے ہین بری سے کہری کرتے ہین نماز دیتے ہین زکوۃ حکم مین چلتے ہین اللہ کے اور اوسکے رسول کے وہ لوگ انپر رحم کریگا اللہ البتہ اللہ زبردست ہی حکمت والا ف جب اللہ نے صفات ذمیمہ منافقون کے بیان کیے تو اب اوصاف حمیدہ مومنین کے ذکر فرمائے ایک یہ کہ بعض ولی ہین بعض کے یعنی ناصر و عاضد و عون جسطرح حدیث صحیح مین آیا ہے اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ دوسری حدیث مین فرمایا ہے مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند	کہ در آفرینش ز یک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار

دوسرے یہ کہ امر معروف نہی عن المنکر کرتے ہین کقولہ تعالی وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ تیسرے یہ کہ نماز پڑھتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین یعنے اللہ کے عابد مطیع اور محسن الی الخلق ہین چوتھے یہ کہ ہر امر خیر مین فرمانبردار خدا و رسول ہین سو جس کسی شخص مین یہ اوصاف جمع ہونگے اللہ وسپر رحم کریگا کیونکہ وہ اپنے مطیع کو عزت دیتا ہے کما قال فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اپنی اس تقسیم صفات مین صاحب حکمت و دانش ہے جو اوصاف اہل نفاق کو دیے وہ بہی مشتمل ہین حکمت پر اور جو صفات ایمانداروں کو بخشے وہ بہی عین حکمت ہین فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد ولایت یکدیگر سے یہ ہے کہ مومنین کے دل محبت و مودت مین اور اتفاق کلمہ اور عون و نصر مین مثل ایک شے کے ہین دین و ایمان نے ان سب کو ایک سخت کر دیا ہے ابن عباس نے کہا اخاہم فی اللہ یتحابون بجلال اللہ اس سے فرق بین الفریقین ظاہر ہو گیا یہہ مومنین کے اوصاف حمیدہ ذکر فرمائے جسطرح کہ پہلے اوصاف ذمیمہ منافقین ذکر کیے تہی پہر ان صفات ایمانیہ پر وعدہ رحمت کا کیا اسجگہہ حرف سین واسطے مبالغہ کے ہے

ایفاء وعدہ رحم مین یہ آیت مشتمل ہے ترہیب و ترغیب پر وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ

ع ۹ / ۱۰   آیت ۷۱ ... بیان وعدہ رحم ... (marginal note, partly illegible)

هو الفوز العظیم ع وعدہ دیا اللہ نے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغ بہتی ہیں نیچے اونکے نہریں
رہا کریں اون میں اور مکان ستھرے رہنے کے باغوں میں اور رضامندی اللہ کی سب سے بڑی یہی ہے بڑی
مراد ملنی ف اس آیت میں ذکر ہے خیرات و نعیم مقیم کا جسمیں ایماندار لوگ ہمیشہ کے لیے رہیں گے ابو موسی اشعری
کی حدیث میں فرمایا ہے جنّتان من ذهب آنيتهما وما فيهما وجنّتان من فضّة آنيتهما وما فيهما
وما بين القوم وبين أن ينظروا إلى ربّهم إلا رداء الكبرياء على وجهه في جنّة عدن دوسری
حدیث میں آیا ہے کہ مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا ایک خالی موتی کا جسکا طول ساٹھ میل ہوگا طرف
آسمان کے اوسمیں مومن کے گھر والے ہونگے جنپر وہ طواف کریگا کوئی کسیکو نہ دیکھیگا اخرجاه في الصحيحين
ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی ایمان لایا اللہ و رسول پر اور قائم کی اوسنے نماز اور روزہ رکھا رمضان
کا تو حق ہے اللہ پر یہ کہ داخل کرے اسکو جنت میں ہجرت کی اوسنے راہ خدا میں یا بیٹھا رہا اپنی زمین میں
جہاں پیدا ہوا ہے کہا لوگوں نے رسول خدا کیا ہم لوگونکو خبر نکردیں فرمایا جنت میں سو درجے ہیں تیار کیا ہے اونکو اللہ
نے واسطے مجاہدین کے اپنی راہ میں ہر دو درجے میں اتنا فاصلہ ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کی سو جب
تم اللہ سے مانگو فردوس ہی مانگو کہ وہ اعلے و اوسط یعنے افضل جنت ہے اور اوسی سے نہریں جنت کی پھوٹتی
ہیں اور اسکے فوق رحمن کا عرش ہے رواه الشيخان طبرانی و ترمذی و ابن ماجہ نے اسحدیث کو معاذ بن جبل
سے رفعا روایت کیا ہے اور ترمذی کی نزدیک عبادہ بن صامت سے بھی مثل اسکے مرفوعا مروی ہے سہل
بن سعد کا لفظ رفعا یہ ہے جنت والے دیکھیں گے جنت میں غرفوں کو جسطرح کہ دیکھتے ہو تم چمکتے تارے
کو آسمان میں اخرجاه في الصحيحين ابن کثیر نے کہا ہے یہ بات جان لینا چاہیے کہ اعلے منزلت
جنت میں وہ جگہ ہے جسکو وسیلہ کہتے ہیں کیونکہ وہ مکان عرش سے نزدیک تر ہے وہ مسکن ہے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں ابوہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے جب تم درود
بھیجو مجھپر تو مانگو اللہ سے میرے لیے وسیلہ کہا اے رسول خدا وسیلہ کیا ہے فرمایا اعلے درجہ ہے جنت میں
نہ پائیگا اوسکو مگر ایک مرد میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہی ہوں رواه احمد و ابن عمرو کا لفظ رفعا
ہے جب سنو تم موذن کو تو کہو مثل اسکی جو وہ کہتا ہے پھر درود بھیجو مجھپر جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھپر
ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار پھر مانگو میرے لیے وسیلہ کہ وہ ایک منزلت ہے جنت میں لائق نہیں
مگر واسطے ایک بندے کے عباد اللہ میں سے وأرجو أن أكون هو سو جس نے سوال کیا اللہ سے میرے لیے

وسیلہ کا نازل ہوگی اوسپر شفاعت اُسکو نحوہ رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے سلوا اللہ لی
الوسیلۃ فانہ لم یسئلہا لی عبد فی الدنیا الا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیمۃ رواہ
الطبرانی ابوہریرہ کہتے ہین ہم نے کہا ای رسول خدا ہمسے جنت کا حال بیان کرو اُسکی بنیاد کس چیز سے ہے
فرمایا ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی گارا اوسکا مشک ہے کنکریان اوسکے موتی اور یاقوت ہین
خاک اوسکی زعفران ہے جو کوئی اُسمین جائیگا وہ آرام پائیگا کبھی تکلیف نہ اوٹھائے گا ہمیشہ رہیگا مریگا نہین
نہ اوسکے کپڑے پرانے ہون نہ اُسکی جوانی جائے رواہ احمد وروی عن ابن عمر مرفوعا نحوہ علی
مرتضے کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا ہے جنت مین جھروکے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر
آتا ہے ایک اعرابی یعنے گنوار آدمی نے کھڑے ہو کر کہا اے رسول خدا یہ کسکے لیے ہے فرمایا اوسکے لیے
جو اچھی بات کہے کہانا کھلائے ہمیشہ روزہ رکھے رات کو نماز پڑھے اور لوگ سوتے ہون رواہ الترمذی
وقال حدیث غریب ورواہ الطبرانی من حدیث ابن عمر وابی مالک الاشعری کل منہما
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنحوہ وکل من الاسنادین جید حسن وعندہ ان
السائل ہو ابو مالک الاشعری واللہ اعلم اسامہ بن زید نے رفعا کہا ہے الا ہل مشمر للجنۃ
فان الجنۃ لا خطر لہا ہی ورب الکعبۃ نور یتلالأ وریحانۃ تہتز وقصر مشید ونہر
مطرد وثمرۃ نضیجۃ وزوجۃ حسناء جمیلۃ وحلل کثیرۃ ومقام فی ابد فی دار
سلیمۃ وفاکہۃ وخضرۃ وحبرۃ ونعمۃ فی محلۃ عالیۃ بہیۃ قالوا نعم یا رسول اللہ
نحن المشمرون لہا قال قولوا ان شاء اللہ تعالی فقال القوم ان شاء اللہ رواہ ابن ماجۃ
ابن القیم نے بیان جنت مین کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح نہایت جامع وحافل لکھی ہے
کہ اُس جیسی کتاب اسلام مین معلوم نہین اوسکی تلخیص کتاب بشیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام
اور اُسکا ترجمہ اردو ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم ہے یہ تینون کتابین شوق انگیزی تحصیل
مقامات جنات کیلیے اہل ایمان وتقوے شعار کو کفایت کرتی ہین ؎

فحی علی جنات عدن فانہا　　منازلک الاولی وفیہا المخیم
ولکننا سبی العدو فہل تری　　نعود الی اوطاننا ونسلم

اللہم انا نسئلک الجنۃ الفردوس ونعوذ بک من درکات النار پھر اللہ پاک نے یہ فرمایا

کہ ہمنے کچھ نہیں کہا سورہ منافقین میں بھی یہ ذکر آویگا اور یہ جو فرمایا کہ قصد کیا تھا جو نہ ملا یا یہ مراد ہے کہ لشکر میں خانہ جنگی ہونی تھی اوسمین لگا اغوا کرنے کہ مہاجرو انصار میں پھوٹ ڈالین حضرت نے صلح کر دی سورہ منافقین میں یہ ذکر آویگا یا مراد وہ ہے کہ بارہ شخص نے سفر میں آدھی رات کو جمع ہو کر چاہا کہ حضرت ص پر ہاتھ چلاوین ایک صحابی ساتھ تھے حذیفہ انکو فرمایا کہ انکو مار دو تب گر ہتے بہاگے حذیفہ سب کو پہچانتے تھے پر ظاہر کرنیکا حکم نہ تھا

انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے اس آیت مین حضرت ص کو حکم دیا کہ تم کفار و منافقین سے لڑو اور درشتی و سختی کرو جطرح بنسبت مومنین کے حکم خفض جناح کا دیا تھا یعنے اونکے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور یہ خبر دی کہ انجام انکا نار ہے علی بن ابی طالب نے کہا ہو کہ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعَةِ أَسْيَافٍ سَيْفٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفٌ لِّكُفَّارِ أَهْلِ الْكِتَابِ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ وَسَيْفٌ لِّلْمُنَافِقِيْنَ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَسَيْفٌ لِّلْبُغَاةِ فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ إِلٰٓى أَمْرِ اللّٰهِ یہ بات کو مقتضی ہو کہ جب وہ اظہار نفاق کرین تو مجاہدہ بسیوف کیا جاہی اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابن مسعود نے کہا جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَكْفَهِرَّ فِيْ وَجْهِهٖ ابن عباس نے کہا اللہ نے حکم دیا ہے حضرت ص کو کافرون سے تلوار لیکر لڑو اور منافقون سے زبان سے اور رفق کو اونسے دور کر دیا ضحاک نے کہا جہاد کر کفار سے ساتھ تلوار کے اور سختی کر منافقون پر ساتھ کلام کے یہی مجاہد سے ہے اونکا مقاتل و ربیع سے بھی مثل اسکے مروی ہے حسن و قتادہ و مجاہد نے کہا مجاہدہ ساتھ منافقین کے یہ ہو کہ اونپر حدود قائم کیے جاوین بعض نے کہا ان اقوال مین کچھ منافات نہین ہے اسلیے کہ کبھی یون کرے اور کبھی وون بحسب احوال واللہ اعلم یہ حلف کلمہ کفر سو قتادہ نے کہا یہ آیت حق مین عبداللہ بن ابی کے اوتری ہے دو مرد آپس مین لڑے جہنی و انصاری جہنی انصاری پر غالب ہوا عبداللہ نے انصار سے کہا تم اپنے بھائی کی مدد نہین کرتے واللہ ہماری اور محمد ص کی وہی مثل ہے جو کسی نے کہا ہے سَمِّنْ كَلْبَكَ يَأْكُلْكَ پھر کہا لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ایک مسلمان مرد نے یہ بات حضرت ص تک پہونچائی حضرت ص نے وسکو بلا کر پوچھا وہ اللہ کی قسم کہانے لگا کہ مینے یہ بات نہین کہی اللہ نے یہ آیت بھیجی انس بن مالک کہتے ہین جو لوگ میری قوم کے حرہ مین مصاب ہوئی مینے اونپر نہایت غم کیا جب خبر میری شدت حزن کی زید بن ارقم کو پہونچی مجھکو لکھا کہ مینے حضرت ص کو سنا ہے فرماتے تھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ ابن الفضل راوی نے اَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ مین شک کیا
ہے انس نے بعض پاس والون سے حال زید بن ارقم کا پوچہا کہا یہ وہی شخص ہے جس سے حضرتؐ نے کہا تہا اَوْفَى
اللّٰهُ لَهٗ بِاُذُنِهٖ اس بات پر فرمایا تہا کہ زید نے ایک مرد منافق کو سنا کہ وہ کہتا تہا اور حضرتؐ خطبہ پڑہ رہے
تہے لَئِنْ كَانَ هٰذَا صَادِقًا فَنَحْنُ شَرٌّ مِنَ الْحَمِيْرِ زید بن ارقم نے کہا هُوَ وَاللّٰهِ صَادِقٌ وَلَاَنْتَ شَرٌّ
مِنَ الْحِمَارِ جب بات حضرتؐ کو پہونچی اس شخص نے انکار کیا او سپر اللہ نے آیت بہیجی زید کی تصدیق فرمائی
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا مشہور یہ ہے کہ یہ قصہ غزوہ بنی المصطلق مین تہا شاید راوی کو وہم ہوا کہ اوسنے
اس آیت کو ذکر کیا او وہ کسی اور آیت کا ذکر کرنا چاہتا تہا واللہ اعلم اموی نے مغازی مین ذکر کیا ہے کہ نزول
اس آیت کا حق مین جلاس بن سوید بن صامت کے ہوا ہے یہ کلمہ اوسکی نے کہا تہا محمد بن اسحق نے بہی اسکو
اس کلمہ کا جلاس کو ٹہیرایا ہے لیکن کہا ہے کہ جلاس نے توبہ کی اور اچھی توبہ کی ابن عباس کہتے ہین حضرتؐ
نیچے سایہ ایک درخت کے بیٹہے تہے فرمایا اب آئیگا پاس تمہارے ایک انسان وہ نظر کریگا طرف تمہاری
یعنے شیطان سو جب وہ آئے تو تم اس سے بات نہ کرنا ذرا دیر نہ ہوئی کہ ایک مرد ازرق آیا حضرتؐ نے اسکو
بلا کر فرمایا عَلَامَ تَشْتِمُنِيْ اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ وہ شخص جا کر اپنے اصحاب کو بلا لایا سب نے قسم کہائی کہ ہمنے کچہہ
نہین کہا یہانتک کے حضرتؐ نے درگذر فرمائی اللہ نے یہ آیت اُتاری اور فرمایا وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا یہ حق
مین جلاس کے اُتری ہے اوسنے ارادہ کیا تہا کہ اپنی بی بی کے بیٹے کو جسکا نام عمیر بن سعد یا مصعب تہا قتل کر ڈالے اس بات
پر کہ اوسنے حضرتؐ کو اس کلمہ کی خبر کیون دی بعض نے کہا یہ حق مین عبداللہ بن ابی کے نازل ہوئی ہے
کہ اوسنے ارادہ حضرتؐ کی قتل کرنیکا کیا تہا سدی نے کہا حق مین اُن لوگون کے اتری جنہون نے ابن ابی
کو سردار بنانا چاہا تہا گو حضرتؐ راضی نہ ہون یہ بہی آیا ہے کہ چند نفر منافقین نے قصد کیا تہا کہ حضرتؐ کو مار
ڈالین جبکہ وہ غزوہ تبوک مین تہے کچہہ اوپر دس شخصون کا یہ ارادہ ہوا کہ رات کو وقت چلنے کے بطور شبخون آگرین اور
قتل کر ڈالین ضحاک نے کہا انہین کے حق مین یہ آیت اُتری ہے بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حذیفہ بن الیمان سے
روایت کیا ہے کہ مین آگے حضرتؐ کے اونٹنی کی تہامے تہا اور عمار اوسکو ہانکتے تہے یا بالعکس پکڑے ہوئے تہے
اور مین ہانکتا تہا جب ہم گہاٹی پر پہونچے یکایک بارہ سوار سامنے آئے حضرتؐ نے اونکو جتایا کر جنکا وہ پشت پہیر کر
چلدیے حضرتؐ نے ہمسے کہا تم نے اونکو پہچانا ہم نے کہا نہین یہ لوگ منہہ چہپائے ہوئے تہے مگر سواریون کو
پہچانا فرمایا یہ منافق ہین دن قیامت تک فرمایا تم نے جانا کہ کیا ارادہ کیتے تہے ہم نے کہا نہین فرمایا اس گہاٹی ہم پر

مزاحمت کا ساتھ رسول صلعم خدا کے رکتے تہے کہ پہچانے اونکو مار ڈالیں ہمنے عرض کیا ہم آدمی پاس اونکی عشایر یعنے قوم کے
بہیجیں تاکہ ہر قوم اپنے شخص کا سر کاٹ کر آپکے پاس بہیجدے فرمایا نہیں مین اسبات کو پسند نہیں کرتا کہ لوگ عرب کے
یہ چرچا کرین کہ محمد صلعم قوم کو لیکر لڑتے ہین یہانتک کہ جب سب نے اونکو تابع کیا تو پہر اوسی قوم کو قتل کرنے لگے
پہر کہا اَللّٰھُمَّ ارْمِھِمْ بِالدُّبَیْلَۃِ یعنے انکو دبیلہ سے مار ہمنے پوچھا دبیلہ کیا ہے فرمایا ایک شہاب ہے آگ سے جو اونکے [illegible]
پڑکر ہلاک کریگا امام احمد نے اس قصے کو ابو الطفیل سے مفصلا روایت کیا ہے اسمین تعداد اونکی بارہ چودہ
پندرہ نفر کی آئی ہے عمار نے کہا بارہ اونمین سے حرب خدا و رسول ہین دنیا و آخرت مین اور وہ تین پہر بہی اس
قصے کے راوی ہین حضرت صلعم نے نام اونکے حذیفہ و عمار کو بتائے کہ اونکا ارادہ میرے مارنیکا تہا اور فرمایا اس
امر کو پوشیدہ رکہو ابن اسحق نے نام ایک جماعت کے ذکر کیے ہین یہ قصہ معجم طبرانی مین بہی آیا ہے روایت مسلم
شاہد ہے اسکی صحت کی اس روایت مین یون ہے کہ ابو الطفیل نے کہا وہ سب چودہ آدمی تہے اور اگر مین بہی
اون مین ہون تو پندرہ ہوتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون اللہ کی کہ بارہ اونمین سے حرب خدا و رسول
ہین دنیا مین اور اس دن کہ گواہ کہڑے ہون یعنے قیامت مین اور تین آدمیون کو حضرت صلعم نے معذور کیا
اونہون نے کہا کہ ہمکو ارادہ قوم کا علم نہ تہا دوسری روایت مسلم مین آیا ہے کہ حذیفہ نے کہا حضرت صلعم نے فرمایا میرے
اصحاب مین بارہ منافق ہین وہ جنت مین نہ جاوینگے اور نہ جنت کی ہوا پاوینگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے
ناکے سے نکلے اون مین سے آٹھ کو دبیلہ کفایت کریگا ایک چراغ آگ کا اونکے دوش پر ظاہر ہوگا یہانتک
کہ اونکے سینون مین جاکر چمکیگا و لہذا حذیفہ کو صاحب سر رسول خدا کہتے تہے یعنے وہ جماعت منافقین کو
پہچانتے تہے وہ یہی لوگ تہے جنکا نام حضرت صلعم نے حذیفہ کو بتا دیا تہا نہ اور کو کوئی واللہ اعلم طبرانی نے
مسند حذیفہ مین نام اصحاب عقبہ کے ذکر کیے ہین پہر زبیر بن بکار سے نقل کیا ہے کہ وہ لوگ یہ تہے معتب
بن قشیر ودیعہ بن ثابت جد بن عبد اللہ بن نبیل بن الحرث قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے حارث بن یزید
طائی اوس بن قیظی حرث بن سوید سعد بن زرارہ قیس بن فہر سوید وداعس قبیلہ بنی الحبلی سے قیس
بن عمرو بن سہل زید بن اللصیت سلالہ بن الحمام یہ دونون بنی قینقاع سے تہے اونہون نے اظہار اسلام کیا تہا
پہر اللہ نے فرمایا رسول کا کوئی قصور اون سے پاس نہ تہا مگر یہی کہ اللہ نے برکت و یمن سعادت نبی سے
اونکو تونگر بنا دیا اگر اونپر سعادت تمام ہوتی تو اللہ اونکو ہدایت بہی کرتا جسطرح حضرت صلعم نے انصار سے
فرمایا تہا اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا فَھَدَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَکُنْتُمْ مُتَفَرِّقِیْنَ فَاَلَّفَکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَعَالَۃً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰہُ

اونکا پیدا اور مشہور ہو اور یہ کہ اللہ جاننے والا ہے چھپے کا ف ایک منافق تھا ثعلبہ حضرت صلعم سے دعا چاہی کہ
مجھکو کشایش ہو فرمایا کہ تھوڑا جسکا شکر ہووے بہتر ہو اس بہت سی کہ غفلت لاوے پھر آیا لگا عہد کرنے کہ اگر مجھکو
مال ہو تو مین بہت خیرات کرون اور غفلت مین نہ پڑون حضرت صلعم نے دعا کی اوسکو بکریون مین برکت ملی یہانتک
کہ مدینے کی جنگل سے کفایت نہوئی نکل کر گاؤن مین جا رہا جمعہ و جماعت سے محروم ہوا حضرت صلعم نے پوچھا
کہ ثعلبہ کیا ہوا لوگون نے بیان کیا فرمایا ثعلبہ خراب ہوا پھر زکوۃ کا وقت ہوا سب دینے لگے اوسنے کہا یہ تو مال دینا
گویا جزیہ دینا ہے بہانہ کر کے ٹالدیا پھر حضرت صلعم کے پاس مال لایا زکوۃ مین حضرت صلعم نے قبول نہ کیا بعد حضرت صلعم
کے ابوبکر رضہ و عمر رضہ بھی اپنی خلافت مین اسکی زکوۃ نہ لیتی خلافت عثمان رضہ مین مر گیا لکھتے ہے اللہ نے اس آیت
مین فرمایا کہ منافقون مین ایسے لوگ بھی ہین جو اللہ سے عہد و پیمان کر کے پہر جاتے ہین اپنا قول قرار پورا
نہین کرتے اور نہ بات کے سچے ہین سو اس کردار نا ہموار پر اونکے دلون مین نفاق تا قیامت آ رہا ہے تیلاذ
باللہ بہت سی مفسرین نے جیسے ابن عباس و حسن بصری ہین یہ کہا ہے کہ نزول آیت کا حق مین ثعلبہ بن حاطب
انصاری کے ہوا ہے ابن جریر و ابن ابی حاتم نے ابو امامہ باہلی سے قصہ ثعلبہ کا جس طرح اوپر گذر چکا روایت کیا
ہے کسی قدر الفاظ زیادہ ہین پھر اللہ نے کہا یہ نفاق اونکے دلون مین یون جما کہ اونہون نے خلف وعدہ
کیا حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ
اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ یہ دلیل ہے اسپر کہ نفاق عمل بھی سخت مضر ہوتا ہے اور منافق عمل کا عمل مقبول نہین
ہوتا و لہذا ہر سہ عہد خلافت مین زکوۃ ثعلبہ کی نہ لیگئی اللہ نے فرمایا کہ اللہ عالم سر و اخفی ہے وہ اونکی ضمائر
کو خوب جانتا ہے اسکے شواہد بہت ہین یہ دلیل ہے اللہ کے عالم بالجزئیات ہونے پر فتح البیان مین کہا ہے لئن
مین لام قسم کا ہے امی واللہ لئن صدقنے سے مراد زکوۃ مفروضہ و غیر ہا ہے صلاح صدقہ نا دکھتے ہین معنے
یہ ہے جو حکم لازم شرع مین بخل کرتا ہے ثعلبہ نے کہا تھا اگر اللہ مجھکو مال دیگا تو مین ہر حقدار کا حق دونگا اللہ نے
اسکو مبتلا کیا وہ اپنے وعدے پر قائم نہ رہا اللہ کو غصہ آیا اوسکا قصہ قرآن مین ذکر کیا ابن منذر نے اس قصے
کو مفصل روایت کیا ہے اوسکے اس بخل و اعراض پر اللہ نے دلمین اوسکے نفاق ڈالدیا جو قیامت تک
نہ نکلیگا کیونکہ اللہ سے وعدہ خلافی کرنا کچھہ آسان بات نہین ہی اور رسول خدا صلعم سے جھوٹہہ بولجانا کوئی امر سہل نہین ہے
حضرت صلعم نے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ
كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ نِفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا الحدیث وفیہ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ پھر اللہ نے کہا منافق شاید

یہ سمجھتے ہو نگے کہ اللہ کو ہمارے بھید و مشورہ کا علم نہین ہے سو اللہ علام الغیوب ہے اُس سے کوئی بات جی کی مخفی نہین رہ سکتی ہے یہ محض اُن احمقون کا خیال خام ہے اور جب غیب نزدیک اوسکے حکم شہادت مین ہے تو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ وہ ہر عمل مخفی اور فعل قلبی پر جزا دیگا اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وہ جو طعن کرتے ہین دل کھولکر خیرات کرنے والے مسلمانون کو اور اُنپر جو نہین رکھتے مگر اپنی محنت کا پھر اُنپر ٹھٹھے کرتے ہین اللہ نے اونسے ٹھٹھا کیا ہے اور اُنکو دکھہ کی مار ہے **ف** ایکبار حضرت ؐ نے تقید کیا خیرات پر عبد الرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور لوگ لانے لگے عاصم چار سیر جو لائے عبد الرحمن نے کہا مین آٹھہ ہزار رکھتا تہا نصف اپنے رب کو قرض دیتا ہون اور نصف حق عیال کا عاصم نے کہا مزدوری کرکے آٹھہ سیر جو لایا ہون نصف خیرات کرتا ہون اور نصف قوت عیال کا منافق آپس مین کہنے لگے عبد الرحمن کو منظور ہے نمود اپنی اور عاصم اپنے تئین زور آوری سے ملاتا ہے خیرات والون مین اسنے یعنے خون لگاکر شہیدون مین داخل ہوتا ہے یہ بھی ایک صفت ہے نفاق کی کہ کوئی منافق عیب جوئی وطعنہ زنی کرنیسے خالی نہین رہتا کسی حال مین بھی یہانتک کہ مسلمانون کے صدقہ دینے خیرات کرنے پر بھی طاعن ہوتا ہے اگر کوئی زیادہ مال لاتا ہے تو اُسکو ریاکار ٹھیراتا ہے اور جو تھوڑا سا مال لاتا ہے تو کہتا ہے اللہ اسکے صدقے سے غنی ہے بخاری مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ جب آیت صدقہ اوتری ہم اپنی پشت پر لادکر لاتے ایک مرد بہت سا صدقہ لایا اوسکو کہا کہ یہ مرائی ہے دوسرے مرد نے ایک صاع صدقہ دیا اُسکی صدقے سے اللہ کو بے نیاز بتایا او سپر یہ آیت اتری اسکو مسلم نے بھی روایت کیا ہے حضرت بقیع مین تھے فرمایا مَنْ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ اَشْهَدُ لَهٗ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ راوی حدیث نے کہا میرے عمامے مین سے ایک یا دو لوٹ کہولے مین چاہتا تہا کہ صدقہ کرون پھر میرے جی مین کچھ خیال آیا جو ابن آدم کو آجاتا ہے یعنے پگڑی مین باندہ رکہے ایک مرد آیا مینے کوئی بقیع مین اُس سے زیادہ کالا اور ٹھینگا اور بدموم نہ دیکھا ایک اونٹنی لایا اوس اونٹ سے زیادہ خوبصورت اونٹ بھی مین نے نہ دیکھا تہا کہا اے رسول خدا یہ صدقہ ہے فرمایا ہان دُوْنَكَ هٰذِهِ النَّاقَةُ ایک شخص نے اوسپر طعن کی اور کہا هٰذَا يَتَصَدَّقُ بِهٰذِهٖ فَوَاللّٰهِ هِيَ خَيْرٌ مِّنْهُ حضرت ؐ نے سنکر فرمایا كَذَبْتَ بَلْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَمِنْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پھر کہا خرابی ہے سو اونٹ والون کی تیرے اصحاب مین سے کہا پھر کسکی خرابی نہین ہے اے رسول خدا فرمایا جسنے دیا مال هٰكَذَا وَهٰكَذَا

اور دو نوا تہ اپنے جمع کیے دیتا اور بایان یہ فرمایا قد افلح المرء هذا المجهد المزهد فی العیش المجهد فی
العبادة یہ قصہ صدقہ عبد الرحمن بن عوف کا ابن عباس و مجاہد وغیر واحد سے مروی ہے لیکن اسمین یہ ذکر ہے
کہ ابن عوف نے چار ہزار اوقیہ زر صدقہ مین دیے اور عاصم نے سو وسق تمر اور جسنے اپنی جہد سے دیا تھا وہ
عقیل اخو بنی انیف تھا وہ ایک صاع تمر لایا تھا اوسپر منافقون نے ہنسی کی اور کہا کہ الله صاع ابی عقیل سے غنی ہے
ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا مین ایک لشکر بھیجا چاہتا ہون تم صدقہ دو تو ابن عوف چار
ہزار لائے حضرت صلعم نے کہا بارک الله لک فیما اعطیت وبارک لک فیما امسکت ایک انصاری
ایک صاع تمر لایا اور کہا دو صاع تمر تھا ایک صاع رب کو قرض دیتا ہون اور دوسرا اپنے عیال کے لیے ہے اس
منافقون نے طعن کی ابن جریر نے یہ قصہ ایک طریق کا بن عقیل سے نقل کیا پھر کہا کہ آیت اوتری
طبرانی نے کہا ابو عقیل کا نام حبحاب تھا کسی نے کہا عبد الرحمن بن عبد الله بن ثعلبہ تھا الله کا سخریہ مقابلہ
مین اونکے تمسخر کے لیے ہو کر جزا جنس عمل سے ہوتی ہے لہذا اونکے ساتھ وہی عمل کیا جو اونہون نے
کیا تھا اور مومنین کا انتصار ہو دنیا مین اور آخرت مین ان منافقون کے عذاب الیم ہوگا لان الجزاء
من جنس العمل فتح البیان کا لفظ یہ ہے لمز بمعنے عیب ہے قتادہ نے کہا معنے طعن ہے تطوع بمعنے
تنفل ہے یعنے تبرع اوس چیز کا جو شرع مین واجب نہین ہے جہد بمعنے طاقت ہے یہ لغت اہل حجاز کی اور جہد
بمعنے مشقت ہے یہ اوروں کی لغت ہے کسی نے کہا دونو لغتین دو معنے مین واحد سخر الله منهم دعا ہے انپر کہ
جیسے اونہون نے مسلمانون سے ٹھٹھا کیا ہے الله بھی اونکے ساتھ ایسا ہی کرے عذاب الیم سے مراد نار جہنم
ہے شدید الالم ہے استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر
الله لهم ذلك بانهم كفروا بالله ورسوله والله لا يهدي القوم الفاسقين ع تو اونکے حق مین
بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر اونکے لیے ستر بار بخشش مانگو جب بھی ہرگز نہ بخشیگا الله یہ اسلیے کہ وہ منکر ہوے
الله سے اور اوسکے رسول سے اور الله راہ نہین دیتا بیحکم لوگون کو ف یعنے یہ بات نہین کہ فرق نکلتا ہے بے
اعتقاد کی اور گنہگار کا گناہ ایسا کونسا ہے جو پیغمبر کے بخشوانے سے نہ بخشا جائے اور بے اعتقاد کو پیغمبر
کی ستر استغفار فائدہ نہ کرے ایسے بے اعتقاد لوگ بھروسا کرتے پیغمبر کی شفاعت پر اس نیت سے مثلاً
آدمی سے بدی ہو یا نماز روزہ نہو اور وہ شرمندہ و نادم ہے تو وہ گنہگار ہے اور جو کوئی بد کام کو عیب جانے
اور فرض خدا کو نہ کرنا برا سمجھے اور کرنیوالونکو طعن کرے وہ بے اعتقاد ہے انتہی ابن کثیر نے کہا الله نے حضرت

ع ۱۶

کو خبر دی کہ یہ منافق لائق استغفار کے نہین ہین انکے لیے گو ستر بار استغفار کیجائے اللہ انکو ہرگز نہ بخشیگا ستر کا ذکر
واسطے حسم مادہ استغفار کے ہی عرب اپنے بول چال مین وقت مبالغے کے ذکر ستر بار کا کرتے تھے کچھ تحدید
مراد نہ تھی اور نہ یہ کہ اس سے زیادہ برخلاف اسکے ہوتا ہے بعض نے کہا مفہوم اس عدد کا یہی کہ ابن عباس نے کہا
جب یہ آیت اتری حضرتؐ نے فرمایا مین اپنے رب کو سنتا ہون کہ مجھکو انکے حق مین رخصت دی ہے سو واللہ مین
انکے لیے ستر بار سے زیادہ استغفار کرونگا شاید اللہ پاک انکو بخشدے اللہ تعالی نے شدت غضب سے فرمایا کہ تمہارا
استغفار کرنا نکرنا انکے لیے یکسان ہے مین انکو ہرگز نہین بخشنے کا شعبی کہتے ہین جب عبد اللہ بن ابی بیمار
ہوا یعنے مرنے لگا اسکا بیٹا پاس حضرتؐ کے گیا کہا میرا باپ محتضر ہے آپ چلیں نماز پڑہین فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا
حباب بن عبد اللہ فرمایا تو عبد اللہ بن عبد اللہ ہی حباب نام ہے شیطان کا پہر اوسکے ساتھ چلے اور اپنا قمیص
اوسکو پہنایا اور نماز پڑہی کسینے کہا آپ پہر نماز پڑہتے ہین فرمایا اللہ نے کہا ہے اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً مین انکے لیے ستر بار پہر ستر بار پہر ستر بار استغفار کرونگا عروہ بن زبیر و مجاہد بن جبیر و قتادہ
بن دعامہ سے بہی اسیطرح مروی ہے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ بِاَسَانِيْدِهٖ فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے
حضرتؐ سے کہا کہ صدور استغفار کا تم سے واسطے منافقین کے اور عدم صدور اسکا دونو برابر ہین اسلیے کہ
یہ نہ لائق استغفار ہین اور نہ قابل مغفرت کقولہ تعالی قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ اسمین
بیان ہی اسبات کا کہ اللہ منافقین کو نہ بخشیگا گو حضرتؐ اون کے لیے استغفار کرین یہ مراد نہین کہ اگر ستر بار سے
زیادہ استغفار کرینگے تو وہ مقبول ہوگی جسطرح سارے مفاہیم اعداد کا حال ہے بلکہ مراد مبالغہ ہے عدم قبول مین
عرب اس محاورہ کو اپنے کلام مین بجای مثل کے بولتے تھے جبکہ ارادہ کسی امر کی تکثیر کا کرتے اور بعض نے کہا یہ
تحدید مفید قبول زیادت ہی لکن ظاہر آیت کے خلاف ہی اور حضرتؐ کا یہ کہنا کہ مین اس عدد سے زیادہ بار استغفار
کرونگا مراد کمال رحمت و رافت تھا ساتھ امت کے وہذا ادب الانبیاء کما قال ابرہیم علیہ السلام وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پہر اللہ نے وجہ امتناع ارشاد کی کہ یہ عدم قبول اسلیے ہی کہ وہ کافر و منکر خدا و رسول ہین اور اللہ
فاسقین کو ہدایت نہین کرتا ہے یہ تعلیل دلیل ہے اسبات پر کہ ایسے لوگ حضرتؐ کی شفاعت اور اللہ کی مغفرت
سے مایوس ہین جو کوئی جس کسی زمانے مین قیامت تک متصف باین صفت ہوگا اوسکا بہی یہی حکم ہے اسلیے کہ
اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا گور پرست پیر پرست تعزیہ پرست امام شہید ولی پرست وغیرہ جو کہ یہ
بڑے ہین کہ حضرتؐ یا پیر صاحب وغیرہ ہماری شفاعت کرکے مغفرت کرا دینگے یہ نہین جانتے کہ پیر خود

درماندہ ہست شفاعت کجا بہلا کہین کفر و شرک و نفاق کے ہوتے ہوئے بہی کسی کی شفاعت ہو سکتی ہے شفاعت
تو گنہگار کی ہوگی جس سے کوئی گناہ کبیرہ بہول چوک کر ہو گیا ہے اور اصل ایمان صحیح و اعتقاد صحیح لیکر دنیا سے
اوٹہا ہے فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ
أَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ○
فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ خوش ہوئے پیچہاڑی ڈالے گئے بیٹھکر جدا رسول
اللہ سے اور برا لگا کہ لڑین اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ مین اور بولے مت کوچ کرو گرمی مین تو کہہ دوزخ کی
آگ اور سخت گرم ہے اگر اونکو سمجھ ہوتی سو ہنس لیوین تہوڑا اور رووین بہت سا بدلہ اُسکا جو کماتے تہے

ف اللہ نے اس آیت مین اُن منافقون کی مذمت کی ہے جنہون نے غزوہ تبوک مین حضرت کا ساتہہ نہین
دیا اور اپنے بیٹھے رہنے پر اور حضرت کے جانے پر خوشی ظاہر کی اور جہاد سے جی چرایا اور لوگون سے کہا کہ تم
بہی اس گرمی مین باہر نہ نکلو کیونکہ غزوہ تبوک سخت گرمی مین وقت پختگی میوہ و سایہ کے تہا اللہ نے اوس کے
جواب مین فرمایا تم اونسے یہ کہدو کہ جہنم کی آگ اس گرمی سے زیادہ تر گرم ہے بلکہ کوئی آگ بہی اس سے
زیادہ تر گرم نہین ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے نَارُ بَنِي آدَمَ الَّتِي تُوقِدُونَ وَنَارُهَا جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً
أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالشَّيْخَانِ دوسرا لفظ یہ ہے إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِنْ نَارِ
جَهَنَّمَ فَضُرِبَتْ فِي الْبَحْرِ مَرَّتَيْنِ وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيهَا مَنْفَعَةً لِأَحَدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ
صَحِيحٍ تیسرا لفظ یہ ہے أُوقِدَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى
ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ يَحْيَى كَذَا قَالَ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَرُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَنَسٍ
قَالَ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ قَالَ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ
عَامٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ وَأَلْفَ عَامٍ حَتَّى احْمَرَّتْ وَأَلْفَ عَامٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ لَا يُضِيءُ
لَهَبُهَا طبرانی کا لفظ انس سے رفعاً یون ہے لَوْ أَنَّ شَرَارًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ بِالْمَشْرِقِ لَوُجِدَ حَرُّهَا مِنَ الْمَغْرِبِ
اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اگر اس مسجد مین ایک لاکہہ یا زیادہ ہون اور ان مین ایک آدمی دوزخی ہو پہر وہ
سانس لے اور وہ سانس انکو پہونچے تو مسجد اور جو لوگ مسجد مین ہون سب کے سب جلجاوین رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَقَالَ
هُوَ غَرِيبٌ نعمان بن بشیر کا لفظ یہ ہے بہت ہلکی عذاب والا اہل نار مین دن قیامت کے وہ شخص ہوگا

جسکی دو بغل اور دو تسمے آگ کے ہون گے جن سے اسکا دماغ پکیگا جیسے ہانڈی پکتی ہے وہ نہ دیکھیگا کہ کوئی شخص
اہل نار مین سے اوس سے عذاب مین زیادہ ہے حالانکہ وہ ان سب مین کم عذاب والا ہے رواہ الشیخان
ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہی کہ ادنے اہل نار عذاب مین دن قیامت کے دو پاپوش نار پہنایا جائیگا جس سے
اسکا بھیجا پکیگا گرمی سے ان دو پاپوش کی رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یون ہے اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ
النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ یُجْعَلُ لَهٗ نَعْلَانِ یَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رواہ احمد وھو اسناد جید قوی
رجاله علی شرط مسلم واللہ اعلم احادیث وآثار نبویہ اس باب مین بہت ہین اور اللہ نے قرآن مین فرمایا
كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى اور فرمایا يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ
وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ اور فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ
جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ اور اسجگہ فرمایا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ یعنی
اگر وہ اس حال کو سمجھتے بوجھتے تو ہمراہ رسول کے کوچ کرتے راہ خدا مین اسی گرمی کے اندر تاکہ آگ جہنم سے
اپ کو بچاتے جو اس گرمی سے کہین اضعاف مضاعف ہے جسطرح کسی شاعر نے کہا ہے ؎

عُمْرَكَ بِالْحِمْيَةِ اَفْنَيْتَهٗ — خَوْفًا مِّنَ الْبَارِدِ وَالْحَارِّ
وَكَانَ اَوْلٰى بِكَ اَنْ تَتَّقِيْ — مِنَ الْمَعَاصِيْ حَذَرَ النَّارِ

جسقدر آیات و احادیث صفت نار و عذاب سقر مین آئی ہین وہ سب کتاب یقظة اولی الاعتبار مین
یکجا جمع ہین یہ کتاب چھپکر شائع ہو چکی ہے اسیطرح اسکا ترجمہ اردو ولله الحمد وبه الاستعاذة من النار پہر
اللہ نے منافقین کو یہ وعید سنائی کہ تم بہت رؤو کم ہنسو ابن عباس نے کہا دنیا قلیل ہے جتنا چاہو اوس مین
ہنس لو جب وہ منقطع ہو جائیگی اور تم آخرت مین جاؤ گے تو پہر نئے سر سے رؤو گے وہ رونا منقطع نہوگا ایسا
ہی ابو رزین و حسن و قتادہ و ربیع بن خثیم و عون عقیلی و زید بن اسلم نے کہا ہی انس بن مالک سے مرفوعا آیا ہے
اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقْرَحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ
فِيْهَا لَجَرَتْ رواہ ابو یعلی وابن ماجة زید بن رفیع کا لفظ مرفوعا یہ ہی اہل نار جب نار مین داخل ہونگے آنسون
روئین گے مدت تک پہر ایک زمانے تک پیپ روئین گے خزنہ نار ان سے کہین گے اے گروہ بدبختان

تمنے دنیا مین رونا چھوڑ دیا تھا وہ گھر ایسا تھا کہ اوسکے گھر والے مرحوم ہوتے تھے کیا آج کے دن تم کوئی فریاد
رس پاتے ہو تب وہ بلند آواز سے پکارین گے کہ اے اہل جنت اے گروہ پدران و مادران و اولاد ہم قبرون
سے پیاسے نکلے ہین اور طول موقف مین بھی پیاسے رہے اور آج کے دن پیاسے ہین ہم کو کچھ پانی دو یا اوس
مین سے دو جو اللہ نے تم کو روزی کیا ہے چالیس برس تک پکارا کرین گے کوئی انکو جواب نہ دیگا پھر یہ
جواب دیگا تم آگ مین رہنے والے ہو تب وہ ہر خیر سے ناامید ہو جائین گے رواہ الحافظ ابو بکر بن
عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا فتح البیان مین کہا ہے مراد مخلفین سے وہ لوگ ہین جو حضرت سے اون
لیکر اپنے گھرون مین بیٹھے رہتے تھے اور ہمراہ آپکے غزوۂ تبوک مین نہ گئے اور جان و مال سے اللہ کی راہ مین
لڑنے کو برا جانا اور اموال و انفس کے ساتھ بسبب عدم وجود باعث ایمان و داعی اخلاص و وجود
صارف یعنی نفاق کے بخل کیا خازن نے کہا یہ اسلیے کہ انسان بالطبع مائل طرف ایثار راحت و قعود مع الاہل
والولد کے ہوتا ہے اور اتلاف نفس و مال کو پسند نہین کرتا یہ لوگ آپ بھی بیٹھ رہے اور دوسرون سے بھی یہ کہا
کہ تم اس شدت تابستان مین اور قحط مین کہان لڑنیکو جاتے ہو مت جاؤ یہ بیوقوف اتنا نہ سمجھے کہ یہ گرمی تو
تھوڑی ہے گرمی آگ جہنم کی کہین اس سے بڑھکر ہوگی اُس مین ہمیشہ کے لیے جانا پڑیگا فرد ثم من جرم
یسیر فی زمن قصیر و تعذیب فی حر کثیر فی زمن کبیر بل غیر متناہ ابد الآبدین و دھر الداہرین
اب مخلفین کو چاہیے کہ اپنی اس بدبختی پر خوب سا روئین اور کم ہنسین کیونکہ یہ بہت سا رونا ہے یہان کا
بنسبت اُس جگہہ کے بہت تھوڑا ہے اسلیے کہ دنیا فانی ہے آخرت باقی ہے شی منقطع بہ نسبت شی دائم
باقی کے قلیل ہوتی ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم
کثیرا اخرجہ البخاری یہ جزا ہے اُن گناہون کی جو اونھون نے کمائے تھے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ
مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ
بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِيْنَ ۝ سو اگر پھر لیجاوے تجھکو اللہ کسی فرقے کیطرف اون مین
سے پھر وہ رخصت چاہین تجھ سے نکلنے کو تو تو کہہ ہرگز نہ نکلوگے میرے ساتھ کبھی اور نہ لڑوگے میرے ساتھ کسی
دشمن سے تمکو پسند آیا بیٹھ رہنا پہلی بار سو بیٹھے رہو ساتھ پیچھا رہنے والون کے **ف** یہ اس لیے فرمایا
کہ آیت نازل ہوئی سفر مین وہ منافق تھے مدینہ مین اور فرقہ فرمایا اسلیے کہ بعضے منافق پیچھے مر گئے اور
سب بیٹھنے والے منافق نہ تھے بعضے مسلمان بھی تھے کہ انکی تقصیر معاف ہوئی تھی ابن کثیر نے کہا

نے فرمایا کہ اے رسول ؐ اگر تو اس غزوہ سے اونکے پاس پہر کر جاے اور وہ بارہ منافق ہین کسی اور غزوی
مین ہمراہ نکلنے کی اجازت چاہین تو اونسے یہ کہدے جو مذکور ہوا و نہ اکقولہ تعالے وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ
وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖ اَوَّلَ مَرَّةٍ کیونکہ بدی کا بدلہ بدی ہوتا ہے بعد بدی کے جسطرح کہ نیکی کا بدلہ
نیکی ہوتی ہے بعد نیکی کے جسطرح کہ عمرہ حدیبیہ مین کہا تہا سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
لِتَاْخُذُوْهَا الاٰیۃ ابن عباس نے کہا مراد خالفین سے وہ لوگ ہین جو غزوہ سے متخلف رہے قتادہ نے کہا یعنی
نساء ابن جریر نے کہا یہ تفسیر ٹہیک نہین ہے کیونکہ اگر عورتین مراد ہوتین تو خوالف یا خالفات آتا اور قول ابن عباس
کو راجح ٹہیرایا ہے فتح البیان مین کہا ہے ذکر رجوع کا طرف طائفہ کی اسلیے کیا ہے کہ سارے مقیم مدینہ کے منافق
نہ تہے بلکہ اونمین سے مومنین بہی تہے جو عذر صحیح رکہتے تہے اور بعض بے عذر تہے اونکا عذر حضرت ؐ نے قبول کیا
اور اللہ نے انکی توبہ پذیرا فرمائی جیسے تین آدمی متخلف جنکا بیان آئیگا بیضاوی نے کہا منافق بارہ آدمی تہے پہر
اب حال آئندہ مین منع کر دیا کہ اونکو کسی لڑائی مین اذن خروج کا نہ دینا کیونکہ اول بار تو وہ نکلے ہی نہین
بہی چاہیے کہ وہ ہمراہ خالفین کے بیٹہے رہین بعض نے کہا مراد نساء و رجال عاجزین ہین جمع مذکر تغلیباً آئی
ہے ابن عباس نے کہا خالفین وہ ہین جو بے عذر نہ نکلے آیت دلیل ہے اسپر کہ جب ایک آدمی سے کوئی مکر
و فریب و بدعت ظاہر ہو تو اوس سے انقطاع کرنا واجب ہے اوسکی مصاحبت چھوڑدے وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ
مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ نماز نہ
پڑہ اونمین سے کسی پر جو مرجاے کبہی اور نہ کہڑا ہو اوسکی قبر پر وہ منکر ہوے اللہ تعالے سے اور اوسکے رسول سے اور
مرے ہین بے حکم ف اللہ نے حکم دیا حضرت ؐ کو کہ تم منافقون سے بیزار ہو جاو کوئی اونمین مرے تو اوسپر نماز
نہ پڑہو نہ اوسکی قبر پر واسطے استغفار دعا کے کہڑے ہو اسلیے کہ اونہون نے کفر کیا ہے ساتہہ اللہ و رسول کے اور
وہ اسی حال پر مرے ہین یہ حکم عام ہے حق مین ہر اوس شخص کے جسکا نفاق معروف ہے گو سبب نزول آیت خاص ہو
جسطرح بخاری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی مرگیا اوسکا بیٹا پاس حضرت ؐ کے آیا اور آپ کا
کرتہ مانگا کہ اوسمین باپ کو دفن کرے آپ نے کرتہ عطا کیا پہر کہا اوسپر نماز پڑہو آپ نماز پڑہنے کو کہڑے ہوے عمر رض
نے آپکا کپڑا پکڑا اور کہا اے رسول خدا آپ اسپر نماز پڑہتے ہین حالانکہ اللہ نے آپکو اسپر نماز پڑہنے سے منع کیا ہے
حضرت ؐ نے فرمایا اللہ نے مجہکو اختیار دیا ہے مین ستر بار سے زیادہ اسکے لیے استغفار کرونگا عمر رض نے کہا یہ منافق
تہا حضرت ؐ نے اوسپر نماز پڑہی اوسپر یہ آیت اتری وکذا رواہ مسلم وقال قال ابن عمر العمری فصلینا

عَلَيْهِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اس قصہ کو بالفاظ مختلف متعددہ امام احمد ونسائی وبزار وطبری نے بھی روایت کیا ہے
سب روایات تفسیر ابن کثیر میں موجود ہیں بعض سلف نے کہا ہے کہ جب عباس آئے تھے تو اون کے لیے ضرورت
ایک قمیص کی تھی عبد اللہ بن ابی نے اپنا قمیص اونکو دیا تھا اسلیے حضرت صلعم نے مکافات کی واللہ اعلم
ولهذا حضرت صلعم بعد نزول اس آیت کے کسی منافق پر نماز نہ پڑھتے ابو قتادہ کہتے ہین حضرت صلعم جب کسی جنازہ
پر بلائے جاتے تو حال پوچھتے اگر لوگ اوسپر ثنا خیر کرتے تو کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور اگر اور طرح ہوتا تو اہل
جنازہ سے فرماتے تم پڑھو اور خود اوسپر نماز نہ پڑھتے اسیطرح عمر بن خطاب جس جنازہ کا حال نہ جانتے اوسپر
نماز نہ پڑھتے جب تک کہ حذیفہ بن الیمان اوسپر نماز ادا نہ کرتے کیونکہ وہ اعیان منافقین کو جانتے تھے
حضرت صلعم نے اونکو نام اہل نفاق کے بتا دیے تھے وَلِهٰذَا كَانَ يُقَالُ لَهُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ
غَيْرُهُ اَيْ مِنَ الصَّحَابَةِ ابو عبید نے کتاب الغریب مین کہا ہے کہ عمر نے ایک جنازہ پر نماز پڑھنا چاہا حذیفہ
نے اونکی چٹکی لی گویا نماز پڑھنے سے منع کیا ابن کثیر کہتے ہین جبکہ اللہ نے نماز پڑھنے سے منافقین پر اور انکی
قبر پر کھڑے ہونے سے اور ان کے لیے استغفار کرنے سے منع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کام حق مین مومنین کے
اکبر قربات واعظم حسنات سے ہے اور اوسکے بجالانے مین اجر جزیل ہوتا ہے جسطرح کہ صحاح وغیرہ مین ابوہریرہ
سے مرفوعًا آیا ہے مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ
قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ رہا کھڑا ہونا پاس قبر مومن کے جبکہ وہ مر جائے
سو حدیث عثمان رض مین آیا ہے کہ حضرت صلعم جب دفن میت سے فارغ ہوتے تو توقف کرتے اور فرماتے استغفار
کرو واسطے اپنے بھائی کے اور مانگو اوسکے لیے ثابت رہنا کہ وہ اسدم سوال کیا جاتا ہے اَنْفَرَدَ بِاِخْرَاجِهِ
اَبُوْدَاؤُدَ فتح البیان مین کہا ہے ایک معنی بھی قیام کے یہی ہین کہ واسطے مہمات اصلاح قبر کے کھڑا نہ ہو اور تسویہ
دفن نہ ہو بعد وصف بالکفر کے وصف بالفسق کیا اسلیے کہ کافر کبھی اپنے دین مین عدل ہوتا ہے امانت
ادا کرتا ہے کسی کی برائی اپنے جی مین نہیں رکھتا اور کبھی خبیث النفس کثیر الکذب صاحب نفاق وخداع وجبر
ہوتا ہے اور دوسرے کی برائی چاہتا ہے سو یہ بات ہر کسی کے دین مین ہر کسی کے نزدیک بری ہوتی ہے

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ
كٰفِرُوْنَ ۝ تعجب کرا وینکے مال اولاد سے اللہ یہی چاہتا ہے کہ عذاب کرے اونکو اون چیزون سے دنیا مین

اونکلے اونکی جان جبتک کافر ہی رہین ف فتح البیان مین کہا ہے یہ تکریر ماسبق ہے اور تقریر ہے
مضمون گذشتہ کی اس ارادہ سے کہ مخاطب ہشیار رہے اس امر کو فراموش نہ کرے اور معتقد ہو کہ عمل کرنا اسپر ایک
امر مہم ہے بعض نے کہا پہلی آیت حق مین ایک قوم کے تہی اور یہ دوسری آیت حق مین دوسری قوم کے ہے
کسی نے کہا یہ آیت حق مین یہود کے ہے اور پہلی آیت حق مین منافقین کے تہی تفسیر اس آیت کی پہلے گذر چکی
ہے خازن مین تفاوت الفاظ کا ان دونو آیتون مین ذکر کیا ہے اوسمین کچھہ زیادہ فائدہ نہین ہے ابن کثیر
نے کہا تقدم تفسیر نظیر هٰذه الآية الكريمة ولله الحمد۔ وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا
بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ۝
رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ جب نازل ہوتی ہے کوئی سورت
کہ یقین لاؤ اللہ پر اور لڑائی کرو اوسکے رسول کے ساتھہ رخصت مانگتے ہین مقدور والے اونکے اور کہتے ہین ہمکو چھوڑ
دے رہجائین ساتھہ بیٹھنے والون کے خوش آیا کہ رہجائین ساتھہ پیچھلی عورتون کے اور مہر ہوئی اونکے دل
سو اونکو بوجھہ نہین ف اللہ نے یہان ذم کی ہے اُن لوگون کی جو جہاد سے متخلف ہوئے باوجودیکہ
جہاد پر قوت وقدرت رکہتے تہے اور مالدار آسودہ حال تہے سعنوا حضرت صلعم سے اذن چاہا کہ ہم بیٹھہ رہین
اور اس عار کو کہ ہمراہ زنان شہر کے قاعد ہون اپنے نفس کے لیے پسند کیا جب حرب ہوتی ہے تو سب سے
بڑہکر جبن مین ہوتے ہین اور جب امن ہوتا ہے تو سب سے زیادہ باتین بناتے ہین جسطرح دوسری آیت مین
فرمایا ہے فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ
الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ یعنے اسوقت انکی زبان بات چیت مین خوب
تیز چلتی ہے امن مین قوی اور جنگ مین نامرد ہوتے ہین ؎

أَفِي السِّلْمِ أَعْيَارًا جَفَاءً وَغِلْظَةً ۔ وَفِي الْحَرْبِ أَشْبَاهَ النِّسَاءِ الْعَوَارِكِ

سچ ہے ؎ خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحُرُوبِ رِجَالًا ۔ وَرِجَالًا لِقَصْعَةٍ وَثَرِيدِ

اور فرمایا ہے وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ
رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ
طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ الآیۃ دلپر مہر اسلیے لگی
کہ جہاد سے باز رہے اور حضرت صلعم کے ساتھہ لڑنے کو باہر نہ نکلے اونکو کچھہ سمجھہ اوس امر کی نہین ہے جسمین انکی

صلاح و فلاح ہے یا نصرت ہی کہ اوس سکو بھین فتح البیان مین کہاہے کہ سورت کہتی ہین ایک پارہ قرآن کو اور
جائز ہے کہ بعض یا تمام سورت مراد ہو یا یہی سورت توبہ مراد ہے اولوا الطول سے مراد اہل ثروت و غنا ہین
یہی قول ہے ابن عباس وحسن کا اصم نے کہا مراد روساو کبرا ہین جنپر نظر پڑتی ہے تخصیص انکو ذکر کی اسلیے
ہے کہ ذم انکو زیادہ تر لازم حال ہے کیونکہ انکو کوئی عذر قعود مین نتہا اور نہ عاجز کو کیا حاجت استیذان کی
ہے قاعدین سے مراد ضعفا و زمنی ہین خوالف سے مراد عورتین ہین لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؀ اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؀ لکن رسول اور جو
ایمان لائے ہین ساتہہ اوسکے لڑے ہین اپنے مال وجان سے اور انہین کو ہین خوبیان اور وہی ہیو پنچے
مراد کو طیار رکہے ہین اللہ نے اونکے واسطے باغ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین رہا کرین اونمین یہی ہے بڑی
مراد ملنی ف جب اللہ نے ذم منافقین ذکر کی تو ثنا مومنین بہی بیان فرمائی اور انکا حال و مآل ذکر کیا
یہ خیرات واسطے اونکے دار آخرت و جنات فردوس مین ہونگے مراد خیرات سے درجات علی ہین فتح البیان
کا لفظ یہ ہے مقصود استدراک سے یہ ہے کہ تخلف انکا کچہہ مضر نہین کیونکہ جو لوگ اونسے بہتر اور خالص
نیت والے ہین اونہون نے قیام ساتہہ فریضہ جہاد کے بخوبی کیا کما قال تعالے فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ
فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ اسکے بعد ذکر منافع جہاد کا فرمایا خیرات جمع ہے خیر کی خیر شامل ہو منافع
دنیا و دین کو جیسے نصر و غنیمت و جنت و کرامت یا مراد زنان خوبصورت یعنی حور عین ہین قالہ الحسن کقولہ
تعالی فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ فلاح سے مراد فوز بمطلوب ہے تکرار اسم اشارہ واسطے تفخیم شان و تعظیم امر کے ہی
وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؀ آئے بہانے کرتے گنوار تا رخصت ملے اونکو اور بیٹھ رہے جو جہوٹے
ہوے اللہ سے اور رسول سے اب پہنچے گی اونپر جو منکر ہین دکہہ کی مار ف اللہ نے اسمین ذکر کیا حال عذر
والون کا ترک جہاد مین کہ اونہون نے ضعف و عدم قدرت کا بہانہ لیا یہ لوگ احیائے عرب تہے جو گرد
مدینہ کے رہتے تہے ابن عباس نے لفظ معذرون بہ تخفیف پڑہا ہے اور کہا ہے ہُمْ اَهْلُ الْعُذْرِ یہی قول
مجاہد کا بہی ہے ابن اسحق نے کہا ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ وہ چند نفر بنی غفار کے تہے جیسے خفاف بن ایما
بن رحضہ یہی قول اس آیت کے معنے مین اظہر ہے اسلیے کہ بعد اسکے یہ فرمایا ہے کہ جو جہوٹے ہوے اللہ و رسول